تاریخ طبری

www.KitaboSunnat.com

حصّہ چہارم

امیر معاویہؓ سے شہادت حسینؓ تک

تصنیف: ابی جعفر محمد بن جریر الطبری

مترجمہ: سیّد حیدر علی طبا طبائی

نفیس اکیڈمی ○ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طبری

حصّہ چہارم

امیر معاویہؓ سے شہادتِ حسینؓ تک

سنہ ۴۱ھ تا سنہ ۶۶ھ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امیر معاویہؓ کے بیس سالہ دورِ حکمرانی کے حالات، جب مسلمان فاتحین کابل اور افغانستان کو فتح کرکے درہ خیبر کے قریب پہونچ گئے تھے۔ افریقہ میں قیروان فتح ہوا اور تونس، سوڈان میں فتح و کامرانی کا پرچم لہرایا، یہ کشورکشائی و تمدن آفرینی کی حیرت انگیز تاریخ ہے۔ امیر معاویہؓ کی وفات کے سات ماہ بعد کربلا کا خونی حادثہ پیش آیا اور تاریخ اسلام کے صفحات پر خون شہادت کی مقدس مہر ثبت ہوئی۔

حضرت امام حسینؓ اور حکومت یزید کے تفصیلی حالات

ترجمہ
سید حیدر علی طباطبائی

تصنیف
علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی سنہ ۳۱۰ھ

نفیس اکیڈیمی

اسٹریچن روڈ ——— کراچی (پاکستان)

قیمت :- ۴۸ روپے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

953
ط ب ر ت

تاریخ الامم والملوک

مصنفہ علامہ ابن جریر الطبری کے حصہ چہارم کا اردو ترجمہ

جملہ حقوق اشاعت وطباعت تصحیح وترتیب وتبویب بحق

چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری

مالک نفیس اکیڈمی ومسعود پبلشنگ ہاؤس

www.KitaboSunnat.com

بہ اہتمام ——— خالد اقبال گاہندری

اشاعت دوم نفیس اکیڈمی کراچی ——— دسمبر ۱۹۷۰ء

ٹیلیفون ۵۱۳۳۰۳

مطبوعہ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-۰۰ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
01383

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست تاریخ طبری حصہ چہارم

امیر معاویہؓ سے شہادت حسینؓ تک

www.KitaboSunnat.com

باب					
امیر معاویہؓ بن ابی سفیان	۲۳	آل زیاد کو امان	۳۱	باب النفیل	۴۱
بیعت امام حسینؓ	۲۳	امیر معاویہؓ کی زیاد کو دھمکی	۳۲	۴۳ھ کے واقعات	۴۱
قیس بن سعد کی معزولی	۲۳	عبداللہ بن عامر کا امارت بصرہ پر تقرر	۳۲	عمرو بن حاص کی وفات	۴۲
اہل عراق کی بد عہدی	۲۴	**باب ۲**		مسترد بن علفہ خارجی	۴۳
قیس بن سعد کی علیحدگی	۲۵	بغاوت خوارج	۳۳	حیان بن ظبیان کے ارتداد کا تحامرہ	۴۳
مغیرہؓ بن شعبہ کی جعلی تحریر	۲۵	۴۲ھ کے واقعات	۳۴	مسترد بن علفہ کی روانگی کیرہ	۴۳
۴۱ھ کے واقعات	۲۶	والی مدینہ مروان بن حکم	۳۴	بجار بن الجبر	۴۴
امام حسنؓ کی دستبرداری	۲۶	شہادت علی پر خوارج کا اظہار مسرت	۳۴	بجار اور علی بن ابی شمر	۴۴
امام حسنؓ کی کوفہ میں تقریر	۲۷	حیان بن ظبیان	۳۵	خوارج کی روانگی	۴۵
عبداللہ بن عباس کی اطاعت	۲۷	حیان بن ظبیان کی روانگی کوفہ	۳۵	مغیرہ کی خوارج کے خلاف تقریر	۴۵
قیس بن سعد کی مصالحت	۲۸	خوارج کی تین اہم شخصیتیں	۳۶	روسائے قبائل کا تعاون	۴۶
امام حسنؓ کی روانگی کوفہ	۲۸	مسترد بن علفہ کا انتخاب	۳۷	معصعہ کی قبیلہ عبدالقیس میں تقریر	۴۶
خوارج اور اہل کوفہ کی لڑائی	۲۹	بسر بن ارطاۃ کا مدینہ مکہ و یمن	۳۷	مسترد اور سلیم بن محدوج	۴۸
امارت مصر پر مغیرہؓ بن شعبہ کا تقرر	۲۹	مغیرہ اور عبدالرحمن بن ابوبکرہ	۳۷	معاذ بن جوین خارجی کے اشعار	۴۹
بنی زیاد کی رہائی	۳۰	امیر معاویہؓ کو زیاد سے خطرہ	۳۸	معقل کی خوارج سے لڑنے کی کوشش	۵۰
ابوبکرہ کی سخت گیری	۳۰	امیر معاویہؓ کی زیاد کو پیشکش	۳۹	صعصعہ بن مرحان	۵۰
امیر معاویہؓ کا زیاد سے مطالبہ زر	۳۱	عبداللہ بن عمر اور زیاد	۴۰	معقل بن قیس کو ہدایات	۵۱
		امیر معاویہؓ اور زیاد میں مصالحت	۴۰	معقل بن قیس کو ہدایات	۵۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوفہ میں اعلان جہاد	۵۲	عبداللہ بن عتبہ کا فرار	۶۷	خطبہ زیاد	۷۷
عبداللہ بن عتبہ غنوی	۵۲	عبداللہ بن عتبہ کو امان	۶۷	عبداللہ بن اہتم اور زیاد	۷۹
نامہ مستورد بنام سماک بن عبید	۵۳	ابوالرواغ کا مشورہ	۶۸	اہل بصرہ پر پابندیاں	۸۰
عبداللہ بن عتبہ کی نامہ بری	۵۳	مفرور فوجیوں کو ترغیب جنگ	۶۸	مدینہ رزق کی تعمیر	۸۰
عبداللہ بن عتبہ اور سماک کی گفتگو	۵۳	ابوالرواغ کی کمک	۶۹	بصرہ میں امن و امان	۸۱
مستورد کا خوارج سے خطاب	۵۴	مستورد کا قتل	۶۹	صحابہ کبار کی حکومت میں شرکت	۸۱
خوارج کا ندار میں قیام	۵۵	خارجی سپاہ کا خاتمہ	۷۰	خراسان کی تقسیم	۸۱
معقل بن قیس کا تعاقب	۵۶	قیس بن الہیثم کی معزولی و گرفتاری	۷۰	نافع بن عتاب	۸۲
ابوالرواغ اور خوارج کی جھڑپیں	۵۷	قیس بن الہیثم اور ابن خازم	۷۱	نافع کی رہائی	۸۲
معقل کا خط بنام الرواغ	۵۸	ابن خازم کی طلبی و بحالی	۷۱	امارت خراسان پر حکم بن عمرو کا تقرر	۸۲
معقل بن قیس کی آمد	۵۸	قیس بن الہیثم کی رہائی	۷۳	حکم بن عمرو کی وفات	۸۲
معقل بن قیس اور مستورد کی جنگ	۵۹	باب ۳		امیر حج مروان بن حکم	۸۳
خوارج کی پسپائی	۵۹	زیاد بن ابی سفیان		۴۶ھ کے واقعات	۸۳
خوارج کا جرجرایا میں اجتماع	۶۰	۴۴ھ کے واقعات	۷۳	عبدالرحمن بن خالد کا انتقال	۸۳
عبداللہ بن الحارث کو شبخون کا خطرہ	۶۱	امیر بصرہ ابن عامر کی شکایت	۷۴	ابن اثال کا قتل	۸۳
شریک بن اعور کی آمد	۶۲	ابن عامر کی دمشق میں طلبی	۷۴	خطیم بن غالب خارجی کا قتل	۸۴
خالد بن معدان اور مہین جرمی کا اختلاف	۶۲	ابن عامر کی معزولی	۷۴	امیر حج عقبہ بن ابی سفیان	۸۴
شریک بن اعور اور معقل کی گفتگو	۶۳	ابن عامر اور زیاد بن ابی سفیان	۷۴	۴۷ھ کے واقعات	۸۴
جرجرایا کا معرکہ	۶۳	کی ملاقات		عبداللہ بن عمرو کی ولایت مصر سے معزولی	۸۵
خوارج کا فرار	۶۴	امیر معاویہؓ اور ابن عامر میں مصالحت	۷۵	کوہستان غور و فراوندہ کی جنگ	۸۵
ابوالرواغ کا تعاقب	۶۴	امیر حج معاویہؓ بن ابی سفیان	۷۶	امیر حج عقبہ بن ابی سفیان	۸۵
پل نہر الملک کا انہدام	۶۵	۴۵ھ کے واقعات	۷۶	۴۸ھ کے واقعات	۸۵
معقل بن قیس پر خوارج کا حملہ	۶۵	حارث بن عبداللہ کی معزولی	۷۶	عبداللہ بن قیس کا جہاد	۸۵
معقل بن قیس کا خاتمہ	۶۶	زیاد بن ابی سفیان کا امارت بصرہ پر تقرر	۷۶	امیر حج مروان بن حکم	۸۵
عبداللہ بن عتبہ غنوی	۶۶	زیاد کی بصرہ میں آمد	۷۷	۴۹ھ کے واقعات	۸۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مروان بن حکم ۸۶
کوفہ میں طاعون کی وبا ۸۶
امیر حج سعید بن عاص ۸۶
سنہ ۵۹ھ کے واقعات ۸۷
مغیرہؓ بن شعبہ کی وفات ۸۷
زیاد کا کوفہ میں خطبہ ۸۷
ابن حصین کا قتل ۸۷
عمرو بن حمق کے خلاف شکایت ۸۸
بصریوں کا قتل ۸۸
سمرہ کی سواری ۸۹
قریب اللہ خاف کا خروج ۸۹
فرقہ حروریہ کا قتل عام ۹۰
منبر رسول اللہ کی منتقلی کا التوا ۹۰
امیر معاویہؓ کی منبر رسولؐ کے متعلق معذرت ۹۰
منبر رسول اللہ کی عظمت ۹۰
شہر قیروان کی تعمیر ۹۱
عقبہ بن نافع کی معزولی ۹۱
ابو موسیٰ اشعری کی وفات ۹۱
زیاد بن سفیان اور فرزدق ۹۱
امیر معاویہؓ اور صحابہ ۹۳
فرزدق کے خلاف نالش ۹۴
فرزدق کا فرار ۹۴
فرزدق کی روانگی حجاز ۹۵
فرزدق کی سعید بن عاص سے ملاقات ۹۵
فرزدق کے امیر کی مدح میں اشعار ۹۶
کوہستان اشل کی مہم ۹۷
حکم بن عمار کی وفات ۹۸
باب
حجر بن عدی
امیر معاویہؓ اور مغیرہؓ بن شعبہ ۹۹
حجر بن عدی ۱۰۰
مغیرہؓ بن شعبہ کے خطبہ کی مخالفت ۱۰۰
مغیرہؓ بن شعبہ کی نرم پالیسی ۱۰۰
زیاد اور حجر بن عدی ۱۰۱
حجر بن عدی اور امیر معاویہؓ کی گفتگو ۱۰۲
حجر بن عدی کے متعلق دوسری روایت ۱۰۲
حجر بن عدی سے اہل کوفہ کی عقیدت ۱۰۳
اصحاب حجر پر حملہ ۱۰۴
عبداللہ بن عوف کا انتقام ۱۰۴
ابو عمرطہ کی کارگزاری ۱۰۴
کوفہ میں خانہ جنگی کی ابتداء ۱۰۵
صائدیں کا تکیہ ۱۰۵
بنی کندہ کی گرفتاری ۱۰۶
قیس بن یزید کی گرفتاری ۱۰۶
سلیم بن یزید کی جاں نثاری ۱۰۶
حجر اور جوانان بنی ذہل ۱۰۷
حجر کی قبیلہ نخع میں روپوشی ۱۰۷
زیاد کی محمد اشعث کو دھمکی ۱۰۷
قیس بن یزید کی گرفتاری و رہائی ۱۰۸
عمرو بن یزید کی مشروط رہائی ۱۰۸
حجر بن عدی کی مشروط رہائی کی پیشکش ۱۰۸
حجر اور زیاد کی گفتگو ۱۰۹
عمرو بن حمق کی گرفتاری ۱۰۹
عمرو بن حمق کا قتل ۱۱۰
خبیعہ بن ضبیعہ کی گرفتاری ۱۱۰
قیس بن عباد کی حق گوئی و رہائی ۱۱۰
عبدالرحمٰن بن خلیفہ طائی کی گرفتاری ۱۱۱
عدی بن حاتم کا کوفہ سے اخراج ۱۱۲
روساے ارباع کی گواہی ۱۱۲
حجر بن عدی کے خلاف گواہی ۱۱۳
بنی ربیعہ کی گواہی ۱۱۴
نعمان بن ابی عبید اور عروہ بن مغیرہؓ کا گواہی سے گریز ۱۱۴
خبیعہ کا استقلال ۱۱۵
حجر اور اصحاب حجر کی روانگی ۱۱۵
زیاد کا امیر معاویہؓ کے نام خط ۱۱۶
شریح بن ہانی کی اپنی گواہی سے برأت ۱۱۶
زیاد کا قتل حجر پر اصرار ۱۱۷
حجر بن عدی اور عامر بن اسود عجلی ۱۱۷
عامر بن اسود عجلی کی سفارش ۱۱۸
ارقم اسعد اور ابن حیہ کی جاں بخشی ۱۱۸
مالک بن ہبیرہ کی حجر کیلئے سفارش ۱۱۹
خشعمی کی پیش گوئی ۱۱۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر معاویہ کا حجر اور اصحاب حجر کو پیغام	۱۱۹
حجر بن عدی اور اصحاب حجر کی شہادت	۱۲۰
کریم بن عفیف خثعمی کو امان	۱۲۰
عبدالرحمٰن غزی کی حق گوئی	۱۲۱
عبدالرحمٰن غزی کا انجام	۱۲۲
شہداء کے اسماء گرامی	۱۲۲
امان پانیوالے اصحاب حجر	۱۲۲
مالک بن ہبیرہ سکونی کا جوش انتقام	۱۲۲
مالک بن ہبیرہ اور امیر معاویہؓ میں مصالحت	۱۲۳
امیر معاویہؓ سے حضرت عائشہ کی اظہار ناراضگی	۱۲۳
امیر معاویہؓ کے متعلق امام حسنؓ کا قول	۱۲۳
حجر بن عدی کی شہادت پر مرثیے	۱۲۴
حجر بن عدی پر دوسرا مرثیہ	۱۲۴
قیس بن عباد کی شہادت	۱۲۵
عبداللہ بن خلیفہ کا قصیدہ	۱۲۶
امارت خراسان پر خلید بن عبداللہ کا تقرر	۱۲۹
فتح بلخ	۱۲۹
امیر حج یزید بن معاویہ	۱۳۰
باب ۵	
یزید کی ولی عہدی	
۵۲ھ کے واقعات	۱۳۱
سفیان بن عوف ازدی کی وفات	۱۳۱
امیر حج سعید بن عاص	۱۳۱
۵۳ھ کے واقعات	۱۳۱
جزیرہ رودس کی فتح	۱۳۱
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی بددعا	۱۳۲
زیاد کی علالت	۱۳۲
زیاد کی ہجو میں فرزدق کے اشعار	۱۳۳
ربیع بن زیاد کی زندگی سے بیزاری و موت	۱۳۳
سمرہ بن جندب کی معزولی	۱۳۴
امیر حج سعید بن عاص	۱۳۴
۵۴ھ کے واقعات	۱۳۴
جزیرہ سے مسلمانوں کی واپسی	۱۳۴
سعید بن عاص کی معزولی	۱۳۵
امارت مدینہ پر مروان بن حکم کا تقرر	۱۳۷
مروان اور سعید بن عاص کی گفتگو	۱۳۶
عبیداللہ بن زیاد	۱۳۷
امارت خراسان پر ابن زیاد کا تقرر	۱۳۷
ابن زیاد کو امیر معاویہؓ کی نصیحت	۱۳۸
ابن زیاد کی روانگی خراسان	۱۳۹
بخارا کی فتح	۱۳۹
عبیداللہ بن زیاد کی شجاعت	۱۳۹
امیر حج مروان بن حکم	۱۳۹
۵۵ھ کے واقعات	۱۴۰
عبداللہ بن عمرو بن غیلان کی معزولی	۱۴۰
امارت بصرہ پر ابن زیاد کا تقرر	۱۴۰
۵۶ھ کے واقعات	۱۴۱
متفرق واقعات	۱۴۲
مغیرہ بن شعبہ کا استعفیٰ و تقرری	۱۴۱
امیر معاویہؓ کا یزید کی جانشینی کے متعلق مشورہ	۱۴۲
عبید بن کعب نمیری کی رائے	۱۴۳
یزید کی جانشینی کے متعلق زیاد کا جواب	۱۴۳
ولیعہدی کی بیعت کی کوشش	۱۴۳
امیر معاویہؓ اور امام حسینؓ کی گفتگو	۱۴۳
ابن زبیرؓ کا جواب	۱۴۴
ابن عمرؓ کی گوشہ نشینی	۱۴۴
عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو قتل کی دھمکی	۱۴۵
سعید بن عثمانؓ کا امیر معاویہؓ سے احتجاج	۱۴۵
امارت خراسان پر سعید بن عثمان کا تقرر	۱۴۶
ابن عثمانؓ اور اہل صغد کا مقابلہ	۱۴۶
اہل صغد کی شکست	۱۴۷
سعید بن عثمان کا خراسان سے فرار	۱۴۷
باب ۶	۱۴۸
عبیداللہ بن زیاد	
۵۷ھ کے واقعات	۱۴۸
مروان بن حکم کی معزولی	۱۴۸
۵۸ھ کے واقعات	۱۴۸
متفرق واقعات	۱۴۸
خوارج کی رہائی	۱۴۸
حیان بن ظبیان خارجی کی بیعت	۱۴۹
معاذ کی رائے	۱۴۹
خروج کے متعلق حیان کا مشورہ	۱۵۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنزبن عرتب شیبانی کا اختلاف	۱۵۰
حیان بن ظبیان کا مشورہ	۱۵۰
خوارج کا اجتماع	۱۵۱
ام الحکم اور ابن حدیج میں تلخ کلامی	۱۵۲
عروہ بن اُدیہ کی ابن زیاد سے سخت کلامی	۱۵۲
عروہ بن اُدیہ کا قتل	۱۵۳
ابو بلال مرداس بن اُدیہ	۱۵۳
ابو بلال مرداس کی پابندی عہد	۱۵۳
مرداس کا خروج	۱۵۴
امیر حج ولید بن عتبہ	۱۵۴
سنہ ۵۹ھ کے واقعات	۱۵۴
عبدالرحمٰن بن زیاد کی امارت	۱۵۴
عبدالرحمٰن بن زیاد کی معزولی	۱۵۵
شرفائے عراق کا عہد	۱۵۵
احنف بن قیس کا امیر معاویہؓ کو مشورہ	۱۵۶
یزید بن مفرغ حمیری	۱۵۶
عباد بن زیاد کی ہجو	۱۵۶
منذر بن جارود کی ابن مفرغ کو امان	۱۵۷
امیر معاویہؓ اور ابن مفرغ	۱۵۸
عبدالرحمٰن بن حکم اور عبیداللہ بن زیاد میں مصالحت	۱۵۸
ابن مفرغ کی روانگی اہواز	۱۵۹
ابن مفرغ کو ابن زیادہ کی امان	۱۵۹
امیر حج عثمان بن محمد	۱۶۰
باب	۱۶۱
وفات امیر معاویہؓ	
سنہ ۶۰ھ کے واقعات	۱۶۱
امیر معاویہؓ کی یزید کو وصیت	۱۶۱
وصیت کے متعلق دوسری روایت	۱۶۲
مدت حکومت	۱۶۳
امیر معاویہؓ کی عمر	۱۶۳
مرض الموت	۱۶۳
امیر معاویہؓ کا آخری دن	۱۶۳
مال کے متعلق وصیت	۱۶۴
امیر معاویہؓ کی تجہیز و تکفین	۱۶۴
امیر معاویہؓ کا شجرۂ نسب	۱۶۵
ازواج و اولاد	۱۶۵
نائلہ بنت عمارہ کلبیہ	۱۶۶
امیر معاویہؓ کے متفرق حالات	۱۶۶
دربان کا تقرر	۱۶۶
دیوان خاتم کا قیام	۱۶۶
امیر معاویہؓ اور عمرو بن العاص	۱۶۷
حضرت عمرؓ اور امیر معاویہؓ	۱۶۸
امیر معاویہؓ اور مغیرہؓ بن شعبہ	۱۶۸
امیر معاویہؓ کا قول	۱۶۸
ابوبردہ کے لئے یزید کی سفارش	۱۶۸
امیر معاویہؓ اور محمد بن اشعث	۱۶۹
رابعہ بنت مسمع پر ہجو	۱۶۹
عتیبہ اور عتبہ میں کشیدگی	۱۶۹
قیصر کی پیشقدمی	۱۷۰
امیر معاویہؓ کی عمرو بن العاص کو ہدایات	۱۷۰
ابرہہ بن صباح کی رہائی	۱۷۰
امیر معاویہؓ کا اعتراف	۱۷۱
زید بن عمرؓ اور بسر بن ارطاۃ	۱۷۱
امیر معاویہؓ کی پسندیدہ چیز	۱۷۱
امیر معاویہؓ کی عبدالرحمٰن بن حکم کو نصیحت	۱۷۲
امیر معاویہؓ اور مروان	۱۷۲
امیر معاویہؓ کا حلم	۱۷۳
عبداللہ بن جعفر اور امیر معاویہؓ	۱۷۳
ابن عباسؓ کی امیر معاویہؓ کے متعلق رائے	۱۷۳
باب	۱۷۵
یزید بن امیر معاویہ	
یزید کا ولید عتبہ کے نام خط	۱۷۵
ولید بن عتبہ اور مروان بن حکم	۱۷۵
مروان بن حکم کا ولید کو مشورہ	۱۷۶
امام حسینؓ کی طلبی	۱۷۶
امام حسینؓ اور ولید بن عتبہ کی ملاقات	۱۷۷
امام حسینؓ اور مروان بن حکم میں تلخ کلامی	۱۷۷
ولید بن عتبہ کا امام حسینؓ کو شہید کرنے سے انکار	۱۷۷
عبداللہ بن زبیرؓ کی طلبی	۱۷۸
عبداللہ بن زبیرؓ کا فرار	۱۷۸
عبداللہ بن زبیرؓ کا تعاقب	۱۷۹
امام حسینؓ کی روانگی مکہ	۱۷۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن حنفیہ اور امام حسینؓ کی گفتگو ۱۷۹
محمد بن حنفیہ کا مشورہ ۱۸۰
ابو سعید عقبری کی روایت ۱۸۰
عبداللہ بن عمرؓ کا بیعت سے انکار ۱۸۰
امام حسینؓ کی مکہ میں آمد ۱۸۱
ولید بن عتبہ کی معزولی ۱۸۱
امیر مدینہ عمرو بن سعید ۱۸۱
رئیس شرطہ عمرو بن زبیر کے مظالم ۱۸۲
ابن سعید کی مکہ پر فوج کشی ۱۸۲
عمرو بن زبیر کا خط بنام عبداللہ بن زبیر ۱۸۳
عبداللہ بن صفوان کی برہمی ۱۸۳
عمرو بن زبیر کی گرفتاری ۱۸۴
ابن زبیر کے متعلق یزید کی قسم ۱۸۴
مکہ پر فوج کشی پر ابو شریح کی مخالفت ۱۸۴
عمرو بن زبیر کا خاتمہ ۱۸۵

باب ۹
مسلم بن عقیل

مسلم بن عقیل کی روانگی کوفہ ۱۸۶
مسلم بن عقیل کی کوفہ میں آمد ۱۸۶
امارت کوفہ پر ابن زیاد کا تقرر ۱۸۷
بنی تمیم کے غلام کی مخبری ۱۸۷
ہانی بن عروہ کی طلبی ۱۸۷
ہانی بن عروہ کی گرفتاری ۱۸۸
قصر ابن زیاد کا محاصرہ ۱۸۸
مسلم بن عقیل سے کوفیوں کی بدعہدی ۱۸۹
مسلم بن عقیل کی گرفتاری ۱۸۹
امام حسینؓ اور عبداللہ میں گفتگو ۱۹۰
اہل مکہ کی امام حسینؓ سے عقیدت ۱۹۰
سلیمان بن صرد کا شیعان علی سے خطاب ۱۹۱
امام حسینؓ کو کوفہ آنے کی دعوت ۱۹۱
کوفیوں کے خطوط بنام امام حسینؓ ۱۹۲
امام حسینؓ کا خط بنام اہل کوفہ ۱۹۲
ماریہ بنت سعد ۱۹۳
یزید بن بنیط ۱۹۳
مسلم بن عقیل کے راہبر دو کی موت ۱۹۴
ابن مسیب کا گھر ۱۹۴
حابس ابن ابی سبیع شاکری ۱۹۵
حبیب بن مظاہر فقعسی ۱۹۵
نعمان بن بشیر والی کوفہ کا خطبہ ۱۹۵
عبداللہ بن مسلم حضرمی کی نعمان کے خلاف شکایت ۱۹۶
یزید کا سرجون سے مشورہ ۱۹۶
یزید کا خط بنام ابن زیاد ۱۹۷
امام حسینؓ کے خطوط بنام شرفائے بصرہ ۱۹۷
عبیداللہ بن زیاد کا اہل بصرہ سے خطاب ۱۹۸
ابن زیاد کی بصرہ سے روانگی ۱۹۸
عبیداللہ بن زیاد کی اہل کوفہ کو دھمکی ۱۹۹
عبداللہ بن حارث اور شریک بن اعور ۱۹۹
ابن زیاد کی کوفہ میں آمد ۲۰۰
نعمان بن بشیر اور ابن زیاد ۲۰۰
ابن زیاد کے قتل کا منصوبہ ۲۰۱
ہانی بن عروہ اور ابن زیاد کی گفتگو ۲۰۱
ہانی بن عروہ پر ابن زیاد کا حملہ ۲۰۲
قبیلہ مذحج کا محاصرہ ۲۰۲
مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ ۲۰۳
آزاد غلام معقل ۲۰۳
شریک بن اعور کی علالت ۲۰۳
شریک بن اعور کی وفات ۲۰۴
معقل کی جاسوسی ۲۰۵
ہانی بن عروہ کی مصنوعی علالت ۲۰۵
ہانی کی بر عثمان کی پیشکش ۲۰۵
ہانی بن عروہ اور مسلم باہی ۲۰۶
ہانی کی ابن زیاد کو دھمکی ۲۰۷
قاضی شریح کی گواہی ۲۰۷
قاضی شریح اور ہانی بن عروہ ۲۰۸
ابن زیاد کا مسجد سے فرار ۲۰۸
مسلم بن عقیل کے پاس کوفیوں کا اجتماع ۲۰۹
ابن عقیل کی نصر ابن زیاد کی طرف پیشقدمی ۲۰۹
ابن زیاد کی پریشانی ۲۰۹
عبدالاعلیٰ کی گرفتاری ۲۱۰
عمارہ بن صلخب کی گرفتاری ۲۱۰
ابن زیاد کی شرفائے کوفہ کو ہدایت ۲۱۱
کثیر بن شہاب کی تقریر ۲۱۱
اہل کوفہ کی عہد شکنی ۲۱۲

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم بن عقیل اور طوعہ ۲۱۲
طوعہ کی مسلم بن عقیل کو امان ۲۱۳
اہل کوفہ کی مسجد کوفہ میں حاضر ہونے کی مناری ۲۱۳
ابن عقیل کی گرفتاری قتل کا اعلان ۲۱۴
بلال بن اسید کی مخبری ۲۱۴
ابن اشعث اور ابن عقیل کی جنگ ۲۱۵
مسلم بن عقیل کی شجاعت ۲۱۵
ابن عقیل کیلئے ابن اشعث کی امان ۲۱۵
مسلم بن عقیل اور اسلمی ۲۱۶
ابن اشعث سے ابن عقیل کی وصیت ۲۱۶
ابن اشعث کا قاصد ۲۱۷
ابن زیاد کا امان دینے سے انکار ۲۱۷
مسلم بن عمرو باہلی کی گستاخی ۲۱۷
مسلم بن عقیل کی ہانی سے محرومی ۲۱۸
مسلم بن عقیل کی ابن سعید سے وصیت ۲۱۸
ابن زیاد اور ابن عقیل کی تلخ کلامی ۲۱۹
ابن زیاد کی لاف گزافی ۲۲۰
مسلم بن عقیل کی شہادت ۲۲۰
ابن اشعث کی ہانی کیلئے امان طلبی ۲۲۱
ہانی بن عروہ کو قتل کرنیکا حکم ۲۲۱
ہانی بن عروہ کا قتل ۲۲۲
عبیداللہ اعلیٰ کلبی کا قتل ۲۲۲
عمارہ بن صلخب کا خاتمہ ۲۲۲
مسلم و ہانی کے سروں کی روانگی ۲۲۲
یزید کا خط بنام ابن زیاد ۲۲۳
مختار اور عبداللہ بن حارث کی گرفتاری ۲۲۳

باب ۱۰
حضرت امام حسینؓ

عمرو بن عبدالرحمٰن کی امام حسینؓ سے درخواست ۲۲۵
عبداللہ بن عباس کی مخالفت ۲۲۶
عبداللہ بن زبیر کے متعلق امام حسینؓ کی رائے ۲۲۶
ابن عباسؓ کا امام حسینؓ کو یمن جانے کا مشورہ ۲۲۷
ابن عباسؓ کی اہل بیت کیساتھ لے جانے پر مخالفت ۲۲۷
امام حسینؓ اور ابن زبیر کی گفتگو ۲۲۷
امام حسینؓ کا مکہ میں جنگ کرنیسے انکار ۲۲۸
امام حسینؓ اور یحییٰ بن سعید میں جھڑپ ۲۲۸
امام حسینؓ کی فرزدق شاعر سے ملاقات ۲۲۸
فرزدق بن غالب کا بیان ۲۲۹
فرزدق اور عبداللہ بن عمر بن عاص سے ملاقات ۲۲۹
فرزدق کی ابن عمرؓ سے بدکلامی ۲۳۰
عبداللہ بن جعفر کا خط بنام امام حسینؓ ۲۳۰
امام حسینؓ کو خواب میں رسول اللہ کا حکم ۲۳۱
عمرو بن سعید کا امام حسینؓ کیلئے امان نامہ ۲۳۱
برادران مسلم کا قصاص پر اصرار ۲۳۲
عمرو بن سعید بن وقاص کو امارت دینے کا لالچ ۲۳۲
ابن سعد وقاص کی امام حسینؓ پر فوج کشی ۲۳۲
ابو برزہ اسلمی کا اظہار حق ۲۳۳
اہل بیت کا نزوح ۲۳۳
مسجد کی بے حرمتی ۲۳۴
شام و بصرہ کے راستوں کی ناکہ بندی ۲۳۴
ابن زیاد کے حکم کی تعمیل پر اصرار ۲۳۵
زہیر بن قین کی امام حسینؓ سے ملاقات ۲۳۵
ابن زیاد کے عتاب کی ابن سعد کو اطلاع ۲۳۶
رسل الجہالت کا کربلا کے متعلق بیان ۲۳۶
حصین بن نمیر کی روانگی ۲۳۷
امام حسینؓ کا حاجر میں قیام ۲۳۷
قاصد امام حسینؓ کی شہادت ۲۳۸
عبداللہ بن مطیع عدوی ۲۳۸
زہیر بن قین کا جذبہ شہادت ۲۳۸
عبداللہ اور ندری ۲۳۹
شہادت مسلم کی امام حسینؓ کو اطلاع ۲۴۰
آل عقیل کے اصرار پر امام حسینؓ کا عزم ۲۴۰
عبداللہ بن جعفر کی شہادت کی اطلاع ۲۴۱
امام حسینؓ کا اپنے ہمراہیوں سے خطاب ۲۴۱
امام حسینؓ کا بطن العقبہ میں قیام ۲۴۱
امیر جیش عمرو بن سعید ۲۴۲

باب ۱۱
سانحہ کربلا ۲۴۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام حسینؓ کا شراف میں قیام	۲۴۳
حُر کا لشکر	۲۴۳
حُر کے ایک سپاہی سے حسن سلوک	۲۴۴
امام حسینؓ کی نماز ظہر کی امامت	۲۴۴
امام حسینؓ کا لشکر حر سے خطاب	۲۴۵
حُر کی مزاحمت پر امام حسینؓ کی خفگی	۲۴۶
حُر کو امام حسینؓ کا مشورہ	۲۴۶
امام حسینؓ کا بیضہ میں خطبہ	۲۴۶
امام حسینؓ کا ذی حسم میں خطبہ	۲۴۷
زہیر بن قین بجلی کا جذبۂ جہاد	۲۴۷
طرماح بن عدی کی آمد	۲۴۸
طرماح اور ان کے ساتھیوں کو گرفتار کرنے کا قصد	۲۴۸
قیس بن مسہر کی شہادت کا بیان	۲۴۹
طرماح کا امام حسینؓ کو کوہ اجا پر جانے کا مشورہ	۲۴۹
طرماح کی روانگی کوفہ	۲۵۰
امام حسینؓ اور عبداللہ بن الحر	۲۵۰
امام حسینؓ کی شہادت کی بشارت	۲۵۱
امام حسینؓ کا نینوا میں قیام	۲۵۱
ابن زیاد کے قاصد کی آمد	۲۵۱
ابو شعثاء یزید بن مہاجر کی قاصد سے گفتگو	۲۵۲
زہیر بن قین کا حملہ کرنیکا مشورہ	۲۵۲
امام حسینؓ کا عقر (کربلا) میں قیام	۲۵۲
حمزہ بن مغیرہ کا ابن سعد کو مشورہ	۲۵۳
عبداللہ بن یسار اور ابن سعد	۲۵۳
ابن سعد کی امام حسینؓ پر فوج کشی	۲۵۳
کثیر بن عبداللہ شعبی	۲۵۴
قرہ بن قیس حنظلی کی سفارت	۲۵۴
ابن سعد کا خط بنام ابن زیاد	۲۵۴
ابن زیاد کا پانی پر قبضہ کرنیکا حکم	۲۵۵
عبداللہ بن ابی حصین کو امام حسینؓ کی بددعا	۲۵۵
عبداللہ بن ابی حصین کا انجام	۲۵۷
حسینی قافلہ پر شدت پیاس کا غلبہ	۲۵۷
امام حسینؓ اور ابن سعد کی ملاقات	۲۵۷
امام حسینؓ کی تین شرائط	۲۵۸
شمر بن ذی الجوشن کی فتنہ انگیزی	۲۵۸
ابن زیاد کا جنگ کرنیکا حکم	۲۵۹
شمر کے بھانجوں کے لئے امان	۲۵۹
ابن سعد کا جنگ کرنیکا قصد	۲۶۰
امام حسینؓ کو رسول اللہ کی بشارت	۲۶۰
حضرت عباسؓ بن علیؓ	۲۶۱
زہیر بن قین اور عزرہ کی گفتگو	۲۶۱
ایک رات کی مہلت	۲۶۲
امام حسینؓ کی اپنے ہمراہیوں کو جانے کی اجازت	۲۶۳
ضحاک بن عبداللہ اور مالک بن نصر	۲۶۳
آل عقیل کا جذبۂ جہاد	۲۶۴
مسلم بن عوسجہ اور سعد بن عبداللہ کا استقلال	۲۶۴
زہیر بن قین کی استقامت	۲۶۵
امام زین العابدین کا بیان	۲۶۵
حضرت زینبؓ کی آہ و زاری	۲۶۵
حضرت زینبؓ کو امام حسینؓ کا دلاسہ	۲۶۶
حسینی قافلہ کی عبادت گذاری	۲۶۶
ابو حرب کی بدکلامی	۲۶۷
حسینی لشکر کی ترتیب	۲۶۷
ابن سعد کی صف بندی	۲۶۸
عبدالرحمن بن عبدربہ اور بریر بن حضیر	۲۶۸
امام حسینؓ کی دعا	۲۶۹
شمر بن ذی الجوشن کی بدکلامی	۲۶۹
جنگ میں پہل کرنے سے امام حسینؓ کی مخالفت	۲۶۹
امام حسینؓ کا تاریخی خطبہ	۲۷۰
زہیر بن قین کا خطاب	۲۷۲
زہیر بن قین اور شمر بن الجوشن	۲۷۳
زہیر بن قین کو واپسی کا حکم	۲۷۳
حُر کی ابن سعد سے گفتگو	۲۷۳
حُر کی حسینی لشکر کو پیشقدمی	۲۷۳
حُر کی ابن سعد سے علیحدگی	۲۷۴
حُر کا اپنے قبیلہ سے خطاب	۲۷۴
ابن سعد کا پہلا تیر	۲۷۵
عبداللہ بن حمیر کلبی	۲۷۵
یسار اور سالم کا قتل	۲۷۶
ام وہب کا جذبۂ جاں نثاری	۲۷۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عزہ کا انجام ۲۷۷
یزید بن معقل اور بریر میں مباہلہ ۲۷۸
یزید بن معقل کا قتل ۲۷۸
بریر بن خضیر پر حملہ ۲۷۸
علی بن قرظہ کا قتل ۲۷۹
یزید بن سفیان کا قتل ۲۷۹
مزاحم بن صریث کا خاتمہ ۲۸۰
عمرو بن حجاج کا حسینی لشکر پر حملہ ۲۸۰
حسینی لشکر کا پہلا زخمی ۲۸۰
معرکہ کربلا کے پہلے شہید کی وصیت ۲۸۱
عبداللہ بن عمیر کلبی کی شہادت ۲۸۱
اصحاب حسینؓ کا شدید حملہ ۲۸۱
شبث بن ربعی کا لڑنے سے گریز ۲۸۲
حر کی شمشیر زنی ۲۸۲
ابن مشرح کا بیان ۲۸۲
حسینی خیموں پر حملہ ۲۸۳
ام وہب کی شہادت ۲۸۳
شمر کا امام حسینؓ کے خیمہ پر حملہ ۲۸۴
شمر ذی الجوشن کی پسپائی ۲۸۴
حبیب بن مظاہر کی شہادت ۲۸۴
قاسم بن حبیب کا انتقام ۲۸۵
زہیر بن قین اور حر کی شجاعت ۲۸۶
نماز خوف ۲۸۶
زہیر بن قین کا رجز ۲۸۶
تمیم بن بلال کی شجاعت و شہادت ۲۸۶
پسران عزرہ غفاری کی تمنا ۲۸۷
سیف دمالک کی بے قراری ۲۸۷
حنظلہ بن اسعد کا اپنے قبیلہ سے خطاب ۲۸۷
حنظلہ بن اسعد کا خطاب ۲۸۷
سیف دمالک کی شہادت ۲۸۸
شوذب کی شہادت ۲۸۸
عابس بن ابی شبیب کی شجاعت و شہادت ۲۸۹
ضحاک بن عبداللہ مشرقی ۲۸۹
ضحاک کے سید لشکر سے جانکی اجازت ۲۹۰
یزید بن زیاد کا رجز و شہادت ۲۹۰
عمر بن خالد سعد اور جابر بن حارث کی شہادت ۲۹۱
علی اکبر بن حسینؓ کی شہادت ۲۹۱
حمید بن مسلم کا بیان ۲۹۲
عبداللہ بن مسلم کی شہادت ۲۹۲
عون و محمد کی شہادت ۲۹۲
عبدالرحمن و جعفر پسران عقیل کی شہادت ۲۹۲
قاسم بن حسنؓ کی شہادت ۲۹۲
قاسم کی شہادت پر امام حسینؓ کا اضطراب ۲۹۳
امام حسینؓ پر ابن نسیر کندی کا حملہ ۲۹۳
عبداللہ بن حسینؓ کی شہادت ۲۹۴
عبداللہ و جعفر و عثمان پسران علی کی شہادت ۲۹۴
ہانی حضرمی کا بیان ۲۹۴
امام حسینؓ پر پیاس کا غلبہ ۲۹۵
امام حسینؓ کی اپنی کو بددعا ۲۹۵
شمر کی حسینی خیموں میں پیشقدمی و واپسی ۲۹۵
شمر اور ابوالحتوف جعفی میں سخت کلامی ۲۹۶
امام حسینؓ پر حملہ ۲۹۶
بحر بن کعب کا انجام ۲۹۷
امام حسینؓ کی شجاعت ۲۹۷
امام حسینؓ پر یلغار شدید ۲۹۸
شہادت امام حسینؓ ۲۹۸
اہل بیت سے ناروا سلوک ۲۹۸
معرکہ کربلا کے آخری شہید ۲۹۹
علی اصغر بن حسینؓ ۲۹۹
سنان بن انس ۲۹۹
عقبہ بن سمعان اور مرقع بن ثمامہ ۳۰۰
امام حسینؓ کے جسم کی پامالی ۳۰۰
شہدائے کربلا ۳۰۱
سر حسینؓ کی روانگی کوفہ ۳۰۱
اہل بیت کی روانگی ۳۰۱
سر حسینؓ سے ابن زیاد کی گستاخی ۳۰۲
حضرت زینبؓ بنت فاطمہؓ ۳۰۲
حضرت زینبؓ اور ابن زیاد ۳۰۳
امام زین العابدین کے قتل کا حکم ۳۰۳
مسجد کوفہ میں اعلان فتح ۳۰۴
عبداللہ بن عفیف ازدی ۳۰۴
ابن عفیف ازدی کی شہادت ۳۰۴
سر حسینؓ کی کوفہ میں تشہیر ۳۰۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت حسینؓ پر یزید کا اظہار تاسف ۳۰۵
اہل بیت کی روانگی کوفہ ۳۰۶
شہادت حسینؓ پر یحییٰ بن حکم کے اشعار ۳۰۶
اہل بیت کی دربار یزید میں طلبی ۳۰۶
حضرت زینبؓ اور یزید میں سخت کلامی ۳۰۶
شاہی حرم میں شہادت حسینؓ پر ماتم ۳۰۸
امام زین العابدینؒ سے حسن سلوک ۳۰۸
سانحہ کربلا پر یزید کا اظہار افسوس ۳۰۸
اہل بیت کی روانگی حجاز ۳۰۸
زنداں خانہ میں رقعہ ۳۰۹
یزید کا اعتراف ۳۰۹
اہل بیت سے یزید کا حسن سلوک ۳۱۰
سر حسینؓ کے متعلق دوسری روایت ۳۱۱
یزید اور ابو برزہ اسلمی ۳۱۱
شہادت حسینؓ کی مدینہ میں اطلاع ۳۱۲
حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کا صبر ایثار ۳۱۳
ام لقمان بنت عقیل کا نوحہ ۳۱۳
حکمنامہ قتل حسینؓ کی طلبی ۳۱۴
شہدائے بنی ہاشم ۳۱۴
عبیداللہ بن حرؓ ۳۱۵
عبیداللہ بن حرؓ کے اشعار ۳۱۶
ابو بلال مرداس کا خروج ۳۱۷
ابو بلال کا خاتمہ ۳۱۸
آغاز خراسان پر مسلم بن زیاد کا تقرر ۳۱۹
یزید کی عباد سے جواب طلبی ۳۱۹
اہل بصرہ کا جوش جہاد ۳۱۹
یزید بن زیاد کی ملانگی بحستان ۳۲۰
مہلب کی کارگزاری ۳۲۰
مسلم بن زیاد کی سمرقند پر فوج کشی ۳۲۰
عمرو بن سعید کی معزولی ۳۲۱
باب ۱۴
عبداللہ بن زبیرؓ
عبداللہ بن زبیرؓ کی بیعت ۳۲۲
ابن زبیرؓ کا اہل مکہ سے خطاب ۳۲۲
ابن زبیرؓ کے متعلق یزید کا عہد ۳۲۳
یزید کا قاصد ۳۲۳
یزید اور ابن زبیرؓ کے اشعار ۳۲۳
ولید بن عتبہ کا آثار حجاز پر تقرر ۳۲۴
امیر حج ولید بن عتبہ ۳۲۵
۶۳ھ کے واقعات ۳۲۵
ولید بن عتبہؓ اور عمرو بن سعید ۳۲۵
عمرو بن سعید اور یزید ۳۲۶
یزید اور عمرو میں مصالحت ۳۲۶
ولید بن عتبہؓ کی معزولی ۳۲۷
اشراف مدینہ کا وفد ۳۲۷
یزید کا کردار ۳۲۷
عبداللہ بن حنظلہ کی بیعت ۳۲۸
منذر بن زبیرؓ کی روانگی مدینہ ۳۲۸
منذر کا یزید کے بارے میں بیان ۳۲۸
نعمان بن بشیر انصاری ۳۲۹
نعمان بن بشیرؓ کی پسپا گوئی ۳۲۹
امیر حج ولید بن عتبہ ۳۲۹
۶۳ھ کے واقعات ۳۳۰
مروان کے گھر کا محاصرہ ۳۳۰
بنی امیہ کا خط بنام یزید ۳۳۰
یزید کی قاصد ابن کرہ سے گفتگو ۳۳۰
مسلم بن عتبہ کی روانگی ۳۳۱
ابن زیاد کو حجاز پر فوج کشی کا حکم ۳۳۱
یزید کے اشعار ۳۳۲
یزید کی مسلم بن عتبہ کو ہدایات ۳۳۲
علی بن حسینؓ اور مروان ۳۳۲
بنی امیہ کا مدینہ سے اخراج ۳۳۳
عمرو بن عثمان کی پابندی عہد ۳۳۴
مسلم بن عتبہ اور عبدالملک کی گفتگو ۳۳۴
عبدالملک کے بارے میں ابن عتبہ کا تاثر ۳۳۴
اہل مدینہ کو تین دن کی مہلت ۳۳۵
اہل مدینہ کا لڑنے پر اصرار ۳۳۵
مسلم بن عتبہ کی پیش قدمی ۳۳۵
فضل بن عباس کا حملہ ۳۳۶
فضل بن عباس کی شجاعت ۳۳۶
فضل بن عباس کی شہادت ۳۳۷
حصین بن نمیر کی پیش قدمی ۳۳۷
عبداللہ بن حنظلہ کا خطبہ ۳۳۸
عبداللہ بن حنظلہ کی شہادت ۳۳۸
مدینہ میں تین دن تک قتل عام ۳۳۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوسعید عقیلی ۳۳۹
مسلم بن عقبہ کی بدعہدی ۳۳۹
مسقلہ بن مسان کا قتل ۳۴۰
یزید بن مہلب کا خاتمہ ۳۴۰
حضرت علی بن حسینؓ اور ابن عقبہ ۳۴۱
حضرت علی بن حسینؓ سے حسن سلوک ۳۴۱
عمرو بن عثمان کی امانت ۳۴۲
اہل مکہ کی جنگی تیاری ۳۴۲
مدینہ پر مسلم بن عقبہ کا قبضہ ۳۴۳
۶۳ھ کے واقعات ۳۴۳
مسلم بن عقبہ کی مکہ کی جانب پیشقدمی ۳۴۳
مسلم بن عقبہ کا انتقال ۳۴۴
ابن عقبہ کی وصیت ۳۴۴
ابن نمیر کی مکہ پر فوج کشی ۳۴۴
منذر بن زبیرؓ کی شہادت ۳۴۴
خانہ کعبہ پر سنگ باری ۳۴۵
خانہ کعبہ میں آتش زنی ۳۴۵
یزید کا انتقال ۳۴۶
مکہ کا محاصرہ ۳۴۶
مرگ یزید کی اطلاع ۳۴۷
ابن زبیرؓ اور ابن نمیر کی ابطح میں ملاقات ۳۴۷
ابن زبیرؓ کا شامیوں کو امان دینے سے انکار ۳۴۸
ابن نمیر کی روانگی ۳۴۸
بنی امیہ کی روانگی شام ۳۴۸
بصرہ میں ابن زیاد کی بیعت ۳۴۹
ابن زیاد کا اہل بصرہ سے خطاب ۳۴۹
اہل بصرہ کی فتح بیعت ۳۵۰
شقیق ابن ثورہ اور سدوسی ۳۵۰
ابن زیاد سے یزید کی ناخوشی ۳۵۱
ابن زیاد کو یزید کی موت کی اطلاع ۳۵۱
یزید کی مذمت ۳۵۱
بصرہ میں ابن زبیرؓ کی بیعت ۳۵۲
ابن زیاد سے اہل بصرہ کی علیحدگی ۳۵۲
ابن زیاد کی روانگی ۳۵۳
روساء بصرہ کا ابن زیاد کے عدم تعاون ۳۵۳
ابن زیاد کی حارث بن قیس احمد اوطلبی ۳۵۴
ابن زیاد کا فرار ۳۵۴
ابن زیاد اور سعود بن عمر ۳۵۵
ابن زیاد کی ابن مسعود کے گھر میں روپوشی ۳۵۵
ابن زیاد کو دارالامارہ میں لانے کی کوشش ۳۵۶
عبداللہ بن حازم کی آذربائیجان کی تجویز ۳۵۶
ام بسطام کی ابن زیاد کو امان ۳۵۷
بصرہ میں عبداللہ بن حارث بن نبہ کی حکومت ۳۵۷
نبہ کی بیعت ۳۵۸
مالک بن مسمع اور قریشی میں تلخ کلامی ۳۵۸
قبیلہ مضر ربیعہ میں ہیجان ۳۵۹
اشیم بن شقیق و قیس بکر بن وائل ۳۶۰
لہازم کا معاہدہ ۳۶۰
اشیم کی سرداری ۳۶۰
قبیلہ بکر اور قبیلہ تمیم میں کشیدگی ۳۶۱
اہل یمن کی تجدید حلف ۳۶۱
بنی تمیم اور ازد کا معاہدہ ۳۶۱
قبیلہ ازد پر مسعود کی سرداری ۳۶۱
مسعود کی روانگی بصرہ ۳۶۱
قبیلہ ازد ربیعہ کا مسجد میں اجتماع ۳۶۲
مسلم بن زیاد کی بنی تمیم سے امداد طلبی ۳۶۳
عباد اور عباس کی پیش قدمی ۳۶۳
بنی تمیم کا مسجد کا محاصرہ ۳۶۴
مسعود کا قتل ۳۶۴
ابن زیاد کی روانگی شام ۳۶۵
وافد بن خلیفہ کے اشعار ۳۶۵
لیاف اور ابن زیاد کی گفتگو ۳۶۶
ابن زیاد کا اپنے اعمال کا محاسبہ ۳۶۶
ابن زیاد کی تمنا ۳۶۷
عمرو بن حریث امیر کوفہ ۳۶۸
عمرو بن حریث کی امانت ۳۶۸
کوفہ میں ابن زیاد کی مخالفت ۳۶۹
ابن زیاد کی سیاسی غلطی ۳۶۹
بنی تمیم اور بنی ازد کی جنگ ۳۶۹
بنی تمیم اور بنی ازد کی مصالحت ۳۷۰
ہشیم بن اسود کے اشعار ۳۷۰
امیر بصرہ حارث مخزومی ۳۷۱
عبدالملک بن عامر پر حملہ ۳۷۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن حارث کی خانہ نشینی ۳۷۳
امارت بصرہ پر عبید بن معمر کا تقرر ۳۷۳
عبداللہ بن حارث تبہ کی گرفتاری ۳۷۳
ابن زیاد کی شام میں آمد ۳۷۴
ابن زبیرؓ کی بیعت سے ابن زیاد کی مخالفت ۳۷۴
معاویہؓ بن یزید کی دست برداری ۳۷۴
حسان بن مالک کی روانگی اردن ۳۷۵
بنی امیہ کی مدینہ سے جلاوطنی ۳۷۵
حسان بن مالک کا خط بنام ضحاک بن قیس ۳۷۶
ابن زبیرؓ کی مخالفت ۳۷۶
ابن زبیرؓ کے مخالفین کی گرفتاری ۳۷۶
بنی قیس اور بنی کلب میں تصادم ۳۷۷
ضحاک کی روانگی مرج راہط ۳۷۸
مروان بن حکم کی بیعت ۳۷۸
ابن زبیرؓ کے لئے ضحاک کی بیعت ۳۷۸
افواج ضحاک کا مرج راہط میں اجتماع ۳۷۹
مالک بن سکونی اور ابن میسر میں اختلاف ۳۷۹
روح بن زنباع کی ابن زبیرؓ کے خلاف تقریر ۳۸۰
خالد بن یزید کی ولیعہدی ۳۸۰
یزید بن غسان کا دمشق پر قبضہ ۳۸۱
معرکہ مرج راہط ۳۸۱
ضحاک کا قتل ۳۸۲
عبدالعزیز بن مروان کا خاتمہ ۳۸۳
حاکم حمص نعمان بن بشیر کا قتل ۳۸۳
زفر کا قرقیسیا کے قلعہ پر قبضہ ۳۸۳
مصر میں مروان کی بیعت ۳۸۳
عمرو بن سعید اور مصعب بن زبیرؓ کی جنگ ۳۸۴
ام خالد سے مروان کا نکاح ۳۸۴
زفر کا معرکہ مرج راہط سے فرار ۳۸۵
عمرو بن کلبی کے اشعار ۳۸۶
مروان کا ابن ہبیرہ پر لشکر ۳۸۷
یزید کی موت کی خواہش میں الصلاح ۳۸۷
مسلم بن زیاد کی خراسان سے روانگی ۳۸۸
امارت خراسان پر ابن خازم کا تقرر ۳۸۸
ابن خازم کا مرو پر قبضہ ۳۸۹
عمرو بن مرثد کا قتل ۳۸۹
قبیلہ بکر بن وائل کا ہرات میں اجتماع ۳۹۰
ابن خازم اور ابن ثعلبہ کی بھڑ میں ۳۹۰
ہلال تمیمی کی مصالحت کی کوشش ۳۹۰
بنی صہیب کا مصالحت سے انکار ۳۹۱
زہیر بن حیان کا ترکوں پر حملہ ۳۹۱
ثابت قطنہ کے اشعار ۳۹۲
ابن خازم اور ابن ثعلبہ کی فیصلہ کن جنگ ۳۹۲
ابن ثعلبہ کی شکست ۳۹۳
ابن خازم کا ہرات پر قبضہ ۳۹۳
باب ۱۳
توابین
کوفہ کے رؤسائے شیعہ ۳۹۴
مسیب فزاری کا شہادت حسینؓ پر تاسف ۳۹۴
رفاعہ بجلی کی تقریر ۳۹۵
عبداللہ بن وال اور عبداللہ بن سعید کی تعاقب میں روانگی ۳۹۶
سلیمان بن صرد کا خطبہ ۳۹۶
خالد بن سعد اور ابوالمعتمر کی پیشکش ۳۹۷
سلیمان بن صرد کا خط بنام سعد بن حذیفہ ۳۹۷
سعد بن حذیفہ کا شیعہ اہل بیت سے خطاب ۳۹۹
سلیمان بن صرد کی حمایت میں تقریر ۳۹۹
سعد بن حذیفہ کا خط بنام سلیمان بن صرد ۴۰۰
شیعان اہل بیت کی جنگی تیاری ۴۰۰
سلیمان بن صرد کا مشورہ ۴۰۱
عبیداللہ بن مری کا خطبہ ۴۰۱
آمد کوفہ پر عبداللہ بن یزید کا تقرر ۴۰۲
نمار ثقفی کی کوفہ میں آمد ۴۰۳
ابن صرد اور نمار کے خلاف بغاوت ۴۰۳
عبداللہ بن یزید اور شیبان کی گفتگو ۴۰۴
عبداللہ بن یزید کا اہل کوفہ سے خطاب ۴۰۴
ابراہیم بن محمد کی ابن یزید کی خلاف تقریر ۴۰۵
مسیب کی عبداللہ بن یزید کی موافقت ۴۰۵
مسیب اور عبداللہ بن وال کی ابن یزید کو یقین دہانی ۴۰۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن زبیر اور خوارج ۴۰۷
ابن زبیر اور خوارج میں اتحاد ۴۰۷
ابن زبیر اور خوارج میں کشیدگی ۴۰۷
ابن بلال خارجی کی حضرت عثمانؓ کے خلاف تقریر ۴۰۸
ابن زبیرؓ کی حضرت عثمانؓ کے بارے میں جوابی تقریر ۴۰۹
خوارج کی ابن زبیرؓ سے علیحدگی ۴۰۹
معبد خارجی کی رہائی ۴۰۹
بصری خوارج کا ابن ازرق کے پاس اجتماع ۴۱۰
خوارج کے عقائد ۴۱۰
ابن ازرق کا خط ابن صفار و ابن ریاض ۴۱۱
ابن صفار اور ابن ریاض میں اختلاف ۴۱۱
مختار ثقفی اور مسلم بن عقیل ۴۱۲
مختار ثقفی کی بدعہدی ۴۱۲
مختار کی گرفتاری ۴۱۲
مختار کے لئے عبداللہ بن عمر کی سفارش ۴۱۳
مختار ثقفی کی رہائی ۴۱۳
مختار ثقفی اور ابن العرق کی گفتگو ۴۱۴
مختار ثقفی کا انتقام لینے کا عزم ۴۱۴
ابن العرق کی مختار کے متعلق حجاج سے گفتگو ۴۱۵
ابن زبیرؓ اور مختار ثقفی ۴۱۵
مختار ثقفی کی مکہ میں آمد ۴۱۶
عباس بن سہل اور مختار ثقفی کی گفتگو ۴۱۶
ابن زبیر اور مختار ثقفی کی ملاقات ۴۱۷
ابن زبیر اور مختار ثقفی میں معاہدہ ۴۱۸
ابن زبیر کی شامیوں سے جنگ ۴۱۸
جنگ میں خوارج کی شرکت ۴۱۸
مختار ثقفی کی شجاعت ۴۱۹
مختار ثقفی کی ابن زبیر کو دھمکی ۴۱۹
مختار ثقفی کی رہائی کی کوشش ۴۲۰
مختار ثقفی سے عبیدہ کی ملاقات ۴۲۰
مختار ثقفی کی سہیل بن کثیر کو دعوت ۴۲۱
مختار ثقفی کی بیعت ۴۲۱
شیعان اہلبیت کو مختار ثقفی کی دعوت ۴۲۳
مختار ثقفی کا ابن عمر سے عہد ۴۲۳
مختار ثقفی کی گرفتاری ۴۲۳
خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر ۴۲۳
۶۵ھ کے واقعات ۴۲۴
توابین کا نخیلہ میں اجتماع ۴۲۴
انتقام حسینؓ کا نعرہ ۴۲۴
ابو عزہ قابضی ۴۲۵
ابن صرد کا توابین کی کمی پر اظہار افسوس ۴۲۵
ابن صرد کا توابین سے خطاب ۴۲۶
ابن خلیل کا ابن زیاد پر حملہ کرنیکا مشورہ ۴۲۶
ابن زیاد پر حملہ کا منصوبہ ۴۲۷
عبداللہ و ابراہیم کی ابن حرث سے ملاقات ۴۲۷
عبداللہ کا ابن حرث کو مشورہ ۴۲۸
ابن حرث کو خوارج کی پیش کش ۴۲۸
توابین مدائن و بصرہ کی عدم شرکت ۴۲۹
سلیمان ابن صرد کا توابین سے خطاب ۴۲۹
توابین کی نخیلہ سے روانگی ۴۳۰
توابین کا امام حسینؓ کی قبر پر دعا ۴۳۰
توابین کی تعداد ۴۳۰
عبداللہ بن عوف کا رجز ۴۳۱
عبداللہ بن یزید کا خط بنام ابن حرث ۴۳۲
ابن حرث کا توابین سے مشورہ ۴۳۲
ابن حرث کا خط بنام عبداللہ بن یزید ۴۳۳
عبداللہ بن یزید کی پیش گوئی ۴۳۴
مسیب بن نجبہ اور زفر بن کلابی کی ملاقات ۴۳۴
زفر بن کلابی کی پیشکش ۴۳۵
زفر بن کلابی کی مہمان نوازی ۴۳۵
توابین کو قرقیسیا میں قیام کی پیشکش ۴۳۵
زفر کا توابین کو مشورہ ۴۳۶
توابین کی قرقیسیا سے روانگی ۴۳۷
سلیمان بن صرد کا خطبہ جہاد ۴۳۷
جیش مسیب کی روانگی ۴۳۸
عبداللہ بن عوف کی ناں ۴۳۸
مسیب کا ابن ذی الکلاع پر حملہ ۴۳۹
حصین بن نمیر کی روانگی ۴۳۹
معرکہ عین الوردہ ۴۴۰
ابن ذی الکلاع کی کمک ۴۴۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوابین کا جذبہ شہادت ۴۴۰
ابن عمرو اور سیب کی شہادت ۴۴۱
سیب کی شجاعت ۴۴۱
عبداللہ بن سعد کی علمبرداری ۴۴۲
نوابین مدائن و بصرہ کی روانگی ۴۴۲
کثیر مزنی کی شہادت ۴۴۲
عبداللہ بن سعد کی شہادت ۴۴۳
خالد بن سعد کی شہادت ۴۴۳
علمبردار عبداللہ بن حال ۴۴۳
عبداللہ بن حال کا شدید حملہ ۴۴۴
اہم باقی کا عبداللہ بن حال پر حملہ ۴۴۴
عبداللہ بن حال کی شہادت ۴۴۴
رفاعہ بن شداد کا علم اٹھانے سے انکار ۴۴۵
رفاعہ بن شداد کی علمبرداری ۴۴۵
ولید بن عصیمین کا شدید حملہ و شہادت ۴۴۶
عبداللہ بن عروہ کی شہادت ۴۴۶
کریب حمیری کی آمد ۴۴۷
حمیری کی شہادت ۴۴۷
رفاعہ کی مراجعت ۴۴۷
زخمی نوابین کی تیمارداری و مہمان نوازی ۴۴۸
نوابین کی مثنیٰ حمیری سے ملاقات ۴۴۸
عبدالملک کا اعلان فتح ۴۴۸
مختار ثقفی کا دعویٰ ۴۴۸
مختار ثقفی کا خط بنام رفاعہ بن شداد ۴۴۹
عبیدہ مزنی کی شہادت ۴۴۹
عبیدہ مزنی کی شہادت کا واقعہ ۴۵۰
اعشیٰ ہمدانی کا قصیدہ ۴۵۰
عبدالملک اور عبدالعزیز کی ولیعہدی ۴۵۲
خالد بن یزید کی امامت ۴۵۳
مروان کی موت کا واقعہ ۴۵۴
مروان کی عمر ۴۵۴
مدت حکومت ۴۵۴
باب ۱۴ ۴۵۵
عبیداللہ بن ماحوز حارثی ۴۵۵
جیس بن دلجہ کا قتل ۴۵۵
بصرہ میں طاعون کی یورش ۴۵۶
معرکہ دولاب ۴۵۶
مسلم بن عبیس کا خاتمہ ۴۵۷
اہل بصرہ کی پسپائی ۴۵۷
عبداللہ ابن الحارث کی معزولی ۴۵۷
مہلب بن ابی صفرہ کی امارت ۴۵۸
خوارج پر تقرر ۴۵۸
مہلب کو خوارج سے جنگ کرنیکا حکم ۴۵۸
مہلب بن ابی صفرہ کی شرائط ۴۵۸
مہلب کی خارجیوں سے پہلی جھڑپ ۴۵۹
حارثہ بن بدر الغدانی ۴۶۰
مہلب کی محتاط پالیسی ۴۶۰
خارجیوں اور عبیداللہ بن زیاد میں ٹکراؤ ۴۶۰
مہلب کی جنگی ترتیب ۴۶۱
خوارج کی شکست ۴۶۱
مہلب کی خوارج پر حملہ کی تجویز ۴۶۱
خارجی سردار عبیداللہ بن ماحوز کا قتل ۴۶۲
خوارج کا فرار ۴۶۳
مہلب کا خط بنام عائشہ بن عبیداللہ ۴۶۳
ابو عبیداللہ کا خطاب نام مہلب ۴۶۴
ابو علقمہ کی دلیری ۴۶۴
مہلب کا اہل بصرہ سے معاہدہ ۴۶۴
عمر والقنا کا فرار ۴۶۵
مغیرہ بن مہلب کی پیشقدمی ۴۶۵
مہلب کا اہواز میں قیام ۴۶۵
خارجی مقتولین کی تعداد ۴۶۶
امیر کوفہ عبداللہ بن زیاد کی برطرفی ۴۶۶
عبیدہ کی معزولی کی وجہ ۴۶۶
ابراہیم بنیاد پر کعبہ کی تعمیر ۴۶۶
امیر حج حضرت عبداللہ بن زبیر ۴۶۶
بنی تمیم کی ابن خازم کی مخالفت ۴۶۷
ابن خازم کا بنی تمیم پر ظلم ۴۶۷
محمد بن عبداللہ بن خازم کے قتل کی وجہ ۴۶۷
ابن عبداللہ بن خازم کے قتل کی ابن خازم کو اطلاع ۴۶۸
حریش بن ہلال العنبری کی امارت ۴۶۸
حریش بن خازم کی جنگ ۴۶۸
ابن خازم اور حریش کا مقابلہ ۴۶۸
حریش کے ہمراہیوں میں نفاق ۴۶۹
حریش اور ابن خازم میں مصالحت ۴۶۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن خازم کا حریش سے حسن سلوک ۴۵۸
زہیر بن ذویب کا انتقام ۴۵۹
باب ۱۵ ۴۶۰
۶۶ھ کے واقعات
عامل کوفہ عبداللہ بن مطیع کا اخراج ۴۶۰
مختار بن ابی عبید ثقفی کا خط بنام توابین ۴۶۰
توابین کی اطاعت ۴۶۰
مختار ثقفی کا خط بنام حضرت عبداللہ بن عمرؓ ۴۶۱
حضرت عبداللہ بن عمر کی سفارش ۴۶۱
مختار ثقفی کی رہائی ۴۶۲
مختار ثقفی کی عہد شکنی ۴۶۲
مختار ثقفی کی جماعت میں اضافہ ۴۶۳
عبداللہ بن مطیع کا کوفہ کی امارت پر تقرر ۴۶۱
ابن زبیرؓ کے متعلق عبدالملک کی رائے ۴۶۳
ابراہیم بن محمد بن طلحہ کی مراجعت مکہ ۴۶۳
ابن مطیع کا اہل کوفہ سے خطاب ۴۶۳
سائب بن مالک الاشعری کی تقریر ۴۶۴
یزید بن انس کی تائید ۴۶۴
مختار ثقفی کے خلاف شکایت ۴۶۴
مختار ثقفی کی طلبی ۴۶۵
مختار ثقفی کی معذرت ۴۶۵
حصین بن عبداللہ اور زائدہ بن قدامہ کی گفتگو ۴۶۵
عبدالرحمٰن بن شریح کی تقریر ۴۶۶
عبدالرحمٰن بن شریح اور ابراہیم کی روانگی ۴۶۶
عبدالرحمٰن کی ابن حنفیہ سے گفتگو ۴۶۶
محمد بن حنفیہ کا خطبہ ۴۷۰
مختار ثقفی کی پریشانی ۴۷۰
مختار ثقفی کے حق میں وفد کی تصدیق ۴۷۰
عبدالرحمٰن بن شریح کی ثقفی کی حمایت پر تنبیہ ۴۷۰
ابراہیم بن الاشتر کی سپہ سالاری کی تجویز ۴۶۹
ابراہیم سے وفد کی ملاقات ۴۶۹
اعمر بن ہبیرہ کا ابراہیم سے خطاب ۴۷۰
ابراہیم بن الاشتر کی رضامندی ۴۷۰
مختار ثقفی اور ابن الاشتر کی ملاقات ۴۷۱
ابن الحنفیہ کا جعلی خط ۴۷۱
ابراہیم بن الاشتر کی اطاعت ۴۷۱
ابراہیم بن الاشتر کا تذبذب ۴۷۱
ابن الاشتر کو تحریری یقین دہانی ۴۷۲
مختار ثقفی اور ابن الاشتر کی ملاقاتیں ۴۷۲
ایاس بن مضارب کا گشت ۴۷۲
سرداران کوفہ کو ہدایت ۴۷۳
ابن الاشتر کی روانگی ۴۷۳
ابراہیم بن الاشتر کو گرفتار کرنیکا قصد ۴۷۴
ایاس بن مضارب کا خاتمہ ۴۷۴
ابن الاشتر اور مختار ثقفی کی ملاقات ۴۷۵
مختار ثقفی کا خروج ۴۷۵
ابراہیم بن الاشتر کی مراجعت ۴۷۵
زحر بن قیس کا ابن الاشتر پر حملہ ۴۷۶
زہر بن قیس کی پسپائی ۴۷۶
ابراہیم بن الاشتر کا عاطائیر میں قیام ۴۷۶
سوید بن عبداللہ کا ابن الاشتر پر حملہ ۴۷۶
سوید بن عبداللہ کی پسپائی ۴۷۷
ابراہیم بن الاشتر کی پیش قدمی ۴۷۷
شبث کا ابن مطیع کو مشورہ ۴۷۷
بنو شاکر میں انتقام حسینؓ کی منادی ۴۷۸
بنو شاکر کا خروج ۴۷۸
بنی تمیم کا خروج ۴۷۸
والبی کا بیان ۴۷۹
امرائے کوفہ کا مسجد اعظم میں اجتماع ۴۷۹
شبث بن ربعی ۴۷۹
شبث بن ربعی کی امامت ۴۷۹
شبث بن ربعی کی پیش قدمی ۴۷۹
ابن الاشتر اور نعیم بن ہبیرہ کی روانگی ۴۸۰
نعیم بن ہبیرہ کا قتل ۴۸۰
سحر کی رہائی ۴۸۱
مختار ثقفی کی پیش قدمی ۴۸۱
یزید بن انس کا فوج سے خطاب ۴۸۱
ابن الاشتر کا راشد بن ایاس پر حملہ ۴۸۲
راشد بن ایاس کا خاتمہ ۴۸۲
ابن الاشتر کا شبث پر حملہ ۴۸۳
عمرو بن الحجاج کا ابن مطیع کو مشورہ ۴۸۴
ابن مطیع کا فوج سے خطاب ۴۸۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختار ثقفی کا جیانہ میں قیام ۴۸۴
مختار ثقفی کی قعقاع کی جانب پیشقدمی ۴۸۴
ابراہیم کا کوفہ میں داخلہ ۴۸۵
ابن الاشتر کی ہدایت ۴۸۵
ابن مساحق کی شکست و امان ۴۸۶
قصر کوفہ کا محاصرہ ۴۸۶
شبث کا ابن مطیع کو مشورہ ۴۸۷
اشراف کوفہ کا شبث کی رائے سے اتفاق ۴۸۷
قصر کوفہ پر مختار ثقفی کا قبضہ ۴۸۷
مختار ثقفی کا اہل کوفہ سے خطاب ۴۸۸
مختار ثقفی کی بیعت ۴۸۸
منذر بن حسان کی اطاعت و قتل ۴۸۹
مختار ثقفی کا ابن مطیع سے حسن سلوک ۴۸۹
مال غنیمت کی تقسیم ۴۸۹
مختار ثقفی پر موالی کا اعتراض ۴۹۰
فوجی دستوں کی روانگی ۴۹۰
محمد بن اشعث بن قیس کی اطاعت ۴۹۰
قاضی شریح کی علیحدگی ۴۹۱
عبداللہ بن ہمام کا قصیدہ ۴۹۱
ابن ہمام اور یزید بن انس ۴۹۲
یزید بن انس اور ابن ہمام میں تلخ کلامی ۴۹۲
ابن ہمام کو امان ۴۹۲
بنی ہوازن کا احتجاج ۴۹۳
ابن شداد اور یزید بن انس میں مصالحت ۴۹۳

باب ۱۶

قاتلین حسینؓ کا انجام ۴۹۴
عبداللہ بن زیاد کو احکامات ۴۹۴
عبداللہ بن زیاد کی روانگی موصل ۴۹۴
عبدالرحمٰن بن سعید کی مختار ثقفی سے امداد طلبی ۴۹۴
یزید بن انس کو موصل جانے کا حکم ۴۹۵
یزید بن انس کی روانگی ۴۹۵
مختار ثقفی کی ہدایات ۴۹۵
عبدالرحمٰن بن سعید کی معزولی ۴۹۵
ربیعہ بن المخارق اور عبیداللہ حملۃ کی روانگی ۴۹۶
یزید بن انس کی علالت ۴۹۶
جنگ کا آغاز ۴۹۷
ربیعہ المخارق کا قتل ۴۹۷
عمرو بن مالک کا بیان ۴۹۷
عبداللہ بن حملۃ المحتفی کی آمد ۴۹۸
عبداللہ بن حملۃ کی شکست ۴۹۸
عبداللہ بن حملۃ کا قتل ۴۹۸
یزید بن انس کا قتل ۴۹۹
ورقا بن عازب کا ہمراہیوں سے مشورہ ۴۹۹
ابراہیم بن الاشتر کی روانگی ۴۹۹
اشراف کوفہ کے مختار ثقفی پر اعتراضات ۵۰۰
شبث اور مختار ثقفی کی ملاقات ۵۰۰
موالیوں کی سپردگی کی پیشکش ۵۰۰
شبث کا اشراف کوفہ سے مشورہ ۵۰۱
عبدالرحمٰن بن مخنف کی مخالفت ۵۰۱
مختار ثقفی پر حملہ کا منصوبہ ۵۰۲
عبدالرحمٰن بن سعید ہمدانی کا خروج ۵۰۲
بنی بجیلہ اور بنی ازد کا خروج ۵۰۲
سبیع کے احاطہ میں اجتماع ۵۰۲
ابراہیم بن الاشتر کی طلبی ۵۰۲
اہل کوفہ کی ناکہ بندی ۵۰۳
شمر بن الجوشن کی مراجعت احاطہ سبیع ۵۰۳
ابراہیم بن الاشتر کی واپسی ۵۰۴
شبث کا مختار ثقفی کو پیغام ۵۰۴
رفاعہ بن شداد کی امامت ۵۰۴
انس بن عمرو الازدی ۵۰۴
ابراہیم بن الاشتر کی مصریوں پر چڑھائی ۵۰۵
احمر اور عبداللہ بن کامل کی پیشقدمی ۵۰۵
احمر اور عبداللہ کے دستوں کی پسپائی ۵۰۵
عبداللہ بن قراد الخثعمی کی کمک ۵۰۶
عبداللہ بن قراد کی احاطہ سبیع کی طرف پیش قدمی ۵۰۶
عبداللہ بن شریک کی احمر کو کمک ۵۰۷
حسان بن فائد العبسی کا خاتمہ ۵۰۷
شیخ ابوالقلوص کے دستہ کی احاطہ سبیع میں آمد ۵۰۷
رفاعہ بن شداد کا قتل ۵۰۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یزید بن عمر کا خاتمہ ۵۰۶
اسیران جنگ کا قتل ۵۰۹
یزید بن الحارث اور اس کے ساتھیوں کی مراجعت ۵۰۹
عمرو بن الحاج کی روپوشی ۵۱۰
ذبلی پر شمر کا حملہ ۵۱۰
شمر ذی الجوشن کا خط بنام ابن زبیرؓ ۵۱۰
شمر بن ذی الجوشن کا قتل ۵۱۱
سراقہ بن مرداس کی دروغ گوئی ۵۱۱
سراقہ بن مرداس کی رہائی ۵۱۲
عبدالرحمٰن بن سعید کا بیان ۵۱۳
شرحبیل بن ذی بقلان کا اظہار افسوس ۵۱۳
شرحبیل کا قتل ۵۱۳
عکرمہ بن ربعی کی شجاعت ۵۱۳
احاطہ سبیع کا معرکہ ۵۱۴
عبداللہ بن رسید اور عجل بن ملک کا قتل ۵۱۴
مالک بن النیر لبدی کا انجام ۵۱۵
زیاد بن مالک انصاری بن خالد کا قتل ۵۱۵
عبداللہ اور عبدالرحمٰن کا قتل ۵۱۵
عثمان بن خالد اور ابو اسماء البشر کا قتل ۵۱۶
خولی بن یزید اصبحی کا قتل ۵۱۶
مختار ثقفی کا ابن سعد کے قتل کا ارادہ ۵۱۷
عمرو بن سعد کو مختار کے ارادہ کی اطلاع ۵۱۷
عمر بن سعد کو مختار ثقفی کا امان نامہ ۵۱۸
عمر بن سعد کا قتل ۵۱۸
حفص بن عمر بن سعد کا قتل ۵۱۹
عمر بن سعد کے قتل کی وجہ ۵۱۹
مختار ثقفی کا محمد بن الحنفیہ کے نام خط ۵۱۹
حکم بن طفیل الطائی کی گرفتاری ۵۲۰
حکیم بن طفیل الطائی کی گرفتاری ۵۲۰
حضرت عدیؓ بن حاتم کی سفارش ۵۲۱
حضرت عدیؓ کی ابن کامل سے ناراضگی ۵۲۱
مرۃ بن منقذ کا فرار ۵۲۲
زید بن رقاد کا انجام ۵۲۲
سنان بن انس اور عبداللہ بن عقبہ کا فرار ۵۲۲
عبداللہ بن عروۃ النخعی کا فرار ۵۲۳
عمر بن صبیح کا قتل ۵۲۳
ہیاط بن ابی زرعہ اور عبدالرحمٰن بن عثمان کا قتل ۵۲۴
محمد بن الاشعث کا فرار ۵۲۴
مثنیٰ بن مخربۃ العبدی ۵۲۴
مثنیٰ بن مخربۃ العبدی کا خروج ۵۲۵
ابن حصین اور قیس بن الہیثم کے دستوں کی روانگی ۵۲۵
ابن حصین کی حکمت عملی ۵۲۵
عباد کا مثنیٰ کے رسالہ پر حملہ ۵۲۵
زیاد بن عمر العتکی کا قباع سے احتجاج ۵۲۶
مثنیٰ بن مخربۃ العبدی کی مراجعت ۵۲۶
مختار ثقفی کی مسمع اور زیاد بن عمرو کو دعوت ۵۲۷
مختار ثقفی کا احنف کے نام خط ۵۲۷
شعبی اور احنف بن قیس کی گفتگو ۵۲۷
احنف بن قیس کا خط بنام مختار ثقفی ۵۲۸
ابن مطیع کا بصرہ میں قیام ۵۲۸
مختار ثقفی کی ابن زبیر سے اعانت طلبی ۵۲۸
عمرو بن عبدالرحمٰن کو کوفہ جانے کا حکم ۵۲۹
زائدہ بن قدامہ اور عمرو بن عبدالرحمٰن کی ملاقات ۵۲۹
عمرو بن عبدالرحمٰن کی مراجعت بصرہ ۵۲۹
مختار ثقفی کی مصالحت کی کوشش ۵۳۰
مختار ثقفی کی اعانت کی پیشکش ۵۳۰
شرحبیل بن درس کی روانگی ۵۳۰
عباس بن سہل کی روانگی مدینہ ۵۳۰
شرحبیل بن درس اور عباس بن سہل کی ملاقات ۵۳۱
شرحبیل بن درس کے لئے رسد کی فراہمی ۵۳۲
عباس بن سہل کا ابن وبرہ پر حملہ ۵۳۲
شرحبیل بن درس کا قتل ۵۳۲
مختار ثقفی کا خط بنام محمد بن الحنفیہ ۵۳۲
محمد بن الحنفیہ کا خط بنام مختار ۵۳۳
محمد بن الحنفیہ کا مختار کو زبانی پیغام ۵۳۳
محمد بن الحنفیہ کی اسیری ۵۳۳
محمد بن الحنفیہ کی مختار سے امداد طلبی ۵۳۴
مختار ثقفی کا اہل کوفہ سے خطاب ۵۳۴
مختار ثقفی کے فوجیوں کی دستوں کی روانگی ۵۳۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن الحنفیہ کی رہائی	۵۳۵	بنی تمیم کا انجام	۵۳۸	مختار ثقفی کی ابن الاشتر کو ہدایت	۵۴۱
محمد بن الحنفیہ کی روانگی شعب علی	۵۳۶	زہیر بن ذویب اور ابن خازم	۵۳۹	کرسی کے متعلق ابن الاشتر کا تاثر	۵۴۱
ابن خازم کا محاصرہ بنی تمیم	۵۳۶	زہیر بن ذویب کا قتل	۵۳۹		
زہیر بن ذویب کا عہد	۵۳۶	بنی تمیم کے قتل پر ملال	۵۴۰	کرسی کا واقعہ	۵۴۲
زہیر بن ذویب کی دلیری	۵۳۶	امیر حج ابن زبیرؓ و عمال	۵۴۰	کرسی کے متعلق مختار ثقفی کی تقریر	۵۴۲
ابن خازم کی زہیر کو پیش کش	۵۳۷	ابراہیم بن الاشتر کی شام پر فوج کشی	۵۴۰	کرسی کے متعلق شیعوں کا عقیدہ	۵۴۳
زہیر کا مصعب بن کو مشورہ	۵۳۷			ام ہانی کی کرسی کے لئے خواہش	۵۴۳
بنی تمیم کی اطاعت	۵۳۸	کرسی کا جلوس	۵۴۱	کرسی کا متولی حوشب البرسمی	۵۴۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر معاویہؓ کا دورِ حکومت

از چوہدری محمد اقبال سلیم گاھندی

ابو جعفر ابن جریر طبری کی مشہور و معروف تاریخ تاریخ الامم والملوک کے اردو ترجمہ کی یہ چوتھی جلد پیش خدمت ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس تاریخ سے بھی اسلامی دور کی تاریخیں لکھی گئی ہیں مثلاً بلاذری، یعقوبی، ابن حبیب بغدادی اور علامہ ابن ہشام کا زمانہ ظاہر ہے کہ ان سے پہلے تھا لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس سے پہلے کی تاریخیں عمومی تاریخ اسلام نہیں ہیں۔ اس لئے ابن جریر کی اس تاریخ کو وہ ارفع مقام حاصل ہے جہاں اس کا کوئی مثیل نہیں۔

یہ چوتھی جلد جس زمانے کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے یہ اسلامی تاریخ کا اہم ترین دور ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ جن کے ہاتھ پر ۴۱ھ میں حضرت امام حسن علیہ السلام نے بیعت کر کے امت کی ایک خطرناک لڑائی کا خاتمہ کیا تھا۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کے اس دانشمندانہ اقدام نے امت کو تباہی سے بچا کر زمام اختیار ایسے مدبر اور ماہر سیاست کے ہاتھ میں دے دی جو نہ صرف اپنے وقت میں بے مثال صلاحیتوں کا مالک تھا بلکہ زمانہ مابعد میں بھی اس کا کوئی جواب پیدا نہ ہو سکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جن بزرگوں کو براہ راست تربیت حاصل ہوئی تھی ان میں سے آخری صاحب اقتدار صحابی حضرت امیر معاویہؓ تھے، وہ حضرت امیر معاویہؓ جو ام المومنین ام حبیبہؓ کے حقیقی بھائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی، حضرت ابو سفیان کے فرزند ارجمند، اور عثمان غنیؓ کے قریبی رشتہ دار، حضرت عمرؓ کے سب سے زیادہ قابل اعتماد جنرل اور گورنر، سیاست و تدبر میں بے مثال، میدان جنگ کے بہترین سپاہی، اپنے زمانہ میں سب سے بہتر تمدن آفرین دماغ رکھنے والے بزرگ تھے۔

کسی قوم کا ابتدائی دور وسعت پذیری اور کشور کشائی کا دور ہوتا ہے اور دوسرا دور تمدن آفرینی اور تہذیب کا دور ہوتا ہے، امیر معاویہؓ کا زمانہ پہلے دور کا انتہائی کمال کا زمانہ ہے جب کہ مسلمان فاتحین ۴۴ھ میں کابل اور افغانستان کو فتح کر کے درہ خیبر تک پہنچ گئے تھے۔ بلوچستان کا اکثر حصہ ان کے زیر نگیں تھا، افریقہ میں قیروان فتح ہوا تونس کی فتح کی تکمیل ہوئی، سوڈان فتح ہوا مسلمانوں کا پہلا بحری بیڑہ اور بحری فوج تیار ہوئی اس بحری بیڑے نے فکناسا سے چل کر قبرص پر قبضہ کر لیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ پہلا بحری بیڑہ حضرت امیر معاویہؓ نے بنایا تھا، دوسری طرف تمدن آفرینی دیکھئے خط دیوانی انھیں کی ایجاد ہے، مرکزی سکریٹریٹ کی تنظیم انہی نے کی، آب پاشی کی نہریں انہی نے کھدوائیں ڈاکخانے انہی نے قائم کئے، سب سے پہلا رہائشی ہسپتال انہی نے بنایا، ایک متمدن قوم کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے ان سب کی تکمیل کی۔

تاریخ کا یہ حصہ اسی دور کے حالات پر مشتمل ہے، ۶۰ھ میں حضرت امیر معاویہؓ کے انتقال کے سات ماہ بعد تاریخ اسلام کا سب سے زیادہ مشہور اور دردناک حادثہ، حادثۂ کربلا پیش آیا۔ یہ واقعہ پیش نہ آیا ہوتا تو بڑا اچھا ہوتا، لیکن تاریخ کا دھارا کبھی کبھی انسانی ہاتھوں سے باہر نکل جاتا ہے، یہودیوں کی وہ سازش جو آج بھی فلسطین میں بیٹھ کر سارے ہی مسلمانوں کا خون بہا دینا چاہتی ہے وہ اس وقت بھی غافل نہ تھی اس کے بعد اس آگ کو وہ اتنی ہوا دیتے رہے کہ خاندانِ نبوت کے چشم و چراغ حضرت امام حسین علیہ السلام کے مقدس خون سے بھی یہ آگ نہ بجھ سکی۔

عام طور پر لوگوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہؓ کی مخالفتوں کے جو قصے مشہور ہیں ان کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں اس کا صحیح اندازہ کرنے کے لئے ہم کو یہ بات فراموش نہیں کر دینی چاہئے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھائی حضرت عقیل بن ابی طالب امیر معاویہؓ کے مصاحب تھے اور امیر معاویہؓ کے بھائی زیاد بن ابی سفیان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے فارس کے گورنر مقرر تھے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو زیاد بن ابی سفیان پر پورا اعتماد تھا، اور امیر معاویہؓ کو عقیل بن ابی طالب سے دربار برابر بھلا کہہ سکتے تھے اور ہمیشہ امیر معاویہ کی طرف سے مورد الطاف رہے۔

نفیس اکیڈمی اپنی ہمت و ذرائع کے پیش نظر تیزی سے تاریخ طبری کا مکمل سیٹ شائع کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مگر ایک مجبوری درپیش یہ ہے کہ مترجمین نے ۱۴۱ھ سے لے کر ۱۳۲ھ تک کے واقعات جو عربی کے سات سو صفحات پر مشتمل ہیں ان کا اردو ترجمہ ہی نہیں کیا۔ تاریخ طبری حصہ سوم (خلافت راشدہ حصہ دوم) کا ترجمہ جلد از جلد ہونے پر بھی چھ ماہ کی مدت ضرور لگے گی، اگر حصہ سوم کے انتظار میں بقیہ حصوں کی اشاعت روک دی جاتی ہے تو ناظرین کو بڑا سوہان ہوتا۔ اس لئے تیسرے حصہ کا انتظار کئے بغیر کتاب شائع ہوتی رہے گی اور جیسے ہی تیسرے حصے کا ترجمہ ہو جائے گا سب سے پہلے اس کی اشاعت عمل میں آئے گی۔ انشاء اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱

www.KitaboSunnat.com

امیر معاویہؓ بن ابی سفیان

بیعت امام حسنؓ ۴۰ھ میں حسن بن علی علیہ السلام سے خلافت کی بیعت ہوئی، سب سے پہلے قیس بن سعد نے یہ کہہ کر بیعت کی کہ اپنا ہاتھ بڑھائیے، میں آپ سے خدائے عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت اور مفسدوں سے جنگ کرنے پر بیعت کرتا ہوں، حسنؓ نے کہا کہ خدا کی کتاب اور نبی (صلعم) کی سنت پر کہ یہی سب شرطوں پر شامل ہے۔ قیس نے بیعت کر لی اور کچھ نہ کہا پھر اور لوگوں نے بیعت کی۔

قیس بن سعد کی معزولی علی علیہ السلام نے مقدمۂ لشکر اہل عراق پر جو آذربائیجان و اصفہان سے تعلق رکھتا تھا اور اس خاص لشکر پر جو عرب نے ترتیب دیا تھا اور شمار میں چالیس ہزار تھے جنھوں نے علی علیہ السلام سے مرنے پر بیعت کی تھی قیس بن سعد کو رئیس مقرر کیا تھا اور قیس اس مہم کو ٹالتے رہے[1]

---

[1] مترجم صاحب نے لکھا ہے "اور قیس اس مہم کو ٹالتے رہے" اس مقام پر طبری کے الفاظ ولم یزل قیس یدا دی ذالک العث" اگر فی الواقع حضرت قیس بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ اس مہم کو ٹالنا چاہتے کو حضرت امام حسنؓ اپنی رائے کو جو صلح کر لینے کی تھی ان سے پوشیدہ نہ رکھتے لغت میں درء کے معنی دور کرنا، دفع کرنا آئے ہیں اور اسی معنی کو مترجم صاحب نے لیا ہے اور نیز درء اور درے آگاہ کرنا۔ بایکدگیر نرمی (مداراۃ) کرنے کے معنی میں بھی مستعمل ہوا ہے اور بعث کے معنی بھیجنے کے بھی ہیں اور لشکر کے بھی ہیں اس قصے کے متعلق جو واقعات آئندہ بیان ہوئے ہیں۔ بلحاظ اس کے یہاں صحیح معنی یہ معلوم ہوتے ہیں کہ قیس اہل لشکر کے ساتھ مداراۃ اور ان کو چلنے پر آمادہ کر رہے تھے۔ ناظر مذہبی۔

۱؎ حضرت قیس موقع و دولت کے منتظر تھے اور خود حضرت امیر زندہ تھے۔ (مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی اثناء میں علیؓ کا قتل واقع ہوا اور اہل عراق نے حسنؓ بن علیؓ کو خلیفہ مقرر کیا حسنؓ جنگ کرنا مناسب نہ سمجھتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ جو کچھ ممکن ہو سکے اپنی ذات کے لئے معاویہؓ سے لے کر جماعت میں شامل ہو جائیں وہ سمجھتے تھے کہ قیس بن سعد میری رائے سے اتفاق نہ کریں گے اس لئے ان کو معزول کر کے عبداللہ بن عباسؓ کو امیر لشکر مقرر کیا ابن عباسؓ کو جب یہ معلوم ہوا کہ حسنؓ اچھا بھلا چاہتے ہیں تو انھوں نے خط لکھ کر معاویہؓ سے امان طلب کی اور جس قدر مال ان کے پاس تھا وہ اپنی ذات کے لئے مشروط کرنا چاہا اور معاویہؓ نے اس شرط کو منظور کر لیا۔

اہل عراق کی بدعہدی یہ بھی روایت ہے کہ بیعت خلافت کے بعد حسنؓ لوگوں کو ساتھ لئے ہوئے مدائن میں آ کر ٹھہرے اور اپنے مقدمۃ لشکر پر بارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ قیس بن سعد کو روانہ کیا معاویہؓ نے اہل شام کے ساتھ مقام مسکن میں منزل کی حسنؓ ابھی مدائن میں تھے کہ کسی نے لشکر میں پکار کر کہا کہ قیس بن سعد مارے گئے اب بھاگو (سنتے ہی) لوگ بھاگ کھڑے ہوئے حسنؓ کے خیمہ کو لوٹ لیا یہاں تک کہ جس فرش پر وہ بیٹھے ہوئے تھے اسے بھی گھسیٹ لیا حسنؓ وہاں

لہ تاریخ طبری جو لیڈن میں طبع ہوئی اس میں ۳۸ھ کے واقعات اس وقت تک کے بیان ہوئے ہیں جبکہ جنگ جمل کے بعد تمام اہل بصرہ نے حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی پھر دوسرے جزو میں ۳۹ھ کے ان واقعات سے آغاز ہوا ہے جبکہ تمام اہل کوفہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی درمیان کے چار سالوں کے واقعات متروک ہیں

علامہ ابن اثیر جزری نے اپنی تاریخ کامل میں ۴۰ھ کے واقعات میں ایک عنوان اس مضمون کا قائم کیا ہے "ذکر فراق ابن عباس البصرۃ" اور اس میں لکھا ہے "اسی سال عبداللہ بن عباسؓ بصرہ سے نکل گئے اور مکہ میں داخل ہو گئے اکثر اہل سیر نے اسی بات کو اختیار کیا ہے لیکن بعضوں نے کہا ہے کہ وہ حضرت علیؓ کی طرف سے حضرت علیؓ کی شہادت تک بصرہ کے حاکم رہے اور امام حسن رضی اللہ عنہ نے جو صلح حضرت معاویہؓ سے کی اس میں وہ موجود تھے اور اس کے بعد مکہ کو چلے گئے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی صلح میں موجود تھے وہ عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔

اس مقام پر عبداللہ بن عباسؓ جو لکھا گیا ہے ممکن ہے کہ طبری کے پاس یہی بات صحیح ہو اور ممکن ہے کہ طبری کے اس مطبوعہ نسخہ میں بجائے عبید اللہ کے عبداللہ غلط چھپ گیا ہو۔ ناظر زید ہی۔

ع ابن اثیر نے بھی اس موقع پر عبید اللہ ہی کا نام لکھا ہے اور اس کے بعد کے واقعات جو طبری نے لکھے ہیں اس سے بھی عبید اللہ کا کوفہ میں ہونا ظاہر ہے۔ (مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نکل کھڑے ہوئے اور مدائن کے مقصورہ بیضا میں جا کر اترے۔ انھیں دنوں میں سعد بن مسعود جو کہ مختار بن ابی عبیدہ کے چچا تھے مدائن کے حاکم تھے، مختار نے ان سے کہا اور ابھی یہ ایک نوجوان لڑکا تھا کہ اگر تم کو مال و عزت کی خواہش ہو تو حسنؓ کو باندھ لو اور معاویہؓ سے اس کے صلہ میں امان مانگ لو سعد نے جواب دیا خدا تجھ پر لعنت کرے میں رسول اللہ کے نواسے پر حملہ کروں اور ان کو باندھ لوں کیا بد شخص ہے تو۔ حسنؓ نے جب دیکھا کہ ان کے کام میں تفرقہ پڑ گیا تو معاویہؓ کے پاس صلح کا پیام بھیجا معاویہؓ نے عبداللہ ابن عامر و عبدالرحمٰن بن سمرہ کو ان کے پاس روانہ کیا۔ دونوں شخص مدائن میں حسنؓ کے پاس آئے اور جو کچھ وہ چاہتے تھے سب منظور کر لیا اور اس بات پر صلح کر لی کہ کوفہ کے بیت المال سے پچاس لاکھ علاوہ اور چیزوں کے جو حسنؓ لینا چاہتے ہیں لے لیں۔ پھر اہل عراق کے مجمع میں حسنؓ نے کھڑے ہو کر تقریر کی کہا کہ اے اہل عراق میں نے تم لوگوں سے جو اپنی جان چھڑائی اس کے تین سبب ہیں، میرے باپ کو تم نے قتل کیا، مجھ پر تم نے برچھی کا وار کیا اور میرے مال کو تم نے لوٹ لیا۔ حسین اور عبداللہ بن جعفر سے حسنؓ نے ذکر کیا کہ میں معاویہؓ کو صلح کے لئے لکھ چکا اور امان مانگ لی یہ سن کر حسین نے کہا کہ میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ معاویہؓ کی بات کی آپ تصدیق اور علیؓ کی بات کی تکذیب نہ کریں۔ حسنؓ نے جواب خاموش، میں اس باب میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔

قیس بن سعد کی معزولی جب صلح ہو گئی تو حسنؓ نے قیس بن سعد کو لکھ کر بھیجا کہ معاویہؓ کی اطاعت کریں اور قیس اس وقت مقدمۂ فوج میں بارہ ہزار پر رئیس تھے، قیس نے لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر یہ تقریر کی "ایہا الناس یا تو امام ضلالت کی اطاعت اختیار کرو یا بغیر اس کے کہ امام تمھارے سر پر ہو جنگ کرو۔ سب نے کہا ہم کو امام ضلالت کی اطاعت منظور ہے اور معاویہؓ سے انھوں نے بیعت کر لی۔ قیس ان لوگوں سے علیحدہ ہو گئے، معاویہ کے ساتھ صلح کی شرطیں یہ تھیں، کہ حسنؓ کے بیت المال میں جو کچھ ہے وہ سب ان کو مل جائے اور علاقۂ داراب جرد کا خراج ان کو ملا کرے اور ان کے سامنے کوئی علیؓ کو سب و شتم نہ کرے۔ غرض کوفہ کے بیت المال میں جو پچاس لاکھ تھے وہ حسنؓ نے لے لئے۔

مغیرہ بن شعبہ کی جعلی تحریر جس سال علیؓ قتل ہوئے ہیں حج کے ایام جب آئے تو مغیرہ بن شعبہ نے معاویہؓ کے نام سے ایک جعلی تحریر بنا کر لوگوں کے ساتھ ۴۱ھ کا حج کیا۔ مغیرہ نے اس خوف سے کہ کہیں یہ حال نہ کھل جائے ترویہ کے دن عرفہ کیا۔ عرفہ کے دن تحریر کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ کہتے ہیں کہ مغیرہ کو خبر مل گئی تھی کہ عتبہ بن ابو سفیان والی حج مقرر ہو کر دوسری صبح کو آنے والے ہیں اس سبب سے حج کے پورا کرنے میں مغیرہ نے تعجیل کی۔

اسی سال مقام ایلیا میں بھی معاویہؓ کے لئے بیعت خلافت لی گئی اس سے پیشتر معاویہؓ کو شام میں امیر کہتے تھے اور علیؓ کو عراق میں امیر المومنین، جب علیؓ قتل ہو گئے تو معاویہؓ کو امیر المومنین کہنے لگے۔

سنہ ۴۱ھ کے واقعات

۱ **امام حسنؓ کی دست برداری** اسی سال حسنؓ بن علیؓ نے حکومت معاویہؓ کے حوالے کر دی اور معاویہؓ نے کوفہ میں داخل ہو کر اہل کوفہ سے خلافت کی بیعت لی۔

اہل عراق نے جب حسنؓ بن علیؓ سے خلافت کی بیعت کی تو حسنؓ نے ان سے یہ شرط کی کہ تم لوگ میری بات کو سننا میری اطاعت کرنا، میں جس سے صلح کروں اس سے صلح کرنا، میں جس سے جنگ کروں اس سے جنگ کرنا، اس شرط سے عراق والوں کے دلوں میں شک آ گیا۔ انھوں نے کہا، یہ شخص ہمارے کام کا نہیں ان کا ارادہ جنگ کرنے ہی کا نہیں ہے غرض حسنؓ کی بیعت کو تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ ان پر برچھی کا وار کیا گیا جو اوچھا پڑا۔ اب ان لوگوں کی طرف سے ان کے دل میں بغض و دہشت زیادہ ہو گئی، انھوں نے معاویہؓ سے خط و کتابت کی اور اپنے شرائط لکھ کر بھیجے۔ کہ اگر تم انھیں منظور کر لو تو میں اطاعت کروں گا اور تم پر اس عہد کا وفا کرنا لازم ہوگا۔ یہ خط حسنؓ کا معاویہؓ کو کب پہنچا جبکہ خود معاویہ نے ایک سادہ کاغذ پر اپنی مہر کے پہلے ہی حسنؓ کو لکھ بھیجا تھا کہ اس کاغذ پر جو جو شرطیں تمہارا جی چاہے لکھ لو مجھے سب منظور ہیں۔ حسنؓ کو جب یہ مہری کاغذ پہنچا تو انھوں نے اس سے پہلے معاویہؓ کو جو شرطیں لکھی تھیں اس سے بھی چند در چند زیادہ شرائط اس کاغذ پر لکھے اور اپنے پاس اسی معاہدہ کو رکھ چھوڑا۔ ادھر معاویہؓ نے حسنؓ کے پہلے شرائط کو رکھ لیا۔ جب حسنؓ و معاویہؓ میں ملاقات ہوئی تو حسنؓ نے معاویہؓ سے انھیں شرائط کے پورا کرنے کا سوال کیا جو معاویہؓ کے مہری کاغذ پر لکھے ہوئے تھے معاویہؓ نے اس کے منظور کرنے سے انکار کر دیا اور کہا تم نے جو پہلے شرائط کئے تھے جب تمہارا خط پہنچا میں نے اسے اسی وقت منظور کر لیا تھا۔ حسنؓ نے جواب دیا کہ تمہارا خط جب مجھے پہنچا میں نے اس پر شرائط کئے ہیں جن کا تم نے عہد کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض اس باب میں دونوں میں اختلاف ہوگیا تو پھر معاویہؓ نے حسنؓ کی کسی شرط کو بھی پورا نہ کیا۔

امام حسنؓ کی کوفہ میں تقریر کوفہ میں مجمع ہوا تو عمرو بن عاص نے معاویہؓ سے کہا کہ حسنؓ سے کہو کہ اٹھیں تقریر کریں، معاویہؓ کو یہ بات گوارا نہ ہوئی۔ پوچھا آخر تم کیا چاہتے ہو کہ وہ تقریر کریں عمرو نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ تقریر میں عاجز ہیں اس باب میں عمرو نے ایسا اصرار کیا کہ آخر معاویہؓ کو ماننا پڑا، معاویہؓ نے مجلس میں آکر تقریر کی پھر ایک شخص کو حکم دیا اس نے حسنؓ کو پکار کر کہا اٹھیے اس مسجد میں تقریر کیجئے انھوں نے فوراً بلا تامل تشہد پڑھا اس کے بعد کہا ایہا الناس خدا نے ہم میں سے پہلے شخص کے ذریعہ سے تمہاری ہدایت کی اور ہم میں سے آخر شخص کے ذریعہ سے تم کو کشت وخون سے بچا لیا۔ اور سنو اس حکومت کی ایک مدت و میعاد ہے اور دنیا دست بدست پھرا کرتی ہے اور حق تعالیٰ اپنے نبی سے فرما چکا ہے وان ادری لعلہ فتنۃ لکم ومتاع الی حین" کیا معلوم کہ وہ تمہاری آزمائش ہو اور چند دن کی آسائش" اتنا ہی کہا تھا کہ معاویہؓ نے کہا بیٹھ جائیے اور عمرو پر معاویہؓ کو غصہ ہی رہا کہ تمہاری رائے پر چلنے کا یہ انجام ہوا۔ اس کے بعد حسنؓ مدینہ چلے گئے کوفہ میں معاویہؓ کا داخلہ ربیع الاول یا جمادی الاولیٰ ۴۱ھ کی چھبیسویں تاریخ کو ہوا۔

اسی سال معاویہؓ اور قیس بن سعد میں صلح ہوگئی پہلے ان کو معاویہؓ کی بیعت سے انکار تھا۔

عبداللہ بن عباسؓ کی اطاعت عبداللہ بن عباسؓ کو حسنؓ کا یہ ارادہ جب معلوم ہوا کہ وہ اپنے نفس کے لئے معاویہؓ سے امان کے طالب ہیں تو انھوں نے اپنے نفس کے لئے امان مانگنے کو اور اس شرط کے قبول کرنے کو کہ ان کے پاس جو مال آگیا ہے وہ انھیں کو مل جائے معاویہؓ کو لکھا معاویہؓ نے ان کی شرط کو منظور کر لیا اور ابن عامر کو بڑے لشکر کے ساتھ ان کے پاس روانہ کیا ابن عباسؓ راتوں رات اس لشکر میں جا پہنچے اور وہیں منزل کی یہاں جس لشکر کے وہ سردار تھے اور قیس بن سعد بھی جس میں تھے اس لشکر کو بے سردار کے چھوڑ دیا۔ حسنؓ نے اپنے نفس کے لئے شرائط کر کے معاویہؓ سے بیعت کر لی اس خاص لشکر کے لوگوں نے قیس بن سعد کو اپنا رئیس بنا لیا اور اہل لشکر رئیس لشکر میں یہ عہد و پیمان ہوگیا کہ جب تک سیعۃ علیؓ اور ان کے متبعین کی جان و مال کے لئے جو ان کے ہاتھ آگیا ہے شرط نہ کر لیں گے معاویہؓ سے لڑتے رہیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیس بن سعد کی مصالحت معاویہ نے عبد عبداللہ ابن عباس اور حسنؓ کے کام سے اب اس شخص کے ساتھ چال کرنے کی مہلت پائی جس کا یہ رعب دل میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس سے بڑھ کر کوئی ذد فنون نہ ہوگا۔ اور چالیس ہزار کے لشکر کا سردار بھی ہے۔ معاویہ و عمرو و اہل شام سب ان کے مقابل فرد کش ہوئے اور معاویہ نے قیس بن سعد کے پاس ایلچی روانہ کیا کہ ان کو خوف خدا دلائے اور پوچھے کہ کس کے حکم سے تم لڑتے ہو جس کے تابع حکم تم تھے اس نے تو مجھ سے بیعت کر لی قیس نے معاویہ سے دب جانا گوارا نہ کیا۔ یہاں تک کہ معاویہ نے ایک کاغذ پر مہر کر کے بھیج دیا اور کہا کہ جو کچھ تمہارا جی چاہے اس کاغذ پر لکھ لو مجھے سب منظور ہے۔ عمرو نے کہا یہی کہ قیس کے ساتھ یہ رعایت نہ کرنا چاہیئے۔ لڑنا ہی چاہیئے۔ معاویہ نے کہا ہوش کی خبر لو اتنے لوگوں کو ہم ہرگز قتل نہیں کر سکتے جب تک کہ اتنے ہی اہل شام ان کے ہاتھوں سے نہ مارے جائیں جن کے بعد زندگی بے لطف ہے قسم بخدا جب تک کچھ بھی چارہ کار ممکن ہے میں قیس سے کبھی نہ لڑوں گا۔ معاویہ نے وہ سہری کاغذ جب بھیجا تو قیس نے اپنے لئے اور شیعہ علیؓ کے لئے جو کچھ ان کے ہاتھوں سے قتل کا وقوع ہوا ہے یا جو مال ان کے ہاتھ لگا ہے ان میں امان طلب کی اور اس عہد نامہ میں معاویہ سے مال کی مطلق خواہش نہ کی اور معاویہ نے جو کچھ ان کی خواہش تھی سب منظور کی اور ان کے ساتھ کے لوگ معاویہ کے حلقہ اطاعت میں شامل ہو گئے اس فتنہ و آشوب کے زمانہ میں پانچ شخص بڑے پرفن مشہور تھے۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ عرب کے بڑے ذد فنون معاویہ بن ابو سفیان و عمرو عاص و مغیرہ بن شعبہ و قیس بن سعد ہیں اور مہاجرین میں عبداللہ بن بدیل خزاعی ہیں۔ ان میں سے قیس و ابن بدیل علیؓ کے ساتھ تھے اور مغیرہ و عمرو معاویہ کی طرف تھے ہاں مغیرہ نے پہلے سب سے علیحدگی اختیار کر کے طائف میں اس وقت تک قیام کیا جبکہ حکمین مقرر کئے گئے اور پھر سب لوگ مقام اذرح میں جمع ہوئے یہ بھی روایت ہے کہ حسنؓ اور معاویہؓ میں اسی سال ماہ ربیع الآخر میں صلح تکمیل کو پہنچی اور اسی سال غرہ جمادی الاولیٰ میں معاویہ کا داخلہ کوفہ میں ہوا اور واقدی کا قول ہے کہ ربیع الآخر میں معاویہ کا داخلہ ہوا۔

امام حسن کی روانگی کوفہ صلح کے بعد مقام مسکن سے حسنؓ و حسینؓ و عبداللہ بن جعفر اپنے حشم و خدم و ساز و سامان کے ساتھ کوفہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب حسنؓ وہاں پہنچے اور اب رخم بھی ان کا اچھا ہو گیا تھا تو مسجد کوفہ میں آئے اور اہل کوفہ نے اپنے ہمسایہ اپنے مہمان اپنے نبی کے اہل بیت کے بارے میں جس سے خدا نے نجاست کو دور کر دیا اور طیب و طاہر کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوف خدا کرنا چاہیئے۔ یہ سن کے لوگوں نے رونا شروع کر دیا۔ اس کے بعد مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور اہل بصرہ حسنؓ کو خراج وآداب جرو سے مانع ہوئے اور کہا کہ یہ ہمارا حق ہے۔ جب مدینہ کی طرف چلے تو قادسیہ کے لوگوں نے انہیں عرب کے ذلیل کرنے والے کہہ کر پکارا۔

خوارج اور اہل کوفہ کی لڑائی

حسنؓ ابھی کوفہ سے روانہ نہیں ہوئے تھے کہ معاویہؓ کا گزر مقام نخیلہ میں ہوا پانچسو حروریہ جو (علیؓ) سے علیحدہ ہو کر شہر روز میں مع فروہ بن نوفل اشجعی ٹھہرے ہوئے تھے ان سب نے کہا اب اس شخص سے ہمیں سابقہ پڑا ہے جس کے باب میں ہمیں کچھ شک بھی نہیں ہے چلو معاویہؓ سے جہاد کرو۔ وہ سب کے سب بڑھے اور فروہ بن نوفل ان کا رئیس تھا اور کوفہ میں داخل ہو گئے، معاویہ نے ان کے مقابلہ کے لئے اہل شام کے سواروں میں سے ایک دستہ روانہ کیا۔ انھوں نے شام کے سواروں کو منتشر کر دیا۔ اب معاویہ نے اہل کوفہ سے کہا کہ قسم بخدا جب تک اپنے یہاں کی اس آفت کو دور نہ کرو گے تمہارے لئے میرے پاس امان نہیں ہے یہ سن کر اہل کوفہ نکلے اور خوارج سے جنگ کرنے لگے خوارج نے ان سے کہا والے ہو تم پر ہم سے تم کو کیا کام ہے۔ معاویہؓ ہمارا تمہارا دونوں کا دشمن ہے ہمیں اس سے لڑ لینے دو اگر ہم اس پر ظفرمند ہوئے تو ایک دشمن کے ہاتھ سے ہم نے تم کو بچا لیا اگر وہ ہم پر ظفرمند ہوا تو ہماری زحمت سے تم بچے۔ یہ سن کر اہل کوفہ نے کہا نہیں نہیں واللہ ہم تم سے لڑیں گے۔ وہ کہنے لگے خدا ہمارے نہروان والے بھائیوں پر رحمت نازل کرے تم کو کو اے اہل کوفہ وہی خوب پہچانتے تھے اور فروہ بن نوفل جو قوم کا سردار تھا لڑائی میں مارا گیا تھا۔ اب ان لوگوں نے اپنا رئیس عبداللہ بن ابی الحوساء کلابی کو مقرر کر کے قتال کیا اور مارے گئے۔

امارت مصر پر مغیرہ بن شعبہ کا تقرر

معاویہؓ نے عبداللہ بن عمرو عاص کو حاکم مقرر کیا تھا کہ مغیرہ بن شعبہ نے آ کر کہا کہ تم نے عبداللہ بن عمرو کو کوفہ میں اور عمرو کو مصر میں حاکم مقرر کیا ہے اب تم خود شیر کے ان دونوں جبڑوں کے درمیان آ گئے معاویہؓ نے عبداللہ کو معزول کر دیا اور مغیرہ بن شعبہ کو حاکم کوفہ مقرر کیا مغیرہ نے معاویہ سے جو باتیں کی تھیں عمرو عاص کو معلوم ہو گئیں۔ عمرو نے معاویہؓ سے آ کر پوچھا کیا تم نے مغیرہ کو خراج پر مقرر کیا ہے کہا ہاں پوچھا کیا خراج پر بھی اس کو مقرر کیا ہے کہا ہاں عمرو نے کہا مغیرہ کو خراج پر مقرر کیا ہے وہ مال مارے گا اور پھر تم اس سے لے بھی نہ سکو گے خراج پر کسی ایسے کو مقرر کر دو جس کو تمہارا خوف ہو، جس کے دل میں تمہاری ہیبت ہو جو تم سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرتا ہو۔ معاویہ نے یہ سن کر مغیرہ کو خراج سے معزول کر کے نماز پر مقرر کر دیا۔ مغیرہ نے عمرو سے ملاقات کی تو عمرو نے پوچھا، کیا تمہیں نے عبداللہ کے بارے میں امیر المومنین کو مشورہ دیا تھا جواب دیا کہ ہاں۔ کہا کہ یہ اسی کا بدلہ ہے۔ مجھے جو روایت پہنچی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ بن عمرو عاص نہ کوفہ کی طرف گئے نہ وہاں سے آئے۔

بنی زیاد کی رہائی حسنؓ بن علیؓ نے اوائل ۴۱ھ میں معاویہؓ سے جب صلح کی تو حمران بن آبان نے بصرہ پر حملہ کیا اور قابض و متصرف ہو گیا معاویہؓ نے چاہا کہ بنی قین میں سے کوئی شخص وہاں بھیجا جائے۔ ابن عباسؓ نے منع کیا کسی اور کو بھیجنا چاہئے۔ معاویہؓ نے بسر بن ابی ارطاۃ کو روانہ کیا راوی کا خیال ہے کہ قتل بنی زیاد کا اسے حکم دیا تھا۔ مسلمہ نے مجھ سے بیان کیا کہ بسر نے زیاد کے بعض لڑکوں کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا تھا اس زمانہ میں زیاد ملک فارس میں تھا کردوں نے یہاں خروج کیا تھا اور علیؓ نے زیاد کو اس مہم پر روانہ کیا تھا زیاد فتح مند ہوا تھا اور اصطخر میں مقیم تھا۔ ابو بکرہ معاویہ کے پاس کوفہ جانے کے لئے سوار ہوئے اور بسر سے مہلت مانگی اس نے ایک ہفتہ کی مہلت آمد و رفت کے لئے منظور کی یہ ایک ہفتہ تک سفر میں رہے دو جانور ان کی سواری میں مر گئے غرض معاویہؓ سے اس باب میں کہا سنا اور معاویہ نے ان لڑکوں کی جاں بخشی کی بعض علماء نے مجھ سے بیان کیا کہ ساتویں دن کا آفتاب طلوع کر چکا تھا بسر نے زیاد کے لڑکوں کو بلوا لیا تھا اور اس بات کا منتظر تھا کہ آفتاب غروب ہو جائے تو ان کو قتل کر ڈالے۔ لوگوں کا ایک ہجوم تھا۔ سب کی آنکھیں ابو بکرہ کے انتظار میں تھیں کہ دور سے دیکھا ابو بکرہ کسی اونٹ یا گھوڑے پر سوار اسے دوڑاتے چلے آ رہے ہیں اور جانور چلتا نہیں، آخر اتر پڑے اپنے کپڑے سے اشارہ کیا اور تکبیر کہی اسے سن کر لوگوں نے بھی تکبیر کا شور بلند کیا۔ غرض پیادہ ہو کر بسر کے پاس ان لڑکوں کے قتل ہونے سے پہلے پہنچ گئے معاویہؓ کا خط اسے دیا بسر نے سب کو رہا کر دیا۔

ابو بکرہ کی حق گوئی بسر نے بصرہ نے منبر پر خطبہ پڑھا اور علیؓ کو سب و شتم کر کے کہنے لگا کہ میں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں تم میں سے جو شخص مجھے سچا سمجھتا ہے وہ میری تصدیق کرے اگر جھوٹا سمجھتا ہے تو تکذیب کرے۔ ابو بکرہ نے کہا ہم لوگ تجھے جھوٹا ہی سمجھتے ہیں۔ بسر نے حکم دیا اور ان کے گلے میں پھانسی پڑ گئی یہ دیکھ کر ابو لولوۂ ضبی اٹھ کھڑا ہوا ابو بکرہ سے لپٹ گیا اور انہیں بچا لیا۔ ابو بکرہ نے اس کے صلہ میں سو جریب زمین اسے عطا کر دی۔ ابو بکرہ سے یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھا گیا۔ اس حرکت سے تمہارا کیا مطلب تھا۔ انھوں نے کہا خدا کی قسم دے کر ہم سے وہ پوچھے اور ہم سچی بات نہ کہیں۔ بسر چھ مہینے بصرہ میں رہ کر چلا گیا یہ نہ معلوم ہوا کہ فوج کس کے حوالے کر گیا۔

امیر معاویہؓ کا زیاد سے مطالبہ زر معاویہؓ نے زیاد کو لکھا کہ ایک ولایت کا تو حاکم ہے تیرے ہاتھ میں جو مال ہے وہ مال اللہ میں سے ہے اسے ادا کر زیاد نے جواب دیا میرے پاس کچھ مال نہیں رہا جس موقع میں مناسب سمجھا میں نے صرف کر ڈالا اور اس میں سے کچھ لوگوں کے پاس امانت رکھ دیا کہ وقت پر کام آئے اور جو کچھ بچا وہ امیر المومنین کو بھیج دیا۔ معاویہؓ نے لکھا میرے پاس آ ہم دیکھیں تیرے کیا کیا اختیارات تھے اور تو نے کیا کیا کام کئے اگر حساب درست نکلا تو یہی مقصود ہے ورنہ تو اپنے ٹھکانے چلا جانا۔ زیاد معاویہ کے پاس نہ آیا تو بسر نے اس کے لڑکوں عبدالرحمن و عبیداللہ و عباد کو یہی سب میں بڑے تھے گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا اور زیاد کو لکھ بھیجا کہ امیر المومنین کے پاس چلا آ ورنہ میں تیرے لڑکوں کو قتل کر ڈالوں گا۔ زیاد نے جواب دیا کہ میں اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں ہٹوں گا جب تک کہ خدا میرے اور تیرے امیر کے درمیان انصاف کرے۔ میرے لڑکے جو تیرے قبضہ میں ہیں ان کو قتل کرے گا تو خدا کو منہ دکھانا ہے اور ہمارے تمہارے درمیان بازپرس اور روز حساب ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اور جو لوگ ظلم کرتے ہیں ان کو معلوم ہو جائے گا کہ کس انقلاب میں مبتلا ہونے والے ہیں اب بسر نے ان کے قتل کا ارادہ کر لیا ابوبکرہ نے اس سے آ کے کہا میرے اور میرے بھائی کے لڑکوں کو تو نے بے گناہ پکڑ لیا۔ حسنؓ نے تو معاویہؓ سے اس شرط پر صلح کی ہے کہ اصحاب علیؓ جہاں جہاں ہیں ان کے لئے امان ہے تجھے ان لڑکوں پر اور ان کے باپ پر ہاتھ ڈالنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ بسر نے کہا تیرے بھائی کے ذمے مال ہے کھا گیا دیتا نہیں۔ کہا اس کے ذمہ کچھ بھی نہیں ہے خیر میرے بھتیجوں کو اتنی مہلت دے کہ معاویہ کا رقعہ ان کی رہائی کے لئے لے آؤں بسر نے کچھ دنوں کی مہلت دے کر کہا کہ اگر معاویہؓ کا رقعہ انکی رہائی کے لئے تم نہ لائے تو میں انھیں قتل کر ڈالوں گا۔ یا یہ ہو کہ زیاد امیر المومنین کے پاس چلا آئے۔

آل زیاد کو امان ابوبکرہ معاویہؓ کے پاس کوفہ میں جب پہنچے ہیں تو معاویہ نے پوچھا کیوں ابوبکرہ ملاقات کو آئے ہو یا مجھ سے کچھ کام ہے ابوبکرہ نے کہا جھوٹ کیوں کہوں میں تو کام سے آیا ہوں معاویہؓ نے کہا اے ابوبکرہ تم کامیاب ہو گئے ہم تمہاری بزرگی کو مانتے ہیں تم اس کے اہل ہو۔ کیا کام ہے تمہارا۔ ابوبکرہ نے کہا میرے بھائی زیاد کو امان دو اور بسر کے نام ایک رقعہ لکھ دو کہ اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکوں کو رہا کر دے اور ان سے تعرض نہ کرے، معاویہؓ نے کہا زیاد کے لڑکوں کے لئے جیسا تم چاہتے ہو میں لکھے دیتا ہوں لیکن زیاد کے پاس مسلمانوں کا مال ہے اسے ادا کر دے تو پھر ہمیں اس سے کوئی تعرض نہیں۔ ابو بکرہ نے کہا۔ امیر المومنین اس کے پاس کچھ ہے تو انشاء اللہ آپ کو دے دینے میں تامل نہ کرے گا۔ معاویہ نے بسر کے نام یہ رقعہ لکھ کر ابو بکرہ کو دے دیا کہ ابو بکرہ کے لڑکوں میں سے کسی سے تعرض نہ کرے پھر کہا اے ابو بکرہ مجھے کچھ نصیحت کرتے ہو۔ کہا۔ ہاں امیر المومنین میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے نفس پر اور اپنی رعایا پر نظر رکھنا کہ ایک امر بزرگ خلق خدا میں خدا کی خلافت کرنا تم نے اپنے سر لیا ہے تو خدا سے ڈرتے رہنا اس لئے کہ تمہارے لئے ایک حد مقرر ہے اس سے آگے تم نہیں بڑھ سکتے اور پیچھے تمہارے ایک وقت ہے کہ دوڑتا ہوا آ رہا ہے قریب ہے کہ مدت تمہاری پوری ہو جائے اور وقت آ پہنچے اور تم کو اس کے سامنے جانا پڑے۔ جو تمہارے حالات کی باز پرس کرے گا اور تم سے زیادہ تمہارے حالات کو جانتا ہوگا اسے حساب لینا ہے اور جتا دینا ہے کہ غرض خدائے عز و جل کی مرضی سے بڑھ کر کبھی کسی شے کو نہ سمجھنا۔

امیر معاویہؓ کی زیاد کو دھمکی روایت ہے کہ علیؓ نے قتل کا واقعہ جب ہوا معاویہؓ نے زیاد کو جب ہی ایک خط لکھا تھا اور اس میں دھمکی دی تھی۔ زیاد نے سب کے سامنے یہ تقریر کی کہ سرگروہ احزاب سرچشمہ نفاق پسر ہند جگر خوار سے تعجب ہوتا ہے کہ مجھے دھمکی لکھی ہے اور میرے اور اس کے درمیان میں رسول اللہ کے دو ابن عم یعنی ابن عباسؓ و حسنؓ ابھی موجود ہیں جن کے ساتھ نوے ہزار جانباز کاندھے پر تلواریں رکھے ہوئے جنگ سے منہ موڑنے والے نہیں مجھے موقع ملا تو ایک بڑے سخت کوش تلواریں مارنے والے سے اسے سابقہ پڑے گا زیاد اس وقت تک ملک فارس کا حاکم رہا ہے جب تک کہ حسنؓ نے معاویہؓ سے صلح نہیں کر لی اور معاویہؓ کا داخلہ کوفہ میں نہیں ہو لیا۔ اب زیاد ایک قلعہ میں بیٹھ رہا ہے جسے قلعہ زیاد کہتے ہیں۔

اسی سال معاویہؓ نے عبداللہ بن عامر کو والی بصرہ اور ناظم حرب سجستان و خراسان مقرر کیا۔

عبداللہ بن عامر کا امارت بصرہ پر قبضہ معاویہؓ نے ربیعہ بن ابی سفیان کو بصرہ پر روانہ کرنے کا ارادہ کیا تھا کہ عبداللہ بن عامر نے یہ گفتگو کی کہ بصرہ میں میرا مال اور امانتیں ہیں۔ اگر مجھے وہاں نہ بھیجا جائے گا تو وہ ضائع ہو جائیں گی۔ معاویہؓ نے انھیں کو عامل بصرہ مقرر کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سجستان و خراسان کو بھی انہیں کے متعلق کیا اور یہ ۴۱ھ میں بصرہ میں داخل ہوئے، زید بن جبلہ نے چاہا کہ ریاست فوج ان کو ملے ابن عامر نے منظور نہ کیا اور حبیب بن شہاب شامی کو رئیس فوج مقرر کیا، یہاں قیس بن ہثیم سلمی کا نام بھی لیا جاتا ہے اور عمرو بن شریح ضبی کے بھائی عمیرہ بن شریح ضبی کو قاضی مقرر کیا، ابن عامر کے زمانۂ حکومت میں یزید بن مالک باہلی نے جس کی ناک پر ایک ضرب کا نشان ہونے کے سبب سے عرب اسے خطیم کہا کرتے تھے سہم بن غالب ہجیمی کے ساتھ معاویہ کے خلاف میں خروج کیا ان لوگوں کو پل پر پہنچ کر صبح ہوئی، پل کے پاس عبادہ بن قرص لیثی جو کہ بنی ہجیر سے تھے اور شرف صحابیت بھی ان کو حاصل تھا، نماز پڑھ رہے تھے یہ اپنا مخالف سمجھے اور انہیں قتل کر ڈالا پھر ابن عامر سے امان مانگی ابن عامر نے ان کو امان دے کر معاویہ کو لکھ بھیجا کہ میں نے تمہاری طرف سے ان کو امان دے دی، معاویہ نے جواب میں لکھا کہ یہ ایسا عہد ہے کہ اگر تم نے توڑ ڈالا ہوتا تو تم سے باز پرس نہ ہوتی غرض ابن عامر کے معزول ہونے تک وہ سب لوگ امن و امان کے ساتھ رہے۔

اسی سال علی بن عبداللہ بن عباس پیدا ہوئے اور واقدی کا قول ہے کہ علی رضؓ کے قتل ہونے سے پہلے ہی ۴۰ھ میں پیدا ہوئے۔

اس سال حسب قول ابو معشر عتبہ بن ابو سفیان نے اور بہ روایت واقدی عنبسہ بن ابو سفیان نے حج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۲

بغاوت خوارج

والی مدینہ مروان بن حکم

اس سال مسلمانوں نے لان اور روم سے جہاد کیا اور ان کو شکست فاش دی اور بطریقوں کی ایک جماعت کو قتل کیا کہا گیا ہے کہ حجاج بن یوسف اسی سال پیدا ہوا۔

معاویہ نے اس سال مروان بن الحکم کو والی مدینہ مقرر کیا، اور مروان نے عبداللہ بن حارث بن نوفل کو قاضی مقرر کیا اور مکہ پر معاویہ نے خالد بن عاص بن ہشام کو مقرر کیا کوفہ کے حاکم اسی زمانے میں معاویہ کی طرف سے مغیرہ بن شعبہ تھے اور شریح قاضی تھے، اور بصرہ کے حاکم عبداللہ بن عامر اور منصب قضا پر عمرو بن شرحبیل تھے خراسان پر ابن عامر کی طرف سے قیس بن ہیثم تھے، قیس نے خراسان میں دو برس حکومت کی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ معاویہ کو منصب خلافت حاصل ہوا تو قیس کو خراسان پر روانہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد خراسان کو عامر کے ماتحت کر دیا۔ ابن عامر نے قیس کو اسی خدمت پر بحال رکھا۔

اس سال نہروان کے بقیۃ السیف یا زخمیوں میں سے جو خوارج بچ رہے تھے اور علیؓ نے ان کو معاف کر دیا تھا حرکت میں آئے۔

شہادت علیؓ پر خوارج کا اظہار مسرت

حیان بن ظبیان سلمی خارجی نہروان کے چار سو زخمیوں میں تھا جن لوگوں کو علیؓ نے معاف کر دیا تھا کوئی مہینہ بھر اپنے اہل و عیال میں رہا پھر کچھ اپنے ہم مذہب لوگوں کے ساتھ رے کی طرف چلا گیا۔ اور سب نے وہیں قیام کیا اس زمانہ تک کہ علی کرم اللہ وجہہ کے قتل کی خبر سے پہنچی اس نے ان سب لوگوں کو جمع کیا جو میں سے بھی کم تھے ان انھیں میں سالم بن ربیعہ عبسی بھی تھا۔ اور حمد و ثنائے خدا کے بعد کہا اے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برادران اسلامی مجھے خبر ملی ہے کہ تمہارا بھائی ابن ملجم مرادی علی بن ابی طالب کو قتل کرنے کے لیے صبح کے دھندلکے میں آستانہ مسجد جامعہ کے مقابل آکر بیٹھا اور ان کے نکلنے کے انتظار میں وہیں ٹھہرا رہا جب نماز صبح کی اقامت شروع ہوئی تو وہ اس کی طرف سے نکلے اور اس نے حملہ کیا اور ان کے سر پر تلوار کا وار کیا یہ دو دن زندہ رہے اور مر گئے یہ سن کر سالم بن ربیعہ عبسی نے کہا خدا نہ قطع کرے اس ہاتھ کو جس نے ان کے سر پر تلوار لگائی اور سب لوگ قتل علی علیہ السلام کی خبر سن کر شکر خدا بجا لائے (خدا ان لوگوں کو اپنی رحمت و رضوان سے دور رکھے) نصر بن صالح کہتے ہیں کہ مصعب بن زبیر کی امارت میں میں نے سالم بن ربیعہ سے پوچھا کہ تم نے علیؓ کی نسبت یہ کلمہ کہا تھا۔ اس نے مجھ سے اقرار کیا اور یہ کہا کہ ایک زمانہ تک مجھے خوارج کی رائے سے اتفاق تھا پھر میں نے ترک کیا۔ نصر کہتے ہیں ہم یہی سمجھتے تھے کہ اس نے اس عقیدہ کو ترک کر دیا اور جب اس بات کا ذکر کوئی اس کے سامنے کرتا تھا تو اسے ناگوار گزرتا تھا۔

حیان بن ظبیان

غرض اس کے بعد حیان بن ظبیان نے اپنے اصحاب سے کہا کہ قسم بخدا کوئی ہمیشہ باقی رہنے والا نہیں۔ راتیں اور دن برس اور مہینے ابن آدم پر گزرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسے موت کا ذائقہ چکھاتے ہیں اور وہ اپنے نیک بھائیوں سے مفارقت کرتا ہے اور اسے دنیا کو چھوڑنا پڑتا ہے جس کے چھوڑنے پر وہی لوگ روتے ہوں گے جو دل کے بودے ہیں اور یہ دنیا جس کے پاس آتی ہے ہمیشہ اسے رنج و غم دے کر ضرر پہنچاتی ہے۔ خدا تم پر رحم کرے اب اپنے وطن کی طرف پلٹ چلو، وہاں اپنے بھائیوں سے ملیں گے اور ان کو امر المعروف و نہی عن المنکر اور احزاب سے جہاد کرنے کی دعوت دیں گے۔ اب ترک جہاد میں ہمارے لیے کوئی عذر نہیں ہے ہمارے حکام ظالم ہیں۔ ہدایت کی رسم اٹھ گئی ہے ان سے ہم کو قصاص لینا چاہیئے۔ جنہوں نے ہمارے بھائیوں کو قتل کیا ہے وہ اپنی اپنی جگہ بے خطر بیٹھے ہیں۔ اگر خدا نے ان پر ہمیں فتحیاب کیا تو ہم وہ راہ اختیار کریں گے جو زیادہ تر پسندیدہ اور ہدایت و استقامت والی ہے اور اس سے بحکم خدا مومنین کے دل ٹھنڈے ہوں گے۔ اور اگر ہم سب قتل ہو گئے تو ظالموں کے ہاتھ سے چھٹکارا پانے میں ہمارے لیے راحت ہے اور اپنے بزرگوں کی پیروی بھی ہے۔ یہ سن کر سب نے کہا کہ ہم سب کا وہی قول ہے۔ جو تو نے کہا اور جو رائے تو نے دی ہم سب اس کی ستائش کرتے ہیں۔ ہمارے وطن میں ہمیں لے کر چل ہم تیری ہدایت اور تیرے حکم پر چلنے کو راضی ہیں۔

حیان بن ظبیان کی روانگی کوفہ

ابن ظبیان سب کو ساتھ لیے ہوئے کوفہ کی طرف اس مضمون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے شعر پڑھتا ہوا بڑھا۔

"دوستو نہر پر جو لوگ قتل ہو گئے ان کے بعد نہ میرے دل کو صبر ہے نہ قرار ہے نہ اس کے سوا کچھ خواہش ہے کہ لشکر عظیم کو ساتھ لیے ہوئے کوچ پر کوچ کروں۔ اللہ کی طرف ہم لوگوں کو بلائیں اور اللہ کی راہ میں قطع مسافت کریں۔ قسطانہ رے سے میرا خچر گزر جائے تو پھر میں کبھی ادھر کا رخ نہ کروں گا۔ دوستو میں تمہیں رسوا نہ کروں گا اگرچہ میری نصرت کرنے والے قریب ہے کہ تھوڑے ہی سے ہوں جو میرے ساتھ چلیں گے ان کو لے کر میں جاؤں گا۔"

غرض کوفہ میں پہنچ گیا اور معاویہ کے آنے تک یہاں رہا جب کہ معاویہ نے مغیرہ بن شعبہ کو والی کوفہ کر کے بھیجا مغیرہ نے یہاں امن کے ساتھ رہنا چاہا لوگوں سے اچھا سلوک کیا اور اہل ہوا و ہوس کی بھی کچھ تفتیش نہ کی۔ لوگ آ آ کر خبر دیتے تھے کہ فلاں عقیدۂ شیعہ رکھتا ہے فلاں عقیدۂ خوارج رکھتا ہے سب کو یہی جواب ملتا تھا کہ خدا کو یہی منظور ہے کہ ان میں اختلاف رہے اب خدا ہی اپنے بندوں کا جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہیں فیصلہ کر دے گا۔ غرض مغیرہ کی طرف سے لوگوں کو اطمینان ہو گیا تھا۔ خوارج ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے اور اپنے نہروان والے بھائیوں کو یاد کیا کرتے تھے ان کا عقیدہ تھا کہ بیٹھے رہنے میں ظلم و خیانت ہے اور اہل قبلہ سے جہاد کرنے میں اجر و فضیلت ہے۔

خوارج کی تین اہم شخصیتیں

مغیرہ کے زمانے میں خوارج تین شخصوں سے رجوع کرتے تھے۔ مستورد بن علفہ تمیمی ربابی۔ حیان بن ظبیان سلمی۔ معاذ بن جوین بن حصین طائی سنبسی۔ یہ شخص زید بن حصین کا ابن عم تھا۔ زید ان لوگوں میں سے ہے جن کو علی رضؓ نے نہروان میں قتل کیا اور یہ معاذ خوارج کے ان چار سو زخمیوں میں کا ہے جن کو علی رضؓ نے عفو کر دیا تھا۔ یہ سب کے سب حیان بن ظبیان کے گھر میں جمع ہوئے اور یہ مشورہ کرنے لگے کہ اپنا رئیس کے مقرر کریں۔ مستورد نے کہا کہ اے مسلمین اے مومنین جیسا تم چاہتے ہو خدا ویسا ہی کرے اور مکروہات کو تم سے دور رکھے جس کو چاہو اپنا رئیس بنا لو قسم ہے اس خدا کی جو آنکھ کے اشارے اور دل کی چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے تم میں سے کوئی بھی میرا رئیس ہے مجھے ذرا دریغ نہ ہو گا۔ ہم کو دنیا کی عزت کی پرواہ نہیں ہے نہ دنیا میں باقی رہنے کی کوئی سبیل ہے جس گھر میں ہمیشہ رہنا ہے اس کے سوا ہم کچھ نہیں چاہتے۔ حیان بن ظبیان نے کہا مجھ سے پوچھتے ہو تو مجھے ریاست کی خواہش نہیں ہے تم کو اور ہر شخص کو اپنے بھائیوں میں سے پسند کرتا ہوں۔ غور کرو تم اپنے میں سے کس شخص کے لیے چاہتے ہو اس کا نام لو سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے میں اس سے بیعت کروں گا معاذ بن جوین یہ سن کر بولا جب تم دونوں ہو کر خلاج دین رتبہ میں سادات اہل اسلام میں ہو اور علو نسب رکھتے ہو یہ بات کہتے ہو پھر کون مسلمانوں کی سردار گرے گا۔ ہر شخص تو اس کام کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ جب سب لوگ رتبہ میں برابر ہیں تو چاہیئے کہ مسلمانوں کی ریاست وہ کرے جو معاملہ جنگ میں زیادہ بصیرت رکھتا ہو امور دین میں افقہ ہو اور اس بوجھ کے اٹھانے کی سب سے بڑھ کر طاقت رکھتا ہو اور تم دونوں بحمد اللہ اس کام کے لیے سزاوار ہو تمہیں دونوں میں سے کوئی اس کام کو اپنے ذمہ لے۔ ان دونوں نے کہا تم اپنے ذمہ اس کام کو لو ہم نے تم کو انتخاب کیا الحمد للہ کہ تم اپنے دین اور اپنی رائے میں کامل ہو۔ معاذ نے کہا تم دونوں سن میں مجھ سے بڑے ہو چاہیئے کہ تمہیں میں سے کوئی اس کام کو اختیار کرے۔

مستورد بن علفہ کا انتخاب

یہ سن کر خلاج میں سے جو لوگ وہاں موجود تھے کہنے لگے کہ تم تین شخصوں کو ہم پسند کرتے ہیں۔ جس کو تم چاہو رئیس مقرر کر دو تم تینوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس نے اپنے ساتھ والے سے یہ نہ کہا ہو کہ تم اس کام کو اپنے ذمہ لو میں تمہیں انتخاب کرتا ہوں اور خود مجھے اس کی خواہش نہیں" جب یہ بحث زیادہ بڑھ گئی تو حبان بن ظبیان نے مستورد سے کہا کہ معاذ بن جوین نے مجھ سے اور تم سے کہا ہے کہ تم دونوں پر میں رئیس نہیں ہو سکتا اس سبب سے کہ دونوں مجھ سے سن میں بڑے ہو۔ یہی قول میرا ہے۔ کہ تمہارے ہوتے میں رئیس نہیں ہو سکتا اس سبب سے کہ تم مجھ سے بھی سن بڑے ہو، اپنا ہاتھ لاؤ میں تم سے بیعت کرتا ہوں۔ مستورد نے ہاتھ اپنا بڑھایا ابن ظبیان نے اس سے بیعت کی پھر معاذ بن جوین نے بیعت کی پھر سب لوگوں نے بیعت کی۔ یہ واقعہ جمادی الآخری میں ہوا۔ پھر سب نے وعدہ کیا کہ سامان کریں اور آمادہ و مستعد رہیں اور غرۂ شعبان ۶۳ھ میں خروج کریں پھر وہ اپنے سازو سامان میں مصروف ہو گئے۔

بسر بن ارطاۃ کا دورہ مکہ و یمن

اسی سال بسر بن ارطاۃ نے مدینہ مکہ یمن کا دورہ کیا اور مسلمانوں میں سے جسے چاہا قتل کیا۔ مدینہ میں مہینہ بھر تک لوگوں کے ستانے کو ٹھہرا رہا جس جس کی نسبت یہ سنا کہ قتل عثمانؓ میں اس نے بھی اعانت کی ہے اسے قتل کیا۔ بعض لوگ اس باب میں اختلاف کرتے ہیں کہ اس سال کا یہ واقعہ نہیں ہے۔

مغیرہ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ

اسی سال زیاد نے ملک فارس سے آکر کچھ مال حاصل کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے معاویہ سے میل کر لیا۔ یا تو فارس کے ایک قلعہ میں بند تھا یا خود آ کر مل گیا اس کا سبب یہ ہوا کہ زیاد کا مال و منال بصرہ میں عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ کے تحت میں تھا۔ معاویہ کو یہ خبر پہنچ گئی کہ زیاد کا مال عبدالرحمٰن کے پاس ہے۔ ادھر زیاد کو عبدالرحمٰن کے پاس جو مال رکھوایا تھا۔ اس کی نسبت دھڑکا لگا ہوا تھا۔ اس نے عبدالرحمٰن کو مال کی حفاظت کے لیے لکھا ادھر معاویہ رضؓ نے مغیرہ کو لکھ بھیجا کہ زیاد کے مال پر نظر رکھے۔ مغیرہ نے بصرہ میں آ کر عبدالرحمان کو گرفتار کر کے یہ کہا کہ تمہارے باپ نے تو میرے ساتھ برائی کی تھی لیکن زیاد نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ اور معاویہ رضؓ کو لکھ بھیجا کہ مجھے عبدالرحمان کے پاس کوئی ایسا مال نہیں ملا جس کا لینا مجھے جائز ہوتا۔ معاویہ نے لکھا کہ اس پر عذاب کرو کہ قبول کرے بعض مشائخ کا بیان ہے کہ معاویہ کے لکھنے پر مغیرہ نے چاہا کہ عبدالرحمان پر عذاب کرے اور معاویہ کو یہ خبر پہنچ جائے۔ تو عبدالرحمٰن سے کہا کہ تمہارے چچا نے جو کچھ تم کو لکھا ہے، اس کی حفاظت کرو اور اس کے منہ پر ایک ریشمی کپڑا پانی میں بھگو کر ڈال دیا کہ منہ پر اس کے لپٹ گیا۔ اور اسے غش آ گیا تین دفعہ ایسا ہی کیا پھر اسے چھوڑ دیا اور معاویہ کو لکھ بھیجا میں نے اس پر عذاب بھی کیا مگر اس کے پاس کچھ نہیں پایا غرض اس طرح مغیرہ نے زیاد کے احسان کی پاسداری کی۔

امیر معاویہؓ کو زیاد سے خطرہ

کہتے ہیں کہ مغیرہ نے ایک دفعہ معاویہ رضؓ سے ملاقات کی معاویہ رضؓ نے مغیرہ کو دیکھ کر کہا شعر

"کہ انسان اگر اپنا راز کہا چاہے تو محل اعتماد وہی شخص ہو سکتا ہے جو اس کا دوست اور خیر خواہ ہو چاہے کہ اپنا راز جب کہے ایسے ہوا خواہ سے کہے جو اسے چھپائے اور فاش نہ ہونے دے۔"

مغیرہ نے کہا اے امیر المومنین اگر مجھ سے کوئی راز آپ نے کہا تو ایسے شخص سے کہا جو آپ کا ہوا خواہ و شفیق و محتاط و محل وثوق ہے اے امیر المومنین وہ کونسا راز ہے۔ معاویہؓ نے کہا مجھے زیاد کا اور زمین فارس پر بھروسا کر کے اس کے بیٹھ رہنے اور مجھ سے علیحدہ رہنے کا خیال جو آیا تو رات بھر نیند نہیں آئی۔ مغیرہ نے چاہا کہ زیاد کو معاویہ رضؓ کے دل سے اتار دے کہا زیاد وہاں ہے تو کیا چیز ہے اے امیر المومنین۔ معاویہ رضؓ نے کہا عاجز رہ جانا بری بلا ہے ایک عرب کا ذو فنون مالدار فارس کے قلعوں میں پناہ گزیں تدبیر میں مصروف موقع کا منتظر۔ مجھے تو یہ خوف ہے کہ اسی خاندان کے کسی شخص سے بیعت نہ کر لے کہ میرے لیے از سر نو اسی جنگ و جدال[1] کا سامنا ہو گا مغیرہ نے کہا

---

[1] یہاں جذعۃ کی جگہ جذعۃ بھی نسخہ ہے اسی نسخے کو میں نے اختیار کیا ہے ع ح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے امیر المومنین اجازت ہے کہ میں زیاد کے پاس جاؤں کہا کہ ہاں جاؤ اور لطف سے پیش آؤ۔ مغیرہ زیاد کے پاس آئے زیاد نے ان کے آنے کی خبر سن کے یہی کہا کہ یہ تو کسی بڑے کام کے لیے آئے ہیں یا ایک پیش دالان میں دھوپ کے رخ پر بیٹھا ہوا تھا۔ مغیرہ کو آنے کی اجازت دی۔ جب وہ آئے تو کہا بھلا ہو آنے والے کا۔ کہا کہ بھلائی تمہارے ہی لئے ہے۔ اے ابو مغیرہ معاویہؓ کو تشویش نے پریشان کر دیا کہ آخر مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ حسن کے سوا کوئی ایسا شخص ان کے پیش نظر نہیں تھا جو سیاست کی طرف ہاتھ بڑھائے انہوں نے تو معاویہ رضہ سے بیعت کر لی۔ تم بھی یکسوئی کرنے کے قبل ہی اپنے لیے کچھ ایسا کر لو کہ معاویہ رضہ کو تمہاری طرف سے اندیشہ نہ رہے اس نے کہا تم کیا مشورہ دیتے ہو اصل مطلب کی بات کہو زیادہ گوئی نہ کرنا مشورہ اسی سے کیا جاتا ہے جس پر اعتماد ہوتا ہے مغیرہ نے کہا۔

میری رائے یہ ہے کہ تم وابستگان معاویہ رضہ میں شامل ہو کر ان کی خدمت میں روانہ ہو جاؤ۔ زیاد نے کہا میں سوچوں گا اور خدا جو چاہے گا وہی ہو گا۔

امیر معاویہؓ کی زیاد کو پیش کش

ایک یہ روایت ہے کہ زیاد نے سال بھر سے زیادہ قلعہ میں قیام کیا آخر معاویہ نے اُسے لکھا کہ تو کیوں اپنے کو ہلاک کرتا ہے میرے پاس چلا آ مجھ سے بیان کر کہ خراج سے کس قدر مال تجھ کو وصول ہوا ہے اور کس قدر تو نے خرچ کیا اور کس قدر تیرے پاس باقی ہے اور تیرے لیے امان ہے جی چاہے میرے پاس قیام کرنا چاہے اپنے مقام پر واپس ہو جانا زیاد فارس سے روانہ ہوا اور مغیرہ کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ زیاد نے معاویہ رضہ کے پاس آنے کا ارادہ کر لیا ہے یہ زیاد کی روانگی سے پہلے ہی معاویہ رضہ کے پاس جانے کو اٹھ کھڑے ہوئے۔ زیاد اصطخر سے روانہ ہو کر ارجان کی طرف آیا۔ پھر راہ بہرآذان سے ہوتا ہوا حلوان کی راہ سے مدائن میں پہنچا۔ پہلے عبدالرحمٰن نے جا کر معاویہ رضہ کو زیاد کے آنے کی خبر دی اس کے بعد زیاد شام پہنچا اس کے مہینہ بھر کے بعد کہیں مغیرہ کا بھی ورود ہوا۔ معاویہ رضہ نے کہا اے مغیرہ زیاد تو تم سے مہینہ بھر کی راہ کے فاصلہ پر تھا اور تم روانہ بھی اس سے پہلے ہوئے پھر بھی وہ تم سے پہلے پہنچا۔ مغیرہ نے کہا اے امیر المومنین عاقل جب عاقل سے کچھ پوچھتا ہے تو اس کو جواب دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ معاویہ رضہ نے کہا تم جواب دینے میں احتیاط کرتے ہو تو کہو کوئی راز کی بات ہو تو مجھ سے نہ کہو۔ کہا زیاد زیاد تی کی امید میں آیا ہے اور اور میں نقصان کے خوف سے حاضر ہوا ہوں اور ہم دونوں کا سفر اسی لحاظ سے ہے۔ پھر معاویہؓ نے زیاد سے اس مال کے متعلق سوال کیا جو ملک فارس سے اسے وصول ہوا۔ زیاد نے سب بیان کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا کہ علی رضؓ کو کتنا مال بھیجا ہے اور جن امور میں خرچ کرنے کی ضرورت تھی۔ ان میں کس قدر خرچ کیا ہے۔ معاویہ رضؓ نے اس کی بھی تصدیق کی جو کچھ زیاد نے خرچ کیا تھا اور جو کچھ اس کے پاس باقی تھا اسے بھی صحیح سمجھا اور باقی مال کو اس سے لے لیا اور کہا کہ تو تو ہمارے علاقہ کا امین ہے۔

عبداللہ بن عمر اور زیاد

یہ روایت بھی مجھ سے عمر نے بیان کی کہ زیاد جب فارس میں تھا تو معاویہؓ نے اسے آنے کو لکھا۔ زیاد اپنے ساتھ منجاب بن راشد ضبی اور حارثہ بن بدر غدانی کو لے کر فارس سے روانہ ہوا۔ اور عبداللہ بن عامر نے ابن خازم کو ایک جماعت کے ساتھ فارس کی طرف یہ کہہ کر روانہ کیا کہ شاید زیاد تم کو راہ میں مل جائے تو اسے گرفتار کر لینا۔ ابن خازم فارس کی طرف چلا۔ کوئی تو کہتا ہے سوق اہواز میں اور کسی کا بیان ہے کہ ارجان میں زیاد اسے ملا۔ اس نے زیاد کی بھاگ پر ہاتھ ڈال دیا اور کہا اور زیاد اتر گھوڑے سے منجاب نے للکار کر کہا اے ابن سمیہ اٹھ وہاں سے نہیں تو تیرا ہاتھ اسی بھاگ میں لٹکا دوں گا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ زیاد بیٹھا ہوا تھا کہ ابن خازم وہاں پہنچا اور زیاد سے سخت گوئی اس پر منجاب نے اسے گالی دی۔ زیاد نے پوچھا ابن خازم تمہارا کیا مقصد ہے۔ بولا میں چاہتا ہوں کہ تم بصرہ کی طرف چلو۔ زیاد نے کہا میں بصرہ ہی جا رہا ہوں۔ یہ سن کر ابن خازم زیاد سے شرمندہ ہو کر وہاں سے چلا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ ابن خازم و زیاد میں ارجان میں ملاقات ہوئی اور آپس میں جھگڑا بھی ہو گیا۔ زیاد نے ابن خازم سے کہا مجھے معاویہ رضؓ نے امان دی ہے اور میں وہیں جا رہا ہوں۔ دیکھو یہ خط ان کا میرے پاس موجود ہے۔ ابن خازم نے کہا اگر تم امیرالمومنین کے پاس جا رہے ہو تو ہمیں تم سے کچھ تعرض نہیں۔ یہاں سے ابن خازم سابور کی طرف اور زیاد ماہ بہراذان کی جانب روانہ ہوا۔ معاویہؓ کے پاس پہنچا تو انہوں نے مال فارس کے متعلق اس سے سوال کیا۔ زیاد نے کہا اے امیرالمومنین وہ مال میں نے ارزاق و عطایا میں اور کفالتوں میں سے صرف کیا جو کچھ باقی رہا وہ کچھ لوگوں کے پاس امانت کے طور پر میں نے رکھ دیا ہے معاویہ رضؓ نے یہ سن کر بار بار اسی کلمہ کو دہرایا (باقی مال کو امانت رکھ دیا ہے۔)

امیر معاویہ اور زیاد میں مصالحت

زیاد نے لوگوں کو خط روانہ کئے جن میں شعبہ بن قطعم کا نام بھی ہے لکھا کہ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ میری امانت تمہارے پاس ہے خدائے عزوجل کی کتاب پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے امانت کو پیش کیا۔ غور کرو اور جو کچھ تمہارے ذمے ہے اس کی حفاظت کرو۔ اور زیاد نے جس مبلغ کا معاویہ رضؓ سے اقرار کیا تھا ان خطوں میں اس کی تعیین بھی کر دی تھی۔ اس نے یہ خط چھپا کر اپنے قاصد کے ہاتھ روانہ کئے اور اس سے کہا کہ کسی ایسے شخص کو بھی دکھا دینا جو معاویہ رضؓ تک اس خبر کو پہنچا دے۔ قاصد نے ایسا ہی کیا اور یہ بات کھل گئی قاصد کو گرفتار کر کے امیر معاویہ رضؓ کے پاس لائے۔

ان خطوں کو معاویہ رضؓ نے پڑھا تو معلوم ہوا کہ زیاد نے جو اقرار کیا تھا وہی ان خطوں میں بھی ہے اب معاویہ رضؓ نے زیاد سے کہا مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ تو نے مجھ سے مکر کیا اب جس طرح تیرا جی چاہے میرے ساتھ مصالحہ کر لے۔ زیاد نے اسی مال پر معاملہ کر لیا جسے وہ کہہ چکا تھا کہ میرے پاس ہے اور معاویہؓ کے پاس اسے بھیج بھی دیا۔ اور کہا اے امیر المومنین والی فارس ہونے کے پیشتر بھی میرے پاس کچھ مال تھا اور میں چاہتا تھا کہ وہی مال رہ جائے اور جو کچھ ولایت فارس سے میں نے لیا ہے وہ نہ رہے۔ پھر زیاد نے معاویہ رضؓ سے درخواست کی کہ کوفہ میں رہنے کی اجازت اسے ہو جائے۔ معاویہ رضؓ نے اجازت دے دی اور وہ کوفہ کو روانہ ہو گیا۔ اور مغیرہ نے اس کے ساتھ تعظیم و اکرام کا سلوک جاری رکھا۔ معاویہؓ نے مغیرہ کو لکھ بھیجا کہ نماز جماعت میں زیاد و سلیمان بن صرد اور حجر بن عدی اور شبث بن ربعی و ابن الکوا اور عمرو بن الحمق کو شریک ہونے کی تاکید رہے۔ اسی بنا پر یہ لوگ مغیرہ کے ساتھ نماز پڑھنے کو حاضر ہوا کرتے تھے۔

باب الفیل

یہ بھی روایت ہے کہ زیاد کوفہ میں آیا اور نماز ہونے کو تھی تو مغیرہ نے اس سے کہا تم آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ زیاد نے کہا میں ایسا نہیں کر سکتا اپنی ریاست میں نماز پڑھانے کے لیے تم مجھ سے احق ہو۔ اور ایک دفعہ مغیرہ کے پاس ام ایوب بنت عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط بیٹھی تھی کہ زیاد آیا مغیرہ نے ام ایوب کو زیاد کے سامنے کر دیا اور کہا ابو مغیرہ سے پردہ نہیں چاہیئے۔ مغیرہ کے مرنے کے بعد زیاد نے اس عورت سے عقد کر لیا ابھی وہ کم سن تھی۔ چنانچہ زیاد کے پاس ایک ہاتھی تھا اسے زیاد کے حکم سے ام ایوب کے سامنے لا کھڑا کر دیتے تھے۔ اور وہ اسے دیکھا کرتی تھی۔

لہ جس مقام پر مترجم صاحب نے یاض چھوڑ دی ہے وہاں یہ الفاظ ہیں "فقال معاویۃ لزیاد لئن لم تکن مکرت بی ان ھذہ الکتب من حاجتی ....." معاویہ رضؓ نے زیاد سے کہا اگر تم نے میرے ساتھ کوئی چال نہ چلی ہے تو یہ خطوط تو میرے ہی کام کے لیے لکھے گئے ہیں۔ ناظر مذہبی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دروازہ کا نام ہی باب الفیل ہو گیا۔

اس سال عنبسہ بن ابوسفیان نے لوگوں کو حج کرایا۔

سنہ ۴۳ کے واقعات

عمرو بن عاص کی وفات

واقدی کا زعم ہے کہ بسر بن ارطاۃ نے اس سال روم سے جنگ کی اور اسی سرزمین پر جاڑوں کی فصل گذار دی اور قسطنطنیہ تک پہنچ گیا۔ مگر اکثر اہل تاریخ اس خبر کو غلط سمجھتے ہیں ان کا بیان ہے کہ سرزمین روم پر بسر کو کبھی کوئی جاڑا نہیں گزرا۔

اسی سال عمرو بن عاص نے مصر میں عید الفطر کے دن رحلت کی۔ عمر بن خطابؓ کے عہد میں چار برس اور عثمانؓ کے زمانہ میں دو مہینے کم چار برس اور معاویہؓ کے وقت میں ایک مہینہ کم دو برس انہوں نے مصر میں حکومت کی ہے۔

اسی سال معاویہؓ نے عبداللہ بن عاص کو باپ کے مرنے کے بعد والی مصر مقرر کیا حسب قول واقدی دو برس کے قریب یہ والی مصر رہے۔

اسی سال مدینہ میں محمد بن مسلمہ نے انتقال کیا ان کی نماز مروان بن حکم نے پڑھی۔

اسی سال بعض مورخین کہتے ہیں کہ مستورد بن علفہ خارجی قتل کیا گیا بعض کہتے ہیں کہ ۴۴ھ میں قتل ہوا۔

مستورد بن علفہ خارجی

یہ ذکر ہم کر چکے ہیں کہ خوارج جو نہروان کے مجروحین میں تھے اور وہ جو رہے ہیں تھے اور ان کے علاوہ اور بھی سب کے سب تین شخصوں سے بیعت کرتے تھے جن میں سے مستورد ابن علفہ بھی تھا اور انہوں نے مستورد سے بیعت کی تھی۔ اور اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ غرۂ شعبان ۴۳ھ میں خروج کریں گے۔ قبیصہ بن دمون نے جو مغیرہ کے عہد میں رئیس شرطہ تھا مغیرہ کو یہ خبر پہنچائی کہ خوارج نے حیان بن ظبیان کے گھر میں مجتمع ہو کر یہ عہد کیا ہے کہ غرۂ شعبان میں تم پر خروج کریں گے۔ یہ شخص بنی ثقیف کے حلیفوں میں تھا اور کہتے ہیں کہ اس کی اصل حضرموت وصدف سے ہے۔ مغیرہ نے اس سے کہا کہ تو اہلی کی جمعیت لے کر جا اور حیان بن ظبیان کے مکان کو گھیر لے اور میرے پاس لے آ۔ سب اسی کو رئیس خوارج سمجھتے بھی تھے۔ قبیصہ جمعیت اور بہت سے لوگ ساتھ لے کر روانہ ہوا۔

حیان بن ظبیان کے مکان کا محاصرہ

حیان بن ظبیان کیا دیکھتا ہے کہ دن دوپہر اس کے گھر میں لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آئے۔ اس وقت معاذ ابن جوین اور کوئی بیس شخص اور ان دونوں کے اصحاب میں سے وہاں موجود تھے۔ اس کی عورت جو کہ ایک جاریہ ام ولد تھی فوراً اٹھی اور سب کی تلواریں بچھونوں کے نیچے اس نے چھپا دیں۔ بعض لوگ اپنی اپنی تلوار ڈھونڈنے کو اٹھے تو کوئی تلوار نہ ملی۔ سب نے خود کو گرفتار کروا دیا۔ قیصہ سب کو لے کر مغیرہ بن شعبہ کے پاس پہنچا۔ مغیرہ نے ان سے پوچھا کہ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کا یوں تم نے ارادہ کیا ان لوگوں نے کہا ہم نے اس بات کا ارادہ ہی نہیں کیا۔ مغیرہ نے کہا نہیں نہیں مجھے سب خبر ملی اور اس کی تصدیق تمہارے اس اجتماع سے ہو گئی، انہوں نے کہا اس گھر میں ہمارے اجتماع کا سبب یہ تھا کہ حیان بن ظہیان نے ہمیں قرآن سیکھنے پر آمادہ کیا ہے۔ اس لیے ہم لوگ اس کے پاس مجتمع ہوا کرتے ہیں اور اسے قرآن سنایا کرتے ہیں۔ مغیرہ نے حکم دیا کہ ان سب کو قید خانے میں لے جاؤ۔ اس کے بعد یہ لوگ کوئی برس دن قید رہے۔ ان کے گرفتار ہو جانے کا حال ان کے ساتھ والوں کو معلوم ہوا، اور وہ خائف ہو گئے۔

مستورد بن علفہ کی روانگی حیرہ

رئیس ان کا مستورد ابن علفہ بھی یہاں سے نکل گیا۔ حیرہ میں جا کر ایک مکان میں اتارا یہ مکان بنی کلب کے قصر العدسیین کے پاس تھا اور اپنے ساتھ والوں کو اس نے کہلا بھیجا وہ اس کے پاس آنے جانے لگے اور سامان کرنے لگے۔ جب ان لوگوں کی آمد و رفت اس کے پاس زیادہ ہو گئی تو ان سے مستورد نے کہا کہ ہم سب کو یہ جگہ بدلنی چاہیئے، مجھے اندیشہ ہے کہ تمہارے حالات سے لوگ مطلع نہ ہو جائیں۔ وہ اسی بحث میں تھے، کوئی کہتا تھا فلاں جگہ چلے جائیں، کوئی کہتا تھا نہیں فلاں مقام پر جانا چاہیئے۔ کہ حجار بن ابجر نے ایک گھر میں سے جس میں وہ خود اور کچھ اس کے قرابت دار موجود تھے بلند ہو کر ان لوگوں کو دیکھ لیا۔ دیکھا دو سوار آئے اور جس گھر میں یہ سب لوگ جمع تھے اس مکان کے اندر چلے گئے اور فوراً ہی دو سوار اور آئے وہ بھی اندر چلے گئے تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ ایک اور آیا اور اندر چلا گیا پھر اور آیا اور اسے مکان میں گھس گیا۔ اسے یہ دیکھ کر ایک فکر ہو گئی بات یہ تھی کہ ان لوگوں کے خروج کرنے کا وقت قریب آ گیا تھا۔ حجار جس گھر میں اترا ہوا تھا وہاں کی گھر والی اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی اس عورت نے اس سے پوچھا۔ ارے یہ سوار کیسے ہیں جو سامنے والے مکان کے اندر جا رہے ہیں۔ کہنے لگی واللہ میں نہیں جانتی یہ کون لوگ ہیں یہی دیکھتی ہوں کہ بہت سے لوگ پیادے اور سوار اس مکان میں آتے جاتے ہی رہتے ہیں، یہ نہیں معلوم یہ ہیں کون لوگ۔ یہ سن کر حجار اپنے گھوڑے پر سوار ہوا ایک غلام کو ساتھ لے کر اس مکان کے دروازہ پر آیا۔ دیکھا کہ انہیں میں کا ایک شخص دروازہ پر نگہبانی کر رہا ہے، جو کوئی دروازہ پر آتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے یہ جا کر اپنے رئیس کو اطلاع کرتا ہے اور وہ آنے کی اجازت دیتا ہے اگر ان کے شناساؤں میں سے کوئی آتا ہے تو سیدھا اندر چلا جاتا ہے اس کے لیے اذن لینے نہیں جاتا۔

حجار بن الابجر

حجار جب پہنچا وہ اسے پہچانتا نہ تھا کہا آپ کون صاحب ہیں رحمک اللہ آپ کا کیا کام ہے۔ کہا میں اپنے رئیس سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے۔ کہا حجار بن الابجر اس نے کہا ذرا ٹھہریئے لوگوں کو آپ کے آنے کی اطلاع دے کر میں ابھی آتا ہوں۔ حجار نے کہا شوق سے جاؤ۔ وہ اندر گیا ہی تھا کہ اس کے پیچھے پیچھے حجار بھی بڑی پھرتی سے چلا آیا اور ایک بڑے سائبان کے دروازہ تک پہنچ گیا[1] سائبان میں سب بیٹھے ہوئے تھے۔ اور نگہبان ان سے کہہ رہا تھا کہ یہ شخص جس پر مجھے شبہ ہوتا ہے امیر کے پاس آنا چاہتا ہے حجار بن الابجر اپنا نام بتاتا ہے۔ اس نے سن لیا کہ سب لوگ ڈر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں واللہ حجار بن الابجر کا آنا اچھا نہیں۔ یہ سن کر اس نے ارادہ کیا کہ یہیں سے پلٹ جائے اور ان لوگوں کی طرف سے جو شبہ اس کے دل میں پیدا ہو گیا ہے بس اسی پر اکتفا کرے مگر بغیر ان کے دیکھے ہوئے پلٹ جانے پر بھی اس کا دل راضی نہ ہوا۔ آگے بڑھا سائبان کے دروازہ پر دو پرت کا پردہ پڑا تھا۔ دونوں پرتوں کے بیچ میں آکر السلام علیکم کہہ کر وہیں ٹھہر گیا۔ دیکھا کہ ایک بڑی جماعت ہے ہتھیار باندھے ہیں۔

حجار اور علی بن ابی شمر

حجار نے کہا خداوندا ان کو توفیق خیر دے پوچھا خدا عافیت سے رکھے آپ کون لوگ ہیں۔ اس جماعت میں علی بن ابی شمر بن حصین تیمی ربابی بھی موجود تھا خوارج میں سے آٹھ شخص جو نہروان سے بھاگ گئے تھے ان میں کا ایک یہ بھی تھا اور عرب کے شہسواروں اور ناہروں اور نیک لوگوں میں اس کا شمار تھا اس نے حجار کو پہچانا اور کہا اے حجار بن الابجر اگر تم مخبری کرنے کے ارادہ سے آئے ہو تو سب حال تم کو معلوم ہو گیا۔ اگر کچھ اور کام ہے تو اندر چلے آؤ بیٹھو ہم سے اپنے آنے کا سبب بیان کرو۔ اس نے کہا اندر آنے کی ضرورت نہیں اور یہ کہہ کر وہاں سے پلٹا۔ وہ لوگ آپس میں کہنے لگے کہ اس شخص کو پکڑ کر قید کر رکھو یہ تمہاری مخبری کرے گا۔ کچھ لوگ یہ سن کر اس کے پیچھے چلے آفتاب غروب ہونے کو تھا وہ گھوڑے پر سوار ہو چکا تھا۔ اس وقت اس کے پاس پہنچے کہا کہ اپنا حال ہم سے بیان کر دو اور یہ بتا دو کہ تم کیوں آئے تھے۔ اس نے کہا میں کسی ایسے کام کے لیے نہیں آیا تھا جس سے تم کو تشویش و پریشانی ہو۔ ان لوگوں نے کہا کہ

---

[1] صفہ مولدین کے محاورہ میں چوتری کو کہتے ہیں لغت میں اس کے معنے سائبان کے ہیں ۱۲ ح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھو کہ ہم تمہارے پاس آکر باتیں کریں یا تمہیں ہمارے پاس آکر حال بیان کرو تاکہ ہم اپنا حال تم سے بیان کریں اور اپنا مطلب ظاہر کر دیں اس نے کہا میں تمہارے پاس نہیں آتا اور نہ اس کا روادار ہوں کہ تم میں سے کوئی شخص میرے پاس آئے یہ سن کر علی بن ابو شمر نے کہا کہ آج رات کی رات تم ہم کو اس بات سے مطمئن کرتے ہو کہ ہماری مخبری نہ کرو گے اور اس میں تمہارا احسان ہوگا ہمارے تمہارے درمیان حق قرابت بھی تو ہے۔ کہا رات کی رات کیا ہمیشہ کے لیے تم میری طرف سے مطمئن رہو یہ کہہ کر چلا گیا اور اپنے لوگوں کو بھی ساتھ لیتا آیا۔

خوارج کی روانگی

یہاں اور لوگوں نے آپس میں یہ کہا کہ ہم کو تو اس بات کا اطمینان نہیں ہے۔ کہ یہ شخص ہماری مخبری نہ کرے گا ہم کو اسی وقت اس جگہ کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ بس مغرب کی نماز سب نے پڑھی اور حیرہ سے نکل کر متفرق ہو گئے ان کے رئیس نے سب سے کہہ دیا تھا کہ بنی سلمہ میں سلیم بن محدوج عبدی کے مکان میں مجھ سے ملیں اور وہ حیرہ سے نکل کر قبیلہ عبدالقیس سے ہوتا ہوا بنی سلمہ میں آیا سلیم بن محدوج اس کا خسر تھا اسے بلا بھیجا۔ اس نے اس کو اور اس کے پانچ یا چھ شخص اور تھے ان کو اپنے گھر میں اتار لیا۔ حجار اپنے گھر واپس آیا اور یہ لوگ بھی انتظار کر رہے تھے کہ ان کا ذکر حاکم سے یا لوگوں سے جو اس نے کیا ہوگا اس کا کچھ حال معلوم ہو۔ اس نے کسی سے بھی ان کا ذکر نہیں کیا نہ کوئی ایسی بات اس کی طرف سے جو انہیں ناگوار ہو ان کے سننے میں آئی۔

مغیرہ کی خوارج کے خلاف تقریر

مغیرہ بن شعبہ کو خبر پہنچ گئی کہ خوارج انہیں دنوں ہم پر خروج کرنے والے ہیں اور اپنے میں سے ایک شخص کو اپنا امیر بھی وہ مقرر کر چکے ہیں۔ مغیرہ نے یہ سن کر لوگوں کے سامنے تقریر کی حمد و ثنا کے باری تعالیٰ کے بعد کہا ایہا الناس تم خوب جانتے ہو کہ میں ہمیشہ تمہاری جماعت کے لیے عافیت کا خواہاں رہتا ہوں مکروہات سے تم کو دور رکھتا ہوں اور بخدا مجھے اندیشہ رہا کرتا ہے کہ یہ امر اہل تقوے و دانش کے سوا جو لوگ کہ تم میں جاہل ہیں ان کے حق میں بدسلوکی ہے اور بخدا مجھے ڈر ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ سوا اس کے چارہ کار ہی نہ رہے کہ اہل تقوے و دانش بھی سفیہ و جاہل کے گناہ میں دھر لیے جائیں تو ایہا الناس تمہیں لازم ہے کہ بلا کے عام ہونے سے پہلے ہی اپنے جاہلوں کو روکے رہو میں نے یہ سنا ہے کہ کچھ لوگ تم میں سے یہ ارادہ کیے ہوئے ہیں کہ شہر میں بغاوت و مخالفت کر کے خروج کریں۔ میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ عرب کے جس قبیلہ کے ساتھ وہ خروج کریں گے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے میں ایسا تباہ کروں گا کہ اوروں کو عبرت ہو جائے گی لوگوں کو چاہیئے کہ پشیمان ہونے کے پیشتر ہی سوچ سمجھ لیں میں نے یہ تقریر اسی لیے کی ہے کہ اتمام حجت ہو جائے عذر باقی نہ رہے۔

روسائے قبائل کا تعاون

معقل بن قیس ریاحی یہ سن کر اٹھ کھڑا ہوا اور کہا اے امیر کسی نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ یہ کون لوگ ہیں اگر ان کے نام معلوم ہیں تو ہمیں بتائیے وہ کون کون لوگ ہیں ہم میں سے اگر وہ ہوں گے تو ہم خود ان سے سمجھ لیں گے، آپ کو زحمت نہ کرنا پڑی گی اور اگر وہ اور ہی لوگ ہیں تو آپ اہل شہر میں سے جو اطاعت گزار ہیں انہیں حکم دیجئے کہ ہر ہر قبیلہ کے لوگ اپنی قوم کے جاہلوں کو یہاں حاضر کر دیں۔ مغیرہ نے کہا نام تو میں نے کسی کا نہیں سنا مجھے اتنا ہی معلوم ہوا ہے کہ ایک جماعت نے شہر میں خروج کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ معقل نے کہا خدا آپ کا بھلا کرے۔ میں تو اپنی قوم میں جاتا ہوں۔ جس خیال میں وہ ہوں گے اس کے لیے آپ کو زحمت نہ کرنا پڑے گی۔ اسی طرح ہر رئیس قوم کو چاہیئے کہ اپنی قوم کے باب میں آپ کو زحمت نہ دیں مغیرہ منبر سے اتر آئے[1]۔ اب مغیرہ بن شعبہ نے سب رئیسوں کو بلا کر ان سے کہا کہ جو کچھ ہوا وہ تمہیں معلوم ہے۔ اور میں نے جو کچھ کہا وہ تم نے سنا روسائے قوم میں سے ہر شخص کو اب یہ چاہیئے کہ اپنی اپنی قوم کے باب میں مجھے زحمت نہ دیں اگر ایسا نہ ہوا تو قسم ہے مجھے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ تمہارے لیے نیکی کو بدی سے اور گوارا کو ناگوار سے بدل کر رہوں گا۔ اب کوئی ملامت گر ملامت کرے تو اپنے ہی نفس پر کرے جب میں نے پہلے ہی متنبہ کر دیا تو پھر مجھ پر کچھ الزام نہیں۔

صعصعہ کی قبیلۂ عبدالقیس میں تقریر

اب روسائے قوم وہاں سے اٹھ کر اپنے اپنے قبیلہ میں آئے اور انہیں خدا اور مذہب کا واسطہ دے کر کہا کہ جس شخص پر تمہارا گمان ہو کہ وہ فساد برپا کیا چاہتا ہے یا جماعت سے الگ ہونا چاہتا ہے ہمیں بتا دو کہ وہ کون شخص ہے۔ اور صعصعہ بن صوحان نے قبیلۂ عبدالقیس میں آکر تقریر کی اور اسے خوب معلوم تھا کہ مستورد اور اس کے اصحاب سلیم بن محدوج کے گھر میں موجود ہیں گو یہ ان لوگوں سے الگ تھا اور ان کے مذہب سے نفرت کرتا تھا۔ مگر یہ گوارا نہ تھا کہ اس کی

---

[1] تاریخ طبری کے متن میں اور نیز تاریخ کامل ابن اثیر میں یہاں فنزل لکھا ہے۔ اس لحاظ سے ترجمہ کیا گیا لیکن تاریخ طبری میں نسخہ فترک بھی ہے اس کے معنی یہ ہوں گے کہ مغیرہ نے اپنی تقریر ختم کر دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برادری میں سے گرفتار ہوں اور اپنی قوم کے ایک خاندان سے برائی کرے۔ جو کچھ اس نے کہا وہ کلمہ حقیر تھا اور اس زمانے میں اس خاندان میں بہت شرفا تھے اور شمار میں بھی کم نہ تھے۔ اس نے نماز عصر کے بعد تقریر کی۔ کہا اے گروہ بندگان خدا کا شکر ہے اس پروردگار کا کہ جب اس نے مسلمانوں میں فضیلت کی تقسیم کی تو تم کو بہترین فضائل سے مخصوص کیا اسی سبب سے تم نے خدا کے دین کو قبول کیا۔ جو خدا نے اپنے لیے پسند کیا، اور اپنے ملائکہ و انبیاء کے واسطے انتخاب کیا اور اس دین پر تم قائم رہے یہاں تک کہ خدا نے اپنے رسول کو اپنے پاس بلا لیا۔ ان کے بعد لوگوں میں اختلاف پڑا، ایک گروہ ثابت قدم رہا ایک گروہ مرتد ہو گیا۔ ایک گروہ نے بے پروائی کی ایک گروہ نے تامل کیا، تم نے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے کے سبب سے اس کے دین کو اپنے لیے لازم کر لیا۔ اور مرتدوں سے یہاں تک قتال کیا کہ دین قائم ہو گیا، اور خدا نے ظالموں کو ہلاک کیا اسی سبب سے خدا نے ہر شے میں ہر حال میں تمہارے لیے خیر و برکت میں زیادتی کی یہاں تک کہ امت کے درمیان اختلاف پڑ گیا۔ ایک گروہ نے کہا ہم کو طلحہؓ و زبیرؓ و عائشہؓ سے مطلب ہے ایک گروہ نے کہا ہم کو اہل مغرب سے تعلق ہے، ایک گروہ نے کہا ہم کو عبداللہ بن وہب راسبی رزدی سے غرض ہے تم کو خدا نے توفیق اور راستی رائے عطا کی تھی تم یہی کہتے رہے کہ ہم کو کسی سے مطلب نہیں سوا اہل بیت کے جن کے سبب سے خدا نے پہلے ہی ہم کو شرف بخشا۔ پھر تم ہمیشہ حق پر رہے، کبھی اس کو تم نے نہیں چھوڑا یہاں تک کہ خدا نے تمہارے اور جو لوگ تمہاری سے ہدایت و رائے رکھتے تھے ان کے ہاتھوں بیعت توڑنے والوں کو (ناکثین) جنگ جمل میں اور دین سے نکل جانے والوں کو (مارقین) جنگ نہروان میں ہلاک کیا۔" (صعصعہ نے یہاں اہل شام کا ذکر اس سبب سے ترک کیا کہ اس وقت انہیں کی بادشاہی تھی) "اور اس فرقۂ مارقین سے بڑھ کر خدا کا، تمہارا، تمہارے نبی کے اہل بیت کا، تمام مسلمانوں کا کوئی دشمن نہ ہوگا جن خطا کاروں نے ہمارے امام کو چھوڑ دیا، ہمارے خون کو حلال سمجھے، ہم کو کافر بنایا تم کو اس بات سے مذبذب کرنا چاہیئے کہ ان کو اپنے گھروں میں جگہ دو اور ان کے حال کو چھپاؤ۔ اس فرقۂ مارقین کے ساتھ دشمنی کرنے میں تم کو عرب کے تمام قبائل سے بڑھ کر انہماک کرنا چاہیئے اور میں اس بات کی تفتیش کروں گا اور پوچھوں گا اگر مجھ سے سچ سچ بیان کر دیا جائے تو میں ان کی خون ریزی کو موجب تقرب الٰہی سمجھوں گا۔ اس لیے کہ ان کا خون بہانا حلال ہے پھر کہا اے بنی عبد قیس یہ حکام ہمارے تم کو خوب پہچانتے ہیں اور تمہارے رائے سے خوب واقف ہیں۔ ان کو ایسا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقع نہ دو کہ وہ تم پر ہاتھ ڈالیں۔ تم سے اور تم ایسوں سے بگڑ جانے انہیں دیر نہ لگے گی۔ یہ کہہ کر وہ سرک کر بیٹھ گیا اور اس کی قوم کے سب لوگوں نے یہی کہا کہ خدا ان پر لعنت کرے، اور ان سے بیزار رہے قسم ہے خدا کی ہم ان کو پناہ نہ دیں گے، اور اگر ہم کو ان کا حال معلوم ہو جائے گا تو ضرور تجھ کو مطلع کریں گے۔

مستورد اور سلیم بن محدوج

بس ایک سلیم بن محدوج تھا کہ اس نے زبان سے کچھ نہ کہا۔ دل شکستہ و خاموش اپنی قوم کی طرف روانہ ہوا اسے گوارا نہ تھا کہ اپنے رفقاء کو اپنے گھر سے نکال دے اور وہ اس پر ملامت کریں ان کے ساتھ سمدھیانہ بھی تھا ان کو اس پر بہت بھروسہ تھا یہ بھی اسے گوارا نہ تھا کہ اسی کے گھر میں گرفتار کر لیے جائیں، پھر وہ بھی ہلاک ہوں اور یہ بھی اسی تشویش میں گھر میں داخل ہوا۔ ادھر مستورد کے پاس اس کے رفقاء بھی آئے ان میں کوئی ایسا نہ تھا جس نے یہ خبر نہ بیان کی ہو کہ مغیرہ بن شعبہ نے لوگوں کے سامنے کیا تقریر کی اور رؤسائے قبائل کیا خبر لے کر آئے اور انہوں نے کیا تقریر کی۔ اور سب نے مستورد سے کہا کہ ہم کو یہاں سے لے چل بخدا ہم کو اندیشہ ہے کہیں اپنے ہی قبیلہ میں گرفتار نہ ہو جائیں۔ اس نے پوچھا جس طرح تمام قبائل کے رؤسا نے اپنے اپنے قبیلہ میں تقریر کی ہے کیا قبیلۂ عبدالقیس کے رئیس نے اپنے لوگوں میں کچھ تقریر نہیں کی۔ کہا کیوں نہیں کی بے شک کی مستورد نے کہا صاحب خانہ نے تو مجھ سے کچھ بھی ذکر نہیں کیا۔ لوگوں نے کہا اسے شرم مانع ہوئی ہو گی جو تم سے اس بات کا ذکر نہیں کیا۔ اس نے ابن محدوج کو بلا بھیجا وہ آیا تو کہا میں نے سنا ہے کہ میرے اور میرے اصحاب کے باب میں تمام خاندانوں کے رئیسوں نے اپنے اپنے قبیلہ میں جا کر تقریر کی ہے تو میں پوچھتا ہوں کیا تمہارے قبیلہ میں بھی کسی نے آ کر اس قسم کی کچھ گفتگو کی ہے۔ اس نے کہا ہاں صعصعہ نے ہم لوگوں میں آ کر یہ تقریر کی کہ حاکم کے ملازمین میں سے کسی کو اپنے گھر میں ہم پناہ نہ دیں اور بہت سی باتیں ہیں جن کا ذکر تم سے میں اس لیے نہیں کرتا کہ تم سمجھو گے کہ تمہارا معاملہ مجھ پر کچھ گراں ہے۔ مستورد نے کہا تم نے مہمان نوازی کی اور احسان کیا۔ ہم لوگ انشاء اللہ بہت جلد یہاں سے چلے جائیں گے۔ ابن محدوج نے کہا واللہ اگر میرے گھر میں تم کو گرفتار کرنے کا وہ لوگ ارادہ کرتے تو جب تک تمہارے بچانے میں اپنی جان نہ دے دیتا اس وقت تک تم کو یا تمہارے رفقاء میں سے کسی کو وہ نہ پا سکتے۔ مستورد نے کہا خدا تم کو اس سے محفوظ رکھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاذ بن جوین خارجی کے اشعار مغیرہ کی مجلس میں جو لوگ تھے ان کو بھی یہ خبر پہنچی کہ اہل شہر نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ خوارج یہاں سے نکال دیئے جائیں اور گرفتار کئے جائیں تو اسی باب باب میں معاذ بن جوین نے اس مضمون کے کچھ اشعار کہے۔

"اے جانباز وا اب وقت آگیا ہے کہ جس جس نے اپنی جان خدا کے ہاتھ بیچی ہے شہر سے نکل جائے۔ تم نے خطاکاروں کے شہر میں نادانی سے کام کیا۔ تم میں سے ایک ایک شخص گرفتار کیا جاتا ہے کہ قتل کیا جائے۔

اب حملہ کرو دشمنوں کی قوم پر کہ انھوں نے گمراہی سے تم کو ذبح کرنے کے لئے ٹھہرا رکھا ہے۔ ہاں بھائیو، اس غایت کے حاصل کرنے کا اب قصد کرو جو نیکی اور انصاف کی یادگار رہ جائے کاش میں بھی ایک سخت استخوان زرہ پوش بے عیب بادپا پر سوار تمہارے ساتھ ساتھ ہوتا۔ کاش میں بھی تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے دشمن سے مقابلہ کرتا اور سب سے پہلے بھی کو وہ جام مرگ پلا دیتا۔

مجھ پر بہت شاق ہے کہ تم ستائے جاؤ نکالے جاؤ اور میں ابھی تک مفسدوں پر تلوار نہ کھینچوں اور کسی باوقار شخص نے ابھی تک ان (مفسدوں) کی جماعت کو متفرق نہ کیا ہو جس کی شجاعت کا یہ حال کہ جہاں کسی نے کہا وہ پیٹھ پھیری فوراً اس نے رخ کیا۔

گھمسان کی جنگ میں شمشیر بکف در آیا اور شدائد پر صبر کرنے کو سب سے بہتر سمجھا۔

مجھ پر شاق ہے کہ تمہاری توہین و تنقیص ہو رہی ہو اور میں اس پر بایں زنجیر غم و غصہ میں مبتلا رہوں۔

اگر میں اس وقت موجود ہوں جب دشمن تم پر حملہ کریں تو دونوں لشکروں کے درمیان گرد و غبار تنق بند کر دوں

کتنے ہی مجمعوں کو میں توڑ چکا ہوں، کتنی ہی دفعہ لوٹ مار میں شریک رہا ہوں، کتنے ہی عریفوں کو خاک و خون میں لتا چکا ہوں۔

اب مستورد نے اپنے رفقاء کو بلا بھیجا اور کہا کہ تم سب اس قبیلہ سے نکل جاؤ ایسا نہ ہو کہ ہمارے سبب سے نادانستہ کسی مسلمان کو ضرر پہنچے، ان لوگوں میں ایسے لوگ بھی تھے جو خوارج کا عقیدہ رکھتے تھے سب نے مقام سوراء میں جانے کی تجویز کی اور وہاں چلے بھی گئے اور چار چار پانچ پانچ دس دس کر کے تین سو آدمی وہاں جمع ہوئے پھر یہاں سے صراۃ کی طرف گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رات وہیں بسر کی۔

مقعل کی خوارج سے لڑنے کی پیش کش

مغیرہ بن شعبہ کو یہ خبر ہوئی تو رئیسوں کو بلا کر کہا کہ ان بدبختوں کی موت اور نادانی اس کا باعث ہوئی کہ انھوں نے خروج کیا۔ کون شخص تمہاری رائے میں ایسا ہے جسے میں وہاں بھیجوں۔ عدی ابن حاتم اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہا ہم بھی ان سے دشمنی رکھتے ہیں انکی رائے کو بے وقوفی سمجھتے ہیں تمہاری اطاعت گزاروں میں ہیں ہم میں سے جسے کہو گے وہاں جائے گا۔ مقعل بن قیس اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اس نے جتنے رؤسائے شہر یہاں موجود ہیں ان میں سے جسے بھیجو گے اسے سخن شنو، طاعت گزار اس فرقے سے بیزار ان کی تباہی کا خواستگار ہی پاؤ گے اور خدا تمہارا بھلا کرے ایسے کسی شخص کو وہاں تم نہیں بھیج سکتے جو مجھ سے بڑھ کر ان کا دشمن اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آنے والا ہو۔ مجھی کو وہاں بھیجو اور میں بحکم خدا ان کے لئے کافی ہوں۔ مغیرہ نے کہا بسم اللہ کر روانہ ہو اور اس کے ساتھ جانے کے لئے تین ہزار آدمیوں کی روانگی کا سامان کر دیا اور قبیصہ بن دمون سے مغیرہ نے کہا شیعۂ علیؓ سے مل کر ان کو مقعل کے ساتھ روانہ کر کہ یہ ان کے بڑے اصحاب میں تھا جب مشہور و معروف شیعوں کو تو روانہ کرے گا تو سب کے سب جمع ہو جائیں گے ایک دوسرے سے مانوس ایک دوسرے کا ہوا خواہ ہو گا پھر سب سے زیادہ یہی خوارج کے قتل کو حلال سمجھتے ہیں اور ان پر جرأت ان کی بہت بڑھی ہوئی ہے اور اس سے پیشتر بھی ان سے لڑ چکے ہیں۔

صعصعہ بن صوحان

مرہ بن منقذ انھیں لوگوں میں ہے جن کو اسی مجلس میں مقعل کے ساتھ جانے کا حکم ہوا تھا۔ وہ کہتا ہے مقعل کے بعد صعصعہ بن صوحان اٹھ کھڑا ہوا اور کہا اے امیر مجھے وہاں بھیج قسم بخدا میں ان کے خون کو مباح سمجھتا ہوں اس کا بار اپنے سر لینے کو مستعد ہوں۔ مغیرہ نے کہا تم بیٹھو تم تو خطیب ہو اور ذرا اس بات کو یاد رکھنا۔ سبب یہ تھا کہ مغیرہ کو خبر پہنچی تھی کہ وہ عثمانؓ بن عفان میں عیب نکالا کرتا ہے اور علیؓ کا ذکر بہت کیا کرتا ہے اور ان کو تفضیل دیتا ہے اور ایک بار مغیرہ نے اسے بلا کر یہ کہہ بھی دیا تھا کہ خبردار اب میں کسی سے نہ سنوں کہ تو نے کسی کے سامنے عثمانؓ کو عیب لگایا اور علیؓ کی کوئی فضیلت علانیہ بیان کی۔ تم جو کچھ علیؓ کی فضیلت بیان کرتے ہو میں اس سے ناواقف نہیں ہوں بلکہ تم سے زیادہ ہی جانتا ہوں۔ لیکن حاکم وقت غالب ہے ہم تم لوگوں کے سامنے ان کے عیب ظاہر کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے مجبور ہیں۔ اس باب میں جو کچھ ہمیں حکم دیا گیا ہے اس میں بہت کچھ ہم چھوڑ دیتے ہیں، بس اتنا ہی ذکر کرتے ہیں تقیہ کے طور پر، جس سے کچھ چارہ نہیں تاکہ ان لوگوں سے ضرر ہمیں نہ پہنچے۔ اگر تو علیؓ کی فضیلت بیان کرنا چاہے تو اپنے اصحاب میں اپنے گھروں میں چھپا کر بیان کرنا چاہیئے اگر مسجد میں اعلانیہ تو بیان کرے گا تو خلیفہ وقت اس کا متحمل نہ ہوگا۔ نہ اس باب میں ہمارا کوئی عذر سنے گا۔ صعصعہ یہی کہتا رہا بہت اچھا یہی کروں گا۔ پھر مغیرہ کو یہی خبر پہنچتی رہی کہ جس بات سے اسے منع کیا تھا اس نے پھر وہی کام کیا۔

معقل بن قیس کی روانگی

اب جو صعصعہ نے کھڑے ہو کر یہ کہا کہ مجھے وہاں بھیج تو مغیرہ کو ناگوار گزرا اس سبب سے کہ اس کی مخالفت کرنے کا غصہ دل میں بھرا ہوا تھا۔ کہا کہ بیٹھ تو خطیب ہے اور ذرا اس بات کو یاد رکھ۔ اس کے کہنا کیا میں فقط خطیب ہوں ہاں میں زبردست خطیب اور رئیس ہوں، واللہ اگر جنگ جمل میں عبدالقیس کے رایت کے نیچے تم نے مجھے دیکھا ہوتا جبکہ برچھیاں چل رہی تھیں، کاسۂ سر میں شگاف پڑ رہے تھے سر کٹ رہے تھے تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ میں شیر ژیاں ہوں مغیرہ نے کہا اب بس کرو زبان تمہاری بہت فصیح ہے۔ بہت جلد قبیصہ بن دمون نے تین ہزار آدمی شیعوں میں کے چیدہ شہسوار معقل کے ساتھ روانہ کئے۔

معقل بن قیس کو ہدایت

معقل مغیرہ سے رخصت ہونے اور سلام کرنے کو آیا تو مغیرہ نے کہا۔ اے معقل، شہسوار اس شہر کے میں نے تمہارے ساتھ روانہ کئے ہیں۔ میرے حکم سے یہ لوگ انتخاب کئے گئے ہیں۔ بس اب تم اس فرقۂ بے دین کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ جس نے ہماری جماعت کو چھوڑا اور ہمیں کافر بنایا ہے ان سے توبہ کرنے کو اور جماعت میں داخل ہونے کو کہنا۔ اگر وہ مان جائیں تو ان کی توبہ قبول کرنا اور ان سے تعرض نہ کرنا اور اگر نہ مانیں تو بسم اللہ کرو اور ان سے لڑو۔ معقل نے کہا ہم تو ان سے سب کچھ کہیں گے۔ مگر بخدا میں نہیں سمجھتا کہ وہ مانیں گے۔ اور جب وہ حق بات کو نہ مانیں گے تو ہم بھی ان کے باطل کو نہ مانیں گے۔ خدا آپ کا بھلا کرے۔ کچھ یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ یہ لوگ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں مغیرہ نے کہا ہاں۔ سماک بن عبید عبسی نے مجھے لکھا ہے۔ یہ شخص مدائن کا عامل تھا۔ وہ خبر دیتا ہے کہ وہ لوگ صراۃ سے روانہ ہو گئے اور بہر سیر میں آکر اترے۔ وہ پرانے شہر میں جہاں کسریٰ کے ایوانات اور ابیض المدائن ہے جانا چاہتے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سماک نے نہ جانے دیا۔ بہر سیر میں ٹھہرے ہوئے ہیں اب تم روانہ ہو جاؤ۔ ان کے پیچھے جانے میں جلدی کرو۔ یہاں تک کہ ان تک پہنچ جاؤ جس شہر میں وہ لوگ ملیں بس اتنی ہی دیر انھیں وہاں ٹھہرنے دینا کہ تمہیں جو کچھ ان سے کہنا سننا ہے کہہ سن لو اگر نہ مانیں تو لڑائی شروع کر دو یہ لوگ دو دن بھی جہاں ٹھہر جائیں گے جن جن لوگوں سے ملیں گے ان کے خیالات کو فاسد کر دیں گے۔

اعلان جہاد کوفہ میں

معقل اسی دن روانہ ہوا اور سورا میں شب کو قیام کیا مغیرہ نے اپنے غلام آزاد وراد کو حکم دیا اس نے مسجد جامع میں آکر پکارا لوگو معقل بن قیس اس فرقۂ باغیہ کے دفع کرنے کو روانہ ہو چکا اور آج رات اس نے سورا میں بسر کی اس کے ساتھ جانے والوں میں ہرگز کسی کو پیچھے نہ رہنا چاہیئے۔ سنو امیر ہر ہر شخص مسلم کے لئے جو اس کے اصحاب میں سے نکلنے والے ہیں اور یہ حکم دینے والے ہیں کہ یہ لوگ ہرگز کوفہ میں اب نہ ٹھہریں اور سن رکھو کہ اس مہم کے جانے والوں میں سے آج کے بعد جو شخص پھر کوفہ میں دکھائی دے گا وہ اپنی خرابی کا باعث ہوگا۔

عبداللہ بن عقبہ غنوی

عبداللہ بن عقبہ غنوی مستورد کے ساتھ تھا اور سب سے زیادہ کم سن تھا۔ کہتا ہے ہم لوگ کوفہ سے نکل کر صراۃ تک آئے اور جب تک جمعیت پوری نہیں ہوئی وہیں ٹھہرے رہے پھر وہاں سے روانہ ہو کر بہر سیر تک پہنچے اور شہر میں داخل ہوئے سماک ابن عبید عبسی پرانے شہر میں تھا وہ ہمارے آنے سے اندیشہ مند ہوا جب ہم لوگوں نے پل کے پار اتر کے اس کے پاس جانا چاہا تو ہمیں لڑنا پڑا اور آخر اس نے پل کو توڑ دیا اب ہم کو بہر سیر میں ٹھہرنا ضرور ہوا مستورد بن علفہ نے مجھے بلا کر پوچھا۔ بھتیجے تجھے لکھنا آتا ہے۔ میں نے کہا ہاں آتا ہے اس نے پوست آہو اور دوات مجھ کو منگا دی اور کہا لکھ۔

نامہ مستورد بنام سماک بن عبید

بندہ خدا امیر المومنین مستورد کی طرف سے سماک بن عبید کو معلوم ہو کہ اپنی قوم کا احکام میں ناانصافی کرنا، حدود کو معطل کر دینا غنیمت کو ہتھیا لینا ہم کو گوارا نہیں ہم لوگ تم کو کتاب عزوجل اور اس نے نبیؐ کی سنت اور ابوبکرؓ و عمرؓ کی ولایت اور عثمانؓ و علیؓ سے بیزار ہونے کی دعوت دیتے ہیں کہ ان دونوں نے دین میں احداث کیا اور حکم قرآن کو ترک کیا۔ اگر تم نے قبول کیا تو رشد و صواب کو حاصل کیا۔ ورنہ ہم کو جو کچھ کہنا سننا تھا کہ سن چکے اور ہم تم سے جنگ کا اعلان کرتے ہیں اور یہ برابر کا توڑ ہے خدا خیانت کرنے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عقبہ کی نامہ بری

پھر مستورد نے کہا یہ خط سماک کو لے جا کر دے اور جو کچھ وہ کہے اسے یاد رکھ اور مجھ سے آ کر بیان کر۔ میں ایک کم سن نوجوان ابھی سن شعور کو پہنچا تھا۔ بہت سی باتوں کا مجھے تجربہ نہ تھا۔ نہ کچھ معلوم تھا۔ میں نے کہا خدا آپ کا بھلا کرے اگر آپ مجھے حکم دیں کہ دجلہ کے پاس جا کر اپنے تئیں اس میں گرا دوں تو میں انکار نہ کرونگا لیکن یہ بتایئے کہ سماک سے آپ کو اطمینان ہے کہ مجھے پکڑ تو نہ رکھے گا اور آپ کے پاس آنے سے روکے گا تو نہیں اور میں جہاد سے محروم تو نہ رہ جاؤنگا مستورد نے مسکرا کر کہا بھتیجے تو تو پیغامی ہے اور پیغامیوں سے تعرض کرنے کا دستور نہیں ہے اگر مجھے تیرے باب میں کچھ اندیشہ ہوتا تو میں خود تجھ کو نہ بھیجتا۔ میرا خیال تجھ سے بڑھ کر مجھ کو ہے۔ اب میں روانہ ہوا۔ اور کسی نہ کسی کشتی کے ذریعہ سے پار اتر کر سماک بن عبید کے پاس پہنچا۔ لوگ اسے گھیرے ہوئے تھے جب میں نے ادھر کا رخ کیا تو سب کی نگاہیں میری طرف اٹھیں قریب پہنچا تو کوئی دس آدمی میری طرف جھپٹے بخدا میں یہی سمجھا کہ یہ لوگ مجھے پکڑ لیں گے اور امیر نے جو مجھ سے کہا تھا اس کے خلاف سامان نظر آتا ہے غرض میں نے تلوار کھینچ لی اور کہہ دیا کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اسی کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ تم لوگ اس وقت تک مجھے نہ پا سکو گے جب تک کہ حق تعالیٰ سے تمہارے قتل کرنے کا عذر نہ کروں۔ انہوں نے کہا اے مرد خدا تو کون شخص ہے میں نے جواب دیا امیر المومنین مستورد کا پیغامی ہوں انہوں نے کہا پھر تو نے تلوار کیوں کھینچی میں نے کہا تم لوگ میری طرف جھپٹے میں سمجھا کہ مجھے باندھ لوگے مجھ سے دغا کرو گے انہوں نے کہا تیرے لئے امان ہے ہم تو فقط اس لئے بڑھے تھے کہ تیرے ساتھ ساتھ رہیں اور تیری تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھے رہیں اور دیکھیں کہ تو کس لئے آیا ہے اور کیا چاہتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ مجھے اتنی امان ہے کہ میرے لوگوں میں مجھے واپس کر دو گے۔ انہوں نے کہا بے شک اب میں نے تلوار نیام میں کر لی اور بڑھا اور سماک بن عبید کے سر پر جا پہنچا۔ اس کے رفقاء مجھ سے لپٹے ہوئے تھے کوئی میری تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھے تھا کوئی میرا بازو تھامے ہوئے تھا۔

عبداللہ بن عقبہ اور سماک کی گفتگو

میں نے اپنے امیر کا خط اسے دے دیا۔ جب پڑھ چکا تو میری طرف سر اٹھا کر کہنے لگا مستورد کی خاکساری و فروتنی کو دیکھ کر میں تو اسے ایسا نہ سمجھتا تھا کہ مسلمانوں پر تلوار اٹھائے گا اور مجھ سے علی و عثمان سے بیزاری کا خونخوار ہوگا اور اپنی ولایت کی طرف دعوت کرے گا اس بڑھاپے میں میری کیا شامت ہے کہ اس کی بات سنوں پھر میری طرف دیکھا اور کہا اے فرزند اپنے امیر کے پاس جا کر کہدے کہ خدا سے ڈر اس خیال سے باز آ مسلمانوں کی جماعت میں داخل ہو جا اگر وہ کہے تو مغیرہ سے اس کے لئے امان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے کو میں درخواست کروں اور میغرہ کو تو اصلاح و عافیت کی خود ہی خواہش ہے میں نے کہا اور میں ان لوگوں کو خوب سمجھ چکا تھا ایسا نہ خیال کیجئے ہم نے یہ کام جس میں آپ لوگوں سے ہمیں اس چند روزہ دنیا میں ضرر پہنچنے کا اندیشہ تھا محض اس لئے کیا ہے کہ عبداللہ قیامت کے دن ہم کو امن و اطمینان حاصل ہو کہنے لگا تیرا بُرا ہو تجھ پر کسی کو کیا ترس آئے گا پھر اپنے اصحاب سے کہنے لگا۔ انہوں (خوارج) نے اسے بہکایا پھر اس کے سامنے قرآن پڑھ پڑھ کے اور خضوع و خشوع ظاہر کر کے اور رونے کی آواز بنا بنا کر اس کو اس دھوکے میں ڈالا کہ یہی لوگ کچھ حق پر ہیں ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا ،، وہ تو نرے جانور ہی ہیں بلکہ اُن سے بڑھ کر گمراہ۔ ان لوگوں کو تم دیکھتے ہو واللہ ان سے بڑھ کر کسی قوم میں میں نے ایسی کھلی کھلی گمراہی صاف صاف نحوست نہیں دیکھی۔ یہ سن کر میں نے کہا [illegible] اس لئے نہیں آیا کہ تمہارے ساتھ گالی گلوچ کروں نہ اس لئے کہ تمہاری اور تمہارے لوگوں کی باتیں سنا کروں مجھ سے یہ کہہ دو کہ اس خط میں جو مضمون ہے اس کا جواب دو گے یا نہیں تاکہ میں اپنے امیر کے پاس واپس چلا جاؤں۔ اُس نے میری طرف دیکھا اور اپنے اصحاب سے کہنے لگا اس لڑکے کو دیکھتے ہو واللہ میں اس کے باپ سے بھی سن میں زیادہ ہی ہوں گا یہ مجھ سے کہہ رہا ہے خط کا جواب دیتے ہو یا نہیں جائے فرزند اپنے امیر کے پاس چلا جا جب تو دیکھے گا کہ سواروں نے تم سب لوگوں کو گھیر لیا اور تمہاری چھاتیوں پہ برچھیاں چلنے لگیں اس وقت تو آرزو کرے گا کہ کاش اپنی ماں کے گھر میں چھپ کے بیٹھتا۔ غرض میں وہاں سے واپس ہوا ندی پار اتر کر اپنے لوگوں میں چلا آیا۔

مستورد کا خوارج سے خطاب

جب اپنے امیر کے پاس گیا تو اس نے پوچھا تجھے کیا جواب دیا میں نے کہا کچھ اچھا جواب نہیں دیا میں نے اس سے یہ کہا اس نے یہ کہا اسی طرح سارا قصہ میں نے بیان کر دیا۔ یہ سن کر مستورد نے یہ آیت پڑھی

ان الذین کفروا سواء علیھم أانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم۔

جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے ان کے لئے برابر ہے تو انہیں متنبہ کر یا نہ کر یہ ایمان نہ لائیں گے۔ اللہ نے ان کے دلوں پہ مہر کر دی ہے اور ان کے کانوں پر اور آنکھوں پہ پردے پڑے ہیں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

ہم اسی جگہ دو تین دن ٹھہرے رہے پھر ہم کو معلوم ہوا کہ معقل بن قیس ہماری طرف آ رہا ہے مستورد نے ہم سب کو جمع کیا حمد و ثنائے باری تعالیٰ بجا لایا پھر کہا کہ یہ بے وقوف معقل بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیس تمہاری طرف روانہ کیا گیا ہے۔ یہ فرقہ سبائیہ سے ہے جو مفتری و کاذب ہیں اور خدا کا اور تمہارا دشمن ہے اب کیا رائے ہے تمہاری مجھ سے بیان کرو بعض لوگوں نے کہا واللہ ہم نے خروج ہی اس لئے کیا ہے کہ سوا خدا کے اور اس کے دشمنوں سے جہاد کرنے کے اور کچھ نہیں چاہتے وہ لوگ تو آگئے اب ہم کہاں جائیں نہیں ہمیں اس وقت تک ٹھہرے رہنا چاہیئے کہ اللہ ہمارے ان کے درمیان حکم کردے وہ سب حاکموں سے بڑھ کر ہے دوسرے گروہ نے کہا نہیں ہم کو الگ رہنا چاہیئے لوگوں کو دعوت دیں گے اور ان پر حجت تمام کریں گے مستورد نے کہا اے گروہ اہل اسلام میں نے واللہ اس لئے خروج نہیں کیا کہ مجھے دنیا کی طلب یا ناموری یا فخر زندگانی یا دنیا کی خواہش ہو میں نہیں چاہتا کہ دنیا تمام وکمال اور چند در چند اُس سے جس کی آرزو کی جاتی ہے۔ میری جوتی کے تسمہ کے عوض مجھے ملے محض شہادت کی آرزو میں اور اس تمنا میں کہ خدا بعض گمراہوں کو میرے ہاتھ سے ذلیل کروا کے مجھے کرامت عنایت کرے میں نے خروج کیا ہے۔ میں نے جس باب میں تم سے مشورہ طلب کیا ہے اس پر میں غور کر چکا ہوں میری رائے یہ ہے کہ ٹھہرنا نہیں چاہیئے کہ وہ زور شور میں بھرے ہوئے ہم پر آپڑیں ہم کو روانہ ہو جانا چاہیئے اور دور تک نکل جانا چاہیئے اُن کو جب یہ خبر پہنچے گی تو ہمارے ڈھونڈنے کو نکلیں گے اور متفرق و پریشان ہو جائیں گے اس وقت ہمیں ان سے لڑ لینا چاہیئے خدا کا نام لے کر اب سب کے سب چل کھڑے ہو۔

خوارج کا مذار میں قیام

ہم لوگ اب دجلہ کے کنارے کنارے چلے جو جرایا میں پہنچ کر دجلہ کو عبور کیا پھر اسی طرح سرزمین جوخی میں مذار تک چلے گئے اور وہاں مقام کیا۔ عبداللہ بن عامر کو جس مقام میں ہم تھے وہاں کا حال معلوم ہوا اُس نے لوگوں سے پوچھا کہ مغیرہ نے خوارج کے لئے کیوں کر لشکر جمع کیا اور کتنے لوگ روانہ کئے ہیں لوگوں نے شمار و تعداد لشکر کو بیان کیا اور کہا کہ مغیرہ نے ایک مرد شریف و رئیس کو جو اصحاب علیؓ میں تھا اور ان کے ساتھ خوارج سے لڑ بھی چکا تھا روانہ کیا ہے اور اس کے ساتھ شیعہ علیؓ کو جنہیں خوارج سے عداوت ہے کر دیا ہے ابن عامر نے کہا کیا اچھی تدبیر کی ہے پھر شریک بن اعور حارثی کو بلا بھیجا اور یہ بھی علیؓ کی رائے پر تھا اس سے کہا اس فرقۂ باغیہ کے دفع کرنے کو تین ہزار آدمی انتخاب کر کے ساتھ لے کر روانہ ہو۔ اور ان کا پیچھا کر یہاں تک کہ زمین بصرہ سے ان کو نکال دے یا ان کو قتل کر دے اسی گفتگو کے درمیان یہ بھی کہا کہ دشمنان خدا کے قتال کے لئے بصرہ کے ان لوگوں کو ساتھ لے کر نکل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ان سے قتال کو حلال سمجھتے ہیں شریک یہ سن کر سمجھا کہ ان لوگوں سے شیعہ علیؓ مراد ہیں لیکن ان عامر کا نام لینا مکروہ معلوم ہوا۔ اس لئے لوگ انتخاب کئے اور شہوار ان بنی ربیعہ سے جن کا عقیدہ شیعوں کا سا تھا اور جن کے رؤسا اس کی بات مانتے تھے اس لئے بہت ہی اصرار کیا اور اُن لوگوں کو ساتھ لے کر مقام مذار کی طرف مستورد بن علفہ کے مقابلے کو روانہ ہوا۔

معقل بن قیس کا تعاقب

معقل بن قیس کوفہ سے نکل کر سوار ہیں ایک دن ٹھہرا اور اس کے اصحاب میں جو نامی گرامی لوگ تھے سب اس کے گرد آکر جمع ہو گئے اندیشہ یہ تھا کہ دشمن کہیں قابو سے نکل نہ جائیں اس لئے کچھ لوگوں کو طلیعہ کے طور پر روانہ کر کے باقی لوگ بھی بہت جلد سوار سے روانہ ہو کر مقام کوثی میں آکر ایک دن اور ٹھہرے رہے جو لوگ ابھی تک پیچھے رہ گئے تھے یہاں وہ بھی سب آکر جمع ہو گئے یہاں سے کچھ رات گئے سب روانہ ہوئے۔ جب مدائن کے قریب پہنچے تو کچھ لوگ شہر سے ملنے کو آئے ان سے معلوم ہوا کہ دشمن وہاں سے روانہ ہو گئے یہ بات سب کو شاق گذری اور یہی خیال ہوا کہ اب بہت تھکنا پڑے گا اور بہت ہی ڈھونڈنا پڑے گا معقل بن قیس شہر بہر سیر کے ارادہ ہی پر اترا پڑا شہر میں نہیں گیا سماک بن عبید خود ہی اس کے سلام کو آیا اور اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ وہ بکریاں اونٹ، جو گھاس لے کر آئے جو تمام لشکر کے لئے کافی ہوا معقل بن قیس نے تین دن مدائن میں مقام کیا اور اپنے اصحاب کو جمع کر کے کہا کہ یہ فرقہ گمراہ و باغی یہی سمجھ کر یہاں سے کسی طرف نکل گیا کہ تم لوگ انہیں ڈھونڈتے پھرو اور متفرق و پریشان ہو جاؤ جب ان سے سامنا ہو جائے تو تم لوگ تھکے ماندے ہو مگر جس طرح تم کو تھکنا پڑے گا اُن کو بھی تو تھکنا پڑے گا اور پہلے ابوالرواغ شاکری کو تین سو سوار دے کر باغیوں کے پیچھے روانہ کیا پھر خود اس کے پیچھے مدائن سے روانہ ہوا۔ ابوالرواغ لوگوں سے پوچھتا ہوا چلا جدھر سنا کہ وہ گئے ہیں اسی طرف اپنا بھی رُخ کر دیا ان کے تعاقب میں جزیرایا سے پار ہو گیا پھر جدھر ان کے جانے کا ذکر سنا خود بھی اُدھر چلا یہی طریقہ اس نے رکھا آخر مقام مذار میں جہاں خوارج ٹھہرے ہوئے تھے جا پہنچا اور اپنے اصحاب سے اس باب میں مشورہ کیا کہ معقل کے آنے سے پیشتر لڑائی شروع کر دے یا انتظار کرے بعض نے کہا چلو لڑ لیں بعض نے کہا ہمیں جنگ میں جلدی نہ کرنا چاہیئے ہمارا امیر آلے تو پوری جماعت کے ساتھ ان سے مقابلہ کریں گے ابوالرواغ نے کہا معقل بن قیس نے اپنے آگے مجھے یہ کہہ کر روانہ کیا ہے کہ دشمن کا تعاقب کروں اور جب وہ مجھے مل جائیں تو اس کے آنے تک لڑائی نہ شروع کروں یہ سن کر باتفاق سب نے کہا بس اب رائے یہی ہے کہ معقل کے آنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک ہمیں ان کے قریب قریب رہنا چاہیئے۔

ابوالرواغ اور خوارج کی جھڑپیں

غرض قریب شام کے یہ سب لوگ خوارج کے قریب جا کر اترے ساری رات حراست و نگہبانی میں گزری جب صبح ہوئی اور دن چڑھا تو دشمنوں نے صف آرائی کی اور ان لوگوں نے بھی مقابلہ پر کمر باندھی شمار میں تین سو وہ بھی تھے اور تین سو یہ بھی انہوں نے سخت حملہ کیا کہ ادھر سب کے پاؤں اکھڑ گئے ایک ساعت تک شکست کی حالت رہی ابوالرواغ نے پکار کر کہا اے سواران بزدل خدا تم سے سمجھے تمام دن حملہ پر حملہ کئے جاؤ یہ کہہ کر اس نے خود حملہ کر دیا اور سب لوگ اس حملہ میں شریک ہوئے دشمن کے قریب پہنچے تھے کہ پھر انہوں نے بھی حملہ کیا اور ان کا رُخ پھیر دیا۔ ان کے حملہ نے سب کو بڑی دیر تک متفرق کر دیا پھر یہاں سب کے گھوڑے بھی شایستہ و راہوار تھے ہاں ان میں سے کوئی قتل نہیں ہوا اور زخمی بھی کم لوگ ہوئے پھر ابوالرواغ نے کہا کہ تم کو خدا موت دے ارے پلٹو قریب سے حملہ کرو ہم اُن کو جب تک نہیں چھوڑ سکتے جب تک ہمارا امیر نہ آلے دشمنوں سے شکست کھا کر لشکر کی طرف ہمارا واپس جانا رسوائی کی بات ہے اتنا جم کر تم نہ لڑ سکے کہ جنگ شدید ہوتی اور بہت سے لوگ قتل ہوتے ایک شخص نے جواب میں کہا کہ حق بات سے خدا شرم نہیں کرتا واللہ انہوں نے ہم کو شکست دے دی ابوالرواغ نے کہا تجھ ایسے لوگوں کو خدا نہ پیدا کرے جب تک ہم میدان سے نہیں ہٹے ہرگز ہم کو شکست نہیں ہوئی ہم جب اُن کی طرف مڑ پڑیں گے اور ان کے قریب قریب رہیں گے اور لشکر کے آنے تک واپس نہ ہوں گے تو یہ امر ہمارے لئے بہت مناسب ہوگا[1] . . . . . .

لوگ یہی کہیں گے کہ ابوالرواغ نے شکست کھائی ورنہ مجھے کچھ پروا نہ ہوتی بس ان کے قریب ہی چل کر اب ٹھہرو وہ لڑنے آئیں اور تم اُن سے نہ لڑ سکو تو ذرا سرک آؤ اور اگر وہ تم پر حملہ کر بیٹھیں اور تم تاب نہ لا سکو تو اپنی کمک کی طرف پلٹ آؤ وہ بھی اب اگر پلٹ جائیں تو پھر تم اُن کی طرف مڑ پڑو اور اُن کے قریب قریب رہو کوئی ساعت نہیں گزرے گی کہ لشکر آپہنچے گا اب ان پر خوارج جب حملہ کرتے تھے یہ سرک آتے تھے اور ان لوگوں میں مل جاتے تھے جو کمک کے لئے

---

[1] بیاض کے مقام پر یہ عبارت ہے، واللہ لو کان یقال انھزم ابو حمران حمیر بن بجیر المھدانی ما بالیت۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الگ موجود تھے اور جہاں انہوں نے جنگ شروع کی یہ سب متفرق ہو گئے ابوالرواغ اور اُسکے رفقا اپنے گھوڑوں پر سوار دشمن کے پیچھے ہی پیچھے اور ان کے قریب ہی رہے جب انہوں نے دیکھا کہ یہ کسی طرح پیچھا نہیں چھوڑتے شکست بھی کھا چکے دن چڑھے سے لے کر زوال کی پہلی ساعت تک یہی حال رہا اور ظہر کا وقت بھی آگیا تو مستورد نماز کے لئے اُتر پڑا اور ابوالرواغ اپنے اصحاب کے ساتھ اُن سے میں دو میل کے فاصلہ پر الگ جا کر اُترا سب نے نماز ظہر پڑھی اور دو شخصوں کو نگہبان مقرر کیا اور سب اسی جگہ ٹھہرے رہے۔

معقل کا خط بنام ابوالرواغ

یہاں تک کہ نماز عصر سے فارغ ہوئے اس کے بعد ہی ایک جوان معقل بن قیس کا خط لئے ہوئے ابوالرواغ کے پاس آیا۔ جتنے دیہات والے اور راہ گیر ادھر سے گزرتے تھے ان کو لڑتے ہوئے دیکھتے ہی تھے ان میں سے جو کوئی اُس راستہ سے جاتا تھا جس راہ سے معقل آرہا تھا تو وہ معقل کے سامنے جا کر اُس کے اصحاب کی خوراج کے ساتھ جنگ و جدال کرنے کی خبر دیتا تھا یہ پوچھتا تھا تم نے کیوں کر ان کو لڑتے ہوئے دیکھا یہ لوگ کہتے تھے کہ فرقہ حروریہ تمہارے اصحاب کو شکست پر شکست دے رہا ہے یہ پوچھتا تھا کیا یہ تم نے نہیں دیکھا کہ ہمارے لوگ شکست کھا کر پھر اُن کی طرف پلٹ پڑتے ہیں وہ کہتے تھے ہاں یہ لوگ پلٹ پلٹ کے تو آتے ہیں مگر پھر شکست کھا کر کبھی تم لوگوں کو منہ نہ دکھائے گا۔ اس کے بعد اس نے مخرز بن شہاب تمیمی کو بلا کر کہا کہ ضعیف و ناتوان لوگوں کو آہستہ آہستہ اپنے ساتھ لے کر تم میرے پاس چلے آنا اور لشکر میں ندا کی کہ جس کو طاقت ہو وہ میرے ساتھ چلنے میں جلدی کرے اٹھو اپنے بھائیوں کے پاس پہنچنے میں جلدی کرو وہ تمہارے دشمن کے مقابلے میں پہنچ گئے ہیں مجھے تو امید ہے کہ تمہارے پہنچنے سے پہلے ہی دشمنوں کو خدا ہلاک کر دے گا۔

معقل بن قیس کی آمد

غرض صاحبان قوت و شجاعت اور اچھے گھوڑے جن کے پاس تھے اُن میں سے سات سو آدمی نے جمع کر لئے وہاں سے چلا اور بہت سرعت کے ساتھ چلا ابوالرواغ کے قریب پہنچا تو وہ پکار اٹھا وہ گرد اٹھی وہ سوار آپہنچے بڑھو دشمن کی طرف بڑھو لشکر والے یہی دیکھیں کہ ہم دشمن کے مقابلے میں ہیں یہ نہ سمجھیں کہ ہم ان سے دور دور ہیں اور ان کے رعب میں آگئے یہ کہہ کر ابوالرواغ بڑھا مستورد اور اس کے اصحاب کے مقابل میں جا کر ٹھہرا اور اُدھر سے معقل بھی سواروں کو لئے ہوئے آپہنچا آفتاب غروب ہو چکا تھا اتر پڑا اور اپنے لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ نماز پڑھی ابوالرواغ نے بھی اتر کر اپنے رفقاء کے ساتھ اور خوارج نے بھی نماز پڑھی اب معقل بن قیس اپنے اصحاب کو ساتھ لئے ہوئے ابوالرواغ کے پاس آیا اور پکار کر اس سے کہا ابوالرواغ مجھے تم سے اسی پامردی و وفاداری کی امید تھی اس نے کہا خدا آپ کا بھلا کرے اُن لوگوں کے حملے بڑے سخت ہیں آپ خود قتال کا ارادہ نہ کریں کسی اور کو بھیجئے کہ وہ ان سے لڑے اور آپ پشت پر کمک کے لئے رہیں معقل نے کہا بہت اچھی رائے ہے۔

معقل بن قیس اور مستورد کی جنگ

یہ بات منہ سے نکلی ہی تھی کہ سخت حملہ ہوا وہ لوگ اس طرح ٹوٹ پڑے کہ عوام الناس اسی کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے معقل اپنی جگہ سے نہیں سرکا میدان میں اتر پڑا پکار کر کہا اے اہل اسلام ثابت قدم رہو زمین پر ابوالرواغ بھی اس کے ساتھ ہی اترا اور بہت سے شہسوار صاحبان ننگ و ناموس دو سو کے قریب لڑنے کو اتر پڑے اور جب مستورد اور اس کے اصحاب ان پر چھا گئے تو ان لوگوں نے برچھوں اور تلواروں پر اُن کو روک لیا ایک ساعت تک معقل کے سوار بھاگتے رہے مسکین بن عامر نے جو بڑا بہادر اور صاحب رعب تھا پکار کر کہا اے مسلمانوں کہاں بھاگ کر جاتے ہو امیر تمہارا تو اتر پڑا تمہیں حیا نہیں آتی کہ بھاگنے میں رسوائی ہے اور ننگ و ملامت کا سامنا ہے یہ کہہ کر اس نے پلٹ کر حملہ کیا اس کے ساتھ ہی بہت سے سوار پلٹ پڑے اور خوارج پر حملہ کیا معقل اور جو صبر آزما جنگ جو اس کے ساتھ اتر پڑے تھے اپنے علم لشکر کے نیچے تلواریں مار رہے تھے اتنے وار اُن پر کئے کہ مجبور ہو کر اپنے اپنے خیموں کی آڑ پکڑی اس کے تھوڑی دیر بعد مخرز بن شہاب جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے ان کو لئے ہوئے آپہنچا معقل نے اُن سے اترنے کو کہا صفیں باندھ دیں میمنہ و میسرہ مقرر کیا ابوالرواغ کو میمنہ اور مخرز بن بحیر کو میسرہ اور سواروں کا رسالہ مسکین بن عامر کو دیا اور ان کو حکم تھا کہ صبح تک کوئی اپنی اپنی صف سے نہ ہٹے صبح ہوتے حملہ ہوگا اور ہم جنگ شروع کریں گے غرض سب بھر لوگ اپنے اپنے مقام پر اپنی اپنی صفوں میں ٹھہرے رہے۔ روایت ہے کہ مستورد نے جب یہ دیکھا کہ معقل آگیا ہے اپنے لوگوں سے کہا کہ اُسے اتنی مہلت نہ دو کہ پیادوں اور سواروں کی صفیں درست کرے ایک بڑے ساتھ کا حملہ کر دو شاید اللہ اسی حملہ میں اُسے ہلاک کر دے غرض سب نے حملہ کر دیا اور یہ لوگ ٹھہر نہ سکے منتشر ہوئے بھاگے۔

خوارج کی پسپائی

معقل نے جو اپنے لوگوں کو بھاگتے دیکھا گھوڑے سے کود پڑا علم لشکر کو بلند کیا اس کے ساتھ اور لوگ بھی اتر پڑے اور بڑی دیر تک لڑتے رہے اور دشمن کے حملوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو برداشت کرتے رہے پھر انہوں نے بھاگتے ہوئے لوگوں کو پکارا وہ بھی ہر طرف سے دشمن پر آپڑے خوارج کے پاؤں اکھڑ گئے اور اپنے خیموں کی آڑ پکڑی کچھ لوگ اُن کے قتل بھی ہو گئے کچھ زخمی ہوئے معقل کے ساتھ جو لوگ میدان جنگ میں اترے تھے ان میں سے عمیر بن ابی اشارا زدی بھی قتل ہو گیا بڑی جرأت سے وہ لڑا اس مضمون کے شعر پڑھتا جاتا تھا۔

"جب ساتھ والے مجھے چھوڑ کر بھاگ گئے اور نالائق کمینوں نے آنے میں دیر کی۔ تو ملامت گر کو معلوم ہو گیا کہ میں جنگ میں کیسا دلیر و چالاک و حیرت انگیز ہوں"

اُس نے بہت لوگوں کو زخمی کیا اور ایک شخص کے لپٹ گیا اس کی چھاتی پر گر کر اسے ذبح کر ڈالا ابھی سر نہیں کاٹنے پایا تھا کہ دشمنوں میں سے ایک شخص نے حملہ کیا اور اس کی ہنسلی پر برچھی پڑ گئی بس دشمن کی چھاتی پر سے نیچے آرہا اور اس کا کام تمام ہو گیا خوارج جب قریہ کی طرف بھاگے تو ایک شخص اس امید میں کہ شاید عمیر میں کچھ جان باقی ہو ڈھونڈھتا ہوا آیا تو دیکھا تو اس میں کچھ دم نہ تھا۔

خوارج کا جرجرایا میں اجتماع

خوارج ابھی اس قریہ میں ٹھیرے ہوئے تھے رات ہو گئی تھی کہ ایک شخص نے آکر خبر دی کہ بصرہ سے ایک لشکر اسی رُخ پر آرہا ہے یہ شخص راہ گیروں میں سے تھا اور خود انہیں نے اوّل شب اسے خبر لانے کے لئے بھیجا تھا اس کی بات کا کسی نے اعتبا۔ نہ کیا ایک اور شخص جو وہیں کا رہنے والا تھا اسے یہ کہہ کر بھیجا کہ جاکر خبر لائے کیا بصرہ سے ہماری طرف کوئی لشکر آرہا ہے اُسے کچھ دینے کو بھی کہا ابھی یہ لوگ اہل کوفہ ہی میں پھنسے ہوئے تھے کہ اس نے آکر خبر دی کہ ہاں شریک بن اعور آرہا ہے اور کچھ لوگ اُن میں کے وقت زوال ساعت اوّل میں یہاں سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر بڑھ آئے ہیں اور میرا گمان ہے کہ اسی رات یا صبح ہوتے وہ تمہارے مقابلے میں اتر پڑیں گے یہ سن کر سب کے سب پشیمان ہوئے مستورد نے اپنے اصحاب سے کہا اب کیا رائے ہے سب نے کہا جو آپ کی رائے اس نے کہا ان سب لوگوں سے لڑنے کے لئے ٹھہرے رہنا میں مناسب نہیں سمجھتا جس راہ سے ہم آئے ہیں اسی راہ سے ہمیں پلٹ چلنا چاہیئے اہل بصرہ زمین کوفہ تک ہمارا تعاقب نہیں کریں گے بس ہمارے ہی شہر والے ہمارے تعاقب میں رہیں گے لوگوں نے پوچھا کہ اس سے کیا فائدہ اس نے کہا دو شہروں کی فوج کے ساتھ لڑنے سے ایک ایک شہر کی فوج سے سمجھ لینا آسان ہے سب نے کہا پھر جہاں تمہارا جی چاہے وہیں ہمکو لے چلو۔ اس نے کہا اچھا اپنے اپنے جانوروں پر سے اتر پڑو ساعت کی ساعت انہیں دم لینے دو ذرا چارہ ڈال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو پھر دیکھو میں کیا حکم دیتا ہوں۔ غرض سب کے سب راہواروں پر سے اُتر پڑے چارہ ڈال دیا اب خوارج میں اور اہل کوفہ میں ایک ساعت کی راہ کا فاصلہ تھا وہ لوگ قریہ سے دور چلے گئے تھے کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ شب خون ماریں جب راہوار دم لے چکے اور چارہ کھا چکے تو مستورد کے حکم سے سب کے سب پھر اپنے اپنے جانوروں پر سوار ہوئے اس نے کہا سب کے سب قریہ میں داخل ہو کر اُس کی پشت پر نکل چلو اور قریہ میں سے کسی کو بیگار میں ساتھ رکھو کہ وہ قریہ کی پشت پر سے تم کو لے چلے پھر وہاں سے چلئے اور تم کو اس راستہ پر لگا دے جس رستہ سے تم یہاں آئے ہو دشمنوں کو ان کے مقام میں رہنے دو ساری رات بلکہ صبح تک تو ان کو مطلق تمہاری خبر نہ ہوگی غرض سب لوگ قریہ کے اندر چلے گئے وہاں سے ایک شخص کو بیگار میں ساتھ لے لیا اس سے کہا آگے آگے چلے اور قریہ کے باہر آکر اُس سے کہا کہ ہم کو اس بازار کی پشت پر سے لے کر چل اور جس راہ سے ہم لوگ آئے ہیں اس راہ پر ہم کو لگا دے اس نے ایسا ہی کیا سب کو اس راستہ پر لے آیا جدھر سے یہ آئے تھے اور سب نے اس راہ سے واپس ہونا شروع کیا اور سب جرجرایا میں آکر اُتر پڑے۔

عبداللہ بن الحارث کو شبخوں کا خطرہ

عبداللہ بن الحارث کو سب سے پہلے خوارج کی طرف سے کھٹکا ہوا اس نے معقل سے کہا خدا بھلا کرے امیر کا مجھے بڑی دیر سے دشمنوں کی طرف سے کھٹکا ہے وہ مقابل میں ٹھہرے ہوئے تھے ان کی سیاہی ہم کو صاف نظر آرہی تھی اب ایک ساعت ہوئی کہ وہ سیاہی غائب ہوگئی مجھے اندیشہ ہے کہ یہاں سے چلے نہ گئے ہوں اور کچھ مکر نہ کیا چاہتے ہوں اس نے پوچھا کس طرح کے مکر کا اندیشہ ہے اُس نے کہا مجھے ڈر یہ ہے کہ بستی میں ڈاکہ نہ ڈالیں معقل نے کہا کہ اس سے تو مجھے بھی اطمینان نہیں ہے اس نے پوچھا پھر میں اس کام کے لئے تیار ہو جاؤں کہا ذرا ٹھہر و میں سوچ لوں۔ عتاب ذرا جا تو سہی اور جن لوگوں کو جی چاہے ساتھ لیتا جا اس قریہ کے قریب جا کر دیکھ کہ خوارج میں سے کوئی ہے یا کچھ اُن کا چرچا ہو رہا ہے لوگوں سے پوچھ کہ وہ کہاں ہیں عتاب بہت سے لوگ ساتھ لے کر گھوڑا دوڑاتا ہوا قریہ کے سامنے پہنچا کوئی اُسے نہ ملا کہ اُس سے کچھ پوچھتا گاؤں والوں کو آواز دی تو کچھ لوگ نکل کر آئے اُن سے خوارج کا حال دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ وہ لوگ چلے گئے یہ نہیں معلوم کہ کیوں کر گئے عتاب نے آکر معقل سے یہ حال بیان کیا معقل نے کہا مجھے شب خون کا اندیشہ ہے۔ قوم مُضَر کو بلاؤ۔ بنی مقرب آئے تو اُن سے کہا تم اس جگہ ٹھہرو۔ پھر کہا ربیعہ کہاں ہے اور بنی ربیعہ کو اس نے دوسری سمت میں رکھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی تمیم کو اور جانب ہمدان کو اور جہت میں اہل یمن کو اور طرف ٹھہرنے کو کہا فوج کی ایک ایک ٹکڑی ایک سمت میں اس طرح کھڑی کر دی کہ ایک صف کی پشت دوسری صف کی پشت کے مقابل تھی معقل گھوڑا دوڑاتا ہوا ایک ایک صف میں جا کر ان سے کہہ آیا کہ اگر دشمن آ پڑیں اگر کسی صف سے لڑنا شروع کر دیں تو بے میرے کہے تم ہرگز اپنی جگہ سے نہ ہٹنا ہر شخص تم لوگوں میں جس سمت میں ہے اسی سمت کی نگہبانی اس کے ذمے ہے صبح ہوگی تو دیکھا جائے گا۔ غرض صبح تک سب اپنی اپنی جگہ ٹھہرے ہوئے نگہبانی کرتے اور شب خون سے ڈرتے رہے صبح ہوئی تو سب گھوڑوں پر سے اترے نمازیں پڑھیں اور یہ خبر ملی کہ وہ لوگ جس راہ سے آئے تھے اسی راہ واپس ہو گئے۔

شریک بن اعور کی آمد

شریک بن اعور بصرہ کا لشکر لئے ہوئے معقل بن قیس کے پاس آ اترا دونوں میں ملاقات ہوئی باتیں ہوئیں اس کے بعد معقل نے شریک سے کہا میں ان لوگوں کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا جب تک میرے ہاتھ نہ آ جائیں شاید خدا انہیں ہلاک کر دے اگر ان کے تعاقب میں کوتاہی کروں تو اندیشہ ہے کہ ان کا مجمع بڑھتا ہی جائے گا شریک بن اعور یہ سنتے ہی اٹھ کھڑا ہوا بزرگان فوج کو جمع کیا جن میں خالد بن معدان طائی اور بہس بن صہیب حرمی بھی شامل تھے اور خطبہ پڑھا کہ اے لوگو کچھ نیک کام کیا چاہتے ہو ہمارے بھائی اہل کوفہ دشمن کی تلاش میں جانے والے ہیں جو ہمارا ان کا دونوں کا دشمن ہے کیا تم لوگ ان کے ساتھ چل سکتے ہو خدا انکو نیست و نابود کر دے گا تو ہم سب مل کے پلٹ چلیں گے۔

خالد بن معدان اور بہس حرمی کا اختلاف

خالد بن معدان اور بہس حرمی نے کہا نہیں واللہ ایسا نہیں ہو سکتا ہم فقط اس لئے آئے ہیں کہ ان کو اپنی سرحد سے نکال دیں اور روکیں جب خدا کی طرف سے اس کا سامان ہو گیا تو اب ہم اپنے شہر کو پلٹ جائیں گے اہل کوفہ میں خود اتنی قدرت ہے کہ ان کتوں سے اپنے شہروں کو پاک رکھیں شریک نے کہا مجھے تمہارے حال پر افسوس آتا ہے میرا کہا مانو وہ بہت ہی بد قوم ہے اس سے لڑنا ثواب ہے اور سرکار میں باعث انعام و اکرام ہے۔ بہس حرمی نے کہا واللہ اس صورت میں ہماری وہی حالت ہوگی جو شاعر بنی کنانہ کہہ چکا ہے۔

"جیسے ایک دودھ پلانے والی عورت نے دوسرے کے بچوں کو دودھ پلا کر اپنے بچوں کو ضائع کر دیا کچھ اچھا گھٹوا وہ نہ گانٹھ سکی"

تم کو کیا نہیں معلوم کہ کوہستان فارس میں اکراد کا فرقہ ہو گئے ہیں اس نے کہا مجھے معلوم ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا اس پر تم ہم سے کہتے ہو کہ اہل کوفہ کی حمایت کرنے کو ہم تمہارے ساتھ چلے چلیں اور ان کے دشمن سے لڑیں اور اپنے شہر کی حمایت کو ترک کریں۔ اُس نے کہا اکراد کے لئے تم لوگوں کا ایک جرگہ کافی ہے جس نے جواب دیا کہ جس دشمن سے لڑنے کو تم ہم سے کہہ رہے ہو اس کے لئے اہل کوفہ کا ایک جرگہ کافی ہے۔ یقین مانو اگر اہل کوفہ کو ہماری نصرت کی ضرورت ہوتی تو ہم پر اُن کی نصرت واجب تھی لیکن انہیں ابھی تک ہماری ضرورت نہیں پھر ہمارے یہاں بھی اسی قسم کا فساد موجود ہے جیسا ان کے یہاں ہے چاہیئے تو یہ کہ جو ہم اُن کو درپیش ہے اُس کا انتظام وہ کریں جو امر ہمیں درپیش ہے اس کا انتظام ہم کو کرنا ہے اور سنو اگر تمہارے کہنے پر ہم چلتے اور تم اُن لوگوں کا تتبع کرتے تو امیر کو بے اطلاع دیئے ہوئے تمہاری یہ جرأت گوارا نہ ہوتی۔

شریک بن اعور اور معقل کی گفتگو یہ حال دیکھا تو شریک نے سب سے کہہ دیا اچھا روانہ ہو اور سب روانہ ہو گئے اور خود آکر معقل سے ملاقات کی یہ دونوں شیعہ تھے اور اسی وجہ سے دونوں میں بہت ہی محبت و مودت تھی کہنے لگا واللہ میں نے بہت چاہا کہ میرے ساتھ والے میرا ساتھ دیں تاکہ میں تمہارے ساتھ دشمن کے تعاقب میں چلوں مگر ان سے میری کچھ نہ چلی معقل نے کہا بھائی خدا تجھے جزائے خیر دے ہمیں اس کی احتیاج بھی نہ تھی سنو واللہ مجھے تو یہ امید ہے کہ اگر سب نے جد و جہد کی تو اُن میں سے کوئی اتنا بھی نہ بچے گا کہ خبر تو کسی سے بیان کرے۔ شریک بن اعور کہتا ہے کہ معقل کی زبان سے جب یہ کلمہ نکلا تو مجھے اچھا نہ معلوم ہوا مجھے اُس کی جان کا اندیشہ ہو گیا میں ڈرا کہ یہ بڑا بول اُس کی زبان سے نکلا اور قسم خدا ہم لوگوں کے نزدیک معقل لاف و گزاف کرنے والوں میں نہ تھا۔

جرجرایا کا معرکہ جس وقت یہ خبر معلوم ہوگئی کہ مسئور بن علفہ اور اُس کے اصحاب جس راہ سے آئے تھے اسی راہ سے انہوں نے مراجعت کی تو بعض لوگ خوش ہوئے کہنے لگے اب ہم ان کے پیچھے پیچھے جائیں گے اور مدائن میں ان سے مقابلہ کریں گے اور اگر کہیں وہ کوفہ کے قریب گئے تو اور بھی تباہ ہوں گے معقل نے ابو الرواغ کو بلا کر کہا کہ تمہارے ساتھ جو لوگ تھے ان کو لے کر مسئور کے پیچھے جاؤ اور میرے پہنچنے تک ان کو روک رکھو اس نے کہا کچھ لوگ تو مجھے اور دیجئے کہ آپ کے آنے سے پہلے ہی اگر دشمن مجھ سے لڑے لڑے تو میری قوت ان سے بڑھ کر ہو اس لئے کہتا ہوں کہ ہم لوگوں کو ان سے ضرر پہنچ چکا ہے معقل نے تین سو سپاہی اور دیئے اور چھ سو کا مجمع خوارج کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعاقب میں روانہ ہوا وہ بہت جلدی کرتے ہوئے چلے آخر جرجرایا میں پہنچے ان کے پیچھے پیچھے ابوالرواغ بھی جا پہنچا دیکھا تو سب لوگ اتر چکے تھے آفتاب نکل رہا تھا یہ بھی سب کے ساتھ اتر پڑا خوارج کیا دیکھتے ہیں کہ پھر وہی ابوالرواغ اور وہی مقدمۃ فوج ایک نے ایک سے کہا اُن کا مار لینا ان سے زیادہ آسان ہے اب جو آنے والے ہیں۔ غرض انہوں نے حملہ کر دیا دس دس بیس بیس سوار ان کے لڑنے کو نکلنے لگے ادھر سے بھی مقابلہ میں اتنے ہی سوار نکلتے تھے ایک ساعت تک انہیں سواروں میں ستیزہ آویزہ ہوتی رہی ایک دوسرے سے انتقام لیتے رہے جب یہ حالت دیکھی سب نے مل کر ایسا ایک حملہ سلکھے کا کیا کہ ان لوگوں کا منہ پھر گیا اور میدان اُن کے ہاتھ رہا ابوالرواغ نے اب پکارنا شروع کیا اے بزدل سوار والے بزدل مددگار دیکھا بری طرح سے تم نے جنگ کی میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ غرض کوئی سو سوار پکڑ دھکڑ کر ساتھ لئے اور دشمن کی طرف یہ شعر پڑھتا ہوا متوجہ ہوا۔

"بہادر اور بڑا بہادر وہ ہے جس پر ہول و ہراس ایسے وقت میں طاری نہ ہو جس وقت کہ بزدل برچھیوں کی زد سے ڈر رہا ہوتا

ملامت گر کو اب اس بات کا یقین ہو گیا کہ روز جنگ جب خوف و خطر کا سامنا ہوتا ہے تو ایک حیرت انگیز پہلوان سب سے آگے رہنے والا میں ہوتا ہوں"

اب وہ دشمنوں پر جا پڑا اور دیر تک زد و کشت میں مصروف رہا۔

خوارج کا فرار اس اثنار میں اس کے ساتھ والے لوگ بھی ہر طرف سے آکر شریک ہوتے گئے انہوں نے ایسے سخت حملے کئے کہ خوارج جس جگہ پہلے تھے اُدھر ہی پلٹ جانے پر مجبور ہوئے یہ دیکھ کر مستورد اور اس کے اصحاب کو اندیشہ ہوا کہ مبادا اگر اسی کے متعاقب آگیا تو ان لوگوں کے قتل کرنے میں کوئی امر اس کو مانع نہ ہوگا غرض وہ اور اُس کے اصحاب چل کھڑے ہوئے راہ دجلہ کو طے کر کے زمین بہر سیر تک پہنچے ان کے پیچھے پیچھے ابوالرواغ اُس کے پیچھے معقل بن قیس دجلہ کی راہ سے چلے مستورد اب یہاں سے پرانے شہر کی طرف بڑھا ساک بن عبید کو یہ خبر ہو گئی وہ دجلہ کے پار اتر کے اپنے اصحاب اور اہل مدائن کو لے کر نکلا مدائن کے دروازہ پر صف بندی کر دی اور شہر پناہ پر قدر افگن تیر اندازوں کو بٹھا دیا خوارج کو یہ خبر پہنچی تو وہ اُدھر سے پلٹ گئے اور ساباط میں جا کر اترے۔

ابوالرواغ کا تعاقب ادھر ابوالرواغ ان کو ڈھونڈتا ہوا مدائن میں ساک بن عبید کے پاس پہنچا اس نے بتا دیا کہ اس رُخ پر وہ لوگ گئے ہیں ابوالرواغ اسی رُخ پر چلا اور ساباط میں پہنچ کر اُن کے مقابلے میں اترا مستورد نے اپنے اصحاب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا دیکھو یہ لوگ جو ابوالرداغ کے ساتھ تمہارے مقابل اترے ہیں۔ معقل کے خاص اصحاب میں ہیں۔ واللہ اس نے تمہارے لیے اپنے بڑے سادنت جاں نثاروں اور جیوٹ شہسواروں کو بھیج دیا ہے واللہ اگر مجھے اتنا معلوم ہو جائے کہ ان لوگوں سے ساعت بھر پیشتر میں معقل کے پاس پہنچ سکتا ہوں تو میں اسی طرف جاؤں تم میں سے کوئی جائے دریافت کرے کہ معقل کہاں ہے کہاں تک پہنچا ہے یہ سن کر ایک شخص چلا اسے کچھ گنوار نو مسلم جو مدائن کی طرف سے آ رہے تھے مل گئے اس نے ان سے پوچھا کہ معقل بن قیس کی بھی کچھ خبر تم کو معلوم ہے انہوں نے کہا ہاں ساک بن عبید نے ایک پیک کو معقل کے پاس بھیجا تھا کہ دیکھے وہ کہاں تک پہنچا ہے کہاں اترنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

پل نہر الملک کا انہدام

اس نے آکر بیان کیا کہ جب میں چلا ہوں تو وہ ویلمایا میں مقام کئے ہوئے تھا۔ ویلمایا استان بھر سیر کے قریوں میں سے ایک گاؤں ہے قدامہ بن عجلان ازدی کا جو دجلہ کی جانب میں واقع ہے اس نے پوچھا ہم میں اور ان میں اس مقام سے کتنا فاصلہ ہوگا۔ ان لوگوں نے کہا کوئی تین فرسخ یہ خبر لے کر وہ شخص پلٹا اور اپنے رئیس سے آکر حال بیان کیا مستورد نے یہ خبر سنتے اپنے اصحاب سے کہا اٹھو سوار ہو سب سوار ہوئے یہ سب کو لیے ہوئے ساباط کے پل تک پہنچا یہ پل نہر الملک پر بندھا ہوا تھا اب مستورد نہر کے اس جانب ہے جدھر کوفہ ہے اور ابوالرداغ اور اس کے اصحاب اس پار ہیں جدھر مدائن ہے۔ سب لوگ جب اس پل پر پہنچ گئے تو مستورد نے کہا کچھ لوگوں کو اب اترنا چاہیئے کوئی پچاس آدمی اتر پڑے حکم دیا کہ اس پل کو کاٹ دو سب نے مل کر پل کو کاٹ دیا۔ ابوالرداغ کی فوج نے خوارج کے سواروں کو دیکھا کہ پل پر ٹھہرے ہوئے ہیں سمجھے کہ ہم سے لڑنے کے لیے اس پار آنا چاہتے ہیں جلد جلد صفیں درست کرنے لگے سنگر باندھنے لگے اپنے حال میں ایسے مشغول ہوئے کہ پل کے ٹوٹنے کی انہیں ذرا خبر نہ ہوئی ادھر انہوں نے اہل ساباط میں سے ایک شخص کو راہ بتانے کے لیے ساتھ لیا اور اس سے کہہ دیا جب تک ہم ویلمایا میں نہ پہنچ جائیں۔ ہماری آنکھوں کے سامنے سے اوجھل نہ ہو۔ وہ آگے آگے دوڑتا ہوا چلا۔ اور پویہ اور سرپٹ چال سے گھوڑے سب کو لے اڑے۔

معقل بن قیس پر خوارج کا حملہ

ایک ساعت سے زیادہ زمانہ نہ گزرا تھا کہ سب کے سب معقل کے سر پر جا پہنچے۔ جب کہ اس کے اصحاب روانہ ہو رہے تھے اس نے جب خوارج کو دیکھا ہے تو سب لوگ اس کے متفرق ہو چکے تھے۔ مقدمۂ فوج بھی اس کے قریب نہ تھا۔ ساتھ والوں میں سے کچھ لوگ بڑھ گئے تھے کچھ روانہ ہو چکے تھے۔ اور وہ سب بے خبر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے کسی کو کچھ حال معلوم نہ تھا معقل نے خوارج کو دیکھ کر علم لشکر بلند کر دیا۔ گھٹنوں کے بل کھڑا ہو گیا۔ پکار کر کہنے لگا۔ بندگانِ خدا زمین پر اتر آؤ کوئی دو سو سر باز گھوڑوں سے اتر پڑے خوارج نے حملے شروع کر دیئے۔ ان لوگوں نے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر برچھیوں کی نوکوں پر ان کو رکھ لیا۔ کچھ ان کا قابو پیش نہ سکا۔ مستورد نے کہا گھوڑوں پر سے یہ لوگ اتر پڑے ہیں۔ ان کو یہیں چھوڑ دو۔ ان کے گھوڑوں پر حملہ کر دو کہ یہ پھر اپنے اپنے گھوڑوں کو نہ پا سکیں۔ گھوڑوں کو تم نے مار لیا تو یہ سمجھو کہ ایک ساعت میں سب کے سب تمہارے شکار ہیں۔ یہ سنتے ہی سب کے سب گھوڑوں کی طرف اس طرف پلٹ پڑے کہ ان کے گھوڑوں کے درمیان حائل ہو گئے۔ گھوڑے بندھے ہوئے تھے سب کی باگیں کاٹ دیں اور وہ ادھر ادھر نکل گئے۔ اس کے بعد یہ خوارج ان لوگوں کی طرف مڑ پڑے جو روانہ ہو چکے تھے یا آگے بڑھ گئے تھے ان پر بھی حملہ کر کے منتشر کر دیا۔

معقل بن قیس کا خاتمہ

اب یہ لوگ معقل بن قیس کی طرف متوجہ ہوئے دیکھا کہ اس کے اصحاب اسی طرح گھٹنے ٹیکے ہوئے کھڑے ہیں جاتے ہی حملہ کیا۔ وہ اسی طرح ڈٹے رہے اور پھر حملہ کیا اور وہ اسی طرح پیش آئے اب مستورد نے کہا اتر کر ان سب سے لڑنا بہتر ہے۔ آدھے سواروں کو اتر پڑنا چاہیئے اس حکم پر آدھے لوگ اتر پڑے آدھے سوار رہے پیادے الگ لڑ رہے تھے۔ سوار الگ حملہ کر رہے تھے۔

خوارج کو گمان غالب ہو گیا تھا کہ کوئی دم میں غائب ہوا چاہتے ہیں کہ یکایک ابو الرداع مقدمہ فوج کو لیے ہوئے کمک کو آ گیا۔ اس تقدمہ میں معقل کے خاص خاص یار و مددگار بڑے بڑے سورما شہسوار تھے انہوں نے قریب آتے ہی دشمن پر حملہ کیا۔ یہ سب لوگ بھی گھوڑوں سے اب اتر پڑے تلوار چلنے لگی۔ معقل و مستورد دونوں مارے گئے۔

عبداللہ بن عقبہ غنوی

خوارج میں عبداللہ بن عقبہ غنوی کے سوا کوئی نہ بچا ان سب سے زیادہ کمسن بھی یہی تھا۔ دو مرتبہ یہ داستان اسی کی زبان سے سننے میں آئی ایک دفعہ مقام باجمیرا میں مصعب بن زبیر کے عہد امارت میں اور دوسری دفعہ دیر الجاجم میں جب وہ عبدالرحمان بن الاشعث کے ساتھ تھا اسی دیر جاجم کی شکست کے روز جب کہ مخالفین کو وہ تلوار میں مار رہا تھا۔ معرکہ میں وہ قتل بھی ہوا۔ دیر جاجم میں جب یہ روایت اس نے بیان کی ہے تو ایک شخص نے اس سے کہا یہی ذکر باجمیرا میں تم نے کیا تھا۔ جب ہم لوگ مصعب بن زبیر کے ساتھ تھے۔ اس نے تم سے یہ نہ پوچھا کہ آخر تم کیوں کر بچ گئے اس پر عبداللہ غنوی نے کہا۔ سنو۔ ہمارا رئیس جب مارا گیا تو اس کے اصحاب بھی پانچ چھ شخصوں کے سوا سب قتل ہو گئے اب ہم نے مخالفوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ایک جماعت پر جس میں کوئی بیس آدمی ہوں گے حملہ کر دیا وہ سب متفرق ہو گئے میں پھرتا ہوا ایک گھوڑے تک پہنچ گیا اس پر زین بھی تھا۔ لگام بھی تھی۔ سوار پر اس کے کیا گذری مارا گیا یا اسے چھوڑ کر لڑنے کو اتر پڑا تھا مجھے کچھ نہیں معلوم میں نے لگام پر ہاتھ ڈالا رکاب میں پاؤں رکھا اور سوار ہو گیا۔

عبداللہ بن عقبہ کا فرار

مقفل کے سواروں نے میرا تعاقب کیا اور میرے قریب آ گئے میں نے گھوڑے کو ایڑ کی معلوم ہوا کہ وہ باد پا اپنا جواب ہی نہیں رکھتا۔ لوگوں نے میرے پیچھے گھوڑے ڈالے مجھے نہ پا سکے۔ میں بھی دوڑتا ہوا چلا اب شام ہو گئی تھی جب مجھے یقین ہو گیا کہ اب وہ مجھے نہیں پا سکتے تو میں گھوڑے کو پویہ اور دلکی چال سے لے کر چلا۔ اسی چال سے میں جا رہا تھا کہ ایک گنوار مل گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میرے آگے آگے چل بڑا راستہ جو کوفہ کو جاتا ہے اس پر مجھے لگا دے وہ اس حکم کو بجا لایا۔ ایک ساعت گذری ہو گی کہ میں کوثی تک پہنچ گیا اب میں نہر کے اس مقام پر آیا جہاں بہت وسیع و عریض تھی گھوڑا اس میں ڈال دیا اور پار اتر گیا یہاں سے اسی گھوڑے پر دیر کعب تک میں آیا اور گھوڑے کو باندھ دیا کہ دم لے اور میں بھی ذرا اونگھ گیا پھر بہت جلد بیدار اور گھوڑے کی پشت پر سوار ہو کر پچھلی رات کی تاریکی میں چل نکلا۔ جو کچھ رات رہ گئی تھی اسے غنیمت سمجھا۔ نماز صبح میں نے مزاحیہ میں پڑھی جو قبیلہ بنی سے دو فرسخ کے فاصلہ پر ہے۔ دن چڑھا تو میں نے ارادہ کیا کہ کوفہ میں داخل ہوں اور سیدھا شریک بن نملہ محاربی کے پاس جاؤں۔

عبداللہ بن عقبہ کو امان

غرض میں نے اس سے جا کر اپنا حال اور اس کے اصحاب کا سب بیان کر دیا اور یہ درخواست کی کہ مغیرہ سے مل کر میرے لیے امان مانگ لے۔ اس نے کہا انشاء اللہ تیرے لیے امان ہے تو تو بڑا مژدہ لایا ہے۔ آج رات بھر واللہ مجھے لوگوں کی فکر رہی۔ شریک بن نملہ فوراً مغیرہ کے پاس گیا اذن طلب کیا باریاب ہوا تو کہا میں ایک مژدہ بھی لایا ہوں اور ایک حاجت بھی رکھتا ہوں حاجت پوری کیجئے تو مجھ سے مژدہ بھی سنئے۔ کہا حاجت میں نے پوری کی۔ مژدہ سنا۔ کہا عبداللہ بن عقبہ غنوی کو امان دیجئے کہ یہ بھی خوارج کے ساتھ تھا کہا میں نے امان دی۔ آرزو تو واللہ مجھے یہ تھی کہ تو ان سب کو لے کر آتا اور میں سب کو امان دیتا کہا مبارک ہو وہ سب کے سب قتل ہو گئے۔ میرا دوست ان کے ساتھ ہی تھا اس کا بیان ہے اس کے سوا کوئی ان میں کا نہیں بچا کہا مقفل پر کیا گذری کہا خدا آپ کا بھلا کرے ہمارے اصحاب کو اس کا کچھ علم نہیں ہے۔ یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ابوالردائع و مسکین بن عامر نے آ کر فتح کی مبارکباد دی پھر یہ سرگذشت بیان کی مقفل بن قیس و مستورد بن علفہ ایک دوسرے سے لڑنے کو نکلے مستورد کے ہاتھ میں برچھی تھی مقفل کے ہاتھ میں تلوار تھی دونوں میں مقابلہ ہوا مستورد نے مقفل کے سینہ پر برچھی ماری کہ اس کے سنان پشت کو توڑ کر نکل آئی۔ مقفل نے تلوار اس کے سر پر لگائی جو دماغ تک اتر آئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرنے سے پیشتر ہی دونوں کا کام تمام ہو گیا۔

ابوالرداغ کا مشورہ

مسلم دبن علقمہ جب ساباط سے پل کی طرف بڑھا ہے اور اس نے پل کو کاٹ دیا ہے تو مقتل کے لشکر والوں کو یہی دھوکہ ہوا کہ وہ اس بار آکر ہم پر حملہ کیا چاہتا ہے اس بنا پر یہ لوگ ساباط کے تاریخی مقام سے اس صحرا کی طرف بڑھ گئے جو ساباط و مدائن کے درمیان واقع ہے وہاں صف بندی و سامان جنگ میں مشغول ہوئے جب عرصہ گذر گیا اور دشمن مقابلے میں آتے دکھائی نہ دیئے تو ابوالرداغ نے کہا کہ اس میں کچھ نہ کچھ بھید ہے کیا ہم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ ان لوگوں کا حال دریافت کر کے ہمیں اطلاع دے عبداللہ اور وہیب بن ابی اشاہ ازدی نے کہا کہ ہم دریافت کر کے آپ کو مطلع کرتے ہیں۔ یہ دونوں گھوڑوں کو اڑاتے پل کے قریب آئے دیکھا کہ پل کاٹ دیا گیا ہے۔ ان کو یہی گمان ہوا کہ انہوں نے ہم سے ہیبت کھا کر ہمارے رعب میں آکر پل کو قطع کر دیا ہے۔ وہاں سے گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے رئیس کے پاس آئے اور جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا۔ اس نے کہا تمہارا کیا گمان ہے انہوں نے پل اسی لیے کاٹ دیا ہے کہ ہماری ہیبت چھا گئی ہے۔ خدا نے ہمارا رعب ان کے دلوں میں ڈال دیا ہے۔ ابوالرداغ نے کہا سنتے ہو یقین مانو وہ لوگ بھاگے نہیں تم سے کید و مکر کیا ہے۔ میرا گمان واللہ یہی ہے کہ انہوں نے یہی کہا ہوگا کہ مقتل نے اپنے خاص خاص رفیقوں کو ابوالرداغ کے ساتھ تمہارے مقابل بھیج دیا ہے اگر ہو سکے تو ان کو یہیں پڑاؤ رہنے دو تم سب مقتل اور اس کے ساتھ جو لوگ ہیں ان کی طرف جتنا جلد ہو سکے روانہ ہو وہاں جا کر تمہیں معلوم ہوگا کہ سب کے سب بے خبر اطمینان سے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے پل کو بھی اسی لیے کاٹ دیا ہے کہ تم اس میں مشغول رہو ان کا تعاقب نہ کر سکو۔ اور وہ تمہارے امیر پر عین غفلت میں جا پڑیں اٹھو دوڑو ان کو جانے نہ دو۔

مفرور فوجیوں کی ترغیب جنگ

ابوالرداغ کی یہ بات اس طرح سب کے دل میں اتر گئی کہ سمجھ گئے جو کچھ اس نے کہا واقع میں یہی بات ہے۔ گاؤں والوں کو سب نے پکارا وہ دوڑے ہوئے آئے ان سے کہا بہت جلد پل باندھ دو اور بہت تاکید کر دی انہوں نے بھی دیر نہیں لگائی بہت جلد ہی پل سے فراغت پائی۔ یہ سب پار اتر گئے۔ اور دشمن کے تعاقب میں اس قدر جلد چلے کہ راہ میں کسی شے کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ انہیں کے نقش قدم پر چل رہے تھے جس سے پوچھتے تھے یہی کہتا تھا کہ ابھی ابھی وہ لوگ تم سے پیشتر جا چکے ہیں۔ بس اب تم ان کو پا گئے بہت ہی قریب تم پہنچ گئے ہو یہ لوگ اسی امید میں دوڑے چلے جاتے تھے کہ ان کو آگے نہ بڑھنے دیں۔ پہلے ان کو کچھ لوگ شکست خوردہ بھاگتے ہوئے دکھائی دیئے ایسے بے حواس کہ ایک طرف مڑ کر نہیں دیکھتا تھا۔ ابوالرداغ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے آگے بڑھ کر آواز دی ادھر آؤ یہ سن کر سب نے اس کے پاس پناہ لی۔ اس نے کہا تمہارا برا ہو کچھ تو سمجھ کیا جاتا ہے۔ بولے ہم کو کچھ خبر نہیں بس یکایک دشمن ہمارے لشکر پر ٹوٹ پڑے ہم اس وقت مجتمع بھی نہ تھے۔ انہوں نے اور بھی ہم کو متفرق و منتشر کر دیا پوچھا امیر پر کیا گذری کوئی بولا وہ میدان میں اترا اور لڑ رہا ہے۔ کسی نے کہا میں تو جانتا ہوں کہ مارا گیا۔ یہ سن کر اس نے کہا یارو میرے ساتھ پھر چلو اگر ہمارا امیر زندہ ہے تو اس کے ساتھ شریک ہو کر لڑیں گے اگر دیکھیں گے وہ قتل ہو گیا تو ہم خود دشمنوں سے قتال کریں گے۔ آخر ہم لوگ شہر کے نامور شہسواروں میں ہیں اسی دشمن سے لڑنے کے لیے ہم سب کا انتخاب ہوا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ حاکم کوفہ کی نظر سے تم گر جاؤ اگر دشمن کو تم پا جاؤ اور وہ معقل کو قتل کر چکے ہوں تو ان سے انتقام لیے بغیر یا بے مقابلہ کئے انہیں چھوڑ دینا قسم بخدا تمہیں زیبا نہیں ہے بس بسم اللہ کا نام لے کر روانہ ہوا۔

ابوالرداع کی کمک

غرض اب یہ بھی روانہ ہوئے اور ان کے ساتھ وہ بھی چلے جس کو ابوالرداع رستہ میں دیکھتا اسے پکارتا اور واپس لے چلتا جو گان لشکر سے بھی پکار کر کہہ دیا کہ جس جس رخ پر لوگ جا رہے ہوں ادھر سے انہیں واپس لے آؤ اسی طرح لوگوں کو ساتھ لیتے ہوئے سب معقل کے لشکر تک پہنچ گئے۔ دیکھا کہ لشکر کا علم بلند ہے اور معقل کے ساتھ کوئی دو سو شخص یا کچھ زیادہ سب کے سب بڑے شہسوار اور نامور رہ گئے ہیں اور سب کے سب پیادہ ہیں اور ایسی شدید جنگ ہو رہی ہے جو کچھ سننے میں نہ آئی ہوگی یہ لوگ اس وقت پہنچے ہیں کہ خوارج کو غلبہ ہونے کو تھا مگر اس پر بھی اصحاب معقل کو دیکھا کہ بڑی جوانمردی و شجاعت دکھا رہے ہیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ بھی لگ کو آ پہنچے تو خوارج پر کر حملہ کیا۔ اب خوارج وزاہٹ گئے اور یہ لوگ بھی ان تک پہنچ گئے ابوالرداع نے معقل کو دیکھا کہ میدان کی طرف رخ کئے لوگوں کو ابھار رہا ہے اور جنگ پر آمادہ کر رہا ہے ابوالرداع نے کہا میں فدا ہو جاؤں آپ پر تو آپ زندہ ہیں۔ معقل نے جواب میں ہاں کہا اور دشمن پر حملہ کیا۔ اور ابوالرداع نے اپنے اصحاب سے پکار کر کہا دیکھو تمہارا امیر زندہ سلامت موجود ہے بڑھو دشمنوں پر حملہ کرو یہ سن کر سب کے سب نے حملہ کیا۔ اس سے خوارج کے سواروں پر بہت سخت ٹکر پڑی۔ ادھر معقل اور اس کے اصحاب نے حملہ کیا۔

مستورد کا قتل

مستورد گھوڑے پر سے اتر پڑا اپنے اصحاب کو پکارا اے جانبازو سرفروشو زمین پر آ جاؤ۔ زمین پر ان ظالموں اور ان کمینوں سے سچے دل سے جہاد کرنے میں جو مارا جائے گا قسم ہے اس خدا کی کوئی معبود جس کے سوا نہیں کہ اس کے لیے جنت ہے یہ سن کر اس کے سر سے اس سرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک سب اتر پڑے اور ہم سب لوگ بھی اتر پڑے اور تلواریں کھینچ کھینچ کر مستورد کی طرف چلے۔ دن کی کئی ساعت اس طرح تلوار چلی کہ ایسا دن کبھی نہ پڑا ہوگا۔ مستورد نے معقل سے پکار کر کہا اے معقل مجھ سے لڑنے کو نکلی۔ معقل یہ سنتے ہی نکل آیا۔ سب نے قسمیں دے دے کر سمجھایا کہ اس کتے کے مقابل میں جسے خدا زندگی سے ناامید کر چکا ہے آپ کا مناسب نہیں ہے۔ معقل نے کہا واللہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص مجھے لڑنے کو پکارے اور میں ہچکچا جاؤں۔ یہ کہہ کر شمشیر بکف بڑھا۔ حریف نیزہ تانے مقابل ہوا۔ لوگوں نے پکار کر کہا اس کے ہاتھ میں نیزہ ہے نیزہ ہی سے اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ یہ بات بھی اس نے نہ مانی۔ مستورد نے بڑھ کر نیزہ مارا کہ پشت سے ناں اس کی نکل آئی۔ معقل نے تلوار ماری کہ اس کے دماغ تک اتر گئی۔ ادھر مستورد بے دم ہو کر گر پڑا۔

خارجی سپاہ کا خاتمہ

ادھر معقل بھی قتل ہو گیا۔ یہ جب لڑنے نکلا ہے تو کہتا گیا تھا کہ میں قتل ہو جاؤں تو تم لوگوں کا امیر عمرو بن محرز منقری ہوگا۔ غرض معقل جب مارا گیا تو فوج کا نشان عمرو بن محرز نے لیا اور یہ کہا کہ میں قتل ہو جاؤں تو امیر تمہارا ابوالرداغ ہوگا۔ ابوالرداغ بھی اگر قتل ہو جائے تو سب کا امیر مسکین بن عامر ہوگا۔ اور یہ شخص ابھی نوجوان خفتان شباب میں تھا یہ کہہ کر علم لیے ہوئے اس نے حملہ کیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ سب خوارج پر حملہ کر دیں پھر تو ان کو ذرا مہلت نہ دی سب کو قتل کر کے ڈال دیا۔

قیس بن الہیثم کی معزولی گرفتاری

اسی سال عبداللہ بن عامر نے عبداللہ بن خازم کو خراسان کا عامل مقرر کیا اور قیس بن الہیثم وہاں سے واپس آیا۔ سبب اس کا یہ ہوا کہ ابن عامر نے دیکھا کہ قیس دیر کے خراج بھیجتا ہے اور اس کے معزول کرنے کا اس نے ارادہ کر لیا۔ ابن خازم نے اس سے کہا مجھے والی خراسان مقرر کیجئے۔ میں آپ کو خراسان اور ابن الہیثم کی طرف سے بے فکر کر دوں گا اس پر ابن عامر نے اس کے نام پر فرمان لکھ دیا یا لکھنے کو تھا کہ قیس کو یہ خبر پہنچی کہ ابن عامر کا نام نے استخلاف کیا اور ہدیہ بھیجنا موقوف کر دیا وہ تم سے رنجیدہ ہو گیا ہے۔ اور ابن خازم کو عامل خراسان مقرر کیا ہے۔ ابن خازم کا نام سن کر قیس ڈر گیا کہ وہ آتے ہی جھگڑے نکالے گا اور حساب فہمی کرے گا۔ خراسان کو چھوڑ کر ابن عامر کے پاس چلا آیا۔ ابن عامر کو اس حرکت پر اور زیادہ غصہ آیا یہ کہہ کر کہ تو نے سرحد کو چھوڑ دیا، اس کو مارا بھی اور قید میں بھی ڈال دیا۔ ایک شخص بنی یشکر سے تھا اسے خراسان روانہ کیا۔ ایک روایت یہ ہے کہ اسلم بن زرعہ کلابی کو مقرر کیا۔

قیس بن الہیثم اور ابن خازم

ایک روایت یہ ہے ابن عامر نے عہد معاویہؓ میں قیس بن ہیثم کو والی خراسان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر کیا تھا۔ اس پر ابن خازم نے کہا آپ نے ایک ذلیل آدمی کو خراسان روانہ کیا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر جنگ پیش آئی تو لوگوں کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوگا اس میں ملک ضائع اور آپ کی نخیال والے رسوا ہو جائیں گے۔ ابن عامر نے پوچھا پھر کیا مناسب ہے اس نے کہا فرمان میرے نام پر لکھ دیجئے اگر وہ دشمن کے مقابلے سے منہ پھیرے گا تو میں اس کی جگہ پر آکر کھڑا ہوں گا۔ ابن عامر نے اس کے نام پر لکھ دیا۔ ادھر طخارستان کی ایک جماعت نے سرکشی کی اور قیس نے ابن خازم سے اس امر میں مشورہ کیا۔ اس نے یہ رائے دی کہ تم یہاں سے سرک جاؤ اور ابھی تمام اطراف وجوانب کے لوگوں کو جمع کرو۔ قیس یہ سن کر چل کھڑا ہو گیا کوئی منزل دو منزل کے فاصلے پر گیا ہو گا کہ ابن خازم نے اپنا فرمان بحال کر دکھایا اور سب کا رئیس بن کر دشمن کا مقابلہ کیا اور شکست دی۔ یہ خبر دونوں شہروں کوفہ و بصرہ میں اور شام میں پہنچی۔ قیس کی جماعت والے بہت ہی بگڑے انہوں نے کہا ابن خازم نے قیس کو بھی دھوکا دیا اور ابن عامر کو بھی۔ اس بات نے بہت طول پکڑا نوبت یہاں تک پہنچی کہ معاویہ رضؓ سے جا کر شکایت کی۔

ابن خازم کی طلبی و بحالی

معاویہ رضؓ نے ابن خازم کو بلا بھیجا۔ وہ آیا اور معذرت کی۔ معاویہؓ نے کہا۔ کل صبح تم لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا عذر پیش کرنا۔ ابن خازم نے اپنے احباب کے سامنے ذکر کیا کہ خطبہ پڑھنے کا حکم ہوا ہے اور مجھے بات کرنا بھی نہیں آتی۔ کل سب لوگ منبر کو گھیر کر بیٹھنا۔ جو کچھ میں کہوں اس کی تصدیق کرتے جانا۔ غرض دوسری صبح کو خطبہ پڑھنے کھڑا ہوا حق تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اس کے بعد کہا کہ خطبہ پڑھنا تو امام کا منصب ہے جیسے اس کے سوا چارہ ہی نہیں یا ایک احمق کا کام ہے جس کا دماغ چل گیا ہو جو منہ میں آئے بکتا چلا جائے میں نہ امام ہی ہوں نہ احمق ہوں۔ جو لوگ مجھے جانتے ہیں وہ اس بات سے خوب واقف ہیں کہ میں بڑا آزمودہ کار ہوں محل و موقع کو تاڑ لیتا ہوں اور فوراً دوڑ پڑتا ہوں، جان جوکھوں کے مقام سے قدم نہیں سرکاتا لشکر کشی میں چالاک تقسیم غنیمت میں انصاف پسند ہوں۔ تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ جو اس بات کو جانتا ہو میری تصدیق کرے۔ منبر کے گرد جو اس کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے سب نے کہا بے شک ایسا ہی ہے۔ پھر اس نے کہا امیر المومنین آپ کو بھی میں نے قسم دی ہے آپ بھی جو کچھ جانتے ہوں کہہ دیجئے۔ معاویہ رضؓ نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔

قیس بن الہیثم کی رہائی

روایت ہے کہ قیس خراسان سے ابن خازم کی مخالفت میں ابن عامر کے پاس چلا آیا ابن عامر نے اسے سو کوڑے مارے ڈاڑھی منڈوا ڈالی قید کر دیا۔ مگر اس کی ماں نے ابن عامر سے مانگ لیا اور اس نے رہا کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مروان اس سال امیر حج مقرر ہوا یہی عامل مدینہ بھی تھا۔ مکہ پر خالد بن العاص بن ہشام مقرر تھا کوفہ پر مغیرہ بن شعبہ اور منصب قضا پر کوفہ میں شریح بصرہ و فارس و سجستان و خراسان پر ابن عامر کی حکومت تھی اور عمیر بن شریح کو عہدۂ قضا رکھا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۳

زیاد بن ابوسفیان

۴۴ھ کے واقعات

امیر بصرہ ابن عامر کی شکایت

اسی سال عبدالرحمان بن ولید کے ساتھ مسلمان بلاد روم میں داخل ہوئے اور وہیں جاڑا بسر کیا۔ حبیب بن مسلمہ نے دریا میں جنگ کی۔

اسی سال معاویہ رضؓ نے ابن عامر کو حکومت بصرہ سے معزول کر دیا۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ ابن عامر بہت ہی نرم دل اور کریم الطبع تھا۔ جاہلوں کی دست درازی کو روکتا نہ تھا اسی سبب سے اس کے زمانہ میں بصرہ میں خرابیاں پھیلیں۔ ابن عامر نے زیاد سے اہل بصرہ کی شکایت کی اس نے کہا تلوار میان سے نکال کر ان کی خبر لو اس نے کہا ان کی اصلاح کے لیے اپنے نفس کی خرابی کروں یہ مجھے گوارا نہیں۔ ابن عامر کی حکومت اس قدر ضعیف تھی کہ کسی کو سزا نہ دیتا تھا چور کے ہاتھ نہ کاٹتا تھا لوگوں نے کہا بھی تو اس نے یہ جواب دیا کہ مجھے لوگوں سے ایک الفت ہے جس کے باپ یا بھائی کا ہاتھ میں نے قطع کیا ہو۔ اس سے پھر کیا چار آنکھ کروں گا۔ اسی زمانے میں ابن الکوا معاویہ رضؓ کے پاس گیا۔ معاویہ رضؓ نے یہاں کا حال اس سے پوچھا اس نے کہا بصرہ میں جاہلوں کا غلبہ ہے اور حاکم وہاں کا کمزور ہے۔ ابن عامر کو جو یہ خبر ہوئی تو اس نے طفیل بن عوف یشکری کو خراسان کا حاکم مقرر کر دیا اس سبب سے کہ ابن الکوا کو اس سے عداوت تھی۔ اس پر ابن کوا کہنے لگا کہ ابن دجاجۃ کیسا بے وقوف ہے جانتا ہے کہ طفیل کے حاکم خراسان ہونے سے میں جل جاؤں گا۔ خدا کرے دنیا میں جتنے یشکری ہیں سب کے سب مجھ سے عداوت کریں اور وہ سب کو حاکم بنا دے۔ یہ سبب ہوا معاویہ رضؓ کے ابن عامر کو معزول کر دینے کا اور حارث بن عبداللہ ازدی کو وہاں بھیج دینے کا۔

روایت ہے کہ ابن عامر نے لوگوں سے پوچھا سب سے زیادہ ابن کوا کا دشمن کون ہے عبداللہ بن ابی شیخ کا نام لیا گیا اس نے اسے حاکم خراسان مقرر کیا تھا جس پر ابن کوا نے وہ بات کہی جس کا ذکر ابھی گزرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عامر کی دمشق میں طلبی

ایک روایت یہ ہے کہ ابن عامر نے معاویہ رضؓ کے پاس ایک وفد روانہ کیا، یہ لوگ اس وقت پہنچے جس وقت اہل کوفہ کا وفد بھی وہاں آیا ہوا تھا اور ان میں ابن کوا الیشکری بھی تھا۔ معاویہ رضؓ نے ان لوگوں سے عراق خصوصاً اہل بصرہ کا حال پوچھا ابن کوا بولا امیر المومنین اہل بصرہ کو وہاں کے بیہودہ لوگ لوٹ کر کھا گئے اور حکومت کی طرف سے کچھ نہ ہو سکا اس کے ساتھ ہی ابن عامر کو معاویہ رضؓ کی نظر میں بہت ہی عاجز و کمزور اس نے ثابت کیا۔ معاویہ رضؓ نے اسے ڈرکا بھی کہ تم اہل بصرہ کی طرف سے کیا کہہ رہے ہو وہ لوگ خود یہاں موجود ہیں۔ یہ وفد جب بصرہ کو واپس ہوا تو ابن عامر سے سب ماجرا بیان کیا اس پر ابن عامر کو غیظ و غضب آیا اور کہنے لگا اہل عراق میں سب سے زیادہ کون شخص ابن کوا سے عداوت رکھتا ہے۔ عبداللہ بن ابی شیخ یشکری کا نام لیا گیا اور اس نے اسے والی خراسان کر دیا۔ جب ابن کوا نے یہ ذکر سنا تو وہ بات کہی جس کا ذکر گذرا۔ جب ابن عامر کا ناقابل ہونا بصرہ میں مشہور ہوا تو معاویہ رضؓ نے ملافات کرنے کے لیے اسے لکھ بھیجا۔

ابن عامر کی معزولی

ابن عامر نے قیس بن ہیثم کو اپنی جگہ پر چھوڑا اور خود معاویہ رضؓ کے پاس آیا معاویہ رضؓ نے اس کو عہدہ پر بحال کر دیا۔ جب وہ رخصت ہونے لگا تو معاویہ رضؓ نے کہا میں تین چیزوں کا تم سے سوال کرتا ہوں کہہ دو کہ مجھے منظور۔ ابن عامر نے کہا مجھے منظور اور میری ماں ام حکیم ہے۔ معاویہ رضؓ نے کہا میں نے جو عہدہ تم کو دیا ہے اسے واپس کرو اور خفا نہ ہو۔ کہا مجھے منظور۔ پھر کہا تمہاری جائداد جو عرفہ میں ہے مجھے دے دو۔ کہا مجھے منظور۔ کہا تمہارے جتنے مکان مکہ میں ہیں سب مجھے دے دو۔ کہا مجھے منظور۔ کہا تم نے پاس قرابت کیا۔ اب ابن عامر نے کہا امیر المومنین میں بھی آپ سے تین چیزوں کا سوال کرتا ہوں کہہ دیجئے کہ مجھے منظور۔ معاویہ رضؓ نے کہا مجھے منظور اور ہندہ میری ماں ہے۔ کہا میری جائداد جو عرفہ میں ہے مجھے واپس کر دیجئے۔ کہا مجھے منظور۔ کہا میرے کسی عامل سے حساب نہ لیا جائے اور میرے کسی امر سے تعرض نہ کیا جائے۔ کہا مجھے منظور۔ کہا اپنی بیٹی ہند میرے نکاح میں دیجئے۔ کہا مجھے منظور۔ یہ بھی روایت ہے کہ معاویہ نے ابن عامر سے کہا کہ یا تو یہ بات قبول کرو کہ ہم تم سے باز پرس کریں اور جو کچھ مال تم کو پہنچا ہے اس کا حساب کریں اور بعد اس کے تم کو تمہارے عہدہ پر بحال کر دیں یا اپنی حکومت سے دست بردار ہو جاؤ۔ میں وہ سب مال جو تم کو پہنچا ہے چھوڑ دیتا ہوں۔ اس پر ابن عامر نے عہدہ سے ہاتھ اٹھایا اور سب مال کی باز پرس سے برأت حاصل کی۔

ابن عامر اور زیاد بن ابی سفیان میں رنجش

اسی سال معاویہ رضؓ نے زیاد بن سمیہ کو اپنے باپ ابوسفیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نسب میں شریک کیا زیاد جب معاویہ رضؓ کے پاس حاضر ہوا ہے تو ایک شخص بنی عبد قیس کا اس کے ساتھ آیا تھا اس نے زیاد سے کہا کہ ابن عامر میرے محسنوں میں ہے تمہاری اجازت ہو تو میں اس سے ملوں۔ زیاد نے کہا اس شرط پر کہ تمہارے اس کے درمیان جو کچھ باتیں ہوں مجھ سے آکر بیان کر دینا اس نے کہا بہت اچھا۔ اجازت مل گئی اور یہ ابن عامر سے ملا۔ اس نے کہا "ہاں ہاں ابن سمیہ میرے امور میں اعتراضات کیا کرتا ہے اور میرے عاملوں کو برا کہتا ہے۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ قریش سے ایک قسامہ لے کر آؤں گا (پچاس آدمی جو قسم کھائیں) وہ اس بات پر حلف کریں گے کہ ابو سفیان نے کبھی سمیہ کی صورت تک نہیں دیکھی" جب یہ واپس ہوا تو زیاد نے حال پوچھنا چاہا پہلے اس نے بیان کرنے سے انکار کیا اس نے کسی طرح نہ چھوڑا آخر اسے کہہ دینا پڑا۔ زیاد نے جا کر معاویہ رضؓ سے سارا ماجرا بیان کیا۔ معاویہ رضؓ نے اپنے حاجب کو حکم دے دیا کہ ابن عامر آنے لگے تو پہلے ہی پھاٹک پر سے اس کے راہوار کے منہ پر مار کر واپس کر دے۔ اس نے اس حکم کی تعمیل کر دی۔ ابن عامر نے یزید سے آکر شکایت کی۔ یزید نے پوچھا تم نے زیاد کا تو کچھ ذکر نہیں کیا تھا۔ ابن عامر نے کہا کیا تو تھا۔ یہ سن کر یزید اسے اپنے ساتھ لیے ہوئے معاویہ رضؓ کے پاس آیا۔ معاویہ رضؓ نے ابن عامر کو دیکھتے ہی مجلس برخاست کی اور محل کی طرف رخ کیا۔ یزید نے یہ دیکھا تو ابن عامر سے کہا تم بیٹھو وہ کب تک اپنی نشست کو چھوڑ کر گھر میں بیٹھے رہیں گے۔

امیر معاویہؓ اور ابن عامر میں مصالحت

ان دونوں کو بیٹھے ہوئے بہت دیر ہو گئی تو معاویہ رضؓ محل سے برآمد ہوئے۔ ہاتھ میں ان کے ایک چھڑی تھی اسے دروازوں پر مارتے جاتے تھے اور یہ شعر کسی کا پڑھتے جاتے تھے۔

ہماری اور راہ ہے اور تمہاری اور اس بات کو سب لوگ جان چکے ہیں ——— پھر بیٹھ گئے اور ابن عامر سے کہا کیا تمہیں نے زیاد کے باب میں زبان کھولی ہے۔ سنو واللہ تمام عرب اس سے آگاہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں سب سے زیادہ معزز میں تھا اور اسلام نے اور بھی میری عزت بڑھا دی زیاد کے سبب سے کچھ کمی مجھ میں تھی جو پوری ہو گئی ہو یا میری ذلت عزت سے بدل گئی ہو یہ بات ہرگز نہیں ہے ہاں اس کو میں نے جس بات کا حقدار پایا وہ سلوک اُس کے ساتھ میں نے کیا۔ ابن عامر نے کہا امیر المومنین میں اپنے قول سے رجوع کرتا ہوں زیاد کی جس میں خوشی ہو وہی بات زبان سے نکالوں گا۔ معاویہ رضؓ نے کہا اب ہم بھی جس میں تمہاری خوشی ہو گی وہی بات کریں گے۔ ابن عامر اٹھ کر زیاد کے پاس گئے اور اسے راضی کر لیا۔ روایت ہے کہ زیاد کوفہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب آیا تو کہنے لگا کہ میں جس واسطے تمہارے پاس آیا ہوں اور جس بات کا تم سے طالب ہوں اس میں تمہاری ہی بہتری ہے۔ سب نے کہا ہم سے جو کچھ تم چاہتے ہو کہو۔ اس نے کہا معاویہ رضؓ کے نسب میں مجھے شریک کر دو۔ لوگوں نے کہا کہ جھوٹی گواہی تو ہم نہیں دے سکتے۔ اب زیاد بصرہ میں آیا وہاں ایک شخص نے اس کے موافق گواہی دے دی۔

امیر حج معاویہؓ بن ابی سفیان

اس سال کا حج معاویہ رضؓ کے ساتھ لوگوں نے کیا اسی سال مروان نے مسجد میں مقصورہ بنایا اور ۴۳ھ میں جو حکام و عمال بلاد و امصار میں تھے جن کا ذکر کر چکے وہی لوگ اس سال بھی اپنے اپنے منصب پر رہے۔

۴۵ھ کے واقعات

حارث بن عبداللہ کی معزولی

معاویہؓ نے ابن عامر کو معزول کر کے اسی سال کے شروع میں حارث بن عبداللہ ازدی الشامی کو بصرہ کا عامل مقرر کیا۔ معاویہ رضؓ کو منظور تھا کہ زیاد کو یہ عہدہ دے لیکن فرس محل کی طرح دگھڑ دوڑ کا وہ گھوڑا جو جیتے تو حصہ لے ہارے تو کچھ نہ دے) حارث کو عامل بصرہ کر دیا تھا۔ حارث نے اپنا رئیس شرطہ عبداللہ بن عمرو بن غیلان ثقفی کو مقرر کیا تھا۔ چار مہینے بعد معاویہؓ نے حارث کو معزول کر کے زیاد کو والی بصرہ مقرر کیا۔

زیاد بن ابی سفیان کا امارت بصرہ پر تقرر

زیاد پہلے کوفہ میں سلمان بن ربیعہ باہلی کے گھر میں اترا۔ مغیرہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ زیاد والی کوفہ ہو کر آیا ہے۔ انہوں نے دائل حضرمی کو جسے ابو ہنیدہ بھی کہتے تھے اس بات کی خبر لگانے کے لیے زیاد کے پاس بھیجا یہ زیاد کے پاس آیا مگر کچھ حال نہ کھلا۔ شگون و فال میں اسے بہت دخل تھا واپس جانے کے لیے زیاد کے پاس سے نکلا تو کوے کو بولتے سنا پلٹ کر اس نے زیاد سے کہہ دیا کہ یہ کوا تو تم کو یہاں سے روانہ ہونے کے لیے کہہ رہا ہے۔ اسی دن ایک قاصد معاویہؓ کا زیاد کے پاس یہ حکم لے کر پہنچا کہ بصرہ کی طرف روانہ ہو۔ یہ بھی روایت ہے کہ مغیرہ امارت کوفہ پر تھے کہ انہیں خبر ملی کہ زیاد اس منصب پر آیا چاہتا ہے انہوں نے قطن بن عبداللہ حارثی کو بلا کر کہا کہ تم میرا اتنا کام کر دو گے کہ جب تک میں معاویہ رضؓ کے پاس جا کر واپس آؤں کوفہ کی نگرانی کرتے رہو۔ اس نے کہا مجھ سے یہ نہیں ہو سکے گا۔ اب انہوں نے عنیفہ بن نہاس عجلی کو بلوایا اور یہی استدعا اس سے کی اس نے منظور کر لیا۔ مغیرہ معاویہ رضؓ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس جانے کو روانہ ہو گئے اور جا کر ان سے درخواست کی کہ مجھے معزول کر دیجئے اور وہ سب مکان جو مقام قرقیسا جوار بنی قیس میں واقع ہیں مجھے عنایت کیجئے یہ سن کر معاویہؓ کو ان سے شر و فساد کا اندیشہ ہوا قسم کھا کر کہا کہ واللہ تم اپنی خدمت پر واپس چلے جاؤ۔ انہوں نے انکار کیا معاویہؓ کی بدگمانی اور زیادہ ہو گئی اور آخر ان کو واپس آنا ہی پڑا۔ رات گئے کوفہ پہنچے اور دارالامارہ کا دروازہ کھٹکھٹایا ایک نگہبان جو قصر کے اوپر پہرہ دے رہا تھا کہتا ہے کہ مغیرہ کے دروازہ کھٹکھٹانے سے ہم سب لوگوں میں تشویش پھیل گئی اور مغیرہ کو یہ خوف ہوا کہ کہیں اوپر سے پتھر نہ آئے۔ اپنا نام بتا دیا پہرے والا کوٹھے سے اتر کر آیا خیر مقدم کہا اور سلام کیا مغیرہ نے کسی کا شعر پڑھا۔

اے ام عمرو جب میں دور کے سفر پر آمادہ ہوں تو مجھ سے ملتی رہ۔

اور کہا ابن سمیہ کے پاس ابھی جا اسے شہر سے نکال دے دیکھ پل کے اس پار جا کر اسے صبح ہو۔ غرض یہاں سے لوگ روانہ ہوئے اور صبح ہونے کے پیشتر ہی زیاد کو پل کے پار کر دیا۔

زیاد کی بصرہ میں آمد

معاویہؓ نے زیاد کو بصرہ و خراسان و سیستان کا حاکم کر دیا پھر ہند و بحرین و عمان بھی اس کے ماتحت کر دیئے۔ آخر ربیع الآخر یا غرہ جمادی الاولیٰ ۴۵ھ میں زیاد بصرہ میں داخل ہوا۔ اس وقت فسق و فجور بصرہ میں علانیہ طور پر پھیلا ہوا تھا۔ زیاد نے خطبہ بتراء (جس میں حمد باری تعالیٰ سے ابتدا نہ کی جائے) پڑھا یہ بھی کہا گیا ہے کہ حمد باری تعالیٰ بھی کہی۔

خطبہ زیاد

خدا کے افضال و احسان کا شکر ہے اور ہم اس سے مزید نعمت کے خواستگار ہیں۔ خداوندا جس طرح تو نے نعمتیں ہم کو عطا فرمائی ہیں اسی طرح شکر نعمت کے ادا کرنے کی توفیق بھی ہم کو دے۔

سنو۔ سخت جہالت اندھا دھند گمراہی اور بدکاری جو دوزخ کو ہمیشہ کے لیے مشتعل کر دیتی ہے۔ یہ وہی امور عظیمہ ہیں جو تم میں سے ناوقف لوگ کر گزرتے ہیں اور عقلا کو بھی لپیٹ لیتے ہیں بوڑھے ان افعال سے پرہیز نہیں کرتے بچے وہی باتیں سیکھتے جاتے ہیں۔ تم نے تو جیسے آیات ربانی کو سنا ہی نہیں خدا کی کتاب کو پڑھا ہی نہیں پرجا نتے ہی نہیں کہ خدا نے طاعت گزاروں کے لیے کیسا ثواب اور گناہگاروں کے لیے کس قدر عذاب مہیا کیا ہے جس سے چھٹکارا ہی نہیں۔ کیا تم بھی ان لوگوں میں ہو جن کی آنکھوں میں حرص دنیا نے خاک جھونک دی۔ جن کے کانوں میں ہوس و خواہش نے ٹھیٹھیاں دے دیں جنہوں نے باقی کو چھوڑ کر فانی کو پسند کیا۔ دیکھتے نہیں کہ تم نے اسلام میں وہ بدعت کی جس پہلے کسی نے نہ کی تھی۔ خوابات کھلے رہنے دیئے کمزور بیچاروں کو دن دھاڑے لٹنے دیا۔ جن کی گنتی کچھ کم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ کیا باغیوں کو دن کی لوٹ مار اور رات کی شب گردی سے روکنے والے تم میں نہ تھے۔ قرابت کا تم نے خیال کیا اور دین سے دور رہے۔ کوئی عذر تو نہیں اور معذور بنتے ہو۔ اچکوں کی پردہ پوشی کرتے ہو۔

تم میں سے ہر شخص ایک نالائق کی پیروی کرتا ہے جیسے کسی کو عذاب کا ڈر ہو نہ قیامت کا اندیشہ ——— نالائقوں کے نقش قدم پر چلے تو پھر تم کہاں کے لائق رہے۔ تم ان کو اپنی پناہ میں اس طرح لیے رہے کہ انہوں نے اسلام کی ہتک عزت کی اور پھر تمہارے پس پشت گوشۂ رسوائی میں آکر چھپ رہے۔ جب تک میں ان کی جائے پناہ کو ڈھا نہ دوں اور جلا کے خاک نہ کر ڈالوں مجھے کھانا پینا حرام ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس امر کا انجام اسی طرح ہوگا جس طرح آغاز ہوا۔ نرمی کی جائے گی مگر ایسی جس میں کمزوری نہ ثابت ہو۔ سختی کی جائیگی مگر ایسی کہ جس میں جبر و تعدی نہ ہو۔ واللہ میں غلام کا مواخذہ آقا سے، مسافر کا مقیم سے مستمند کا اقبال مند سے بیمار کا تندرست سے کروں گا۔ کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے دوست سے ملے گا تو یہ مثل زبان پر ہوگی۔ انج یا سعد فقد ھلک سعید۔[1] یا یہ ہوگا کہ تمہاری برچھیاں میرے لیے سبدھی ہو جائیں گی۔

منبر پر جھوٹ کہنا دائمی رسوائی کا باعث ہوتا ہے۔ تم پر میرا کوئی جھوٹ ثابت ہو جائے تو میری نافرمانی کرنا تمہیں جائز ہے۔ تم میں سے کسی پر ڈاکہ پڑے تو اس کے نقصان کا ضامن میں ہوں۔ دیکھو شب گردی کی شکایت میرے پاس نہ آنے پائے جو شب گرد گرفتار ہو کر میرے پاس آئے گا میں قتل ہی کر ڈالوں گا۔ بس تمہیں اتنی مہلت دیتا ہوں جتنے عرصے میں کوفہ تک خبر لے جائیں اور واپس آجائیں۔ دیکھو کسی سے دعویٰ جاہلیت میں نہ سنے پاؤں جس کو میں سنوں گا کہ ایسا کلمہ زبان سے نکالا میں اس کی زبان ہی کاٹ ڈالوں گا۔ تم لوگوں نے وہ کرتوت نکالے جو پہلے نہ تھے۔ ہم نے بھی ہر گناہ کے لیے سزا نکال رکھی ہے۔ کوئی کسی کو ڈبو دے گا تو میں بھی اسے ڈبو دوں گا کوئی آگ لگائے گا تو میں بھی اسے جلا دوں گا۔ کوئی شخص کسی گھر میں سیندھ دے گا تو میں بھی اس کے قلب میں سوراخ ڈال دوں گا کوئی اگر کسی شخص کے لیے قبر کھودے گا میں اسی کو جیتا اس میں گاڑ دوں گا۔ اپنے ہاتھ کو اپنی زبان کو مجھ پر دراز نہ کرنا میں بھی اپنا ہاتھ اپنی ایذا رسانی تم سے باز رکھوں گا۔

عام رسم و دستور کے خلاف کوئی حرکت کسی سے سرزد ہوگی تو میں اس کی گردن ماروں گا۔ میرے اور کچھ لوگوں کے درمیان عداوت چلی آتی ہے۔ اب میں نے ان باتوں کو کانوں کے پیچھے اور قدموں کے نیچے ڈال دیا۔ تم میں جو نیک لوگ ہیں انہیں چاہیئے اپنی نیکی کو زیادہ کریں۔ جو بد لوگ ہیں۔ اپنی بدی سے باز آئیں۔

---

[1] یعنی اے سعد تم بچو سعید تو ہلاک ہو چکا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر میں یہ نہ جانوں کہ میری دشمنی کسی شخص کو مارے ڈالتی ہے۔ جب بھی میں اس کا پردہ فاش نہ کروں جب تک کہ دوگردانی و روکشی علانیہ میرے ساتھ نہ کرے ہاں اس صورت میں اسے میں دم نہ لینے دوں گا۔ اب تم اپنے کاموں میں از سر نو مصروف ہو جاؤ اور اپنے خیالات کو درست کرو۔ کتنے ہی لوگ میرے آنے سے رنجیدہ ہوئے ہیں جو خوش ہو جائیں گے اور کتنے ہی لوگ میرے آنے سے خوش ہوئے ہیں۔ وہ رنجیدہ ہو جائیں گے۔

ایہا الناس ہم لوگ تمہارے رئیس ہیں تمہاری حمایت کرنے والے ہیں۔ خدا نے جو حکومت ہمیں عطا کی۔ اسی کی رو سے ہم تم پر حکم چلائیں گے خدا نے جو مال غنیمت ہم کو بخشا ہے۔ اس سے ہم تمہاری حمایت کریں گے۔ ہمارا حق تم پر یہ ہے کہ ہماری مرضی کے موافق ہماری اطاعت کرو اور تمہارا حق ہم پر یہ ہے کہ اپنی اس حکومت میں عدل کریں۔ ہماری خیر خواہی کر کے تم اپنے کو ہمارے عدل کا اور مال کا مستحق بناؤ۔ اور جان لو کہ میں اگر کوتاہی بھی کروں تو تین باتوں میں ہرگز ایسا نہ کروں گا۔ کوئی حاجت مند آدھی رات کو بھی میرے پاس آئے گا تو میں اس سے روپوش نہ ہوں گا۔ کسی کی تنخواہ کو یا وظیفہ کو عین وقت پر ادا ہونے سے نہ روکوں گا۔ تمہارے لیے کسی فوج کو بھی نہ روکھوں گا۔

تمہیں چاہیئے کہ اپنے ائمہ کی بہبود کے لیے خدا سے دعا کرو۔ یہ سب تمہارے حاکم ہیں تمہیں ادب دینے والے ہیں تمہاری جائے پناہ ہیں جن کا سہارا تم رکھتے ہو۔ اور سنو تم نیک ہو جاؤ گے تو وہ بھی نیک ہو جائیں گے۔ ان کی طرف سے دل میں بغض نہ رکھو کہ اس سے تم غم و غصہ میں ہمیشہ مبتلا رہو گے۔ ایسی حاجت کے طلب گار نہ ہو جو پوری کی جائے تو تم کو ضرر پہنچائے۔ میں خدا سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہر ایک کی مدد ہر ایک کے مقابلے میں کیا کرے۔ جب دیکھنا کہ میں تم لوگوں میں کوئی حکم جاری کرنا چاہتا ہوں تو اسے آسانی سے جاری ہونے دو۔ اور قسم بخدا تم میں سے بہت لوگ میرے ہاتھ سے مارے جائیں گے ہر شخص کو چاہیئے کہ میرے کشتوں میں شامل ہونے سے حذر کرے۔

عبداللہ بن اہتم اور زیاد

عبداللہ بن اہتم نے کھڑے ہو کر کہا اے امیر میں اعتراف کرتا ہوں کہ خدا نے آپ کو دانائی اور قوت فیصلہ عنایت فرمائی ہے۔ زیاد نے کہا تم نے غلط کہا یہ مرتبہ حضرت داؤدؑ کو ملا تھا۔ احنف نے کہا اے امیر آپ نے جو کچھ کہا خوب کہا لیکن آرائش کے بعد ستائش اور عطا کے بعد سپاس چاہیئے ہم کبھی تعریف نہ کریں گے جب تک امتحان نہ کر لیں۔ زیاد نے کہا یہ بات صحیح ہے۔ پھر ابن اوریہ آہستہ آہستہ یہ کہتا ہوا اٹھا کہ تم نے جو کچھ بیان کیا خدا نے اس کے خلاف خبر دی ہے فرماتا ہے "وابراھیم الذی وفی الا تزر وازرۃ وزر اخری وان لیس للانسان الا ما سعی"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی صحف موسیٰ و ابراہیم میں لکھا ہے کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور انسان جیسا کرے گا ویسا پائے گا" اسے زیاد تم نے جو وعدہ کیا اس سے بہتر خدا نے ہم سے وعدہ کیا۔ زیاد نے جواب دیا کہ تم لوگ جو بات چاہتے ہو ہم خون کے دریا میں پیرے بغیر وہاں تک پہنچ نہیں سکتے۔

شعبی کی زبانی یہ نقل ہے کہ میں نے جس خوش بیان کو تقریر کرتے سنا اس اندیشہ میں کہ کہیں اب بگڑ نہ جائے یہی جی چاہا کہ بس خاموش ہو رہے مگر زیاد ایسا نہ تھا وہ تو جس قدر زیادہ تقریر کرتا اس کا کلام اتنا ہی جید ہوتا جاتا۔

اہل بصرہ پر پابندیاں

زیاد نے خدمت شرط عبداللہ بن حصن کو دی اور لوگوں کو اتنی مہلت دی کہ کوفہ تک خبر پہنچا کر واپس آسکیں اور عشا کی نماز سب کے بعد پڑھا کرتا تھا۔ اور کسی شخص سے کہتا تھا کہ سورہ بقر یا اتنا ہی بڑا اور سورہ قرآن شریف سے بہ ترتیل تلاوت کرے اس سے فارغ ہونے کے بعد اتنا توقف اور کرتا تھا کہ چلنے والا مقام خورینہ تک پہنچ جائے اب صاحب شرطہ کو یہ حکم ہوتا تھا کہ نکلے اور جسے پائے قتل کرے ایک رات کا ذکر ہے کہ کسی اعرابی کو زیاد کے پاس پکڑ لائے۔ اس سے زیاد نے پوچھا کہ جو حکم پکارا گیا تھا تو نے سنا تھا اس نے کہا بخدا میں نے نہیں سنا میں اپنی دو حمیل اونٹنی کو لیے ہوئے آرہا تھا کہ رات ہوگئی اور مجبور ہو کر ایک مقام پر صبح تک ٹھہرنے کا ارادہ کر لیا مجھے مطلق علم نہیں ہے کہ امیر نے کیا حکم دیا تھا۔ زیاد نے جواب دیا۔ واللہ مجھے یہی گمان ہے کہ تو سچ کہتا ہے لیکن تیرے قتل کرنے ہی میں اس امت کی بہتری ہے۔ حکم دیا اور اس کی گردن ماری گئی۔ زیاد پہلا شخص ہے جس نے احکام شاہی کو بہت شدید کر دیا۔ جس نے معاویہؓ کی سلطنت کو مستحکم کر دیا۔ جس نے لوگوں کو اطاعت گذاری پر مجبور کر دیا جس نے سزا دینے میں سفاکت کی جس نے تلوار کو برہنہ کیا جس نے تہمت پر گرفتار کر لیا۔ جس نے شبہ پر سزا دے دی۔ اس کی شاہی کے زمانہ میں لوگ اس سے بے حد ڈرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک کو ایک سے کچھ کھٹکا نہ رہا تھا۔ کسی شخص کی کوئی چیز گر پڑتی تو کوئی اسے نہ چھوتا جس کا مال تھا وہی جب آتا تو اٹھا لیتا۔ عورت اپنے گھر کا دروازہ بند کیے بغیر سو رہتی۔ ایسا اس نے انتظام کیا جو کبھی دیکھنے میں نہ آیا تھا۔

مدینہ رزق کی تعمیر

اس کی ہیبت لوگوں کے دلوں میں اس قدر سمائی ہوئی تھی کہ اتنی کسی کی ہیبت آج تک نہ ہوئی تھی۔ تنخواہیں اس نے جاری کیں اور مدینہ رزق[1] تعمیر کیا۔ ایک دفعہ زیاد نے

---

[1] محکمہ تقسیم ارزاق اتنا بڑا تھا کہ ایک شہر معلوم ہوتا تھا۔ مترجم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمیر کے گھر سے گھنٹی کی آواز سنی پوچھا کہ یہ کیا ہے کہا گیا کہ پاسبانی۔ کہا اسے موقوف کر دیں۔ اصطخر سے جو مال انہوں نے حاصل کیا ہے۔ اس میں کچھ جاتے گا تو میں اس کا ضامن ہوں۔ اس کے ملازمین شرطہ چار ہزار تھے ان لوگوں پر سرکردہ عبداللہ بن حصین تھا جو صاحب مقبرہ ابن حصین اور قبیلہ بنی عبید بن ثعلبہ سے تھا اور عبد بن قیس تمیمی صاحب طاق عبد تھا یہ دونوں اہل شرطہ کے سردار تھے ایک دن یہ دونوں حربے ہاتھ میں لیے ہوئے زیاد کی اردلی میں اس کے آگے چل رہے تھے کہ دونوں میں نزاع ہو گئی۔

زیاد نے کہا اے عبد حربہ ہاتھ سے ڈال دے اس نے ڈال دیا۔ جب سے لے کر زیاد کے مرنے تک ابن حصین اس عہدہ پر باقی رہا۔ کہا گیا ہے کہ بدکار و بدا طوار لوگوں کے امور پر زیاد نے عبد کو مقرر کیا وہ ایسے ہی لوگوں کی تلاش میں رہا کرتا تھا۔

بصرہ میں امن و امان زیاد سے کسی نے کہا کہ راہیں پرخطر ہیں اس نے جواب دیا کہ بصرہ میں پہنچنے کے سوا مجھے کسی بات کی فکر نہیں ہے بصرہ میں غلبہ حاصل کر لوں اور انتظام کر دوں اگر اہل بصرہ مجھ پر غالب ہو گئے اور شہروں کے لوگ تو زیادہ تر غالب ہو جائیں گے۔ بصرہ کا انتظام جب کر چکا تو اور بھی جہاں تک اس سے ہو سکا مستحکم کر دیا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ یہاں سے لے کر خراسان تک ایک ڈھیلی کسی کی جاتی رہے تو مجھے معلوم ہو جائے گا کہ کس نے چرائی ہے۔

اس نے مشائخ بصرہ کے پانسو نام لکھے جو اس کی صحبت میں تھے اور تین سو پانسو تک ان کا ذریعہ کفاف معین کر دیا۔ اس پر حارثہ بن بدر نے اس کی شان میں قصیدہ لکھا۔

صحابہ کبارؓ کی حکومت میں شرکت زیاد نے اصحاب نبی میں سے چند شخصوں کو اپنے ساتھ شریک کیا ان حضرات میں سے عمران بن حصین خزاعی کو بصرہ کا قاضی مقرر کیا حکم بن عمرو غفاری کو والی خراسان کر دیا۔ انہیں لوگوں میں سمرہ بن جندب و انس بن مالک و عبدالرحمن بن سمرہ کا بھی نام ہے۔ عمران نے اپنی خدمت سے استعفیٰ دیا زیاد نے قبول کر لیا۔ اور عبداللہ بن فضالہ لیثی کو پھر ان کے بھائی عاصم بن فضالہ کو پھر رزارہ بن اوفی حرشی کو قاضی مقرر کیا اور رزارہ کی بہن لبابہ زیاد کے پاس تھی۔

زیاد پہلا شخص ہے جس کے آگے آگے حربے اور ڈنڈے ہاتھوں میں لیے ہوئے سپاہی دوڑا کرتے تھے۔ اس نے پانسو سپاہی پہرہ پر مقرر کئے تھے کہ وہ مسجد کو چھوڑ کر کہیں جا سکتے نہ تھے۔ شیبان جو صاحب مقبرہ شیبان اور قبیلہ بنی سعد سے ہے ان کا سردار تھا۔

خراسان کی تقسیم زیاد نے خراسان کے چار صوبے کر دیئے تھے۔ مرو پر امیر ابن احمر یشکری کو۔ ابرشہر پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلید بن عبداللہ حنفی کو۔ مرد روذ و فاریاب و طالقان پر قیس لہیثم کو بہرات و بادغیس و فارس و بوشنج پر نافع بن خالد طاحی کو مقرر کیا تھا۔

نافع پر عتاب

ایک دفعہ نافع پر زیاد نے عتاب کیا قید کر لیا اور ایک لاکھ کوئی کہتا ہے آٹھ لاکھ کا جرمانہ اس کے نام پر لکھا۔ سبب یہ ہوا کہ زیاد کے پاس فادزہر کا بنا ہوا ایک خوانچہ کسی نے بھیجا تھا اس کے چاروں پائے فادزہر کے تھے۔ نافع نے ایک پایہ اس کا نکال کر سونے کا پایہ لگا دیا خوانچہ اپنے غلام کے ہاتھ زیاد کے پاس روانہ کیا اس کا نام زید تھا۔ یہ نافع کے تمام امور میں بہت دخیل تھا اس نے زیاد سے نافع کی شکایت کی۔ اس سے کہہ دیا کہ نافع نے آپ کے ساتھ خیانت کی ہے خوانچہ کا ایک پایہ نکال کر اس کی جگہ سونے کا پایہ لگا دیا ہے۔

نافع کی رہائی

چند شخص بزرگان ازد میں سے جن میں سیف بن وہب معولی شریف قوم تھا زیاد کے پاس آئے وہ مسواک کر رہا تھا۔ سیف نے یہ شعر پڑھا۔

اذکر بنا موقف افراسنا بالحصر اذ الت الینا فقیر

یعنی مقام حنو میں گھوڑوں کو روک کر ہمارا ٹھہر جانا ذرا یاد کر۔ جب کہ تجھے اس بات کی ضرورت تھی۔ صبرہ نے ایک زمانے میں زیاد کو پناہ دی تھی اس شعر میں وہی بات زیاد کو یاد دلائی ہے۔ زیاد نے کہا ہاں یعنی مجھے یاد ہے اور اپنا حکم نامہ منگوا کر مسواک سے جرمانہ کو مٹا دیا۔ اور نافع کو قید سے رہا کیا۔

پھر زیاد نے نافع و خلید و امیر کو معزول کر کے حکم بن عمرو بن مخدوج بن نعیلہ کو حاکم مقرر کیا۔ نعیلہ غفار کا بھائی تھا لیکن یہ لوگ بہت کم تھے اس سبب سے غفاری کہلاتے ہیں۔

امارت خراسان پر حکم بن عمرو کا تقرر

زیاد نے اپنے حاجب کو یہ حکم دیا تھا کہ حکم کو بلائے مطلب یہ تھا کہ حکم بن ابی العاص ثقفی کو بلائے حاجب باہر آیا تو حکم بن عمرو غفاری کو دیکھا وہ ان کو لے کر زیاد کے پاس آیا زیاد دیکھتے ہی کہنے لگا یہ شخص صاحب شرف ہے رسول اللہ کی صحبت سے شرف پا چکا ہے اور ان کو خراسان کا حاکم مقرر کر دیا پھر ان سے کہا تمہیں اس عہدہ پر سرفراز کرنے کا میرا ارادہ نہ تھا لیکن خدائے عزوجل کو یہی منظور تھا۔ حکم بن عمرو غفاری کے ساتھ زیاد نے کچھ لوگوں کو اضلاع پر مقرر کیا اور حکم کی اطاعت کرنے کو سب سے کہہ دیا یہ سب لوگ تحصیل خراج کا کام کرتے تھے۔ یعنی اسلم بن زرعہ خلید بن عبداللہ حنفی۔ نافع بن خالد طاحی۔ ربیعہ بن عسل یربوعی۔ امیر بن احمر یشکری حاتم بن نعمان باہلی۔

حکم بن عمرو کی وفات

حکم بن عمرو نے طخارستان میں جہاد کیا غنیمت میں مال خطیر حاصل ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے انتقال کیا مرتے وقت انس بن ابی اناس بن زنوم کو اپنا خلیفہ کیا اور زیاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو لکھ بھیجا کہ میں نے اس شخص کو خدا کے لیے اور مسلمانوں کے لیے تمہارے لیے انتخاب کیا۔ زیاد نے یہ دیکھ کر کہ خداوند ندا میں اس شخص کو نہ تیرے دین کے لیے نہ مسلمانوں کے لیے نہ اپنے لیے پسند کرتا ہند اور خلید کے نام پر ولایت خراسان کا فرمان لکھ بھیجا۔ اس کے بعد ربیع بن زیاد حارثی کو پچاس ہزار کی سپاہ کے ساتھ خراسان روانہ کیا ان میں پچیس ہزار بصرہ کے لوگ تھے ربیع ان کا سردار تھا پچیس ہزار کوفہ کے تھے اور عبداللہ بن ابی عقیل ان کا سردار تھا اور سب کے سب ربیع بن زیاد کے ماتحت تھے۔

امیر حج مروان بن حکم مروان بن حکم والی مدینہ نے اس سال امارۃ حج کی اور باقی حکام و عمال اس سال وہی لوگ تمام شہروں میں تھے جن کا ذکر گذر چکا۔ مغیرہ بن شعبہ کوفہ کے امیر اور شریح قاضی تھے زیاد والی بصرہ تھا اور عمال وہی جن کا ذکر گذرا۔ اور اسی سال عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید نے زمین روم میں جا کر بسر کیا۔

۴۶ھ کے واقعات

عبدالرحمٰن بن خالدؓ کا انتقال اس سال مالک بن عبیداللہ نے زمین روم میں جا کر بسر کیا عبدالرحمٰن بن خالدؓ و مالک بن ہبیرہ سکونی کا نام بھی لیا گیا ہے۔ اس سال عبدالرحمٰن بن خالدؓ زمین روم سے حمص کی طرف واپس آئے ابن اثال نصرانی نے شربت میں زہر ملا کر انہیں دے دیا کہا گیا ہے کہ انہوں نے وہ شربت پی لیا اسی زہر میں ان کا کام تمام ہو گیا۔ سبب اس کا یہ ہوا کہ ملک شام عبدالرحمٰن بن خالدؓ کی شان بہت بڑھ گئی تھی لوگ یہاں کے دل سے ان کی طرف مائل تھے ان کے والد خالد بن ولیدؓ کے آثار لوگوں کے پاس موجود تھے دوسرے زمین روم میں مسلمانوں کے لیے ان کی جفاکشی ان کا رعب و دبدبہ تھا۔ معاویہؓ تک کو ان سے خوف ہو گیا کہ ان کے سبب سے ضرر نہ پہنچے اسی خیال سے معاویہؓ نے ابن اثال کو حکم دیا کہ ان کے قتل کا کوئی حیلہ نکالے اور اس بات کی ضمانت کر لی کہ اگر اس نے ایسا کیا تو عمر بھر کے لیے خراج اسے معاف ہو جائے گا اور حمص کے خراج کی تحصیل اس کے متعلق کر دی جائے گی۔ ابن اثال نے اپنے کسی غلام کے ہاتھ عبدالرحمٰن کے پاس زہر ملا ہوا شربت بھیجا وہ پی کر حمص میں مر گئے۔ معاویہؓ نے نصرانی سے جو جو وعدے کئے تھے پورے کر دیئے۔ خراج اسے معاف ہو گیا اور حمص کی تحصیل اس کے متعلق ہو گئی۔

ابن اثال کا قتل عبدالرحمٰن کا بیٹا خالد مدینہ میں جو آیا تو ایک دن عروہ بن زبیر سے ملاقات کی سلام کیا تو عروہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا تم کون ہو کہا خالد بن عبدالرحمٰن عروہ نے طنز سے کہا کہو ابن اثال کی کیا خبر ہے خالد اسی وقت اٹھ کھڑا ہوا سیدھا حمص میں پہنچا اور ابن اثال کی کمین میں رہنے لگا۔ دیکھا ایک دن وہ سوار جا رہا ہے۔ خالد نے بڑھ کر رکاب اور تلوار کا وار کر کے اسے قتل کر ڈالا۔ یہ خبر معاویہؓ کو ہوئی تو کچھ دنوں خالد کو قید کر لیا اور اس سے خون بہا لینے کا حکم دیا مگر اس کے عوض میں قتل نہیں کیا۔ اب خالد پھر مدینہ آیا اور عروہ سے ملا۔ اور اسے سلام کیا۔ عروہ نے کہا کہو ابن اثال کی کیا خبر ہے۔ خالد نے کہا ابن اثال کی طرف سے تو میں نے تم کو بے فکر کر دیا۔ لیکن تم تو بتاؤ کہ ابن جرموز کی کیا خبر ہے عروہ نے جواب میں سکوت کیا۔

خطیم بن خالب خارجی کا قتل

اس سال خطیم وسہم بن خالب ہجیمی نے خروج کیا اور تحکیم کرنے سے سبب یہ ہوا کہ زیاد کو جب حکومت حاصل ہوئی تو سہم بن خالب اور خطیم جس کا نام یزید بن مالک بابلی ہے خوف زدہ ہو کر اس کا غلبہ ہوا سہم نے تو یہ کیا کہ اہواز کی طرف چلا گیا اور بغاوت کی اور تحکیم کرتا رہا پھر واپس آیا اور چھپ کر امان کا طالب ہوا زیاد نے امان اسے نہ دی اس کو ڈھونڈھ نکالا گرفتار کیا قتل کیا اپنے دروازہ پر سولی پر چڑھا دیا۔ خطیم کو زیاد ہی نے بحرین کی طرف نکلوا دیا تھا۔ پھر آنے کی اجازت دی وہ آیا تو اس سے کہا کہ اپنے شہر کے باہر کبھی نہ جانا اور مسلم بن عمرو سے کہا کہ تم اس کے ضامن ہو مسلم نے ضمانت سے انکار کیا اور یہ کہا کہ ہاں اگر یہ اپنے گھر کے باہر کہیں رات کو نہ رہے گا تو میں آپ کو خبر کر دوں گا۔ اس کے بعد مسلم نے زیاد کو آ کر خبر دی کہ خطیم آج رات کو اپنے گھر میں نہ تھا زیاد نے قتل کا حکم دیا قتل کیا گیا اور باہر میں پھینک دیا گیا۔

امیر حج عتبہ بن ابی سفیان

اس سال عتبہ بن ابی سفیان نے لوگوں کے ساتھ حج کیا حکام وہی ہے جو سال گذشتہ میں تھے۔

۴۷ھ کے واقعات

اس سال مالک بن ہبیرہ نے زیاد بن ادم میں اور ابو عبدالرحمٰن قینی نے انطاکیہ میں جاڑا بسر کیا۔

عبداللہ بن عمر کی ولایت مصر سے معزولی

اس سال عبداللہ بن عمرو بن عاص ولایت مصر سے معزول ہوئے اور معاویہؓ بن حدیج کو ولایت مصر حاصل ہوئی واقدی کا

لہ خوارج کا ایک فرقہ محکمہ ہے۔ لا حکم الا اللہ ان کا شعار تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان ہے انہوں نے مصر سے مغرب کا رخ کیا اور ابن حدیج عثمانی تھے۔ عبدالرحمان بن ابی بکر اور ابن حدیج سے جب کہ وہ اسکندریہ سے آرہے تھے ملاقات ہوگئی عبدالرحمٰن نے کہا اے ابن حدیج تم کو معاویہ رضؓ سے خوب انعام مل گیا۔ تم نے محمد بن ابی بکر کو اسی لیے تو قتل کیا تھا کہ مصر کی حکومت مل جائے تو مل گئی۔ ابن حدیج نے کہا محمد بن ابی بکر نے عثمان کے ساتھ جو بدسلوکی کی تھی محض اس لیے میں نے ان کو قتل کیا۔ اس پر عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے کہا کہ اگر تم عثمان کے خون ہی کے طلب گار ہوتے تو معاویہ رضؓ نے جو کچھ کیا اس میں خود شریک نہ ہو جاتے۔ جب کہ عمرو عاص نے اشعری کے ساتھ جو کچھ کرنا تھا کیا تو سب سے پہلے تمہیں نے اپنے کو بیعت کی۔

کوہستان غور و فراوندہ کی جنگ

بعض اہل سیر کہتے ہیں کہ اس سال زیاد نے حکم بن عمرو غفاری کو امیر خراسان کر کے روانہ کیا انہوں نے کوہستان غور و فراوندہ میں جنگ کی بزور شمشیر غالب آکر فتح یاب ہوئے بہت کچھ مال غنیمت اور قیدی ہاتھ آئے۔ حکم نے واپس ہو کر مرو میں انتقال کیا اس روایت میں جو اختلاف ہے اسے ہم انشاء اللہ آگے بیان کریں گے۔

امیر حج عتبہ بن ابی سفیان

اس سنہ میں امارت حج عتبہ بن ابی سفیان یا عنبسہ بن ابی سفیان نے کی عمال و حکام سب وہی رہے جو سال گذشتہ تھے۔

۴۸ھ کے واقعات

عبداللہ بن قیس کا جہاد

اس سال ابو عبدالرحمٰن قینی نے انطاکیہ میں جاڑا بسر کیا اور عبداللہ بن قیس فزاری نے گرمیوں کا جہاد کیا اور مالک بن ہبیرہ سکونی نے دریا میں جنگ کی اور عقبہ بن عامر جہنی نے اہل مصر کو ساتھ لے کر دریا میں جنگ کی اور اہل مدینہ بھی ساتھ تھے اہل مدینہ کے رئیس منذر بن زبیر تھے اور ان سب کے رئیس اعلیٰ خالد بن عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید تھے۔

بعض مورخین کا قول ہے کہ اسی سال زیاد نے غالب بن فضالہ لیثی کو والی خراسان مقرر کر کے روانہ کیا یہ رسول اللہ کے صحابہ میں ہیں۔

امیر حج مروان بن حکم

مروان بن حکم نے اس سال لوگوں کے ساتھ حج کیا مروان کو اپنی معزولی کا اندیشہ بھی اس زمانہ میں تھا اس لیے کہ معاویہ رضؓ کا عتاب ہوا تھا پہلے تو مدینہ کو مروان کو دے ڈالا تھا پھر لے لیا۔ شہروں کے عمال و حکام وہی لوگ تھے جو سال گذشتہ میں تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹ھ کے واقعات

اس سال مالک بن ہبیرہ نے زمین روم میں جاڑا بسر کیا۔

فضالہ بن عبید نے جزیرہ میں جنگ کی جاڑا بھی وہیں کاٹا فتح حاصل ہوئی اور بہت سے قیدی ہاتھ آئے۔

اور عبداللہ بن کرزہ بجلی نے گرمیوں میں چڑھائی کی۔

اور یزید بن شجرہ رہاوی نے دریا میں جنگ کی اور اہل شام کے ساتھ جاڑا بسر کیا۔

اور عقبہ بن نافع نے دریا میں جنگ کی اور اہل مصر کے ساتھ جاڑا بسر کیا۔

اور یزید بن معاویہ رض نے روم میں جنگ کی یہاں تک کہ قسطنطنیہ تک پہنچ گیا ابن عباس و ابن عمر و ابن زبیر و ابوایوب انصاری اس کے ساتھ تھے۔

مروان بن حکم اسی سال مروان بن حکم کو معاویہ رض نے ربیع الاوّل میں مدینہ سے معزول کیا اور سعید بن عاص کو ربیع الاوّل یا ربیع الآخر میں مدینہ کا امیر کیا۔ معاویہ رض کی طرف سے مروان کی حکومت مدینہ میں آٹھ برس دو مہینے رہی۔ مروان کی معزولی کے وقت عبداللہ بن حارث بن نوفل مدینہ کے قاضی تھے۔ سعید بن عاص نے انہیں معزول کر کے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کو قاضی مقرر کیا۔

کوفہ میں طاعون کی وبا کہا گیا ہے کہ اسی سال کوفہ میں طاعون آیا مغیرہ بن شعبہ طاعون کے خوف سے بھاگ گئے تھے جب طاعون دفع ہو گیا تو کسی نے کہا اب تو کوفہ میں چلو وہ چلے آئے اور آتے ہی طاعون میں مبتلا ہو گئے اور مر گئے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ مغیرہ کی موت ۵۰ھ میں واقع ہوئی۔ اور معاویہ رض نے کوفہ کی امارۃ بھی زیاد کے حوالہ کر دی زیاد پہلا شخص ہے جو کوفہ و بصرہ دونوں کا امیر ہوا۔

امیر حج سعید بن عاص سعید بن عاص اس سال امیر حج تھے اور حکام و عمال وہی تھے جو سال گذشتہ تھے ہاں مغیرہ کے سال وفات میں اختلاف ہونے سے کوفہ کے عامل میں اشتباہ رہا۔

۵۰ھ کے واقعات

اس سال بسر بن ابی ارطاۃ اور سفیان بن عوف ازدی نے زمین روم میں جنگ کی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضالہ بن عبید انصاری نے دریا میں جنگ کی۔

مغیرہ بن شعبہ کی وفات

بقول واقدی و مدائنی مغیرہ کی موت اسی سال واقع ہوئی کہتے ہیں کہ مغیرہ دراز قد تھے ایک آنکھ ان کی یرموک میں جاتی رہی تھی ستر برس کے سن میں شعبان ۵۰ھ میں اور بعض کا قول ہے ۵۱ھ میں وفات پائی۔ زیاد سمرہ بن جندب کو بصرہ میں اپنی جگہ چھوڑ کر خود کوفہ میں چلا آیا۔ چھ مہینے کوفہ میں رہا کرتا تھا چھ مہینے بصرہ میں۔

زیاد کا کوفہ میں خطبہ

جب کوفہ میں آیا تو منبر پر جا کر حمد و ثنائے الٰہی کی پھر کہا کہ میں بصرہ میں تھا جو مجھے یہ خدمت ملی میں نے ارادہ کیا کہ بصرہ کے اہل شرط میں سے دو ہزار سپاہیوں کے ساتھ یہاں آؤں پھر مجھے خیال آگیا کہ تم لوگ اہل حق ہو تمہارے حق نے بہت دفعہ باطل کو دفع کیا ہے۔ اس لیے فقط اپنے گھر والوں کو ساتھ لیے ہوئے تمہارے پاس چلا آیا۔ الحمد اللہ کہ لوگوں نے جتنا مجھے پست کیا تھا اس خدا نے اتنا ہی مجھے بلند کر دیا اور لوگوں نے جس بات کو ضائع کر دیا تھا خدا نے اس کی حفاظت کی۔ خطبہ سے فارغ ہو چکا تھا ابھی منبر ہی پر تھا کہ اسے لوگوں نے سنگریزے مارے اور جب تک سنگریزے آنا موقوف نہ ہوئے بیٹھا ہی رہا پھر اپنے خاص لوگوں کو بلا کر حکم دیا۔ انہوں نے مسجد کے سب دروازوں کو روک لیا پھر کہا میں ہر شخص کو حکم دیتا ہوں کہ اپنے پاس والے آدمی کو پکڑ لے۔ ہرگز ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ میں نہیں جانتا میرے پاس کون بیٹھا تھا۔ اس کے بعد اپنے لیے ایک کرسی مسجد کے دروازہ پر رکھوائی پھر چار چار شخصوں کو بلا کر یہ قسم لی کہ ہم میں سے کسی نے ڈھیلا نہیں مارا۔ جس نے قسم کھالی۔ اسے چھوڑ دیا۔ جس نے قسم نہ کھائی۔ اسے علیحدہ روک رکھا۔ یہ سب تیس آدمی تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نہیں اسی شخص تھے کہ اسی جگہ سب کے ہاتھ کاٹ ڈالے گئے۔

ابن حصن کا قتل

شعبی کہتے ہیں ہم نے زیاد کو غلط کہتے کبھی نہیں سنا اچھی بات ہو یا بڑی جو وعدہ کرتا اُسے ضرور پورا ہی کر کے چھوڑتا۔ پہلے جس شخص کو اس نے کوفہ میں قتل کیا وہ اوفیٰ بن حصن تھا۔ اس کی کوئی بات زیاد کو معلوم ہو گئی تو اسے طلب کیا یہ بھاگ گیا۔ زیاد نے لوگوں کا جائزہ لیا ابن حصن بھی سامنے آیا پوچھا یہ کون شخص ہے سب نے کہا اوفیٰ بن حصن طائی۔ زیاد نے یہ مثل کہی اتتک بحائن رجلاہ لو اجل گرفت کو اسی کے دونوں پاؤں لے کر آئے ہیں۔ اوفیٰ نے معذرت میں کچھ شعر پڑھے زیاد نے پوچھا عثمان کے باب میں تیری کیا رائے ہے۔ اس نے جواب دیا رسول اللہ کے داماد ہیں ان کی دو بیٹیوں کے شوہر ہیں۔ اس نے پوچھا اچھا معاویہؓ کے باب میں تو کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا وہ بڑے سخی و بردبار ہیں۔ کہا اچھا میرے باب میں تو کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں سنتا ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بصرہ میں آپ نے یہ کلمہ کہا تھا کہ واللہ میں بیمار کا مواخذہ تندرست سے اور بدنصیب کا اقبال مند سے کروں گا۔ زیاد نے کہا ہاں یہ میں نے کہا تھا۔ اس نے کہا "حبطتہا خبط عشواء" آپ اندھی اونٹنی کی طرح بہک گئے۔ اس پر زیاد نے یہ مثل کہی "لیس النفاخ بشر الدمرہ" اس کی شہنائی کچھ زیادہ تو بری نہیں ہے۔ آخر اسے قتل کیا۔

عمرو بن حمق کے خلاف شکایت

کوفہ میں زیاد جب آیا ہے تو عارہ بن ابی معیط نے اس سے آکر کہا کہ عمرو بن حمق پاس شیعہ ابو تراب جمع ہوا کرتے ہیں۔ عمرو بن حریث نے یہ سن کر اس سے کہا کہ جس بات کا تجھے یقین نہیں، جس کے انجام کی تجھے خبر نہیں پھر اسے عرض کیوں کر رہا ہے۔ زیاد نے کہا تم دونوں خطا پر ہو۔ تو نے تو علانیہ یہ تذکرہ مجھ سے کیا اور عمرو نے تیرے کلام پر اعتراض کر دیا۔ اب تم دونوں عمرو بن حمق کے پاس جا کر کہو کہ تمہارے پاس یہ کیسا مجمع رہا کرتا ہے۔ کوئی تم سے بات کرنا چاہے یا تم کسی سے بات کرنا چاہو تو مسجد میں کیا کرو۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس شخص نے عمرو بن حمق کی نسبت زیاد سے یہ بات کہی اور یہ بھی کہا کہ اس نے دونوں شہروں کو ہلاک کر رکھا ہے وہ یزید بن رویم تھا۔ اسی بات پر عمرو بن حریث نے طعن سے کہا کہ کبھی اس نے اپنے نفع کی ایسی حرص نہ کی تھی جیسی آج کی ہے۔ یہ سن کر زیاد نے یزید بن رویم سے کہا کہ تو نے اس کا خون ہدر کر دیا تھا۔ لیکن عمرو نے بچا لیا اگر میں جانتا کہ میرے بغض میں اس کا مغز استخوان پگھل رہا ہے اس پر بھی میں اس کو نہ چھیڑتا جب تک کہ وہ مجھ پر خروج نہ کرتا۔

زیاد کو اہل کوفہ نے جب سنگریزے مارے ہیں تو اس نے مقصورہ مسجد میں بیٹھنا اختیار کیا۔ بصرہ میں اس کی جگہ پر سمرہ بن جندب تھے۔

بصریوں کا قتل

ایک شخص نے انس بن سیرین سے سوال کیا کہ سمرہ نے بھی کیا کسی کو قتل کیا اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ سمرہ نے جتنے لوگوں کو قتل کیا ہے ان کا کیا شمار بھی ہو سکتا ہے۔ زیاد سمرہ کو اپنا جانشین کر کے کوفہ میں چلا آیا جب واپس گیا ہے تو سمرہ آٹھ ہزار آدمیوں کو قتل کر چکے تھے۔ زیاد نے پوچھا کہ تمہیں اس کا اندیشہ تو نہیں ہے کہ کسی کو بے گناہ قتل کیا ہو۔ جواب دیا اگر اتنے ہی اور میں قتل کرتا جب بھی مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا۔

ابو سوار عدوی کا بیان ہے کہ سمرہ نے میری قوم کے لوگوں میں سے فقط ایک دن صبح کے وقت سینتالیس آدمیوں کو قتل کیا کہ وہ سب کے سب جامع قرآن تھے۔

سمرہ کی سواری

سمرہ شہر سے باہر جا رہے تھے بنی اسد کے محلہ تک جب سواری پہنچی تو کسی گلی سے ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص نکل آیا اور ادھر سے اس کی اردلی کے سوار آپڑے ایک سوار نے بڑھ کر اسے برچھی ماردی سوار جب نکل گئے اور سمرہ اس مقام تک پہنچا تو اسے خاک و خون میں لوٹتے دیکھا پوچھنے لگے یہ کیا ماجرا ہے کسی نے کہا آپ کی سواری کے لوگوں نے یہ کیا۔ سمرہ نے کہا تم لوگ جب سنا کرو کہ ہم سوار ہوئے ہیں تو ہماری برچھیوں سے حذر کیا کرو۔

قریب اور زحاف کا خروج

قریب اور زحاف نے جب سے خروج کیا ہے تو زیادہ کوفہ میں تھا اور سمرہ بصرہ میں۔ یہ لوگ پہلے بنی یشکر میں آئے یہاں ستر آدمی تھے اور یہ واقعہ رمضان کا ہے اس کے بعد سب کے سب بنی ضبیعہ میں آئے یہاں بھی ستر آدمی تھے۔ ایک بوڑھا آدمی حکاک ان کو ملا انہیں دیکھتے ہی اس نے پکار کر کہا آڑ ابو شعثاء آڑ۔ یہ لوگ بڈھے کو قتل کر کے ازد کی مسجد میں متفرق ہو گئے اور ایک فرقہ ان میں صحن بنی علی میں چلا آیا اور ایک فرقہ مسجد میں معاون میں گیا۔ سیف بن رہب اپنے رفیقوں کو ساتھ لے کر ان لوگوں سے لڑنے کو نکل آیا اور جو شخص اس کے سامنے آیا اسے قتل کیا۔ بنی علی و بنی راہب کے چند نوجوان قریب و زحاف سے لڑنے کو نکلے اور ان کو تیر مارے۔ قریب نے پوچھا کیا تم لوگوں میں عبداللہ بن اوس طاحی بھی ہے اور یہ اسے تیر مار رہا تھا۔ جواب دیا کہ ہاں ہے قریب نے کہا۔ ھلم الی البراز مقابلہ میں آئے۔ عبداللہ نے نکل کر اسے قتل کیا اور سر کاٹ لایا زیاد کے کوفہ سے آکر عبداللہ کو سرزنش کی اور کہا اے گروہ طاحیہ اگر تم نے ان لوگوں سے جنگ نہ کی ہوتی تو میں تم سب کو قید خانہ میں بھیج دیتا۔

قریب بنی ایاد سے تھا اور زحاف بنی مالک سے اور دونوں خالہ زاد بھائی تھے اہل نہروان کے بعد جن جن لوگوں نے خروج کیا ہے یہ دونوں ان سب میں اوّل ہیں۔ ابو بلال نے کہا ہے کہ واللہ خدا قریب کو قریب نہ آنے دے۔ واللہ آسمان پر سے گر پڑنا میرے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ اس کی سی حرکتیں کروں عرضۂ امت اسے بنانا مقصود تھا۔

فرقہ حروریہ کا قتل عام

قریب و زحاف کے قتل ہو جانے کے بعد زیاد نے اس فرقہ حروریہ کے قتل و استیصال میں بہت سختی کی اور بصرہ سے کوفہ میں جب آنے لگا تو سمرہ کو اس باب میں تاکید کر دی۔ سمرہ نے بھی ان لوگوں میں سے ایک خلق کثیر کو قتل کیا۔ ایک دفعہ زیاد نے منبر پر کہا کہ اے اہل بصرہ ان لوگوں کے دفع کرنے کی زحمت تمہیں اپنے سر لو نہیں تو واللہ میں پہلے تمہیں کو قتل کرنا شروع کر دوں گا۔ قسم بخدا اگر ایک شخص بھی ان میں کا بچ کر نکل گیا تو اس سال تمہارے عطیات و جوایات میں سے ایک درہم بھی تم کو نہ ملے گا۔ یہ سن کر تمام خلق حروریہ کے قتل پر آمادہ ہو گئی اور وہ سب کے سب مارے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منبر رسول اللہ کی منتقلی کا ارادہ

اسی سال معاویہ رضؓ نے حکم دیا کہ منبر رسول اللہ کو اٹھا کر شام میں لے جائیں۔ منبر کو ذرا جنبش دی تھی کہ آفتاب میں گہن لگ گیا ایسا کہ دن کو تارے نکل آئے۔ معاویہ رضؓ کے اس حکم کو سب لوگ ایک امر عظیم سمجھے۔ اس پر معاویہ رضؓ نے کہا کہ میرا یہ ارادہ نہ تھا کہ منبر اٹھایا جائے اندیشہ مجھے یہ ہوا کہ دیمک لگ گئی ہوگی اس لیے میں نے خود دیکھ لیا۔ پھر اسی دن منبر پر پوشش ڈال دی۔

امیر معاویہؓ کی منبر رسولؐ کے متعلق معذرت

خود معاویہ نے بیان کیا کہ میری رائے یہ تھی کہ رسول اللہ کے منبر اور عصا کو مدینہ میں نہ چھوڑنا چاہیئے وہاں کے لوگ امیر المومنین عثمانؓ کے قاتل اور دشمن ہیں۔ جب معاویہؓ کا مدینہ میں ورود ہوا تو عصائے مبارک سعد قرظ کے پاس تھا ان سے معاویہؓ نے منگوا بھیجا اور ابو ہریرہ اور جابر بن عبداللہ یہ سن کر معاویہؓ کے پاس آئے اور کہا اے امیر المومنین خدا کے واسطے ایسا نہ کیجئے یہ بات مناسب نہیں کہ جس جگہ رسول اللہ نے خود منبر کو رکھ دیا ہے وہاں سے آپ اٹھا کر منبر کو اور عصا کو اٹھا کر شام میں لے جائیں پھر مسجد کو بھی یہاں سے لے جایئے آخر معاویہؓ نے یہ ارادہ ترک کیا اور منبر میں چھ زینے اور بڑھا دیئے۔ اس زمانہ میں منبر رسول اللہ آٹھ زینوں کا ہے۔ اور اس باب میں معاویہؓ نے لوگوں سے بہت معذرت کی۔

منبر رسول اللہ کی عظمت

پھر عبدالملک نے اپنے عہد میں منبر کے اٹھالانے کا قصد کیا قبیصہ بن ذویب نے کہا خدا کے واسطے ایسا نہ کیجئے منبر کو اس کی جگہ سے نہ اٹھایئے امیر المومنین معاویہؓ نے ذرا اسے سرکایا تھا کہ آفتاب میں گہن لگ گیا۔ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ میرے منبر پر جو کوئی جھوٹی قسم کھائے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے اسی منبر کے پاس اہل مدینہ کے حقوق کا قطعی فیصلہ ہوا کرتا ہے اور آپ اسے مدینہ سے لے جانا چاہتے ہیں۔ آخر عبدالملک نے یہ خیال دل سے نکال ڈالا پھر کبھی اس کا ذکر نہ کیا۔

پھر ولید کا زمانہ آیا تو اس نے بھی جس سال حج کیا یہی ارادہ کر لیا اور کہا کہ میں تو اس بات کو کر ہی گزروں گا۔ یہ دیکھ کر سعید بن المسیب نے عمر بن عبدالعزیز سے کہلا بھیجا کہ ذرا ولید کو سمجھاؤ کہ خدا سے ڈرے اسے ناراض نہ کرے غرض عمر بن عبدالعزیز کے کہنے سے ولید اس کام سے باز آیا پھر اس کا ذکر نہ کیا۔

جس سال سلیمان بن عبدالملک حج کو آیا تو عمر بن عبدالعزیز نے ان سب باتوں کا ذکر کیا کہ ولید نے ایسا ارادہ کیا تھا اور سعید بن المسیب نے یہ کہلا بھیجا سلیمان نے یہ سن کر کہا کہ امیر المومنین عبدالملک اور ولید کی اس بات کا ذکر کرنا ہی مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ ہم کو اس بات کی ضرورت ہی کیا ہے۔ دنیا کو تو ہم لے چکے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ تو ہمارے قبضہ میں ہے۔ پھر بھی یہ ارادہ کریں کہ اسلام کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی کو جس کی زیارت کو لوگ آیا کرتے ہیں اٹھا کر اپنے پاس لے جائیں یہ کسی طرح مناسب نہیں۔

شہر قیروان کی تعمیر

معاویہ رضؓ ابن ابی سفیان نے عقبہ بن نافع فہری کو افریقیہ کی طرف روانہ کیا تھا۔ عقبہ نے اسے فتح کیا اور شہر قیروان کی بنا ڈالی اس مقام پر درندے سانپوں سے بھرا ہوا ایسا جنگل تھا کہ وہاں جانے کی کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی عقبہ نے ان جانوروں کے لیے بددعا کی سب کے سب وہاں سے بھاگ گئے۔ درندے اپنے بچوں کو منہ میں اٹھائے ہوئے وہاں سے نکل گئے۔ عقبہ نے پکار کر کہا کہ اب ہم لوگ یہاں آگئے ہیں تم سب غول کے غول متفرق ہو جاؤ۔ یہ سنتے ہی سوراخوں سے نکل نکل کر سب بھاگ گئے۔ ایک شخص اسی لشکر کا جو عقبہ کے ساتھ وہاں گیا تھا کہتا ہے کہ عقبہ سب سے پہلے شخص ہیں جس نے قیروان کی بنا ڈالی لوگوں کو رہنے اور گھر بنانے کے لیے زمینیں دیں اور وہاں کی مسجد انہیں نے بنوائی ان کے معزول ہونے تک ہم سب ان کے ساتھ رہے عقبہ بہترین حکام و امراء میں تھے۔

عقبہ بن نافع کی معزولی

معاویہ رضؓ نے اسی سال یعنی ۵۰ھ میں معاویہ رضؓ بن حدیج کو مصر سے اور عقبہ بن نافع کو افریقیہ سے معزول کیا اور مسلمہ بن مخلد کو مصر اور تمام ملک مغرب کا فرماں روا کر دیا۔ یہ پہلے شخص ہیں جن کے زیر حکم ملک مصر اور تمام مغرب و برقہ و افریقیہ و طرابلس تھا۔ مسلمہ نے اپنے غلام ابو المہاجر کو والی افریقیہ مقرر کیا عقبہ کو معزول کر دیا اور ان کے اختیارات کو برطرف کیا۔ اب سے لے کر معاویہ رضؓ کی وفات تک والی مصر و مغرب مسلمہ اور والی افریقیہ ان کی طرف سے ابو المہاجر رہا۔

ابو موسیٰ اشعری کی وفات

اسی سال ابو موسیٰ رضؓ اشعری نے وفات پائی یہ بھی روایت ہے کہ ۵۲ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

بعض کہتے ہیں اس سال لوگوں کے ساتھ معاویہ رضؓ نے حج کیا بعض یزید بن معاویہ رضؓ کا نام لیتے ہیں۔ والی مدینہ اس سال سعید بن عاص اور بصرہ و کوفہ و مشرق و سجستان و فارس و سندھ ہند کا حاکم زیاد تھا۔

زیاد بن ابی سفیان اور فرزدق

اسی سال زیاد نے فرزدق کے حاضر کرنے کا حکم دیا بنی نہشل و فقیم نے اس کی نالش کی تھی اور یہ بھاگ کر سعید بن عاص والی مدینہ کے پاس چلا گیا سعید نے اسے اپنی پناہ میں لے لیا۔ سبب اس کا خود فرزدق نے بیان کیا ہے کہ میں نے

D1383
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشہب بن رمیلہ اور بعیث کی ہجو کی تھی وہ دونوں رسوا ہو گئے اس پر بنی نہشل و بنی فقیم نے زیاد سے میری فریاد کی بعض لوگ کہتے ہیں یزید بن مسعود نہشلی نے بھی فریاد کی پہلے زیاد نہ سمجھا کہ یہ کس کی شکایت کر رہے ہیں لوگوں نے پتہ دیا کہ وہی بدوی لڑکا جس کے روپے اور کپڑے سب لٹ گئے تھے تو زیاد سمجھا۔ فرزدق کہتا ہے میرے باپ غالب نے اپنے اونٹوں اور دنبوں کے ریوڑ کے ساتھ مجھ کو بھیجا تھا کہ اسے بیچ کر غلہ خریدوں اور ان کے اہل و عیال کے لیے کپڑا مول لوں میں نے بصرہ میں آکر سب دنبے بیچ ڈالے اس کی قیمت لے کر اپنے ایک کپڑے میں باندھ لی۔ اسے سنبھالے ہوئے تھا کہ ایک شخص جیسے بھوت مجھے ملا اور کہنے لگا تجھے تو اس مال پر بڑا بھروسا ہے۔ میں نے کہا مانع کون ہے۔ وہ بولا اگر تمہاری جگہ ایک شخص ہوتا جسے میں جانتا ہوں اُس سے اتنا جبر کبھی نہ ہو سکتا۔ میں نے پوچھا وہ شخص کون اس نے کہا غالب بن صعصعہ۔ میں نے یہ سن کر مقام مربد کے لوگوں کو پکارا اور سب روپے ان کے آگے پھینک دیئے اور کہا کہ لے لو۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا ابن غالب اپنی چادر بھی ڈال دے میں نے چادر بھی ڈال دی۔ دوسرا بولا اپنا تہبند بھی اتار دے۔ میں نے قمیص بھی دے دیا۔ ایک اور شخص پکارا اپنا عمامہ بھی لا۔ میں نے عمامہ بھی اتار دیا۔ اب میرے جسم پر تہبند کے سوا کچھ نہ رہا۔ ان لوگوں نے کہا تہبند بھی ادھر پھینک۔ میں نے کہا تہبند تو میں نہیں دوں گا۔ تم کو تہبند دے کر ننگا پھروں دیوانہ میں نہیں ہوں۔ یہ خبر زیاد کو پہنچی اس نے سوار دوڑائے کہ مجھے اس کے پاس لے جائیں راستے میں بنی ناجیم کا ایک شخص گھوڑے پر سوار میرے پاس آکر کہنے لگا کہ تجھ پر دوڑ آ رہی ہے۔ بھاگ اور اس نے اپنے پیچھے مجھے بٹھا لیا۔ اور اڑ لگاتا رہا۔ یہاں تک کہ نظروں سے چھپ گیا۔ زیاد کے سوار جب پہنچے تو میں آگے جا چکا تھا۔ زیاد نے ذمیل بن صعصعہ اور ذحاف بن صعصعہ میرے دونوں چچاؤں کو گرفتار کر لیا اور یہ دونوں دفتر میں تھے دو دو ہزار پاتے تھے اور زیاد کے پاس رہتے تھے اس نے ان کو قید کر لیا۔ یہ سن کر میں نے ان سے کہلا بھیجا کہ آپ کہیں تو میں آپ کے پاس چلا آؤں۔ انہوں نے میرے پاس یہ پیغام بھیجا کہ ادھر نہ آنا کوئی اور نہیں یہ زیاد ہے۔ ہمارا کیا کرے گا ہم نے تو کوئی خطا نہیں کی ہے۔ کچھ دنوں قید رہے پھر لوگوں نے زیاد سے ان کی سفارش کی کہ دونوں سال خوردہ تابع فرمان طاعت گزار ہیں ایک بدوی لڑکے کی خطا سے وہ گناہ گار نہیں ہو سکتے۔ زیاد نے انہیں رہا کر دیا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے باپ نے جس قدر غلہ اور کپڑا منگایا ہو ہمیں بتاؤ۔ میں نے سب سے کہہ دیا۔ اور وہ جا کر سب چیزیں مول لے آئے۔ میں ان چیزوں کو ساتھ لے کر وہاں سے چلا اور غالب کے پاس پہنچا۔ میری ساری کیفیت انہیں معلوم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکی تھی مجھ سے پوچھنے لگے تم نے کیا کیا میں نے سارا حال بیان کر دیا۔ یہ سن کر بولے بیشک تیرے احسانات ایسے ہی ہونے چاہئیں اور شفقت سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا" جب سے زیاد کے دل میں اس کی طرف سے کدورت تھی۔

امیر معاویہؓ اور حنات

ایک روایت یہ ہے کہ ابھی فرزدق شہر نہیں گیا تھا کہ احنف بن قیس اور جاریہ بن قدامہ بنی ربیعہ میں سے اور جون بن قتادہ علشمی اور عتاب بن یزید بنی مجاشع میں سے معاویہ رضؓ بن ابی سفیان کے پاس انعام کی امید میں حاضر ہوئے معاویہ رضؓ نے ہر ایک شخص کو ایک ایک لاکھ عطا کئے اور حنات کو ستر ہزار دیئے یہ لوگ رخصت ہو کر چلے راہ میں ایک نے دوسرے پوچھا سب نے اپنے اپنے انعام کی مقدار بیان کر دی سب کو معلوم ہوا کہ حنات کو ستر ہی ہزار ملے ہیں۔ یہ وہیں سے پلٹا اور معاویہ رضؓ کے پاس پھر پہنچا۔ معاویہؓ نے پوچھا اے ابا منازل پلٹ کیوں آئے۔ اس نے جواب دیا کہ آپ نے بنی تمیم میں مجھے ذلیل کیا میں معزز خاندان سے نہیں ہوں کیا میں معمر نہیں ہوں۔ کیا میں اپنے قبیلہ کا رئیس نہیں ہوں۔ معاویہ رضؓ نے کہا یہ بات نہیں ہے۔ اس نے کہا پھر آپ نے اور سب کو چھوڑ کر میرے ساتھ سخت کیوں کی۔ معاویہ رضؓ نے کہا ان لوگوں کو روپیہ دے کر ان کا ایمان میں نے مول لے لیا۔ اور تم کو تمہارے ایمان پر رہنے دیا اور تمہارے اعتقاد پر جو عثمانؓ بن عفان کے ساتھ تم کو ہے۔ اور یہ شخص عثمانی تھا۔ حنات نے کہا مجھ سے بھی مول لے لیجئے۔ معاویہؓ نے اس کے لیے بھی انعام پورا کر دینے کا حکم دے دیا۔ جب لوگوں نے اس باب میں معاویہؓ پر طعن کی تو اس کا باقی انعام موقوف رکھا۔ اس بات پر فرزدق نے معاویہؓ کی شکایت اور اپنی معاشرت میں ایک قصیدہ کہا۔ اس پر معاویہ رضؓ نے حنات کے متعلقین[1] کو وہ تیس ہزار دلوا دیئے اس قصیدہ نے بھی زیاد کو فرزدق سے برافروخت کر دیا۔

فرزدق کے خلاف نالش

جب نہشل دنقیم نے اس پر نالش کی تو زیاد اور بھی برافروخت ہوا، اور اس کے درپے ہو گیا یہ بھاگ کر عطیہ بن خصیلہ نہری کے پاس رات کو آیا اور کہا اے ابو خصیلہ اس شخص سے میں ہراساں ہوں اور میرے دوستوں نے اور جن جن سے مجھے امید تھی سب نے مجھے چھوڑ دیا۔ میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں کہ مجھے چھپا رکھو۔ ابو خصیلہ نے کہا وہ جگہ تمہارے لیے جگہ کی کمی نہیں ہے۔ فرزدق تین دن یہاں رہا۔ پھر کہنے لگا۔ میرے

---

[1] حنات مر چکا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال میں یہ بات آتی ہے کہ شام چلا جاؤں۔ ابو خصیلہ نے کہا جب تک جی چاہے میرے پاس رہو تمہارے لیے آسائش و کشائش ہے۔ اگر یہاں سے جانا چاہتے ہو تو یہ ناقہ ارجیہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ فرزدق ایک دن بعد سوار ہوا۔ میلی نے اس کے پہنچانے کے لیے کسی کو ساتھ کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ آبادی سے باہر نکل گیا جب صبح ہوئی تو تین دن کی راہ طے ہو چکی تھی۔ اس وقت فرزدق نے نے میلی کی مدح میں کچھ شعر کہے وہ ایک طولانی قصیدہ ہے زیاد کو خبر ہوئی کہ فرزدق نکل گیا۔

فرزدق کا فرار

اس نے علی بن زہام بن نقیم کو اس کی تلاش میں روانہ کیا۔ وہ بنت مرار ایک نصرانیہ کے گھر میں اسے ڈھونڈ لے آیا۔ یہ عورت بنی قیس بن ثعلبہ کی میدان کاظمہ میں خیمہ زن تھی۔ اس نے فرزدق کو ڈیرے کے ایک جانب سے نکال دیا ابن زہام اسے نہ پا سکا۔ اس پر بھی فرزدق نے وہ شعر کہے "کہ تو بنت مرار کے یہاں مجھے کیا ڈھونڈتا ہے۔ مجھے صحراؤں کے میدانوں میں ڈھونڈھ" یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس نصرانیہ کا نام ربیعہ تھا مرار بن سلامہ عجلی کی بیٹی اور ابوالجم شاعر کی ماں تھی۔ یہاں سے فرزدق روحا میں پہنچا اور بکر بن وائل میں اترا سان لوگوں کی مہمان نوازی پر اس نے بہت سے قصیدے کہے ہیں۔ اب فرزدق نے یہ شیوہ اختیار کیا کہ جب زیاد بصرہ میں ہوتا تو یہ کوفہ میں چلا آتا وہ کوفہ میں آتا تو یہ بصرہ میں چلا جاتا۔ زیاد کو یہ حال بھی معلوم ہو گیا۔ اس نے عامل کوفہ عبدالرحمٰن بن عبید کو لکھ بھیجا کہ وحشی شاعر ویرانوں میں چرتا پھرتا ہے۔ جہاں انسانوں کو دیکھتا ہے بھڑک کر دوسرے میدانوں میں جا کر چرتا ہے۔ جب تک اسے پکڑ نہ پاؤ اس کی تلاش سے باز نہ آنا فرزدق کہتا ہے اب میری تلاش میں بہت اہتمام ہونے لگا۔ یہ نوبت پہنچی کہ جو شخص مجھے پناہ دیتا تھا۔ وہی اپنے گھر سے نکال دیتا تھا۔ دنیا میں کہیں میرا ٹھکانا نہ رہا۔ میں اپنا سر چادر میں لپیٹے ہوئے راستہ میں تھا کہ وہی شخص میرے پاس سے گذرا جو میری تلاش میں آیا تھا۔ جب رات ہوئی تو میں اپنی ننھیال کے لوگوں میں جو بنی منقر سے تھے چلا آیا یہاں شادی تھی اور میں نے کھانا نہ کھایا تھا۔ اس ارادے سے آیا کہ وہاں جا کر کھانا کھا لوں گا۔ یہاں میں بیٹھا ہوا تھا کہ دیکھا ایک شخص گھوڑا لیے برچھے کی بھال سامنے کیے دروازے کے اندر آیا۔ یہاں سب لوگوں نے اٹھ کر قنات کی ٹٹی اونچی کر دی۔ میں نکل گیا تو پھر ٹٹی گرا دی۔ پھر وہ اپنی جگہ پر آ گئی۔ اور سب لوگوں نے کہا ہم نے فرزدق کو نہیں دیکھا۔ تھوڑی دیر ڈھونڈتے رہے سب پھر چلے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرزدق کی روانگی حجاز

صبح کو میرے پاس آکر ان لوگوں نے کہا کہ زیاد کے پنجہ سے نکل حجاز کی طرف روانہ ہو۔ کہیں وہ تجھے پا نہ جائے۔ رات کو تو پکڑ لیا جاتا تو ہم سب کو تو نے خراب کیا تھا۔ سب نے مل کر دو اونٹوں کی قیمت جمع کر لی اور مقاعس سے میرے لیے گفتگو کی۔ یہ شخص بنی تیم اللہ کا تھا راہبری کرتا تھا اور تاجروں کے ساتھ سفر میں رہتا تھا۔ غرض ہم دونوں بانقیا کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں مسافروں کے اترنے کی ایک کوٹھی تھی۔ وہاں تک ہم پہنچ گئے۔ کسی نے پھاٹک نہ کھولا۔ ہم نے دیوار سے متصل اپنا بستر کیا۔ چاندنی کھلی ہوئی تھی میں نے مقاعس سے کہا اگر ہم عتیق میں جاکر صبح کریں۔ اور زیاد کے آدمی وہاں پہنچ جائیں تو کیا ہمیں گرفتار کر سکتے ہیں۔ اس نے کہا ہاں ہماری تاک میں سب لگے ہوئے ہیں۔ عتیق عجم کی ایک خندق کا نام ہے ابھی یہ دونوں وہاں تک نہ پہنچے تھے۔ فرزدق کہتا ہے میں نے پوچھا عرب کیا کہہ رہے ہیں۔ مقاعس نے کہا یہ لوگ کہہ رہے ہیں ایک دن ٹھہر جاؤ۔ پھر اسے پکڑ لو۔ میں نے کہا میں ابھی روانہ ہوں گا۔ اس نے کہا درندوں کا بہت ڈر ہے۔ یہ سن کر میں نے جواب دیا زیاد سے بڑھ کر درندے نہیں ہیں۔ غرض ہم چل کھڑے ہوئے جو مقام یا جو شخص ملتا تھا ہم اس سے گذر جاتے تھے۔ ہاں ایک پرچھائیں سی ہمارے ساتھ ساتھ چلی آتی تھی وہ پیچھا نہ چھوڑتی تھی۔ میں نے مقاعس سے کہا ذرا اس پرچھائیں کی طرف دیکھ تو کہ ہر ایک مقام سے ہم گذرتے چلے جاتے ہیں اور یہ رات سے ہمارے ساتھ ساتھ آرہی ہے۔ اس نے کہا یہ درندہ ہے۔ جانور ہماری بات سمجھ گیا آگے بڑھ کر بیچ راستہ میں بیٹھ گیا۔ یہ دیکھ کر ہم دونوں آدمی اتر پڑے اور اونٹنیوں کے ہاتھوں کو رسی سے کس دیا اور میں نے اپنی کمان ہاتھ میں لے لی۔ مقاعس نے کہا اولومڑی کے بچے تو جانتا ہے کہ ہم زیاد سے بھاگ کر تیری طرف آئے ہیں۔ وہ اپنی دم پھٹکارنے لگا ہم دونوں اور دونوں اونٹنیاں ہمارے گرد میں چھپ گئے۔ اس وقت میں نے پوچھا کہ میں اب تیر اسے ماروں۔ مقاعس نے کہا اسے چھیڑو نہیں۔ صبح ہو جائے تو وہ چلا جائے گا۔ وہ غراتا اور ڈکارتا رہا اور مقاعس اسے دھمکاتا رہا۔ یہاں تک کہ صبح کا سپیدہ نمایاں ہوا اور شیر وہاں سے چل دیا۔ اس وقت فرزدق نے کچھ شعر کہے۔ جس میں شیر کی ملاقات اور اپنی نابت قدمی کا ذکر کیا ہے۔ شبث بن ربعی ریاحی نے یہ شعر زیاد کے سامنے پڑھے اسے کچھ ترس آگیا۔ کہنے لگا میرے پاس چلا آتا تو میں اسے امان دیتا انعام دیتا۔

فرزدق کی سعید بن عاص سے اماں طلبی

فرزدق کو یہ خبر پہنچی تو اس نے اس پر بھی کچھ شعر کہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتا ہے چلتے ہم مدینہ پہنچے۔ اس زمانے میں سعید بن عاص والی مدینہ تھے۔ اس وقت کسی جنازے کی مناسبت میں گئے ہوئے تھے۔ میں بھی وہیں پہنچا۔ دیکھا وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور میت دفن کی جا رہی ہے۔ میں جا کر سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا ایک شخص کے ہاتھ سے ایک پناہ مانگنے والا حاضر ہے جس نے نہ کوئی خون کیا ہے نہ کسی کا مال لیا ہے۔

فرزدق کے امیر کی مدح میں اشعار

سعید نے کہا اگر تم نے کسی کا خون نہیں کیا مال نہیں لیا تو میں نے پناہ دی۔ پھر پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا ہمام بن غالب بن صعصعہ میں ہی ہوں۔ امیر کی مدح بھی کی ہے۔ اگر اجازت ہو تو سناؤں۔ انہوں نے کہا پڑھو میں نے پڑھنا شروع کیا۔

وکرم تنعم الاضیاف علینا وتصبح فی مبارکہا ثقالا

یعنی امیر کے انعام میں اونٹوں کے وہ گلے ہیں جنہیں دیکھ کر مہمانوں کے آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔ گلے کے گلے صبح ہوتے ہی شتر خانوں میں حلہ و نعمت سے لادے جاتے ہیں۔ پڑھتے پڑھتے قصیدہ آخر ہو گیا تو مروان نے کہا ع قعوداً ینظرون الی سعید یعنی لوگ بیٹھے ہوئے سعید کا منہ تک رہے ہیں (یعنی سب بے کار و بے شغل ہیں) یہ سن کر میں نے کہا اے ابو عبد الملک واللہ آپ تو برسر کار ہیں [1] کعب بن جعیل نے کہا واللہ یہی خواب میں نے رات کو دیکھا تھا۔ سعید نے پوچھا کیا

---

[1] فرزدق کے دیوان میں اس قصیدہ کے اواخر میں یہ دو شعر ہیں ؎

تری الشتم الجحاجح من قریش اذا ما الامر فی الحدثان عالا

قیاماً ینظرون الی سعید کانہم یرون بہ ملالا

یعنی بڑی ناک والے لوگ بزرگان قریش کے جس وقت حادثات زمانہ سے کسی امر میں دشواری پیدا ہوتی ہے تو وہ سعید کا منہ اسطرح کھڑے ہوئے تکتے ہیں گویا ماہ نو کو اس میں دیکھ رہے ہیں یہی کلمہ مروان کو ناگوار گزرا۔ صاحب اغانی نے کسی قدر اختلاف کے ساتھ اسی قصہ کو لکھا ہے اس میں اس امر کی تصریح ہے کہ انہیں دونوں بیتوں کو سن کر مروان نے فرزدق سے کہا لم ترض ان نکون قعوداً حتی جعلتنا قیاما یعنی ہمارا بیٹھنا تجھے گوارا نہ ہوا جو یہ کہا کہ کھڑے ہوئے سعید کا منہ تکتے ہیں۔ اس پر فرزدق نے کہا کہ اے ابا عبد الملک تم تو ان سب میں صافن ہو یعنی وہ گھوڑا جو ایک پاؤں اٹھائے ہوئے کھڑا رہتا ہے کہ ذرا اشارہ پائے تو چل کھڑا ہو۔ اسی صحبت میں کعب بن جعیل بھی تھا اسے بھی فرزدق کے یہ دونوں شعر سن کر رنج ہوا۔ اغانی کی روایت میں پہلا شعر اس طرح ہے ؎

تری الغر الجحاجح من قریش اذا ما الخطب فی الحدثان غالا

یعنی روشن پیشانی والے بزرگان قریش جب حوادث زمانہ سے کوئی مصیبت یکایک آ پڑے تو سعید کا منہ تکتے ہیں۔ مترجم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواب دیکھا تھا۔ اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ مدینہ کی ایک گلی میں سے میں جا رہا ہوں دیکھتا کیا ہوں کہ ایک بانبی میں سے ایک اژدھا مجھ پر چوٹ کیا چاہتا ہے میں اس سے بچ کر نکل آیا۔ اس کے بعد حطیئہ اٹھ کھڑا ہوا اور دو شخصوں کو سر کا کان کے بیچ میں سے ہوتا ہوا میرے پاس آکر کہتے لگا جو چاہو کہو زیادہ سے زیادہ کے رتبہ کو تو پہنچ گیا۔ اور متاخرین تیرے رتبہ کو نہیں پا سکتے۔ اور سعید سے کہا واللہ شعر سے کہتے ہیں آج اس پر کوئی حرف نہیں رکھ سکتا۔ غرض کبھی ہم مدینہ میں رہتے تھے۔ کبھی مکہ میں۔ فرزدق نے اس باب میں کچھ اشعار کہے جن کا مضمون یہ ہے کہ

کوئی زیاد کو میرا یہ پیام پہنچا دے کہ میں سعید کی پناہ میں آگیا اور سعید جس کا حامی ہو اس کی طرف مجال نہیں کوئی آنکھ اٹھا کے دیکھ سکے۔ اب تیرا جی چاہے نصاریٰ سے اپنا نسب ملا چاہے یہودیوں میں داخل ہو جا اس کے علاوہ اور بھی طولانی نظمیں اسی مضمون میں اس نے کہیں۔ فرزدق زیاد کے مرنے تک مکہ و مدینہ ہی میں رہا کیا۔

اسی سال حکم بن عمرو غفاری نے کوہستان اشل کی جنگ سے واپس ہو کر مرو میں پہنچ کر وفات پائی۔

کوہستان اشل کی مہم

زیاد نے حکم کو خراسان میں یہ لکھ کر بھیجا تھا کہ کوہستان اشل میں رہنے والوں کے ہتھیار بند ہے ہیں اور طرف ان کے سونے کے ہیں۔ حکم نے اس قوم پر لشکر کشی کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ یہ سب لوگ بیچ میں آگئے انہوں نے تمام راستے اور درہ کو بند کر دیئے۔ حکم کو لشکر سمیت گھیر لیا۔ آخر حکم عاجز آگئے کہ کیا کریں۔ اب انہوں نے پیغام مہلب کے حوالہ کیا۔ مہلب نے کسی حیلہ سے دشمن کے ایک رئیس کو گرفتار کر لیا۔ اس سے کہا یا تو اپنا قتل ہونا گوارا کر دیا اس محاصرہ سے ہمارے نکل جانے کی کوئی تدبیر بتاؤ۔ اس نے کہا ان راستوں میں سے کسی راہ میں آگ روشن کر دو اور حکم دو کہ ساز و سامان اس طرف سے روانہ ہو۔ لوگ جب دیکھیں گے کہ تم اس راستہ سے نکل چلے تو سب کے سب اسی طرف جمع ہو جائیں گے دوسری راہوں کو چھوڑ دیں گے۔ جب یہ دیکھنا تو بڑی پھرتی سے دوسرے رستہ کی طرف مڑ جانا جب تک وہ پہنچیں تم نکل جاؤ گے۔ سب نے اسی پر عمل کیا اور اسی حیلہ سے نجات پائی اور بہت کچھ مال غنیمت ہاتھ آیا۔ حکم جب اس جنگ سے واپس آنے لگے تو ساقہ لشکر مہلب کے حوالہ کیا۔ پہاڑ کی تنگ گھاٹیوں میں سے یہ لوگ گزر رہے تھے کہ ترکوں نے راستہ روکا۔ ابھی انہیں گھاٹیوں میں سب تھے کہ ایک شخص کو سنا کہ دیوار کے ادھر دو شعر گا رہا ہے۔ جس کے مضمون سے وطن میں جانے کی آرزو اور اہل و وطن سے ملنے کا اشتیاق ٹپک رہا ہے۔ لوگ اسے حکم کے پاس لے گئے حکم نے حال پوچھا تو اس نے بیان کیا۔ میں اپنا سارا افسانہ اپنے ابن عم کے ہاتھ بیچ کر نکل کھڑا ہوا۔ کبھی بلند کبھی پست زمین پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے گزرتا ہوا اس ملک میں آ پڑا ہوں۔ حکم نے اس شخص کو زیاد کے پاس عراق میں بھیج دیا۔

حکم بن عمرو غفاری کی وفات

حکم اپنی راہ سے الگ ہو کر ہرات کی طرف چلے آئے تھے۔ پھر یہاں سے مرو کی طرف پلٹ گئے زیاد کو مال غنیمت کی خبر پہنچی تو حکم کو لکھا۔ امیر المومنین نے مجھے لکھ بھیجا ہے کہ سونا چاندی اور تمام نادر چیزیں ان کے لیے نکال لی جائیں۔ جب تک یہ چیزیں نکالی نہ جائیں ہرگز ہرگز مال غنیمت میں کچھ تصرف نہ کرنا۔ حکم نے اس کے جواب میں لکھا۔ تیرا خط پہنچا تو بیان کرتا ہے کہ امیر المومنین نے تجھے لکھ بھیجا ہے کہ سونا چاندی اور تمام نادر چیزیں ان کے لیے نکال لی جائیں۔ اور ہرگز ہرگز مال غنیمت میں تصرف نہ کرنا۔ خدائے عزوجل کا حکم امیر المومنین کے حکم سے پیشتر آ چکا ہے۔ اور واللہ مرد خدا ترس کے لیے زمین و آسمان کی راہیں بند بھی ہو جائیں جب بھی حق سبحانہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی راستہ نکال ہی دے گا۔ اور لوگوں سے کہا چلو اپنی اپنی غنیمت لے لو۔ سب لوگ آئے۔ حکم نے خمس الگ کر کے تمام مال غنیمت لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ اس پر زیاد نے ان کو لکھا اگر میں زندہ رہا تو تیرے ٹکڑے اڑا دوں گا۔ حکم نے دعا کی پروردگار! تیرے پاس آنے میں میرے لیے بہتر ہو تو مجھے بلا لے اس کے بعد ہی ان کا انتقال ہوا مرتے وقت انس بن ابی انا س کو اپنا جانشین کر گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۴

حجرؓ بن عدی

۵۱ھ کے واقعات

اس سال فضالہ بن عبید نے زمین روم میں جاڑا بسر کیا اور بسر بن ابی ارطاۃ نے صائفہ کی جنگ کی اور حجر بن عدی مع اصحاب قتل کئے گئے۔

امیر معاویہؓ اور مغیرہ بن شعبہ معاویہؓ ابن ابی سفیان نے ۴۱ھ میں جب مغیرہ بن شعبہ کو والی کوفہ مقرر کیا تو مغیرہ کو بلا بھیجا حق تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد کہا۔ عاقل کو بار بار متنبہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر طلس کا ایک شعر اسی مضمون کا پڑھ کر کہا کہ مرد عاقل بات کو بے کہے ہوئے سمجھ لیتا ہے۔ میرا ارادہ تھا کہ بہت سی باتیں تم کو سمجھاؤں مگر میں اس ذکر کو چھوڑے دیتا ہوں کہ تمہاری بصیرت و دانائی پر مجھے یہ بھروسہ ہے کہ تم خوب جانتے ہو کن باتوں میں میری خوشنودی میری حکومت کی ترقی میری رعیت کی بہتری ہے۔ ہاں ایک امر کا ذکر کئے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔ علی کو گالی دینے میں ان کی مذمت کرنے میں اور عثمان رضوان اللہ علیہ کے لیے طلب مغفرت و رحمت کرنے میں پھر اصحاب علی کی عیب جوئی میں ان کو اپنے سے دور رکھنے میں ان کی بات نہ سننے میں اس کے برخلاف شیعہ عثمانؓ کی ستائش گری میں ان کے ساتھ مل کر رہنے میں ان کی بات مان لینے میں تم کو تامل نہ کرنا چاہیئے۔ مغیرہ نے کہا اس سے پہلے اور لوگوں کو آزما چکا ہوں وہ بھی مجھے آزما کر دیکھ چکے ہیں اور حاکم رہ چکا ہوں۔ کسی کو نکال دینے میں اکھاڑ دینے میں گرا دینے میں مجھ پر کبھی الزام نہیں آیا اب تم بھی آزما لینا یا تو مجھ سے خوش ہو گے یا ناراض ہو جاؤ گے۔ پھر کہا کہ انشاء اللہ خوش ہو گے۔ شعبی کہتے ہیں مغیرہ کے بعد ایسا کوئی حاکم ہمارا نہیں ہوا اگرچہ ان حکام میں بھی جو پیشتر گزرے ہیں یہ نیک شخص تھے۔ مغیرہ نے سات برس چند مہینے معاویہؓ کی طرف سے کوفہ میں حکومت کی ہے۔ اور بڑے نیک سیرت امن و عافیت کے دل سے خواہش مند رہتے تھے۔ مگر علیؓ کو برا کہنا ان کی مذمت کرنا قاتلان عثمانؓ پر لعنت ان کی عیب جوئی کرنا عثمانؓ کے لیے دعائے رحمت و مغفرت اور ان کے اصحاب کے بے لوث ہونے کو ثابت کرنا انہوں نے کبھی ترک نہیں کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجر بن عدی یہ بات سن کر حجر بن عدی کہنے لگتے تھے۔ وہ تو نہیں بلکہ تم لوگوں کا خدا برا کرے اور لعنت کرے۔ پھر کھڑے ہو جاتے تھے اور کہتے تھے خدائے عزوجل فرماتا ہے۔ کونوا قوامین بالقسط شہداء اللہ (جس کا یہ ترجمہ ہے) خدا کی راہ میں گواہی دے کر عدل و انصاف کو قائم کرو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جن لوگوں کی تم مذمت کرتے ہو جن کو عیب لگاتے ہو وہی فضل و بزرگی کے سزاوار ہیں اور جن کا بے لوث ہونا تم ثابت کرتے ہو۔ جن کی ستائش گری کر رہے ہو یہی مذمت کے قابل ہیں۔ مغیرہ یہ سن کر کہتے تھے۔ اے حجر میں تمہارا حاکم ہوں بس اس سبب سے تیر تمہارا چل گیا۔ اے حجر والے ہو تم پر بادشاہ سے اور اس کے قہر و غضب سے خوف کرتے رہو۔ ایک دفعہ کا غضب شاہی تم ایسے کتنوں کی تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ مغیرہ اتنا کہہ کر درگذر کرتے تھے چشم پوشی کر جاتے تھے۔

مغیرہ بن شعبہ کے خطبہ کی مخالفت یہی ہوتا رہا یہاں تک کہ مغیرہ نے اپنی امارت کے اخیر زمانہ میں خطبہ پڑھا۔ علی رضؓ و عثمانؓ کے باب میں جو بات ہمیشہ کہا کرتے تھے اسی کو اس طور پر کہنے لگے۔ خداوندا عثمان بن عفان پر رحم کر ان سے درگذر کر عمل نیک کی انہیں جزا دے انہوں نے تیری کتاب پر عمل کیا تیرے پیغمبرؐ کی سنت کا اتباع کیا۔ انہیں نے ہم لوگوں میں اتفاق قائم رکھا۔ ہم میں خونریزی نہ ہونے دی اور ناحق وہ قتل کئے گئے۔ خداوندا ان کے انصار پر ان کے دوستوں اور محبوں اور ان کے خون کا قصاص لینے والوں پر رحم فرما۔ اور ان کے قاتلوں پر بددعا کی۔ یہ سن کر حجر بن عدی اٹھ کھڑے ہوئے مغیرہ کی طرف دیکھ کر اس طرح ایک نعرہ کیا کہ مسجد میں جتنے لوگ بیٹھے تھے اور جو باہر تھے سب نے سنا۔ کہا کس شخص کے دھوکے میں تم آئے ہوئے ہو اس بات کو نہیں سمجھ سکتے بوڑھاپے کے سبب سے عقل جاتی رہی ہے اے شخص۔ ہماری تنخواہوں اور عطیوں کے جاری کرنے کا اب حکم دے دو۔ تم نے ہمارے رزق کو بند کر رکھا ہے اس کا تمہیں کیا اختیار ہے۔ تم سے پیشتر جو حکام گذرے انہوں نے کبھی اس بات کی طمع نہیں کی۔ اس کے علاوہ تم نے امیرالمومنین کی مذمت اور مجرمین کی ستائش کا شیوہ اختیار کیا ہے۔

مغیرہ بن شعبہ کی نرم پالیسی یہ سن کر مسجد میں کوئی دو ثلث سے زیادہ آدمی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا قسم بخدا حجر نے سچ کہا اور نیکی کی۔ ہماری تنخواہوں اور عطیات کے جاری کر دینے کا حکم دو۔ تمہارے اس قول سے تو ہم کو کوئی نفع نہیں حاصل ہوتا۔ اس میں تو ذرا بھی ہمارا فائدہ نہیں۔ اسی طرح کی بہت سی باتیں سب لوگ کہتے رہے۔ مغیرہ منبر سے اتر کر اندر چلے گئے اور ان کی قوم کے لوگوں نے ان کے پاس آنے کی اجازت مانگی۔ اذن مل گیا۔ سب کہنے لگے اس کا کیا سبب کہ اس شخص کی ایسی ایسی باتیں آپ سنتے ہیں اور اس طرح کی جرأت وہ آپ پر آپ کی حکومت کرتا ہے اس میں دو طرح کے نقصان ہیں۔ ایک تو آپ کی توہین ہوتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ دوسرے معاویہؓ کو اس بات کی خبر ہوگی تو اس شخص کی وجہ سے آپ سے آزردہ ہو جائیں گے۔ ان سب لوگوں میں زیاد حجر کے باب میں قبیلہ وقال عبداللہ بن ابی عقیل ثقفی نے کی۔

مغیرہ بن شعبہ کی وفات

مغیرہ نے ان لوگوں کو جواب دیا کہ میں تو ان کو قتل کر چکا میرے بعد جو شخص والی کوفہ ہو کر آنے والا ہے اس کو بھی یہ میرے ہی مثل کا سمجھیں گے اور جس طرح میرے ساتھ پیش آتے ہوئے تم انہیں دیکھتے ہو اسی طرح وہ اس کے ساتھ بھی پیش آئیں گے وہ پہلے ہی دہلہ میں ان کو گرفتار کر لیگا اور بہت بری طرح قتل کرے گا۔ میری موت قریب آگئی میری حکومت میں ضعف آگیا میں نہیں چاہتا کہ اس شہر کے نیک لوگوں سے میں قتل کی ابتدا کروں اور ان کا خون بہاؤں کہ وہ تو سعادت اخروی حاصل کریں اور میں شقاوت میں مبتلا ہو جاؤں معاویہؓ کو تو دنیا میں عزت ملے اور مغیرہ کو قیامت میں ذلت۔ میں اچھے کا عذر سنوں گا اور برے کو معاف کر دوں گا۔ عاقل کی ستائش کروں گا۔ جاہل کی فحائش کروں ہر اس وقت تک ہے جب تک کہ مجھ میں اور ان میں موت جدائی ڈال دے۔ میرے بعد کے حکام سے جب ان کو سابقہ پڑے گا تو مجھے یاد کریں گے۔ شیوخ عرب میں سے ایک شیخ مغیرہ کے اس قول کا ذکر کیا کرتا تھا کہ واللہ ہم نے سب کو دیکھ لیا۔ اس شخص کو سب سے بہتر پایا۔ بے گناہ کی ستائش گناہگار کی لغزش۔ عذر کی پذیرائی میں سب سے بڑھ کر تھا۔ ۵۰ھ میں مغیرہ نے کوفہ کی فرمانروائی اور ۵۱ھ میں وفات پائی۔ اب کوفہ و بصرہ دونوں زیاد کے زیر فرمان ہو گئے۔

زیاد اور حجر بن عدی

زیاد کوفہ میں آیا قصر میں داخل ہوا پھر منبر پر گیا۔ حمد و ثنائے الٰہی بجالا کر کہا زمانہ جاہلیت کا تجربہ کر چکا ہے اور ہم زمانہ کا سرد گرم فرمانروائی بھی کر چکے ہیں اور فرماں بری بھی۔ ہم سمجھ چکے ہیں کہ اس حکومت کے آخر میں بھی وہی بات مناسب ہے جو اول میں تھی۔ آسانی سے اطاعت وہ بھی ہے کہ باطن کو ظاہر سے غائب کو حاضر سے دل کو زبان سے یگانگی رہے اور ہم یہاں پہنچے ہیں کہ رعایا کی اصلاح اس کے سوا ہو نہیں سکتی۔ نرمی بغیر کمزوری کے سختی بغیر زیادتی کے۔ میں واللہ جو حکم تم لوگوں میں جاری کروں گا اسے قابو کے ساتھ پورا کر کے چھوڑوں گا۔ حاکم اور منبر پر بیٹھ کر غلط گوئی کرے۔ اس سے بڑھ کر خدا اور خلق خدا کے سامنے کوئی غلطی نہ ہوگی۔ اس کے بعد زیاد نے عثمانؓ اور ان کے اصحاب کی ستائش اور ان کے قاتلوں پر نفرین کی۔ حجر یہ سن کر اٹھے اور مغیرہ سے جس طرح پیش آتے تھے اب بھی وہی بات انہوں نے کی زیاد حجر بن حریث کو والی کوفہ کر کے بصرہ چلا گیا وہاں جا کر اس نے یہ خبر بھی سنی کہ حجر کے پاس شیعہ علی کا مجمع رہتا ہے۔ یہ لوگ معاویہؓ پر لعن اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور ان لوگوں نے عمرو بن حریث کو سنگریزے مارے یہ سنتے ہی پھر کوفہ میں چلا آیا۔ دارالامارۃ میں داخل ہوا پھر باہر آیا اور منبر پر گیا۔ سندس کی قبا پہنے اور خز کی سبز چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ بالوں کو درست کئے ہوئے تھا۔ حجر بھی اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آج ان کے ساتھ مجمع بھی بہت زیادہ تھا۔ زیاد نے حمد و ثنا کے بعد کہا۔ تعدی و گمراہی کا انجام برا ہے ان لوگوں کی حمایت کی گئی تو اترا گئے اور میری طرف سے مطمئن ہو گئے تو گستاخ ہو گئے۔ قسم بخدا اگر تم لوگ نہ سیدھے ہوئے تو جو تمہاری دوا ہے اسی سے تمہارا علاج کروں گا۔ اگر جحر کو سرزمین کوفہ سے ناپید نہ کر دوں اور اسے میں دوسروں کے لیے عبرت نہ بنا دوں گا تو مجھے ہیچ سمجھنا۔ وائے ہو تجھ پر اے جحر طمہ گرگ اب تو ہونے والا ہے۔

جحر بن عدی اور امیر معاویہؓ کی گفتگو

ایک اور روایت ہے کہ جمعہ کے دن زیاد نے خطبہ میں بہت طول دیا اور نماز میں تاخیر ہو گئی۔ جحر بن عدی نے پکار کر کہا الصلاۃ اس پر بھی اس نے خطبہ کو جاری رکھا۔ انہوں نے پھر کہا الصلاۃ۔ اور اس نے خطبہ کو جاری رکھا۔ جب جحر نے دیکھا نماز جاتی ہے تو ہاتھ مار کر مٹھی میں کنکر اٹھائے اور نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ سب لوگ اٹھ گئے۔ یہ رنگ دیکھ کر زیاد ڈر آیا اور سب کو نماز پڑھائی۔ فارغ ہونے کے بعد اس نے معاویہؓ کو ان کی شکایت میں ایک خط لکھا اور بہت سی باتیں لکھ بھیجیں۔ معاویہؓ نے جواب میں لکھا اسے زنجیروں میں جکڑ کر میرے پاس روانہ کرو۔ یہ خط جب آیا تو ان کی ساری برادری حمایت پر آمادہ ہو گئی۔ مگر جحر نے ان سب کو منع کیا اور کہا۔ سمع و طاعت۔ غرض جحر کو باز نجیر معاویہؓ کے پاس روانہ کر دیا۔ یہ جب معاویہؓ کے سامنے گئے تو کہا السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ معاویہؓ نے کہا ہاں امیر المومنین واللہ نہ تجھ سے درگزر کروں گا نہ درگزر ہونے دوں گا لے جاؤ اسے یہاں سے اور اس کی گردن مارو۔ جب انہیں باہر لے کر آئے تو جو لوگ اس کام پر مقرر تھے ان سے درخواست کی کہ دو رکعت نماز مجھے پڑھ لینے دو۔ انہوں نے کہا پڑھ لو۔ جحر نے دو رکعتیں جلدی سے پڑھ لیں اور کہا کہ تم لوگوں کے بدگمان ہونے کا اندیشہ مجھے نہ ہوتا تو جی چاہتا تھا دیر تک اس نماز میں طول دیتا۔ مگر جو نمازیں کہ آج تک میں نے پڑھی ہیں مگر وہی میرے کام نہ آئیں گی تو ان دو رکعتوں سے کیا ہوگا۔ پھر ان کے اقربا میں سے جو لوگ وہاں موجود تھے۔ ان سے کہا۔ نہ میری زنجیر اتارنا نہ خون کو دھونا میں اسی طرح معاویہؓ سے چلا کر ملاقات کروں گا۔ پھر انہیں آگے بڑھا کر گردن ماری۔ ام المومنین عائشہ اور معاویہؓ سے غالباً مکہ میں ملاقات ہوئی تو پوچھا۔ معاویہؓ تمہارا حلم جحر کے معاملے میں کدھر چلا گیا تھا؟ معاویہؓ نے کہا ام المومنین کوئی عقل دینے والا اس وقت میرے پاس نہ تھا۔ اور جب معاویہؓ کی وفات ہونے لگی اور گھگھرو بولنے لگا تو کہہ رہے تھے وائے جحر تمہارے سبب سے میرا دل پھاڑ ہے۔

سے یوم ملک یا جحر یوم طویل"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجر بن عدی کے متعلق دوسری روایت

ایک روایت یہ ہے کہ زیاد نے اہل شرط کو حکم دیا کہ تم میں سے کوئی جا کر حجر کو بلا لائے۔ حسین کہتا ہے کہ شداد بن ہیثم امیر شرط نے مجھے حکم دیا کہ تم جا کر انہیں بلا لاؤ میں نے جا کر ان سے کہا کہ امیر کے پاس حاضر ہو۔ ان کے اصحاب نے کہا کہ امیر کے پاس نہ جائیں گے اور نہ ہمیں اس کا پاس خاطر ہے۔ یہ سن کر میں نے واپس آ کر حال بیان کر دیا۔ زیاد نے صاحب شرط کو حکم دیا کہ کچھ لوگ میرے ساتھ کر دے۔ اس نے چند سپاہی میرے ساتھ کر دیئے۔ ہم سب نے ان سے جا کر کہا کہ امیر کے پاس حاضر ہو۔ ان لوگوں نے اس پر تین برا بھلا کہا گالیاں دیں۔ ہم نے زیاد سے آ کر حال بیان کر دیا۔ یہ سن کر زیاد تمام شرفائے کوفہ پر خفا ہونے لگا کہ اے اہل کوفہ یہ کیا۔ ایک ہاتھ سے چھری مارتے ہو دوسرے سے پٹی باندھتے ہو۔ جسم تمہارے میرے ساتھ دل تمہارے حجر کے ساتھ یہ بکواس احمق دیوانہ۔ تم خود تو میرے ساتھ ہو اور تمہارے بھائی بیٹے برادری والے حجر کے ساتھ ہیں۔ قسم بخدا اس بات سے تمہاری مفسدہ پردازی و یاکاری ثابت ہوتی ہے اب تم لوگ اپنے بے لوث ہونے کا ثبوت دو ورنہ میں کچھ لوگوں کو بلا کر ساری بے رخی دیکھی تمہاری نکالے دیتا ہوں۔

حجر بن عدی سے اہل کوفہ کی علیحدگی

یہ سنتے ہی سب زیاد کی طرف یہ کہتے ہوئے لپکے معاذ اللہ یہ ہو سکتا ہے کہ امیر المومنین کی اطاعت اور آپ کی اور جس بات میں آپ کی مرضی ہو اس کے سوا اس معاملے میں ہماری رائے کچھ اور ہو۔ جس بات میں آپ کے ساتھ ہماری اطاعت اور حجر کے ساتھ ہماری مخالفت کا ثبوت ہو جائے آپ ہمیں اسی بات کا حکم دے کر دیکھئے۔ زیاد نے کہا تم سب اٹھ کھڑے ہو یہ لوگ جو حجر کو گھیرے ہوئے ہیں ان کے پاس جاؤ تم میں ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے بھائی کو بیٹے کو قریب کو اپنی برادری کے لوگوں میں سے جو تمہارا کہنا مانے اس کو یہاں تک کہ جس جس کو تم حجر سے علیحدہ کر سکتے ہو علیحدہ کر لو۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جو حجر کے ساتھ رہ گئے تھے ان کو حجر سے علیحدہ کر دیا۔ زیاد نے جب دیکھا کہ حجر کے ساتھ والے زیادہ تر ان کا ساتھ چھوڑ کر الگ ہو گئے تو صاحب شرط سے کہا اب حجر کو پکڑ کر لاؤ اگر وہ نہ آئے تو میرے پاس سے آ نہیں تو اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ بازاریوں سے ستونوں کو اکھاڑیں اور نہ مانیں تو ان سے ان لوگوں پر حملہ کر کے حجر کو میرے پاس باندھ کر لے آئیں۔ غرض صاحب شرط حجر کے پاس آیا اور کہا کہ امیر کے پاس حاضر ہو۔ ان کے اصحاب نے کہا ایسا نہ ہوگا۔ ہم اس کا کہنا نہیں کرتے ہم اس کے پاس نہیں آتے۔

اصحاب حجر پر حملہ

اس نے اپنے ساتھ والوں سے کہہ دیا کہ بازار کے ستونوں پر حملہ کر دو یہ لوگ دوڑے اور ستون چھین لیے۔ اس وقت ابو عمرطہ نے حجر سے کہا کہ تمہارے لوگوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کسی کے پاس سوا میرے تلوار نہیں ہے۔ ایک تلوار سے تو کام نہیں نکل سکتا۔ جر نے کہا پھر کیا رائے ہے۔ اس نے کہا اب یہاں سے نکلو اپنے لوگوں میں چلے جاؤ وہ ضرور تمہیں بچا لیں گے۔ زیاد اس وقت منبر پر تھا منبر ہی پر سے کھڑا ہو کر دیکھنے لگا۔ اس کے لوگ لٹھ لیے ہوئے جر کے اصحاب پر پل پڑے مکرز بن عبید نے عمرو ابن حمق کے سر پر لٹھ مارا وہ گر پڑے۔ ابو سفیان بن عویمر اور مجلان بن ربیعہ ان کو اٹھا کر عبید اللہ بن مالک کے گھر میں لے گئے۔ یہ تینوں شخص ازدی تھے۔ عمرو اپنے نکلنے کے وقت تک اسی گھر میں پوشیدہ رہے۔

عبداللہ بن عوف کا انتقام

عبداللہ بن عوف کہتا ہے کہ قتل معصب کے ایک سال پیشتر جب ہم لوگ غزوہ یا حمیرا سے واپس ہوئے ہیں تو میں نے مکرز بن عبید کو دیکھا کہ راہ میں میرے ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ جب سے اس نے عمرو کو لٹھ مارا تھا قسم بخدا اس دن سے میں نے کبھی اسے دیکھا ہی نہ تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ کہیں دیکھوں گا اسے تو پہچانوں گا بھی نہیں۔ اب اسے دیکھتے ہی مجھے گمان ہوا کہ یہ وہی شخص ہے۔ کوفہ کی عارتیں اس وقت سامنے سے دکھائی دے رہی تھیں۔ مجھے یہ کہتے ہوئے کہ عمرو کو تو ہی نے لٹھ مارا تھا کراہیت معلوم ہوئی کہ وہ مجھے جھٹلائے گا۔ میں نے اس طرح تقریر کی کہ جس دن سے تو نے عمرو کے سر پر مسجد میں لٹھ مارا جب سے آج تک میں نے تجھے دیکھا ہی نہ تھا۔ آج تجھے دیکھتے ہی میں نے پہچان لیا۔ کہنے لگا۔ خدا ان آنکھوں کو روشن رکھے تیری نظر کس قدر صحیح ہے وہ تو ایک شیطانی حرکت تھی۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ عمرو صلحا میں سے ہیں۔ اپنی اس ضرب پر مجھے بہت ندامت ہے اور خدا سے استغفار کرتا ہوں۔ میں نے کہا جس طرح تو نے عمرو بن حمق کو مارا تھا اسی طرح کی ضرب جب تک تیرے سر پر نہ لگا لوں تجھے واللہ میں چھوڑتا نہیں۔ اس میں میں مر جاؤں یا تو مر جائے۔ یہ سن کر وہ خدا کا واسطہ مجھے دینے لگا خدا کو یاد دلانے لگا۔ میں نے ایک نہ مانی اور اصفہان کی بندی میں سے رشید ایک غلام میرے پاس تھا اس کے نیزہ کی ڈانڈ بہت سخت تھی۔ میں نے اسے پکارا اور نیزہ اس سے لے لیا کہ اسی سے حملہ کروں گا۔ مگر یہ دیکھ کر سواری سے نیچے اترنے لگا۔ دونوں پاؤں اس کے زمین تک پہنچے ہی تھے کہ میں جا پہنچا۔ اور اس کے دماغ پر ایسی ایک ضرب میں نے لگائی کہ منہ کے بل گر پڑا۔ اسی حالت میں اسے چھوڑ کر میں آگے بڑھا۔ اس کے بعد وہ اچھا ہو گیا۔ اس مدت میں دو مرتبہ اور وہ مجھے ملا۔ ہر دفعہ مجھ سے یہی کہا کہ میرا تیرا انصاف خدا کے سامنے ہوگا۔ میں نے بھی یہی جواب ہر دفعہ دیا کہ تیرا اور عمرو کا انصاف خدا کے سامنے ہوگا۔

ابو عمر طی کی کارگذاری

غرض عمر پر جب ضرب پڑی اور دو شخص انہیں اٹھا کر لے گئے اس وقت اصحاب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجر بنی کندہ کے دروازوں کی طرف آ گئے۔ ایک شرطی نے عبداللہ بن خلیفطائی کو جب کہ وہ حجر کے اشعار پڑھ رہا تھا لٹھ مار دیا وہ گر پڑا۔ عائذ بن حملہ تمیمی کے ہاتھ پر لٹھ پڑا اور اس کا دانت بھی ٹوٹا۔ اس مضمون پر اس نے تین مصرعے نظم کئے۔ اور کسی شرطی کے ہاتھ سے لٹھ چھین کر لڑنا شروع کیا اور حجر کی اور ان کے اصحاب کی حمایت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ یہ سب لوگ بنی کندہ کے دروازوں سے باہر نکل گئے۔ حجر کا خچر وہاں موجود تھا۔ ابو عمرطہ خچر کو لے کر آیا اور کہا تمہارا برا ہو اب سوار ہو جاؤ۔ میں دیکھتا ہوں تم نے خود کو بھی قتل کیا اور اپنے ساتھ ہم کو بھی۔ حجر نے رکاب میں پاؤں ڈالا مگر چڑھ نہ سکے۔ ابو عمرطہ نے انہیں اٹھا کر خچر پر سوار کیا۔ پھر اچک کر اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ .....

..... یہ سنبھل کر بیٹھا ہی تھا کہ یزید بن طریف مسلی سر پر آ پہنچا۔ اس نے ابو عمرطہ کی ران پر لٹھ مارا۔ ابو عمرطہ نے تلوار سونت کر اس کے سر پر وار کیا۔ وہ گھوڑے کے بل گر پڑا۔ پھر اچھا ہو گیا۔ اس مضمون پر عبداللہ بن ہمام سلولی نے چند اشعار کہے ہیں۔

کوفہ میں خانہ جنگی کی ابتدا

ابو عمرطہ کی یہ تلوار پہلی تلوار ہے جو کوفہ کی خانہ جنگی میں چلی۔ یہاں سے حجر اور ابو عمرطہ روانہ ہوئے اور حجر کے مکان تک آ پہنچے حجر کے اصحاب میں سے بہت لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے۔ اور قیس بن ہیثم کندی اپنے گدھے پر چڑھ کر نکلا۔ جہاں جہاں بنی کندہ کا مجمع تھا وہاں جا جا کر اس مضمون کے اشعار پڑھتا پھرا۔

اے حجر کی قوم مدافعت کرو اور حملے کرو۔ اور اپنے بھائی کی طرف سے لڑو اور مردوں کی طرح لڑو ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی حجر کا ساتھ چھوڑ دے کیا تم لوگوں میں کوئی برچھیت کوئی تیر انداز نہیں ہے کیا تم میں کوئی سوار اور پیادہ نہیں ہے۔ کیا تم میں کوئی ثابت قدم شمشیر زن نہیں ہے۔

مگر بنی کندہ میں سے بہت تھوڑے لوگ حجر کے پاس نہیں آئے۔

صائدین کا تکیہ

زیاد نے منبر پر کہا کہ قوم ہمدان و تمیم و ہوازن (بنی) اعصر و فدوچ و اسد و غطفان اٹھیں اور سب کندہ کے تکیہ کی طرف روانہ ہوں۔ وہاں سے حجر کے پاس جائیں اور اسے میرے پاس لے آئیں۔ یہ کہہ کر اسے یہ بات مناسب نہ معلوم ہوئی کہ طائفہ مصر کو طائفہ یمن کے ساتھ روانہ کرے تاکہ دونوں فرقوں میں اختلاف اور جھگڑا پیدا ہو جائے اور ان کی حمیت کو ضرر پہنچے۔ یہ سوچ کر زیاد نے حکم دیا کہ تمیم و ہوازن و بنی اعصر و اسد و غطفان و فدوچ و ہمدان کو فقط کندہ کے تکیہ میں جانا چاہیئے اور حجر کو میرے پاس لے آنا چاہیئے اور باقی اہل یمن صائدین کے تکیہ کی طرف روانہ ہوں اور جا کر حجر کو میرے پاس لائیں۔ یہ سن کر قبیلہ ازد و بجیلہ و خثعم و انصار و خزاعہ و قضاعہ کے لوگ روانہ ہوئے اور صائدین کے حکم میں جا کر اتر پڑے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی کندہ کی گرفتاری

حضرموت والے اہل یمن کے ساتھ اس لیے نہیں گئے کہ انہیں کندہ سے تعلق تھا اس سبب سے کہ اہل حضرموت بنی کندہ کے ساتھ رہتے تھے انہیں جمر کے تعاقب میں جانا گوارا نہ تھا۔ سائبین کے تکیہ میں رؤسائے اہل یمن نے جمر کے باب میں باہم مشورہ کیا۔ عبدالرحمٰن بن مخنف نے کہا میں جو بات کہتا ہوں اس کو قبول کرو تو مجھے امید ہے کہ تم لوگ ملامت و معصیت سے بچ جاؤ گے۔ میری رائے یہ ہے کہ تم لوگ جلدی نہ کرو ہمدان و مذحج کے فوجوں پر لام کر گذریں گے۔ اور تم اپنی قوم اور اپنے رئیس کے ساتھ برائی کرنے سے جو فعل تمہیں ناگوار ہے بچ جاؤ گے۔ سب نے اس رائے کو اختیار کیا۔ کچھ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ یہ خبر ملی کہ ہمدان و مذحج تکیہ بنی کندہ میں داخل ہو گئے اور بنی جذیمہ میں سے جس جس کو پایا گرفتار کر لیا۔ یہ سن کر اہل یمن بنی کندہ کے گھروں کی طرف گئے اور ان سے عذر کیا۔ اس کی خبر زیاد کو پہنچی تو اس نے مذحج و ہمدان کی ستائش کی اور تمام اہل یمن کی مذمت۔

قیس بن یزید کی گرفتاری

جمر جس وقت اپنے گھر پہنچے اور انہوں نے دیکھا کہ ان کی قوم کے لوگ ان کے ساتھ کم رہ گئے ہیں اور یہ خبر ملی پہنچی کہ مذحج و ہمدان کندہ کے تکیہ میں اور تمام اہل یمن سائبین کے تکیہ میں اترے ہوئے ہیں تو انہوں نے اپنے اصحاب سے کہا تم سب چلے جاؤ۔ تمہاری ہی قوم کے لوگ جو تمہارے مقابلے میں جمع ہوئے ہیں واللہ تم ان سے لڑ نہیں سکتے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ تم کو معرض تلف میں ڈال دوں۔ یہ سن کر وہ لوگ واپس جانا چاہتے تھے کہ مذحج و ہمدان کے سواروں میں سے جو لوگ اوائل فوج میں تھے ان تک آ پہنچے۔ یہ دیکھ کر عمیر بن یزید قیس بن یزید و جبید بن عمرو بدی و عبدالرحمٰن بن محرز طہوی و قیس بن شمامہ سواروں پر پلٹ پڑے اور مصروف ستیز و آویز ہو گئے۔ ایک ساعت تک جمر کی حمایت میں مشغول کارزار رہے۔ آخر زخمی ہو گئے اور قیس بن یزید گرفتار ہو گیا۔ باقی لوگ بچ کر نکل گئے جمر نے ان سے کہا تمہارا بھلا ہو سب متفرق ہو جاؤ جنگ نہ کرو۔ میں خود کسی گلی سے نکل جاتا ہوں۔ پھر بنی حوت کی طرف چلا جاؤں گا۔

سلیم بن یزید کی جان نثاری

چلتے چلتے ان میں سے ایک شخص کے گھر تک جمر پہنچ گئے۔ اس کا نام سلیم بن یزید تھا۔ یہ گھر کے اندر گئے اور لوگ ان کے تعاقب میں آئے۔ اور اس گھر تک آ پہنچے۔ سلیم نے اپنی تلوار اٹھائی چاہا ان کے مقابلے میں نکلنا چاہا۔ یہ دیکھ کر اس کی بیٹیاں رونے لگیں۔ جمر نے کہا آخر کیا ارادہ ہے۔ اس نے جواب دیا "واللہ میرا یہ ارادہ ہے کہ ان لوگوں سے کہوں گا کہ تمہارے پاس سے چلے جائیں مان گئے تو خیر نہیں تو اسی تلوار سے جس کے قبضہ پر میرا ہاتھ پڑ چکا ہے تمہاری حمایت میں ان سے جنگ کروں گا۔" جمر نے کہا تیرا بھلا نہ ہو ہائے میں نے تو تیری بیٹیوں پر مصیبت ڈال دی۔ سلیم نے جواب دیا کچھ ان کی مؤنث کا متکفل میں نہیں ان کا رازق میں نہیں اس حی قیوم کے سوا جس کو موت نہیں۔ میں کبھی کسی نعمت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے تنگ و عار کا خریدار نہ ہوں گا۔ میری زندگی میں جب تک تلوار کا قبضہ میرے ہاتھ میں ہے میرے گھر سے تم اسیر ہو کر کبھی نہیں جا سکتے۔ اگر میں تمہاری حمایت میں قتل ہو جاؤں تو تمہارے جی میں جو آئے کرنا۔ حجر نے پوچھا کیا اس مکان میں کوئی ایسی دیوار نہیں ہے کہ میں اس پر سے چلا جاؤں یا کوئی ایسا موکھا نہیں ہے کہ میں اس میں سے نکل جاؤں ہو سکتا ہے کہ خدائے عزوجل مجھ کو بھی اور تم کو بھی محفوظ رکھے یہ لوگ جب تمہارے گھر سے مجھے گرفتار نہ کریں گے تو تم کو کوئی ضرر نہ پہنچائیں گے۔ سلیم نے کہا ہاں یہ موکھا تو ہے اس میں سے نکل کر بنی عنبر کے محلہ میں اور اس کے سوا اپنی قوم والوں میں تم پہنچ سکتے ہو۔

حجر اور جوانان بنی ذہل

حجر اس موکھے سے نکل گئے۔ چلتے چلتے بنی ذہل میں پہنچے۔ ان لوگوں نے بیان کیا ابھی ابھی وہ لوگ تمہیں تلاش کرتے ہوئے ادھر سے گزرے ہیں تمہارا پتا لگا رہے ہیں۔ حجر نے کہا میں یہاں سے بھی بھاگتا ہوں۔ غرض نکل کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ ساتھ جوانان بنی ذہل میں سے کچھ لوگ چلے کہ شاہراہ سے دور دور گلیوں میں سے انہیں لے کر گذر رہے تھے۔ چلتے چلتے قبیلۂ نخع میں پہنچے۔ یہاں پہنچ کر حجر نے ان جوانوں سے کہا رحمت خدا ہو تم پر بس اب یہاں سے پلٹ جاؤ۔ یہ سن کر سب پلٹ گئے۔

حجر کی قبیلہ نخع میں روپوشی

اور حجر اشتر نخعی کے بھائی عبداللہ بن حارث کے مکان کی طرف چلے گھر کے اندر گئے۔ عبداللہ نے بہ کشادہ پیشانی و کمال بشاشت ملاقات کی فرش بچھائے ان کا بستر لگایا۔ یہاں یہ ہو رہا تھا کہ کسی نے آکر حجر سے کہا کہ اہل شرط قبیلہ نخع میں تم کو پوچھتے پھرتے ہیں۔ سبب اس کا یہ ہوا کہ ایک سیاہ فام چھوکری جس کو سب ادمار ادمار کہہ کر پکارتے تھے ان لوگوں کو ملی۔ اور ان سے پوچھنے لگی تم کسے ڈھونڈھ رہے ہو۔ انہوں نے کہا ہم حجر کو ڈھونڈھ رہے ہیں۔ کہنے لگی تو وہ یہیں ہے میں نے اسے قبیلہ نخع میں دیکھا۔ اب یہ لوگ قبیلۂ نخع کی طرف پلٹ پڑے یہ خبر سن کر حجر رات ہی کو عبداللہ کے گھر سے بھیس بدل کر نکلے اور عبداللہ بن حارث بھی ان کے ساتھ سوار ہو کر چلے۔ ربیعہ بن ناجد ازدی کے مکان پر آکر محلہ ازد میں حجر اتر پڑے۔ ایک رات دن وہیں قیام کیا۔ حجر پر قابو پانے سے اہل شرط جب عاجز آ گئے۔

زیاد کی محمد بن اشعث کو دھمکی

تو زیاد نے محمد بن اشعث کو بلا کر کہا او ابو میشاء سن رکھ حجر کو میرے پاس لے کر آ نہیں تو قسم بخدا تیرا ایک ایک درخت خرما کٹوا ڈالوں گا اور ایک ایک گھر تیرا کھدوا ڈالوں گا اور اس پر بھی تجھے جیتا نہ چھوڑوں گا۔ تیرے ٹکڑے ٹکڑے کروں گا۔ اس نے کہا اتنی مہلت دیجئے کہ میں اسے ڈھونڈوں زیاد نے کہا تین دن کی مہلت تجھے دی۔ اگر اسے تو لے آیا تو خیر ورنہ اپنے کو زندوں میں شمار نہ کرنا۔ اور ابن اشعث کو زندان کی طرف لے چلے۔ چہرے پر اس کے ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے اسے لے جا رہے تھے۔ حجر بن یزید کندی نے زیاد سے اس کی سفارش کی کہ میں ضامن ہوتا ہوں اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دیجئے کہ جمر کو ڈھونڈنے سے آزاد ہو کر جس طرح ڈھونڈ سکتا ہے قید میں بھلا کب ڈھونڈ سکتا ہے۔ زیاد نے کہا کیا تم ضامن ہوتے ہو۔ اس نے کہا ہاں میں ضامن ہوتا ہوں۔ زیاد نے کہا یہ سمجھ لو اگر تم نے گریز کی تو میں تم کو موت کی صورت دکھا دوں گا۔ اگر چہ اس وقت میں تم کو حر یز دیکھتا ہوں۔ ابن یزید نے کہا وہ ایسا فعل نہ کرے گا۔ زیاد نے اسے چھوڑ دیا۔

قیس بن یزید کی گرفتاری و رہائی

قیس بن یزید کو اسیر کر کے لوگ لائے۔ جمر بن یزید نے اس کے لیے بھی زیاد سے گفتگو کی۔ زیاد نے سب سے کہدیا کہ قیس کو کچھ خوف نہ کرنا چاہیئے۔ عثمان کے باب میں جو اس کا عقیدہ ہے اور صفین میں امیر المومنین کی رفاقت میں جو کام اس نے کیا ہم لوگوں کو خوب معلوم ہے یہ کہہ کر اس نے قیس کو بلا بھیجا۔ جب وہ سامنے آیا تو کہا میں خوب جانتا ہوں کہ جمر کی حمایت میں جو تم نے جنگ کی وہ اس سبب سے نہ تھی کہ تم نے اس کا سا عقیدہ اختیار کر لیا ہو۔ وہ ایک آن بان کی بات تھی۔ کہ تم نے اس کا ساتھ دیا۔ میں نے یہ قصور تمہارا معاف کر دیا۔ میں جانتا ہوں کہ تم خوش اعتقاد اور جاں نثار لیکن جب تک تم اپنے بھائی عمیر کو میرے پاس حاضر نہ کرو میں تم کو نہ چھوڑوں گا۔ قیس نے کہا انشاء اللہ میں انہیں حاضر کر دوں گا۔ زیاد نے کہا تمہارا اس کا کون ضامن ہوتا ہے۔ اوہ نے کہا جمر بن یزید میرا اور اس کا ضامن ہے۔ اس پر جمر بن یزید نے کہا ہاں میں اس شرط پر اس کا ضامن ہوتا ہوں کہ اس کے جان و مال کا اطمینان دلایا جائے۔ زیاد نے کہا۔ ایسا ہی ہوگا۔ یہ دونوں جا کر عمیر کو لے آئے اور وہ زخمی تھا۔ حکم ہوا اور وہ زنجیروں میں جکڑ دیا گیا اور

عمیر بن یزید کی مشروط رہائی

لوگوں نے اسے زمین سے اونچا کیا اور ناف کے قریب لا کر ٹیک دیا وہ زمین پر آ رہا پھر اٹھایا اور پھر اسے ٹیکا۔ کئی دفعہ یہی سلوک اس کے ساتھ کیا یہ دیکھ کر جمر بن یزید اٹھ کھڑا ہوا اور زیاد سے کہنے لگا خدا سلامت رکھے کیا اس کو جان و مال کی امان نہیں دی گئی ہے؟ زیاد نے کہا ہاں اسے جان و مال کی امان دی ہے۔ میں نہ اس کا خون بہاتا ہوں نہ مال اینٹھنے کا ارادہ ہے۔ اس نے کہا خدا سلامت رکھے اس کے لیے تو موت کا سامنا ہے قریب مرگ ہو گیا ہے اور جتنے اہل یمن وہاں تھے سب کھڑے ہو گئے اور زیاد کے پاس آ کر گفتگو کرنے لگے۔ اس نے کہا تم سب اس کے ضامن ہوتے ہو کہ اس نے اگر کوئی بے جا حرکت کی تو میرے پاس اس کو لے آؤ گے اور مسلی پر جو وار کیا گیا ہے اس کی دیت دو گے۔ سب نے کہا ہاں ہم ضامن ہیں۔ اس ضمانت پر اس نے عمیر کو چھوڑ دیا۔

حجر بن عدی کی مشروط حوالگی کی پیش کش

ربیعہ ازدی کے گھر میں ایک رات ایک دن حجر بن عدی نے قیام کر کے اپنے ایک اصفہانی غلام مسمی رشید کو محمد بن اشعث کے پاس یہ پیام دے کر بھیجا کہ اس ظالم جبار نے تمہارے ساتھ جو سلوک کیا اس کی مجھے خبر پہنچی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم ہرگز نہ گھبرانا میں تمہارے پاس خود چلا آتا ہوں۔ تم اپنی قوم میں سے کچھ لوگوں کو جمع کر کے اس کے پاس جاؤ اور اس سے میرے لیے بس اس قدر امان کے طالب ہو کہ وہ مجھے معاویہؓ کے پاس بھیج دے۔ جیسی ان کی رائے ہو اس طرح وہ مجھ سے پیش آئیں۔ ابن اشعث حجر بن یزید اور جریر بن عبداللہ اور عبداللہ بن حارث اشتر کے بھائی کے پاس گیا اور ان لوگوں کو لے کر زیاد کے پاس آیا۔ ان لوگوں نے زیاد سے گفتگو کی اور حجر کے لیے اس باب میں امان کے طالب ہوئے کہ معاویہ رضہ کے پاس ان کو بھیج دے۔ وہ اپنی رائے سے جو چاہیں ان کے حق میں کریں۔ زیاد نے منظور کیا۔ ان لوگوں نے حجر سے انہیں کے پیامبر کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ ہم نے جو بات تم چاہتے تھے زیاد سے طے کر لی اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ اب چلے آئیں۔ حجر یہ سن کر چلے آئے اور زیاد کے سامنے گئے

حجر اور زیاد کی گفتگو

زیاد کہنے لگا ابو عبدالرحمن مرحبا۔ زمانۂ جنگ میں بھی لڑنے کو تیار اور جب لوگوں میں امن ہے جب بھی لڑنے کو تیار۔ وہی مثل ہوئی کہ اپنے ہی لوگوں کو کیتا نے بھونک کر قتل کروا دیا۔ حجر نے کہا نہ میں نے اطاعت سے سرکشی کی نہ جماعت سے علیحدگی میں اپنی بیعت پر قائم ہوں۔ زیاد نے کہا کجا یہ دعوے اے حجر اور کجا تو۔ ایک ہاتھ سے تو چھری مارتا ہے دوسرے سے پٹی باندھتا ہے جب خدا نے ہمارے قابو میں تجھے دیدیا تو اب ہمیں خوش کرنا چاہتا ہے واللہ ہرگز یہ نہ ہوگا۔ حجر نے پوچھا کیا تو نے اتنی امان مجھے نہیں دی ہے کہ میں معاویہ رضہ کے پاس چلا جاؤں اور میرے باب میں اپنی رائے پر وہ عمل کریں۔ زیاد نے کہا ہاں یہ ہمیں منظور ہے۔ اسے لے جاؤ قید خانہ میں۔ جب وہ زیاد کے پاس سے بھیج دیئے گئے تو کہنے لگا قسم بخدا اگر امان نہ دی ہوتی تو یہاں سے وہ ہل نہ سکتا یہاں تک کہ اس کی جان نکال لی جاتی۔ قسم بخدا اس کی رگ و گردن کاٹنے کے لیے میرا جی لوٹ رہا ہے۔ زیاد کے پاس سے حجر کو جب زندان کی طرف لے جا رہے تھے تو انہوں نے بلند آواز سے پکار کر کہا "بار الٰہیا میں اپنی بیعت پر قائم ہوں نہ میں اسے چھوڑوں گا نہ چھوڑنا چاہتا ہوں یہ محض خدا و خلق خدا کی اطاعت کے لیے" صبح کا وقت تھا اور بہت سردی پڑ رہی تھی حجر اس وقت سر پر برنس (صدر اسلام کی ایک خاص وضع کی ٹوپی) پہنے ہوئے تھے۔ دس دن انہیں قید میں گزرے اور اور اب زیاد کو ان رؤسا کی فکر ہوئی جو حجر کے اصحاب میں تھے۔

عمرو بن حمق کی گرفتاری

عمرو بن حمق اور رفاعہ بن شداد کوفہ سے نکل گئے مدائن میں پہنچے پھر وہاں سے بھی چلے سرزمین موصل میں آئے۔ یہاں ایک پہاڑ میں یہ دونوں چھپ رہے اس گاؤں کے عامل کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ دو شخص اس پہاڑ کے دامن میں چھپے ہوئے ہیں۔ اسے ان دونوں پر اشتباہ ہوا۔ یہ شخص قبیلۂ ہمدان سے تھا نام اس کا عبداللہ بن ابی لمتعہ تھا۔ اپنے ساتھ سواروں کو اور اہل شہر کو لے کر یہ پہاڑ کی طرف آیا۔ جب ان دونوں شخصوں تک پہنچا تو وہ نکل آئے۔ عمرو مستسقی تھا اس کے پیٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پانی اتر آیا تھا وہ تو اپنے کو بچا نہیں سکتا تھا۔ ہاں رفاعہ بن شداد قوی ہیکل جوان تھا۔ وہ اپنے بادپا خرس پر سوار ہو گیا۔ اور عمرو سے کہا میں تمہاری طرف سے لڑتا ہوں۔ اس نے کہا تمہارے لڑنے سے مجھے کیا نفع پہنچے گا۔ اگر ہو سکے تو اپنی جان بچا کر نکل جاؤ۔ اس نے ان سب پر حملہ کر دیا۔ سب منتشر ہو گئے یہ نکل گیا اور گھوڑا اسے لے بھاگا۔ تعاقب میں سوار گئے۔ رفاعہ قدر انداز شخص تھا۔ جو سوار قریب پہنچتا تھا تیر مار کر اسے زخمی کر دیتا تھا یا اس کے گھوڑے کو بے کار کر دیتا تھا۔ آخر اسے چھوڑ کر سب پلٹ آئے۔ عمرو گرفتار ہو گیا۔ پوچھا تو کون ہے۔ اس نے کہا میں وہ شخص ہوں جسے چھوڑ دو گے تو تمہارے لیے اچھا ہو گا اور اگر قتل کرو گے تو تمہارے لیے برا ہو گا۔ ان لوگوں نے بہت پوچھا مگر اس نے کچھ نہ بتایا۔

عمرو بن حمق کا قتل

ابن ابی بلتعہ نے اسے عامل موصل عبدالرحمٰن ثقفی کے پاس بھیج دیا۔ اس نے دیکھتے ہی عمرو کو پہچان لیا۔ اور معاویہؓ کو اس کا حال لکھ بھیجا۔ معاویہؓ نے جواب میں اسے لکھا کہ عمرو نے عثمانؓ پر تیر کی بھال سے جو اس کے پاس موجود تھی نو طعن کئے تھے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ اس پر زیادتی کی جائے جس پر اس نے عثمانؓ پر نو طعن کئے ہیں تو بھی نو طعن اس پر کر۔ اس حکم پر عمرو کو نکال کر باہر لائے اور نو طعن اس پر کئے گئے پہلے یا دوسرے وار میں وہ مر گیا۔ زیاد نے حجر کے اصحاب کو تلاش کرنے کے لیے لوگوں کو روانہ کیا۔ سب نے بھاگنا شروع کیا۔ ان میں سے جو ہاتھ لگ گیا اسے گرفتار کر لیا۔

قبیصہ بن ضبیعہ عبسی کی گرفتاری

اب قبیصہ بن ضبیعہ عبسی کے پاس زیاد نے اپنے صاحب شرط شداد بن ہیثم کو بھیجا۔ قبیصہ نے اپنی قوم والوں کو پکارا اور تلوار اٹھائی۔ ربعی بن حراش عبسی اور کچھ لوگ اور ان کی قوم کے آ پہنچے۔ یہ کچھ زیادہ نہ تھے۔ قبیصہ لڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ صاحب شرط نے کہا تم کو جان و مال کی امان ہے پھر کیوں خود کو ہلاک کرتے ہو۔ یہ سن کر ان کے اصحاب بھی کہنے لگے کہ تم کو امان مل گئی پھر کیوں اپنے کو اور اپنے ساتھ ہم سب کو ہلاک کرتے ہو۔ قبیصہ نے کہا خدا تم کو عقل دے یہ آیا لگایا ہوا پسر فاحشہ اگر میں اس کے ہاتھ لگا تو واللہ ہرگز نہیں بچ سکتا ضرور مجھے قتل کرے گا۔ انہوں نے کہا ایسا نہ ہو گا۔ یہ سن کر قبیصہ نے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور سب ان کو لیے ہوئے زیاد کے پاس چلے۔ سامنا ہوتے ہی زیاد نے کہا واللہ میں تجھے ایسی سزا دوں گا کہ یہ فتنہ و فساد اٹھانا حاکموں پر حملہ کرنا سب بھول جائے گا۔ قبیصہ نے کہا میں تو امان پا کر چلا آیا ہوں۔ زیاد نے حکم دیا لے جاؤ اسے زندان میں۔

قیس بن عباد کی حق گوئی و اسیری

قیس بن عباد شیبانی نے زیاد سے آ کر کہا کہ ایک شخص ہم میں سے بنی ہمام کا جسے صیفی بن فسیل کہتے ہیں اصحاب حجر کے سرگروہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے اور سب سے بڑھ کر تمہارا دشمن ہے۔ زیاد نے ان پر دوڑ بھیجی لوگ انہیں بھی پکڑ کر اس کے پاس لے آئے۔ زیاد نے ان سے کہا اے دشمن خدا ابو تراب کے باب میں تیری کیا رائے ہے کہا میں ابو تراب کو نہیں جانتا۔ کہا تو خوب جانتا ہے۔ کہا میں تو نہیں جانتا۔ کہا علیؓ ابن ابی طالب کو تو نہیں جانتا۔ کہا ہاں جانتا ہوں۔ کہا وہی ابو تراب ہیں۔ کہا ہرگز نہیں وہ تو ابو الحسن والحسین ہیں۔ اب صاحب شرط بول اٹھا کہ امیر تو کہتا ہے وہی ابو تراب ہیں اور تو کہتا ہے نہیں۔ کہا امیر جھوٹ بولے تو چاہتا ہے کہ میں بھی جھوٹ بولوں اور امر ناحق پر شہادت دوں۔ جس طرح اس نے شہادت دی۔ زیاد نے کہا قصور واری اور زبان درازی! لاؤ تو میرا عصا عصا آیا اور زیاد نے پھر پوچھا بتا تیری کیا رائے ہے۔ کہا بندگانِ خدا میں سے کسی بندۂ مومن کی نسبت جیسی میری رائے ہونی چاہیئے۔ اس سے بڑھ کر ہے۔ لوگوں کو حکم دیا کہ عصا لے کر اس کے شانہ پر اس قدر مارو کہ زمین پر لوٹنے لگے۔ آخر صدمات ضرب سے وہ زمین پر گر پڑے۔

اب مار کو موقوف کرنے کا حکم ہوا اور پوچھا اب بتا علی کے باب میں تیری کیا رائے ہے کہا واللہ اگر تو چھریوں سے چھریوں سے میری بوٹیاں اڑا ڈالے جب بھی میں اس کے سوا نہ کہوں گا۔ جو تو سن چکا۔ کہا ان پر لعنت کر نہیں تو تیری گردن ماروں گا۔ کہا واللہ اس سے پیشتر ہی میری گردن مار۔ اگر تو میری گردن مارے گا تو میں حکم خدا پر راضی ہو جاؤں گا اور تو شقاوت میں مبتلا ہو جائے۔ کہا اب اس کی گردن کی خبر لو۔ پھر کہنے لگا اسے بیڑیاں پہنا کر زندان میں ڈال دو۔

عبداللہ بن خلیفہ طائی کی گرفتاری

اس کے بعد عبداللہ بن خلیفہ طائی کی طلب میں جنہوں نے حجر کے ساتھ شریک ہو کر ان لوگوں سے قتال شدید کیا تھا۔ زیاد نے بکیر بن حمران احمری کو جو کہ عمال کے تابعین میں سے تھا کچھ لوگ اپنے اصحاب میں سے ساتھ کر کے روانہ کیا۔ یہ لوگ عبداللہ کی طلب میں نکلے۔ ان کو عدی بن حاتم کی مسجد میں پایا۔ مسجد کے باہر نہیں لے آئے اور ارادہ کیا کہ زیاد کے پاس لے جائیں۔ وہ معزز شخص تھے۔ انہوں نے نہ مانا ان لوگوں سے جدال و قتال کرنے لگے انہوں نے بھی ان کو زخمی کر دیا دور سے پتھر برسا دیئے۔ آخر وہ زمین پر گر پڑے اور ان کی بہن چیخ دہائی دینے لگیں کہ اے بنی طے کیا عبداللہ بن خلیفہ کو تم حوالے کر دو گے تمہاری زبان اور تمہاری سنان کدھر ہے۔ احمری یہ سن کر اندیشہ مند ہوا کہ بنی طے جمع ہو جائیں گے تو جان بچانا مشکل ہو گا بھاگ کھڑا ہوا۔ ادھر بنی طے کی عورتیں باہر نکل پڑیں اور عبداللہ کو گھر میں لے گئیں۔ اور احمری نے زیاد کے پاس جا کر یہ کہا کہ بنی طے نے مجھ پر ہجوم کیا میں تاب مقاومت نہ لا سکا تیرے پاس چلا آیا۔ اب زیاد نے عدی کے لیے لوگوں کو بھیجا۔ وہ اس وقت مسجد میں تھے۔ غرض انہیں قید کر لیا۔ اور کہا عبداللہ کو میرے پاس لا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدی کو عبداللہ کی خبر مل چکی تھی۔ انہوں نے جواب دیا جس شخص کو لوگوں نے قتل کیا ہو اسے تیرے پاس میں کس طرح لاؤں کہا میرے پاس لا تو دیکھوں اگر لوگوں نے قتل کیا ہوگا تو یہ بہانہ کرنا۔ کہا میں نہیں جانتا وہ کہاں ہے اور اس کا کیا حال ہے۔ غرض زیاد نے انہیں قید رکھا۔

عدی بن حاتم کا کوفہ سے اخراج

اور اہل شہر میں یمن اور مضر اور ربیعہ کے لوگوں میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جو عدی کے لیے بے تاب نہ ہو گیا ہو۔ یہ سب لوگ زیاد کے پاس آئے اور عدی کے باب میں گفتگو بھی کی۔ عبداللہ کو لوگ نکال لے گئے وہ بحتر میں جا کر چھپ رہے اور عدی سے کہلا بھیجا اگر آپ کی مرضی ہو کہ میں نکل آؤں اور اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے دوں تو میں اس امر کے بجا لانے کے لیے موجود ہوں۔ عدی نے جواب میں کہلا بھیجا کہ اللہ اگر تم دامن کے نیچے بھی چھپے ہوتے تو دامن کو تم پر سے ہٹانا مجھے گوارا نہ تھا۔ اب زیاد نے عدی کو بلا کر کہا کہ میں تمہیں اس شرط پر چھوڑے دیتا ہوں کہ عبداللہ کو شہر سے نکال دینے کا مجھ سے اقرار کرو اور اسے پہاڑوں کی طرف روانہ کر دو۔ عدی نے اسے قبول کیا اور عبداللہ سے کہلا بھیجا کہ تم پہاڑوں کی طرف نکل جاؤ۔ اگر زیاد کے غیظ و غضب میں سکون ہو جائے گا تو میں تمہارے بارہ میں کہوں سنوں گا۔ انشاء اللہ پھر قیم شہر میں چلے آؤ گے۔ غرض عبداللہ پہاڑوں کی طرف نکل گئے۔

کریم بن عفیف خشعی کو زیاد کے پاس لے کر آئے۔ پوچھا تیرا کیا نام ہے کہا میں کریم بن عفیف ہوں۔ کہا برا ہو نام تیرا اور تیرے باپ کا کیسا اچھا ہے اور فعل تیرا اور عقیدہ تیرا کیسا برا ہے۔ کہا کہ ہاں واللہ میرے عقیدہ کا حال تو اب تجھے معلوم ہوا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

روسائے ارباع کی گواہی

اس طرح زیاد نے بارہ آدمی اصحاب حجر میں سے زندان میں جمع کئے۔ اب روسائے ارباع کو بلایا[1]۔ ان سے کہا کہ حجر کے جو افعال تم نے دیکھے ہیں اس کے گواہ ہو جاؤ۔ اس زمانہ میں یہ لوگ رؤسائے ارباع تھے۔ عمرو بن حریث ربع اہل مدینہ پر۔ خالد بن عرفطہ ربع تمیم و ہمدان پر۔ قیس بن ولید ربیعہ و کندہ پر۔ ابو بردہ ابن ابو موسیٰ قبیلہ مذحج و اسد پر مقرر تھے۔ ان چاروں رئیسوں نے اس امر کی گواہی دی کہ حجر نے اپنے پاس لوگوں کو جمع کیا۔ خلیفہ کو علانیہ برا کہا۔ امیر المومنین سے جنگ کرنے پر لوگوں کو آمادہ کیا۔ اور ان کا یہ عقیدہ ہے کہ آل ابی طالب کے سوا امر خلافت کسی کے لیے شایاں نہیں ہے۔ اور انہوں نے شہر میں خروج کر کے امیر المومنین کے

---

[1] اہل شہر کی تقسیم چار ارباع میں تھی ہر ربع پر ایک رئیس مقرر تھے یہ چاروں شخص روسائے ارباع یعنی میر محلہ کہلاتے تھے (مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عامل کو نکال دیا۔ اور ابوتراب کی طرف سے عذر اور ان پر ترحم کیا۔ ان کے دشمن اور اہل حرب سے برأت کی۔ اور یہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں ان کے اصحاب کے سرگروہ ہیں انہیں کا سا عقیدہ انہیں کی سی حالت ان کی بھی ہے۔ اب زیاد نے حکم دیا کہ ان لوگوں کو روانہ کر دیا جائے۔ قیس بن ولید نے جو یہ سنا تو زیاد کے پاس آکر یہ بات کہی کہ مجھے خبر ملی ہے کہ جب یہ لوگ روانہ کئے جائیں گے تو ان کے ہوا خواہ تعرض کریں گے۔ زیاد نے یہ سن کر کناسہ سے سرکش اونٹ مول لانے کا حکم دیا ان اونٹوں پر محملیں کسوا دیں اور دن چڑھے مقام رحبہ میں حجر کو اور ان کے اصحاب کو سوار کر دیا۔ جب رات ہو گئی تو زیاد نے کہا اب جس کا جی چاہے تعرض کرے۔ کسی نے بھی اپنی جگہ سے ذرا جنبش نہ کی۔ زیاد نے گواہوں کی شہادت پر نظر ڈالی اور یہ کہہ کر میں اس شہادت کو قطعی نہیں سمجھنا چاہتا ہوں کہ چار سے زیادہ گواہ ہوں۔

حجر بن عدی کے خلاف گواہی

دوسری روایات میں شہادت کا حال اس طرح لکھا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ابو بردہ بن ابو موسیٰ رضائے الٰہی کے لیے شہادت دیتا ہے کہ حجر بن عدی نے طاقت و جماعت کو ترک کیا اور خلیفہ پر لعن کی اور جنگ و فتنہ پر لوگوں کو آمادہ کیا اور اپنے پاس لوگوں کو جمع کیا کہ وہ بیعت کو توڑیں اور امیر المومنین معاویہؓ کو خلافت سے معزول کریں اور خدائے عزّ و جل کے ساتھ علانیہ کفر کیا۔ زیاد نے اس شہادت کو دیکھ کر کہا اسی طرح کی شہادت تم سب لوگ دو۔ سنو واللہ میں اس اجل رسیدہ احمق کی رگ گردن کے قطع ہونے میں جہد بلیغ کروں گا۔ باقی رؤسائے ارباع نے بھی ابو بردہ کی شہادت کے مثل گواہی دی۔ اس کے بعد زیاد نے اور سب لوگوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ وہ رؤساء ارباع کے مثل تم بھی شہادت دو۔ اور ساری تحریر ان کو پڑھ کر سنا دی۔ سب سے پہلے عناق بن شرحبیل تمیمی نے اٹھ کر کہا کہ میرا نام گواہوں میں لکھو۔ زیاد نے کہا پہلے قریش کے ناموں کو لکھو پھر عناق کا نام لکھو اور ان کا جن کی خیر خواہی و راست بازی کو ہم لوگ بھی جانتے ہیں اور امیر المومنین بھی ان کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ یہ سن کر اسحاق بن طلحہ اور اسماعیل بن طلحہ اور منذر بن زبیر اور عمارہ بن عقبہ اور عبد الرحمٰن بن ہناد اور عمر بن سعد اور عامر بن مسعود اور محرز بن جاریہ اور عبید اللہ بن مسلم حضرمی نے گواہی دی۔ پھر عناق بن شرحبیل اور وائل بن حجر حضرمی اور کثیر بن شہاب حارثی اور قطن بن عبد اللہ کی گواہی ہوئی۔ پھر سری بن وقاص حارثی کی شہادت لکھی گئی اور وہ اس وقت وہاں موجود بھی نہ تھا اپنی خدمت پر گیا ہوا تھا۔ پھر سائب بن اقرع ثقفی اور بن ربعی اور عبد اللہ بن ابی عقیل ثقفی اور مصقلہ بن ہبیرہ شیبانی اور قعقاع بن شور ذہلی کی کی شہادت لی گئی۔ پھر شداد بن بزیعہ کا نام آیا تو زیاد نے کہا کیا اس کا کوئی باپ نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو ماں کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ اسے گواہوں میں سے نکال ڈالو۔ کسی نے کہہ دیا کہ وہ حصین کا بھائی ہے۔ اور حصین تو منذر کا بیٹا ہے۔ زیاد نے کہا بس اسے بھی اسی کا بیٹا لکھ دو۔ غرض ابن بزیعہ کو ابن منذر لکھ دیا۔ یہ خبر شداد کو بھی پہنچی تو کہنے لگا تف ہے اس پسر نا خلف پر کیا اس کی ماں اس کے باپ سے بڑھ کر زبان زد خلق تھی واللہ اسے تو اس کی ماں سمیہ کے ساتھ ہمیشہ نسبت دی جائے گی۔ پھر حجار بن ابجر عجلی کی گواہی لی گئی۔

بنو ربیعہ کی گواہی ان گواہوں میں جو لوگ بنی ربیعہ کے تھے قوم ربیعہ ان پر غضب ناک ہوئی اور ان سے کہا کہ تم نے ہمارے دوستوں اور خلفاء کے خلاف میں یہ گواہی دی ہے۔ انہوں نے جواب دیا خود ان کی قوم کے بہت سے لوگوں نے ان کے خلاف میں گواہی دی ہے ہم بھی آخر آدمی ہیں۔ پھر عمرو بن حجاج زبیدی اور لبید بن عطارد تمیمی اور محمد بن عمیر تمیمی اور سوید بن عبدالرحمٰن تمیمی کی گواہی ہوئی اسماء بن خارجہ فزاری گواہی دینے سے عذر کرتا رہا مگر اس کی گواہی لکھی گئی۔ پھر شمر بن ذی الجوشن عامری اور ہشیم ہلالی کے دونوں بیٹے شداد و مروان اور محصن بن ثعلبہ نے گواہی دی۔ ہشیم بن اسود نخعی بھی سب سے عذر کرتا رہا مگر اس کی گواہی بھی لکھی گئی۔ پھر عبدالرحمٰن بن قیس اسدی اور ازہر ہمدانی کے دونوں بیٹے حارث و شداد اور کریب بن سلمہ جعفی اور عبدالرحمٰن بن ابی ہبیرہ جعفی اور زحر بن قیس جعفی اور قدامہ بن عجلان ازدی اور عزرہ بن عزرہ احمسی گواہوں میں لکھے گئے۔

مختار بن ابی عبید اور عروہ بن مغیرہ کا گواہی سے گریز مختار بن ابی عبید اور عروہ بن مغیرہ بن شعبہ کو بھی زیاد نے بلا بھیجا کہ حجر کے خلاف میں گواہی دیں مگر وہ دونوں بچ کر نکل گئے۔ پھر عمر بن قیس ذی الجبہ وادعی اور ہانی بن حبیدوادعی نے گواہی دی۔ ستر گواہ سب تھے اس پر زیاد نے کہا کہ ان لوگوں کے سوا جو صاحب حسب و دیندار ہیں، اور سب کے نام نکال ڈالو۔ جو لوگ گواہی سے نکالے گئے ان میں عبداللہ بن حجاج تغلبی بھی تھا۔ اس انتخاب کے بعد بس اتنے لوگ گواہوں میں شامل رہے۔ ان کی گواہی ایک کتاب میں لکھی گئی یہ کتاب زیاد نے وائل بن حجر حضرمی اور کثیر بن شہاب حارثی کے حوالے کی اور ان دونوں کو حجر اور ان کے اصحاب پر نزول مقرر کیا اور حکم دیا کہ ان لوگوں کو لے کر روانہ ہوں۔ گواہوں میں شریح بن حارث قاضی اور شریح بن ہانی حارثی کا بھی نام لکھ دیا گیا۔ تو شریح قاضی کا بیان یہ ہے کہ زیاد نے مجھ سے حجر کا حال پوچھا تھا۔ میں نے کہا وہ بڑے روزہ دار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز گزار شخص ہیں۔ اور شریح بن ہانی کہتے ہیں میں نے گواہی دی ہی نہیں جب مجھے خبر ہوئی کہ میری گواہی بھی لکھی گئی ہے تو میں نے زیاد کو ملامت کی اور اسے کاذب کہا۔ وائل بن حجر و کثیر بن شہاب رات کے وقت سب لوگوں کو لے کر روانہ ہوئے۔ صاحب شرطہ بھی ساتھ ساتھ رہا اور کوفہ کے باہر تک ان کو نکال آیا۔

قبیصہ کا استقلال

جب یہ لوگ محلہ عزرم تک پہنچے تو قبیصہ نے اپنے گھر کی طرف ایک نظر کی دیکھا کہ بیٹیاں ان کی کسی بلندی پر چڑھ کر دیکھ رہی ہیں۔ انہوں نے وائل و کثیر سے کہا کہ مجھے اتنی اجازت دو کہ اپنے عیال کو وصیت کر لوں۔ دونوں نے اجازت دے دی۔ جب یہ گھر کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ لڑکیاں رو رہی ہیں۔ پہلے یہ ذرا خاموش رہے پھر ان سے کہا کہ چپ ہو جاؤ وہ سب چپ ہو گئیں تو کہا خدائے عزّ و جل سے ڈرو اور صبر کرو میں اس سفر میں اپنے پروردگار سے امید رکھتا ہوں کہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور مجھے حاصل ہو گی۔ یا تو شہادت ہو گی اور وہ تو بہت بڑی سعادت ہے یا تمہارے پاس خیر و عافیت کے ساتھ واپس چلا آؤں گا۔ اور سنو رزق جو تمہیں دیتا تھا اور تمہاری پرورش میں میرا معین رہتا تھا وہ خداوند تعالیٰ ہے۔ وہ تو زندہ ہے اس کے لیے موت نہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ تم کو ضائع نہ ہونے دے گا اور تمہارے لیے میری حفاظت کرے گا۔ قبیصہ یہ کہہ کر وہاں سے پھرے اور اپنی برادری والوں کی طرف سے گذرے۔ وہ لوگ انہیں دیکھ کر خدائے تعالیٰ سے ان کے لیے دعا مانگنے لگے۔ کہا مجھے اپنی جان جس قدر عزیز ہے اسی کے برابر اپنی قوم کے ہلاک ہونے کا خیال ہے گو وہ میری نصرت نہ کریں۔ اس وقت کچھ یہ امید بھی قبیصہ کو ہوئی تھی کہ یہ لوگ مجھے چھڑا لیں گے۔

حجر اور اصحاب حجر کی روانگی

عبیداللہ بن حر جعفی بیان کرتے ہیں کہ حجر کو اور ان کے اصحاب کو جب لے کے چلے ہیں تو میں سری بن ابی وقاص کے دروازہ پر کھڑا ہوا تھا۔ میں نے کہا کیا دس آدمی بھی ایسے نہیں ہیں جو اس وقت میرے شریک ہو جائیں کہ میں ان لوگوں کو چھڑا لوں کیا پانچ آدمی بھی ایسے نہیں ہیں افسوس ہزار افسوس کسی نے مجھے جواب نہ دیا۔ جب غریین کے مقام پر یہ لوگ پہنچے ہیں تو شریح بن ہانی ایک خط لیے ہوئے پہنچے۔ اور کثیر سے کہا کہ میرا یہ خط امیر المومنین کو پہنچا دینا۔ کہا اس میں کیا مضمون ہے۔ کہا یہ نہ پوچھو اس میں کچھ میری حاجت ہے۔ کثیر نے انکار کیا اور کہا ایسا خط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیرالمومنین کے پاس میں نہیں لے جاتا جس کا مضمون مجھے نہ معلوم ہو ممکن ہے کہ انہیں ناگوار ہو۔ شریح نے وائل کو جاکر خط دیا اور انہوں نے لے لیا۔ پھر جب یہ قافلہ روانہ ہوا تو مرج عذرا میں جاکر ٹھہرا۔ یہاں سے دمشق بارہ میل کے فاصلے پر ہے۔ سب اتنے لوگ تھے جو مرج عذرا میں قید کئے گئے تھے۔ حجر بن عدی کندی اور ارقم بن عبداللہ کندی اور شریک شداد حضرمی اور صیفی بن فسیل اور قبیصہ بن ضبیعہ عبسی اور کریم بن عفیف خثعمی اور عاصم بن عوف بجلی اور ورقاء بن سمی بجلی اور کدام بن حیان عنزی اور عبداللہ بن حسان عنزی اور محرز بن شہاب تمیمی اور عبداللہ بن حویہ سعدی۔ زیاد نے عامر بن اسود عجلی کے ساتھ دو شخصوں کو اور بھیجا عقبہ بن اخنس کو اور سعد بن نمران ہمدانی کو یہ سب چودہ شخص ہوئے۔

زیاد کا امیر معاویہؓ کے نام خط

معاویہؓ نے وائل دکیثر کو بلا بھیجا ان سے خط لے کر مہر توڑی اور اہل شام کو پڑھ کر سنایا مضمون یہ تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم بندۂ خدا امیرالمومنین معاویہؓ کو زیاد بن ابوسفیان کی طرف سے۔ خدا نے اس بلا کو امیرالمومنین سے خوبی کے ساتھ دفع کر دیا اور باغیوں کے دفع کرنے کی زحمت سے انہیں بچا لیا۔ اس فرقہ تمرا یہ سائیہ کے شیاطین نے جن کا سرگروہ حجر بن عدی ہے۔ امیرالمومنین سے مخالفت اور جماعت مسلمین سے مفارقت کی۔ اور ہم لوگوں سے جنگ کی۔ خدا نے ہمیں ان پر غلبہ دیا اور ہم نے انہیں گرفتار کر لیا۔ شہر کے اشراف و اخیار و معمر و دیندار لوگوں کو میں نے بلایا۔ انہوں نے جو کچھ دیکھا تھا۔ اور انہوں نے جو کچھ کیا تھا اس کی گواہی انہوں نے دی۔ میں نے ان کو امیرالمومنین کے پاس بھیج دیا ہے۔ اور میرے اسی خط کے تحت میں صلحاء اخیار شہر کی گواہیاں مندرج ہیں۔ معاویہؓ نے خط اور گواہیوں کو پڑھ کر پوچھا کہ ان لوگوں کے باب میں جن کے خلاف انہیں کی قوم نے یہ گواہیاں دی ہیں جو تم سن رہے ہو تمہاری کیا رائے ہے۔ یزید بن اسد بجلی نے کہا میری رائے تو یہ ہے کہ ملک شام کے قریوں میں ان کو متفرق کر دیجئے۔ وہاں کے شورش انگیز لوگ ان کے لیے بس ہیں۔ آپ کو سزا دینے کی ضرورت نہ ہوگی۔

شریح بن ہانی کی اپنی گواہی سے برأت

شریح بن ہانی کا خط معاویہؓ کو وائل بن حجر نے لے دیا۔ معاویہؓ نے اس خط کو بھی پڑھا۔ لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم بندۂ خدا امیرالمومنین معاویہ کو شریح بن ہانی کی طرف سے۔ مجھے خبر ملی ہے کہ زیاد نے آپ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس میری شہادت حجر بن عدی کے خلاف میں لکھ کر بھیجی ہے۔ حجر بن عدی کے باب میں میری شہادت یہ ہے کہ وہ نماز پڑھنے والوں میں زکوٰۃ دینے والوں میں ہمیشہ حج و عمرہ بجالانے والوں میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والوں میں ہیں۔ ان کا خون بہانا ان کا مال لینا حرام ہے۔ اب چاہو ان کو قتل کرو چاہو چھوڑ دو۔ معاویہؓ نے یہ خط وائل و کثیر کو پڑھ کر سنایا اور یہ کہا کہ معلوم ہوتا ہے انہوں نے خود کو تم لوگوں کی شہادت سے الگ کر لیا۔ غرض یہ لوگ مرج عذرا میں قید رہے اور معاویہؓ نے زیاد کو لکھا۔ حجر بن عدی اور ان کے اصحاب اور ان کے خلاف میں جو شہادت تمہاری جانب سے ہوئی ہے اس باب میں جو کچھ بیان کیا ہے میں سمجھ گیا۔ میں نے غور کیا تو کبھی یہ رائے ہوئی کہ ان کو چھوڑ دینے سے قتل کرنا افضل ہے اور کبھی یہ رائے ہوئی کہ ان کو قتل کرنے سے معاف کر دینا افضل ہے والسلام۔

زیاد کا قتل حجر پر اصرار زیاد نے اس کے جواب میں معاویہؓ کو لکھا۔ کہ میں نے آپ کے خط کو پڑھا اور آپ کی رائے کو سمجھا۔ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ حجر اور اس کے اصحاب کے بارہ میں آپ کو کیسا اشتباہ ہوا۔ جو لوگ ان کے احوال سے زیادہ تر واقف ہیں انہوں نے تو ان کے خلاف میں گواہیاں دیں اور آپ سن چکے۔ اب اگر اس شہر پر قبضہ رکھنا آپ چاہتے ہیں تو حجر کو اور اس کے اصحاب کو ہرگز میرے پاس واپس نہ کیجئے گا۔ یزید بن حجیۃ تیمی یہ خط لے کر روانہ ہوا۔ مرج عذرا میں پہنچا اور قیدیوں سے کہا اللہ تمہارے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ میں ایک خط لے کر آیا ہوں جس کا انجام قتل ہے۔ اب جو کچھ تم اپنے حق میں بہتر سمجھتے ہو مجھ سے بیان کرو کہ میں اس باب میں کچھ کر سکوں کچھ کہہ سکوں۔ حجر نے کہا کہ معاویہؓ کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم لوگ اپنی بیعت پر قائم ہیں نہ چھوڑنا چاہتے ہیں نہ اسے چھوڑیں گے۔ جنہوں نے ہمارے خلاف میں شہادت دی ہے وہ سب ہمارے دشمن اور بدخواہ ہیں۔ یزید بن حجیۃ خط لے کر معاویہؓ کے پاس آیا۔ معاویہؓ نے زیاد کا خط پڑھ لیا تو حجر کا پیغام بھی سنا دیا۔ معاویہؓ نے اس کا جواب دیا کہ زیاد کو ہم حجر سے بڑھ کر راست گو سمجھتے ہیں۔ اس پر عبدالرحمٰن بن ام الحکیم ثقفی یا عثمان بن عمیر ثقفی اور معاویہؓ میں کچھ باتیں ہوئیں۔

حجر بن عدی اور عامر بن الاسود عجلی اہل شام وہاں سے اٹھے اور ان کی سمجھ میں نہ آیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ معاویہؓ نے اور عبدالرحمٰن نے کیا باتیں کیں۔ نعمان بن بشیر سے آکر عبدالرحمٰن کا قول انھوں نے بیان کیا۔ نعمان نے کہا سب لوگ مارے جائیں گے۔ عامر بن اسود عجلی بھی عذراء میں ابھی تک تھا اس نے معاویہؓ کے پاس آنے کا قصد کیا اور دو شخصوں کو جو زیاد نے بھیجا ہے ان کا ذکر کر دے۔ اس کو جاتے دیکھ کر حجر بن عدی نے بجیر کو کھڑا کھڑاتے ہوئے اٹھے۔ اور کہا اے عامر ایک بات میری سن لے معاویہ رضؓ سے کہنا کہ ہم لوگوں کا خون بہانا اس پر حرام ہے۔ اور یہ کہہ دینا کہ ہم لوگوں کو امان دی جا چکی ہے اور ہم صلح کر چکے ہیں۔ اپنے خدا سے ڈر جا اس باب میں غور کر..... حجر نے بار بار عامر سے یہی بات کہی..... عامر نے کہا میں سمجھ گیا تم تو بہت دفعہ کہہ چکے۔ حجر نے کہا میرے لیے کسی طرح کی بدنامی نہیں ہوئی..... تجھ کو تو انعام واکرام ملے گا۔ اور حجر کو کھینچ لے جائیں اور قتل کر دیں گے اگر میری بات تجھے گراں گذرے تو یہ جانے شکایت نہیں ہے..... اس بات پر عامر کو شرمندگی سی ہوئی کہنے لگا واللہ یہ بات نہیں ہے۔ میں ضرور تمہارا پیام پہنچا دوں گا اور ضرور کوشش کروں گا۔ اسی کا بیان ہے کہ اس نے کیا بھی ایسا ہی.....

عامر بن اسود عجلی کی سفارش

عامر نے معاویہؓ سے ان دونوں شخصوں کا ذکر جو کیا تو یزید بن اسد بجلی اٹھ کھڑا ہوا اور کہا اے امیرالمومنین دونوں ابن عم میرے مجھے بخش دیجئے۔ ان دونوں کی سفارش میں جریر بن عبداللہ پہلے ہی معاویہ کو لکھ چکا تھا کہ میری قوم کے دو شخص جو اہل جماعت سے ہیں اور خوش عقیدہ ہیں کسی نامراد بدخواہ نے زیاد سے ان کی شکایت کی۔ زیاد نے ان دونوں کو بھی ان کو فیوں کے ساتھ بھیج دیا ہے جن کو امیرالمومنین کے پاس اس نے روانہ کیا ہے ان دونوں نے نہ تو اسلام میں کوئی بدعت نہ خلیفہ سے کچھ مخالفت کی ہے۔ امیرالمومنین سے اس کا نفع انہیں اٹھانا چاہیئے،، اب جو یزید نے ان دونوں کی سفارش کی تو معاویہؓ کو جریر کا خط بھی یاد آگیا۔ یزید سے کہا کہ تمہارے ابن عم جریر نے بھی ان دونوں کی تعریف مجھے لکھ بھیجی ہے۔ اور وہ ایسا ہی شخص ہے کہ اس کی بات پر یقین کرنا چاہیئے اور اس کی خیر خواہی کو مان لینا چاہیئے اور تم نے بھی ابن عم اپنے مجھ سے مانگے ہیں لو میں نے دونوں کو تمہیں بخش دیا۔

ارقم، عقبہ، سعد اور ابن خویہ کی جاں بخشی

وائل بن حجر نے ارقم کے لیے کہا اس کو بھی اس کی خاطر سے چھوڑ دیا۔ ابوالاعور سلمی نے عقبہ بن اخنس کو مانگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا اس کی بھی جان بخشی ہو گئی۔ حمزہ بن مالک ہمدانی نے سعد بن نمران ہمدانی کو مانگا اسے بھی معاف کر دیا۔ حبیب بن مسلمہ نے ابن حویہ کے باب میں گفتگو کی اسے بھی رہائی مل گئی۔

مالک بن ہبیرہ کی حجر کے لیے سفارش

اب مالک بن ہبیرہ سکونی نے کھڑے ہو کر معاویہؓ سے کہا اے امیر المومنین میرے ابن عم حجر کو میرے کہنے سے چھوڑ دیجئے۔ معاویہ نے کہا تیرا ابن عم تو رئیس قوم ہے۔ اگر اسے چھوڑ دوں تو مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ سارے شہر کو مجھ سے بدعقیدہ کر دے گا اور کل کو مجبور ہو کر مجھے اس کے مقابلے کے لیے پھر تجھی کو تمام اصحاب سمیت عراق میں بھیجنا پڑے گا۔ مالک نے کہا واللہ تم نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا اے معاویہؓ میں نے تمہارے ساتھ شریک ہو کر تمہارے ابن عم سے قتال کیا۔ مجھے ان لوگوں کے مقابلے میں صفین کا سا معرکہ پیش آیا۔ آخر تمہارا ہاتھ اونچا رہا اور تمہارا پایہ بلند ہو گیا اور پھر کسی بات کا تم کو خوف نہ رہا۔ اب میں نے اپنے ابن عم کے لیے جو تم سے سوال کیا تو تم خفا ہو گئے اور بات میں طول دے دیا جس سے مجھے نفع نہ پہنچا اور بیکار کا خوف تم نے کیا۔ مالک تو یہ کہہ کر چلا گیا اور اپنے گھر میں جا کر بیٹھ رہا۔

خثعمی کی پیش گوئی

معاویہؓ نے اسیروں کے پاس ہدبہ بن فیاض قضاعی (یک چشم) اور حصین بن عبداللہ کلابی اور ابو شریف بدی کو بھیجا۔ یہ لوگ شام کے وقت وہاں پہنچے۔ خثعمی نے جونہی یک چشم کو سامنے سے آتے ہوئے دیکھا کہہ دیا کہ ہم میں سے آدھے قتل ہو جائیں گے آدھے بچ جائیں گے۔ سعد بن نمران نے کہا خداوندا مجھے اس صورت میں بچا لینا کہ تو بھی مجھ سے راضی رہے۔ عبدالرحمٰن بن حسان غزی نے کہا خداوندا ان کی ذلت سے مجھے عزت دے اس طرح سے کہ تو بھی مجھ سے راضی رہے۔ میں نے تو بہت دفعہ اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیا مگر خدا کو یہی منظور ہوا جو اس کی مشیت تھی۔

امیر معاویہ کا حجر اور اصحاب حجر کو پیغام

معاویہ کے پیغامی نے ان لوگوں سے کہا کہ چھ شخص چھوڑ دیئے جائیں گے آٹھ قتل کئے جائیں گے۔ ہم لوگوں کو حکم ہے کہ علی سے تبرا اور ان پر لعنت کرنے کو تم سے کہیں اگر تم ایسا کرو تو تم کو چھوڑ دیں ورنہ تم کو قتل کریں۔ امیر المومنین کا خیال ہے کہ خود تمہارے ہی ہم وطنوں کی گواہی سے تمہارا قتل کرنا ان کے لیے جائز ہو چکا ہے۔ مگر انہوں نے معاف کر دیا ہے۔ تم اس شخص پر تبرا کرو تو ہم سب کو چھوڑ دیں۔ ان لوگوں نے کہا خداوندا ہم سے تو یہ فعل کبھی نہیں ہو سکے گا۔ بس ان کے لیے قبروں کے کھودنے کا حکم دے دیا گیا قبریں کھدنے لگیں کفن سب کے لیے آ گئے۔ رات بھر یہ لوگ نماز پڑھتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ صبح ہوئی تو اصحاب معاویہؓ نے ان سے کہا رات تو تمہاری طولانی نمازوں کو اور دعاؤں کو ہم نے دیکھا یہ تو بتاؤ عثمان کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہی تو پہلے شخص ہیں۔ جس نے حکم میں جور اور ناحق پر عمل کیا۔ یہ سن کر اصحاب معاویہ نے کہا امیر المومنین نے تم کو خوب پہچانا تھا۔ اور یہ کہہ کر قتل کرنے کو اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اس شخص پر تبرا کرو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو ان سے قوی رکھتے ہیں اور ان سے جس نے تبرا کیا ہم بھی اس پر تبرا کرتے ہیں۔ اب ایک ایک شخص نے ایک ایک شخص کو قتل کرنے کے لیے کھینچا۔ قبیصہ پر ابو شریف بدری کا ہاتھ پڑا۔ قبیصہ نے کہا میرے تیرے خاندان میں شر..... مجھے کوئی اور ہی شخص قتل کرے۔ بدری نے کہا کچھ قرابت کا ہونا اس وقت تیرے کام آیا۔ یہ کہہ کر اس نے حضرمی کو اور قضاعی نے قبیصہ کو قتل کیا۔ پھر حجر نے ان لوگوں سے کہا ذرا مجھے وضو کر لینے دو۔ کہا کر لو۔ جب وضو کر چکے تو کہا دو رکعت نماز بھی پڑھ لینے دو۔ بخدا میں نے جب کبھی وضو کیا ہے دو رکعت نماز ضرور پڑھی ہے۔ کہا پڑھ لو۔ حجر نماز پڑھ کر واپس آئے اور کہنے لگے واللہ اتنی مختصر نماز میں نے کبھی نہیں پڑھی۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم خیال کرو گے کہ مجھے موت سے اضطراب ہے تو جی چاہتا تھا کہ اس نماز میں طول دیتا۔ پھر کہا خداوندا ہم لوگ تجھ سے مدد چاہتے ہیں اس امت کے مقابلہ میں اہل کوفہ نے ہمارے خلاف میں گواہی دی اور اہل شام ہم کو قتل کر رہے ہیں۔ اور واللہ اگر تم مجھ کو قتل کرتے ہو تو سن رکھو کہ مسلمانوں میں پہلا شخص میں ہوں جو وادی شام میں ہلاک ہوا۔ اور پہلا شخص میں ہوں جس پر یہاں کے کتے بھونکے۔ یہ سن کر یک چشم ہدبہ قضاعی تلوار کھینچے ہوئے ان کی طرف بڑھا۔ اور ان کے ہاتھ پاؤں میں تھرتھری پڑ گئی۔ ہدبہ نے کہا ہاں ہاں تم تو سمجھتے تھے کہ موت سے تم کو اضطراب نہیں ہے۔ لو میں تمہیں چھوڑے دیتا ہوں۔ اپنے صاحب سے برأت کا اقرار کر لو۔ حجر نے کہا کیوں کر مجھے اضطراب نہ ہو۔ دیکھ رہا ہوں قبر کھدی ہوئی ہے کفن سامنے پھیلا ہوا ہے تلوار سر پر کھینچی ہوئی ہے۔ اور واللہ اس اضطراب میں بھی ایسا کلمہ منہ سے نہ نکالوں گا جس سے خدا ناراض ہو۔ یہ سن کر ہدبہ نے ان کو قتل کیا۔ پھر سب بڑھے اور ایک ایک کر کے قتل کرنے لگے یہاں تک کہ چھ آدمی قتل ہو گئے۔

کریم بن عفیف خثعمی کو امان

عبدالرحمن بن حسان غنوی اور کریم بن عفیف خثعمی نے کہا تھا ہم دونوں کو امیر المومنین کے پاس بھیجدو۔ اس شخص کے باب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جو کلمہ وہ کہتے ہیں ہم بھی اس طرح کہہ دیں گے۔ ان دونوں آدمیوں کے اس قول کو معاویہؓ کے پاس ان لوگوں نے کہلا بھیجا تھا۔ معاویہؓ نے کہا جاؤ کہہ دو دونوں کو میرے پاس لے آؤ۔ جب یہ دونوں شخص معاویہؓ کے سامنے گئے تو شقی نے کہا "اے معاویہ خدا سے ڈر۔ اس دارِ فانی سے دارالآخرۃ کی طرف تجھے بھی جانا ہے اور اس بات کا جواب دینا ہے کہ ہمیں تو نے کیوں قتل کیا ہمارا خون تو نے کیوں بہایا" معاویہ رضؓ نے پوچھا علی کے باب میں تو کیا کہتا ہے۔ کہا جو تم کہتے ہو۔ پوچھا علی جس دین پر تھے کیا تو اس دین سے برأت کرے گا۔ انہوں نے جواب نہ دیا اور معاویہ رضؓ نے بھی جواب دینے سے کراہیت کی۔ شمر ذی الجوشن نے اٹھ کر کہا اے امیر المومنین یہ میرا ابن عم ہے مجھے بخش دیجئے۔ معاویہ رضؓ نے کہا بخشا۔ مگر میں اسے مہینہ بھر تک قید رکھوں گا۔ اس کے بعد سے ہر دوسرے دن ان کی طلب ہوتی تھی اور ان میں اور معاویہ رضؓ میں باتیں ہوا کرتی تھیں۔ معاویہ رضؓ نے ان سے کہہ دیا کہ تجھ ایسے شخص کا عراق میں جا کر رہنا مجھے گوارا نہیں۔ آخر شمر نے پھر ان کی سفارش کی۔ تو معاویہ رضؓ نے کہا میں تمہیں اطمینان دلاتا ہوں کہ تمہارے ابن عم کو بخش دیا۔ یہ کہہ کر ان کو بلا بھیجا اور رہا کر دیا۔ شرط یہ ہوئی تھی کہ جب تک معاویہؓ کی سلطنت ہے کوفہ میں یہ نہ جائیں۔ ان سے پوچھا کہ بلاد عرب میں سے کون سا شہر تمہیں پسند ہے جہاں میں تم کو بھجوا دوں۔ انہوں موصل کو پسند کیا۔ اور یہ کہا کرتے تھے کہ معاویہ رضؓ کے مرنے کے بعد میں کوفہ میں چلا جاؤں گا مگر معاویہ سے ایک مہینہ پیشتر یہ مر گئے۔

عبدالرحمٰن غزی کی حق گوئی

پھر معاویہ رضؓ نے عبدالرحمٰن غزی کی طرف رخ کر کے کہا۔ بتا اے اخو بنی علی کے باب میں تیرا کیا قول ہے۔ کہا یہی بہتر ہے کہ یہ بات مجھ سے نہ پوچھو۔ کہا جب تک تو یہ نہ بتائے گا میں چھوڑنے کا نہیں۔ کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ ذکر خدا کرنے والے اور حق پر حکم کرنے والے تھے اور عدل کے قائم رکھنے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے۔ کہا عثمان کے باب میں تیرا کیا قول ہے۔ کہا انہوں نے سب سے پہلے ظلم کا دروازہ کھولا اور حق کے دروازوں کو بند ڈالا۔ کہا تو نے اپنے تئیں آپ قتل کیا۔ میں نے تو تجھ کو قتل نہیں کیا اور اس وقت بنی ربیعہ میں سے کوئی میدان میں نہیں نہیں ہے۔ غزی نے یہ بات اس وقت کہی تھی جب شمر نے شقی کی سفارش کی تھی۔ اور ان کے خاندان کا کوئی شخص اس وقت حاضر نہ تھا کہ ان کے باب میں کچھ کہتا سنتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن غزی کا انجام

معاویہ نے ان کو زیاد کے پاس واپس کر دیا۔ اور اسے لکھ بھیجا کہ تیرے بھیجے ہوئے لوگوں میں سب سے بدتر یہ غزی ہے۔ اس کو ایسی سزا دے جس کا وہ سزاوار ہے اور بہت ہی بری طرح اسے قتل کر۔ زیاد کے پاس جب یہ پہنچے تو اس نے ان کو قس ناطف میں بھیج کر اسی مقام پر جیتا گاڑ دیا۔ جس وقت غزی اور خثعمی کو معاویہ کے پاس لے جانے لگے ہیں تو غزی نے حجر کی طرف خطاب کر کے کہا "اے حجر خدا آپ پر رحم کرے کیا اچھے برادر ایمانی تھے آپ" اور خثعمی نے کہا تم سلامت رہو کہ ہمیشہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے رہے۔ اتنے میں ان دونوں کو لے کر لوگ دور نکل گئے۔ جب تک سامنا رہا حجر ان کی طرف دیکھتے رہے پھر کہا دوستوں کے تعلقات قطع کرنے کے لیے موت کافی ہے" حجر کے قتل ہونے کے چند روز بعد عتبہ بن اخنس اور سعد بن نمران کو بھی معاویہ کے پاس لے گئے دونوں کو رہا کر دینے کا حکم ہوا۔

شہداء کے اسمائے گرامی

حجر بن عدی۔ شریک بن شداد حضرمی۔ صیفی بن فسیل شیبانی۔ قبیصہ بن ضبیعہ عبسی محرز بن شہاب سعدی۔ کدام بن حیان غزی۔ عبدالرحمٰن بن حسان غزی جن کو زیاد کے پاس بھیج دیا تھا اور قس ناطف میں زندہ گاڑ دیئے گئے۔ یہ سب سات شخص ہیں کہ قتل کئے گئے اور ان کو کفن دیئے گئے اور ان پر نمازی پڑھی گئی۔ جس کو حجر کے مع اصحاب قتل ہونے کی خبر پہنچی تو پوچھا نماز ان پر پڑھی گئی کفن انہیں ملا وہ لوگ دفن ہوئے ان کو قبلہ رخ کیا تھا۔ سب نے کہا کہ ہاں ایسا ہوا۔ کہا بخدا ان کی زیارت کو جانا چاہیئے۔ [1]

امان پانے والے اصحاب حجر

کریم بن عفیف خثعمی۔ عبداللہ بن حویہ تمیمی۔ عاصم بن عوف بجلی۔ ورقاء بن سمی بجلی۔ ارقم بن عبداللہ کندی۔ عتبہ بن اخنس سعدی۔ سعد بن نمران ہمدانی۔ یہ بھی سات شخص ہیں۔

مالک بن ہبیرہ کوفی کا جوش انتقام

مالک بن ہبیرہ سکونی کی سفارش کو بھی حجر کی جاں بخشی کے لیے معاویہ نے جب نہ سنا۔ اور بنی کندہ اور بنی سکون اور بہت سے لوگ اہل یمن سے اس کے پاس جمع ہو گئے تو اس نے یہ بات کہی "واللہ ہمیں معاویہؓ

---

[1] حجوہم ورب الکعبہ لغت میں حج بمعنی زیارت بھی اور بمعنی غلبہ حجت بھی ہے یعنی وہ مغلوب ہو گئے بہ خدا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اتنی پرواہ نہیں ہے جتنی ان کو ہم لوگوں کی ضرورت ہے۔ ہم کو انہیں کی قوم میں سے ان کا بدل مل جائے گا انہیں ہمارا بدل نہیں مل سکتا۔ چلو حجر کو ان لوگوں کی قید سے چھڑا لائیں" یہ سن کر سب کے سب چل کھڑے ہوئے۔ انہیں یقین تھا کہ سب لوگ عذرا میں ہوں گے۔ ابھی قتل نہیں ہوئے سامنے قاتلوں کو دیکھا کہ اس کی طرف سے چلے آرہے ہیں۔ اور انہوں نے جو یہ دیکھا کہ مالک کے ساتھ بہت سے لوگ چلے آرہے ہیں تو سمجھ گئے کہ حجر کے چھڑانے کو یہ آرہے ہیں۔ مالک نے ان سے پوچھا کیا خبر ہے۔ ایک شخص نے کہا ان لوگوں نے قتل کر لی۔ اب ہم معاویہؓ کے پاس یہی کہنے کو جا رہے ہیں۔ مالک نے سکوت کیا اور عذرا کی طرف متوجہ ہوا۔ ایک شخص ادھر سے آتا ہوا راہ میں ملا۔ اس سے خبر ملی کہ وہ لوگ قتل ہو گئے۔ مالک پکارا کہ ان قاتلوں کو میرے پاس پکڑ لاؤ۔ کچھ سوار بھی ان کے تعاقب میں دوڑائے۔ مگر وہ نکل گئے تھے اور معاویہؓ کے پاس جا کر مالک بن ہبیرہ کا اور اس کے ساتھ کے لوگوں کا جو قصہ تھا سب بیان کر دیا۔ معاویہؓ نے کہا گھبراؤ نہیں یہ ایک جوش تھا جو اسے آگیا شاید اب ٹھنڈا بھی ہو گیا ہو۔

مالک بن ہبیرہ اور امیر معاویہ میں مصالحت

مالک جو وہاں سے واپس ہوا تو سیدھا اپنے گھر پر آکر اترا معاویہ کے پاس گیا بھی نہیں۔ معاویہؓ نے بلا بھیجا تو اس نے آنے سے انکار کیا۔ جب رات ہوئی تو معاویہ نے ایک لاکھ درم اس کے پاس بھیج دیئے اور یہ کہلا بھیجا کہ امیر المومنین نے جو حجر کے باب میں تیری سفارش کو نہ مانا وہ محض تیری اور تیرے اصحاب کی بہتری کے خیال سے تھا کہ پھر جنگ و جدال کی مصیبت نہ پڑ جائے۔ حجر بن عدی اگر زندہ رہتا تو اس بات کا اندیشہ تھا کہ تجھ کو اور تیرے اصحاب کو اس سے لڑنے کے لیے جانا پڑتا۔ اور اس جنگ سے مسلمانوں کی ایسی تباہی ہوتی جو حجر کے قتل سے کہیں بڑھ کر ہے۔ مالک نے ہدیہ قبول کر لیا اور خوش ہو گیا۔ اور صبح کو اپنی ساری جمعیت سمیت معاویہ کے پاس آکر رضامندی کا اظہار کیا۔

امیر معاویہؓ سے حضرت عائشہؓ کی اظہار ناراضگی

عائشہ رضی اللہ عنہا نے حجر اور اصحاب حجر کے لیے عبدالرحمٰن بن حارث کو معاویہؓ کے پاس بھیجا تھا۔ یہ جب معاویہ کے پاس پہنچے تو وہ لوگ قتل ہو چکے تھے۔ عبدالرحمٰن نے پوچھا کہ ابوسفیان کا ساحلم جو تم میں تھا اسے کب سے چھوڑ دیا۔ کہا جب سے تم ایسے اہل حلم نے مجھے چھوڑ دیا۔ ابن سمیہ نے جو کہا وہ میں نے مان لیا۔ اور عائشہ کہا کرتی تھیں اگر ایسا نہ ہوا ہوتا کہ جب ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی چیز کو متغیر کرتے ہیں تو اس سے زیادہ مشکلات ہم پر الٹ پڑتے ہیں جن میں ہم تھے ہم مزدد حجر کے قتل کو متغیر کرتے۔ بخدا میرے علم میں تو یہ ہے کہ وہ شخص دیندار تھا۔ حج و عمرہ کا بجا لانے والا تھا۔ معاویہؓ نے جب حج کیا تو عائشہ رضوان اللہ علیہ کے دروازہ سے گذرے۔ اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے اجازت دے دی۔ جب وہ آ کے بیٹھے تو آپ نے کہا۔ معاویہؓ تم کو اس کا اطمینان کیونکر ہوا کہ تمہارے قتل کرنے کے لیے میں نے یہاں کسی کو چھپا کر نہ رکھا ہوگا۔ معاویہؓ نے کہا میں تو بیت الامن میں آیا ہوں۔ آپ نے پوچھا معاویہ رضؓ حجر و اصحاب حجر کے قتل کرنے میں خوف خدا تم کو نہ آیا۔ کہا میں نے انہیں قتل نہیں کیا۔ جنہوں نے ان کے خلاف میں گواہیاں دیں انہیں نے ان کو قتل بھی کیا۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ پہلی ذلت جو کوفہ کے لیے ہوئی وہ حسن بن علی کی موت ہے اور حجر بن عدی کا قتل اور زیاد سے رشتہ جوڑنا۔ لوگوں کا زعم ہے کہ معاویہ رضؓ نے مرتے وقت کہا ابن ادبر (حجر) کے سبب سے میرا دن دراز ہو گیا[1] اور حسن کا قول ہے کہ معاویہ کی چار خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی ہوتی تو مہلک تھی۔ اس امت پر جاہلوں کو مسلط کر دینا۔ حد ہو گئی کہ امت سے مشورہ کئے بغیر امارت کو معاویہؓ دبا بیٹھے۔ اور اس وقت تک صحابہ میں بھی کچھ لوگ باقی تھے۔ اور صاحبان فضل بھی امت میں موجود تھے۔ پھر اپنے بیٹے کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کر دینا ایک شراب خوار سیاہ مست کو جو حریر پہنتا تھا۔ اور طنبورہ بجاتا تھا۔ پھر زیادؓ سے رشتہ جوڑ لینا حالانکہ رسول اللہ صلعم فرما گئے ہیں کہ یہ لڑکا اسی کا ہے جس کے فرش پر پیدا ہوا اور زنا کار کے لیے پتھر ہے۔ پھر حجر کو قتل کرنا۔ ویل ہو ان پر حجر اور اصحاب حجر کی طرف سے۔ ویل ہو ان پر حجر اور اصحاب عنبر کی طرف سے۔

حجر بن عدی کی شہادت پر مرثیے

تو بلندی پہ ہے بتا اے ماہ — قافلہ حجر کا ہے کیا سر راہ
پاسر حرب کی طرف ہے رواں — پیچھے پیچھے ہے قتل کا ساماں
مثل فرعون خوش ہے اب تو امیر — خوابگہ ہے تو رفیق اور سریر

---

[1] شاعرۂ انصاریہ ہند بنت زید نے حجر کا مرثیہ کہا ہے اور یہ حوریت اہل بیت کی طرفداری (ترجمہ مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہر ہے ہے اجڑ گیا کیسا — کبھی آباد ہی نہ تھا گویا!
حُجر ابن عدی جہاں ہو تو — خوش و خرّم ہو کامراں ہو تو
مجھ کو لیکن دمشق سے بخدا — آرہی ہے ڈکارنے کی صدا
نیک بندوں کا خوں ہے شہ کو حلال — اور ہے ناگفتہ بہ وزیر کا حال
حُجر کاش اپنی موت سے مرتا — کوئی اس کو نہ ذبح تو کرتا
یوں تو جتنے ہیں قوم میں سردار — ایک دن چل بسیں گے آخر کار

حجر بن عدی پر دوسرا مرثیہ

میری[1] آنکھ کے آنسو ایک جھڑی ہے کہ لگی ہوئی ہے
حُجر کو رونے میں میری آنکھ بخل نہیں کرتی
ہائے قوم اگر اس کی پیروی کرتی
تو یک چشم اس پر تلوار نہ اٹھا سکتا

قیس بن عباد کی شہادت

پھر ایک شاعر نے کچھ شعر کہے کہ بنی ہند کو ابھارتا تھا کہ قیس بن عباد سے صیفی بن فسیل کا انتقام لیں۔ مگر قیس بچ گیا اور اتنے دنوں زندہ رہا کہ ابن اشعث کے معرکوں میں شریک ہو کر اس نے جنگ آزمائی کی۔ حجاج سے حوشب نے مخبری کی (حوشب بنی ہند میں سے ہے) کہ ایک شخص ہم لوگوں میں بڑا فتنہ انگیز اور سلطنتوں کے مخالفوں میں ہے۔ عراق میں کوئی فتنہ ایسا نہیں ہوا جس میں وہ شریک نہ ہوا ہو۔ وہ ترابی ہے عثمان پر لعن کرتا ہے۔ ابن اشعث کے ساتھ اس نے بھی خروج کیا تھا اور اس کے سب معرکوں میں شریک تھا کہ لوگوں کو بغاوت پر آمادہ کرتا تھا۔ جب ان سب لوگوں کو خدا نے ہلاک کر دیا۔ تو اب خانہ نشین ہو کر بیٹھا ہے۔ حجاج نے یہ سن کر قیس بن عباد کے گرفتار کرنے کے لیے لوگوں کو بھیجا۔ اور اس کی گردن ماری۔ قیس کے برادری والوں نے حوشب کے خاندان سے شکایت کی کہ تم نے ہمارے ایک عزیز کی سعایت کی۔ انھوں نے جواب دیا کہ تم لوگوں نے بھی تو ہمارے ایک عزیز (صیفی بن فسیل) کی سعایت کی تھی۔

---

[1] شاعرہ کندیہ نے حجر کا یہ مرثیہ کہا ہے کوئی اس مرثیہ کو بھی انصاریہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن خلیفہ کا قصیدہ

عدی بن حاتم صحابی رسول اللہ کو زیاد نے اس شرط پر زندان سے رہا کیا تھا کہ وہ اپنے ابن عم عبداللہ بن خلیفہ کو شہر سے نکال دیں اور کہا جب تک کوفہ میں میری حکومت ہے وہ یہاں نہ آنے پائیں۔ عدی نے ان کو پہاڑوں میں بھیج دیا تھا۔ وہاں سے وہ عدی کو برابر لکھا کرتے تھے کہ مجھے بلوا لیجئے اور عدی بھی ان کو امید دلاتے رہتے تھے۔ آخر ایک قصیدہ انہوں نے لکھ کر بھیجا۔ (ملخصاً)

رو لے ان دوستوں کو جو تباہ کر دیئے گئے
اور موت کے گھاٹ سے نکل کر آ نہ سکے

موت نے انہیں بلا لیا اور جس کا وقت آ جاتا ہے
سمجھ لو کہ وہ تاخیر نہیں کر سکتا

جب کبھی جنگ کی آگ بھڑکتی تھی اور تیز ہو جاتی تھی
وہی لوگ میرے انصار تھے اور میری سپر بن جاتے تھے

ان کے بعد مجھے دنیا کی کسی چیز کی خواہش
نہیں ہے نہ زندگی کی اب پروا ہے

واللہ جب تک میں قبر میں نہیں جاتا اور زندہ ہوں
ان کی یاد مجھے کبھی نہ بھولے گی

سلام ہو اللہ کا اہل عذرا پر
اور بارانِ رحمت انہیں سیراب کرے

اس مقام میں حجر رحمت خدا سے واصل ہوا ہے اور حجر وہ شخص ہے جس نے خدا کو رضامند رکھا۔

حجر کی قبر پر روز فنا و روز محشر تک باران رحمت کے دو نگڑے پڑتے رہیں اور جھڑی لگی رہے.....

اے حجر تیرے بعد کون خوف خدا سے اب حق پر زبان کھولے گا اور کون ایسا ہے کہ ظلم کا ذکر سن کر اس کے مٹانے پر آمادہ ہو جائے۔

تو کیا اچھا برادر ایمانی تھا! مجھے امید ہے کہ خلد کی نعمتیں تجھے ملیں گی کہ تو خوش ہو جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد میں شمشیر زنی کا حق تو ادا کرتا تھا۔ نیکی کو اچھا اور بدی کو برا سمجھنے والا تو تھا.....

اے میرے بھائیو حضرموت و غالب و شیبان بن سے خدا تم پر حساب کو آسان کرے۔

تم لوگوں نے سعادت حاصل کی مرتے مرتے صائب الرائے اور ثابت قدم تم سے بڑھ کر میں نے کسی کو نہیں پایا۔

جب تک آسمان پر تارا چمکتا ہے اور باغ میں فاختہ چہچہے کرتی ہے میں تم کو نہ بھلا دوں گا۔

یہ میرا قول ہے اور غلط نہیں کہتا ہوں کہ اے ابن طے مجھے اس کا اندیشہ نہ تھا کہ تمہارے ہوتے میں گرفتار کر لیا جاؤں گا۔

تمہارا برا ہو تم نے اپنے بھائی کی طرف سے جنگ نہ کی وہ دفاع کرتے کرتے خود کو سنبھال نہ سکا اور گر پڑا۔

تم لوگ مجھے چھوڑ کر اس طرح منتشر ہو گئے گویا قبیلہ ایاد واعصر میں ایک اجنبی شخص میں تھا کہ مجھے گرفتار کرا دیا۔

اب ہر ایک مہم میں کیا میرا سا شخص تم کو ملے گا کیا مجھ سا شخص تم پا سکو گے جب کبھی رن پڑے گا۔

جب کہ جنگ آستینیں چڑھا لے گی اور حوادث جانباز دامن گرداں کر ترکتازی کرے گا تو کون شخص مجھ سا تمہاری نصرت کو آئے گا۔

میرا تو یہ حال ہے کہ شہر سے نکالا ہوا کوہستان بنی طے میں پڑا ہوں۔ ہاں اگر خدا چاہتا تو اس حالت کو بدل دیتا۔

میرے دشمن نے میرے دارالہجرت سے مجھے نکال دیا۔ میں خدا کی مشیت و تقدیر پر راضی ہوں۔

خود میری قوم نے بے گناہ مجھے دشمن کے حوالہ کر دیا۔ جیسے وہ میری برادری والے اور میرے خاندان کے لوگ نہ تھے.....

ابن طے کی قوم سے اگر زمانہ خلاف ہو کر بدل جائے تو اب مجھے نصرت کے لیے نہ پکاریں۔

میں نے لشکریوں کو لے کر ان کے ساتھ جنگ نہیں کی تیرہ و تار گرد و غبار کو کوفہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پر بلند نہیں کیا۔

اسے ہمدم اگر تو مشرق کی طرف سفر کرے تو میرا پیام قوم جدیلہ اور معن اور بحتر کو پہنچا دے۔

اور قوم بنہان کو اور طے کے لوگوں کو۔ کیا میں تم لوگوں میں مستغنی مزاج و زبردست شخص نہ تھا؟

کیا تم بھول گئے کہ جنگ عذیب میں لوگوں کے سامنے میں نے قسم کھا لی تھی کہ میں کبھی پیٹھ نہ پھیروں گا؟

وہ میرا حملہ کرنا مہران پر جب کہ میرے ساتھ والے خود و زرہ بھی نہ پہنے ہوئے تھے۔

وہ میرا قتل کرنا اس مرد جانباز کو جو کنگن پہنے ہوئے تھا۔

وہ جلولہ کا واقعہ جس میں مجھ پر صرف نہیں آنے پایا وہ نہاوند و شوستر کی فتح؟

تم بھول گئے میرا لب آب صفین میں جنگ کرنا کہ برچھی میری دشمنوں کی پشت میں ٹوٹ کر رہ گئی تھی۔

خدا بھلا کرے عدی بن حاتم کا اور جزا دے ان کو کہ مجھے چھوڑ دیا اور میری نصرت نہ کی۔

جس رات بنی عدی سے ذرا بھی تمہارا کام نہ نکل سکا اس وقت تمہاری نصرت کے لیے بے باکانہ میرا آپڑنا اے ابن حاتم کیا تم بھول گئے؟

میں نے دشمنوں کے نرغہ کو تم پر سے منتشر کر دیا یہاں تک کہ وہ تتر بتر ہو گئے اور میں نے ثابت کر دیا کہ ایک درشت و سخت حریف میں ہوں۔

سب نے پیٹھ دکھلا دی میرے سامنے کوئی نہ ٹھہر سکا وہ لوگ سمجھے کہ شیر نیستاں کا سامنا ہے۔

میں نے ایسے وقت میں تم لوگوں کی نصرت کی کہ جو قریب تھا وہ بددل ہو چکا تھا اور جو دور تھا وہ اور دور نکل گیا تھا میں تنہا مؤید بالفتح ہوا۔

اس کا عوض میرے ساتھ یہ ہوا کہ تم لوگوں کے سامنے مجھے گھسیٹتے ہوئے لے جائیں اور میں ذلیل کیا جاؤں اور قید کیا جاؤں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنے ہی وعدے تم نے مجھ سے کئے کہ مجھے بلاؤ گے، مجھے ان وعدوں سے کچھ بھی نفع نہ ہوا۔
اب میری یہ اوقات ہے کہ کبھی اونٹنیوں کو چرا رہا ہوں، کبھی چرواہے کے ساتھ بکریوں کے پیچھے ہر ہر کرتا پھرتا ہوں۔

کبھی سواروں کی ترکتاز کو تلوار کھینچ کر میں نے روکا نہ تھا جبکہ بزدل الٹے پاؤں بھاگ کر چلا اٹھا تھا۔

شہر سماس و ابہر کی چڑھائی پر جانے والی فوج کا تعاقب بھی گھوڑے کو ڈٹا کر میں نے نہیں کیا تھا۔

میں نے ابلام کی بستی والوں کو ایک ایسی فوج سے جو مثل طیور کے تھی اضطراب میں ڈالا بھی نہ تھا اور مظفر و منصور ہو کر واپس بھی نہیں ہوا تھا۔

مجھے قزوین یا شروین میں شہسواروں کے ساتھ برچھیاں مارتے کسی نے نہیں دیکھا تھا یا میں نے کندر سے جنگ نہیں کی تھی۔

دنیا کی خوبیوں نے مجھ سے کنارہ کیا۔ جو شئے اس کی خوشگوار تھی وہ اب میرے لئے ناگوار ہو گئی۔
میری قوم والوں کا خدا بھلا کرے اگرچہ میں ان میں نہیں ہوں اگرچہ انھوں نے مجھے ضائع کر دیا۔ اور ناسپاسی کی۔

اگرچہ میں ان سے دور ہوں محصور ہوں، ان کے بعد دنیا اور زندگانی دنیا کا کچھ لطف نہیں۔

ابن خلیفہ زیاد نے مرنے سے پیشتر ہی پہاڑوں میں مر گئے، حجر سے محمد بن اشعث کے بے وفائی کرنے پر عبیدہ کندی نے بھی چند شعر کہے ہیں۔

امارت خراسان پر خلید بن عبداللہ کا تقرر اسی سال زیاد نے ربیع بن زیاد حارثی کو خراسان کا امیر مقرر کر کے روانہ کیا، حکم بن عمرو غفاری نے مرتے وقت اپنی جگہ انس بن ابی انس کو خراسان پر مقرر کر دیا تھا انھیں انس نے حکم کے جنازے پر نماز پڑھی اور خالد بن عبداللہ کے گھر میں دفن ہوئے۔ یہ خلید بن عبداللہ حنفی کے بھائی تھے۔ حکم نے زیاد کو بھی اس تقرر کی اطلاع دے دی تھی زیاد نے انس کو معزول کر کے ان کی جگہ خلید کو مقرر کر دیا۔ انس نے زیاد کی ہجو میں کچھ شعر کہے، مہینہ بھر کے بعد اس نے خلید کو بھی معزول کر دیا اور خراسان پر ۵۳ھ میں ربیع کو مقرر کر دیا لوگ اپنے عیال سمیت خراسان میں جا کر بس گئے پھر اسے بھی معزول کیا۔

فتح بلخ ربیع نے صلح کر کے بلخ کو فتح کیا۔ احنف بن قیس سے بھی اس سے پہلے اہل بلخ صلح کر تو چکے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے مگر پھر شہر کے دروازے بند کر کے بیٹھ رہے تھے اور قہستان کو بھی بزور غلبہ ربیع نے فتح کیا۔ اس کے اضلاع میں ترکوں کو قتل کر کے شکست دی، ایک ترک نیزک طرخان باقی رہ گیا تھا اسے قتیبہ بن مسلم نے اپنے دور حکومت میں قتل کیا۔ ربیع اپنے غلام فرخ اور اپنی کنیز شریفہ کو ساتھ لئے ہوئے لڑتا ہوا نہر ترکستان سے سالم و غانم عبور کر گیا۔ فرخ اس سے پیشتر نہر کے پار جا چکا تھا ربیع نے اسے غلامی سے آزاد کر دیا حکم بن عمرو نے بھی اپنے عہد امارت میں نہر کو عبور کیا تھا مگر فتح یاب نہ ہوئے تھے، اہل اسلام میں سب سے پہلے حکم کے ایک غلام آزاد نے اس نہر کا پانی سپر کو ڈبو کر لیا، خود پیا اور حکم کو دیا۔ حکم نے پانی پیا دعا کیا اور نہر کے اس پار جا کر دو رکعت نماز پڑھی۔

امیر حج یزید بن معاویہؓ اس سال یزید بن معاویہؓ نے لوگوں کے ساتھ حج کیا اور عامل مدینہ سعید بن عاص تھے اور کوفہ و بصرہ اور تمام ملک مشرق کا حاکم زیاد تھا، کوفہ میں شریح قاضی تھے اور بصرہ میں عمیرہ بن یثربی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۵

یزید کی ولیعہدی

۵۲ھ کے حالات

سفیان بن عوف ازدی کی بغاوت بعض مورخین کہتے ہیں کہ سفیان بن عوف ازدی نے زمین روم پر اس سال جہاد کیا اور وہیں جاڑوں میں قیام کیا اور وہیں وفات پائی اور عبداللہ بن سعدہ فزاری کو اپنا جانشین کیا، بعض کہتے ہیں کہ اس سال زمین روم پر بسر بن ارطاۃ نے لوگوں کے ساتھ جاڑا بسر کیا۔ انھیں لوگوں میں سفیان بن عوف بھی تھے۔ اسی سال محمد بن عبداللہ ثقفی نے جنگ صائفہ[1] کی۔

امیر حج سعید بن عاص اس سال سعید بن عاص امیر حجاج تھے اور شہروں کے حکام وہی لوگ تھے جو ۵۱ھ میں تھے۔

۵۳ھ کے واقعات

جزیرہ رودس کی فتح اس سال عبدالرحمٰن بن ام الحکم ثقفی نے زمین روم میں جاڑا بسر کیا۔ اسی سال جنادہ بن ابی امیہ ازدی نے جزیرۂ رودس کو فتح کیا۔ مسلمان وہاں گئے زراعت کی زمینیں اور مویشی خریدے اپنی زمینوں کے گرد مویشی کو چرایا کرتے تھے۔ جب شام ہو جاتی تھی تو سب جانوروں کو قلعہ کے اندر لے جاتے تھے ان لوگوں کے پاس ایک تالی تھا وہ انھیں دریائی دشمنوں کے مکر و کید سے ہوشیار کر دیا تھا اسی سے سب ہوشیار رہتے تھے یہ لوگ

---

[1] زمین روم پر ہمیشہ فصل صیف ہی میں جنگ ہوا کرتی تھی اسی وجہ سے عرب اس جنگ کو صائفہ کہتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رومیوں پر غضب کے دلیر تھے، سمندر میں انھیں روک لیتے تھے۔ ان کے جہازوں کی راہزنی کرتے تھے۔ معاویہؓ نے ان کے لئے عطیات اور تنخواہیں مقرر کر دی تھیں اور دشمن پر ان کا خوف چھایا ہوا تھا۔ معاویہؓ کے بعد یزید نے سب کو وہاں سے بلا لیا۔

حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کی بد دعاء اسی سال زیاد کوفہ میں پانچ برس بادشاہی کر کے بصرہ میں اپنی جگہ سمرہ بن جندب کو چھوڑ کر ماہ رمضان میں ہلاک ہو گیا۔ اس نے معاویہؓ کو لکھا تھا کہ عراق کا نظم و نسق تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے داہنا ہاتھ خالی ہی رہتا ہے۔ ایک روایت ہے کہ معاویہؓ نے اس بات پر یمامہ اور اس کے اضلاع بھی زیاد کی حکومت میں شامل کر دیئے اور ایک اور روایت ہے کہ معاویہؓ نے اس بات پر حجاز کا ملک اس کے داہنے ہاتھ میں دے دیا اور فرمان اس کے نام لکھ کر ہیثم بن اسود نخعی کے ہاتھ روانہ کیا اہل حجاز کو جو یہ خبر معلوم ہوئی تو کچھ لوگ عبداللہ بن عمر بن خطاب کے پاس آئے ان سے یہ مصیبت بیان کی انھوں نے کہا کہ میں اس کیلئے بد دعا کروں گا تم اس کے شر سے بچ جاؤ گے یہ کہہ کر وہ اور سب لوگ قبلہ کی طرف مڑے اور اس کے لئے بد دعاء کی، طاعون میں مبتلا ہو کر وہ مر گیا۔

زیاد کی علالت ابن عمرؓ نے جب یہ خبر سنی تو کہا، جا دور ہو ابن سمیہ نہ دنیا ہی تیرے پاس رہی نہ آخرت ہی تجھے ملی، طاعون اسکی انگلی میں نکلا تو شریح کو بلا بھیجا۔ یہی اس کے قاضی تھے ان سے کہا دیکھو میں اس مرض میں مبتلا ہوا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں اسے کھوا ڈالو تم کیا مشورہ دیتے ہو، شریح نے کہا مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ زخم تیرے ہاتھ پر لگے صدمہ تیرے دل کو پہنچے اور اجل قریب آچکی ہو تو خدائے عزوجل سے دست بریدہ تو ملاقات کرے اور اپنے ہاتھ کو تو نے اس لئے کاٹا ہو کہ اس کی ملاقات سے تو کراہت رکھتا تھا۔ یا اجل میں ابھی تاخیر ہو اور تو اپنے ہاتھ کاٹ چکا ہو تو دست بریدہ ہو کر جئے گا اور اپنی اولاد کو عیب لگائے گا۔ زیاد نے اس کے کٹوانے میں تامل کیا۔

شریح جب اس کے پاس سے نکلے تو سب نے حال پوچھا۔ شریح نے جو مشورہ دیا تھا بیان کر دیا۔ لوگوں نے ان کو ملامت کی، کہنے لگے تم نے ہاتھ کاٹنے کا اسے مشورہ کیوں نہیں دیا۔ شریح نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مشورہ دینے والا محل اعتماد ہے آخر زیاد نے کہا یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اور طاعون ایک ہی لحاف میں سوؤں اور ہاتھ قطع کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا جب آگ آئی اور داغنے کے آلات اس نے دیکھے تو مضطرب ہو کر اس ارادے سے باز آیا مرنے کا وقت قریب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا تو اس کے بیٹے نے کہا بابا تمہارے کفن کے لئے میں نے ساٹھ کپڑے مہیا کر رکھے ہیں۔ کہا اے فرزند تیرے باپ کے لئے اب وقت آیا ہے کہ یا تو اس لباس سے بہتر لباس ملے گا۔ یا یہ کپڑے بھی اتر جائیں گے جب وہ مر گیا تو کوفہ کے ایک جانب مقام ثویہ میں دفن ہوا۔ اور حجاز کی حکومت پر یزید روانہ ہوا۔

زیاد کی ہجو میں فرزدق کے اشعار مسکین دارمی نے ایک شعر میں یہ مضمون باندھا کہ جب سے ہم نے زیاد کو الوداع کہی اسلام بھی رخصت ہو گئی، فرزدق نے ابھی تک زیاد کی ہجو نہیں کی تھی مسکین کا شعر سن کر چند اشعار کہے جن میں یہ مضمون بھی تھا کہ "مسکین خدا تجھے رلائے تو ایسے شخص کو رویا جو کافر کسریٰ و قیصر اپنے زمانے کا تھا" مسکین نے بھی اس کے جواب میں چند شعر کہے پھر فرزدق نے اس مضمون کو نظم کیا کہ زیاد سے جا کر کہو کہ حرم کو چھوڑ کر کبوتران حرم بھی اڑ گئے۔ وہ بھی جنگلوں میں جا کر چھپے ہیں۔

ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے زیاد کو دیکھا ہے اس کے رنگ میں کچھ سرخی تھی داہنی آنکھ ذرا دبی ہوئی تھی داڑھی سفید اور گاؤدم، پیوند لگا ہوا قمیص پہنے ہوئے تھا ایک خچر پر سوار تھا باگیں ڈھیلی کر دی تھیں۔

ربیع بن زیاد کی زندگی سے بیزاری و موت اسی سال ربیع بن زیاد حارثی نے بھی جو زیاد کی طرف سے خراسان کے عامل تھے دو برس اور چند مہینے حکومت کر کے وفات پائی انھوں نے اپنا جانشین اپنے بیٹے عبداللہ کو مقرر کیا تھا۔ دو مہینے حکومت کر کے عبداللہ بھی مر گئے ان کی حکومت کا فرمان زیاد کے پاس سے خراسان میں اس وقت پہنچا کہ وہ دفن ہو رہے تھے عبداللہ بن ربیع خلید بن عبداللہ حنفی کو اپنا جانشین خراسان میں کر گئے تھے زیاد نے بھی خلید کو برقرار رکھا۔ ربیع نے ایک دن خراسان میں حجر بن عدی کے ذکر پر کہا اب عرب یوں ہی گرفتار ہو ہو کر قتل ہوا کریں گے۔ حجر کے قتل کے وقت اگر سب بگڑ بیٹھتے تو ایک شخص بھی اس مجبوری سے نہ قتل کیا جاتا انھوں نے قتل گوارا کر لیا اور خود ذلیل ہو گئے اس گفتگو کے ایک ہفتہ بعد جمعہ کو سفید کپڑے پہنے ہوئے برآمد ہوئے لوگوں سے کہا۔ حضرات میں زندگی سے بیزار ہو گیا ہوں۔ اس وقت میں دعا مانگتا ہوں۔ سب صاحب آمین کہیں۔

دونوں ہاتھ نماز کے بعد بلند کر کے انھوں نے یہ دعا کی "خداوندا تیرے پاس میرے لئے کچھ بہتری ہے تو مجھے جلد اپنے پاس بلا لے" سب نے آمین کہی۔ اور ربیع اوہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے چلے۔ عبا کے دامن ابھی سنبھالے نہ تھے کہ گر پڑے۔ لوگ اٹھا کر گھر میں لے گئے بس اسی دن مر گئے۔

سمرہ بن جندب کی معزولی زیاد کے مرنے پر خلید خراسان میں اور سمرہ بن جندب بصرہ کا حاکم تھا اور جب زیاد ہلاک ہونے لگا تو کوفہ میں عبداللہ بن خالد کو اپنا جانشین کر گیا معاویہؓ نے زیاد کے بعد سمرہ کو چھ مہینے اور بصرہ کی حکومت پر رکھا اس کے بعد معزول کر دیا سمرہ کہتا تھا خدا لعنت کرے معاویہؓ پر جتنی اطاعت اس کی میں نے کی اگر خدا کی کرتا تو عذاب ابدی سے نجات پاتا۔ ایک شخص ذکر کرتا ہے کہ میں مسجد کی طرف گزرا وہاں ایک مرد نے سمرہ کو آکر اپنے مال کی زکوٰۃ دی اور نماز پڑھنے لگا یکایک ایک شخص نے آکر اس کی گردن مار دی کہ سر تو مسجد میں تھا اور بدن کنارے پر تھا اسی اثنا میں ابوبکرہ کا گزر ہوا انھوں نے یہ آیت پڑھی جس کا مضمون یہ ہے "جس نے زکوٰۃ دی اور ذکر خدا کیا اور نماز پڑھی اس کے لئے فلاح ہے" یہی شخص کہتا ہے میں نے سمرہ کو دیکھا سخت سردی میں مبتلا ہو کر بہت ہی بری موت مرا۔ ایک مرتبہ کچھ لوگ سمرہ کے پاس لائے گئے اور چند شخص پہلے ہی سے وہاں تھے یہ ہر ایک شخص سے پوچھتا جاتا تھا کہ تیرا دین کیا ہے۔ وہ کہتا تھا اللہ وحدہ لاشریک ہے محمدؐ خدا کے بندے اور رسول ہیں اور مذہب حروریہ سے میں بے زار ہوں، اس کے بعد اس کی گردن ماری جاتی تھی اسی طرح کچھ اوپر بیس شخص قتل ہوئے۔

امیر حج سعید بن عاص اس سال امیر حج سعید بن عاص تھے اور حاکم مدینہ بھی سعید بن عاص تھے۔ حاکم کوفہ زیاد کے بعد عبداللہ بن خالد اور حاکم بصرہ سمرہ تھا اور حاکم خراسان خلید بن عبداللہ حنفی تھے۔

۵۴ھ کے واقعات

جزیرے سے مسلمانوں کی واپسی اس سال محمد بن مالک نے زمین روم میں جاڑا بسر کیا اور سعید بن یزید سلمی نے گرمیوں میں جہاد کیا۔ جنادہ بن ابی امیہ نے دریا میں قسطنطنیہ کے قریب جزیرہ ارواد کو فتح کیا۔ مسلمان اس جزیرے میں مدتوں مقیم رہے تقریباً سات برس تک کبھی دلائل وبراہین کبھی لوگوں میں متفرق ہونے موقوف رہے جب مشکل ہوگئی آپ کا تابع کہتا تھا کہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو یہ زینہ جب اکھڑ جائے گا تو ہم لوگ اس جزیرے سے واپس ہوں گے ایک شدت کی آندھی آئی اور وہ زینہ اکھڑ گیا۔ ادھر معاویہ کی سنانی آئی اس کے ساتھ ہی یزید کا خط پہنچا کہ سب لوگوں کو جزیرے سے چلا آنا چاہیئے سب واپس ہو گئے۔ پھر وہ آباد نہ ہوا ویران ہو گیا۔ اور اہل روم کو اطمینان نصیب ہوا۔

سعید بن عاص کی معزولی اسی سال معاویہؓ نے سعید بن عاص کو مدینہ سے معزول کر کے مروان بن حکم کو وہاں کا حاکم مقرر کیا۔ وجہ یہ ہوئی کہ ان دونوں کا لڑوانا معاویہؓ کو منظور ہوا۔ جب سعید حاکم مدینہ تھا تو معاویہؓ نے اسے لکھا تھا کہ مروان کا گھر کھدوا ڈالے سعید نے اس حکم پر عمل نہ کیا معاویہؓ نے پھر لکھا اور اس نے پھر عمل نہیں کیا۔ اسی بات پر اسے معزول کر کے مروان کو اس کی جگہ مقرر کیا۔ یہ بھی ایک نقل ہے کہ سعید کو حکم ہوا تھا کہ مروان کے تمام مال و دولت کو ضبط کر کے اموال صافیہ میں شامل کر دے اور فدک بھی اس سے لے اور اپنے قبضہ میں رکھے اور خود ہی معاویہ نے مروان کو فدک عطا کیا تھا اس باب میں سعید بن عاص نے معاویہ کو لکھا کہ قرابت قریب کا لحاظ چاہیئے معاویہ نے ضبط املاک کے لئے دوبارہ لکھا اور سعید نہ مانا۔ یہ دونوں خط اس نے ایک چھوکری کے پاس رکھوا دیئے تھے۔ جب یہ معزول ہوا اور مروان حاکم ہو گیا تو معاویہ نے مروان کو لکھا کہ حجاز میں جس قدر زمین و مال سعید کا ہے اس پر قبضہ کرے اور اس کے بیٹے عبدالملک کے ہاتھ یہ خط مروان کو روانہ کیا۔

امارت مدینہ پر مروان بن حکم کا تقرر عبدالملک نے سعید سے کہا کہ امیرالمومنین کے خط کے سوا بھی اگر کوئی بات ہوتی تو میں اس کے لانے سے کنارہ کرتا۔ سعید نے معاویہ کے دونوں خط منگوا کر جن میں مروان کی زمینوں پر قبضہ کر لینے کا حکم تھا دکھائے اور عبدالملک نے وہ خط مروان کو جا کر دکھائے۔ مروان نے کہا ہم سے زیادہ اس نے قرابت کا لحاظ کیا اور سعید کی املاک پر قبضہ کرنے سے باز رہا سعید نے معاویہ کو لکھا کہ امیرالمومنین سے تعجب ہے کہ دو قرابت داروں میں ایسی بات کریں کہ ایک کو دوسرے کے ساتھ عداوت ہو جائے۔ پھر امیرالمومنین کے حکم پر اور ناگوار گستاخیوں کے سہ جانے اور درگزر کرنے پر اور ہم لوگوں کے درمیان ایسی غیریت اور دشمنی ڈالنے پر کہ ہماری اولاد میں بھی اس کا اثر رہ جائے واللہ اگر ہم سب ایک دادا کی اولاد میں بھی نہ ہوتے جب بھی محض اس لئے کہ خدا نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ مظلوم کی نصرت کے لئے ہمیں آپ کے ساتھ کر دیا ہے اور ہم سب یک دل و یک زبان ہو گئے ہیں ہم کو اس کا لحاظ رکھنا واجب ہے اور ہم نے اس امر میں اپنی بہتری ہی دیکھی۔ معاویہ نے جواب میں معذرت لکھ بھیجی اور لکھا کہ تمہارے ساتھ آج تک جس طرح سلوک میں کرتا تھا اب اس سے بہتر ہو گا۔

مروان اور سعید بن عاص کی گفتگو یہ روایت بھی ہے کہ مروان سعید کے گھر پر بیلداروں کو بھی بھیج چکا تھا۔ اور خود بھی سوار ہو کر آیا تھا کہ اس کا گھر کھدوا ڈالے۔

سعید نے پوچھا۔ اے ابا عبدالملک کیا گھر میرا کھود ڈالو گے۔

مروان نے کہا۔ ہاں۔ امیر المومنین نے مجھے یہی لکھا ہے۔ اگر وہ تم کو میرا گھر کھودنے کے لئے لکھتے تو تمہیں بھی یہی کرنا پڑتا۔

سعید نے کہا۔ میں تو ایسا نہ کرتا۔

مروان نے کہا۔ نہیں واللہ اگر تم کو وہ لکھتے تو تم بھی میرا گھر کھود رہی ڈالتے۔

سعید نے کہا۔ اے ابا ملک ایسا نہ ہوتا۔

سعید نے اپنے غلام سے کہا۔ جا معاویہؓ کا خط لے کر آ۔ غلام جا کر معاویہ کا خط سعید کے پاس لایا کہ مروان بن حکم کا گھر کھود ڈالا جائے۔

مروان نے کہا اے ابا عثمانؓ میرا گھر کھودنے کا تم کو حکم ہوا۔ اور تم نے نہ کھودا اور مجھ سے ذکر بھی نہ کیا۔

سعید نے کہا۔ میں ایسا نہ تھا کہ تمہارا گھر کھود ڈالتا یا اپنا احسان جتاتا۔ معاویہ کو منظور یہ تھا کہ میرے اور تمہارے درمیان عداوت پڑ جائے۔

مروان نے کہا میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں تم تو ہم سے بھی زیادہ تعلقات و اولاد رکھتے ہو۔

آخر مروان سعید کا گھر بغیر کھودے واپس چلا آیا۔ سعید معاویہؓ کے پاس چلے گئے۔

معاویہ نے پوچھا۔ اے ابا عثمان کہو تو عبدالملک کا کیا حال ہے۔

سعید نے کہا۔ آپ کی خدمت بجا لانے آپ کے احکام کے نافذ کرنے میں سرگرم ہیں۔

معاویہؓ نے کہا۔ مروان کی وہ مثل ہے کہ پکی پکائی روٹی ملی چکھنے لگے۔

سعید نے کہا نہیں امیر المومنین ایسا نہیں ہے اسے تو ایسی قوم سے سابقہ پڑا ہے کہ نہ وہاں تازیانہ چل سکتا ہے نہ تلوار کھینچنا درست ہے ان کے پیش رو ہدایا تیر بہدف ہیں بعض مفید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تمہارے لئے اور بعض مضر۔

معاویہؓ نے پوچھا۔ مروان میں اور تم میں منافرت کیونکر پیدا ہوئی۔

سعید نے کہا۔ اسے اپنی عزت کا مجھ سے خوف تھا مجھے اپنی عزت کا اس سے خوف تھا۔

معاویہ نے پوچھا تم اس سے کیونکر پیش آنا چاہتے ہو۔

سعید نے کہا میں اسے حاضر و غائب خوش رکھنا چاہتا ہوں۔

معاویہ نے کہا۔ اے ابا عثمان ہم کو اس مصیبت میں تم نے چھوڑ دیا۔

سعید نے کہا۔ ہاں امیر المومنین ایسا ہی ہے۔ میں نے اپنا بار اٹھا لیا۔ اب مجھے احتیاط کرنے کی ضرورت نہیں اور میں تو آپ کا عزیز قریب تھا آپ پکارتے تو حاضر ہو جاتا اگر مجھ سے آپ دور رہتے تو عرض حال کئے جاتا۔[1]

عبید اللہ بن زیاد

اسی سال معاویہ نے سمرہ بن جندب کو بصرہ سے معزول کر کے عبداللہ بن عمرو بن غیلان کو مقرر کیا اس نے خدمت بشرط پر عبداللہ بن حصن کو مقرر کیا۔ ابن غیلان۔ چھ مہینے تک امیر بصرہ رہا۔

اسی سال معاویہ نے عبید اللہ بن زیاد کو والی خراسان مقرر کیا یہ زیاد کے مرنے کے بعد عبید اللہ امیدوار ہو کر معاویہ کے پاس گیا۔

معاویہ نے پوچھا۔ میرے بھائی نے کوفہ کی حکومت پر کسے اپنا جانشین کیا۔

عبید اللہ نے کہا۔ عبداللہ بن خالد بن اُسید کو۔

پھر پوچھا۔ بصرہ کا حاکم کسے مقرر کیا۔

کہا۔ سمرہ بن جندب فزاری کو۔

معاویہؓ نے کہا۔ تمہارے باپ نے تم کو خدمت دی ہوتی تو میں بھی دیتا۔

عبید اللہ نے کہا۔ خدا کے لئے بتائیے آپ کے بعد کوئی مجھ سے کہے کہ تمہارا باپ اور چچا نے تم کو خدمت دی ہوتی تو میں بھی دیتا، اس کا کیا جواب دوں۔

امارت خراسان پر عبید اللہ بن زیاد کا تقرر

اور معاویہ کی عادت یہ تھی جہاں کسی شخص کو بنی حرب میں سے سرفراز کرنا چاہا پہلے اسے

---

[1] یہ فقرے ابن اثیر نے چھوڑ دیتے ہیں۔ (مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طائف کی حکومت عطا کی۔ اگر دیکھا کہ اس نے کام اچھا کیا اور پسند آ گیا تو مکہ کا حاکم بھی اسے بنا دیا اگر اس نے مکہ میں بھی اچھی طرح حکومت کی اور جس خدمت پر مامور ہوا اسے خوبی کے ساتھ بجا لایا تو اس کی حکومت میں مدینہ کو بھی منضم کر دیا۔ تو جہاں کسی شخص کو طائف میں معاویہ نے مقرر کیا لوگ کہنے لگے ابجد شروع ہوئی۔ جب مکہ کی امارت بھی اسے ملی تو سب کہتے تھے اب قرآن کی نوبت آئی۔ جب مدینہ بھی اس کی حکومت میں شامل ہو گیا تو کہتے تھے اب یہ فاضل ہو گیا۔

ابن زیاد کو امیر معاویہؓ کی نصیحت غرض عبیداللہ کی تقریر سن کر معاویہ نے اسے والی خراسان مقرر کر دیا۔ پھر یہ کہا: تمہارے لئے بھی میرے وہی احکام ہیں جو احکام میرے دوسرے عہدیداروں کے لئے ہیں اس کے علاوہ تمہاری قرابت کے لحاظ سے تمہیں میں وصیت کرتا ہوں کہ تمہیں میرے ساتھ خصوصیت ہے۔ قلیل کے لئے کثیر کو ہرگز نہ چھوڑنا اور اپنے نفس کا محاسبہ اپنے ہی نفس سے کرنا اور تمہارے اور دشمن کے درمیان جو معاملہ ہو اس میں وفائے عہد کا لحاظ رکھنا کہ اس میں تم پر اور تمہارے سبب سے ہم پر بوجھ کم پڑے گا اور لوگوں کے لئے اپنا دروازہ کھلا رکھنا کہ تم کو ان کے حالات معلوم ہوتے رہیں گے۔ وہ اور تم برابر ہو اور جب کسی مہم کا قصد کرنا تو لوگوں پر اسے ظاہر کر دینا کسی صاحب غرض کا اس میں دخل نہ ہونے پائے اور جب اس مہم کو انجام دینا تمہارے امکان میں ہو تو ہرگز تمہاری بات کو کوئی رد نہ کرنے پائے اور جنگ میں اگر دشمن زمین کے اوپر تم پر غالب بھی ہو جائیں تو یہ سمجھ رکھو کہ زمین کے اندر وہ تم پر غالب نہیں ہو سکتے اگر تمہارے رفقا پر ایسا وقت پڑ جائے کہ اپنی جان سے تم کو ان کی مدد کرنا پڑے تو ایسا ہی تم کو کرنا چاہیئے اور گند تلوار بھی اگر کاٹ نہ سکتی ہو قبضہ سے جدا نہ کرنا اور خوف خدا کرنا اور اس سے بڑھ کر کسی چیز کو نہ سمجھنا کہ خوف خدا میں بے شک ثواب ہے اور آبرو کو اپنی داغ سے بچائے رکھنا اور کسی سے عہد کرنا تو اسے پورا کرنا اور اپنے کسی عزم کو جب تک مصمم نہ ہونے پائے ظاہر نہ کرنا۔ جب ظاہر ہو جائے تو ہرگز کوئی مخالفت نہ کرنے پائے اور جب دشمن سے لڑائی چھڑ جائے تو جتنی فوج تمہارے پاس ہے اس سے زیادہ ہونی چاہیئے اور تقسیم غنیمت قرآن کے موافق ہونی چاہیئے اور کسی کو ایسی چیز کا لالچ نہ دینا جس کا مستحق وہ نہ ہو اور نہ کسی کو اس نے حق سے مایوس کرنا۔ یہ کہہ کے اسے رخصت کیا۔

ابن زیاد کی روانگی خراسان ۵۳ھ کے آخر کا یہ واقعہ ہے۔ عبیداللہ کا سن اس زمانے میں پچیس برس کا تھا اپنے روانہ ہونے سے پیشتر اسلم بن زرعہ کلابی کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے خراسان کی طرف روانہ کیا پھر خود شام سے خراسان روانہ ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ جعد بن قیس نمری زیاد کا مرثیہ پڑھتا ہوا چلا عبیداللہ ایک وجیہہ شخص تھا عمامہ سر پر رکھے ہوئے تھا۔ جعد کے اس مرثیہ پر[1] اس قدر رویا کہ عمامہ سر سے گر گیا۔ خراسان جب پہنچا تو نہر ترکستان کو کوہستان بخارا تک اونٹوں پر اس نے قطع کیا۔

بخارا کی فتح اور مسلمانوں میں وہ پہلا شخص ہے جس نے لشکر کے ساتھ بخارا کے پہاڑوں کو طے کیا۔ اور وہاں جا کر رامیثن اور نصف بیکند کو ملک بخارا میں سے فتح کر لیا۔ پھر بخاریہ کو اسیر کیا (بخارا کے تیر انداز و قدر افگن جو عبیداللہ کے ساتھ بصرہ میں آئے تھے سب دو ہزار تھے انھیں کو بخاریہ کہتے ہیں۔ عبیداللہ بن زیاد جب بخارا میں لڑ رہا تھا تو ترکوں نے ایسی جلدی کی کہ اس نے ایک جراب پاؤں میں پہنی اور دوسری وہیں رہ گئی اور وہ مسلمانوں کے ہاتھ لگی اس جراب کی قیمت دو لاکھ درہم اٹھی۔

عبیداللہ بن زیاد کی شجاعت عبادہ بن حصن اسی لشکر میں تھا وہ کہتا ہے میں نے عبیداللہ بن زیاد سے بڑھ کر کسی کو جری نہیں دیکھا ترکوں کو فوج سے لڑتے ہوئے خراسان میں اسے میں نے دیکھا۔ ان پر حملہ کرتا تھا۔ برچھیاں مارتا تھا اور ہم لوگوں کی نگاہوں سے چھپ جاتا تھا۔ پھر اپنا خون آلودہ علم بلند کرتا تھا۔ ترکوں کی فوج جو عبیداللہ کے زمانے میں بخارا میں تھی یہ خراسان کی انھیں فوجوں میں سے تھی جو کمک کے لئے رکھی گئی تھیں۔ یہ سب پانچ فوجیں تھیں چار فوجوں سے احنف بن قیس نے مقابلہ کیا۔ ایک فوج سے تو کوہستان وابر شہر میں جنگ ہوئی اور باقی تین فوجوں سے مرغاب میں۔ اور پانچویں فوج زحف قارن تھی جسے عبداللہ بن خازم نے منتشر کر دیا عبیداللہ بن زیاد خراسان میں دو برس رہا۔

امیر حج مروان بن حکم اس سال مروان امیر حج تھا اور مدینہ کا حاکم بھی وہی تھا اور کوفہ کا حاکم عبداللہ بن خالد تھا۔ بعض مورخین ضحاک بن قیس کا نام لیتے ہیں اور بصرہ میں عمرو بن غیلان تھا۔

---

[1] جعد نے جو زیاد بن ابیہ کا مرثیہ کیا ہے وہ طبری نے نقل کیا ہے اس کے ترجمہ کی ضرورت نہ تھی ترک کر دیا گیا۔ (مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۵ھ کے واقعات

اس سال سفیان بن عوف ازدی نے جاڑے روم میں بسر کئے کوئی کہتا ہے نہیں عمرو بن محرز نے اس سال کے جاڑوں میں وہاں قیام کیا کوئی کہتا ہے عبداللہ فزاری نے وہاں جاڑا کاٹا۔ کوئی مالک بن عبداللہ کا نام لیتا ہے۔

عبداللہ بن عمرو بن غیلان کی معزولی

اسی سال معاویہ نے عبداللہ بن عمرو بن غیلان کو بصرہ سے معزول کر کے عبیداللہ بن زیاد کو والی بصرہ مقرر کیا وجہ یہ ہوئی کہ عبداللہ بن عمرو بصرہ نے منبر پر خطبہ پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص نے بنی ضبہ میں سے (یا بنی ضرار میں سے کسی نے جس کا نام فیر بن ضحاک تھا) اسے ایک سنگریزہ کھینچ مارا۔ عبداللہ نے اس کا ہاتھ کٹوا ڈالا بنو ضبہ نے اس سے آ کر کہا کہ ہماری برادری کے ایک شخص سے جو خطا ہونے والی تھی ہو گئی اور امیر نے سزا بھی اسے قرار واقعی دیدی لیکن اب ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ یہ خبر امیر المومنین کو پہنچ جائے گی تو وہاں سے بھی کوئی عذاب کسی خاص شخص پر یا برادری پر نازل ہو جائے گا۔ اس لئے آپ مناسب سمجھیں تو خود ہی امیر المومنین کے نام ایک خط لکھ کر ہمیں دے دیجئے ہم اپنے لوگوں میں سے کسی کے ہاتھ بھجوا دیں گے۔ مطلب یہ ہو کہ شبہہ سے ہاتھ کاٹا گیا ہے جرم واضح نہیں ہے عبداللہ بن عمرو نے معاویہ کے نام خط لکھ کر انھیں دے دیا سال بھر یا چھ مہینے یہ خط پڑا رہا اس کے بعد عبداللہ خود معاویہ کے پاس گیا یا یہ واقعہ لکھ کر روانہ کر دیا اور بنی ضبہ بھی معاویہ کے پاس پہنچے انھوں نے کہا امیر المومنین عبداللہ نے ہمارے ایک بھائی کا ہاتھ ناحق کٹوا ڈالا۔ یہ خط ان کا آپ کے نام موجود ہے معاویہ نے خط پڑھ کر کہا کہ میرے مقرر کئے ہوئے امیروں سے قصاص لیا جائے یہ تو درست نہیں۔ کسی طرح نہیں ہو سکتا ہاں اگر تم کہو تو دیت دلوا دوں۔ یہ لوگ دیت دینے پر راضی ہو گئے۔ معاویہ نے بیت المال سے انھیں دیت دلوا دی اور عبداللہ بن غیلان کو معزول کر دیا۔

امارت بصرہ پر ابن زیاد کا تقرر

پھر ان سے کہا جس کو تم پسند کرو اسی کو تمہارا امیر مقرر کر دوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے کہا: امیر المومنین جسے چاہیں ہمارا امیر کر دیں۔ اور ابن عامر کے باب میں اہل بصرہ کی جو رائے تھی وہ معاویہؓ کو پہلے سے معلوم تھی۔

ان سے پوچھا۔ کیا ابن عامر کو تم پسند کرتے ہو۔ وہ تو ایسا شخص ہے جس کی عفت و طہارت و شرف سے تم خوب واقف ہو۔

سب نے کہا۔ امیر المومنین ہم سے زیادہ واقف ہیں۔"

ان لوگوں کے آزمانے کے لئے معاویہ نے بار بار اسی بات کو ان کے سامنے دہرایا۔ پھر کہا تو میں نے اپنے بھتیجے عبید اللہ بن زیاد کو تمہارا امیر مقرر کیا۔ عبید اللہ نے اسلم بن زرعہ کو والی خراسان مقرر کیا۔ یہ شخص نہ لڑا نہ کچھ فتح کیا اور عبد اللہ بن حصن کو اپنا امیر شرط معین کیا پہلے زرارہ بن ادنی کو قاضی کا عہدہ دیا پھر اسے معزول کر کے ابن اُدینہ کو مقرر کیا۔

اسی سال معاویہ نے عبد اللہ بن خالد کو کوفہ سے معزول کر کے ضحاک بن قیس فہری کو اس کی جگہ مقرر کیا۔

امیر حج اس سال بھی مروان بن حکم تھا۔

۵۶ھ کے واقعات

متفرق واقعات اس سال جنادہ بن ابی امیہ نے روم میں جاڑا بسر کیا۔ بعض نے عبد الرحمن بن مسعود کا نام لیا ہے۔ اور سمندر میں یزید بن شجرہ رہاوی نے اور خشکی میں عیاض بن حارث نے رومیوں سے جنگ کی۔

اور اس سال ولید بن عقبہ بن ابی سفیان نے امامت حج کی۔

اسی سال معاویہ نے رجب میں عمرہ کیا۔

مغیرہ بن شعبہ کا استعفیٰ و تقرری اس سال معاویہؓ نے یزید کو ولی عہد لیا اور لوگوں سے اس کے لئے بیعت لی اس کا سبب یہ ہوا کہ مغیرہ نے معاویہؓ کے پاس آ کر ضعیفی کی شکایت کی اور مستعفی ہونا چاہا معاویہ نے استعفیٰ منظور کر لیا اور سعید بن عاص کو اس خدمت پر مقرر کرنا چاہا یہ خبر ابن عنبس کاتب مغیرہ کو پہنچی یہ سعید بن عاص کے پاس پہنچا اس سے یہ حال بیان کر دیا اس وقت سعید کے پاس ربیع یا ربیعہ خزاعی بیٹھا ہوا تھا اس نے مغیرہ سے جا کر کہا کہ مغیرہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھتا ہوں کہ امیر المومنین تم سے آزردہ ہیں۔ میں نے تمہارے کاتب ابن خنیس کو سعید بن عاص کے پاس دیکھا اس سے یہ کہہ رہا تھا کہ امیر المومنین اب تم کو کوفہ کا امیر کرنے والے ہیں۔ مغیرہ نے کہا اسے تو یہ کہنا چاہیئے تھا کہ مغیرہ پھر بڑے استحکام کے ساتھ واپس آنے والا ہے ٹھہر و میں یزید کے پاس جاتا ہوں مغیرہ نے یزید کے پاس جا کر بیعت لینے کا ذکر کیا۔ یزید نے یہ ذکر اپنے باپ تک پہنچا دیا اس پر معاویہؓ نے پھر مغیرہ ہی کو امارت کوفہ پر واپس کیا اور حکم دیا کہ یزید کی بیعت کے لئے کچھ فکر کرے۔ مغیرہ کا وفد کوفہ میں ہوا تو ابن خنیس نے آکر کہا۔ واللہ میں نے کوئی خیانت و بے وفائی آپ کے ساتھ نہیں کی نہ آپ کی امارت کو میں برا سمجھتا ہوں بات اتنی ہے کہ سعید بن عاص کا مجھ پر احسان ہے انھوں نے میرے لئے زحمت اٹھائی ہے۔ میں نے ان کی شکر گزاری کر دی۔ مغیرہ نے فکر کی اور اسی باب میں ایک قاصد بھی معاویہ کے پاس روانہ کیا۔

امیر معاویہؓ کا یزید کی جانشینی کے متعلق مشورہ

معاویہ نے زیاد کو خط لکھ کر اس باب میں مشورہ اس سے کیا زیاد نے عبید بن کعب نمیری کو بلا کر کہا کہ مشورہ کے لئے کوئی نہ کوئی امین ضرور ہو جاتا ہے دو عادتیں ایسی ہیں جن نے لوگوں کو خراب کر رکھا ہے افشائے راز اور نا اہل کی خیر خواہی بس محرم راز اگر ہو سکتے ہیں تو دو شخص ہو سکتے ہیں ایک تو مرد دیندار جو آخرت کا امیدوار ہو دوسرے صنادار شریف النفس جسے اپنی عزت کے بچانے کی عقل ہو۔ میں نے یہ دونوں وصف تم میں دیکھے اور مجھے پسند آئے اس وقت میں نے تم کو ایک ایسی بات کہنے کے لئے بلایا ہے جس کا زبان قلم سے بھی آشنا ہونا میرے نزدیک درست نہیں ہے۔ امیر المومنین نے مجھے لکھا ہے کہ یزید کے لئے بیعت لینے کا انھوں نے ارادہ مصمم کر لیا ہے اور ان کو لوگوں کے بیزار ہونے کا خوف بھی ہے اور ان کے اتفاق کرنے کی آرزو بھی ہے اور اس باب میں مجھ سے مشورہ طلب کرتے ہیں لیکن اسلام کا تعلق اور ذمہ داری بہت بڑی چیز ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ یزید کی طبیعت میں کاہلی و سہل انگاری بہت ہے اس پر طرہ یہ کہ سیر و شکار کا گرویدہ ہے میں چاہتا ہوں کہ تم میری طرف سے امیر المومنین کے پاس جاؤ اور یزید کے حالات جو میں نے بیان کئے ہیں ان سے بیان کر دو اور یہ کہو کہ ابھی تامل کیجئے آپ جو چاہتے ہیں یہ بات ہو کر رہے گی۔ جلدی نہ کیجئے۔ جس تاخیر میں مطلب ہو وہ اس تعجل سے بہتر ہے جس میں مقصود کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو۔"

عبید نے کہا۔ کیا اس کے لئے علاوہ کوئی اور بات آپ کے خیال میں نہیں"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زیاد نے کہا۔ اور کیا بات ہو سکتی ہے۔

عبید بن کعب عمیری کی رائے

عبید نے کہا۔ معاویہؓ کی رائے پر اعتراض نہ کرنا چاہیئے ان کے بیٹے کی طرف سے ان کو نفرت دلانا مناسب نہیں ہے۔ میں معاویہ سے چھپ کر یزید سے ملاقات کروں گا اور تمہاری طرف سے کہوں گا اس سے کہ "امیر المومنین نے تمہاری بیعت کے باب میں مجھ سے مشورہ طلب کیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے بعض امور سے لوگ بیزار ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ تمہاری بیعت میں وہ مخالفت کریں گے میری رائے یہ ہے کہ جن باتوں سے لوگ بیزار ہیں تمہیں چاہیئے کہ وہ سب باتیں ترک کر دو۔ اس سے امیر المومنین کی بات بالا ہو ہو جائے گی اور تم جو چاہتے ہو وہ کام بھی آسانی سے ہو جائے گا اس طرح کرنے میں تم یزید کے بھی خیر خواہ ٹھہرو گے اور امیر المومنین کو بھی خوش رکھو گے اور ذمہ داری امت اسلام کا جو تمہیں خوف ہے اس سے بھی بچے رہو گے۔

یزید کی جانشینی کے متعلق زیاد کا جواب

زیاد نے کہا: تمہاری رائے تیر بہدف ہو گئی بس اب خیر و برکت کے ساتھ روانہ ہو جاؤ۔ اگر بہتری ہوئی تو کیا پوچھنا۔ جو چوک ہو گئی تو بھی یہ فعل بے لاگ ہو گا اور خدا نے چاہا تو خطا سے محفوظ رہے گا۔

عبید نے کہا: تم اپنی رائے سے یہ بات کہتے ہو خدا کو جو منظور ہے وہ غیب میں ہے"۔

عبید یزید کے پاس پہنچا اور اس سے گفتگو کی۔ اور زیاد نے معاویہ کو تامل کرنے کے لئے لکھا اور جلدی کرنے کو منع کیا۔ معاویہ نے اس بات کو مان لیا اور یزید نے اکثر افعال کو ترک کر دیا عبید جب زیاد کے پاس واپس آیا تو زیاد نے اسے جاگیر عطا کی۔

ولیعہدی کی بیعت کی کوشش

زیاد جب مر گیا تو معاویہ نے ایک تحریر نکالی اور لوگوں کے سامنے پڑھی اس میں یزید کے جانشین کرنے کا مضمون تھا اگر معاویہ کی موت واقع ہو تو یزید ولیعہد ہو گا۔ یہ سن کر پانچوں شخصوں کے سوا سب لوگ یزید کی بیعت پر تیار ہو گئے حسینؓ بن علیؓ و ابن عمرؓ و ابن زبیر و عبدالرحمن بن ابی بکر و ابن عباس نے بیعت نہیں کی۔

امیر معاویہؓ اور امام حسینؓ کی گفتگو

معاویہؓ نے مدینہ میں آ کر حسین ابن علیؓ کو بلا بھیجا اور کہا۔ اے فرزند برادر قریش میں سے پانچ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخصوں کے سوا جن کے سر گروہ تم ہو اور سب لوگ بیعت کرنے پر آمادہ ہیں۔ آخر مخالفت کرنے سے تمہارا کیا مطلب ہے؟

کہا۔ میں کیا ان کا سر گروہ ہوں۔

معاویہؓ نے کہا۔ ہاں تمہیں ان لوگوں کے سر گروہ ہو۔

کہا۔ ان لوگوں کو بلاؤ اگر وہ بیعت کر لیں گے تو میں بھی ان کے ساتھ ہوں ورنہ میرے بارے میں کسی امر کی تعجیل نہ کرنا۔

معاویہ نے کہا۔ کیا تم ایسا کر دگے؟

کہا ہاں۔

یہ سن کر معاویہؓ نے ان سے وعدہ لیا کہ کسی سے ان باتوں کا ذکر نہ کریں حسینؓ بن علیؓ نے پہلے انکار کیا آخر قبول کر لیا۔ اور باہر نکل آئے۔

ابن زبیرؓ کا جواب یہاں ابن زبیرؓ نے ایک شخص کو حسینؓ بن علیؓ کی تاک میں راہ میں بٹھا دیا تھا۔ اس نے پوچھنا شروع کیا کہ تمہارے بھائی ابن زبیر پوچھ رہے ہیں کہ کیا معاملہ ہے اور اصرار کرتا ہی رہا آخر کچھ مطلب پا گیا اب معاویہؓ نے ابن زبیرؓ کو بلا بھیجا۔

ان سے کہا پانچ شخصوں کے سوا جن کے تم سر گروہ ہو سب لوگ اس امر پر آمادہ ہیں آخر مطلب مخالفت کرنے سے تمہارا کیا ہے۔

ابن زبیرؓ نے کہا۔ کیا میں ان کا سر گروہ ہوں۔

کہا۔ ہاں تمہیں ان کے سر گروہ ہو۔

کہا ان سب کو بلاؤ وہ بیعت کر لیں گے تو میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ ورنہ میرے بارے میں کسی امر کی تعجیل نہ کرنا۔

کہا۔ کیا تم ایسا کر دگے۔

کہا ہاں۔

معاویہ نے ابن زبیر سے وعدہ لیا کہ کسی سے ان باتوں کا ذکر نہ کریں گے۔

کہا اے امیر المومنین ہم لوگ خدائے عزوجل کے حرم میں ہیں اور خدا سبحانہ تعالیٰ کے نام پر عہد کرنا امر عظیم ہے۔ ابن زبیر نے عہد سے انکار کیا اور باہر چلے گئے۔

ابن عمرؓ کی گوشہ نشینی اب معاویہؓ نے ابن عمرؓ کو بلا بھیجا اور ان کے ساتھ بہت نرمی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتیں کیں۔

کہا میں نہیں چاہتا کہ امت محمد کا پتے بعد اس طرح چھوڑ جاؤں۔ جیسے گلہ گوسپند جس کا چرواہا کوئی نہ ہو۔ اور قریش میں پانچ شخصوں کے سوا جن کے سرگروہ تم ہو سب لوگ اس امر پر آمادہ ہیں کہ خود مخالفت کرنے سے تمہارا کیا مطلب ہے؟

ابن عمر نے کہا۔ ایسی بات کیوں نہ کروں جس میں کچھ برائی بھی نہیں خونریزی بھی نہ ہو تمہارا کام بھی ہو جائے۔

معاویہؓ نے کہا۔ میں ایسا ہی چاہتا ہوں۔

کہا اپنی کرسی باہر نکالو میں یہ کہ تم سے اس بات پر بیعت کر لوں گا کہ تمہارے بعد جس بات پر قوم اتفاق کرے گی میں بھی اس اتفاق میں داخل ہو جاؤں گا۔ واللہ تمہارے بعد اگر کسی خلاف حبشی پر بھی قوم کا اجماع ہو جائے گا تو میں بھی اس اجماع میں داخل ہوں گا۔

کہا تم ایسا کرو گے۔

کہا۔ ہاں۔ ابن عمر یہ کہہ کر باہر نکل آئے گھر پہنچ کر دروازہ بند کر کے بیٹھ رہے۔ لوگ آیا کرتے تھے تو اجازت نہ ملتی تھی۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو قتل کی دھمکی

اب معاویہؓ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو بلا بھیجا۔ کہا اے پسر ابی بکر کس دل سے کس جگرے سے میری مخالفت تم کر رہے ہو؟

کہا میں سمجھتا ہوں میرے حق میں یہی بہتر ہے۔

کہا۔ میں ارادہ کر چکا ہوں کہ تم کو قتل کروں گا۔

کہا۔ تو ایسا کرے گا تو ساتھ ہی خدا تجھ پر دنیا میں لعنت بھی بھیجے گا اور آخرت میں تجھے دوزخ میں ڈال دے گا۔

اس روایت میں ابن عباس کا ذکر نہیں ہے۔

اس سال مدینہ کا عامل مروان بن حکم تھا۔ کوفہ پر ضحاک بن قیس۔ بصرہ پر عبیداللہ ابن زیاد۔ خراسان پر سعید بن عثمان۔

سعید بن عثمانؓ کا امیر معاویہؓ سے خطاب

سعید بن عثمانؓ نے معاویہؓ سے حکومت خراسان کو طلب کیا تو معاویہؓ نے کہا وہاں تو عبیداللہ بن زیاد ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعید نے کہا۔ سنو تم سے میرے باپ نے سلوک کیا اور تمہیں اس قدر بلند کیا کہ تم ان کے سلوک کے سبب سے اس حد تک پہنچ گئے جسے کوئی پا نہیں سکتا نہ کوئی برابری کر سکتا ہے تم نے ان کی جانفشانی کا کچھ عوض ان کے احسانوں کا کچھ خیال نہ کیا۔ اور مجھ پر اس کو یعنی یزید بن معاویہؓ کو مقدم کر دیا اور اس کے لیے لوگوں سے بیعت لی۔ واللہ میرا باپ اس کے باپ سے میری ماں اس کی ماں سے میں خود اس سے بہتر ہوں۔"

معاویہؓ نے کہا۔ تمہارے باپ کی جانفشانی کا عوض کرنا مجھ پر واجب ہے۔ یہ بھی تو اس کا عوض تھا کہ میں نے ان کے خون کا بدلہ لیا۔ یہاں تک کہ تمام امور سلجھ گئے۔ اور اپنے اس طرح آمادہ ہو جانے پر مجھے کچھ بھی پشیمانی نہیں ہوئی۔ اپنے باپ کو اس کے باپ سے جو تم نے افضل کہا تو واللہ تمہارے باپ مجھ سے بہتر اور رسول اللہ صلعم سے قریب تر ہیں۔ اپنی ماں کو اس کی ماں سے جو تم نے بہتر کہا تو اس کا بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ خدیجہ قریشیہ بہتر ہے زن کلبیہ سے۔ تم خود کو جو اس سے بہتر کہتے ہو۔ میں اس بات کو نہیں پسند کرتا کہ تم سا شخص اور یزید کے معاملہ میں خرابی ڈالے۔

امارت خراسان پر سعید بن عثمانؓ کا تقرر

یہ سن کر یزید نے کہا۔ امیر المومنین یہ تو آپ کا ابن عم ہے آپ سے بڑھ کر کون ان کے حال پر نظر التفات کر سکتا ہے۔ میرے بارہ میں یہ آپ سے خفا ہیں۔ ان کو راضی کر لیجئے۔" اس پر معاویہؓ نے سعید کو خراسان کے جنگ و جدال کا اور اسحاق بن طلحہ کو خراج کا حاکم مقرر کر دیا۔ اسحاق معاویہؓ کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ ان کی ماں اُم ابان عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی ہیں۔ جب رمی میں اسحاق پہنچے تو انتقال کیا اور سعید ہی خراج و جنگ خراسان کے حاکم مقرر ہوئے۔

سعید جب خراسان کی طرف روانہ ہوئے ہیں تو ان کے ساتھ یہ سب لوگ بھی تھے۔

اُوس بن ثعلبہ تمیمی صاحب قصر اُوس

طلحہ بن عبداللہ بن خلف خزاعی

مہلب بن ابی صُفرہ

ربیعہ بن عسل خاندان بنی عمرو بن یربوع سے

ابن عثمان اور اہل صغد کا مقابلہ

بطن خلج کے مقام میں اعرابیوں کا ایک گروہ قافلۂ خارج کی رہزنی کیا کرتا تھا۔ لوگوں نے سعید سے کہا کہ یہاں ایک گروہ ہے جو قافلۂ خارج کی رہزنی کیا کرتا ہے ان کے سبب سے راہ پر خطر ہو گئی ہے ان کو بھی اپنے ساتھ ہی لیتے جاؤ۔ سعید نے ان لوگوں کو اپنے ساتھ لے لیا یہ سب بنی تمیم میں سے تھے۔ انہیں لوگوں میں مالک بن زیب مازنی تھا۔ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ایسے ایسے جوان تھے جن کے باب میں چند شعر کسی شاعر نے کہے ہیں۔ سعید نے سمرقند تک نہر کو قطع کیا۔ یہاں اہل صغد مقابلہ کو نکلے۔ شام تک سب اپنے اپنے مقام پر جمے رہے پھر بغیر جنگ گئے واپس ہو گئے۔ اس پر مالک بن ریب نے سعید کی ہجو میں کچھ شعر کہے۔

"اہل صغد کے مقابلہ میں دن بھر تو بزدلی سے کھڑا ہوا کانپتا رہا۔ مجھے تو یہ خوف ہوا کہ کہیں تو بھی میسائی نہ ہو جائے۔"

اہل صغد کی شکست دوسرے دن سعید بن عثمانؓ نے صف آرائی کی اور قوم صغد نے سباذر طبقی کی سعید نے جنگ کی۔ دشمنوں کو شکست دی۔ ان کے شہر کو محصور کر لیا۔ آخر انہوں نے صلح کر لی۔ اور پچاس لڑکے امراء و عمائد شہر کے سعید کے پاس بطور یرغمال بھیج دیئے۔ سعید نے نہر کو عبور کر کے ترمذ میں مقام کیا۔ پھر بغیر اس کے کہ ان لوگوں کے ساتھ ایفائے عہد کریں۔ ان سب لڑکوں کو ساتھ لیے ہوئے مدینہ چلے آئے۔

سعید بن عثمانؓ کا خراسان سے فرار سعید بن عثمانؓ جب خراسان میں داخل ہوئے ہیں تو وہاں اسلم بن زرعہ کلابی عبیداللہ بن زیاد کی طرف سے حکومت کر رہا تھا۔ اب بھی اسلم اپنی جگہ سے نہ ہٹا۔ آخر عبیداللہ بن زیاد کی طرف سے دوسرا فرمان ولایت خراسان کا اسلم ہی کے نام پر آیا۔ سعید نے جب یہ دیکھا تو راتوں رات خراسان سے نکل گئے۔ سعید کی ایک کنیز حمل سے تھی اسی روانگی میں اس کے پیٹ سے پھر نکل پڑا۔ سعید کہا کرتے تھے اس لڑکے کے بدلے بنی حرب کے ایک شخص کو میں ضرور قتل کروں گا۔ معاویہؓ کے پاس جا کر اسلم کی شکایت انہوں نے پیش کی۔ اس پر تمام بنی قیس یکبارگی خفا ہو گئے۔ جہام بن قبیصہ نمری معاویہؓ کے سامنے آیا۔ معاویہؓ نے دیکھا اس کی دونوں آنکھیں مارے غصہ کے لال ہو رہی ہیں۔ کہا کہ اے جہام آنکھیں تمہاری سرخ ہو رہی ہیں۔ جہام نے جواب دیا کہ صفین میں تو اس سے زیادہ سرخ تھیں۔ معاویہؓ کو اس بات سے صدمہ ہوا۔ جب سعید نے یہ دیکھا تو اسلم کی شکایت سے باز آئے۔ غرض اسلم ہی دو برس تک ابن زیاد کی طرف سے خراسان کا حاکم رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۶

عبیداللہ بن زیاد

۵۷ھ کے واقعات

مروان بن حکم کی معزولی اس سال عبداللہ بن قیس نے سرزمین روم میں جاڑا بسر کیا۔ ذی قعدہ میں مروان حکومت مدینہ سے معزول ہوا۔ مورخین میں سے بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ معاویہؓ نے مروان کو معزول کر کے ولید بن عتبہ بن ابی سفیان کو مدینہ کا حاکم کیا۔ بعض کہتے ہیں اس سال بھی مدینہ مروان کی حکومت میں رہا۔ کوفہ کا حاکم ضحاک بن قیس اور بصرہ کا عبیداللہ بن زیاد تھا۔ سعید بن عثمانؓ بن عفان اس سال والی خراسان تھے۔

۵۸ھ کے واقعات

متفرق واقعات بعض مورخین کہتے ہیں کہ اس سال کے ذی قعدہ میں معاویہؓ نے مروان کو معزول کر کے ولید کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا۔ اس سال کوئی کہتا ہے کہ یزید بن شجرہ رہاوی میں کشتیوں میں قتل ہوئے کوئی بیان کرتا ہے کہ عمرو بن یزید جنہوں نے اس سال زمین روم میں جاڑا بسر کیا تھا وہیں قتل بھی ہوئے کسی کا قول ہے جنادہ بن ابی امیہ نے اس سال دریا میں رومیوں سے جنگ کی تھی۔

اس سال ولید بن عتبہ بن ابی سفیان امیر حاج تھا۔

خوارج کی رہائی اس سال معاویہؓ نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ ثقفی کو کوفہ کا حاکم کر کے ضحاک بن قیس کو وہاں کی حکومت سے معزول کیا۔ یہ عبدالرحمٰن معاویہؓ کی بہن ام الحکم کا بیٹا ہے۔ اس کے عہد میں اس سال یہ واقعہ گذرا کہ جن خوارج نے مستورد سے بیعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تھی ان میں سے جو لوگ مغیرہ بن شعبہ کے ہاتھ لگ گئے تھے انہیں مجلس میں ڈال دیا تھا اور مغیرہ کے مرنے کے بعد وہ قید خانہ سے نکل آئے تھے۔ اب ان لوگوں نے خروج کیا۔ حیان بن ظبیان سلمی نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور حمد و ثنائے باری تعالیٰ بجا لایا پھر کہا۔

خدائے عزوجل نے ہم سب پر جہاد واجب کیا ہے ہم میں سے کچھ اپنی جان نثار کر چکے اور کچھ منتظر ہیں۔ وہ نیک بندے تھے جو اپنے مرتبہ پر فائز ہو چکے۔ اب جو شخص ہم میں سے منتظر ہے۔ وہ بھی انہیں میں سے ہے جو اپنی جان نثار کر چکے اور نیکی میں سبقت لے گئے تو اب جو شخص تم میں خدا کا اور اس کے ثواب کا طالب ہو اسے چاہیئے کہ اپنے ساتھیوں اپنے بھائیوں کی راہ پر چلے خدا اسے ثواب دنیا اور بہترین ثواب آخرت عطا کرے گا۔ خدا نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔"

حیّان بن ظبیان خارجی کی بیعت

معاذ بن جوین طائی نے کہا۔ اے اہل اسلام اگر ظالموں کے مقابلہ میں جہاد کو ترک کرنے میں ان کے ظلم و جور پر طرح دینے میں کوئی بھی عذر ہمارے پاس عنداللہ ہوتا تو جہاد کرنے سے نہ کرنا بہت ہی آسان تھا۔ لیکن ہم خوب جانتے ہیں اور ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ کوئی عذر ہمارے پاس نہیں ہے۔ خدا نے ہمیں دل و دماغ و سماعت اس لیے عنایت کی ہے کہ ہم ظلم کو برا سمجھیں، جور کو نام رکھیں ظالموں سے جہاد کریں۔" یہ کہہ کر کہا اپنا ہاتھ لاؤ ہم سب تم سے بیعت کرتے ہیں" معاذ نے اس سے بیعت کی۔

پھر سب لوگوں نے حیّان بن ظبیان کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔ اور اس سے بیعت کی۔ یہ واقعہ عبدالرحمٰن بن ام الحکم کی امارت کا ہے۔ جس کا رئیس شرط زائدہ بن قدامہ ثقفی تھا۔ تھوڑے دنوں کے بعد یہ لوگ معاذ بن جوین کے گھر میں جمع ہوئے۔

حیان بن ظبیان نے کہا۔ بندگانِ خدا اپنی رائے مجھ سے بیان کرو کہ کس مقام سے خروج کرنے کا مشورہ تم مجھے دیتے ہو؟

معاذ کی رائے

معاذ نے کہا۔ میری رائے یہ ہے کہ ہم سب لوگوں کو یہاں سے مقام حلوان میں لے چلئے۔ وہیں ہم اتر پڑیں۔ یہ قریہ میدان اور پہاڑ کوفہ اور رے کے درمیان واقع ہے۔ کوفہ اور رے اور پہاڑوں اور اضلاع میں جو لوگ ہماری رائے سے اتفاق رکھتے ہیں وہ سب ہم سے آملیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خروج کے متعلق حیّان کا مشورہ

حیّان بن ظبیان نے کہا۔ جب تک لوگ جمع ہوں دشمن آپڑے گا۔ میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ اتنی مہلت تمہیں نہ دیں گے کہ تمہارے پاس لوگ جمع ہوں۔ ہاں میری رائے یہ ہے کہ تم سب کوفہ و سنجر یا زدارہ وجیرہ کے اطراف میں نکل جاؤں۔ پھر ہم سب مل کر ان لوگوں سے یہاں تک قتال کریں کہ اپنے پروردگار سے جا ملیں۔

وجہ یہ ہے کہ بخدا مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ جو سو سے بھی کم ہو دشمن کو نہ شکست دے سکتے ہو نہ کوئی ضرر شدید پہنچا سکتے ہو۔ ہاں خدا دیکھ لے گا کہ اس کے دشمن اور اپنے دشمن سے جہاد کرنے میں تم نے اپنی جانیں مصیبت میں ڈالیں تو یہ تمہارا ایک عذر ہو جائے گا اور تم گناہ سے بری ہو جاؤ گے۔

سب نے کہا۔ جو تمہاری رائے وہی ہماری بھی رائے ہے۔

عمر لیس بن عمرو شیبانی کا اختلاف

عمر لیس بن عمرو شیبانی نے کہا میری تو یہ رائے نہیں ہے جو تم لوگوں کی ہے۔ اپنی رائے پر خوب غور کر لو۔ جنگ و جدال میں جو تجربہ و معرفت مجھ کو حاصل ہے تم اس سے ناواقف نہیں ہو۔"

سب نے کہا۔ ہاں جیسا تم نے بیان کیا تم ویسے ہی ہو اچھا تمہاری کیا رائے ہے؟"

کہا۔ میری رائے یہ نہیں ہے کہ شہر میں تم خروج کرو۔ بہت لوگوں میں تم تھوڑے سے آدمی ہو۔ بخدا اس سے زیادہ تم کچھ نہیں کر سکتے کہ خود کو دشمنوں کے حوالے کر دو اور ان کے ہاتھ سے قتل ہو کر ان کا دل خوش کر دو۔ یہ تو کوئی طریقہ لڑائی کا نہیں ہے۔ جب ہم نے یہ قصد کیا ہے کہ اپنی قوم پر خروج کریں تو ایسی چال دشمنوں کے ساتھ کرو جس سے ان کو ضرر پہنچے۔

پوچھا۔ پھر کیا رائے ہے۔

کہا۔ اس قریہ کی طرف نکل چلو جہاں اترنے کا مشورہ معاذ نے دیا ہے۔ یعنی سلوان یا عین التمر میں ہم سب کو لے چلو۔ وہیں ہم لوگ مقیم ہو جائیں۔ یہ خبر جب ہمارے مسلمان بھائی سنیں گے تو اطراف و اکناف سے ہمارے پاس آجائیں گے۔

حیّان بن ظبیان کا مشورہ

حیّان بن ظبیان نے کہا۔ ان دونوں مقاموں سے کسی مقام میں تم ہم سب کو اور تمام اپنے رفقا کو لے کر چلو تو واللہ وہاں اطمینان سے دم لینا بھی نصیب نہ ہوگا کہ شہر کے شہسوار جوق در جوق ہمارے تعاقب میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچیں گے پھر تم کیونکر اپنا حرملہ نکالو گے۔

واللہ تم لوگ شمار میں اتنے نہیں کہ دنیا میں ظالموں بدکاروں پر فتح پانے کی امید کر سکو۔ پس اس شہر کی کسی جہت میں نکل کھڑے ہو اور جو لوگ طاعت الٰہی کی مخالفت کر رہے ہیں۔ بحکم خدا ان سے لڑو۔ اب انتظار و تاخیر نہ کرو۔ تم دوڑتے ہوئے دشت میں چلے جاؤ گے اور اس فتنہ و بلا سے اپنا دامن چھڑا لو گے۔

خوارج کا اجتماع

سب نے کہا جب ہمیں سوا اس کے کوئی چارہ نہیں ہے تو پھر ہم تمہارے خلاف کوئی بات ہرگز نہ کریں گے۔ اب جدھر جی چاہے ہم کو لے چلو۔

کچھ دنوں اور تاس کرنے کے بعد ربیع الآخر کی پہلی تاریخ پسر لہم الحکم کے عہد ولایت کے آخری سال میں یہ سب لوگ حیان بن ظبیان کے پاس جمع ہو گئے۔

حیان بن ظبیان نے کہا! بھائیو حق تعالیٰ نے امر خیر کے لیے اور امر منیر پر تم کو جمع کر دیا ہے۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ جب سے شرف اسلام مجھ کو حاصل ہوا ہے دنیا کی کسی چیز سے میں اس قدر خوش نہیں ہوا۔ جتنا ان ظالموں بدکاروں پر اس خروج کرنے سے خوش ہوا۔

واللہ اگر دنیا و مافیہا مجھے ملتی ہو اور اس خروج میں شہادت سے محروم رہوں تو مجھے منظور نہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ یہاں سے نکل کر دار جریر کے پہلو میں اتر پڑیں۔ جب لوگ سے لڑنے آئیں تو لڑ لو۔

عتریس نے کہا۔ اگر اس طرح ناف شہر میں ہم قتال کریں گے تو مرد تو تلواروں سے اور عورتیں اور بچے اور چھوکریاں کوٹھوں پر چڑھ کر پتھروں سے ہم کو مار دیں گی۔

یہ سن کر انہیں میں سے ایک شخص بولا۔ پھر تو ہمیں پشت شہر کے قلعہ کی طرف لے چلو۔ یہ وہ مقام ہے جہاں اب موضع زرارہ واقع ہے۔ اس زمانہ میں چند ڈیروں کے سوا کچھ نہ تھا۔

معاذ بن جوین نے کہا۔ نہیں۔ ہم لوگوں کو بالقیا میں جا کر اترنا چاہیئے۔ فوراً دشمن تم سے لڑنے کو آپڑے گا۔ اور اس صورت میں ہم ان لوگوں کی طرف سے تو رجوع کریں گے اور گھروں کو اپنی پشت پر رکھیں گے۔ بس ان سے ایک ہی رخ سے قتال کریں گے۔

غرض سب کے سب چل کھڑے ہوئے مقابلہ کے لیے لشکر پہنچا۔ سب کے سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل ہو گئے۔

ام الحکم اور ابن حدیج میں تلخ کلامی

پسر ام الحکم نے ایسی ایسی بداطواری کی کہ اہل کوفہ نے اسے نکال دیا۔ وہ اپنے ماموں معاویہؓ کے پاس پہنچا۔ معاویہؓ نے کہا۔ میں اس سے بہتر ولایت مصر کا تجھ کو حاکم کر دوں گا۔ اب یہ مصر کی طرف روانہ ہوا۔ اور ابن حدیج سکونی یہ خبر سنتے ہی مصر سے نکلا۔ دو منزلیں طے کی تھیں کہ یہ راہ میں مل گیا ابن حدیج نے کہا۔ جا اپنے ماموں کے پاس یہیں سے واپس چلا جا۔ ہمارے کوفی بھائیوں کے ساتھ جو بد سلوکی تو نے کی ہمارے ساتھ نہیں کر سکتا۔ یہ وہیں سے واپس ہوا۔

اور ابن حدیج بھی معاویہؓ سے ملنے کو آیا۔ یہ جب آتا تھا تو رستہ آراستہ ہوتا تھا۔ یعنی اس کے لیے قبے نصب کئے جاتے تھے۔ معاویہ رضؓ کے پاس پہنچا تو ام الحکم بھی وہاں بیٹھی ہوئی تھی۔ پوچھنے لگی امیر المومنین یہ کون ہیں۔ معاویہ رضؓ نے کہا آہا ابن حدیج کہنے لگی خدا ان کا قدم نہ لائے۔ بس دور کے ڈھول سہانے۔ ابن حدیج نے کہا ام الحکم ذرا سنبلی ہوئی۔ واللہ تو نے شوہر ایسا کیا جو شریف نہیں۔ بیٹا ایسا جنا جو نجیب نہیں تو چاہتی ہے کہ یہ لچا ہم لوگوں پر حکومت کرے اور ہمارے کوفی بھائیوں کے ساتھ جو سلوک اس نے کیا وہی ہمارے ساتھ بھی کرے۔ خدا وہ دن نہ دکھائے۔ اگر ہم سے ایسا کرتا تو ہم بھی ایسا ڈھول جڑ کے سر پر جانا۔ یہ حضرت جو بیٹھے ہوئے ہیں۔ برا مانتے تو مانتے۔ اب معاویہ رضؓ نے مڑ کر ہم سے کہا کہ بس کرو۔

عروہ بن اُدیہ کی ابن زیاد سے سخت کلامی

اس سال عبید اللہ بن زیاد نے خوارج پر بہت شدت کی۔ ایک انبوہ کثیر کو گرفتار کر کے قتل کیا۔ ایک جماعت کو جنگ میں قتل کیا۔ سبب اس کا یہ ہوا کہ ابن زیاد اپنی گھڑ دوڑ میں آیا گھوڑوں کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک خلقت جمع تھی۔ ان میں سے ابو بلال کا بھائی عروہ بن اُدیہ ابن زیاد کے پاس آ کر کہنے لگا۔ ہم سے پہلی جو قومیں گذریں ان میں پانچ خصلتیں تھیں کہ اب وہ ہم میں آ گئیں۔

یعنی کیا ہر زمین پر تم کھیل کھیل کر اپنی ایک نشانی چھوڑ دو گے۔ اور قلعے بنا رہے ہو شاید ہمیشہ تم جیا کرو گے اور جب حملہ کرو گے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہادوں کا سا حملہ کرو گے۔ وہ باتیں اور تھیں یہ اور ہیں۔ یہ سن کر ابن زیاد کو یہ شبہ ہوا کہ اس کے ساتھ کوئی جماعت اس کے اصحاب کی مزور ہے ورنہ میرے ساتھ ایسی گستاخی نہ کرتا۔ گھڑ دوڑ کو چھوڑ کر ابن زیاد اٹھ کھڑا ہوا۔ اور سوار ہو گیا۔

عروہ بن اُدیہ کا قتل عروہ سے لوگوں نے کہا تم نے یہ کیا حرکت کی وہ مزور تمہیں قتل کرے گا۔ یہ روپوش ہو گیا۔ اور ابن زیاد اس کی تلاش میں تھا۔ کوفہ میں جو یہ آیا تو پکڑ لیا گیا۔ ابن زیاد کے سامنے لایا گیا۔ اس نے حکم دیا اور اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹ ڈالے گئے۔ اس کے بعد ابن زیاد نے اسے بلا کر پوچھا کہو کیسا مزاج ہے۔ عروہ نے کہا تو نے میری دنیا کو خراب کیا۔ اور اپنی آخرت کو۔ اس بات پر اسے قتل کیا۔ پھر کسی کو اس کی بیٹی کے پاس بھیجا اور اسے بھی قتل کیا۔

ابو بلال مرداس بن اُدیہ اس کا بھائی ابو بلال مرداس بن اُدیہ اس سے پیشتر خوارج کے ساتھ ابن زیاد کی قید میں تھا۔ زندان کا نگران اس کی عبادت و ریاضت کو دیکھ کر اسے رات کو اجازت دے دیتا تھا کہ وہ چلا جاتا تھا پھر صبح ہوتے زندان میں آ جایا کرتا تھا۔ مرداس کے دوستوں میں ایک شخص ابن زیاد کی صحبت میں رہتا تھا۔ ایک دفعہ شب کو ابن زیاد نے خوارج کا ذکر کیا اور یہ ارادہ کر لیا کہ صبح کو انہیں قتل کرے گا۔ یہ شخص مرداس کے گھر پر گئے۔ ان لوگوں سے یہ خبر بیان کی۔ اور کہا مرداس سے زندان میں کہلا بھیجو کہ کسی کو وہی کرے۔ وہ قتل کئے جائیں گے۔ مرداس نے بھی یہ بات سن لی۔ زندان کے نگران کو بھی خبر ہو گئی۔ اسے اس تشویش رات گذری کہ مبادا مرداس کو یہ خبر ہو جائے اور وہ صبح کو زندان میں نہ آئے۔

ابو بلال مرداس کا پابندی عہد جب مرداس کے واپس آنے کا وقت آیا تو دیکھا کہ وہ آ پہنچے۔ زندان کے نگران نے پوچھا کہ امیر نے جو قصد کیا ہے تمہیں معلوم ہے۔ انہوں نے کہا ہاں معلوم ہے۔ اس نے کہا پھر بھی تم چلے آئے کہا ہاں چلا آیا۔ تمہارے احسان کا عوض یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ میرے سبب سے تم کو سزا ملے۔ صبح ہوتے ہی ابن زیاد نے خوارج کو قتل کرنا شروع کیا۔ مرداس کو پکارا یہ حاضر ہوئے۔ صاحب زندان ابن زیاد کا مربی تھا دوڑا اور اس کے قدم پکڑ لیے۔ اور یہ کہا کہ اس شخص کو مجھے بخش دو۔ اور سارا قصہ اس کا بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ ابن زیاد نے مرداس کو اسے بخش دیا۔ اور رہا کر دیا۔

مرداس کا خروج اب اس زمانہ میں مرداس نے چالیس آدمیوں کو ساتھ لئے ہوئے اہواز میں جا کر خروج کیا۔ ابن زیاد نے ان کے مقابلہ میں ایک ابن محصن تمیمی کی سرکردگی میں روانہ کیا کیا۔ خوارج نے اس کے ساتھیوں کو قتل کر کے اسے شکست دی۔ قبیلہ تیم اللہ ثعلبہ کے ایک شخص نے اس واقعہ پر یہ تین شعر کہے۔ مضمون یہ ہے۔

دو ہزار شخص جو تمہارے زعم میں دیندار تھے۔ تعجب ہے ان کو مقام آسک میں چالیس آدمی قتل کر کے رکھ دیں۔

تمہیں باطل پر ہو تمہارا زعم غلط ہے یہ خوارج ہی دیندار ہیں۔

تم خوب جانتے ہو یہی وہ جماعت قلیل ہے کہ جماعت کثیر کے مقابل میں ان کی نصرت کی گئی۔

تیسرا شعر (جس میں آیہ کریمہ کم من فئۃ کی طرف اشارہ ہے) بعض روایات میں نہیں ہے۔

اس سال عمیرہ بن یثربی قاضی بصرہ فوت ہو گیا اس کی جگہ ہشام بن ہبیرہ مقرر ہوا۔

امیر حج ولید بن عتبہ اس سال حاکم کوفہ عبدالرحمٰن بن ام الحکم یا ضحاک بن قیس فہری تھا۔ اور بصرہ میں عبیداللہ بن زیاد کوفہ کے قاضی شریح تھے۔ اور امیر حاج ولید بن عتبہ۔

۵۹ھ کے واقعات

عمرو بن مرہ جہنی نے سرحد روم کے میدان میں اس سال جاڑے بسر کئے۔ دریا میں جہاد اس سال نہیں ہوا۔ بعض مورخین کہتے ہیں دریا میں جہاد بن ابی امیہ نے جہاد کیا۔

عبدالرحمٰن بن ام الحکم کے کوفہ سے معزول ہونے کا سبب اس سے پیشتر بیان ہوا ہے اس سال وہ معزول ہوا اس کی جگہ نعمان بن بشیر انصاری مقرر ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن زیاد کا امارت خراسان پر تقرر اسی سال عبدالرحمٰن بن زیاد بن سمیہ کو معاویہؓ نے خراسان کا حاکم مقرر کیا۔ سبب یہ ہوا کہ عبدالرحمٰن معاویہؓ کے پاس امیدوار ہو کر آیا۔ اور کہا اے امیر المومنین کیا ہارا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ حق نہیں ہے۔ معاویہؓ نے کہا عزوہ ہے۔ کہا پھر کیا خدمت آپ مجھے دیتے ہیں۔ معاویہؓ نے کہا کوفہ میں تو نعمان ہے۔ ایک لائق شخص جو بنی صلحم کے اصحاب میں سے ہے۔

عبید اللہ بن زیاد بصرہ اور خراسان کا حاکم ہے۔ عباد بن زیاد سجستان میں ہے۔ کوئی خدمت ایسی جو تمہارے لائق ہو معلوم نہیں ہوتی۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ تمہارے بھائی عبید اللہ کے ساتھ تم کو شریک کر دوں۔

کہا پھر انہیں کے ساتھ مجھے شریک کر دیجئے ان کے پاس ملک وسیع ہے اس میں شرکت کی گنجائش بھی ہے۔ غرض معاویہؓ نے اسے والیِ خراسان کر دیا۔ اس نے قیس بن ہیثم سُلمی کو روانہ کیا اس نے جا کر اسلم بن زرعہ کو گرفتار کر کے قید کر لیا۔

عبدالرحمٰن بن زیاد کی معزولی

جب عبدالرحمٰن خود گیا تو اسلم سے تین لاکھ درم کا مطالبہ کیا۔ امام حسینؓ کے قتل ہو جانے کے بعد عبدالرحمٰن بن زیاد یزید بن معاویہؓ کے پاس آیا تو خراسان پر قیس بن ہیثم کو اپنا جانشین کر کے آیا۔ یزید نے پوچھا کتنا مال خراسان سے اپنے ساتھ لائے ہو۔ کہا دو کروڑ درہم۔ یزید نے کہا تمہاری خوشی ہو تو حساب فہمی تم سے کر کے یہ مال لے لیا جائے اور پھر تم کو تمہاری امارت پر واپس کر دیا جائے۔ یا تمہاری خوشی ہو تو یہ مال تم کو دے کر تمہیں معزول کر دوں اور عبداللہ بن جعفر کو پانچ لاکھ درم بھی تم دو۔ عبدالرحمٰن نے کہا۔ آپ جو مجھے دینے کو کہتے ہیں دے دیجئے خراسان پر کسی اور کو حاکم کر دیجئے۔ عبداللہ بن جعفر کو اس نے دس لاکھ درم بھیج دیئے کہ پانچ لاکھ امیرالمومنین کی طرف سے ہیں اور پانچ لاکھ میری طرف سے۔

شرفائے عراق کا وفد

اسی سال عبید اللہ بن زیاد شرفائے عراق کو ساتھ لیے ہوئے معاویہؓ کے پاس حاضر ہوا۔ معاویہؓ نے کہا۔ اپنے ان ساتھیوں کو ان کے مرتبہ و منزلت کی ترتیب سے حاضر ہونے کا اذن دے۔ اس نے سب لوگوں کو بلایا اور سب کے آخر میں احنف داخل ہوا۔ عبید اللہ کی نزدیک احنف کی کچھ منزلت نہ تھی۔ معاویہؓ نے احنف کو دیکھتے ہی خیر مقدم کیا۔ اور اپنے تخت پر اپنے پاس اسے بٹھا دیا۔ اب لوگوں نے عرض معروض کرنا شروع کیا۔ عبید اللہ کی مدح و ثنا سب نے کی۔ احنف خاموش رہا۔ معاویہؓ نے کہا ابا بحر تم کیوں نہیں کچھ بولتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احنف نے کہا۔ میں کچھ کہوں گا تو سب کے خلاف کہوں گا۔ یہ سنتے ہی معاویہ رضؓ نے کہا۔ عبیداللہ کو میں نے معزول کیا۔ برخاست کرو اپنی مرضی کا حاکم کوئی ڈھونڈو۔ معاویہ رضؓ کے اس کہنے پر کوئی شخص ایسا نہ تھا جو بنی امیہ یا اشراف اہل شام میں سے کسی امیر کے پاس نہ گیا ہو۔ سب لوگ جستجو میں مصروف تھے اور احنف اپنی جگہ پر بیٹھا رہا۔ کسی کے پاس وہ نہیں گیا۔

احنف بن قیس کا امیر معاویہؓ کو مشورہ

کچھ دن یونہی گذر گئے پھر معاویہ رضؓ ہی نے سب کو بلا بھیجا سب جمع ہو کر معاویہ رضؓ کے سامنے آئے تو پوچھا تم لوگوں نے کسے انتخاب کیا۔ ان لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ ان میں سے ہر ایک فریق نے ایک ایک شخص کا نام لے دیا۔ اور احنف خاموش رہا۔ معاویہ رضؓ نے کہا اے ابا بحر تم کیوں نہیں کچھ بولتے۔ احنف نے کہا اپنے خاندان والوں میں سے اگر کسی کو ہمارا امیر بنانا چاہو تو ہم عبیداللہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے۔ اگر کسی غیر شخص کو حکومت دینا چاہو تو اسے اچھی طرح سمجھ لو۔ یہ سن کر معاویہؓ نے کہا۔ لو میں پھر اسی کو تمہارا امیر مقرر کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر احنف کے باب میں عبادت کا زمانہ آیا تو احنف کے سوا عبیداللہ کا کوئی دوست نہ نکلا۔

یزید بن مفرغ حمیری

اس سال یزید نے مفرغ حمیری نے عباد بن زیاد کی ہجو کی اور اس پر یزید کو کیا کیا امور پیش آئے۔ سبب یہ ہوا کہ یزید بھی عباد بن زیاد کے سجستان میں تھا۔ عباد جنگ ترک میں یزید کی طرف سے غافل رہا۔ یزید کو یہ امر شاق گذرا۔ اس زمانہ میں عباد کے لشکر میں جانوروں کے لیے چارے کی بہت تنگی تھی اس پر ابن مفرغ نے ایک شعر کہا۔ مضمون یہ تھا۔

کاش یہ ڈاڑھیاں گھانس بن جاتیں کہ مسلمانوں کے گھوڑوں کے آگے ہم ڈال دیتے۔

عباد بن زیاد کی ہجو

عباد بن زیاد کی ڈاڑھی بڑی سی تھی۔ یہ شعر اسے سنا دیا گیا اور اس کے ساتھ یہ بھی کسی نے کہہ دیا کہ بس تمہارے ہی اوپر یہ شعر اس نے کہا ہے۔ عباد نے یزید کو گرفتار کرنا چاہا۔ یہ بھاگ کر نکل گیا اور عباد کی ہجو میں بہت سے قصیدے کہے۔ یزید تو یہاں سے بصرہ کی طرف چلا اور عبیداللہ بصرہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفارت لے کر معاویہؓ کے پاس جا رہا تھا۔ عباد نے اس کی ہجو کے بعض اشعار عبیداللہ کو لکھ کر بھیج دیئے۔ عبیداللہ نے وہ شعر پڑھے۔ جب معاویہؓ کے سامنے کیا تو سب پڑھ کر سنائے اور ابن مفرغ کو قتل کرنے کی اجازت چاہی۔

معاویہؓ نے قتل کرنے کو منع کیا۔ یہ کہا اسے تعزیر دو۔ مگر قتل کی حد تک نہ پہنچے۔ ادھر ابن مفرغ بصرہ میں داخل ہوا اور احنف بن قیس کی پناہ میں رہنے کی اس نے خواہش کی۔ احنف نے کہا پسر سمیہ کے خلاف میں تجھے پناہ تو نہیں دے سکتا۔ ہاں اگر تو کہے تو شعرائے بنی تمیم کے تاڑنے سے تجھے بچا لوں۔ اس نے کہا ان لوگوں کے تاڑنے کی مجھے پروا نہیں ہے۔

اب یہ خالد بن عبداللہ کے پاس آیا اس نے دھمکا دیا۔ اُمیّہ کے پاس آیا اس نے دھمکا دیا۔ عمر بن عمر کے پاس آیا اس نے دھمکا دیا۔

منذر بن جارود کی ابن مفرغ کو امان

آخر میں منذر بن جارود کے پاس آیا اس نے پناہ دی اپنے گھر میں اسے رکھ لیا۔ منذر کی بیٹی بحریہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس تھی۔ جب عبیداللہ بصرہ میں آیا تو اسے خبر ہو گئی کہ ابن مفرغ منذر کے یہاں ہے۔ ادھر منذر عبیداللہ کے پاس سلام کے لیے آیا۔ اسی موقع پر عبیداللہ نے منذر کے گھر پر شرط کے سپاہیوں کو بھیج دیا۔ ان لوگوں نے جاتے ہی ابن مفرغ کو گرفتار کر لیا۔ منذر عبیداللہ کے پاس بیٹھا تھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ابن مفرغ اس کے سر پر کھڑا ہے۔ دیکھتے ہی منذر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہا اے امیر میں نے اسے پناہ دی ہے۔ عبیداللہ نے کہا تمہاری اور تمہارے باپ کی تو یہ مدح کرے گا اور میری اور میرے باپ کی ہجو کرتا ہے پھر بھی میرے خلاف تم اسے پناہ دیتے ہو۔ عبید کے حکم سے اسے دولائے مسہل پلا دی گئی۔ پالان خر پر سوار کیا۔ اور تشہیر کرنے لگے۔ اسے اپنے کپڑوں ہی میں دست آتے جاتے تھے اور لوگ بازاروں میں پھرا رہے تھے۔ یہ ماجرا دیکھ کر ایک فارسی نے پوچھا "ایں چیست" ابن مفرغ سمجھ گیا جواب دیا۔

"آب ست و نبید ست و خضارات زبیب است و سمیہ رو سپی است"

پھر منذر کی ہجو میں کچھ شعر پڑھے اور عبیداللہ سے خطاب کر کے یہ شعر پڑھا (مفہوم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تو نے جس نجاست میں مجھے لتھیڑ دیا ہے پانی سے چھوٹ جائے گی۔ میں نے جو ہجو تیری کی ہے۔ ہڈیاں تیری چورا ہو جائیں گی اور وہ باقی رہے گی"

امیر معاویہ اور ابن مفرغ

عبید اللہ نے ابن مفرغ کو عباد کے پاس اب سجستان میں تھے بھیج دیا۔ یہ سن کر شام میں جو اہل یمن تھے انہوں نے معاویہؓ سے اس باب میں گفتگو کی۔ معاویہؓ نے ایک قاصد عباد کے پاس روانہ کیا۔ عباد نے ابن مفرغ کو معاویہؓ کے پاس روانہ کر دیا۔ جب یہ راہ میں تھا تو اس نے معاویہؓ کی مدح میں اشعار کہے۔ (مضمون)

اے بقلہ۔ عباد کی حکومت اب تجھ پر نہیں رہی تجھے نجات ملی جس کی سواری میں تجھے تھا اب آزاد ہے۔

اپنی جان کی قسم ہے کہ گہری قبر سے تجھ کو اس امام نے جو خلق کے لیے جبل المتین ہے چھڑا لیا۔

مجھ پر احسان کیا ہے میں شکر اس کا ادا کروں گا اور شکر کا ادا کرنا بس میرا ہی کام ہے۔

معاویہ رضہ کے سامنے آتے ہی رونے لگا اور کہا بلا قصور و خطا جو بیداد مجھ پر گذری ہے وہ کسی مسلمان پر نہ ہوئی ہو گی"

معاویہ رضہ نے پوچھا تم نے یہ قصیدہ کہا نہیں کہا کہ

معاویہؓ پسر حرب کو ایک مرد یمانی کی طرف سے یہ پیغام پہنچا دو"

کہا یہ قسم ہے اس خدا کی جس نے امیر المومنین کے حق کو عظیم و جلیل کیا ہے میں نے یہ نہیں کہا"

معاویہ رضہ نے پوچھا کیا یہ بھی تم نے نہیں کہا کہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ تیری ماں چادر کو اتار کر ابو سفیان کے پاس مباشرت کے لیے نہیں گئی۔

اور بھی بہت سے شعر ہیں جن میں ابن زیاد کی تو نے ہجو کی ہے۔ جا میں نے تیرا قصور معاف کیا۔ اگر تو ہمیں سے مل کے رہتا تو جو کچھ گذرا یہ کچھ بھی نہ ہوتا۔ جاؤ جہاں جی میں آئے وہاں رہو۔

پھر یہ موصل میں رہا پھر بصرہ میں آیا عبید اللہ کے پاس گیا اس نے امان دی۔

عبدالرحمٰن بن حکم اور عبید اللہ بن زیاد میں مصالحت

ایک روایت یہ ہے کہ معاویہؓ نے جب یہ پوچھا کہ تم نے یہ قصیدہ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہا کہ معاویہ رضؓ پسر حرب کو ایک مرد یمانی کی طرف سے یہ پیغام پہنچا دو تو ابن مفرغ نے قسم کھا کر کہا کہ یہ میں نے نہیں کہا ہے۔ یہ تو مروان کے بھائی عبدالرحمٰن بن حکم نے کہا ہے اور اسی نے زیاد کی ہجو کا ذریعہ مجھے بنایا۔ اس سے پیشتر زیاد سے وہ بخیدہ بھی تھا۔

یہ سن کر معاویہ رضؓ کو عبدالرحمٰن پر غیظ آگیا اس کا وظیفہ بند کر دیا اور اسے سخت تکلیف پہنچی۔ معاویہ رضؓ سے لوگوں نے کہا سنا۔ کہا کہ میں اس سے خوش نہیں ہوں گا جب تک کہ عبیداللہ کو بھی خوش نہ کرے۔ عبدالرحمٰن عراق میں عبیداللہ کے خوش کرنے کو گیا اور اس کی مدح میں یہ شعر کہے (مضمون)

تیری ذات سے خاندان حرب میں زیادتی ہوگئی میں تجھ کو اپنا قوت بازو سمجھتا ہوں۔

میں تو یہ جانتا ہوں کہ تو میرا برادر ہے میرا ابن عم ہے بلکہ میرے بزرگوں میں ہے یہ نہیں معلوم تو مجھے کیا سمجھتا ہے؟

عبیداللہ نے اس کے جواب میں کہا۔ میں تو تجھے براشاعر سمجھتا ہوں" پھر اس سے راضی ہوگیا۔

ابن مفرغ کی روانگی اہواز

ابن مفرغ جب موصل میں تھا تو اس نے ایک عورت سے عقد بھی کیا تھا شب زفاف کی صبح کو شکار پر چلا گیا۔ دیکھا کہ ایک گندمی خچا یا عطار گدھے پر سوار چلا آتا ہے۔ ابن مفرغ نے پوچھا کہاں سے آرہا ہے۔ اس نے کہا اہواز سے۔ پوچھا کہ موضع مسرقان کی جھیل کا کیا حال ہے۔ کہا اسی طرح ہے۔ یہ سن کر ابن مفرغ بصرہ کی طرف چل کھڑا ہوا۔ اپنی عورت تک کو خبر نہ کی۔

ابن مفرغ کو ابن زیاد کی امان

عبیداللہ کے پاس بصرہ میں پہنچا اس نے امان دی۔ کچھ دنوں اسی کے پاس ٹھہرا۔ اس سے کرمان میں جانے کی اجازت مانگی۔ عبیداللہ نے اسے اجازت بھی دی اور اپنے عامل کے نام پر جو کرمان میں تھا ایک خط بھی لکھ دیا کہ اس کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے اور اکرام کرے۔ خط لے کر یہ کرمان کی طرف روانہ ہوگیا۔ اس زمانہ میں شریک بن اعور حارثی عبیداللہ کی طرف سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرمان کا حاکم تھا۔

امیر حج عثمانؓ بن محمد اس سال عثمانؓ محمد بن ابی سفیان امیر حاج تھا اور والی مدینہ ولید بن عتبہ بن ابی سفیان۔ کوفہ میں نعمان بن بشیر تھے اور خدمت قضا پر شریح۔ بصرہ میں عبید اللہ بن زیاد اور قاضی وہاں کا ہشام بن ہبیرہ تھا۔ خراسان پر عبدالرحمٰن بن زیاد سجستان پر، عباد بن زیاد کرمان پر، عبید اللہ بن زیاد کی طرف سے شریک بن اعور تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

باب

وفات امیر معاویہؓ

سنہ ۶۰ھ کے واقعات اس سال مالک بن عبداللہ نے سوریہ میں جہاد کیا اور جنادہ بن ابی امیہ نے رودس میں داخل ہو کر وہاں کے شہر کو منہدم کر دیا۔

اسی سال عبیداللہ چند سفیروں کو لیے ہوئے معاویہ رضؓ کے پاس آیا اور معاویہؓ نے ان لوگوں سے اپنے بیٹے یزید کے لیے بیعت لی۔

امیر معاویہؓ کی یزید کو وصیت اسی سال معاویہؓ کو مرض موت لاحق ہوا یزید کو بلا بھیجا اور کہا بیٹا میں نے تجھے زحمت و مشقت سفر سے بچا لیا تیرے لیے ہر امر کو سہل کر دیا تیرے لیے دشمنوں کو میں نے رام کر دیا تیرے لیے عرب کی گردنوں کو میں نے جھکا دیا۔ تیرے لیے میں نے جو کچھ جمع کیا ہے وہ کسی نے نہ کیا ہوگا۔ مجھے اس بات کا اندیشہ نہیں ہے کہ امر خلافت جو تیرے لیے متمم ہو چکا ہے قریش میں سے چار شخصوں کے سوا کوئی تجھ سے اس باب میں نزاع کرے گا۔ حسینؓ بن علیؓ و عبداللہ بن عمرؓ و عبداللہ بن زبیرؓ و عبدالرحمٰن بن ابی بکر ان میں سے عبداللہ بن عمرؓ کا تو عبادت نے کام تمام کر دیا ہے اور جب وہ دیکھیں گے کہ ان کے سوا اب کوئی باقی نہیں رہا تو وہ بھی تجھ سے بیعت کر لیں گے اور حسینؓ بن علیؓ کو عراق کے لوگ جب تک خروج پر آمادہ نہ کر لیں گے ہرگز نہ چھوڑیں گے اگر تجھ پر خروج کریں اور تو ان پر قابو پا جائے تو درگذر کرنا۔ ان کو قرابت قریبہ حاصل ہے اور بہت بڑا حق رکھتے ہیں۔

پسر ابوبکرؓ وہ شخص ہے کہ اپنے اصحاب کو جو کام کرتے دیکھے ویسا ہی خود بھی کرے گا اسے عورتوں اور لہو و لعب کے سوا کسی بات کا خیال نہیں، ہاں جو شخص کہ شیر کی طرح تیری گھات میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹھے گا اور لومڑی کی طرح تجھے دھوکے دے گا جب اسے موقع ملے گا حملہ کر دے گا۔ وہ ابن زبیر ہے۔ اگر ایسی حرکتیں وہ تیرے ساتھ کرے اور تیرے قابو میں آجائے تو اس کے ٹکڑے اڑا دینا۔

وصیت کے متعلق دوسری روایت

ایک روایت یہ ہے کہ جب معاویہؓ کی موت کا وقت قریب آیا اور یہ واقعہ ۶۰ھ کا ہے اور یزید اس وقت موجود نہ تھا اپنے صاحب شرطہ ضحاک بن قیس فہری کو اور مسلم بن عقبہ مری کو بلایا اور ان دونوں شخصوں سے وصیت کی اور کہا میری وصیت یزید کو پہنچا دینا کہ "اہل حجاز کے حال پر نظر رکھنا وہ تیری قوم کے لوگ ہیں۔ ان میں سے جو کوئی تیرے پاس آئے اس کا اکرام کرنا اور جو دور ہوں ان کا خیال رکھنا۔ اور اہل عراق کے حال پر نظر رکھنا۔ اگر تجھ سے روز روز وہ یہ سوال کریں کہ ان کے حاکم کو بدل دے تو بدل دیا کرنا۔ ایک حاکم کو معزول کر دینا میں اس سے بہتر سمجھتا ہوں کہ ایک لاکھ تلوار تیرے مقابلہ میں کھینچ جائے۔ اور اہل شام کے حال پر نظر رکھنا ان کو ہم راز اور دم ساز بنائے رکھنا۔

اگر دشمن کی طرف سے کوئی مہم تجھے درپیش ہو تو ان کے ذریعہ سے انتقام لینا جب ظفر مند ہو جانا تو اہل شام کو ان کے وطن کی طرف واپس کر دینا۔ غیر شہروں میں وہ رہیں گے تو وہیں کی باتیں سیکھیں گے اور قریش میں تین شخصوں کے سوا مجھے کسی کا خوف نہیں ہے۔ حسینؓ بن علیؓ و عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن زبیر تو ابن عمر کو تو دیندار نے مارا تارا ہے وہ تجھ سے کسی بات کے طلب گار نہ ہوں گے۔ حسینؓ بن علیؓ سبک و ضع آدمی ہیں اور مجھے امید ہے جن لوگوں نے ان کے باپ کو قتل کیا اور ان کے بھائی کا ساتھ چھوڑ دیا خدا انہیں لوگوں کے ذریعہ سے تجھے حسینؓ کی فکر سے بھی نجات دے گا۔ اور اس میں شک نہیں کہ ان کو قرابت قریبہ حاصل ہے۔ بہت بڑا ان کا حق ہے اور محمد صلعم کے یگانوں میں ہیں۔

میرا گمان ہے اہل عراق ان کو خروج پر آمادہ کئے بغیر نہ چھوڑیں گے ان پر قابو پا جانا تو معاف کر دینا۔ میرے پاس کوئی ایسا شخص آتا تو میں بھی معاف ہی کر دیتا۔ ہاں ابن زبیر پُر فریب و کینہ توز ہے اس کے مقابلہ کے لیے تیار رہنا اگر صلح کا طالب وہ ہو تو مان لینا جہاں تک تجھ سے ہو سکے اپنی قوم میں خونریزی نہ ہونے دینا۔

معاویہؓ بن ابی سفیان کے ہلاک ہونے پر سب کا اتفاق ہے کہ رجب ۶۰ھ میں یہ واقعہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ اس میں اختلاف ہے کہ رجب کی پہلی تھی یا پندرھویں یا بائیسویں تھی اور پنجشنبہ۔

مدت حکومت مقام اذرح میں معاویہؓ سے لوگوں نے بیعت کی اور حسنؓ بن علیؓ نے جمادی الاولیٰ ۴۱ھ میں بیعت کی۔ اور وفات معاویہؓ کی ۶۰ھ میں ہوئی مدت خلافت انیس برس تین مہینے تھی۔ یہ بھی روایت ہے کہ اہل شام ذیقعدہ ۳۰ھ میں جب حکمیں متفرق ہوئے ہیں۔ معاویہؓ سے بیعت خلافت کر چکے تھے اور اس سے پیشتر طلب خون عثمانؓ کی بیعت انہیں لوگوں نے کی تھی۔ جب ربیع الاول ۴۱ھ کی پچیسویں تاریخ حسنؓ بن علیؓ نے صلح کر کے امر خلافت معاویہؓ کے حوالہ کر دیا تو اور سب لوگوں نے بھی بیعت کر لی۔

اور اس سال کا نام عام الجماعہ ہوا۔ اور رجب ۶۰ھ کی بائیسویں کو پنجشنبہ کے دن دمشق میں معاویہؓ کی وفات ہوئی۔ مدت امارت انیس برس تین مہینے ستائیس دن ہوئے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ علیؓ کی موت اور معاویہؓ کی موت انیس برس دس مہینے تین دن کا فاصلہ ہے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ انیس برس کچھ کم تین مہینے مدت خلافت ہے۔

امیر معاویہؓ کی عمر ولید نے زہری سے خلفاء کے سن کو پوچھا تو کہا معاویہؓ کی عمر پچھتر سال کی تھی ولید نے کہا واہ واہ کیا عمر تھی۔ کسی روایت میں تہتر کسی میں اٹھہتر کسی میں اسی کسی میں پچاسی سال کی عمر لکھی ہے۔

مرض الموت معاویہؓ کو مرض الموت جب ہوا اور لوگ کہنے لگے کہ یہ مرض الموت ہے تو اپنے گھر کے لوگوں سے معاویہؓ نے کہا۔ میری آنکھوں میں سرمہ لگا دو۔ میرے سر میں تیل ڈال دو۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا تیل لگا کر چہرہ کو ان کے چکنا کر دیا۔ اس کے بعد ان کے لیے فرش بچھا دیا۔ کہا مجھے تکیہ سے لگا کر بٹھا دو۔ پھر کہا لوگوں کو بلا لو۔ کھڑے کھڑے سلام کر لیں کوئی بیٹھے نہیں لوگ آتے تھے کھڑے کھڑے سلام کرتے تھے دیکھتے تھے کہ سرمہ لگائے ہوئے ہیں۔ تیل ڈالے ہوئے ہیں تو کہتے تھے ہم تو سنتے تھے کہ ان کا وقت آخر ہے یہ تو سب سے زیادہ تندرست ہیں۔ جب لوگ سب باہر چلے گئے تو معاویہؓ نے یہ شعر پڑھے (مضمون)

"میں نے دشمنوں کے لیے اتنی جرأت کی ہے کہ ان کو دکھا دوں کہ حادثات زمانہ سے میں متزلزل نہیں ہوتا"

"جہاں انسان موت کے پنجہ میں آیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ کوئی تعویذ نفع نہیں بخشتا"

امیر معاویہؓ کا آخری دن کھنکار میں خون آنے کا مرض انہیں ہوا۔ اور اسی دن انتقال ہو گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی مرض میں دو بیٹیاں ان کی جس وقت کہ انہیں کروٹ لوا رہی تھیں۔ معاویہ رضؓ نے ان سے کہا تم اس شخص کو الٹ پلٹ کر رہی ہو جو دنیا کے الٹ پلٹ کرنے میں استاد تھا۔ شباب سے لے کر بڑھاپے تک مال جمع کرتا رہا دفعہ رخ نہ جائے تو۔ پھر ایک شعر پڑھا۔ اسی مرض میں یہ بھی کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے ایک قمیص پہننے کو دیا تھا۔ میں نے اسے رکھ چھوڑا ہے اور ایک دن حضرت نے ناخن تراشے تھے میں نے کترن اٹھالی اور ایک شیشہ میں اسے رکھ دیا ہے جب میں مر جاؤں تو وہ قمیص مجھے پہنا دینا اور اس کترن کو ریزہ ریزہ کر کے رگڑ رگڑ کے میری آنکھوں میں میرے منہ میں چھڑک دینا۔ امید ہے کہ برکت سے خدا مجھ سے رحم کرے گا۔ یہ کہہ کر اشجب بن رمیلہ نشلی کے شعر پڑھے جو اس نے قباح کی مدح میں کہے تھے (مضمون)

"تیرے مرنے سے جو دو کرم مر جائے گا۔ لوگوں کو فیض پہنچنا موقوف ہو جائے گا یا رہے گا۔ تو بقدر سد رمق۔

"سائل کا ہاتھ جھٹک دیا جائے گا۔ لوگ دین و دنیا میں سے اب اونٹنی کے ایک سوکھے ہوئے تھن کو پکڑے ہوئے ہیں"

ان کی بیٹیوں میں سے کسی نے یا کسی شخص نے کہا۔ نہیں امیر المومنین ایسا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ اس مرض کو دفع کر دے گا یہ سن کر معاویہؓ نے یہ شعر پھر پڑھا۔

"جہاں انسان موت کے پنجہ میں آیا میں نے دیکھا پھر کوئی تعویذ نفع نہیں کرتا"

مال کے متعلق وصیت

اس کے بعد بے ہوشی سی طاری ہو گئی پھر کچھ ہوش آیا تو جو لوگ موجود تھے ان سے کہا خدائے عزوجل سے ڈرتے رہو جو کوئی اس سے ڈرتا ہے اسے اللہ سبحانہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے اور جو کوئی خدا سے نہیں ڈرتا اسے کوئی نہیں بچا سکتا۔ اس کے بعد قضا کر گئے۔ حالت احتضار میں معاویہؓ نے اپنے آدھے مال کو بیت المال میں بھیجنے کی وصیت کی تھی۔ اس سے یہ مطلب تھا کہ باقی مال پاک ہو جائے۔ اس لیے کہ حضرت عمر رضؓ اپنے زمانہ کے عاملوں کا آدھا مال بانٹ لیا کرتے تھے۔

امیر معاویہؓ کی تجہیز و تکفین

معاویہ رضؓ کے مرتے وقت یزید موجود نہ تھا ضحاک بن قیس فہری نے نماز جنازہ ان کی پڑھی۔ جب معاویہ رضؓ کا انتقال ہوا تو ضحاک نکل آیا اپنے دونوں ہاتھوں پر کفن کو رکھے ہوئے منبر پر گیا۔ حمد و ثنائے باری تعالیٰ بجا لایا اور کہا کہ معاویہؓ عرب کے سردار تھے ان سے عرب کی شان و شوکت تھی۔ خدائے عزوجل نے ان کے ذریعہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے فتنہ و فساد کو قطع کیا اور ان کو اپنے بندوں کا بادشاہ بنایا اور ان کے ہاتھ سے ملک فتح ہوئے۔ سنو وہ مر گئے۔ دیکھو یہ ان کا کفن ہے۔ یہی کفن اب ہم انہیں پہنا دیں گے۔ اور انہیں قبر میں سلا دیں گے اور انہیں ان کے اعمال کے ساتھ چھوڑ دیں گے۔ پھر قیامت تک زمانہ برزخ ہے تم لوگوں میں جو کوئی شریک ہونا چاہے وہ پہلی نماز کے وقت حاضر ہو جائے۔ یزید مقام حوارین میں تھا۔ معاویہ رضؓ کی بیماری کا حال لکھ کر اس کے پاس بھیج دیا تھا۔ وہ اس وقت پہنچا جب معاویہ رضؓ کو دفن کر چکے تھے۔ قبر پر آ کر اس نے نماز پڑھی۔ دعا کی اس کے بعد گھر آیا۔ اور چند شعر کا مرثیہ کہا۔

امیر معاویہؓ کا شجرہ نسب نسب معاویہؓ کا یہ ہے کہ وہ ابوسفیان کے بیٹے ہیں۔ ابوسفیان کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب ہے ان کی ماں ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی اور کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن ہے۔

ازواج و اولاد ان کے ازواج میں میسون بنت بحدل بن انیف بن دلجہ بن قنافہ بن عدی بن زہیر بن حارثہ بن جناب کلبی ہے۔ یزید اسی کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ یہ بھی منقول ہے ایک لڑکی بھی اس سے پیدا ہوئی تھی۔ امتہ رب المشارق اس کا نام تھا۔ بچپن ہی میں مر گئی۔

اور فاختہ بنت قرظہ بن عبد عمرو بن نوفل بن عبد مناف ہے۔ اس سے عبداللہ و عبدالرحمٰن دو لڑکے پیدا ہوئے۔ عبداللہ احمق اور کم عقل تھا۔ ابوالخیر اس کی کنیت تھی۔ ایک دفعہ اس کا گذر ایک چکی والے کی طرف ہوا۔ اس نے چکی میں خچر کو باندھا تھا اور خچر کے گلے میں گھنٹی باندھ دی تھی۔ عبداللہ نے پوچھا گھنٹی اس کے گلے میں تم نے کیوں باندھی ہے؟

کہا۔ اس لیے گھنٹی باندھ دی ہے کہ یہ کھڑا ہو جائے اور چکی رک جائے تو مجھے معلوم ہو جائے۔"

عبداللہ بن معاویہؓ نے کہا۔ اگر خچر کھڑے کھڑے سر ہلاتا رہے اور چکی نہ چلائے تو پھر تمہیں کیونکر خبر ہو گی؟"

چکی والے نے کہا۔ خدا آپ کا بھلا کرے میرے خچر میں آپ کی سی عقل نہیں ہے عبدالرحمٰن بچپن ہی میں مر گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نائلہ بنت عمارہ کلبیہ نائلہ بنت عمارہ کلبیہ سے بھی معاویہ رضؓ نے عقد کیا اور میسون سے کہا ذرا تم بھی جا کر اپنی بنت عم کو دیکھو۔ میسون اسے جا کر دیکھ آئی۔ معاویہؓ نے پوچھا یہ عورت کیسی ہے اس نے کہا بہت ہی خوبصورت ہے لیکن میں نے دیکھا کہ اس کی ناف کے نیچے ایک تل ہے اس کے شوہر کا سر ضرور اس کی گود میں رکھا جائے گا۔ یہ سن کر معاویہؓ نے اسے طلاق دے دی اور حبیب بن مسلمہ فہری نے اس سے عقد کر لیا۔ حبیب کے بعد پھر نعمان بن بشیر انصاری نے اس سے عقد کیا۔ اس کے بعد نعمان جب قتل کئے گئے تو ان کا سر نائلہ کی گود میں ڈال دیا گیا۔

کتوہ بنت قرظہ فاختہ کی بن بھی معاویہ رضؓ کی زوجہ تھی۔ قرظہ میں جب انہوں نے جہاد کیا تو یہ عورت ساتھ تھی وہیں مر گئی۔

امیر معاویہؓ کے متفرق حالات

دیوان کا تقرر معاویہؓ سے جب خلافت کی بیعت ہوئی تو رئیس شرطہ قیس بن حمزہ ہمدانی کو مقرر کیا۔ پھر اس کو معزول کر کے زمیل بن عمرو مذحجی یا سکسکی کو یہ عہدہ دیا۔ ان کا کاتب اور احکام کا جاری کرنے والا سرجون بن منصور رومی تھا۔ دیوانوں کا جماعدار ایک غلام آزاد تھا۔ جس کا نام مختار تھا یا مالک ابو المحاری یہ شخص جبیر کا غلام آزاد تھا۔ معاویہ رضؓ پہلے شخص ہیں جنھوں نے دربان مقرر کئے۔ حاجیوں کا سرگروہ ان کا غلام سعد تھا۔ قاضی ان کے عہد کا فضالہ بن عبید انصاری اور ان کے مرنے کے بعد ابو ادریس عائذ اللہ بن عبداللہ خولانی کو قاضی مقرر کیا تھا۔

دیوان خاتم کا قیام دیوان خاتم پر عبداللہ بن محصن حمیری تھا۔ اور معاویہ رضؓ پہلے شخص ہیں جنھوں نے دیوان خاتم مقرر کیا اور سبب اس کا یہ ہوا کہ معاویہ رضؓ نے عمرو بن زبیر کی کفالت کرنے کے لیے اور ان کا قرض ادا کرنے کے لیے ایک لاکھ درم کا زیاد بن سمیہ کے نام پرلکھ دیا تھا۔ عمرو نے اس فرمان کی مہر توڑ کر لاکھ کے بدلے دو لاکھ کر دیئے۔ زیاد نے جب حساب پیش کیا تو معاویہ رضؓ نے انکار کیا۔ اب زیاد نے عمرو سے مواخذہ کیا کہ اس مال کو واپس کرے اور اسے قید بھی کر لیا۔ آخر عبداللہ بن زبیر نے بھائی کی طرف سے مال ادا کیا۔ اس پر معاویہ رضؓ نے دیوان خاتم کو قائم کیا اور مراسلات پر مہر لگانے جانے لگے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشتر اس کا رواج بھی نہ تھا۔

امیر معاویہؓ اور عمرو بن العاص

حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کہا تھا کہ قیصر و کسریٰ کے حیاروں پر فن ہونے کا تم کیا کرتے ہو تمہارے یہاں بھی تو معاویہؓ موجود ہے عمرو عاص اہل مصر کو ساتھ لیے ہوئے ایک دفعہ معاویہؓ کے پاس آئے اور ان لوگوں کو سکھا دیا کہ پسر ہند کے سامنے جانا تو امیر المومنین کہہ کر اسے سلام نہ کرنا۔ اس سے اس کی نظر میں تمہاری عظمت ہوگی اور جہاں تک بن پڑے تعظیم میں کمی کرنا۔ جب وہ لوگ سب آنے لگے تو معاویہؓ نے حاجیوں سے کہہ دیا۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پسر نابغہ نے ان لوگوں کے نزدیک میرے رتبہ کو کم کر دیا ہے۔ دیکھو جب یہ آئیں تو جہاں تک ہو سکے ان کو خوب جھنکانا اور ستانا[1]۔ غرض جو شخص پہلے معاویہؓ کے سامنے آیا وہ ابن الخیاط تھا۔ حاجیوں نے اسے بہت ہی پریشان کر دیا تھا۔ معاویہؓ کو دیکھ کر کہنے لگا السلام علیک یا رسول اللہ۔ پھر پے در پے لوگ آنے لگے اور اسی طرح کا سلام سب نے کیا جب وہاں سے نکلے تو ابن عاص نے کہا۔ خدا کی مار تم لوگوں پر میں نے تو منع کیا تھا کہ امیر المومنین کہہ کر اسے سلام نہ کرنا۔ تم نے رسول اللہ کہہ کہہ کر سلام کیا۔ معاویہؓ کے سر پر عمامہ حرقانیہ تھا اور سرمہ لگائے ہوئے تھے اور جب کبھی وہ اس عمامہ کو پہنتے تھے اور سرمہ لگاتے تھے تو بہت خوبصورت معلوم ہوتے تھے۔

حضرت عمرؓ اور امیر معاویہؓ

حضرت عمرؓ جب ملک شام میں آئے تو معاویہؓ نے حشم و خدم کے ساتھ ان سے ملاقات کی اور اسی طرح کے حشم و خدم کے ساتھ ان کے پاس گئے۔ عمرؓ نے کہا اے معاویہؓ تم شام کو بھی حشم و خدم کے ساتھ پھرتے ہو، اور صبح کو بھی ویسا ہی حشم و خدم ساتھ لے کر نکلتے ہو۔ اور یہ بھی میں نے سنا کہ تم گھر میں ہوتے ہو اور اور اہل حاجت تمہارے دروازہ ہی پر رہتے ہیں۔ معاویہؓ نے کہا۔ امیر المومنین دشمن یہاں سے بہت قریب، اس کے جاسوس و مخبر بہت سے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ شوکت اسلام کو دیکھیں۔ عمرؓ نے کہا یہ تو ایک عاقلانہ کید ہے۔ معاویہؓ نے کہا امیر المومنین آپ جیسا فرمائیے میں اسی حکم کو بجا لاؤں۔ عمرؓ نے کہا میں نے جب کسی بات پر تم کو ٹوکا ہے تم نے ضرور اسے ترک کر دیا ہے۔ اس باب میں نہ میں حکم تم کو دیتا ہوں نہ منع کرتا ہوں۔

امیر معاویہؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ

مغیرہؓ نے معاویہؓ کو لکھا میرا سن زیادہ ہو گیا ہے۔ ہڈیاں چور

---

[1] یہاں کا ایک فقرہ ابن اثیر نے بھی چھوڑ دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکا ہیں قریش میرے دشمن ہو گئے ہیں تم مجھے معزول کرنا چاہو تو کر دو۔ معاویہ رضؓ نے جواب میں لکھا تمہارا خط مجھے پہنچا تم کہتے ہو کہ میرا سن زیادہ ہو گیا ہے۔ میں اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تمہاری عمر کا فائدہ تمہیں کو پہنچا۔ تم ذکر کرتے ہو کہ قریش میرے دشمن ہو گئے ہیں۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان کے سوا تمہیں کسی سے فائدہ نہیں پہنچا اور تم نے سوال کیا ہے کہ میں تمہیں معزول کر دوں۔ لو میں نے تم کو معزول کر دیا۔ اگر تم سچے ہو تو سمجھو میں نے تمہاری بات کو قبول کر لیا اور اگر تم مکر کرتے ہو تو میں نے بھی تم سے مکر کیا۔

امیر معاویہؓ کا قول

معاویہ رضؓ کا قول ہے کہ جو شخص امی ہو کر اپنے مال کا انتظام نہ کرے حکم اس میں نہ ہو وہ اپنے خاندان سے الگ ہے اور جو شخص ہاشمی ہو کر سخی جواد نہ ہو وہ بھی اپنے خاندان سے الگ ہے۔ ہاشمی کی طلاقت و شجاعت و سخاوت چھپ نہیں سکتی۔ ایک دن معاویہ رضؓ کھانا کھا رہے تھے ان کے ساتھ عبیداللہ بن ابی بکرہ اور ان کا بیٹا بشیر بھی تھا۔ بشیر نے بہت سا کھانا کھا لیا۔ معاویہ رضؓ نے گوشۂ چشم سے اس کی طرف نگاہ کی اور عبیداللہ اس بات کو سمجھ گیا۔ اس نے چاہا کہ لڑکے کو اشارہ کرے۔ وہ جب تک فارغ نہ ہوا، اس نے کھانے سے سر ہی نہ اٹھایا۔ عبیداللہ نے باہر آ کر اسے ملامت کی کہ یہ تو نے کیسی بے تمیزی کی۔ پھر معاویہ رضؓ کے پاس آیا تو لڑکا ساتھ نہ تھا۔ معاویہ رضؓ نے پوچھا تمہارا بیٹا کھانا کیسا ہے کہا کہ بیمار ہو گیا۔ معاویہ رضؓ نے کہا میں سمجھ گیا تھا کہ یہ کھانا اسے بیمار ڈال دے گا۔

ابو بردہ کے لیے یزید کی سفارش

ایک دفعہ ابو بردہ سیاہ برنس سر پر پہنے ہوئے معاویہ رضؓ کے پاس آئے اور کہا السلام علیک یا امین اللہ۔ معاویہ رضؓ نے کہا وعلیک السلام۔ جب وہ چلے گئے تو معاویہؓ نے کہا یہ بڈھا اس لیے آیا تھا کہ میں اسے کوئی خدمت دوں۔ واللہ کوئی خدمت اسے میں نہ دوں گا۔ ابو بردہ کہتے ہیں معاویہ رضؓ کو ایک زخم لگا تھا میں انہیں دنوں میں ان کے پاس گیا۔ مجھ سے کہا بھتیجے میرے پاس آ کر دیکھ۔ میں نے دیکھا تو زخم میں سلائی دی جا چکی تھی۔ میں نے کہا امیر المومنین آپ کے لیے کچھ خوف کی بات نہیں ہے۔ اسی وقت یزید بھی آ گیا۔ معاویہ رضؓ نے کہا۔ اگر کسی کو حکومت کی کچھ خدمت دو تو اس کو دو۔ ان کے والد میرے دوست تھے۔ یہ بات کہی یا اسی قسم کی کوئی بات کہی تھی اور کہا کہ ہاں جنگ و جدال کے جو معرکے میں نے دیکھے وہ انہوں نے نہیں دیکھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر معاویہؓ اور محمد بن اشعث

ایک دفعہ معاویہؓ نے احنف کے لیے اذن دیا کہ اسے بلاؤ۔ اور سب سے پہلے انہیں کے لیے اذن ہوا بھی کرتا تھا۔ محمد بن اشعث بھی اس کے بعد چلا آیا۔ اور احنف اور معاویہؓ کے بیچ میں بیٹھ گیا۔ معاویہؓ نے کہا اسے پہلے جو بلا لیا تو اس کا یہ مطلب نہ تھا کہ تم اس سے ادنیٰ درجہ رکھتے ہو۔ مگر تمہارے اس فعل سے معلوم ہوتا ہے کہ تم اس میں اپنی ذلت سمجھے۔ ہم جس طرح تمہارے امور کا اختیار رکھتے ہیں۔ تمہارے اذن دینے کا بھی اختیار رکھتے ہیں۔ ہم جو بات تم سے چاہیں تم بھی اسی بات کی ہم سے خواہش کرو۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے۔

ربیعہ بن عسل یربوعی

ربیعہ بن عسل یربوعی نے معاویہؓ کے پاس آکر نکاح کی درخواست کی۔ معاویہؓ نے اسے ستو پلانے کے لیے کہا اور پوچھا۔ ربیعہ تمہاری طرف لوگوں کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا لوگوں میں اختلاف ہے۔ کوئی فرقہ ایسا ہے کوئی ویسا۔ پوچھا تم کس فرقہ میں ہو۔ کہا میں ان کے کسی فرقہ میں نہیں ہوں۔ معاویہؓ نے کہا۔ میں جانتا ہوں کہ اس سے بھی زیادہ فرقے وہاں ہیں۔ ربیعہ نے کہا امیر المومنین مجھے گھر بنانے کے لیے بارہ ہزار لٹھے دلوا دیجئے۔ پوچھا تمہارا گھر کہاں ہے۔ کہا کہ بصرہ میں اور اتنا بڑا مکان ہے جس کی دو فرسخ تک لمبان اور دو فرسخ تک چوڑان ہے۔ معاویہؓ نے کہا۔ تمہارا گھر بصرہ میں ہے یا بصرہ گھر میں ہے۔ اس کا ایک بیٹا ابن ہبیرہ کے پاس گیا۔ اس سے کہا خدا امیر کو خوش رکھے۔ میں رئیس قوم کا بیٹا ہوں والد نے میرے معاویہؓ کے یہاں نکاح کی درخواست کی ہے۔ ابن ہبیرہ نے سلم بن قتیبہ سے پوچھا کیا کہہ رہا ہے یہ۔ کہا کہ یہ احمق ترین قوم کے بیٹے ہیں۔ ابن ہبیرہ نے کہا پھر تو تمہارے والد کی کچھ نہ رہی۔

عتبہ اور عنبسہ میں کشیدگی

ابو سفیان کے دونوں بیٹوں عتبہ اور عنبسہ میں ایک دفعہ نزاع واقع ہوئی۔ عتبہ ہند کے پیٹ سے تھا۔ اور عنبسہ ابو اُزہر دوسی کی بیٹی کے پیٹ سے۔ معاویہؓ نے عنبسہ پر عتاب کیا۔ عنبسہ نے کہا امیر المومنین آپ بھی مجھی سے برہم ہوتے ہیں۔ کہا اے عنبسہ عتبہ ہند کا بیٹا ہے۔ عنبسہ نے کہا ہم سب تو ہمیشہ سے اتفاق رکھتے تھے۔ اب ہند نے ہم میں جدائی ڈالوا دی۔ اگر میں ہند کے پیٹ سے نہیں ہوں تو کیا۔ میری ماں گوری پٹی جس کی قرابت پر روساے بزرگ فخر کرتے ہیں۔ جس کا باپ ہر جاڑے میں مہمانوں کا شفیق ضعیفوں کا ملجا و ماویٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشقابیں اس کی بھری رہتی ہیں۔ تہامہ یا نجد کی زمینوں سے جو مصیبت زدہ آجائے اس کی خبر گیری کرتی ہیں۔ معاویہ رضؓ نے کہا اب یہ کلمہ تمہاری نسبت میں کبھی زبان سے نہ نکالوں گا۔

قیصر کی پیش قدمی ایک شب معاویہؓ کے پاس خبر آئی کہ قیصر لوگوں کو لیے ہوئے ان کی طرف آرہا ہے۔ اور ناتل بن قیس جذامی فلسطین پر غالب آگیا اور بیت المال وہاں کا اس نے لے لیا۔ اور اہل مصر میں سے جو لوگ زندان میں تھے بھاگ گئے۔ اور علیؓ بن ابی طالب کے لوگوں کو لیے ہوئے تمہارے قصد میں آرہے ہیں۔ معاویہ رضؓ نے موذن کو حکم دیا کہ اسی وقت اذان دے۔ اور آدھی رات ہو گئی تھی۔ عمرو بن عاص نے معاویہؓ سے آکر پوچھا کہ مجھے کیوں بلا بھیجا۔ معاویہ رضؓ نے کہا میں نے تو کسی کو نہیں بھیجا۔ عمرو نے کہا اس وقت جو اذان ہوئی ہے وہ میرے ہی لیے ہوئی ہے۔

امیر معاویہؓ کی عمرو بن العاص کو ہدایات معاویہ رضؓ نے کہا چار کمانوں کے تیر مجھ پر چل گئے عمرو نے کہا یہ لوگ جو تمہارے زندان سے نکل گئے ہیں۔ خدا عزوجل کے زندان میں تو ہیں۔ یہ سب خوارج ہیں ان کا کہیں ٹھکانہ نہیں۔ تم یہ حکم دے دو کہ جو شخص ان میں سے کسی شخص کو گرفتار کر کے یا اس کا سر لے کر آئے گا اسے انعام اسی کے خون بہا کے برابر ملے گا۔ اسی طرح سب کے سب تمہارے پاس آجائیں گے۔ قیصر سے تم صلح کر لینا اسے مال اور طعمت دینا وہ اسی میں خوشی ہو جائے گا۔ ہاں ناتل بن قیس کے باب میں قسم کھا کر میں کہہ سکتا ہوں کہ اس نے مذہب کے جوش میں یہ حرکت نہیں کی ہے۔ جو کچھ وہ پا گیا بس اسی کا وہ طالب تھا تم اسے ایک خط لکھو جو کچھ اس نے لیا ہے معاف کر دو اور اسے ہضم ہو جانے دو۔ مگر وہ تمہارے قابو میں آجائے یا نہ آئے اس سے مطمئن نہ ہونا۔ اپنا زور اور اپنی تلوار اسی کام میں لگا دینا کہ تمہارے ابن عم کا خون اس پر ہے۔

ابرہہ بن صباح کی رہائی زندان سے ابرہہ بن صباح کے سوا سب کے سب بھاگ گئے تھے معاویہؓ نے اس سے پوچھا اپنے ساتھیوں کے ساتھ تم کیوں نہیں بھاگے۔ اس نے کہا بغض علیؓ یا حب معاویہ رضؓ نے مجھے نہیں روک رکھا بلکہ میں نکل ہی نہ سکا۔

لاتنوء من الجهد جفناته ما تزال مقيمة لمن خاف من حوذي تهامة او نجد ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سن کر معاویہؓ نے اسے بھلا رہا کر دیا۔

امیر معاویہؓ کا اعتراف شام کے ایک قریہ سے کسی ضلع کی طرف معاویہؓ جا رہے تھے۔ شام کے ایک مکان میں اتر پڑے، کوٹھے پر ان کے لیے فرش ہو گیا۔ ابن مسعدہ بھی ان کے پاس بیٹھے تھے۔ اس طرف سے اونٹوں کی قطاریں اونٹنیاں گھوڑے چھوکریاں گذریں[1]۔ معاویہؓ نے کہا اے ابن مسعدہ خدا ابوبکرؓ پر رحم کرے نہ تو انہوں نے دنیا کی خواہش کی۔ اور عثمانؓ نے دنیا سے نفع اٹھایا اور دنیا نے ان سے۔ ہمارا یہ حال ہے کہ دنیا میں لتھڑ گئے۔ یہ کہہ کے کچھ پشیمان ہوئے پھر کہنے لگے واللہ یہ تو بادشاہی ہے کہ خدا نے ہم کو عطا کی۔ .....

.....

زید بن عمر اور بسر بن ارطاۃ عمرو عاص نے معاویہؓ کو لکھا کہ ملک مصر میں جاگیر ان کو جو عطا ہوئی ہے وہ ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرو کو بھی ملے۔ معاویہؓ نے کہا ابو عبداللہ نے یہ کیا خرافات لکھا ہے۔ دیکھو تم لوگ گواہ رہو۔ میں ان کے بعد زندہ رہا تو ان کے اس عہد کو توڑ دوں گا۔ عمرو عاص کہتے ہیں جب میں دیکھتا تھا کہ معاویہؓ تکیہ لگائے پاؤں پر پاؤں رکھے آنکھ کو دبائے ہوئے کسی شخص سے پوچھ رہے ہیں کہ "بتا" تو مجھے ترس آجاتا تھا۔ عمرو نے معاویہؓ سے کہا۔ کیا سب سے بڑھ کر تمہارا خیر خواہ میں نہیں ہوں۔ کہا تمہارے لیے جو کچھ ہوا اسی سبب سے تو ہوا۔ ایک دفعہ بسر بن ابی ارطاۃ نے معاویہؓ کے سامنے علیؓ کو سخت سست کہا۔ زید بن عمر بن خطاب وہاں بیٹھے ہوئے تھے وہ عصا لے کر بسر پر پل پڑے اس کا سر پھاڑ ڈالا۔ معاویہؓ نے کہا ایک بزرگ قریش رئیس اہل شام پر تم نے حملہ کیا اور مارا۔ اور بسر سے کہا کہ سب کے سامنے تم علیؓ کو گالیاں دیتے ہو۔ وہ ان کے نانا ہیں۔ یہ فاروق کے فرزند ہیں۔ تم سمجھتے تھے کہ یہ سنیں گے اور کھا جائیں گے۔ پھر دونوں کو معاویہؓ نے راضی کر لیا۔

امیر معاویہؓ کی پسندیدگی معاویہؓ کا قول ہے کہ میں اپنے نفس کو اس سے برتر سمجھتا ہوں کہ کوئی گناہ میرے عفو سے بڑھ کر ہو۔ کوئی جہالت میرے حلم سے زیادہ ہو

---

[1] ظاہراً یہ سب مال غنیمت تھا۔ مترجم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا کسی کا عیب ہو اور میں نہ ڈھانکوں۔ یا کسی کی بدی میرے احسان سے بڑھ کر ہو۔ ان کا قول ہے کہ عفت شریف کی زینت ہے۔ معاویہ رضؓ نے کہا مجھے اس سے بڑھ کر کوئی شے پسند نہیں ہے کہ شاداب زمین میں ابلتا ہوا چشمہ ہو۔ عمرو عاص نے کہا مجھے اس سے بڑھ کر کوئی شے پسند نہیں ہے کہ عرب کی سی عالی خاندان عورت سے شادی کروں۔ دردان مولائے عمرو عاص نے کہا مجھے اس سے بڑھ کر کوئی شے پسند نہیں ہے کہ بھائیوں پر احسان کروں۔ معاویہ رضؓ نے کہا میں تجھ سے زیادہ اس خصلت کا احق ہوں۔ اس نے کہا جو بات آپ کو پسند ہے وہی کیجئے۔ مدینہ کا عامل جب معاویہ رضؓ کے پاس مراسلت روانہ کرتا تھا تو حکم دیتا تھا کہ منادی ندا کر دے کہ جس کو ضرورت ہو وہ امیر المومنین کو لکھے۔ زر بن حبیش یا ایمن بن خزیم نے ایک پرچہ لکھ کر حنظوں میں ڈال دیا اس میں یہ چار مصرعے تھے۔

جب اپنی اولاد کے یہاں اولاد ہو ۔۔۔ بڑھاپے سے بازو تھرانے لگیں
بیماریوں کی عادت پڑ گئی ہو ۔۔۔ تو پھر کہیت کے کٹنے کا زمانہ قریب ہے

جب یہ خط پہنچے اور معاویہ رضؓ نے اس پرچہ کو بھی پڑھا تو کہا۔ یہ میری موت کی خبر مجھے دے رہا ہے۔ معاویہ رضؓ کا قول ہے کہ غصہ کے پی جانے میں جو مزہ مجھے ملتا ہے وہ کسی شے میں نہیں ملتا۔

امیر معاویہؓ کی عبدالرحمٰن بن حکم کو نصیحت

عبدالرحمٰن بن حکم سے معاویہؓ نے کہا پیارے بھتیجے تم کو شعر کا بہت ذوق ہے۔ دیکھو عورتوں سے اظہار تعشق کے مضامین کبھی نہ کہنا۔ اس میں کوئی شریف عورت بدنام ہو جائے گی۔ ہجو کبھی نہ کہنا کہ کسی کریم کو بدنام کر دیا کسی لئیم کو میدان میں لاؤ بادہ فروشی نہ کرنا کہ یہ ایک بے ہودہ لقمہ ہے ہاں اپنی قوم کی مفاخرت میں شعر کہو۔ اور ایسی امثال نظم کرو جس سے تمہارے نفس کی زینت ہو اور دوسرے ادب سیکھیں۔ معاویہ رضؓ نے الثما کو گاڑھا پہنے ہوئے دیکھا تو اسے برا سمجھے۔ اس نے کہا امیر المومنین یہ گاڑھا تو آپ سے بات نہیں کرتا۔ بات تو وہ کرتا ہے جو اسے پہنے ہوئے ہے۔

امیر معاویہؓ اور مروان

معاویہ رضؓ نے ایک دفعہ کہا دو شخص ایسے ہیں کہ مر کے بھی نہ مریں گے ایک شخص ایسا ہے کہ مر گیا تو مر گیا۔ میں مر جاؤں گا تو میرا بیٹا میری جگہ پر ہوگا سعید مر جائے گا تو عمرو اس کی جگہ پر ہوگا۔ عبداللہ بن عامر مر جائے گا تو مر ہی جائے گا۔ یہ خبر مروان کو پہنچی تو پوچھنے لگا۔ کیا میرے بیٹے عبدالملک کا نام نہیں لیا۔ لوگوں نے کہا "نہیں" مروان نے کہا ان دونوں کے بیٹوں کو میں نے اپنے بیٹے کے برابر نہیں سمجھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص نے معاویہؓ سے پوچھا کن لوگوں کو آپ زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ معاویہؓ نے کہا۔ جو سب سے زیادہ مجھ کو عزیز خلق بنا تے ہیں۔

امیر معاویہؓ کا حلم معاویہ رض کا قول ہے کہ بندہ کو جو نعمتیں عطا ہوئی ہیں عقل و حلم ان میں سب سے افضل ہے کہ جب اس کی تعریف کی جائے تو وہ بھی ذکر خیر کرے۔ جب اسے عطا کیا جائے تو وہ بھی شکر گذار ہو جب مصیبت پڑے تو صبر کرے۔ غصہ آجائے تو صبر کرے، قابو پا جائے تو بخش دے۔ خطا کرے تو بخشوا لے۔ وعدہ کرے تو اسے پورا کرے ایک شخص نے امیر معاویہ رض سے زبان درازی اور پھر اس میں بھی زیادتی کی۔ کسی نے کہا اس میں بھی آپ حلم سے کام لیتے ہیں۔ کہا میں اس وقت تک لوگوں کی زبان نہیں روکتا جب تک وہ میری بادشاہی میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔

عبداللہ بن جعفر اور امیر معاویہؓ معاویہ رض نے عبداللہ بن جعفر کو گانے بجانے پر ملامت کی تھی ایک دن ابن جعفر بدیح کو ساتھ لیے ہوئے معاویہؓ کے پاس آئے وہ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔ ابن جعفر نے بدیح سے کہا کچھ گاؤ۔ وہ گانے لگا معاویہؓ اس کے گانے پر پاؤں ہلانے لگے۔ ابن جعفر نے کہا۔ امیرالمومنین ذرا ٹھہرے ہوئے" معاویہ رض نے جواب دیا اہل کرم کی طبیعت مزہ دار ہوتی ہے۔ ایک دفعہ عبداللہ بن جعفر معاویہ رض کے پاس آئے۔ ان کے ساتھ سائب خاثر بنی لیث کا غلام آزاد بھی تھا۔ اور یہ بڑا بد کار شخص تھا۔ معاویہ رض نے ابن جعفر سے کہا بیان کرد کیا کام ہے۔ ابن جعفر نے سائب خاثر کا کچھ کام تھا وہ بیان کیا۔ معاویہ رض نے پوچھا کون شخص ہے یہ، انہوں نے سب حال کہہ دیا۔ معاویہ رض نے کہا اسے اندر بلاؤ۔ سائب خاثر دیوان خانہ کے دروازہ پر آکر کھڑا ہوا اور یہ گیت گانے لگا۔[1] معاویہؓ نے تعریف کی اور کام اس کا پورا کر دیا۔

ابن عباس کی امیر معاویہؓ کے متعلق رائے ابن عباس رض کہا کرتے تھے کہ بادشاہی کا سزاوار معاویہ رض سے بڑھ کر میں نے کسی کو نہ پایا۔ لوگوں کے اترنے کے لیے ان کا فیض ایک وادی وسیع کے مثل تھا۔ وہ اس تنگ دل جز رس بخیل یعنی ابن زبیر کے مثل نہ تھے۔ قبیصہ بن جابر اسدی نے لوگوں سے ذکر کیا میں تم سے

---

[1] گیت کے ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کروں کن لوگوں کی صحبت میں نے اٹھائی ہے۔ عمرؓ بن خطاب کی صحبت میں میں رہا ہوں، میں نے ان سے بڑھ کر فقہ میں اور وعظ و نصیحت میں کسی کو نہ پایا۔ پھر طلحہ بن عبیداللہ کی صحبت میں میں رہا ہوں۔ میں نے ان سے بڑھ کر مال کثیر کا بے مانگے دینے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ پھر معاویہؓ کی صحبت میں رہا۔ میں نے ان سے بڑھ کر رفیق کو دوست اور ظاہر و باطن کو یکساں رکھنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ اور مغیرہ کو اگر ایسے کسی شہر میں رکھا جاتا جس کے تمام دروازوں سے بے مکر و دغا کیے نکلنا محال ہوتا تو وہ اس میں سے بھی نکل ہی آتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۸

یزید بن امیر معاویہ رضؓ

اسی سال معاویہ رضؓ کی وفات کے بعد یزید سے لوگوں نے بیعت خلافت کی۔ یہ واقعہ رجب کی پندرھویں یا بائیسویں کا ہے۔ بعض غرۂ رجب لکھتے ہیں۔ اس نے عبیداللہ بن زیاد کو بصرہ میں اور نعمان بن بشیر کو کوفہ میں بحال رکھا۔ مدینہ کا امیر ولید بن عتبہ بن ابو سفیان تھا۔ اور مکہ کا عمرو بن سعید بن العاص۔ یزید جب والی ملک ہوا تو اسے اس کے سوا کوئی فکر نہ تھا۔ کہ معاویہ رضؓ نے جب اپنے بعد اس کے ولی عہد کرنے کے لیے لوگوں سے بیعت طلب کی ہے تو جن لوگوں نے معاویہ رضؓ کے کہنے پر بیعت نہیں کی ان سے بیعت لی جائے اور ان کی طرف سے فراغت حاصل کی جائے۔

یزید کا ولید بن عتبہ کے نام خط

اسی بنا پر اس نے ولید بن عتبہ کو یہ خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امیر المومنین یزید کی طرف سے ولید بن عتبہ کو معلوم ہو کہ معاویہ رضؓ خدا کے بندوں میں سے ایک بندہ تھے۔ خدا نے ان کو کرامت و خلافت و عطایا و حکومت سے سرفراز کیا تھا۔ جتنی عمر ان کی لکھی ہوئی تھی۔ اس وقت تک زندہ رہے جب مدت تمام ہو گئی مر گئے۔ خدا ان پر رحم کرے کہ زندگی بھر لائق ستائش رہے اور نیکوکار و پرہیزگار ہو کر مرے۔ والسلام۔ ایک اور رقعہ میں اسے لکھا کہ حسینؓ اور عبداللہ بن عمر رضؓ اور عبداللہ ابن زبیر سے بیعت لینے میں تشدد کرو اور جب تک بیعت نہ کر لیں۔ ذرا انہیں مہلت نہ دو۔

ولید بن عتبہ اور مروان بن حکم

معاویہ رضؓ کی خبر مرگ سے ولید کو تشویش ہو گئی ایک امر عظیم سمجھا اور مروان بن حکم کے پاس کسی کو بھیج کر بلوایا۔ ولید جس روز مدینہ میں آیا ہے مروان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بہت کراہت کے ساتھ شہر میں آیا تھا۔ اس بات پر ولید نے اپنی صحبت میں اسے گالیاں دی تھیں۔ یہ خبر مروان کو ہوئی تو اس نے ولید سے ملنا ترک کر دیا اور اس سے قطع تعلق کیا تھا۔ اس کو اتنا زمانہ نہ گذرا کہ معاویہؓ کی خبر مرگ ولید کو پہنچی۔ جب معاویہؓ کے ہلاک ہونے کو ولید امر عظیم سمجھا اور اس کے ساتھ ان لوگوں سے بیعت لینے کا اسے حکم ہوا تو اس وقت مروان سے مشورہ لینے پر وہ مجبور ہوا۔ اور اسے بلا بھیجا۔ جب اس نے یزید کا خط مروان کو پڑھ کر سنایا تو مروان نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون ورحمۃ اللہ۔

مروان بن حکم کا ولید کو مشورہ

ولید نے اس باب میں اس سے مشورہ چاہا پوچھا تمہاری کیا رائے ہے ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ مروان نے جواب دیا کہ میری رائے یہ ہے کہ اسی وقت ان لوگوں کو بلا بھیجو۔ جب وہ آئیں تو ان سے یزید کی بیعت اور اطاعت گذاری کا اقرار لو وہ مان جائیں تو تم بھی مان جانا اور ان سے باز رہنا۔ انکار کریں تو سب کو گردن مارنا۔ ان کو معاویہؓ کے مرنے کی خبر نہ ہونے پائے۔ اگر انہیں یہ بات معلوم ہو جائے گی۔ کہ معاویہؓ مر گئے تو ان میں سے ہر شخص کسی طرف اٹھ کھڑا ہوگا اور مخالفت و مقابلہ پر کمر باندھ لے گا۔ اور کیا معلوم کہ لوگوں کو اپنی اطاعت پر آمادہ کرے لیکن ابن عمرؓ کو تو میں نہیں سمجھتا کہ جدال و قتال کو پسند کریں یا حکومت کی ان کو خواہش ہو، ہاں بے مانگے یہ حکومت ان کے سر ڈال دی جائے اور تو بات ہے۔

امام حسینؓ کی طلبی

غرض عبداللہ بن عمر بن عثمانؓ ایک نوجوان کو دونوں شخصوں کے بلانے کیلئے بھیجا۔ اس نے مسجد میں ان دونوں کو پایا۔ وہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس نے آکر کہا کہ امیر نے تم دونوں آدمیوں کو طلب کیا ہے وقت یہ ایسا تھا کہ ولید اس وقت لوگوں سے نہیں ملتا تھا نہ یہ دونوں شخص کبھی ایسے وقت اس سے ملنے کو جاتے تھے۔ دونوں نے یہ جواب دیا۔ تم جاؤ ہم ابھی آتے ہیں۔ عبداللہ بن زبیر نے اب حسینؓ سے پوچھا کہ اس وقت تو ولید کسی سے ملتا نہیں بتاؤ کیوں ہم لوگوں کو بلایا ہے۔ حسینؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں ان لوگوں کا فرعون ہلاک ہو گیا ہے ہم کو اس لیے بلا بھیجا ہے کہ اس خبر کے فاش ہونے سے پہلے ہی بیعت کے لیے ہم پر مواخذہ کرے ابن زبیر نے کہا میں یہی سمجھتا ہوں۔ پھر پوچھا تمہارا کیا ارادہ ہے۔ کہا اسی وقت اپنے جوانوں کو ساتھ لے کر ولید کے پاس جاتا ہوں۔ دروازہ پر ان لوگوں کو روک دوں گا اور خود اس کے پاس جاؤں گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام حسینؓ اور ولید بن عتبہ کی ملاقات

ابن زبیر نے کہا اگر تم اس کے پاس گئے تو مجھے تمہاری جان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ حسینؓ نے کہا میں اسی طرح جاؤں گا کہ نکل بھی سکوں۔ یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اپنے خادموں کو اور اقربا کو ساتھ لے کر چلے۔ ولید کے دروازہ پر پہنچے تو ساتھ کے لوگوں سے کہا کہ میں اندر جاتا ہوں اگر میں تم کو پکاروں یا تم سنو کہ ولید نے آواز بلند کی تو تم سب کے سب اندر چلے آنا۔ نہیں تو جب تک میں باہر نہ آؤں اپنی جگہ پر موجود رہنا۔ یہ کہہ کر داخل ہوئے اور السلام علیک یا امیر کہا۔ مروان اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حسینؓ نے موت معاویہؓ سے انجان ہو کر کہا۔ میل رکھنا ترکِ ملاقات سے بہتر ہے خدا نے تم دونوں آدمیوں میں صفائی کر دی۔" دونوں نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا۔ حسینؓ آکر بیٹھ گئے تو ولید نے خط پڑھ کر سنایا معاویہؓ کے مرنے کی خبر دی اور بیعت کا طالب ہوا۔

امام حسینؓ اور مروان بن حکم میں تلخ کلامی

حسینؓ نے یہ سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور کہا کہ خدا معاویہؓ پر رحم کرے اور تمہارا اجر زیادہ کرے۔ بیعت کا جو تم نے مجھ سے سوال کیا۔ تو میں پوشیدہ طور پر بیعت کرنے والا نہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ تم کو بھی مجھ سے پوشیدہ طور پر بیعت لینے کی جرأت نہ کرنا چاہیئے۔ مجھ سے لوگوں کے سامنے علانیہ بیعت لینا چاہیئے۔" ولید نے کہا "اچھا، حسین نے کہا جب لوگوں کے مجمع میں آکر تم سب سے بیعت لینا تو ان کے ساتھ ہی ہم سے بھی لینا تو ایک ہی بات ہے۔" ولید کا مزاج عافیت پسند تھا کہنے لگا بسم اللہ آپ تشریف لے جائیے۔ سب لوگوں کے مجمع ہی میں ہم سے ملیئے گا۔" مروان بول اٹھا اگر اس وقت بغیر بات کیے یہ تمہارے پاس سے چلے گئے تو واللہ پھر جب تک کہ تم میں ان میں بشدت کشت و خون نہ ہو اس طرح تمہارے قابو میں یہ نہ آئیں گے۔ اس شخص کو قید کر لو۔ تمہارے پاس سے نکلنے نہ پائے۔ بیعت کرے تو کرے نہیں تو اس کی گردن مارو۔" حسین اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا ابن الزرقاء کیا تو مجھے قتل کرے گا یا یہ قتل کرے گا۔ واللہ تو نے جھوٹ بکا جھک مارا۔" یہ کہہ کر نکلے ہوئے چلے گئے اپنے انصار میں آ گئے۔ اور سب کو ساتھ لیے ہوئے اپنے مکان پر آ گئے۔

ولید بن عتبہ کا امام حسینؓ کو شہید کرنے سے انکار

مروان نے ولید سے کہا تم نے میرا کہنا نہ مانا۔ حسین کے لیے ایسا موقع تمہیں اب کبھی نہیں ملیگا۔ ولید نے کہا سنا مروان کسی اور ہی کو ملامت کرو۔ تم مجھے ایسا مشورہ دیتے تھے جس میں میرے دین کی تباہی تھی۔ واللہ حسین کو قتل کر کے ساری دنیا کا مال و ملک جہاں تک آفتاب طلوع و غروب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے مجھ کو مل جائے تو مجھے منظور نہیں۔ سبحان اللہ حسین کو ایک بیعت کے نہ کرنے پر میں قتل کروں واللہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جس شخص سے خون حسین کی باز پرس ہو وہ قیامت کے دن خدا کے سامنے خفیف المیزان ٹھہرے گا۔ مروان نے کہا یہی تمہاری رائے ہے تو جو کچھ تم نے کیا بہت ہی اچھا کام کیا۔

عبداللہ بن زبیرؓ کی طلبی یہ کلمہ ولید کی رائے کو ناپسند کر کے مروان نے کہا تھا۔ اور ابن زبیر نے کہا میں ابھی آتا ہوں یہ کہہ کر اپنے گھر میں آ کر چھپ رہے۔ ولید نے ان کے پاس کسی کو بھیجا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنے تمام اصحاب کو جمع کر کے اپنی حفاظت کر لی ہے۔ اس پر ولید نے زیادہ تر اصرار کیا۔ بہت سے لوگوں کو پے در پے ان کے پاس بھیجا۔ حسین نے تو یہ کہا کہ ٹھہرو تم بھی غور کر لو ہم بھی غور کر لیں۔ تم بھی سوچ لو ہمیں بھی سوچنے دو۔ ابن زبیرؓ نے کہا میرے ساتھ جلدی نہ کرو میں ضرور آؤں گا مجھے ذرا مہلت دو۔ اس پر وہ لوگ ان دونوں آدمیوں سے نہایت مصر ہوئے دن رہے سے رات گئے تک اصرار کرتے رہے۔ حسین کو بہت ہی طرح دیتے رہے۔ اور ابن زبیر کے پاس ولید نے اپنے خادموں کو بھیجا انہوں نے ابن زبیر کو گالیاں دیں۔ پکار پکار کر کہا۔ اے پسر کاہلیہ امیر کے پاس چل نہیں تو واللہ وہ تجھے قتل کریں گے۔ ابن زبیر نے اس دن کو رات گئے تک یہ کہہ کہہ کر ٹالا کہ میں ابھی آتا ہوں۔ جب ان لوگوں نے شدت کی تو یہ کہا "پے در پے تم لوگوں کے آنے سے اور میرے پاس اتنے لوگوں کو بھیجنے سے بخدا مجھے کھٹکا ہو گیا ہے تم لوگ میرے ساتھ جلدی نہ کرو۔ میں خود امیر کے پاس کسی کو بھیجتا ہوں کہ ان کی رائے ان کا حکم معلوم ہو۔ یہ کہہ کر انہوں نے اپنے بھائی جعفر بن زبیر کو امیر کے پاس بھیجا۔ انہوں نے جا کر کہا۔ خدا کے واسطے عبداللہ پر شدت کرنے سے باز آئیے۔ آپ نے پے در پے لوگوں کو بھیج کر انہیں اندیشہ مند و خائف کر دیا ہے۔ صبح کو انشاء اللہ وہ آپ کے پاس آ جائیں گے۔ اپنے لوگوں کو حکم دیجئے کہ ہمارے مکان پر چلے آئیں۔" ولید نے اپنے لوگوں کو بلا لیا وہ سب چلے آئے۔

عبداللہ بن زبیرؓ کا فرار ابن زبیر رات ہی کو گھر سے نکل کر فرع کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کے بھائی جعفر کے سوا کوئی شخص ساتھ نہ تھا۔ بڑے رستہ کو تعاقب کے خوف سے انہوں نے ترک کیا۔ اور مکہ کی طرف چلے۔ صبح ہوئی تو ولید نے ان کے پاس کسی کو بھیجا۔ معلوم ہوا کہ وہ نکل گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن زبیر کا تعاقب

مروان نے کہا۔ میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ ابن زبیر مکہ کی طرف جانے میں ہرگز نہ چوکے گا۔ اور ابن زبیر کے تعاقب میں لوگوں کو روانہ کیا۔ یزید کے خادموں میں سے ایک سوار کو اسی سواروں کے ساتھ اس کام کے لیے بھیجا۔ وہ ابن زبیر کو ڈھونڈتے پھرے نہ پا سکے واپس چلے آئے۔ دن پھر ابن زبیر کے ڈھونڈنے میں حسین کو بھولے رہے۔ شام کے وقت ان کے پاس لوگوں کو بھیجا۔ انہوں نے کہا صبح ہونے دو پھر دیکھا جائے گا۔ شب بھر کے لیے وہ خاموش ہو رہے۔ اصرار نہیں کیا۔

امام حسینؓ کی روانگی مکہ

حسینؓ اسی رات کو یعنی رجب ۶۰ھ کی اٹھائیسویں اتوار کی شب کو مدینہ سے نکل گئے۔ ابن زبیر اس سے ایک شب پہلے روز شنبہ کی رات کو نکلے تھے اور فرع کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ جعفر بھائی کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے کہ مبرقع حنظلی کا یہ شعر زبان سے نکلا۔

"جو شخص ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اس پر ایسی رات بھی آنے والی ہے کہ اپنے جگر گوشوں کا داغ دل پر اٹھائے ہو۔"

یہ سن کر عبداللہ نے کہا سبحان اللہ بھائی اس کے شعر پڑھنے سے تمہارا کیا مطلب تھا۔ جعفر نے کہا بھائی واللہ کسی ایسی بات کا مجھے خیال نہ تھا جو آپ کو ناگوار ہو۔ عبداللہ نے کہا بلا ارادہ تمہاری زبان پر یہ شعر آگیا تو اور بھی زیادہ ناگوار ہونے کی بات ہے۔ وہ اسے فال بد سمجھے۔ حسین اپنے بیٹوں کو بھائیوں کو بھتیجوں کو اور محمد بن حنیفہ کے سوا تمام اہل بیت کو لے کر نکلے تھے۔

محمد بن حنفیہ اور امام حسینؓ کی گفتگو

محمد بن حنفیہ نے کہا بھائی تمام خلق میں آپ سے بڑھ کر کسی کو میں دوست و معزز نہیں رکھتا۔ اور خیر خواہی کا کلمہ آپ سے بڑھ کر کسی کے لیے دنیا میں میرے منہ سے نہیں نکلے گا۔ آپ اپنے لوگوں کے ساتھ یزید بن معاویہؓ سے اور سب شہروں سے جہاں تک ہو سکے الگ رہیئے۔ اور اپنے قاصدوں کو لوگوں کے پاس بھیجئے کہ وہ آپ سے بیعت کریں۔ اگر لوگ آپ سے بیعت کر لیں تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے اگر کسی دوسرے کی بیعت پر وہ متفق ہو جائیں تو اس میں آپ کے دین و عقل و مروت و فضل کو خدا کوئی ضرر نہیں پہنچنے دے گا۔ ان شہروں میں سے کسی شہر میں لوگوں کی کسی جماعت میں آپ کے جانے سے مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ ان میں اختلاف پڑ جائے۔ ایک گروہ آپ کے ساتھ ہو دوسرا آپ کے خلاف ہو۔ کشت و خون کی نوبت آئے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلے آپ کی طرف برچھیوں کا رخ ہو جائے۔ اور آپ سا شخص جو شرف ذاتی و خاندانی میں بہترین عالم ہے بہت آسانی کے ساتھ خون اس کا بہایا جائے اور سب اہل و عیال تباہی میں مبتلا ہوں۔"

محمد بن حنفیہ کا مشورہ

حسین نے کہا پھر میں کدھر جاؤں بھائی۔ کہا" آپ مکہ میں اتر پڑیئے۔ وہاں اطمینان حاصل ہو جائے تبھا۔ اور اگر تشویش کا سامنا ہو تو وہاں ریگستانوں اور کوہستانوں کی طرف نکل جایئے۔ ایک مقام کو چھوڑیئے دوسری زمین کی طرف آیئے۔ دیکھتے رہیئے کہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہے۔ اور اس وقت آپ کی رائے کیا قرار پاتی ہے۔ تمام امور کو سامنے کے رخ سے دیکھئے تو زیادہ تر قرین صواب اور مقتضائے عقل کی بات ہے۔ اور اس سے بڑھ کر مشکل کا سامنا کسی امر میں نہیں ہے کہ الٹے رخ سے اس پر نظر کی جائے۔" محمد بن حنفیہ کے مشورہ کو سن کر جواب دیا۔ کہ" بھائی تم نے خیر خواہی و شفقت کا لحاظ کہا امید یہی ہے کہ تمہاری رائے درست اور موافق ہو گی۔"

ابو سعید مقبری کی روایت

ابو سعید مقبری کہتا ہے میں نے مسجد میں حسین کو آتے ہوئے دیکھا دو شخصوں کے درمیان چل رہے تھے۔ کبھی اس طرف بوجھ ڈال دیتے تھے کبھی اس طرف اور (یزید) بن مفرغ کے یہ دو شعر زبان پر تھے۔ مضمون یہ تھا۔

شہسواری کا پھر میں نام نہ لوں — پھر نہ رکھوں یزید نام اپنا
میں گوارا کروں اگر ذلت — ایسے جینے کو ہے سلام اپنا

اسی وقت میں نے دل میں کہا واللہ یہ کچھ اور ہی ارادہ رکھتے ہیں جو یہ شعر پڑھے۔ ابھی دو ہی دن گذرے تھے کہ سنا وہ مکہ روانہ ہو گئے۔

عبداللہ بن عمرؓ کا بیعت سے انکار

اب ولید نے عبداللہ بن عمر کو بلا بھیجا اور کہا یزید سے بیعت کرو۔ کہا سب لوگ جب بیعت کر لیں گے تو میں بھی بیعت کروں گا۔ ایک شخص بول اٹھا تمہیں بیعت کرنے سے کون سا امر مانع ہے۔ تم یہی چاہتے ہو کہ لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو۔ کشت و خون ہو۔ سب فنا ہو جائیں۔ جب یہ مصیبت گذر جائے تو سب کہیں اب تو عبداللہ بن عمر کے سوا کوئی باقی نہیں رہا ان سے بیعت اب لو۔" عبداللہ نے کہا میں یہ نہیں چاہتا کہ کشت و خون ہو۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ لوگوں میں اختلاف پیدا ہو۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ سب لوگ فنا ہو جائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں انتظار ہی کرتا ہوں کہ سب لوگ بیعت کر لیں گے اور میرے سوا کوئی باقی نہ رہے گا تو میں بھی بیعت کر لوں گا۔ غرض عبداللہ بن عمر کو ان کے حال پر چھوڑ دیا۔ کوئی ان کو ٹوکتا تادھمکاتا بھی نہ تھا۔

امام حسینؓ کی مکہ میں آمد ابن زبیر مکہ میں پہنچ گئے۔ وہاں عمرو بن سعید حاکم تھا۔ ابن زبیر داخل ہوئے تو کہا میں پناہ لینے آیا ہوں۔ لوگوں کے ساتھ نماز اور اعمال میں شریک نہ ہوتے تھے۔ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کنارے توقف کرتے تھے، سب کے بعد انہیں ساتھیوں کے ساتھ نماز و اعمال بجالاتے تھے۔ حسین جب مکہ کی طرف چلے تو یہ آیت پڑھی فخرج منھا خائفا یترقب قال رب نجنی من القوم الظالمین (موسیٰ) بیم و امید کی حالت میں شہر سے نکلے کہا پروردگار ظالم قوم کے ہاتھ سے مجھے نجات دے۔ جب مکہ میں حسین داخل ہوئے تو یہ آیت پڑھی فلما توجہ تلقاء مدین قال عسیٰ ربی ان یھدینی سواء السبیل یعنی جب موسیٰ مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو کہا امید ہے کہ میرا مالک مجھے سیدھے رستہ پر لگا دے۔

ولید بن عتبہ کی معزولی اسی سال رمضان میں ولید بن عتبہ کو مدینہ سے یزید نے معزول کر کے عمرو بن سعید اشدق کو مقرر کیا۔ عمرو بن سعید رمضان میں مدینہ میں داخل ہوا۔

واقدی کہتا ہے کہ معاویہ کی خبر مرگ اور یزید کا بیعت کا حکم جب ولید کو پہنچا ہے تو ابن عمر مدینہ میں نہ تھے۔ اور ابن زبیر و حسین کو جب بیعت کے لیے بلایا تو انہوں نے انکار کیا اور اسی رات کو مکہ روانہ ہو گئے۔ ابن عباس و ابن عمر مکہ سے آ رہے تھے وہ ان کو راہ میں ملے اور پوچھنے لگے کہ کیا خبر ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ موت معاویہؓ اور بیعت یزید۔ ابن عمر نے کہا تم دونوں خدا سے ڈرو جماعت مسلمین سے علیحدہ نہ ہو۔ پھر ابن عمر مدینہ میں چلے آئے وہیں ٹھہرے رہے۔ کچھ دنوں تک انتظار کرتے رہے۔ جب تمام شہروں کی بیعت کا حال ان کو معلوم ہوا تو ولید بن عتبہ کے پاس آ کر انہوں نے بھی بیعت کر لی اور ابن عباس نے بھی۔

امیر مدینہ عمرو بن سعید عمرو بن سعید بن عاص اشدق رمضان ۶۰ھ میں مدینہ میں داخل ہوا۔ اہل مدینہ سے ملاقات کو گئے۔ دیکھا کہ وہ لوگ ایک بزرگ منش اور خوش بیان آدمی ہیں اس درمیان میں یزید و ابن زبیر کے درمیان قاصدوں کی آمد و رفت کے بات چیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاری رہی۔ آخر کو یزید نے قسم کھائی کہ جب تک ابن زبیر زنجیر میں جکڑا ہوا میرے سامنے نہ آئے گا۔ اس کی کوئی بات میں نہ مانوں گا۔ حارث بن خالد مخزومی نماز پر مقرر تھے ابن زبیر نے ان کو منع کر دیا۔ اس پر یزید نے عمرو بن سعید کو لکھ بھیجا کہ ابن زبیر کی طرف لشکر روانہ کرے۔

رئیس شرطہ عمرو بن زبیر کے مظالم

عمرو بن سعید جب مدینہ میں آیا ہے تو اس نے اس خیال سے عمرو بن زبیر کو رئیس شرطہ مقرر کیا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ عبداللہ بن زبیر میں اور اس میں بغض و عداوت ہے۔ اسی خیال سے اس کو اشدق نے اہل مدینہ میں سے کچھ لوگوں کے پاس بھیجا تو اس نے جا کر بہت بری طرح ان کو مارا پیٹا۔ اس نے جن لوگوں کو عبداللہ بن زبیر کے ہوا خواہوں میں دیکھا ان کو پٹوا ڈالا۔ منذر بن زبیر اس کا بیٹا محمد بن منذر، عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث عثمان بن عبداللہ بن حکیم۔ خبیب بن عبداللہ بن زبیر، محمد بن عمار بن یاسر۔ ان سب لوگوں میں سے کسی کو چالیس کسی کو پچاس کسی کو ساٹھ کوڑے لگائے۔ عبدالرحمٰن بن عثمان، عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہل کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر اس کے ہاتھ سے جان بچا کر مکہ بھاگ گئے۔ عمرو بن سعید نے اس سے پوچھا کہ تمہارے بھائی کے مقابلہ میں کون شخص یہاں سے جائے گا۔ کہا اس کی سرکوبی کے لیے مجھ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا۔[1]

ابن سعید کی مکہ پر فوج کشی

اہل مدینہ کے آزاد غلاموں سے ایک انبوہ عمرو بن زبیر کے ساتھ ہوا۔ انیس بن عمرو اسلمی سات سو جنگ جویوں کو ساتھ لے کر شریک ہوا۔ عمرو نے مقدمۃ الجیش کر کے اسے روانہ کیا۔ اس نے مقام جُوف میں جا کر لشکر ڈالا۔ اس وقت مروان نے ابن سعید سے آ کر کہا۔ مکہ پر حملہ نہ کرو خدا سے ڈرو خانہ کعبہ کی بے حرمتی کرنے سے بچو۔ ابن زبیر سے درگزر کرو وہ بوڑھا ہو گیا ہے۔ ساٹھ برس سے زیادہ اس کی عمر ہو چکی۔ اور وہ ضدی آدمی ہے۔ اور تم اسے قتل نہ کرو تو بخدا وہ خود مرنے کو ہے۔" اس پر عمرو بن زبیر بول اٹھا کہ واللہ ہم تو خانہ کعبہ کے اندر اس سے جدال و قتال کریں گے کسی کو ناگوار ہو تو بلا سے۔" مروان نے

---

[1] فاخرج لاھل الدیوان عشرات یعنی دفتر والوں کے لیے عشرات نکالے مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کسی کو دس کسی کو بیس کسی کو نوّے تک دئے۔ یہ لوگ بھی شاید عمرو بن زبیر کے ساتھ نکلے۔ مترجم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ امر بہت ناگوار ہے۔

عمرو بن زبیر کا خط بنام عبداللہ بن زبیر

غرض انیس روانہ ہو کر مقام ذی طویٰ میں اور عمرو بن زبیر مقام ابطح میں اترا۔ یہاں سے عمرو بن زبیر نے اپنے بھائی کو لکھا خلیفہ کی قسم کو پورا کر اپنی گردن میں چاندی کی ہلکی سی زنجیر جو دکھائی بھی نہ دے ڈال لے۔ لوگ کا ہیکو آپس میں لڑیں۔ خدا سے ڈر کہ تو اس شہر میں ہے جہاں جنگ و جدال حرام ہے۔ ابن زبیر نے کہا میرے تیرے مقابلہ مسجد الحرام میں ہوگا۔

عبداللہ بن صفوان

ابن زبیر نے عبداللہ بن صفوان جمحی کو ذی طویٰ کی طرف سے انیس کے مقابلہ میں روانہ کیا۔ عبداللہ بن صفوان کے ساتھ وہ لوگ بھی سب شریک ہو گئے جو بیرون مکہ مقیم تھے۔ انیس پر حملہ کیا۔ اور جنگ میں اسے شکست فاش دی۔ عمرو کے لشکر میں سے ایک جماعت نے اس کا بھی ساتھ چھوڑ دیا۔ اور وہ علقمہ کے گھر میں چلا گیا۔ اس کا بھائی عبیدہ بن زبیر اس سے ملنے کو آیا اور اسے پناہ دی۔ پھر عبداللہ بن زبیر سے جا کر کہا کہ میں نے عمرو کو پناہ دے دی۔ عبداللہ نے کہا کیا لوگوں کے مظالم سے تم نے اسے پناہ دے دی۔ یہ تو کسی طرح مناسب نہیں۔

عبداللہ بن صفوان کی رہائی

ایک روایت یہ ہے کہ عمرو بن زبیر اور انیس بن یزید کے حکم سے مدینہ سے روانہ ہوئے تھے۔ عمرو کوہ صفا کے قریب اپنے مکان میں اور انیس ذی طویٰ میں اترا۔ عمرو نماز پڑھا یا کرتا تھا اور عبداللہ بن زبیر بھی سب کے ساتھ اس کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ وہاں سے دونوں بھائی ہاتھ میں ہاتھ انگلیوں میں انگلیاں ڈالے ہوئے نکلتے تھے قریش میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جو عمرو بن زبیر سے ملنے کو نہ آیا ہو۔ بس ایک عبداللہ بن صفوان تھا کہ نہیں آیا تھا۔ اس پر عمرو نے کہا تعجب ہے کہ عبداللہ بن صفوان میرے پاس نہیں آیا۔ واللہ اگر میں اٹھ کھڑا ہوں گا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ساتھ قبیلہ بنی جمح اور ان کے سوا ابھی جو لوگ اس کے شرکا رہیں میرے مقابلہ میں کچھ ہستی نہیں رکھتے۔ یہ کلمہ اس کی زبان سے نکلا تھا کہ حریف کے کان تک پہنچ گیا۔ وہ برافروختہ ہوا۔ اور عبداللہ بن زبیر سے کہنے لگا۔ کہ تم تو اپنے بھائی کی سلامتی مناتے ہو۔ ابن زبیر نے کہا۔ ابو صفوان بخدا میں اور اس کی سلامتی مناؤں۔ واللہ ایک چیونٹی بھی اس کے استیصال کرنے میں میرا ساتھ دیتی تو میں اس سے بھی مدد مانگتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن زبیر کی گرفتاری

اس پر ابن صفوان نے کہا۔ انیس کی طرف سے میں تم کو مطمئن کئے دیتا ہوں۔ اپنے بھائی کی طرف سے تم مجھ کو مطمئن کر دو۔ ابن زبیر نے اس سے اقرار کر لیا۔ اور ابن صفوان انیس کے درپے ہو کر ذی طویٰ کی طرف روانہ ہوا۔ اہل مکہ کا ایک انبوہ کثیر اور بہت سے اعوان و انصار کو ساتھ لیے ہوئے انیس کے لشکر پر جا پڑا اسے شکست دی اس کے ساتھیوں کو پراگندہ کر دیا۔ جو بھاگا اسے قتل کیا جو زخمی ہو گئے تھے۔ انہیں امان دی۔ اور مصعب بن عبدالرحمٰن عمرو کے استیصال کرنے کو روانہ ہوا۔ اس کی ساری جمعیت اسے چھوڑ کر پراگندہ ہو گئی۔ حریف عمرو کے گرفتار کرنے کو پہنچ گیا۔ اس وقت عبیدہ بن زبیر نے اوپر سے کہا آؤ میں تمہیں پناہ دیتا ہوں۔ اور عبداللہ بن زبیر سے آ کر کہا۔ میں نے عمرو کو پناہ دی ہے آپ بھی اسے پناہ دے دیجئے۔ عبداللہ نے پناہ دینے سے انکار کیا اور جس جس شخص کو عمرو نے مدینہ میں پٹوایا تھا۔ ان سب کے قصاص میں عبداللہ نے عمرو کو پٹوایا۔ پھر زندان عازم میں اسے قید کیا۔

ابن زبیر کے متعلق یزید کی قسم

یہ بھی روایت ہے کہ ذیقعدہ ۶۰ھ میں عمرو بن سعید حاکم ہو کر مدینہ میں آیا۔ اس نے عمرو بن زبیر کو رئیس شرطہ مقرر کر کے یہ بات کہی کہ امیر المومنین نے قسم کھائی ہے کہ ابن زبیر جب تک زنجیروں میں جکڑا ہوا میرے سامنے نہ لایا جائے گا اس کی بیعت میں نہ قبول کروں گا۔ امیر المومنین کی قسم کا پورا کرنا ضرور ہے۔ میں چاندی یا سونے کی ہلکی سی زنجیر بنوا دوں گا اس پر کلاہ برنس وہ پہن لے۔ زنجیر چھپ جائے گی جھنکار سنائی دے گی۔

مکہ پر فوج کشی پر ابو شریح کی مخالفت

عمرو بن سعید جب عبداللہ بن زبیر سے قتال کرنے پر مقرر ہوا ہے تو ابو شریح نے اس سے کہا اہل مکہ سے قتال نہ کر میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ خدا نے ایک ساعت کے لیے مکہ میں قتال کرنے کی مجھے اجازت دی تھی۔ جب وہ ساعت گذر گئی تو پھر وہاں سے حرام ہو گیا۔ عمرو نے ان کے کہنے کی سماعت نہ کی اور کہا اے شیخ تم سے زیادہ حرمت مکہ کو ہم جانتے ہیں۔ اب عمرو نے عمرو بن زبیر و انیس و زید غلام محمد بن عبداللہ کے ساتھ دو ہزار آدمی روانہ کئے اہل مکہ نے ان سے مقابلہ کیا۔ انیس بن عمرو و مہاجر مولا سے قلمس اور ان کے ساتھ بہت سے لوگ مارے گئے۔ اور عمرو کے لشکر کو بھی شکست ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن زبیر کا خاتمہ

عبیدہ نے اپنے بھائی عمرو سے کہا کہ تمہارا میں ضامن ہوں اور تمہیں پناہ دیتے کا میں ذمہ کرتا ہوں اور اسے لیے ہوئے عبداللہ بن زبیر کے پاس آیا۔ عبداللہ نے پوچھا۔ او خبیث تیرے چہرہ پر یہ خون کیسا ہے۔ عمرو نے جواب میں یہ شعر پڑھا۔

"ہم لوگوں کے زخم ایڑیوں کی طرف خون چکاں نہیں ہوتے ہاں قدموں کی طرف لہو ٹپکاتے ہیں"

عبداللہ نے اسے قید کر لیا اور عبیدہ کے ذمہ کو توڑ ڈالا اور کہا کیا میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ اس فاسق کو پناہ دو جو خدا کی حرام کی ہوئی باتوں کو حلال سمجھتا ہے۔ اس کے بعد عمرو نے جن جن لوگوں کو ٹھکرایا تھا ان سب کا بدلہ اس سے لیا۔ البتہ مسند اور اس کے بیٹے نے اپنا بدلہ لینے سے انکار کیا اور عمرو کو ٹھکرانے ہی کی راہ میں مر گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۹

مُسلم بن عقیل

مسلم بن عقیل کی روانگی کوفہ

حسین بن علی مکہ میں تھے کہ ان کے پاس اہل کوفہ اور ان لوگوں کے قاصد یہ پیام لے کر آئے کہ "ہم سب لوگ آپ پر بھروسا کئے بیٹھے ہیں۔ ہم نماز جمعہ میں والیِ کوفہ کے ساتھ شریک نہیں ہوتے۔ آپ ہم لوگوں میں آجائیے" اس زمانہ میں نعمان بن بشیر انصاری والی کوفہ تھے۔ حسین نے مسلم بن عقیل اپنے ابن عم کو بلا بھیجا۔ ان سے کہا۔ تم کوفہ روانہ ہو جاؤ اور دیکھو یہ لوگ مجھے کیا لکھ رہے ہیں اگر وہ سچ لکھ رہے ہیں تو میں وہاں چلا جاؤں۔ مسلم وہاں سے روانہ ہو کر مدینہ میں آئے۔ یہاں دو رہبروں کو ساتھ لے کر کوفہ کی طرف چلے۔ دونوں راہبر صحرا کی طرف سے لے چلے راہ میں ان میں سے ایک مارے پیاس کے مر گیا۔ مسلم نے حسین کو لکھا کہ اس سفر سے مجھے معاف رکھیئے۔ حسین نے یہی لکھا کہ تم کوفہ جاؤ۔

مسلم بن عقیل کی کوفہ میں آمد

مسلم آگے بڑھے اور کوفہ تک پہنچ گئے۔ وہاں ایک شخص کے یہاں اتر پڑے جس کا نام ابن عوسجہ تھا۔ ان کے آنے کا اہل کوفہ میں چرچا ہوا۔ تو لوگ آن آن کر ان سے بیعت کرنے لگے۔ تیرہ ہزار آدمی نے بیعت کی۔ یزیدیوں میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر نعمان بن بشیر سے کہا۔ یا تو تم کمزور ہو یا کم زور بنتے ہو شہر میں خرابی پھیل رہی ہے۔ نعمان نے کہا۔ اگر طاعت خدا میں رہ کر میں کمزور سمجھا جاؤں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ معصیت خدا میں رہ کر صاحب قوت کہلاؤں۔ میں ایسا شخص نہیں ہوں کہ جس بات پر خدا نے پردہ ڈال دیا ہے میں اس کا پردہ فاش کر دوں" اس نے نعمان کی یہ تقریر یزید کو لکھ بھیجی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امارت کوفہ پر ابن زیاد کا تقرر

یزید نے اپنے ایک غلام آزاد کو بلایا سرجون اس کا نام تھا۔ اور وہ اسی سے مشورہ کیا کرتا تھا۔ اور سب حال اس سے بیان کیا۔ سرجون نے کہا اگر معاویہ زندہ ہوتے تو آپ ان کی بات کو قبول کر لیتے۔ یزید نے کہا ہاں کہا پھر میری بات کو مانیے۔ کوفہ کے لیے عبیداللہ بن زیاد سے بہتر کوئی نہیں۔ اسی کو وہاں کی حکومت دیجئے اس نے پہلے یزید عبیداللہ سے ناراض تھا چاہتا تھا کہ اسے حکومت بصرہ سے بھی معزول کر دے اب اسے لکھ بھیجا کہ میں تم سے خوش ہوں اور میں نے بصرہ کے ساتھ کوفہ کی حکومت بھی تم کو عطا کی۔ اور یہ لکھا کہ مسلم بن عقیل کا پتہ لگائے وہ ہاتھ آجائیں تو ان کو قتل کر دیئے۔ عبیداللہ روسائے بصرہ کو ساتھ لیے ڈھانٹا باندھے ہوئے کوفہ میں وارد ہوا۔ جس مجمع کی طرف سے گذرتا تھا اور سلام علیکم کہتا تھا۔ جواب میں لوگ علیک السلام یا بن بنت رسول اللہ کہتے تھے۔ ان لوگوں کو شبہ حسینؓ بن علیؓ کا تھا۔

بنی تمیم کے غلام کی مخبری

عبیداللہ قصر میں آکر اترا اور اپنے ایک غلام آزاد کو بلا کر تین ہزار (درہم) اسے دیئے۔ اور کہا۔ جاؤ اور اس شخص کا پتہ لگاؤ جس سے اہل کوفہ بیعت کر رہے ہیں۔ اس سے یہی کہنا کہ میں حمص سے اسی بیعت کے لیے آیا ہوں اور یہ مال اسے دے دینا کہ اس سے زور پیدا کرے۔" اسی طرح لطف و دل دہی وہ کرتا رہا آخر اہل کوفہ میں سے ایک پیر مرد کے پاس جو بیعت کیا کرتا تھا اسے کسی نے پہنچا دیا۔ یہ اس سے ملا اور سب حال بیان کیا۔ شیخ نے کہا تمہارے ملنے سے میں خوش بھی ہوا اور رنج بھی مجھے ہوا۔ خدا نے تم کو ہدایت کی اس سے تو دل خوش ہوا مگر ہمارا کام ابھی تک استحکام کو نہیں پہنچا اس سبب سے ملال ہوا۔ یہ کہہ کر وہ شیخ غلام کو اندر لے گیا۔ مال اس سے لے لیا اور اس سے بیعت لی۔ غلام نے عبیداللہ کے پاس آکر سب حال کھول دیا۔ عبیداللہ جب کوفہ میں آیا تو مسلم ابھی تک جس گھر میں تھے اسے چھوڑ کر ہانی بن عروہ مرادی کے گھر میں چلے آئے۔ اور حسینؓ بن علیؓ کو لکھ بھیجا کہ بارہ ہزار کوفیوں نے بیعت کر لی ہے آپ ضرور تشریف لائیے۔

ہانی بن عروہ کی طلبی

ادھر عبیداللہ نے روسائے کوفہ سے پوچھا کہ سب لوگوں کے ساتھ ہانی بن عروہ میرے پاس کیوں نہیں آئے۔ یہ سن کر محمد بن اشعث اپنی برادری کے لوگوں کو لیے ہوئے ہانی کے پاس آیا۔ دیکھا کہ وہ دروازہ کے باہر ہی ہیں۔ ان سے کہا کہ حاکم نے ابھی تمہارا ذکر کیا اور یہ کہا کہ انہوں نے آنے میں بہت تاخیر کی۔ تم کو اس کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانا چاہیئے۔ یہ لوگ اسی طرح اصرار کرتے رہے۔ آخر ہانی سوار ہو کر ان لوگوں کے ساتھ عبیداللہ کے پاس چلے آئے۔ اس وقت قاضی شریح بھی وہاں موجود تھے۔ ہانی کو دیکھ کر عبیداللہ نے شریح سے کہا۔ لو اجل گرفتہ اپنے پاؤں سے ہمارے پاس چلا آیا۔ ہانی نے جب اسے سلام کیا تو کہنے لگا بتاؤ مسلم کہاں ہیں۔ ہانی نے کہا میں نہیں جانتا۔

ہانی بن عروہ کی گرفتاری

عبیداللہ نے اپنے غلام کو جو درہم لے کر گیا تھا بلایا۔ جب وہ ہانی کے سامنے آیا تو یہ اسے دیکھ کر متحیر ہو گئے۔ کہنے لگے امیر کا خدا بھلا کرے واللہ مسلم کو میں نے اپنے گھر میں نہیں بلایا وہ خود سے آئے اور اپنے تئیں میرے اوپر ڈال دیا۔ عبیداللہ نے کہا ان کو میرے پاس لاؤ۔ ہانی نے جواب دیا واللہ اگر میرے پاؤں کے نیچے وہ چھپے ہوئے ہوتے تو میں وہاں سے قدم نہ سرکاتا۔ عبیداللہ نے حکم دیا کہ اسے میرے قریب لاؤ۔ ہانی کو اس کے قریب لے کر گئے۔ اس نے ان پر ایک ایسی ضرب لگائی کہ جھوں ان کی زہر آلود ہو گئی۔ ہانی نے ایک سپاہی کی تلوار کی طرف ہاتھ بڑھایا کہ اسے میان سے نکالیں۔ مگر لوگوں نے روک لیا۔ عبیداللہ نے کہا تمہارا قتل کرنا خدا نے اب حلال کر دیا۔ یہ کہہ کر قید کا حکم اس نے دیا۔ اور قصر کی ایک جانب وہ محبوس کر دیئے گئے۔

قصر ابن زیاد کا محاصرہ

ایک روایت یہ ہے کہ جو شخص عبیداللہ کے پاس ہانی کو لے کر آیا وہ عمرو بن حجاج زبیدی تھا۔ ..... [1] ہانی اس حالت میں تھے کہ یہ خبر

---

[1] اس مقام پر طبری میں ذیل کی عبارت ہے حدثنا عمارۃ فجلس فی مجلس ابن زیاد فحدث قال طرقت الیوم حمرا فاصبت منہا حمارا فعقرتہ قال لہ عمرو بن الحجاج الزبیدی ان حمارا تعقرہ انت لحمار حائن فقال الا اخبرک یا حین من ھذا کلہ رجل جیئ بابیہ کافرا الی رسول اللہ صلعم فامر بہ ان یضرب عنقہ فقال یا محمد من الصبیۃ قال النار۔ فانت من الصبیۃ وانت فی النار۔ قال فضحک ابن زیاد ۱۲۔ یعنی عمارہ ابن زیاد کی مجلس میں تھا اس نے ذکر کیا کہ میں نے آج وحشی گدھوں کا تعاقب کیا ایک گدھا میری زد پر آ گیا میں نے اسے زخمی کر دیا یہ سنکر ابن حجاج نے کہا تم نے جس گدھے پر وار کیا وہ بیشک اجل رسیدہ تھا۔ پھر کہا اس سے بڑھکر ایک اجل رسیدہ کا ذکر کروں رسول اللہ صلعم کے پاس ایک کافر اپنے باپ کے ساتھ لایا گیا آپ نے اس کی گردن مارنیکی حکم دیا تو کہنے لگا اے محمدؐ بچوں کے سر پر کون رہیگا آپ نے فرمایا جہنم تو انہیں بچوں میں سے ہے اور تو جہنم میں جائیگا یہ سنکر ابن زیاد ہنسنے لگا ۱۲ مترجم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبیلہ مذحج کو پہنچ گئی۔ قصر ابن زیاد کے دروازہ پر ایک شور بلند ہوا۔ وہ سن کر پوچھنے لگا یہ کیا ماجرا ہے لوگوں نے کہا مذحج کے لوگ ہیں۔ ابن زیاد نے شریح سے کہا آپ ان لوگوں کے پاس جاکر انہیں مطلع کیجئے کہ میں نے کچھ گفتگو کرنے کے لیے ہانی کو فقط قید کیا ہے اور اپنے آزاد غلاموں میں سے ایک غلام کو حاسوسی کے لیے بھیجا کہ دیکھ شریح کیا گفتگو کرتے ہیں۔ شریح کا گذر ہانی کی طرف سے ہوا تو ہانی نے کہا اے شریح خدا سے ڈر یہ شخص مجھے قتل کرنے کو ہے۔ شریح نے قصر کے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہا اے ان کے لیے کچھ ضرر پہنچنے کا اندیشہ نہیں امیر نے کچھ گفتگو کرنے کے لیے بس انہیں روک رکھا ہے۔ سب پکار اٹھے شریح سچ کہتے ہیں۔ تمہارے سردار کے لیے ضرر پہنچنے کا کچھ اندیشہ نہیں ہے۔ یہ سن کر وہ سب متفرق ہو گئے۔ مسلم کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے اشعار[1] کی منادی کرا دی اور اہل کوفہ میں سے چار ہزار آدمی ان کے پاس جمع ہو گئے۔

مسلم بن عقیل سے کوفیوں کی بدعہدی مسلم نے مقدمہ فوج کو آگے بڑھایا میمنہ و میسرہ کو درست کیا اور خود قلب لشکر میں آ کر عبیداللہ کی طرف رخ کیا۔ ادھر عبیداللہ نے رؤسائے اہل کوفہ کو بلا کر اپنے پاس خاص قصر میں جمع کیا۔ مسلم جب قصر کے دروازہ پر پہنچے تو تمام رؤسا قصر پر چڑھ کر اپنے اپنے برادری والوں کے سامنے آئے اور انہیں سمجھا سمجھا کر واپس کرنے لگے۔ اب لوگ مسلم کے پاس سے سرکنے لگے۔ شام ہونے تک پانسو آدمی رہ گئے۔ جب شب کی تاریکی پھیل گئی تو وہ بھی ساتھ چھوڑ کر چلے گئے۔ مسلم اکیلے گلیوں میں پھرتے پھرتے ایک مکان کے دروازہ پر بیٹھ گئے۔ ایک عورت نکل کر آئی تو اس سے پانی مانگا اس نے پانی لا کر پلا دیا اور پھر اندر چلی گئی۔ کچھ دیر کے بعد وہ پھر نکلی اور دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا بندۂ خدا تیرے یہاں بیٹھنے سے مجھے اندیشہ ہوتا ہے یہاں سے اٹھ جا۔ کہا مسلم بن عقیل میں ہی ہوں۔ کیا تمہارے یہاں پناہ لینے کی کوئی جگہ ہے۔ اس عورت نے کہا اندر چلے آؤ جگہ ہے۔

مسلم بن عقیل کی گرفتاری اس عورت کا لڑکا محمد بن اشعث کے خانہ زادوں میں تھا۔ اسے

---

[1] شعار سے وہ مقرر کیے ہوئے الفاظ مراد ہیں کہ جب وہ پکارے جائیں تو سب لشکر اپنے کام پر آمادہ ہو جائیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو یہ سال معلوم ہوا تو ابن اشعث سے جا کر کہہ آیا۔ اس نے جا کر عبید اللہ کو خبر کر دی۔ عبید اللہ نے اپنے صاحب شرطہ عمرو بن حریث مخزومی کو روانہ کیا اور محمد بن اشعث کے لڑکے عبدالرحمٰن کو اس کے ساتھ کر دیا۔ مسلم کو خبر ہوئی کہ گھر کو سپاہیوں نے گھیر لیا ہے انہوں نے یہ دیکھ کر تلوار اٹھائی اور باہر آ کر قتال میں مصروف ہوئے۔ عبدالرحمٰن نے کہا۔ تمہارے لیے امان ہے۔ انہوں نے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا۔ اور وہ ان کو لیے ہوئے عبید اللہ کے پاس آیا۔ عبید اللہ کے حکم سے قصر کی چوٹی پر ان کو لے گئے وہاں ان کی گردن ماری اور لاش لوگوں کے سامنے باہر پھینک دی۔ پھر اس نے حکم دیا لوگ ہانی کو گھسیٹتے ہوئے گھورے پر لے گئے اور وہاں ان کو سولی دے دی۔ اس حال کو ان لوگوں کے شاعر نے نظم بھی کیا۔

امام حسین اور عبد اللہ بن مطیع میں گفتگو

اس سے زیادہ مفصل اور کامل بیان اس روایت میں ہے کہ حسینؓ شاہراہ کی طرف سے کہ روانہ ہوئے اہل حرم نے کہا آپ اس راہ کو چھوڑ دیتے تو اچھا تھا۔ دیکھئے ابن زبیر نے بھی تو یہی کیا۔ اگر کوئی دوڑ آپ کے پیچھے آتے تو آپ کو نہ پا سکے گی۔ حسین نے کہا واللہ میں تو اس راہ سے نہیں پھروں گا۔ جو خدا کو منظور ہے وہ ہوگا۔" اس راہ میں عبد اللہ بن مطیع حسین کو ملے انہوں نے پوچھا میری جان آپ پر نثار ہو کہاں کا ارادہ ہے۔ حسینؓ نے کہا۔ ابھی تو میں مکہ جاتا ہوں اس کے بعد حق تعالیٰ سے استخارہ کروں گا۔ ابن مطیع نے کہا حق تعالیٰ آپ کو خیریت سے رکھے۔ اور ہم لوگوں کو آپ پر تصدیق کر دے۔ مکہ جائیے تو وہاں سے کوفہ کا قصد ہرگز نہ کیجئے۔ وہ شہر نحس و شوم ہے۔ آپ کے پدر بزرگوار وہاں قتل ہوئے بھائی آپ کے وہیں بے کس اور بے بس ہو گئے۔ برچھی کا وار ان پر کیا گیا کہ جان جاتے جاتے بچی۔ آپ حرم کعبہ کو نہ چھوڑیئے۔ آپ ہی تو سید عرب ہیں۔ واللہ ملک حجاز میں کوئی آپ کا ہمسر نہیں۔ ہر طرف سے لوگ آپ کی طرف آئیں گے۔ میرے ماں باپ فدا ہو جائیں آپ پر حرم کعبہ سے نہ جدا ہو جئے گا۔ واللہ اگر آپ ہلاک ہو جائیں گے تو ہم سب لوگ آپ کے بعد غلام بنا لیے جائیں گے۔

اہل مکہ کی امام حسینؓ سے عقیدت

حسین آگے بڑھے مکہ میں جا کر اترے۔ وہاں کے لوگ اور زائرین کعبہ اور اہل آفاق آپ کی طرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متوجہ ہوئے اور آپ کے پاس آنے جانے لگے۔ ابن زبیر بھی وہاں موجود ہیں کعبہ سے ذرا جدا نہیں ہوتے تمام تمام دن نماز پڑھا کرتے طواف کیا کرتے۔ لوگوں کے ساتھ حسین کے پاس بھی آتے۔ آنے کی صورت یہ تھی کہ دو دن برابر آتے۔ پھر دو دن میں ایک دن آتے ایک دن نہیں۔ اور برابر انہیں رائے دیا کرتے۔

اور حسین سے بڑھ کر خدائی بھر میں کوئی شخص ان کو دو بھر نہ تھا۔ وہ جانتے تھے۔ کہ حسین کے ہوتے اہل حجاز کبھی مجھ سے بیعت نہ کریں گے نہ کبھی میری اطاعت کریں گے۔ مجھ گئے تھے کہ سب کی نگاہوں میں سب کے دلوں میں حسین کی عظمت اور ان کی طرف لوگوں کی رغبت مجھ سے بڑھ کر ہے۔ جب اہل کوفہ کو معاویہؓ کے ہلاک ہونے کی خبر پہنچی۔ تو عراق کے لوگ مضطرب ہو گئے یزید کے خیال سے۔ اور کہا حسین اور ابن زبیر نے بیعت نہیں کی دونوں آدمی مکہ میں چلے آئے۔ اس پر اہل کوفہ نے حسینؓ کو خط لکھا۔ اور نعمان بن بشیر ان سب کے امیر تھے۔

سلیمان بن صرد کا شیعان علی سے خطاب

سلیمان بن صرد کے مکان میں شیعہ جمع ہوئے معاویہ کے مر جانے کا ذکر کر کے سب نے خدا کا شکر کیا۔ ابن صرد نے کہا کہ معاویہ ہلاک ہو گیا اور حسین نے بیعت میں تامل کیا۔ اور وہ مکہ میں چلے آئے ہیں۔ تم لوگ ان کے اور ان کے والد کے شیعوں میں ہو۔ اگر تم ان کی نصرت اور ان کے دشمن سے جہاد کرنا چاہتے ہو تو ان کو لکھو۔ اور اگر تم کو اندیشہ ہو ڈھیلا ہونے کا یا بزدلی کرنے کا تو ان کو دھوکا دو سب نے کہا ہم ان کے دشمن سے قتال کریں گے اپنی جانیں ان پر نثار کریں گے۔ کہا اچھا ان کو لکھ بھیجو۔ خط لکھا گیا۔

امام حسینؓ کو کوفہ آنے کی دعوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حسین بن علی کو۔ سلیمان بن صرد اور مسیب بن نجبہ اور رفاعہ بن شداد اور حبیب بن مظاہر اور کوفہ کے شیعہ مومنین مسلمین کی طرف سے۔ سلام علیک ہم لوگ حمد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی سزاوار اور پرستش نہیں ہے۔ بعد اس کے شکر ہے اللہ کا کہ اس نے آپ کے سرکش و گمراہ دشمن کو خاک میں ملا دیا جس نے اس امت کی حکومت کو دبا لیا تھا غنائم کو چھین لیا تھا۔ ان کی بغیر مرضی ان کا حاکم بن بیٹھا تھا۔ نیک بندوں کو اس نے قتل کر ڈالا تھا اور بدکاروں کو رہنے دیا تھا۔ مال عمدا کو ظالموں میں دست بدست وہ پھرا رہا تھا۔ عذاب اس پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہو۔ جس طرح ثمود پر نازل ہوا۔ ہم لوگوں کا ہدایت کرنے والا کوئی نہیں۔ آپ تشریف لائیے۔ شاید آپ کی وجہ سے خدا ہم سب کو حق پر مجتمع کر دے۔ نعمان بن بشیر قصر امارت میں موجود ہیں ہم جمعہ میں ان کا ساتھ نہیں دیتے نہ عید گاہ میں ان کے ساتھ جاتے ہیں۔ ہمیں اتنا معلوم ہو جائے کہ آپ ہمارے پاس تشریف لا رہے ہیں تو ہم ان کو اس طرح نکال دیں کہ انہیں شام میں انشاء اللہ چلا جانا پڑے۔ والسلام ورحمۃ اللہ علیک۔

کوفیوں کے خطوط بنام امام حسینؓ

اس خط کو عبداللہ بن سمیع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ روانہ کیا اور انہیں حکم کیا کہ جلد پہنچا دیں۔ دونوں شخص بہ تعجیل روانہ ہوئے۔ یہ خط رمضان کی دسویں تاریخ مکہ میں حسین کو پہنچا۔ اس خط کے روانہ کرنے کے دو دن بعد اہل کوفہ نے قیس بن مسہر صیداوی اور عبدالرحمٰن بن عبداللہ ارحبی اور عمارہ بن عبید سلولی کے ہاتھ قریب قریب ترین خط روانہ کئے ایک شخص کی طرف سے دوسرا کی طرف سے۔ چار کی طرف سے۔ پھر دو دن کے بعد ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کے ہاتھ یہ خط روانہ کیا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حسین بن علی کو ان کے شیعہ مومنین ومسلمین کی طرف سے۔ جلد روانہ ہو جائیے لوگ آپ کے منتظر ہیں۔ سب کی رائے بس آپ ہی کے اوپر ہے۔ جلدی کیجئے جلدی کیجئے۔ والسلام علیک۔ اور شبث بن ربعی اور حجار بن ابجر اور یزید بن حارث اور یزید بن رویم اور عزرہ بن قیس اور عمرو بن حجاج زبیدی اور محمد بن عمیر تمیمی نے لکھا۔ نواحی کوفہ لکھ رہے ہیں۔ میوے پختہ ہو گئے ہیں۔ جتنے چھک رہے ہیں۔ آپ جب جی چاہے آئیے آپ کا لشکر یہاں تیار موجود ہے۔ یہ سب پیامبر ایک ہی وقت میں حضرت کے پاس پہنچے۔ آپ نے خطوں کو پڑھا پیامبروں سے لوگوں کا حال دریافت کیا۔ ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو جو سب پیامبروں کے آخر میں پہنچے تھے۔ آپ نے جواب لکھ کر دیا۔

امام حسینؓ کا خط بنام اہل کوفہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حسین بن علی کی طرف سے جماعت مومنین ومسلمین کو۔ ہانی اور سعید تم لوگوں کے خط لے کر میرے پاس آئے تمہارے مضامین میں یہ دونوں شخص سب کے آخر میں وارد ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ تم نے لکھا اور بیان کیا اور تم سب لوگوں کا یہ قول کہ ہمارا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے۔ آپ آئیے۔ شاید اللہ آپ کے سبب سے ہم کو حق و ہدایت پر مجتمع کر دے۔" مجھے معلوم ہوا۔ میں نے اپنے بھائی ابن عم کو جن پر مجھے بھروسا ہے۔ اور میرے اہل بیت میں ہیں تمہارے پاس روانہ کیا ہے۔ میں نے ان سے کہہ دیا ہے۔ تم لوگوں کا حال اور سب کی رائے وہ مجھے لکھ کر بھیجیں۔ اگر ان کی تحریر سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ تمہاری جماعت کے لوگ اور صاحبان فضل و عقل تم میں سے سب اس بات پر متفق الرائے ہیں جس امر کے لیے تمہارے قاصد میرے پاس آئے ہیں اور جو مضامین تمہارے خطوں میں میں نے پڑھے ہیں۔ تو میں بہت جلد انشاءاللہ تمہارے پاس چلا آؤں گا۔ اپنی جان کی قسم رہنما نے قوم وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جو قرآن پر عمل کرے عدل کو لیے رہے حق کا طرفدار ہو ذات خدا پر توکل رکھے والسلام۔"

ماریہ بنت سعد بصرہ میں ایک ضعیفہ بنی عبد قیس میں سے رہا کرتی تھی اس کا نام ماریہ بنت سعد یا بنت منقذ تھا۔ مذہب تشیع رکھتی تھی۔ کچھ دنوں تک بصرہ کے چند شیعی اس کے گھر میں جمع ہوا کئے۔ اس گھر سے یہ لوگ بہت مانوس تھے وہاں آکر باتیں کیا کرتے تھے اسی زمانہ میں ابن زیاد کو حسین کے اس طرف آنے کی خبر پہنچی۔ اس نے بصرہ میں اپنے عامل کو لکھ بھیجا۔ کہ نگہبان مقرر کرے اور راستہ روکے۔

یزید بن نبیط یزید بن نبیط بنی عبد قیس میں سے ایک شخص تھا اس نے حسین کے پاس چلے جانے کا عزم مصمم کر لیا۔ اس کے دس بیٹے تھے۔ ان سے کہا تم میں سے کون میرا ساتھ دیتا ہے۔ دو بیٹے اس کے عبداللہ و عبیداللہ ساتھ چلنے پر تیار ہوئے۔ اسی ضعیفہ کے گھر میں ابن نبیط نے اپنے دوستوں سے کہا۔ میں نے نکل جانے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے اب میں نکلتا ہوں۔ لوگوں نے کہا تیرے باب میں ابن زیاد کے اصحاب کی طرف سے ہمیں اندیشہ ہوتا ہے۔ اس نے کہا واللہ میرا ناقہ چل کھڑا ہو تو پھر مجھے کوئی نہیں پا سکتا۔

غرض وہ نکل گیا اور ناقہ اسے لے اڑا اور وہ حسین تک جا پہنچا۔ یعنی مقام اہیلج میں جہاں حسین فروکش تھے ابن نبیط وہاں آیا۔ ادھر حسین کو اس کے آنے کی خبر ہو گئی تھی وہ خود اس سے ملنے کے لیے اس کی فرودگاہ پر گئے ہوئے تھے۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ وہ تو تمہارے ہی منزل میں گئے ہوئے ہیں۔ یہ سنتے ہی وہ پھر واپس ہوا۔ یہاں حسین نے جو اسے دیکھا تو یہیں اس کے انتظار میں ٹھہرے رہے۔ مرد بصری نے دیکھا کہ آپ تو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خرد گاہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ پکارا وہ فضل خدا و رحمت باری! بڑی خوشی کی بات ہے" یہ کہہ کر اس نے سلام کیا سامنے بیٹھ گیا جس ارادے سے آیا تھا اسے بیان کیا۔ آپ نے اس کے لیے دعائے خیر کی پھر وہ آپ ہی کے ساتھ رہا یہاں تک کہ منزل مقصود تک پہنچا۔ آپ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوا۔ آپ ہی کے ساتھ وہ اور اس کے دونوں فرزند قتل ہو گئے۔

مسلم بن عقیل کے راہبروں کی موت

مسلم بن عقیل کو آپ نے بلا کر قیس بن مسہر صیداوی وعمارہ بن عبید سلولی وعبدالرحمٰن بن عبداللہ ازدی کے ساتھ روانہ کیا۔ خوف خدا و خشیت الٰہی و تقویٰ کرنے کا انہیں حکم کیا۔ اور یہ بات کہی کہ اگر دیکھنا لوگ مجتمع اور آمادہ ہیں تو بہت جلد اس امر کی اطلاع دینا۔ مسلم روانہ ہوئے۔ مدینہ میں پہنچے مسجد نبوی میں نماز پڑھی اپنے لوگوں سے رخصت ہوئے اس کے بعد بنی قیس کے دو راہبروں کو راہبری پر ٹھہرایا۔ یہ دونوں راہبروں کو لے کر چلے راستہ بھول گئے گم کردہ راہ ہو گئے شدت کی پیاس سب پر طاری ہوئی دونوں نے کہہ دیا کہ اس راستہ پر چلے جانا اچھا ہے جب تک کہ پانی ملے۔ پیاس کے مارے قریب تھا کہ مر جائیں۔ مسلم نے قیس بن مسہر کے ہاتھ حسین کو بطن خبیت سے خط لکھا کہ مدینہ سے دو راہبروں کو ساتھ لے کر میں نکلا تھا وہ راستہ میں بھٹک گئے۔ ہم سب پیاس کی تکلیف شدید میں مبتلا ہو گئے۔ دونوں راستہ بتانے والے بہت جلد مر گئے۔ ہم لوگ چلتے چلتے پانی تک پہنچ تو گئے مگر اس حالت میں کہ ذرا ذرا سی جان باقی تھی۔ پانی جس جگہ ملا ہے۔ اس مقام کا نام ہعشیق ہے۔ (یعنی تنگنائے) سفر کے ان واقعات سے مجھے وسواس ہوتا ہے اگر مناسب سمجھئے تو مجھے اس کام سے معاف رکھیے کسی اور کو بھیجئے والسلام" حسین نے جواب میں لکھا۔ مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں جبن تو تم میں نہیں پیدا ہو گیا کہ جس کام کے لیے میں نے تم کو بھیجا ہے۔ اس سے معافی چاہتے ہو۔ بس جدھر جانے کو میں نے تم سے کہہ دیا ہے اسی طرف جاؤ والسلام علیک" جس شخص کو یہ خط مسلم نے سنایا تھا اس سے کہتے تھے مجھے اپنے جان کا اس میں کچھ خوف نہ تھا۔

ابن مسیب کا گھر

مسلم یہاں سے روانہ ہوئے اور بنی طے کے پانی پر جا کر اترے پھر جب وہاں سے چلنے لگے۔ تو ایک شخص کو شکار کھیلتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا۔ یہ ادھر دیکھنے لگے کہ اس نے ایک ہرن کو تیر مارا اور اس کے سر پر جا پہنچا اور شکار مار لیا۔ یہ دیکھ کر مسلم نے کہا انشاء اللہ دشمن ہمارا مارا جائے گا۔ پھر یہاں سے روانہ ہوئے، تو کوفہ میں داخل ہوئے اور مختار بن عبید کے یہاں اترے۔ وہی گھر ہے جسے اس زمانہ میں ابن مسیب کا گھر کہتے ہیں۔ شیعہ ان کے پاس آنے جانے لگے۔ جب مجمع ان لوگوں کا ہو گیا تو مسلم نے سب کو حسین کا خط پڑھ کر سنایا۔ خط کو سن کر سب رونے لگے۔

عابس بن ابی شبیب شاکری

اس وقت عابس بن ابی شبیب شاکری اٹھ کھڑا ہوا حق تعالیٰ کی حمد و ثنا بجا لا کر کہا اور لوگوں کی طرف سے تو میں کچھ نہیں کہتا میں نہیں جانتا کہ ان کے دل میں کیا ہے۔ میں ان کی طرف سے واللہ آپ کو دھوکا دینا نہیں چاہتا۔ میں آپ سے وہی بات کہتا ہوں جس پر اپنے دل کو آمادہ کر چکا ہوں۔ واللہ جب آپ مجھے پکاریں گے۔ میں حاضر ہوں گا۔ آپ کے ساتھ آپ دشمن سے قتال کروں گا۔ آپ کے لیے اپنی تلوار کے وار اس وقت تک کئے جاؤں گا جب تک کہ حق تعالیٰ سے ملاقات کروں۔ اس سے مجھے رضائے خدا کے سوا اور کچھ مطلوب نہیں۔

حبیب بن مظاہر فقعشی

اس نے بعد حبیب بن مظاہر فقعشی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا۔ رحمت خدا ہو تم پر اپنے دل کی بات بڑی خوبی سے تم نے بیان کی۔ تو کہا قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میرا بھی یہی ارادہ ہے جو ان کا ہے۔ پھر حنفی نے بھی یہی بات کہی۔ اس وقت حجاج بن علی نے محمد بن بشر سے پوچھا کہ تم بھی کچھ کہا چاہتے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ میں یہ تو چاہتا ہوں کہ میرے اصحاب کامیاب ہوں یہ نہیں چاہتا کہ میں قتل ہو جاؤں میں جھوٹ بولنا نہیں چاہتا۔

نعمان بن بشیر والی کوفہ کا خطبہ

فرقہ شیعہ کی آمد و رفت مسلم کے پاس جاری رہی۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ نعمان بن بشیر کو خبر ہو گئی۔ نعمان نکلے منبر پر گئے حق تعالیٰ کی حمد و ثنا بجا لائے اور کہا۔ بندگان خدا! خدا سے ڈرو فتنہ و فساد کی طرف نہ دوڑو۔ اس میں لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ خونریزی ہوتی ہے مال و متاع چھن جاتی ہے۔ نعمان ایک پرہیزگار شخص تھے۔ اور امن و عافیت کے خواہاں تھے انہوں نے کہا جو مجھ سے جنگ و جدال نہیں کرے گا میں بھی اس سے جنگ و قتال نہ کروں گا۔ جو مجھ پر حملہ نہیں کرے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی اس پر حملہ آور نہیں ہوں گا۔ میں تمہارے ساتھ درشتی نہ کروں گا۔ میں افتراء و بہتانی و تہمت پر گرفت نہ کروں گا۔ لیکن اگر تم نے روگردانی کی بیعت کو توڑا اپنے امام سے مخالفت کی تو قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ جب تک میرے قبضہ میں تلوار رہے گی۔ میں تم پر وار کئے جاؤں گا خواہ تم میں سے کوئی میرا شریک و مددگار ہو یا نہ ہو۔ مجھے امید یہی ہے کہ تم لوگوں میں حق کے طرفداروں لوگوں سے زیادہ ہوں گے جنہیں باطل نے تباہ کر دیا ہے۔"

عبداللہ بن مسلم حضرمی کی نعمان کے خلاف شکایت

یہ سن کر عبداللہ بن مسلم حضرمی جو بنو امیہ کے ہوا خواہوں میں سے تھا اٹھ کھڑا ہوا اور کہا "یہ جو تم دیکھ رہے ہو سخت گیری کئے بغیر اس کی اصلاح ہو نہیں سکتی۔ اپنے اور اپنے دشمن کے درمیان جو برائی تم نے قائم کی ہے۔ یہ کم زوروں کی رائے ہے۔" کہا کہ طاعت خدا کے ساتھ ساتھ میرا شمار کمزوروں میں ہونا۔ اس سے بہتر ہے کہ معصیت خدا کے ساتھ معززوں میں شمار ہو۔ یہ کہہ کر نعمان منبر سے اتر آئے۔ اور عبداللہ حضرمی نے وہاں سے اٹھ کر یزید کو لکھ بھیجا کہ مسلم بن عقیل کوفہ میں آ گئے ہیں۔ شیعوں نے حسین بن علی کے نام پر ان سے بیعت کر لی ہے۔ اگر تمہیں کوفہ کی خواہش ہے تو کسی زبردست شخص کو حکم کر کے بھیجو جو تمہارے حکم کو یہاں جاری کرے۔ تمہارے دشمن کے ساتھ وہ سلوک کرے جو تم خود کرتے۔ نعمان بن بشیر یا تو کمزور ہیں یا کمزور بنتے ہیں۔ یہ شخص یہی ہے جس نے یزید کو لکھا۔ اس کے بعد عمارہ بن عقبہ نے اسی مضمون کا خط لکھا۔ اس کے بعد عمر بن سعد نے یزید کو لکھا۔ یزید کے پاس دو تین دن میں۔

یزید کا سرجون سے مشورہ

یہ سب خط پے در پے پہنچے تو اس نے سرجون معاویہؓ کے غلام آزاد کو بلا بھیجا۔ پوچھا تمہاری کیا رائے ہے حسین کوفہ کی طرف آ رہے ہیں۔ مسلم بن عقیل کوفہ میں ان کے لیے بیعت لے رہے ہیں۔ نعمان کی کمزوری کا حال اور ان کی ناگوار گفتگو سب مجھے معلوم ہوئی۔ یہ کہہ کر یزید نے غلام کو خط بھی دکھا دیا۔ اور یہ پوچھا کہ میں کسے کوفہ کا حاکم کر دوں۔ عبیداللہ بن زیاد پر اس زمانہ میں یزید کا عتاب تھا۔ سرجون نے کہا اگر معاویہؓ اس وقت تمہارے لیے زندہ کر دیئے جائیں تو تم ان کی رائے کو مانو گے۔ یزید نے کہا ہاں۔ یہ سن کر سرجون نے معاویہؓ کا وہ صندوق نکالا جس میں عبیداللہ کو حاکم کوفہ کرنے کا حکم معاویہؓ کی رائے سے لکھا ہوا تھا۔ وہ مرتے وقت اس نوشتہ پر عمل کرنے کا حکم دے گئے تھے۔ یزید نے اس رائے پر عمل کیا۔ عبیداللہ کو بصرہ کوفہ دونوں کا حاکم کر دیا۔ اور حکومت کوفہ کا فرمان اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام پر لکھ دیا۔ مسلم بن عمرو باہلی وہاں موجود تھا۔ اسے بلایا۔ اور فرمان اسے دے کر عبید اللہ کے پاس بصرہ روانہ کیا۔

یزید کا خط بنام ابن زیاد فرمان کے ساتھ یہ خط بھی تھا۔ میرے شیعہ جو کوفہ میں ہیں۔ انہوں نے مجھے لکھا ہے۔ کہ کوفہ میں ابن عقیل مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کیلئے جمعیتیں تیار کر رہے ہیں۔ میرا یہ خط دیکھتے ہی تم کوفہ کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ وہاں جا کر ابن عقیل کو اس طرح ڈھونڈو جیسے کوئی نگینہ کو ڈھونڈتا ہے۔ انہیں یا تو گرفتار کر لینا یا قتل کر ڈالنا یا شہر سے نکال دینا والسلام۔ مسلم باہلی بصرہ میں عبید اللہ کے پاس پہنچا۔ عبید اللہ نے سامانِ سفر کی درستی اور تیاری کا حکم دیا کر دوسرے ہی دن کوفہ روانہ ہو جائے۔

امام حسینؓ کے خطوط بنام شرفائے بصرہ ادھر حسینؓ نے اپنے ایک غلام آزاد سلیمان کے ہاتھ بصرہ کے پانچوں گروہوں کے سردار اور اشرف شہر کو ایک خط روانہ کیا۔ ان لوگوں میں مالک بن مسمع بکری اور احنف بن قیس اور منذر بن جارود اور مسعود بن عمرو اور قیس بن الہیثم اور اور عمرو بن عمر کا نام ہے۔ یہ ایک ہی خط تھا۔ جو سب کے نام آیا تھا۔ خط نے محمدؐ کو اپنے مخلوقات میں برگزیدہ کیا۔ نبوت سے ان کا اکرام اور رسالت کے لیے ان کو انتخاب فرمایا۔ اور جب اس کے بندوں کی خیر خواہی کر چکے اس کے پیغام کو پہنچا چکے تو حق تعالیٰ نے ان کو اپنے پاس بلا لیا۔ ہم لوگ ان کے اہل و عشیرہ و ولی و وارث ان کی جگہ کے ہم سب سے زیادہ حق تھے۔ ہماری قوم والوں نے اس باب میں اپنے اوپر ہم پر ترجیح دی ہم بھی راضی ہو گئے اور افتراق سے ہم نے کراہت کی۔ امن و عافیت کو ہم نے پسند کیا یہ جان بوجھ کر کہ جنہوں نے اس امر کا ذمہ لیا ہے بہ نسبت ان کے ہم حق کے[1] احق ہیں۔ انہوں نے احسان کیا اصلاح کی حق کے طالب رہے خدا ان پر رحم کرے اور ہمارے اور ان کے گناہوں کو بخش دے۔ میں نے اپنا قاصد تم لوگوں کے پاس یہ خط دے کر روانہ کیا ہے۔ جو تم کو کتاب خدا و سنت رسول اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں اس لیے کہ سنت رسول اللہ مٹا دی گئی ہے۔ اور بدعت کو رواج دیا ہے۔ اگر تم لوگ میری بات کو سنو گے اور میری اطاعت کرو گے تو میں تم کو راہ ہدایت پر لگا دوں گا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ شرفائے بصرہ میں سے جس جس نے اس خط کو پڑھا اس نے چھپا

---

[1] منجملہ اک الحق المستحق علینا۔ جو ہمارے مقابلہ میں طلب کیا گیا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈالا۔ ہانی مسندبن جارود کو یہ وسواس ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ عبیداللہ نے ہم لوگوں کو چکمہ دیا ہو۔ وہ عبیداللہ کے پاس قاصد کو لیے ہوئے چلا آیا۔ اور خط بھی اسے دکھا دیا۔

عبیداللہ بن زیاد کا اہل بصرہ سے خطاب

عبیداللہ نے اسی وقت قاصد کی گردن ماری اور منبر پر گیا۔ حمد و ثنائے الٰہی بجا لایا اور کہا واللہ کوئی کیسا ہی منہ زور ہو میرے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتا۔ کسی کی دشمنی کی میں پرواہ نہیں کرتا جو مجھ سے عداوت رکھے اس کے لیے میں عذاب ہوں جو کوئی مجھ سے جنگ آزمائی کرے میں اس کے حق میں زہر ہوں۔ جس نے کسی قدر انگن کے ساتھ تیر اندازی کی اس نے انصاف کی بات کی۔ اے اہل بصرہ مجھے امیرالمومنین نے کوفہ کا حاکم مقرر کیا ہے میں کل سویرے ادھر روانہ ہو جاؤں گا۔ تم لوگوں میں عثمان بن زیاد کو اپنا جانشین کیے جاتا ہوں۔ دیکھو مخالفت و بغاوت سے بچے رہنا۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر تم میں سے کسی شخص کی مخالفت کا حال مجھے معلوم ہو گا۔ تو میں اسے اس کے سرغنہ کو اس کے ہوا خواہ کو ضرور قتل کروں گا۔ میں قریب کو بعید کے عوض میں پکڑوں گا۔ کہ تم سب میرے اطاعت کرنے لگو۔ تم میں کوئی مخالفت و معاند نظر نہ آئے۔ میں زیاد کا بیٹا ہوں۔ دنیا میں سب سے زیادہ اس کے ساتھ میں مشابہت رکھتا ہوں۔ مجھے کسی ماموں یا چچا کے ساتھ مشابہت نہیں ہے۔"

ابن زیاد کی بصرہ سے روانگی

اسی کے دوسرے دن اس نے اپنے بھائی عثمان بن زیاد کو جانشین کیا اور مسلم بن عمرو باہلی و شریک بن اعور حارثی و تمام حشم و خدم و اہل و عیال کو ساتھ لے کر بصرہ سے کوفہ روانہ ہوا۔ کالا عمامہ سر پر رکھے ڈھال باندھے کوفہ میں داخل ہوا۔ یہاں لوگوں میں حسینؓ کے روانہ ہونے کی خبر پہنچ چکی تھی سب ان کے منتظر تھے۔ عبیداللہ کو سمجھے کہ حسینؓ ہیں۔ جس جس مجمع کی طرف سے وہ گزرتا تھا لوگ سلام کرتے تھے اور کہتے تھے۔ یا ابن رسول اللہ مرحبا آپ کا آنا کیسا اچھا ہوا۔ حسینؓ کے لیے ان کا خوشی ہونا عبیداللہ کو ناگوار گزرا۔ جب ان لوگوں کو زیادہ خوشی کرتے دیکھا تو مسلم باہلی نے کہا ہٹ جاؤ یہ امیر عبیداللہ بن زیاد ہے[1]

---

[1] فانفذ حصین راقبل علی الظہر سواری پر جب مسلم سامنے آیا تو ابن زیاد نے اس کو پکڑ لیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن زیاد کے ساتھ اس وقت کوئی دس بیس ہی آدمی تھے۔ جب قصر میں وہ داخل ہوا اور لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ عبیداللہ بن زیاد ہے۔ تو سب کو بے انتہا رنج اور قلق ہوا۔

عبیداللہ بن زیاد کی اہل کوفہ کو دھمکی

عبیداللہ نے ان کی زبان سے جو کچھ سنا اس سے بے انتہا اسے غیظ و غضب آیا اس نے کہا یہ لوگ جیسے ہیں میں نے دیکھ لیا۔ جب یہ قصر میں داخل ہوا تو الصلاۃ جامعۃ کی ندا کی گئی۔ لوگ سب جمع ہو گئے۔ حمد و ثنائے الٰہی کے بعد کہا کہ امیرالمومنین اصلح اللہ نے مجھے تمہارے شہر کا اور حدود کا والی مقرر کیا ہے۔ اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم میں جو مظلوم ہو اس کا انصاف کروں جو محروم ہو اس کو عطا کروں جو بات سنے اور اطاعت کرے۔ اس پر احسان کروں جو بے ایمان و نافرمان ہو اس پر تشدد کروں۔ میں تم لوگوں کے ساتھ اس کے حکم کا اتباع کروں گا۔ اس کے فرمان کو نافذ کروں گا۔ تم میں جو شخص خوش کردار و مطیع ہے میں اس سے پدر مہربان کی طرح پیش آؤں گا۔ اور جو شخص میرا حکم نہ مانے گا میرا فرمان بجا نہ لائیگا اس کے لیے میرا تازیانہ اور میری تلوار ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنی خیر منائے راستی بلا کو ٹالتی ہے۔ یہ کہہ کر اتر آیا۔ اور تمام سرگروہوں پر اور سب لوگوں پر تشدد کرنے لگا۔ کہ تم لوگوں میں جو جو نووارد ہیں جن کی رائے مخالفت و نافرمانی ہے ان سب کے نام مجھے لکھ کر دو۔ جو شخص لکھ کر دے گا وہ بری ہو جائیگا اور جو کسی کا نام نہ لکھے وہ اس بات کا ضامن ہو کہ اس کے قبیلہ میں سے کوئی ہماری مخالفت اور ہم سے بغاوت نہ کرنے پائے گا۔ ایسا نہ ہوا تو پھر ہم سے شکایت نہیں اس کی جان و مال کا لینا ہم پر حلال ہے اور جس سرگروہ کے قبیلہ میں کوئی ایسا شخص پایا جائے گا جس کی امیرالمومنین کو تلاش ہو اور اس نے اب تک اسے پیش نہ کیا ہو تو وہ اپنے ہی گھر کے دروازہ سے پھانسی دیا جائے گا۔ اور دفتر عطیات سے اس کی یہ خدمت سب کو لے جائے گی اور موضع عطان الزلوہ کی طرف وہ نکال دیا جائے گا۔

عبیداللہ بن حارث اور شریک بن اعور

یہ بھی مذکور ہے کہ یزید کا خط ابن زیاد کو جب پہنچا تو اس نے اہل بصرہ میں سے پانسو آدمی چن لیے ان میں عبیداللہ بن حارث بھی تھا اور شریک بن اعور بھی اور یہ شخص شیعہ علی میں سے تھا۔ سب سے پہلے یہی اور ان کے ساتھ اور لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی راہ میں تھک کر رہ گئے۔ کہا گیا کہ زحمت سفر سے وہ تھک گئے اور لوگ بھی ان کے ساتھ تھے۔ ان کے بعد عبداللہ بن حارث اور ان کے ساتھ والے سب تھک کر رہ گئے۔ ان کو امید تھی کہ ہم لوگوں کے رہ جانے سے ابن زیاد بھی راہ میں توقف کرے گا۔ اور اس سے پہلے حسین کوفہ میں پہنچ جائیں گے۔ مگر ابن زیاد کا یہ حال تھا کہ تھکے ہوئے لوگوں کی طرف مڑ کے بھی نہ تکتا برابر چلا ہی جاتا تھا۔ جب قادسیہ میں پہنچا تو اس کا غلام آزاد مہران بھی تھک کر رہ گیا۔ ابن زیاد نے کہا اے مہران اسی حالت سے اگر تو خود کو سنبھال کر چلا چلے کہ قصر کوفہ دکھائی دینے لگے تو لاکھ درہم تجھے دوں گا۔ اس نے کہا بخدا مجھ سے نہیں ہو سکتا۔

ابن زیاد کی کوفہ میں آمد

ابن زیاد یہ سن کر اتر پڑا۔ لباس فاخرہ یمنی نکال کر پہنا۔ یمنی چادر کو اوڑھا اور اپنے خچر پر سوار ہوا۔ پھر پیادہ ہو کر تنہا چلا۔ جس جس پہرے پر سے یہ گذرتا تھا اور لوگ اسے دیکھتے تھے سب سمجھتے تھے کہ حسین ہیں۔ سب پکار کر کہتے تھے مرحبا یا ابن رسول اللہ یہ کسی کو جواب ہی نہ دیتا تھا۔ لوگ گھروں سے نکل نکل کر اس کے پاس چلے آ رہے تھے۔ نعمان بن بشیر نے جو لوگوں کا یہ حال سنا۔ تو اس نے قصر کا دروازہ اندر سے بند کر لیا کہ حسین اور ان کے ساتھ والے نہ آنے پائیں۔ عبیداللہ دروازہ پر پہنچ گیا اور نعمان کو یہی یقین تھا۔ کہ حسین ہیں اور تمام خلق خدا ان کے گرد جمع ہے۔ نعمان نے کہا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ میرے پاس سے چلے جائیے۔ میں اپنی امانت آپ کے حوالہ نہیں کروں گا۔ مجھے آپ کا قتل کرنا بھی منظور نہیں ہے۔

نعمان بن بشیر اور ابن زیاد

عبیداللہ نے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر دونوں کنگروں کے درمیان جا کر کہا "ارے کھول تیرا بھلا نہ ہو بڑی دیر سویا" اس کے پیچھے ایک شخص نے اس کی آواز سن لی۔ اس نے سب سے کہہ دیا۔ یا اللہ قسم ہے خدا کی یہ تو ابن مرجانہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا واہ یہ تو حسین ہیں۔ نعمان نے اب دروازہ کھولا ابن زیاد قصر میں داخل ہوا۔ اور لوگوں کے لیے دروازہ بند کر لیا گیا۔ سب منتشر ہو گئے۔ صبح ہوئی تو ابن زیاد منبر پر گیا اور کہا کہ میرے ساتھ ساتھ اظہار اطاعت کرتے ہوئے جو لوگ آئے اور مجھے کہ حسین داخل ہوئے اور شہر پر قابض ہو گئے ہیں انہوں نے حسین کے ساتھ دشمنی کی ہے۔ واللہ میں نے تم سے کسی کو پہچانا نہیں" یہ کہہ کر منبر سے اتر آیا۔ اور اس کو یہ خبر گذری کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم بن عقیل ایک شب پہلے ابن زیاد سے آچکے ہیں اور ناجیہ کوفہ میں اترے ہوئے ہیں۔ بنی تمیم کے ایک غلام آزاد کو ابن زیاد نے بلایا اسے کچھ مال دیا اور یہ کہا کہ تو بھی ان لوگوں کا سا شیعہ اختیار کرلے۔ اور اس مال سے ان کی اعانت کر۔ ہانی و مسلم کو ڈھونڈ۔ اور ہانی کے پاس جاکر اتر پڑا۔ غلام ہانی کے پاس آیا ان سے کہا کہ میں شیعہ ہوں اور میں کچھ مال لے کر آیا ہوں۔

ابن زیاد کے قتل کا منصوبہ

شریک بن اعور بیمار ہوکر ہانی کے یہاں آئے ان سے کہا کہ مسلم سے کہیئے یہاں موجود ہیں۔ بعید اللہ میری عیادت کو یہاں آئے گا۔ پھر مسلم سے شریک نے پوچھا اگر بعید اللہ کے قتل کا آپ کو موقع دوں تو آپ اسے تلوار ماریں گے۔ مسلم نے کہا ہاں۔ واللہ میں اسے ماروں گا اور بعید اللہ شریک کی عیادت کے لیے ہانی کے گھر میں آیا۔ شریک مسلم سے کہہ چکے تھے کہ جب میں کہوں مجھے پانی پلا دو" تو تم نکل کر اس پر وار کرنا۔ بعید اللہ آکر شریک کے بستر پر بیٹھ گیا اور مہران اس کے پاس کھڑا ہوگیا۔ شریک نے کہا مجھے پانی پلا دو۔ ایک چھوکری کٹورا لے کر آئی مسلم کو دیکھ کر پھر چلی گئی۔ شریک نے پھر کہا مجھے پانی پلا دو۔ پھر تیسرے دفعہ کہا واللہ تم پانی سے مجھے پرہیز کراتے ہو۔ مجھے پانی پلاؤ۔ اس میں میری جان بھی جائے تو جائے۔ مہران تاڑ گیا اس نے بعید اللہ کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ شریک نے کہا اے امیر میں تم سے کچھ وصیت کرنا چاہتا ہوں۔ کہا کہ میں پھر آؤں گا۔ اب مہران اسے ٹھکیلتا ہوا لے کے چلا اور کہا واللہ تمہارے قتل کرنے کا سامان تھا۔ بعید اللہ نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے میں تو شریک کی عیادت کرتا ہوں اچھا ہانی کے گھر میں جس پر میرے باپ کا احسان ہے۔

ہانی بن عروہ اور ابن زیاد کی گفتگو

اس نے واپس آکر اسماء بن خارجہ اور محمد بن اشعث کو بلا بھیجا۔ ان سے کہا ہانی کو میرے پاس لاؤ۔ انہوں نے کہا ہانی بغیر امان دیئے تو نہیں آئیں گے۔ کہا ان کو امان سے کیا واسطہ۔ ایسا کون سا قصور ان سے ہوا ہے تم دونوں جاؤ تو اگر بغیر امان دیئے وہ نہ آئیں تو ان کو امان دو اور لے آؤ" دونوں شخص ہانی کو بلانے آئے۔ ہانی نے کہا مجھے وہ پا جائے گا تو ضرور قتل کرے گا" یہ امیر کے پاس آنے سے باز نہ آئے۔ آخر ہانی کو لے ہی آئے۔ بعید اللہ خطبۂ جمعہ پڑھ رہا تھا ہانی آکر مسجد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بیٹھ گئے اور دونوں گیسوان کے ادھر ادھر چھوٹے ہوئے تھے۔ عبیداللہ نماز سے فارغ ہو چکا تو ہانی کو پکارا یہ اس کے ساتھ ساتھ چلے مکان میں داخل ہوئے تو اسے سلام کیا۔ عبیداللہ نے کہا ہانی تمہیں کیا نہیں معلوم کہ میرا باپ جب اس شہر میں آیا ہے تو اس نے تمہارے باپ کے اور حجر کے سوا ان شیعوں میں سے بے قتل کئے ہوئے کسی کو نہیں چھوڑا۔ حجر کا جو انجام ہوا وہ بھی تم کو معلوم ہے۔ پھر تم سے وہ اچھی طرح پیش آتا رہا۔ پھر امیر کوفہ سے تمہاری سفارش میں اس نے یہ کلمہ لکھا کہ میری حاجت تم سے ہانی کے باب میں ہے۔ ہانی نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔ کہا اس کا عوض یہی تھا کہ تم نے اپنے گھر میں ایک شخص کو چھپا کر رکھا کہ مجھے قتل کر ڈالے۔ ہانی نے کہا میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ عبیداللہ نے یہ سن کر اسی غلام تمیمی کو جو ان لوگوں کی جاسوسی پر مقرر تھا بلا لیا۔

ہانی بن عروہ پر ابن زیاد کا حملہ

ہانی اس کو دیکھ کر سمجھ گئے کہ اس نے سب حال کہہ دیا ہوگا کہا اے امیر جو خبر تم کو پہنچی ہے صحیح ہے مگر میں ہرگز تمہارے احسان کو نہیں بھولوں گا۔ تمہارے لیے اور تمہارے اہل و عیال کے لیے امان ہے جدھر تمہارے دل میں آئے یہاں سے چلے جاؤ۔ عبیداللہ کچھ سوچنے لگا۔ مہران اس کے پاس عصا لیے ہوئے کھڑا تھا۔ پکارا ہائے غضب یہ جلاہا تمہاری سلطنت میں تم کو امان دیتا ہے اس نے مہران سے کہا اسے پکڑو اس نے عصا رکھ دیا اور دونوں گیسو ہانی کے پکڑ لیے اور ان کے چہرہ کو بلند کیا۔ عبیداللہ نے عصا اٹھا کر ان کے چہرہ پر مارا کہ اس کی بوٹی اکھڑ کر دیوار میں پیوست ہو گئی۔ پھر ان کے چہرے پر مارے گیا کہ ناک ان کی مجروح ہو گئی۔

قبیلہ مذحج کا محاصرہ

لوگوں نے شور و شر کی آواز سنی قبیلہ مذحج کو خبر ہو گئی۔ ان لوگوں نے آکر گھر کو گھیر لیا۔ عبیداللہ نے حکم دیا کہ ہانی کو لے جا کر کسی حجرہ میں ڈال دو پھر مہران کو حکم دیا کہ ان کے پاس شریح کو لے آئے۔ وہ شریح کو لے کر آیا ان کے ساتھ ہی اہل شرط بھی چلے آئے۔ ہانی نے کہا شریح تم دیکھتے ہو میرے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ کہا میں تو دیکھتا ہوں کہ تم زندہ ہو۔ ہانی نے کہا یہ حال دیکھ کر بھی تم سمجھتے ہو کہ میں زندہ ہوں؟ میری برادری والوں سے یہی کہنا کہ اگر وہ چلے جائیں گے تو ابن زیاد مجھے قتل کرے گا۔ اب شریح عبیداللہ کے پاس آئے کہا ہانی زندہ تو ہیں مگر زخم کاری لگا ہے۔ اس نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاکم وقت اپنی رعیت پر عذاب کرے تو تم اعتراض کرتے ہو۔ باہر جا کر ان لوگوں کو سمجھاؤ" شریح باہر گئے تو عبید اللہ نے ایک شخص کو ان کے ساتھ کر دیا۔ شریح نے کہا یہ کیا گستاخی ہے؟ وہ شخص زندہ ہے۔ حاکم نے ایک ضرب اسے ماری ہے۔ اس سے وہ مر نہیں گیا۔ خود کو بھی اور اس شخص کو بھی بلا میں نہ ڈالو یہاں سے چلے جاؤ"

مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ ایک روایت یہ ہے کہ شریک بن اعور شیعہ تھے اور جنگ صفین میں عمار کے ساتھ ساتھ رہے بھی تھے۔ یہ ہانی بن عروہ کے گھر میں اترے۔ اور مسلم بن عقیل مختار کے گھر میں تھے کہ انہیں عبید اللہ کے آنے کا حال معلوم ہوا۔ یہاں ان کا رہنا سب کو معلوم ہو چکا تھا یہ بھی ہانی کے گھر میں چلے آئے۔ دروازہ میں داخل ہوئے ہانی سے کہلا بھیجا کہ باہر آئیں۔ ہانی باہر آئے جونہی مسلم کو دیکھا ان کا آنا انہیں اچھا نہ معلوم ہوا۔ مسلم نے کہا میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں کہ مجھے پناہ دو اور مہمان رکھو۔ ہانی نے کہا خدا تمہارا بھلا کرے تم نے مجھے بڑی تکلیف دی۔ مجھ پر بھروسا کر کے میرے گھر میں نہ چلے آئے ہوتے تو میری خواہش میرا سوال تم سے یہی ہوتا کہ میرے یہاں سے چلے جاؤ۔ مگر اب تو اس میں میری ذلت ہے۔ ہانی اور مسلم کو جہالت سے واپس کرے؟ آؤ گھر کے اندر چلے آؤ۔ غرض ہانی نے انہیں پناہ دے دی۔

آزاد غلام معقل عبید اللہ نے جس شخص کو تین ہزار درہم دے کر افشائے راز کے لیے بھیجا تھا۔ یہ اسی کا غلام آزاد معقل تھا۔ معقل پہلے مسلم بن عوسجہ سے ملا۔ بڑی مسجد میں وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ لوگوں سے اس نے سنا تھا کہ حسین کے لیے وہ بیعت لیتے ہیں۔ یہ شخص ابن عوسجہ کے پاس شیعوں کے ساتھ آمد و رفت بھی رکھتا تھا۔ کہ ہانی بیمار ہوئے اور عبید اللہ ان کی عیادت کو آیا۔ عمارہ بن عبید سلولی نے کہا۔ ہمارا بڑا کام یہ ہے کہ اس فرعون کو قتل کریں۔ اس وقت وہ تمہارے قابو میں ہے اسے قتل کر دو۔ ہانی نے کہا میں نہیں چاہتا کہ میرے گھر میں وہ قتل کیا جائے۔

شریک بن اعور کی علالت ایک ہفتہ اور گذرا ہو گا کہ شریک بن اعور بیمار ہوئے۔ ابن زیاد اور تمام امرا ان کی تعظیم کرتے تھے۔ ابن زیاد نے کہلا بھیجا کہ میں شام کو تمہارے دیکھنے کے لیے آؤں گا" شریک نے مسلم سے کہا آج شام کو یہ مردود میری عیادت کو آنے والا ہے۔ جب وہ آ کر بیٹھے تو تم نکل کر اسے قتل کر ڈالنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد قصر میں جا کر بیٹھ جانا۔ کوئی تمہیں نہیں روکے گا۔ میں جب اس بیماری سے اچھا ہو گیا۔ تو خود بصرہ میں جا کر تمہارے لیے سب انتظام کر دوں گا۔" شام کو عبید اللہ شریک کی عیادت کے لیے آیا۔

مسلم اٹھے کہ آڑ میں چلے جائیں۔ اور شریک نے تاکید کی کہ دیکھو جس وقت وہ آ کر بیٹھے اسے ہرگز دم نہ لینے دینا۔ یہ سن کر ہانی بن عروہ مسلم کے پاس گئے اور کہا میں نہیں چاہتا کہ میرے گھر میں وہ قتل ہو۔" ہانی اس بات کو کچھ معیوب سمجھے۔ عبید اللہ آیا بیٹھا شریک کا حال پوچھا کہ تمہیں کیا شکایت ہے اور کب سے ہے ان باتوں کو جب طول ہوا اور شریک نے دیکھا کہ مسلم نہیں نکلے انہیں خوف ہوا کہ یہ موقع ہاتھ سے نہ نکل جائے تو یہ شعر پڑھنے لگے۔

ما تنظرون بسلمیٰ ان تحیرھا

اسقرنیھا وان کانت بھا نفسی

یعنی سلمیٰ کو سلام کرنے میں تمہیں اب کیا انتظار ہے۔ مجھے پلا دو اس میں جان بھی میری جائے تو جائے۔"

شریک نے دو تین دفعہ اسی شعر کو پڑھا۔ عبید اللہ کچھ سمجھا نہیں پوچھا ان کا کیا حال ہے۔ دیکھو یہ تو ہذیان بک رہے ہیں۔ ہانی نے کہا خدا آپ کا بھلا کرے ہاں یہی ان کی حالت ہے۔ طلوع صبح سے لے کر یہ وقت ہونے کو آیا۔

عبید اللہ اٹھا اور چلا گیا۔

شریک بن اعور کی وفات

اب مسلم باہر آئے شریک بن اعور نے پوچھا اسے تم نے کیوں نہ قتل کر ڈالا۔ کہا دو امر مانع ہوئے ایک تو یہ کہ ہانی کو گوارا نہ ہوا کہ ان کے گھر میں یہ امر واقع ہو۔ دوسری بات یہ ہوئی کہ لوگ نبیؐ سے یہ روایت کرتے ہیں۔ کہ اچانک قتل کرنے کو ایمان مانع ہے۔ اور مومن کو اچانک قتل کرنا نہ چاہیئے۔" ہانی نے کہا واللہ اسے قتل کرتے تو ایک بڑے فاسق و فاجر اور کافر دغاباز کو قتل کرتے۔ مگر مجھی کو گوارا نہ تھا کہ میرے گھر میں اسے قتل کرو۔ شریک بن اعور اس کے بعد تین دن اور زندہ رہے پھر مر گئے عبید اللہ نے ان کی نماز پڑھی مسلم و ہانی کے قتل کے بعد عبید اللہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ شریک کو بیماری میں جو شعر پڑھتے ہوئے اس نے سنا تھا وہ مسلم کو آمادہ کر رہے تھے کہ نکلیں اور اسے قتل کریں۔ یہ سن کر عبید اللہ نے کہا میں اب کسی عراقی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جنازہ پر نماز نہ پڑھوں گا۔ اور واللہ اگر زیاد کی قبر وہاں نہ ہوتی تو میں شریک کی قبر کھدوا ڈالتا۔

معقل کی جاسوسی غرض شریک کے مرنے کے بعد مسلم بن عوسجہ معقل کو مسلم بن عقیل کے پاس لے گئے اور اس کا سب حال بیان کر دیا۔ ابن عقیل نے اس سے بیعت لی۔ اور ابو ثمامہ صائدی کو حکم دیا کہ معقل جو مال گزارتا ہے لے لیں یہ خدمت انہیں کے سپرد تھی۔ کہ مال پر قبضہ کرتے بعض لوگوں کی اس سے امانت کرتے تھے بختیار خرید سے تھے۔ اور اس کام میں کڑی نظر رکھتے تھے۔ شجاعان عرب و بزرگان شیعہ سے تھے۔ معقل سب سے پہلے یہاں کی صحبت میں آتا تھا اور سب کے آخر میں جاتا تھا تمام خبریں سنا کرتا تھا۔ اور تمام اسرار کو جانتا تھا اور جا جا کر ابن زیاد کے کان میں پھونکتا تھا۔

ہانی بن عروہ کی مصنوعی علالت ہانی پہلے ابن زیاد کے پاس صبح و شام جایا کرتے تھے۔ جب مسلم ان کے یہاں آکر اترے تو انہوں نے وہیں کی آمد و رفت ترک کر دی خود کو بیمار ڈالا۔ نکلنا موقوف کر دیا۔ ابن زیاد نے ان کے بلانے کے لیے محمد بن اشعث و اسماء بن خارجہ اور عمرو بن حجاج زبیدی کو روانہ کیا۔ یہ حجاج کی بہن زوجہ ہانی کی زوجہ تھیں۔ یحییٰ بن ہانی انہیں کے بطن سے تھا۔ کہتے ہیں اسماء اس بات سے بے خبر تھا کہ ابن زیاد نے ہانی کو کیوں بلایا ہے لیکن محمد بن اشعث اس کے ارادہ سے واقف تھا۔ یہ سب لوگ جب ہانی کو لے کر پہنچے ہیں تو ابن زیاد کے پاس قاضی شریح بھی موجود تھے۔ اور اسی دن ابن زیاد نے ام طافع بنت عمارہ کے ساتھ شادی کی تھی شریح کی طرف دیکھ کر ابن زیاد نے یہ شعر پڑھا۔

میں اس سے سلوک کا ارادہ کرتا ہوں وہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔ اپنے دوست مرادی کے لیے میرا یہ عذر سن رکھو۔

ہانی کی پرخیال کی پیشکش پھر ہانی سے پوچھا کیوں ہانی امیر المومنین اور عامہ مسلمین کے لیے تمہارے گھر میں یہ کیسے سامان ہو رہے ہیں۔ مسلم کو اپنے گھر میں تم نے رکھا ان کے لیے ہتھیار اور مردان جنگی اور گھروں میں بھی تم نے مہیا کئے۔ ہانی نے انکار کیا تو اس نے معقل کو سامنے بلا کر کھڑا کر دیا۔ ہانی مجبور ہو گئے انہوں نے صاف صاف سب حال بیان کر دیا۔ کہ مسلم خود سے میرے گھر میں چلے آئے اور ان کے متعلق جو کچھ تم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنا وہ سب صحیح ہے۔ اب مجھ سے جیسا عہد و پیمان تم چاہو لے لو کہ میں تمہارے ساتھ کوئی برائی نہیں کرنے کا۔ اگر کہو تو بطور یرغمال تمہارے پاس کسی کو رکھ دوں اتنے دیر کے لیے کہ میں یہاں سے جا کر مسلم سے کہہ دوں کہ میرے گھر سے جہاں ان کا جی چاہے چلے جائیں۔ تاکہ میں ذمہ داری سے بری ہو جاؤں۔" ابن زیاد نے کہا واللہ جب تک مسلم کو میرے پاس نہ لاؤ تم ہرگز یہاں سے جا نہیں سکتے۔ کہا واللہ میں ہرگز ان کو تمہارے پاس نہیں لاؤں گا۔ اپنے مہمان کو تمہارے پاس لاؤں کہ تم قتل کرو۔ کہا واللہ تمہیں لانا ہوگا۔ کہا واللہ میں نہیں لاؤں گا۔

ہانی بن عروہ اور مسلم باہلی

جب تکرار بڑھ گئی تو مسلم باہلی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس وقت تک کوفہ میں اس کے سوا کوئی شامی یا بصری نہ تھا۔ اس نے دیکھا کہ ہانی اپنی بات کی پیچ کر رہے۔ اور مسلم کے حوالہ کر دینے میں ابن زیاد کی بات نہیں سنتے۔ کہا خدا امیر کا بھلا کرے ذرا ہانی سے مجھے گفتگو کر لینے دو۔ اور ہانی سے کہا۔ ذرا اٹھ کر ادھر آؤ۔ میں بھی تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ہانی اٹھے اور ابن زیاد سے علیحدہ تخلیہ میں اس سے گفتگو کرنے لگے۔ اب بھی یہ دونوں اس سے قریب تھے۔ اس کے سامنے ہی تھے۔ جب دونوں کی آواز بلند ہوتی تھی تو وہ سن سکتا تھا۔ جب آہستہ بات کرتے تھے۔ تو نہیں سن سکتا تھا۔

مسلم نے کہا۔ اے ہانی خدا کے واسطے اپنے کو قتل نہ کرو، اپنی قوم اور برادری والوں پر بلا نہ لاؤ۔ واللہ مجھے تمہارے قتل ہونے کا افسوس ہوتا ہے۔" اور ہانی اپنے دل میں کہہ رہے تھے۔ کہ برادری کے لوگ آتے ہی ہوں گے۔ اس نے کہا۔ یہ شخص (ابن عقیل) ان لوگوں کے بنی اعمام سے ہیں وہ کوئی انہیں قتل کرے گا۔ نہ کسی طرح کا حرز ان کو پہنچے گا۔ انہیں ان کے حوالے کر دو۔ اس میں تمہاری لیے نہ کوئی رسوائی ہے نہ کوئی منقصت ہے۔ تم تو انہیں حاکم وقت کے حوالے کرو گے۔" ہانی نے کہا نہیں واللہ میری بڑی ذلت و رسوائی ہے میں زندہ موجود ہوں صحیح سلامت ہوں دیکھتا ہوں سمجھتا ہوں دست و بازو میں طاقت رکھتا ہوں میرے اعوان و مددگار بہت ہیں۔ پھر بھی جسے میں نے پناہ دی ہے۔ جو میرا مہمان ہے اسے حوالے کر دوں۔ واللہ اگر میں اس وقت تنہا ہوتا۔ بے یار و مددگار ہوتا جب بھی اپنی جان جب تک نہ دے دیتا اس وقت تک اسے حوالے نہ کرتا۔" باہلی ان کو قسمیں دیتے جاتا تھا۔ اور وہ کہے جاتے تھے۔ واللہ میں کبھی حوالے نہ کروں گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہانی کی ابن زیاد کو دھمکی

عبیداللہ نے یہ بات سنی کہا اسے میرے قریب لاؤ۔ ہانی کو لوگ اس کے قریب لے گئے۔ کہا اسے میرے پاس لا نہیں تو واللہ تیری گردن ماروں گا۔

ہانی نے کہا پھر تو یہاں تلواریں بھی بہت چمک جائیں گی۔

کہا کہ افسوس ہے تیرے حال پر تجھے تلواروں سے ڈراتا ہے۔ ہانی کو یہی خیال تھا کہ ان کی برادری کے لوگ انہیں اب بچالیں گے۔

ابن زیاد نے کہا میرے قریب اسے لاؤ۔

قریب لائے تو ان کے چہرہ کو لکڑی کے نیچے دبا لیا۔ ناک اور پیشانی اور رخسار پر متصل لکڑیاں مارے جاتا تھا کہ ناک کے ٹکڑے اڑ گئے۔ کپڑے ان کے خون میں غلطاں ہو گئے رخساروں اور داڑھی کا گوشت ان کی ڈاڑھی پر ٹپک آیا۔ آخر لکڑی ٹوٹ گئی۔ ہانی نے ایک سپاہی کی تلوار پر ہاتھ ڈالا تھا مگر اس نے ان کے ہاتھ سے قبضہ کو چھڑا لیا۔ اس پر عبیداللہ نے کہا۔

ہر وقت فتنہ و فساد؟۔ تو نے اپنا خون مباح کر دیا۔ اب تجھے قتل کرنا ہمیں مباح ہو گیا۔ اسے پکڑو کسی حجرہ میں لے جا کر ڈال دو دروازہ بند کر دو اور پہرہ بٹھا دو۔ جو اس نے حکم دیا تھا وہی کیا گیا۔ اب اسماء بن خارجہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہا ہر وقت مکر و دغا؟ تو نے ہمیں حکم دیا کہ ہانی کو لے کر آئیں۔ جب ہم لائے اور گھر کے اندر انہیں پہنچا دیا تو پھر اب کا تو نے ذبح کر دیا ان کے خون سے ان کی ڈاڑھی کو تو نے رنگ دیا۔ اور ان کے قتل کرنے کو بھی کہہ رہا ہے۔ عبیداللہ نے کہا لو۔ تم بھی یہاں موجود ہو۔ پھر سپاہیوں سے کہہ دیا۔ اس کو بھی مارو پیٹا سزا دی پھر قید کر دیا۔ مگر محمد بن اشعث کہنے لگا۔ ہم تو امیر کی رائے پر راضی ہیں۔ ہمارے لیے بہتری اس میں ہو یا برائی۔ سزا دینا امیر کا کام ہے۔

قاضی شریح کی گواہی

عمرو بن حجاج کو یہ خبر پہنچی کہ ہانی قتل ہو گئے۔ وہ بنی مذحج کو ساتھ لیے ہوئے آیا۔ قصر کو گھیر لیا اور پکار کے کہا میں عمرو بن حجاج ہوں اور میرے ساتھ بنی مذحج کے شرفائے دسرنگ ہیں۔ ہم نے طاعت سے روگردانی نہیں کی ہے۔ ہم نے جماعت کا ساتھ نہیں چھوڑا ہے۔ ہمارا یہ بیان ہے کہ ہمارا رئیس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کیا جاتا ہے۔ اور یہ امر ہم کو سخت ناگوار گذرا ہے۔ عبید اللہ سے لوگوں نے کہا کہ بنی مذحج دروازہ پر کھڑے ہیں۔ اس نے قاضی شریح سے کہا ان کے رئیس کو جا کر دیکھ لو۔ اور ان سے باہر جا کر کہہ دو کہ وہ زندہ ہے۔ کسی نے قتل نہیں کیا ہے۔ میں خود دیکھ کر آیا ہوں۔ غرض شریح نے جا کر ان کو دیکھا وہ خود بیان کرتے ہیں۔

قاضی شریح اور ہانی بن عروہ

مجھے دیکھ کر ہانی نے کہا دہائی ہے خدا کی اور مسلمان کی۔ کیا میری برادری والے مر گئے۔ ورنہ وہ اہل دین و اہل شہر کیا ہو گئے۔ سب مجھے اپنے دشمن اور دشمن کے بیٹے کے ساتھ چھوڑ کر گم ہو گئے۔ اور اس وقت خون ان کی ڈاڑھی پر جاری تھا۔ کہ قصر کے دروازہ پر کھٹ پٹ کی آواز سنائی دی۔ اور میں وہاں سے نکلا اور ہانی میرے پیچھے آ کر کہنے لگے۔ شریح! یہ بنی مذحج کے آوازیں ہیں۔ یہ سب مسلمان میرے شیعہ ہیں۔ دس آدمی بھی ان میں سے مجھ تک پہنچ جائیں تو مجھے چھڑا لے جائیں۔ میں نکل کے ان لوگوں کے سامنے گیا۔ عبید اللہ نے میرے ساتھ اپنے اہل شرطہ میں سے جو ہر وقت اس کے سامنے موجود رہتے تھے حمید بن بکر احمری کو کر دیا تھا۔ اور بخدا اگر یہ شخص میرے ساتھ نہ ہوتا تو ہانی کے برادری والوں کو ان کا پیام میں ضرور پہنچا دیتا۔ غرض جب میں نکل کر ان کے سامنے گیا تو میں نے کہا امیر کو تم لوگوں کے یہاں آنے کی خبر ہوئی اور اپنے رئیس کے باب میں جو کچھ تمہارا خیال ہے اسے معلوم ہوا تو مجھے یہ حکم دیا کہ تمہارے رئیس کے پاس جاؤں میں ان کے پاس گیا اور انہیں دیکھ آیا۔ تو مجھے یہ حکم دیا کہ تم سے مل کر تمہیں مطلع کر دوں کہ وہ زندہ ہیں۔ ان کے قتل ہونے یا خبر جو تمہیں پہنچی ہے۔ وہ غلط ہے۔ یہ سن کر عمرو نے اور اس کے ساتھ والوں نے کہا۔ شکر خدا کا کہ وہ قتل نہیں ہوئے اور سب چلے گئے۔

ابن زیاد کا مسجد سے فرار

ایک روایت یہ ہے کہ عبید اللہ نے ہانی کو جب مارا ہے اور قید کیا ہے۔ تو اندیشہ اسے ہوا کہ لوگ اس پر حملہ کریں گے۔ وہ تمام اپنے اہل شرطہ اور خادموں اور شہر کے رئیسوں کے ساتھ نکلا۔ منبر پر گیا۔ حمد و ثنائے الٰہی بجا لایا اس کے بعد کہا ایہا الناس خدا کی اور اپنے ائمہ کی طاعت کو نہ چھوڑو۔ اختلاف و افتراق سے بچے رہو۔ کہ اس میں ہلاک ہو گے ذلیل ہو گے قتل ہو گے جفائیں سہو گے۔ محروم رہو گے بھائی تمہارا وہی ہے۔ جو تم سے سچ بات کہہ دے۔ اور سنو جس نے جتا دیا پھر اس پر الزام نہیں ہے۔ منبر سے اترا چاہتا تھا مگر ابھی اترا نہ تھا۔ کہ خوا فروشوں کی طرف سے بازاری لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں گھس آئے اور دوڑتے ہوئے کہتے جاتے تھے "ابن عقیل آ گئے" "ابن عقیل آ گئے" یہ دیکھتے ہی عبید اللہ دوڑ کر قصر میں چلا گیا اور سب دروازے بند کر لیے۔

مسلم بن عقیل کے پاس کوفیوں کا اجتماع

عبداللہ بن حازم کہتے ہیں کہ ابن عقیل نے قصر کی طرف مجھے بھیجا تھا کہ دیکھوں ہانی پر کیا گذری جب ہانی کو عبید اللہ نے مارا اور قید کر لیا تو میں اپنے گھوڑے پر چڑھا اور گھر والوں میں سب سے پہلے میں ہی نے مسلم بن عقیل کو خبر پہنچائی۔ قبیلہ مراد کی عورتیں جمع ہو گئی تھیں فریاد و واویلا کر رہی تھیں کہ میں نے مسلم سے سب حال بیان کر دیا۔ اس وقت مسلم کے گرداگرد تمام مکانوں میں ان کے چار ہزار اصحاب بھرے ہوئے تھے۔ اور اٹھارہ ہزار آدمی ان سے بیعت کر چکے تھے۔ مسلم نے مجھے حکم دیا کہ میرے انصار میں یا منصور امت کہہ کر پکار دو۔ میں نے پکار کر کہا۔ یا منصور امت۔ اسی کو اہل کوفہ بھی پکار پکار کر کہنے لگے۔ سب کے سب مسلم کے پاس جمع ہو گئے۔

ابن عقیل کی قصر ابن زیاد کی طرف پیش قدمی

مسلم نے ارباع کوفہ میں سے بنی کندہ و بنی ربیعہ کا علم عبید اللہ بن عمرو کندی کو دیا۔ اور کہا تم میرے آگے آگے سواروں کو لے کر چلو۔ قبیلہ مذحج و بنی اسد کا علم مسلم نے مسلم بن عوسجہ اسدی کو دیا اور کہا تم پیادوں کو لے کر میدان میں اترو یہ فوج تمہارے حوالہ ہے۔ اور تمیم و ہمدان کی جمعیت کا علم ابن ثمامہ صائدی کو دیا۔ اور اہل مدینہ کا علم عباس بن جعدہ جدلی کو دیا۔ اب وہ قصر کی طرف چلے۔ ابن زیاد کو جو مسلم کے ادھر آنے کی یہ خبر پہنچی تو اس نے قصر میں اپنی حفاظت کا اہتمام کیا اور سب دروازے مستحکم بند کر لیے۔ عباس جدلی کہتے ہیں کہ ہم چار ہزار آدمی ابن عقیل کے ساتھ چلے تھے جب قصر تک پہنچے ہیں تو تین سو رہ گئے تھے۔ مسلم قبیلہ مراد کے ساتھ قصر تک پہنچے اور اسے گھیر لیا۔ پھر لوگ آنے لگے اور جمع ہونے لگے ہمیں تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا کہ لوگوں سے اور بازاریوں سے مسجد بھر گئی۔ اور شام تک سب جمع ہوتے چلے گئے۔

ابن زیاد کی پریشانی

عبید اللہ بہت مضطرب ہو گیا بڑا سبب یہ تھا کہ دروازہ قصر کے سوا کوئی اس کے لیے پناہ نہ تھی۔ کل تیس سرہنگ اہل شرطہ میں سے اس کے پاس تھے۔ اور بیس شخص اشراف اور گھر کے لوگ اور نوکر چاکر ملا کر تھے۔ قصر کا جو دروازہ رومی محلہ کے متصل تھا ادھر سے ابن زیاد کے پاس اشراف شہر آمد و رفت کرتے تھے۔ ابن زیاد کے پاس جو لوگ تھے یہ بلند ہو ہو کر اس ہجوم کو دیکھتے تھے اور ڈرتے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ کہیں پتھر نہ ماریں گالیاں نہ دیں احسان کا یہ حال تھا کہ عبید اللہ کو اور اس کے باپ کو گالیاں دے رہے تھے۔ عبید اللہ نے کثیر بن شہاب حارثی کو بلا کر حکم دیا کہ قبیلہ مذحج کے جو لوگ اس کی اطاعت میں ہیں انہیں ساتھ لے کر کوفہ میں پھرے۔ اور ابن عقیل کا ساتھ چھوڑنے پر لوگوں کو آمادہ کرے۔ ان کو جنگ کا خوف دلائے۔ ان کو عقوبت شاہی سے ڈرائے۔ اور محمد بن اشعث کو حکم دیا کہ کندہ و حضرموت کے جو لوگ اس کی اطاعت میں ہیں ان کو ساتھ لے کر نکلے اور ایک علم بلند کر دے کہ جو شخص اس طرف آجائے اسے امان ہے۔

عبدالاعلیٰ کی گرفتاری اسی طرح کے احکام قعقاع اور شبث اور حجار اور شمر ذی الجوشن کو دیئے اور روسائے قوم جو اس کے پاس موجود تھے۔ ان کو روک رکھا کہ وہاں سے نکلنے نہ پائیں اس لیے کہ امیر کے پاس بہت کم لوگ ہیں۔ کثیر لوگوں کے اغوا کرنے کے لیے نکلا اسی نے دیکھا بنی کلب کا ایک شخص عبدالاعلیٰ مسلح ہو کر کچھ لوگوں کے ساتھ ابن عقیل کے پاس جانا چاہتا ہے کثیر نے اسے گرفتار کیا اور ابن زیاد کے پاس لے کر آیا۔ اس نے ابن زیاد سے کہا میں تو تیرے ہی پاس آتا تھا۔ یہ سن کر اس نے جواب دیا ہاں تو نے وعدہ بھی مجھ سے کیا تھا۔ پھر حکم دیا گیا کہ اسے قید کر لو۔

عمارہ بن صلخب کی گرفتاری ابن اشعث قصر سے نکل کر محلہ بنی عمارہ میں آکر ٹھہرا اس نے دیکھا عمارہ بن صلخب ہتھیار لگائے ہوئے ابن عقیل کے پاس جانا چاہتا ہے۔ ابن اشعث نے اسے گرفتار کر کے ابن زیاد کے پاس بھیجدیا۔ اس نے قید کر لیا۔ ابن عقیل نے محمد بن اشعث کے مقابلہ میں عبدالرحمان شبامی کو مسجد سے روانہ کیا۔ اس ہجوم کو دیکھ کر ابن اشعث رد و دانی کرنے لگا اور پیچھے ہٹنے لگا۔ اور قعقاع نے ابن اشعث کے پاس بلا بھیجا کہ میں نے عمار کی طرف سے ابن عقیل پر حملہ کیا وہ اس مقام سے پیچھے ہٹ گئے۔ ابن اشعث رومی محلہ کی طرف سے ابن زیاد کے پاس پہنچا۔ جب کثیر اور محمد بن اشعث اور قعقاع اپنی اپنی برادری کے لوگوں میں سے جنہوں نے ان کی بات سنی انہیں ساتھ لیے ہوئے ابن زیاد کے پاس جمع ہو کر آئے تو کثیر نے اس سے کہا اور یہ سب کے سب ابن زیاد کے خیر خواہوں میں تھے۔ کہ خدا بھلا کرے امیر کا اس وقت آپ کے قصر میں بہت لوگ آپ کے پاس موجود ہیں۔ اشراف شہر اہل شرطہ آپ کے گھر والے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تمام خدام آپ کے۔ ہم سب کو لے کر اب آپ ان لوگوں کے مقابلہ میں باہر نکلئے۔ عبیداللہ نے اس کا کہنا نہ مانا۔ اور شبث بن ربعی کو علم دے کر باہر نکالا۔ ابن عقیل کے ساتھ جو لوگ تھے وہ شام تک تکبیر کہتے رہے، اور ہجوم کرتے رہے اور ان کا حملہ بہت شدید ہو گیا۔

ابن زیاد کی شرفائے شہر کو ہدایت اب عبیداللہ نے اشراف شہر کو بلا کر جمع کیا اور ان سے کہا بلندی پر چڑھ کر ان لوگوں کے سامنے جاؤ اور ان میں سے جو اطاعت کریں انہیں انعام واکرام کا امیدوار کرو۔ اور جو نافرمانی کریں ان کو محروم رہنے اور سزا پانے کا خوف دلاؤ۔ اور ان کو آگاہ کر دو کہ ان کے لیے شام سے فوجیں روانہ ہو چکی ہیں۔ غرض اشراف شہر بلندی پر چڑھ کر سب کے سامنے آئے۔

کثیر بن شہاب کی تقریر اور سب سے پہلے کثیر بن شہاب نے تقریر کی آفتاب غروب ہونے کو تھا۔ جب تک وہ کہتا ہی رہا لوگ اپنے اپنے گھروں کی طرف واپس جاؤ۔ شر و فساد میں جلدی نہ کرو۔ خود کو اپنے ہاتھوں قتل نہ کراؤ۔ دیکھو امیر المومنین یزید کی فوجیں چل چکی ہیں۔ سنو امیر نے خدا سے یہ عہد کر لیا ہے کہ اگر تم اس سے جنگ پر آمادہ رہے اور اسی شام کو یہاں سے واپس نہ ہوئے تو تمہاری ذریت کو عطا سے محروم کر دے گا۔ اور تمہارے جنگ جو لوگوں کو عزوات اہل شام میں متفرق کر دے گا۔ برے کی جگہ اچھے کو غائب کے عوض میں حاضر ہو کر گرفتار کرے گا۔ جس جس نے نافرمانی کی ہے۔ ان میں سے بے سزا دیئے ایک کو بھی نہ چھوڑے گا۔ اور تمام اشراف شہر نے بھی اسی طرح کی تقریر کی۔

اہل کوفہ کی عہد شکنی ان کی گفتگو سن سن کر لوگ متفرق ہونے لگے۔ اور واپس جانے لگے۔ ایک ایک عورت اپنے بیٹے یا بھائی کے پاس آتی تھی اور کہتی تھی تم یہاں سے چلو اتنے لوگ ہیں یہ سمجھ لیں گے۔ کوئی مرد اپنے بیٹے یا بھائی کے پاس آتا تھا اور کہتا تھا کہ اہل شام آ جائیں گے تو تم ان سے کیوں کر جنگ کر سکو گے۔ چلو یہاں سے اور وہ اس کے ساتھ چلا جاتا تھا۔ اسی طرح لوگ متفرق و پراگندہ ہوتے رہے۔ شام تک ابن عقیل کے پاس تیس شخصوں سے زیادہ بعد میں نہ تھے۔ حد ہو گئی کہ نماز مغرب میں بھی ابن عقیل کے پاس تیس شخصوں سے زیادہ شریک نہ تھے۔ جب انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دیکھا کہ شام ہو گئی اور ان کے ساتھ ہی چند شخص رہ گئے ہیں۔ تو وہ نکلے اور ابواب کندہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ دروازہ تک پہنچے تھے کہ دس ہی آدمی رہ گئے۔ دروازہ سے باہر جو نکلے تو کوئی بھی ساتھ نہ تھا۔ اب جو مڑ کر دیکھتے ہیں تو کوئی اتنا بھی نہ تھا کہ راستہ بتائے یا کسی گھر میں لے جائے یا دشمن کا سامنا ہو جائے تو ان کے آڑے آئے۔ یہ منہ اٹھائے ہوئے چلے۔ کوفہ کی گلیوں میں چاروں طرف مڑ مڑ کر دیکھتے جاتے تھے۔

مسلم بن عقیل اور طوعہ یہ بھی نہ معلوم تھا کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔ جاتے جاتے بنی جبلہ کندہ کے محلہ میں ایک عورت کے دروازہ پر پہنچے۔ اس عورت کا نام طوعہ تھا۔ یہ اشعث بن قیس کی ام ولد تھی۔ اس نے جب آزاد کر دیا تو اسید حضرمی نے اس سے عقد کر لیا۔ بلال اس کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ بلال بھی لوگوں کے ساتھ اس ہنگامہ میں گیا ہوا تھا۔ ماں دروازہ پر کھڑی ہوئی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ ابن عقیل نے اسے سلام کیا۔ اس نے جواب سلام دیا۔ ابن عقیل نے کہا نیک بخت تھوڑا پانی مجھے پلا۔ اس نے پانی لا کر پلا دیا۔ مسلم ہیں بیٹھ گئے۔ عورت پانی کا برتن رکھ کر پھر باہر آئی۔ کہنے لگی۔ بندۂ خدا کیا پانی تو نے نہیں پیا؟ کہا کہ ہاں پیا۔ کہا اچھا اب اپنے گھر جاؤ۔ مسلم چپ ہو رہے۔ اتنے میں وہ پھر باہر آئی۔ اور وہی بات پھر کہی۔ اب بھی مسلم چپ رہے تو اس نے کہا سبحان اللہ اے بندۂ خدا اب اپنے گھر جا خدا تیرا بھلا کرے۔ میرے دروازہ پر تمہارا بیٹھنا مناسب نہیں۔ میں اس کی اجازت نہیں دیتی۔

طوعہ کی مسلم بن عقیل کو امان یہ سن کر مسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا اے نیک بخت اس شہر میں میرا کہیں ٹھکانا نہیں ہے نہ برادری والے ہیں۔ تم کچھ نیکی کرو اور ثواب کماؤ شاید میں کبھی اس کا عوض بھی کر دوں گا۔ اس نے کہا اے شخص یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کہا میں مسلم بن عقیل ہوں لوگوں نے مجھ سے دغا کی۔ مجھے دھوکا دیا۔ پوچھا کیا تمہیں مسلم ہو۔ کہا کہ ہاں۔ اب اس نے کہا اندر چلے آؤ اور ایک حجرہ میں انہیں کر دیا۔ یہ حجرہ اس حجرہ کے علاوہ تھا جس میں وہ خود رہا کرتی تھی۔ ان کے لیے اس فرش کر دیا کھانا لے کر آئی مسلم نے کچھ نہیں کھایا۔ اتنے میں اس کا بیٹا آگیا۔ اس نے ماں کو دیکھا کہ بار بار اس حجرہ میں جاتی آتی ہے۔ کہنے لگا تیرے اس حجرہ میں بار بار آنے جانے سے مجھے شک ہوتا ہے کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے۔ اس نے کہا بیٹا یہ بات نہ پوچھ اسے جانے دو۔ اس نے کہا میں خدا کی قسم دیتا ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مجھے بتا دو۔ کہنے لگی بیٹھ اپنا کام کر مجھ سے کچھ نہ پوچھ۔ وہ بہت اصرار کرنے لگا تو اس نے کہا بیٹا دیکھ جو میں کہتی ہوں اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ پھر اس سے قسم لی اور اس نے قسم کھائی تو ماں نے بیٹے سے حال بیان کر دیا۔ یہ سن کر وہ لیٹ رہا اور چپ ہو گیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک آوارہ شخص تھا بعض کہتے ہیں اپنے ساتھ والوں میں بیٹھ کر شراب بھی پیا کرتا تھا۔ جب زیادہ دیر ہو گئی اور

اہل کوفہ کی مسجد میں حاضر ہونے کی منادی

ابن زیاد نے دیکھا کہ اصحاب مسلم کی آوازیں جس طرح پہلے سنائی دیتی تھیں اب نہیں سنائی دیتیں۔ تو اپنے اصحاب سے کہا کوٹھے پر جا کر دیکھو تو ان لوگوں میں کا اب بھی کوئی شخص دکھائی دیتا ہے لوگوں نے جا کر دیکھا کسی کو بھی نہ پایا۔ ابن زیاد نے کہا دیکھو سائبانوں کے نیچے چھپے ہوئے تمہاری گھات میں نہ بیٹھے ہوں۔ یہ سن کر لوگ مسجد کے صحن میں جو دالان (قصر کے متصل) بنے ہوئے تھے ان کی چھتوں پر چڑھ گئے۔ اور ان کے ہاتھ میں مشعلیں تھیں جھکا جھکا کر دیکھتے تھے کہ سائبانوں میں کوئی ہے تو نہیں۔ مشعلیں کبھی روشنی دیتی تھیں کبھی اچھی طرح جلتی نہ تھیں تو لوگوں نے قندیلوں کو لٹکایا۔ اور کھپچیوں کے ٹکڑے رسیوں میں باندھ کر آگ لگا دی پھر زمین تک اسے لٹکا دیا۔ در کے قریب کے درمیان کے سب سائبانوں کی اسی طرح دیکھ بھال کی۔ بلکہ جس سائبان میں منبر تھا اسے بھی اسی طرح دیکھ بھال لیا۔ جب وہاں کسی کو نہ پایا تو ابن زیاد کو اس کی اطلاع دی۔ اب اس نے مسجد کی طرف کا دروازہ کھولا۔ قصر سے نکلا۔ منبر پر گیا۔ اس کے رفقاء بھی اس کے ساتھ آ گئے۔ اس نے حکم دیا کہ وہ لوگ اسے گھیر کر بیٹھیں۔ وقت عشا سے ذرا پہلے کا یہ واقعہ ہے۔ اب عمرو بن حافع کو حکم دیا کہ ندا کر دے کہ کوئی شخص جو خواہ اہل شرطہ میں سے ہو خواہ اہل کاروں میں سے یا معتمدوں میں سے یا سربازوں میں سے اگر نماز عشا مسجد میں آ کر نہ پڑھے تو اس کے لیے امان نہیں ہے۔ ساعت کی ساعت میں مسجد لوگوں سے بھر گئی۔ پھر منادی کو حکم دیا کہ نماز کے لیے پکارے۔ اس وقت حصین بن تمیم نے ابن زیاد سے کہا جی چاہے تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ یا یہ ہو کہ کوئی اور نماز پڑھائے اور تم اندر جا کر قصر میں نماز پڑھو۔ اس لیے کہ مجھے اندیشہ ہوتا ہے تمہارا کوئی دشمن تم پر حملہ نہ کر بیٹھے۔ کہا میرے سپاہیوں سے

لہ ابن اثیر نے اس فقرہ کو چھوڑ دیا ہے نصر طبری کی عبارت یہ ہے (فقر موا بحاج المسجد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہدو جس طرح میرے پیچھے کھڑے رہتے ہیں اسی طرح کھڑے رہیں اور تم خود ان کے درمیان پھرتے رہو۔ میں اس وقت تو قصر میں نہ جاؤں گا۔" اس نے سب کے ساتھ ہی نماز پڑھی۔

ابن عقیل کی گرفتاری یا قتل کا اعلان

پھر کھڑے ہو کر حمد و ثنائے الٰہی بجالایا پھر کہا ابن عقیل احمق جاہل نے جو مخالفت و سرکشی کی ہے وہ تم نے دیکھی اب جس شخص کے گھر میں اس کو میں پاؤں گا خدا کی طرف سے اس کے لیے امان نہیں۔ اور جو شخص اس کو لے آئے گا اس کا خون بہا اسے انعام میں ملے گا۔ بندگان خدا ڈرتے رہو۔ اپنی طاعت و بیعت کو نہ چھوڑو۔ اپنی جان کے پیچھے نہ پڑو۔ حصین بن تمیم تو سن رکھ اگر کوفہ کی کسی گلی کے دروازہ سے صبح کو آمد و رفت ہوئی یا یہ شخص نکل گیا اور تو اسے میرے پاس لے کر نہ آیا تو تیری موت ہی آجائے گی۔ میں تجھ کو اہل کوفہ کے گھروں پر مسلط کرتا ہوں۔ گلیوں کے نکاس پر نگہبان مقرر کر دے۔ اور صبح ہوتے ہی جا سب گھروں کی تلاشی لے۔ گھروں کے اندر تفحص کر۔ اور کسی نہ کسی طرح اس شخص کو میرے پاس لا۔ حصین بنی تمیم سے تھا اور ابن زیاد کے اہل شرطہ میں سرکردہ تھا یہ کہہ کر ابن زیاد اترا اور قصر میں چلا گیا۔ عمرو بن حریث کو ایک علم دے کر ابن زیاد نے لوگوں پر حاکم مقرر کر دیا تھا۔ صبح ہوئی تو اپنے مقام پر آکے بیٹھ گیا۔ لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی۔ آئے بھی سب لوگ محمد بن اشعث بھی آیا۔ تو ابن زیاد کہنے لگا۔ اس شخص کا کیا پوچھنا جس پر بدگمانی و خیانت کا شائبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ پھر اپنے پہلو میں اسے بٹھا لیا۔

ہلال بن اسید کی مخبری

اس ضعیفہ کا بیٹا ہلال بن اسید جس کی ماں نے مسلم کو گھر میں رکھ لیا تھا صبح ہوتے ہی محمد بن اشعث کے بیٹے عبدالرحمٰن کے پاس پہنچا اور اس سے کہہ دیا کہ مسلم میری ماں کے یہاں ہیں۔ عبدالرحمٰن اپنے باپ کے پاس آیا وہ ابن زیاد کے یہاں تھا اس سے چپکے چپکے سب حال بیان کر دیا۔ ابن زیاد نے پوچھا بتاؤ تمہارے بیٹے نے کیا باتیں کیں۔ اس نے کہا مسلم ہمارے ہی گھروں میں سے ایک گھر میں ہیں۔ ابن زیاد نے چھڑی لے کر اس کے پہلو میں چبھوئی۔ اور کہا اٹھو ابھی میرے پاس اسے لے کر آؤ۔ ابن اشعث اٹھ کھڑا ہوا اور ابن زیاد نے عمرو بن حریث سے جو کہ مسجد میں اس کی جانشینی کر رہا تھا کہلا بھیجا کہ بنی قیس میں

لہ ان صاح باب سکتہ من سکک الکوفۃ، لغت میں ہے یقال لقیتہ قبل کل صبیح و نفر ۱۲ اذا لقیتہ قبل طلوع الفجر ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساٹھ یا ستر آدمی ابن اشعث کے ساتھ کر دے۔

ابن اشعث اور ابن عقیل کی جنگ

ابن اشعث کے ساتھ اسی کے خاندان والوں کا بھیجنا ابن زیاد اچھا نہ سمجھا۔ وہ خوب جانتا تھا کہ ہر قوم کے لوگ مسلم کے سے شخص کا اپنے یہاں گرفتار ہو جانا گوارا نہ کریں گے۔ اس نے عمرو بن عبید اللہ سلمی کے ماتحت ساٹھ یا ستر شخص بنی قیس کے کر دیئے۔ اور یہ سب ابن اشعث کے ساتھ اس کے گھر پر پہنچے جس میں مسلم تھے۔ گھوڑوں کی ٹاپ اور لوگوں کی آوازیں سن کر مسلم سمجھ گئے کہ مجھ پر دوڑ آگئی۔ یہ تلوار لے کر ان لوگوں کی طرف بڑھے اور وہ لوگ گھر میں گھس پڑے۔ مسلم نے تلواریں مار مار کر سب کو گھر سے نکال دیا۔ انہوں نے پھر پلٹ کر حملہ کیا اور مسلم نے بھی اسی طرح مقابلہ کیا۔

www.KitaboSunnat.com

مسلم بن عقیل کی شجاعت

بکیر بن حمران احمری اور مسلم میں تلوار چلنے لگی۔ بکیر نے مسلم کے منہ پر تلوار ماری اوپر والا ہونٹ ان کا کٹ گیا نیچے کا ہونٹ بھی زخمی ہوا سامنے کے دو دانت گر گئے۔ مسلم نے اس کے سر پر کاری زخم لگایا پھر دوسری تلوار اس کے کاندھے پر اس زور سے لگائی کہ سینہ تک اتر گئی ہوتی۔ یہ حالت دیکھ کر سب لوگ مکان کی پشت پر سے بلند ہو ہو کر ان پر پتھر برسانے لگے۔ اور بانس کی پھپٹیاں آگ سے دہکتی ہوئی مکان کی چھت پر سے ان پر ڈالنے لگا۔ یہ دیکھ کر مسلم تلوار کھینچے ہوئے گلی میں ان سے لڑنے کو نکل آئے اور قتال میں مصروف ہو گئے۔

ابن عقیل کے لیے ابن اشعث کی امان

ابن اشعث نے سامنے آکر کہا اے شخص تمہارے لیے امان ہے۔ تم کیوں اپنے کو خود قتل کر رہے ہو مسلم اسی طرح شمشیر زنی کرتے رہے اور رجز پڑھتے جاتے تھے (جس کا آخری مصرع یہ تھا)

مد اخان ان اکذب او اغرا

مجھے یہ اندیشہ ہے کہ مجھ سے جھوٹ بولیں گے یا مجھے دھوکا دیں گے۔

ابن اشعث نے کہا کوئی تم سے جھوٹ نہیں بولے گا کوئی تمہارے ساتھ فریب نہیں کریگا۔ کوئی تم کو دھوکا نہ دے گا۔ سب لوگ تمہاری برادری کے ہیں۔ تم کو قتل کرنا نہیں چاہتے نہ تم پر ہاتھ اٹھانا چاہتے ہیں۔ مسلم پتھروں کی مار سے زخموں میں چور ہو رہے تھے۔ جنگ کرنے کی طاقت ان میں باقی نہ رہی تھی اور ہانپ رہے تھے اسی مکان کے ایک جانب دیوار سے بیٹھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا کر کھڑے ہو گئے۔ ابن اشعث ان کے قریب آکر کہنے لگا آپ کے لیے امان ہے۔ مسلم نے کہا میرے لیے امان ہے کہا کہ ہاں امان ہے۔ اور سب لوگ پکار اٹھے کہ آپ کے لیے امان ہے۔ بس ایک سُلمی تھا کہ وہ یہ کہہ کر کنارہ کش ہو گیا کہ مجھے اس امر میں کوئی دخل نہیں ہے۔

مسلم بن عقیل اور سلمی

مسلم نے کہا اگر تم لوگ مجھ سے امان کے لیے نہ کہتے تو میں تمہارے ہاتھ اپنا ہاتھ نہ دیتا؟ ایک خچر پر ان کو سوار کر دیا اور سب کے سب ہجوم کر کے آئے۔ مسلم نے تلوار گلے میں ڈال لی تھی ان لوگوں نے تلوار ان کے گلے سے نکال لی۔ اس وقت مسلم کو اپنی کے بچنے سے مایوسی ہو گئی۔ آنسو آنکھوں میں بھر لائے اور کہا یہ پہلی دغا میرے ساتھ کی۔ ابن اشعث نے کہا مجھے امید ہے کہ تمہارے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ مسلم نے کہا بس امید ہی امید ہے امان جو تم نے دی ہے وہ کیا ہوئی پھر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور رونے لگے۔ سلمی نے مسلم سے کہا کہ جو شخص اس امر کا طلب گار ہو جس بات کے تم طالب تھے اس پر تمہاری سی مصیبت پڑ جائے تو وہ تو اس طرح نہ روئے گا۔

ابن اشعث سے ابن عقیل کی وصیت

مسلم نے کہا اگر چہ ایک چشم زدن کے لیے بھی میں اپنی جان کا تلف ہونا ناگوار نہیں کرتا پھر بھی میں اپنی جان کیلئے نہیں رو رہا ہوں نہ میں اپنے قتل کا ماتم کر رہا ہوں۔ میں تو اپنے ان عزیزوں کے لیے رو رہا ہوں۔ جو میرے پاس آنے والے ہیں۔ میں حسین اور ان کی اولاد کے لیے رو رہا ہوں۔" یہ کہہ کر ابن اشعث کی طرف متوجہ ہوئے کہا اے بندۂ خدا میں سمجھتا ہوں کہ تو مجھے امان تو نہیں دے سکے گا۔ بھلا اتنا سلوک میرے ساتھ تو کرے گا کہ اپنے کسی آدمی کو میری طرف سے حسین کے پاس بھیج دے۔ وہ آج ہی کل میں تم لوگوں کے پاس آنے کو روانہ ہو چکے ہوں گے اور اہل بیت بھی ان کے ساتھ ہوں گے۔ تم جو میری بے تابی دیکھ رہے ہو وہ محض اس سبب سے ہے۔ میری طرف سے یہ پیام پہنچا دے کہ مسلم نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے وہ گرفتار ہو چکے ہیں یہ نہیں چاہتے کہ آپ یہاں آئیں اور قتل کئے جائیں۔ آپ اہل بیت کو لے کر پلٹ جائیے۔ کوفیوں کے دھوکے میں نہ آئیے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن سے چھٹکارا پانے کے لیے آپ کے والد مرنے اور قتل ہو جانے کی اپنے تئیں رکھتے تھے۔ اہل کوفہ آپ سے بھی جھوٹ بولے مجھ سے بھی جھوٹ بولے۔ جس کو فریب دیا اس کی رائے ہے۔ ابن اشعث نے کہا واللہ میں ایسا ہی کروں گا اور ابن زیاد سے بھی کہہ دوں گا کہ تم کو میں امان دے چکا ہوں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن اشعث کا قاصد ابن اشعث نے ایاس طائی کو جو کہ ایک شاعر تھا اور اس کے پاس بہت آیا جایا کرتا تھا بلا بھیجا۔ اس سے کہا تم حسین کے پاس روانہ ہو جاؤ اور یہ خطان کو پہنچا دو۔ خط میں جو جو باتیں مسلم نے کہی تھیں وہ سب اس نے لکھ دیں اور کہا لو یہ زادِ راہ ہے یہ سامانِ سفر ہے۔ یہ تمہارے عیال کے دینے کے لیے بھی ہے۔ اس نے کہا میرے پاس اونٹ نہیں ہے جو اونٹ تھا وہ از کار رفتہ ہو چکا ہے۔ ابن اشعث نے کہا تو یہ اونٹ پالان سمیت موجود ہے سوار ہو۔ ایاس روانہ ہوا چار دن کی مدت میں منزل زبالہ میں حسین سے ملا اور خط ان کو دے دیا پڑھ کر کہا جو تقدیر میں ہے وہ ہونے والا ہے۔ اپنی جانوں کے تلف ہونے اور قوم کی برائی کرنے کو ہم نے خدا پر رکھا۔ مسلم ہانی کے گھر میں جب اٹھ آئے ہیں اور اٹھارہ ہزار آدمی نے ان سے بیعت کی ہے تو عابس بن ابی جعیب کے ہاتھ حسین کو لکھ کر بھیج چکے تھے یہ پیغامبر اپنے لوگوں سے جھوٹ نہیں بولتا۔ مجھ سے اٹھارہ ہزار اہل کوفہ نے بیعت کی ہے جلدی میرے خط کو دیکھتے ہی اس طرف روانہ ہو جیئے۔ سب لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔ آل معاویہ سے ان کو کچھ مطلب نہیں نہ وہ ان کی خواہش رکھتے ہیں والسلام۔

ابن زیاد کا امان دینے سے انکار ابن اشعث مسلم کو لیے ہوئے قصر کوفہ کے دروازہ پر آیا اور اذن طلب کیا۔ اذن مل گیا۔ اس نے ابن زیاد سے مسلم کا سب ماجرا اور بکیر نے جو واران پر کیا سب بیان کیا۔ ابن زیاد نے کہا خدا اس کا برا کرے اس کے بعد ابن اشعث نے امان دینے کا ذکر کیا۔ ابن زیاد نے کہا تم امان دینے والے کون۔ تم کو اس لیے میں نے نہیں بھیجا تھا کہ جا کر ان کو امان دو۔ تمہیں تو اس لیے بھیجا تھا کہ میرے پاس ان کو لے آؤ۔ ابن اشعث یہ سن کر چپ ہو رہا۔ مسلم قصر کے دروازہ پر جب پہنچے ہیں تو پیاسے تھے۔ یہاں دروازہ پر کچھ لوگ اذن کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں عمارہ بن عقبہ و عمرو بن حریث و مسلم بن عمرو و کثیر بن شہاب بھی تھے۔

مسلم بن عمرو باہلی کی گستاخی قصر کے دروازہ پر ٹھنڈے پانی کی ایک مشکی رکھی ہوئی تھی۔ مسلم نے کہا مجھے اس میں سے تھوڑا پانی پلا دو۔ ابن عمرو نے جواب دیا دیکھو کیا ٹھنڈا پانی ہے۔ واللہ اس میں سے ایک بوند بھی تم کو نہ ملے گی۔ آتش دوزخ کا کھولتا ہوا پانی تمہارے پینے میں آئے گا۔ مسلم نے پوچھا ارے تو کون شخص ہے۔ کہا میں اس شخص کا فرزند ہوں کہ جب تو نے حق کا انکار کیا تو اس نے اعتراف کیا۔ جب تو نے کھوٹا پن ظاہر کیا تو اس نے خلوص دکھایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تو نے نافرمانی اور مخالفت کی تو اس نے بات کو سنا اور اطاعت کی۔ میں مسلم بن عمر باہلی ہوں۔" مسلم نے کہا "خدا تجھ سے سمجھے۔ کیسا بے رحم و بدزبان تو ہے کیسا سنگ دل و درشت طینت تو ہے۔ اے ابن باہلہ دوزخ کے عذاب دائمی اور اس کھولتے ہوئے پانی کا زیادہ تر تو سزاوار ہے۔" مسلم یہ کہہ کر دیوار سے لگ کر بیٹھ گئے۔ اور عمرو بن حریث نے اپنے غلام سلیمان کو بھیجا وہ ایک برتن میں پانی لے کر آیا اور مسلم کو پلا دیا۔

مسلم بن عقیل کی پانی پینے سے محرومی

ایک روایت یہ ہے کہ عمارہ نے اپنے غلام قیس کو بھیجا وہ ایک مشکی لے کر آیا اس پر رومال پڑا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ایک کٹورا تھا۔ کٹورے میں پانی انڈیل کر مسلم کو اس نے پلایا۔ یہ جب پینا چاہتے تھے کٹورا خون سے بھر جاتا تھا جب تیسری دفعہ غلام نے کٹورا بھر دیا۔ اور مسلم نے پینے کا ارادہ کیا تو سامنے کے دونوں دانت کٹورے میں آ رہے۔ مسلم نے کہا "الحمد للہ میری قسمت میں یہ پانی ہوتا تو میں پیتا۔" اب مسلم کو ابن زیاد کے سامنے لے گئے تو انہوں نے اسے سلام نہیں کیا۔ ایک سپاہی بولا۔ میں امیر کو سلام نہیں کرتا۔ مسلم نے کہا امیر مجھے قتل کرنا چاہتا ہے تو میرا سلام کیا۔ اور اگر قتل کرنا نہیں چاہتا تو بے شک بہت دفعہ اسے میں سلام کروں گا۔" ابن زیاد نے جواب دیا بے شک میں تجھے قتل کروں گا۔ مسلم نے پوچھا۔ کیا یہی بات ہے۔ کہا ہاں یہی بات ہے۔"

مسلم بن عقیل کی ابن سعد کو وصیت

مسلم نے کہا تو مجھے ذرا اپنی قوم کے کسی شخص سے وصیت کر لینے دے۔ یہ کہہ کر مسلم نے ابن زیاد کے ہم نشینوں کی طرف نظر کی۔ عمر بن سعد وہاں موجود تھا۔ کہا اے عمر مجھ میں تجھ میں قرابت ہے۔ میں تجھ سے ایک حاجت رکھتا ہوں۔ تجھے اس کا پورا کرنا ضرور ہے۔ اور وہ ایک راز ہے۔" ابن سعد نے اس کے سننے سے انکار کیا۔ اس پر ابن زیاد نے کہا اپنے عم کی بات کو سننے سے انکار نہ چاہیئے۔ ابن سعد اٹھ کھڑا ہوا اور مسلم کے ساتھ ایسی جگہ جا کر بیٹھا جہاں سے ابن زیاد کا بھی سامنا تھا۔ مسلم نے کہا کوفہ میں مجھ پر قرض ہو گیا ہے جب سے میں یہاں وارد ہوا ہوں سات سو درہم قرض لے چکا یہ قرض میرا ادا کر دینا اور میری لاش کا ذرا خیال رکھنا ابن زیاد سے مانگ لینا اور دفن کر دینا اور حسین کے پاس کسی شخص کو بھیج دینا کہ ان کو واپس کر دے۔ میں تو انہیں لکھ چکا ہوں کہ لوگ آپ کا ساتھ دیں گے۔ میرا خیال یہی ہے کہ وہ آتے ہی ہوں گے۔" اب عمر نے ابن زیاد سے کہا آپ سمجھے انہوں نے مجھ سے کیا کہا۔ انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ یہ باتیں کی ہیں۔ ابن زیاد نے کہا، جھروسے کا شخص تو کبھی خیانت نہیں کرتا ہاں کبھی خائن پر بھروسہ کر لیتے ہیں۔ تمہارا مال تو تمہارا ہے ہم تم کو اس امر سے نہیں روکتے جس طرح چاہو اسے صرف کرو حسین بھی اگر ہماری طرف آنے کا ارادہ نہیں کریں گے تو ہمیں بھی ان سے کچھ مطلب نہیں ہاں اگر انہوں نے ادھر کا ارادہ کیا تو ہم بھی ان سے باز نہ رہیں گے۔ لاش کے باب میں تمہاری سفارش کو ہم نہیں سنیں گے۔ مسلم ہماری طرف سے اس رعایت کا سزاوار نہیں ہے۔ اس نے ہم سے جنگ کی ہماری مخالفت کی ہمارے ہلاک کرنے پر آمادہ رہا۔" یہ بھی کہتے ہیں کہ ابن زیاد نے کہا اس کی لاش سے ہمیں کیا کام جب ہم اسے قتل کر چکے تو پھر لاش کے ساتھ جو سلوک چاہو کرو۔

ابن زیاد اور ابن عقیل کی تلخ کلامی

اس کے بعد ابن زیاد نے کہا ہاں ابن عقیل بتا لوگ یہاں امن کی حالت میں تھے اور سب یک زبان تھے تو اس لیے آیا کہ ان میں تفرقہ ڈالے انہیں پریشان کر دے بعض کو بعض سے لڑا دے۔

مسلم نے کہا ہرگز ایسا نہیں ہے۔ میں اس لیے نہیں آیا بلکہ اہل شہر یہ کہتے ہیں کہ تیرے باپ نے ان میں سے نیک لوگوں کو چن چن کے قتل کیا ان کا خون بہایا ان کے ساتھ قیصر و کسریٰ کی طرح پیش آیا۔ ہم اس لیے آئے کہ عدل کے ساتھ حکم کریں اور حکم قرآن کی طرف دعوت دیں۔"

کہا یہ اور بدکار کیا تو کچھ یہ دعوے۔ جب مدینہ میں شراب پیا کرتا تھا جب تجھے یہ خیال نہ آیا کہ ان لوگوں میں عدل کرے۔"

کہا میں شراب پیتا ہوں! واللہ خدا خوب جانتا ہے کہ تو جھوٹا ہے اور جو کچھ تو نے کہا۔ ناواقفیت سے کہا اور میں ایسا نہیں ہوں جیسا تو کہہ رہا ہے۔ شراب تو وہ پیئے گا جو مسلمانوں کا خون پی لیا کرتا ہے۔ خدا نے جس کا قتل حرام کیا ہے اسے قتل کرتا ہے۔ جس نے کوئی خون نہیں کیا اس کا خون بہایا کرتا ہے۔ غضب ناک ہو کر اور بعض کی وجہ سے اور بدگمان ہو کر خونریزی کرتا ہے۔ پھر اس طرح بھول جاتا ہے جیسے کچھ کیا ہی نہیں۔

کہا" اور بدکار تیرے دل میں وہ تمنا ہے جس سے خدا نے محروم کر دیا۔ اور تجھے اس قابل نہ سمجھا۔

کہا۔ پھر قابل کون ہے"

کہا۔ امیر المومنین یزید"

کہا۔ ہر حالت میں شکر ہے خدا کا ہم نے اپنا اور تمہارا انصاف خدا پر رکھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا۔ شاید تیرے زعم میں ہے کہ تم لوگوں کا بھی اس امارت میں کچھ حق ہے"

کہا۔ واللہ زعم نہیں ہے بلکہ یقین ہے"

کہا۔ خدا مارے مجھے اگر میں اس طرح تجھے قتل نہ کروں کہ اسلام میں کوئی اس طرح نہ قتل ہوا ہوگا۔

کہا یہ ہاں بیشک اسلام میں جو ظلم کبھی نہیں ہوا اس کے ایجاد کرنے کا تو ہی سزاوار ہے۔ بری طرح قتل کرنا۔ بری طرح سر کاٹنا بدافعالی کرنا غالب ہو کر ملامت سمیٹنا تیرا ہی حصہ ہے اور دنیا بھر میں تجھ سے بڑھ کر کوئی اس کا سزاوار نہیں ہے"

ابن زیاد کی لاف گزافی ابن سمیہ نے اب مسلم اور حسین اور عقیل و عقیل کو گالیاں دینا شروع کیں اور مسلم نے سکوت کیا۔ اہل تاریخ کا خیال ہے کہ ابن زیاد نے مسلم کو پانی دینے کا حکم دیا۔ ایک مٹی کے برتن میں انہیں پانی پلایا۔ پھر ان سے کہا اس واسطے تجھے اس برتن میں پانی دیا کہ تیرے پینے سے دوسرا برتن حرام ہو جاتا۔ پھر لوگوں سے کہا۔ اسے قصر کی چھت پر لے جاؤ اور گردن مارو اور سر کے ساتھ جسم کو بھی نیچے پھینک دو۔ اب مسلم نے ابن اشعث کی طرف دیکھ کر کہا۔ تو نے مجھے امان نہ دی ہوتی تو واللہ میں خود کو حوالہ نہ کرتا۔ اب میرے چچا نے کو تلوار لے کر اٹھ۔ تیری بات جاتی ہے۔ یہ کہہ کر ابن زیاد سے کہا واللہ اگر مجھ میں تجھ میں کچھ بھی قرابت[1] ہوتی تو مجھے تو قتل نہ کرتا۔ ابن زیاد نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جس کے سر پر اور شانہ پر مسلم نے تلوار ماری ہے۔ لوگ اسے بلا لائے۔ کہا کوٹھے پر چڑھ جا تو ہی اس کی گردن مار۔

مسلم بن عقیل کی شہادت مسلم کو کوٹھے پر لے کے چلے وہ تکبیر و استغفار و صلوات پڑھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے خداوندا ہمارا اور ان لوگوں کا انصاف تیرے ہاتھ ہے" جنہوں نے ہمیں دھوکا دیا ہم سے جھوٹ بولے ہمیں ذلیل کیا" قصر کی اس جہت میں جہاں آج شتر فصاب رہتے ہیں مسلم کو لے کر گئے وہاں ان کی گردن ماری۔ اور سر کے ساتھ جسم کو بھی نیچے پھینک دیا۔ بکیر جس نے مسلم کو قتل کیا تھا کوٹھے سے اترا تو ابن زیاد

---

[1] یعنی اگر زیاد ابوسفیان کی صلب سے ہوتا تو میرے تیرے برادری ہوتی ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پوچھا اسے قتل کر آیا بکیر نے کہا ہاں۔ پوچھا جب تم اسے کوٹھے پر لے جا رہے تھے تو کیا کہتا جاتا تھا۔ کہا وہ تکبیر و تسبیح و استغفار پڑھ رہا تھا۔ جب میں نے قتل کرنے کو اپنی طرف اسے کھینچا تو کہا خداوندا ہمارا اور ان لوگوں کا انصاف تیرے ہاتھ ہے۔ جو ہم سے جھوٹ بولے جنہوں نے ہمیں دھوکا دیا ہمیں چھوڑ دیا ہمیں قتل کیا۔ میں نے کہا میرے قریب آ۔ خدا کا شکر ہے کہ تجھ سے اپنا قصاص لینے کے لیے مجھے موقع دیا۔ یہ کہہ کر میں نے ایک وار کیا اور وہ بیکار ہو گیا۔ تو مسلم نے مجھ سے کہا بندۂ خدا یہ چرکا جو تو نے دیا اس میں تیرے زخم کا بدلہ نہیں ہوا۔ ابن زیاد کہنے لگا مرتے وقت بھی یہ فخر! بکیر نے کہا پھر میں نے دوسرے وار میں قتل کیا۔

ابن اشعث کی ہانی کے لیے امان طلبی

محمد بن اشعث نے کھڑے ہو کر ہانی کے بارے میں ابن زیاد سے گفتگو کی اور کہا آپ واقف ہیں ہانی کا اور اس کے خاندان کا شہر میں اور برادری میں کیا مرتبہ ہے۔ اور اس کی قوم کو یہ بات معلوم ہے کہ میں اور میرا ساتھ والا ہانی کو آپ کے پاس لے آئے ہیں۔ میں خدا کا واسطہ دے کر آپ سے کہتا ہوں کہ اسے مجھے بخش دیجئے۔ مجھے اس کی قوم سے عداوت مول لینا ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ کہ اہل شہر میں بہت عزت رکھتے ہیں اور ایک جماعت اہل یمن کی بھی ہے۔ ابن زیاد نے وعدہ کر لیا تھا کہ ایسا ہی کروں گا۔ جب مسلم بن عقیل کے لیے جو کچھ ہونے والا تھا ہو چکا تو اس کی رائے بدل گئی۔ ابن اشعث سے جو وعدہ کیا تھا اس کے پورا کرنے سے انکار کیا۔

ہانی بن عروہ کو قتل کرنے کا حکم

مسلم کے قتل ہوتے ہی اس نے حکم دیا کہ ہانی کو بازار میں لے کر جاؤ اور اس کی گردن مارو۔ ہانی کو بازار میں اس مقام پر لے گئے بکریاں بکتی تھیں۔ ان کی مشکیں بندھی ہوئی تھیں اور بار بار وہ کہتے جاتے تھے۔ کہاں ہیں بنی مذحج آج میری کمک نہیں کرتے جب دیکھا کوئی کمک کو نہیں آتا تو اپنے ہاتھ کو زور سے کھینچا اور رسی میں سے نکال لیا۔ اور کہا۔ ارے کوئی عصا نہیں کوئی چھری نہیں کوئی پتھر نہیں کیسا۔ اونٹ کی کوئی ہڈی بھی نہیں کہ انسان اسی کو لے کر اپنی جان بچانے کے لیے ہاتھ پاؤں مارے لایہ کہہ رہے تھے کہ لوگ ان پر پل پڑے۔ رسی میں پھر ان کو باندھ لیا۔ پھر ان سے کہا۔ اپنی گردن آگے بڑھاؤ۔ کہا میں ایسا سخی نہیں ہوں کہ اپنا سر دے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوں۔ میں اپنی جان لینے میں تمہاری اعانت نہیں کرنے کا۔"

ہانی بن عروہ کا قتل اب ابن زیاد کے ایک غلام ترکی نے جس کا نام رشید تھا تلوار کا ان پر وار کیا، لیکن تلوار نے کچھ کام نہ کیا۔ ہانی کہنے لگے "خدا ہی کے پاس جانا ہے خداوندا اپنی رحمت و رضوان میں مجھ کو لے" ترکی نے دوسرے وار میں ان کو قتل کیا۔ پھر اسی غلام ترکی کو عبدالرحمان بن حصین نے مقام خازر میں ابن زیاد کے ساتھ دیکھا۔ لوگ کہہ رہے تھے دیکھو ہانی کا قاتل یہی ہے۔ یہ سن کر ابن حصین نے کہا اگر میں اس کو قتل نہ کر دوں یا اس کے پیچھے مار ڈالا نہ جاؤں تو خدا مجھے مارے۔ یہ کہتے ہی اس پر برچھی کا وار کر کے وہیں قتل کیا۔

عبدالاعلی کلبی کا قتل ابن زیاد مسلم و ہانی کو قتل کر چکا تو عبدالاعلی کلبی کو بلایا۔ یہ وہی شخص ہے کثیر بن شہاب جسے گرفتار کر کے ابن زیاد کے پاس لے آیا تھا۔ ابن زیاد نے اس سے کہا کہ اپنا حال بیان کرے۔ اس نے کہا خدا آپ کا بھلا کرے میں اس لیے نکلا تھا کہ دیکھوں لوگ کیا کر رہے ہیں۔ کہ مجھے ابن شہاب نے گرفتار کر لیا۔ ابن زیاد نے کہا اگر تو اس لیے نکلا تھا تو شدید و مغلظ قسمیں کھا کر بیان کر۔ اس شخص قسم کھانے سے انکار کیا۔ حکم دیا اسے جبانہ سبیع میں لے جا کر گردن مارو۔ سب اسے لے کر چلے اور وہاں جا کر گردن ماری۔

عمارہ بن صلخب کا خاتمہ لوگ عمارہ بن صلخت کو مجلس سے نکال کر اب لائے۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے کہ مسلم کی نصرت کے لیے جا رہے تھے۔ ابن زیاد نے ان سے پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو۔ انہوں نے کہا میں بنی ازد سے ہوں۔ کہا اسے اس کے قبیلہ میں لے جاؤ۔ انہیں کی برادری کے سامنے ان کو لے جا کر ان کی گردن ماری۔ مسلم و ہانی کے واقعہ پر عبداللہ اسدی یا فرزدق نے چند شعر بھی کہے ہیں۔

مسلم و ہانی کے سروں کی روانگی اب مسلم و ہانی کے سروں کو ابن زیاد نے ہانی بن ابی حیہ اور زبیر بن ارواح کے ساتھ یزید کے پاس بھیج دیا۔ کاتب اس کا عمرو بن نافع تھا اسے حکم دیا کہ مسلم اور ہانی کا واقعہ یزید کو لکھ بھیجے اس نے بہت ہی طولانی خط لکھا۔ خط میں طول دینا اسی منشی کی ایجاد ہے۔ ابن زیاد نے خط دیکھا تو ناپسند کیا۔ کہنے لگا اس تطویل و فضول سے کیا فائدہ۔ بس یہ لکھو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمد اللہ خدا نے امیر المومنین کے حق کو محفوظ رکھا دشمن کی مکر سے اسے بچا لیا۔ میں امیر المومنین کو خبر دیتا ہوں کہ مسلم نے ہانی بن عروہ کے گھر میں پناہ لی تھی میں نے ان دونوں پر جاسوس مقرر کئے۔ کچھ لوگ فریب سے ان کے پاس بھیجے۔ اور ان سے مکر و کید کر آخر دونوں کو میں نے باہر نکالا۔ اور خدا کے فضل سے دونوں میرے قابو میں آ گئے۔ میں نے دونوں کی گردن ماری۔ اور ان کے سر ہانی ابن ابی حیہ وزبیر بن ارواح کے ساتھ آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ یہ دونوں شخص تابع فرمان و طاعت گزار و خیر خواہ ہیں۔ امیر المومنین جس بات کو چاہیں ان سے دریافت کریں۔ دونوں واقف کار اور راست گو و صاحب فہم و پرہیز گار ہیں والسلام۔

یزید کا خط بنام ابن زیاد یزید نے جواب میں لکھا۔ جو میں چاہتا تھا وہی تو نے کیا۔ تو نے عاقلانہ کام اور دلیرانہ حملہ کیا۔ مجھے مطمئن و بے فکر کر دیا۔ میں تجھے جیسا سمجھتا تھا تیری نسبت جو میری رائے تھی تو نے اپنے کو ایسا ہی ثابت کیا۔ دونوں قاصدوں کو میں نے بلا کر ان سے کچھ پوچھا کچھ راز کی باتیں کیں۔ جیسا تو نے ان کے فضل و فہم کے بارہ میں لکھا ہے۔ ویسا ہی ان کو پایا۔ نیکی کے ساتھ ان سے پیش آنا چاہیئے۔ اور مجھے خبر ملی ہے کہ حسین عراق کی طرف آ رہے ہیں۔ نگران مقرر کر مورچے تیار رکھ۔ جس سے بدگمانی ہو اس کی حراست کر۔ جس پر تہمت بھی ہو اسے گرفتار کر لے۔ ہاں جو تجھ سے خود جنگ نہ کرے اسے قتل نہ کرنا۔ اور جو جو واقعہ پیش آئے اس کا حال مجھے لکھتا رہ والسلام علیک ورحمۃ اللہ۔

مختار اور عبداللہ بن حارث کی گرفتاری مسلم کا کوفہ میں چڑھائی کرنا ذی الحجہ ۶۰ھ کی آٹھویں تاریخ منگل کے دن وقوع میں آیا۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ مکہ سے کوفہ کی طرف حسین کے روانہ ہونے کے بعد نویں تاریخ بدھ کے دن روز عرفہ یہ واقعہ ہوا۔ اور حسین مدینہ سے رجب ۶۰ھ کی اٹھائیسویں اتوار کے دن مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور شعبان کی تیسری شب جمعہ تھی کہ مکہ میں داخل ہوئے۔ مکہ میں شعبان رمضان شوال ذیقعدہ میں قیام کیا پھر ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ منگل کے دن روز ترویہ مکہ سے نکلے اسی دن مسلم نے حملہ کیا تھا اور مسلم کے ساتھ مختار اور عبداللہ بن حارث بھی نکلے تھے۔ مختار سبز علم لیے ہوئے تھا۔ عمرو بن حریث کے مکان پر آ کر اس نے علم کو گاڑ دیا اور کہا میں تو اس لیے نکلا ہوں کہ عمرو کو روکے رہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عبداللہ بن حارث سرخ علم اٹھائے تھے اور سرخ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ مسلم جب قصر کی طرف بڑھے تو اشعث اور قعقاع اور شبث نے مسلم کا اور ان کے اصحاب کا مقابلہ کیا۔ اور فریقین میں بڑی خونریز جنگ ہوئی۔ شبث کہنے لگا ان لوگوں کو رات ہو جانے دو تو متفرق ہو جائیں یہ سن کر قعقاع نے کہا کہ تو نے سب کے راستے روک رکھے ہیں۔ نکل جانے کی راہ دے تو سب چل دیں۔ ادھر ابن زیاد نے مختار اور عبداللہ کے گرفتار کرنے کا لوگوں کو حکم دیا۔ اور انعام اس کے لیے مقرر کر دیا۔ دونوں شخص گرفتار ہو کر آئے اور قید کر لیے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۰

حضرت امام حسینؓ

عمرو بن عبدالرحمٰن کی حضرت حسینؓ سے درخواست

عمرو بن عبدالعزیز مخزومی کا بیان ہے کہ اہل عراق کے خط جب حسینؓ کے پاس آئے ہیں اور انہوں نے عراق کی طرف روانہ ہونے کا تہیہ کر لیا تو میں ان کے پاس گیا۔ اور ابھی وہ مکہ ہی میں تھے۔ میں نے حمد و ثنائے حق تعالیٰ کے بعد کہا۔ برادر میں آپ کے پاس ایک حاجت لے کر آیا ہوں اسے میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ہی کی خیر خواہی کا کلمہ ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں تو کہوں ورنہ اپنے ارادہ سے باز رہوں۔ کیا کہوں نہیں کہتے۔ بخدا تمہاری رائے کو میں رائے نہیں سمجھتا نہ کسی امر بد فعل قبیح کا تم پر گمان ہے۔ میں نے کہا سنتا ہوں آپ عراق کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ اس سفر میں آپ کے لیے مجھے اندیشہ ہے آپ اس شہر میں جاتے ہیں، جس میں عہدہ دار و امرا ہیں۔ ان کے پاس خزانہ ہے۔ لوگ درہم و دینار کے غلام ہیں۔ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ جن لوگوں نے آپ سے نفرت کا وعدہ کیا ہے اور آپ کے مخالفین کا ساتھ دینے سے آپ کا ساتھ دینا بہتر سمجھتے ہیں وہی آپ سے آمادہ پیکار نہ ہو جائیں۔ کہا برادر تمہیں خدا جزائے خیر دے۔ واللہ مجھے یقین ہے کہ تم نے خیر خواہی کی بات کہی اور عاقلانہ کلمہ کہا۔ جو مقدر میں ہے وہ تو ہو گا میں تمہاری رائے پر عمل کروں یا نہ کروں۔ مگر تم کو میں اپنا بہترین مشیر و ہوا خواہ سمجھتا ہوں۔" میں وہاں سے اٹھ کر حارث بن خالد بن عاص کے پاس آیا۔ پوچھنے لگا تم حسینؓ کے پاس گئے تھے۔ میں نے کہا گیا تھا۔ پوچھا تم نے کیا کہا ان سے، انہوں نے کیا کہا تم سے۔ میں نے بیان کیا کہ میں نے یہ کہا تھا ان سے انہوں نے یہ کہا مجھ سے کہنے لگا خدائے مردہ و رب کعبہ کی قسم کھا کر میں کہتا ہوں کہ تم نے خیر خواہی کا کلمہ ان سے کہا۔ بس رائے ہے تو یہی رائے ہے جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم نے ان کو دی۔ اب چاہیں وہ مانیں یا نہ مانیں۔

عبداللہ بن عباسؓ کی مخالفت

عبداللہ بن عباسؓ نے حسینؓ کی روانگی کا ذکر سنا تو حسینؓ کے پاس آئے۔ کہا بھائی لوگوں میں چرچا ہے کہ آپ عراق کی طرف روانہ ہونے کو ہیں مجھ سے بیان تو کیجئے آپ کیا قصد رکھتے ہیں۔ کہا انشاء اللہ تعالیٰ اسی دو دن کے اندر روانہ ہو جاؤں گا۔ ابن عباس نے کہا میں خدا کا واسطہ دیتا ہوں ایسا نہ کیجئے۔ خدا آپ پر رحم کرے مجھے یہ تو بتایئے کہ آپ ان لوگوں میں جا رہے ہیں جنہوں نے اپنے حاکم کو قتل کر ڈالا ہے اپنے شہروں کا انتظام کر چکے ہیں اپنے دشمن کو وہاں سے نکال چکے ہیں۔ اگر یہ سب کچھ پہلے ہی وہ کر چکے ہیں تو آپ جایئے اور اگر یہ بات نہیں ہے کہ انہوں نے فقط آپ کو بلایا ہی ہے اور حاکم ان پر اسی طرح مسلط ہے۔ اسی کے عہدہ دار شہروں سے خراج وصول کر رہے ہیں تو آپ کو جنگ و جدال کے واسطے بلا رہے ہیں۔ مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ آپ کو دھوکا دیں گے آپ کو جھٹلائیں گے آپ کی مخالفت کریں گے آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے اور اگر آپ پر حملہ کریں گے تو ان کا حملہ سب سے سخت تر ہوگا۔ حسینؓ نے جواب دیا میں خدا سے خیر کا طالب ہوں اور دیکھتا ہوں کیا ہوتا ہے۔

عبداللہ بن زبیر کے متعلق امام حسینؓ کی رائے

ابن عباس وہاں سے اٹھے تو ابن زبیر آئے کچھ دیر تک باتیں کرتے رہے پھر کہنے لگے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قوم کو ہم کیوں چھوڑ دیں کیوں ان سے باز رہیں۔ ہم تو مہاجرین کی اولاد میں ہیں اور ان سے بڑھ کر ریاست کے احق ہیں۔ یہ تو بتایئے آپ کا کیا ارادہ ہے۔ حسینؓ نے کہا میرا دل تو یہی کہتا ہے کہ کوفہ میں چلا جاؤں۔ وہاں کے اشراف نے اور میرے شیعوں نے مجھے خط لکھے ہیں اور میں خدا سے خیر کا خواستگار ہوں۔ یہ سن کر ابن زبیر نے کہا آپ کے شیعوں کے مثل اگر میرے لوگ وہاں ہوتے تو میں اس سے انحراف نہ کرتا۔ یہ کہہ کر ابن زبیر کو اندیشہ ہوا کہ کہیں مجھ سے بدگمان نہ ہوں تو کہا اگر آپ حجاز ہی میں رہ کر اس ریاست کا ارادہ کریں۔ تو کوئی بھی انشاء اللہ آپ کی مخالفت نہ کرے گا۔ ابن زبیر اٹھ کر چلے گئے تو حسینؓ کہنے لگے اس شخص کو دنیا کی کسی شے کی اتنی آرزو نہیں ہے جتنی اس بات کی ہے کہ میں حجاز سے عراق کی طرف چلا جاؤں خوب جانتا ہے کہ میرے رہتے اسے ریاست نہیں مل سکتی۔ لوگ اسے میرے برابر نہیں سمجھتے اس لیے چاہتا ہے کہ میں یہاں سے چلا جاؤں اور اس کے لیے میدان خالی ہو جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عباسؓ کا حسینؓ کو یمن جانے کا مشورہ

پھر اسی دن شام کو یا دوسری صبح کو حسینؓ کے پاس عبداللہ بن عباسؓ آئے اور کہا برادر میں چاہتا ہوں کہ صبر کروں مگر مجھے صبر نہیں آتا اس راہ میں مجھے آپ کے ہلاک اور تباہ ہونے کا خوف ہے۔ اہل عراق دغا پیشہ لوگ ہیں ہرگز ان کے پاس نہ جاؤ۔ اسی شہر میں قیام کرو کہ تم اہل حجاز کے رئیس ہو اگر اہل عراق تم کو بلاتے ہیں تو انہیں لکھو کہ اپنے دشمن سے پیچھا چھڑا لیں۔ اس کے ان کے پاس جاؤ اگر تم اس بات کو نہیں مانتے اور یہاں سے نکل جانا ہی منظور ہے تو یمن کی طرف چلے جاؤ، وہاں قلعے ہیں درّہ کوہ ہیں، ایک عریض طویل ملک ہے۔ تمہارے باپ کے شیعہ وہاں موجود ہیں تم سب سے الگ رہ کر لوگوں سے خط و کتابت کرو اپنے قاصدوں کو بھیجو۔ اس طریقہ میں مجھے امید ہے کہ جو بات تم چاہتے ہو امن و عافیت کے ساتھ تم کو حاصل ہو جائے گی۔ حسینؓ نے ان کو جواب دیا برادر واللہ میں جانتا ہوں کہ تم نیر خواہ و شفیق ہو لیکن میں تو روانگی کا مصمم ارادہ کر چکا ہوں۔

ابن عباسؓ کی اہل بیت ساتھ جانے پر مخالفت

ابن عباسؓ نے کہا تم جاتے ہی ہو تو عورتوں کو بچوں کو ساتھ لے کر نہ جاؤ واللہ مجھے ڈر ہے کہیں عثمانؓ کی طرح تم بھی اپنی عورتوں اور بچوں کے سامنے قتل نہ کئے جاؤ۔ پھر ابن عباس کہنے لگے کہ تم نے تو ابن زبیر کی مربو پوری کر دی ملک حجاز کو اس کے لیے چھوڑ دیا خود نکل کر چلے۔ تمہارے سامنے کوئی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا تھا۔ قسم ہے خدائے وحدہ لاشریک کی اگر میں یہ سمجھتا کہ اس وقت میں تم سے دست و گریبان ہو جاؤں اور میرا تمہارا تماشہ دیکھنے کو لوگ جمع ہو جائیں تو تم میرا کہنا مان لو گے تو میں ایسا ہی کرتا۔ ابن عباسؓ یہاں سے اٹھ کر ابن زبیر کی طرف گذرے کہا اے ابن زبیرؓ تمہاری مراد پوری ہو گئی پھر اس مضمون کے شعر پڑھے۔

اے چکاوک سبزہ زار کی رہنے والی — میدان خالی ہے انڈے بچے نکال پیچھے کر
جب تک جی چاہے چرتی پھر — حسینؓ تو عراق کو چلے اب تو حجاز کو نہ چھوڑ

امام حسینؓ و ابن زبیرؓ کی گفتگو

ایک روایت یہ ہے کہ بعض حجاج نے روز ترویہ حسینؓ و ابن زبیر کو حجر اسود و دروازہ خانہ کعبہ کے درمیان کھڑے ہوئے دیکھا۔ ابن زبیر حسینؓ سے کہہ رہے تھے اگر آپ یہاں رہنا چاہتے ہیں تو رہئے حکومت کو اپنے ہاتھ میں لے لیجئے۔ ہم آپ کے معین و شریک ہو کر خواہ رہیں گے آپ سے بیعت کریں گے۔ حسینؓ نے جواب دیا میں نے اپنے باپ سے حدیث سنی ہے کہ ایک مینڈھا مکہ کی حرمت کو حلال کر دے گا میں وہ مینڈھا بننا نہیں چاہتا۔ اس پر ابن زبیر نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھا آپ یہاں رہیئے حکومت میرے حوالے کر دیجئے آپ کی اطاعت کی جائے گی۔ کوئی باپ آپ کے خلاف نہ ہونے پائے گی۔ حسینؓ نے کہا مجھے یہ بھی منظور نہیں۔ پھر دونوں آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے رہے کہ ظہر کا وقت ہوا اور لوگ منیٰ کی طرف چلے۔ حسینؓ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا صفا و مروہ کے درمیان دوڑے بال کتروائے اور عمرہ سے محل ہو گئے پھر کوفہ کی طرف روانہ ہوئے۔

حضرت حسینؓ کا مکہ میں جنگ کرنے سے انکار

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے مکہ میں دیکھا کہ حسینؓ بن علی اور عبداللہ بن زبیرؓ دونوں کھڑے ہوئے ہیں ابن زبیر نے حسین سے کہا یا ابن فاطمہؓ میری بات سنو حسینؓ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے چپکے چپکے باتیں کیں پھر ہم لوگوں کی طرف مڑ کر کہنے لگے۔ تم سمجھے ابن زبیر کیا کہہ رہے ہیں۔ ہم لوگوں نے عرض کیا ہم آپ پر فدا ہو جائیں ہم کچھ نہیں سمجھے۔ حسینؓ نے کہا یہ کہتے ہیں آپ مسجد الحرام میں رہیئے میں آپ کی نصرت کے لیے لوگوں کو جمع کر لوں گا۔ یہ کہہ کر حسینؓ نے کہا اگر ایک بالشت بھر اس مسجد کے باہر میں قتل ہو جاؤں تو واللہ میں اسے اس بات سے بہتر سمجھتا ہوں کہ ایک بالشت بھر اندر مسجد کے قتل ہوں۔ بخدا اگر میں حشرات الارض کے کسی سوراخ میں بھی چھپوں گا۔ تو لوگ مجھے وہاں سے بھی نکالیں گے اور جو لوگ سلوک میرے ساتھ کرنا چاہتے ہیں کریں گے۔ اور واللہ مجھ پر یہ لوگ ایسا ظلم کریں گے جیسا یہود نے روز سبت کیا تھا۔

حضرت حسینؓ اور یحییٰ بن سعید میں جھڑپ

جب حسینؓ مکہ سے نکلے ہیں تو عمرو بن سعید کے لوگ جن کا سردار یحییٰ بن سعید تھا معترض ہوئے اور کہا آپ کہاں جاتے ہیں واپس جایئے۔ حسینؓ نے ان کا کہنا نہ مانا اور آگے بڑھے۔ دونوں طرف کے گروہوں میں ہاتھا پائی ہونے لگی تازیانے چلنے لگے۔ حسین رضی اللہ عنہ نے اور ان کے انصار نے سخت مقاومت کی اور جس طرف جانے والے تھے اسی طرف بڑھے۔ ان لوگوں نے پکار کر کہا اے حسینؓ تم خدا سے نہیں ڈرتے جماعت سے نکلے جاتے ہو امت میں تفرقہ ڈالتے ہو۔ حسینؓ نے قول باری تعالیٰ سے اس آیت کی تاویل کی **لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما اعمل وانا بریئ مما تعملون** یعنی میرے اعمال میرے لیے ہیں، تمہارے تمہارے لیے تم میرے اعمال سے بری ہو میں تمہارے اعمال سے۔

حضرت حسینؓ کی فرزدق شاعر سے ملاقات

حسینؓ جب مقام تنعیم میں پہنچے ہیں تو ایک قافلہ ملا جو یمن سے آرہا تھا بحیر بن ریسان عامل یمن نے یزید کے پاس اہل قافلہ کے ہاتھ ورس اور ریشمی کپڑے روانہ کئے تھے (ورس زعفران سے مشابہ خوشبودار ایک چیز ہے) حسین نے ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب چیزیں لے لیں۔ اور اونٹ والوں سے کہا میں کسی پر جبر نہیں کرتا تم میں سے جو کوئی میرے ساتھ عراق چلے گا میں اسے کرایہ پورا دوں گا۔ اور اچھی طرح پیش آؤں گا۔ اور جو کوئی یہیں سے الگ ہونا چاہے گا اسے یہاں تک کا کرایہ دے دوں گا غرض ان میں سے جن لوگوں نے جانا چاہا ان کا حساب کر دیا گیا اور خاطر خواہ اس کی اجرت دیدی گئی۔ اور جو لوگ آپ کے ساتھ ساتھ رہے انہیں کرایہ بھی دیا اور لباس بھی۔ آپ جب مقام صفاح تک پہنچے تو فرزدق بن غالب شاعر نے آپ کو ٹھہرایا کہنے لگا خداوند عالم آپ کی امید و مراد کو خاطر خواہ پورا کرے۔ حسینؓ نے اس سے کہا۔ یہ تو بیان کرو کہ لوگوں کو تم کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو؟ فرزدق نے عرض کیا آپ نے اس شخص سے یہ سوال کیا جو خوب واقف ہے۔ لوگوں کے دل آپ کی طرف مائل ہیں اور تلواریں ان کی بنی امیہ کی اعانت کے لیے ہیں۔ اور ہر حکم آسمان سے اترتا ہے۔ اور خدا ہی جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ حسینؓ نے کہا تم نے سچ کہا خدا ہی کی طرف سے حکم ہے اور خدا ہی جو چاہتا ہے کرتا ہے اور ہر روز وہ مصروف ہے اگر حکم آسمانی ہمارے خاطر خواہ ہوگا تو ہم اس کی نعمت کا شکر بجا لائیں گے اور وہی ادائے شکر کی توفیق دینے والا ہے اور اگر حکم آسمانی ہمارے ارادہ کے خلاف ہوا تو جس کی نیت حق پر ہے جس کی خصلت میں خوف خلل ہے اس پر الزام نہیں ہو سکتا۔ یہ کہہ کر حسینؓ نے اونٹ کو آگے بڑھایا السلام علیک کہا اور دونوں آدمی اپنے اپنے رستہ چل کھڑے ہوئے۔

فرزدق بن غالب کا بیان خود فرزدق کا بیان ہے کہ میں اپنی ماں کو ساتھ لے کر حج کو گیا تھا۔ ان کے اونٹ کو میں ہانک رہا تھا یہ دن حج کے تھے اور ۱۰۰ھ کا واقعہ ہے کہ میں حرم میں داخل ہوا۔ میں نے حسین بن علی کو مکہ کے باہر پایا اور تلواریں اور ڈھالیں ان کے ساتھ تھیں میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ قطار کس کے ساتھ ہے، معلوم ہوا کہ حسینؓ بن علی کا قافلہ ہے۔ میں آپ کے پاس گیا اور میں نے پوچھا اے فرزند رسول اللہ میرے ماں آپ پر فدا ہو جائیں کیا جلدی تھی کہ آپ حج کو چھوڑ کر چلے۔ کہا میں جلدی نہ کرتا تو گرفتار کر لیا جاتا۔ پھر مجھ سے تم کون شخص ہو میں نے کہا میں عراق کا ایک شخص ہوں بس واللہ اتنا ہی مجھ سے پوچھا اور اسی جواب کو کافی سمجھے۔ پھر یہ پوچھا کہ جو لوگوں میں سے تم آرہے ہو ان کا حال مجھ سے بیان کرو۔ میں نے جواب دیا لوگوں کے دل آپ کی طرف ہیں اور تلواریں بنی امیہ کی طرف سے اور حکم خدا کے ہاتھ میں ہے۔ یہ سن کر آپ نے کہا تم سچ کہتے ہو اس کے بعد میں نے کچھ باتیں دریافت کیں نذر و اعمال حج کے باب میں اسب آپ نے بتا دیں۔ فرزدق کو عراق میں رسام ہو گیا تھا اس کی زبان میں نقل پایا جاتا تھا۔

فرزدق اور عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ملاقات فرزدق کہتا ہے پھر میں آگے بڑھا تو میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا کہ حرم میں ایک شاندار خیمہ نصب ہے میں قریب گیا تو معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص کا خیمہ ہے انہوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے حسین بن علی کی ہلاکت کا حال بیان کر دیا۔ عبداللہ نے کہا وائے تجھ پر ان کے ساتھ کیوں نہ چلا گیا واللہ وہ ضرور بادشاہی حاصل کر لیں گے۔ ان کے اور ان کے اصحاب کے مقابلہ میں ہتھیار اٹھانا نہیں درست، فرزدق کہتا ہے یہ سن کر واللہ میرا ارادہ ہوا کہ میں بھی حضرت کے ساتھ ہو جاؤں عبداللہ کی بات میرے دل میں اتر گئی اس کے ساتھ ہی پیغمبروں کے قتل ہو جانے کے واقعات مجھے یاد آ گئے اور اس خیال نے مجھے آپ کے ساتھ جانے سے روکا۔ میں اپنے اہل و عیال میں جو عسفان میں تھے چلا آیا۔ ابھی میں وہیں تھا کہ میں نے سنا کوفہ سے علیحدہ ہوئے ایک قافلہ جا رہا ہے میں اسکے پیچھے چلا ان لوگوں کو پکارا۔ چلا کر ان سے پوچھا کہ حسین بن علی کا کیا حال ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ وہ قتل ہو گئے۔ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص پر لعنت کرتا ہوا واپس آیا۔ اس زمانہ میں سب لوگ یہی کہا کرتے تھے اور شب و روز اس واقعہ کے اندیشہ میں رہتے تھے۔

فرزدق کی ابن عمروؓ سے بدکلامی

اور عبداللہ بن عمرو تو کہا کرتا تھا کہ درخت بڑھنے پھلنے پھولنے جوان ہونے بتائے گا کہ یہ امر ظاہر ہو جائے گا۔ میں نے عبداللہ سے کہا پھر تم زمین دہط کو کیوں نہیں بیچ ڈالتے کہنے لگا کہ فلاں شخص یعنی معاویہؓ پر اور تجھ پر خدا لعنت کرے میں نے کہا تجھ پر خدا لعنت کرے۔ یہ سن کر وہ اور بھی زیادہ لعنت ملامت کرنے لگا اور اس وقت اس کے نوکروں میں سے کوئی اس کے پاس نہ تھا کہ مجھے کچھ ضرر پہنچتا۔ میں وہاں سے اٹھ آیا اس نے مجھے پہچانا نہیں۔ دہط ایک احاطہ طائف میں تھا عبداللہ اس کا مالک تھا۔ معاویہؓ نے عبداللہ سے اس زمین کو مول لینا چاہا بہت کچھ مال اسے دیا وہ کسی طرح بیچنے پر راضی نہ ہوا۔ حسینؓ نے سفر میں بہت جلدی کی کسی شے کی طرف مڑ کر نہ دیکھا یہاں تک کہ ذات عرق میں پہنچ کر اترے۔

عبداللہ بن جعفرؓ کا خط بنام حضرت حسینؓ

علی بن الحسین کا بیان ہے کہ جب ہم لوگ مکہ سے نکلے تو عبداللہ بن جعفر نے عون و محمد اپنے دونوں فرزندوں کے ساتھ ایک خط حسینؓ بن علی کو بھیجا کہ میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ میرا خط دیکھتے ہی واپس چلے آیئے مجھے خوف آتا ہے کہ آپ جہاں جا رہے ہیں وہاں جانے میں آپ ہلاک اور اہل بیت تباہ نہ ہو جائیں آپ اگر ہلاک ہو گئے تو دنیا میں اندھیرا ہو جائیگا۔ اہل ہدایت کے رہنما اور اہل ایمان کا سہارا آپ ہی کی ذات ہے۔ روانگی میں جلدی نہ کیجئے اس خط کے پیچھے میں بھی آتا ہوں والسلام۔ اور عبداللہ بن جعفر عمرو بن سعید کے پاس گئے اس سے گفتگو کی اور کہا حسینؓ کو ایک خط لکھو جس میں انہیں امان دینے کا اور ان کے ساتھ نیکی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور احسان کرنے کا وعدہ ہوا اور ان کو لکھو کہ واپس چلے آئیں۔ شاید ان کو تمہاری طرف سے اطمینان ہو جائے اور راہ سے پلٹ آئیں عمرو بن سعید نے کہا جو تمہارا جی چاہے لکھ کر میرے پاس لے آؤ میں اس پر مہر کر دوں گا۔ عبداللہ بن جعفر خط لکھ کر عمرو ابن سعید کے پاس لے آئے اور یہ کہا اس پر مہر کر کے اپنے بھائی یحییٰ بن سعید کے ہاتھ روانہ کرو۔ یحییٰ کے جانے سے ان کو اطمینان ہو جائے گا اور سمجھ جائیں گے کہ جو کچھ تم نے لکھا ہے دل سے لکھا ہے۔

حضرت حسینؓ کو خواب میں رسول اللہ کا حکم

عمرو بن سعید نے ایسا ہی کیا یہ بھی یزید کی طرف سے مکہ کا حاکم تھا۔ غرض یحییٰ و عبداللہ بن جعفر دونوں آپ کے پاس پہنچے۔ یحییٰ نے خط دیا اور دونوں شخصوں نے بہت اصرار کیا۔ آپ نے یہ عذر کیا کہ میں نے رسول اللہ کو خواب میں دیکھا جو انہوں نے حکم دیا ہے اسے میں بجا لاؤں گا اس میں ضرر ہو میرے لیے یا نفع ہو۔" دونوں شخصوں نے پوچھا کہ وہ کیا خواب ہے۔ آپ نے کہا نہ میں نے کسی سے بیان کیا نہ بیان کروں گا یہاں تک کہ اپنے خدا سے ملاقات کروں گا۔

عمرو بن سعید کا حضرت حسینؓ کے لیے امان نامہ

عمرو بن سعید کا خط اس طرح پر تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عمرو بن سعید کی طرف سے حسین بن علی کو (معلوم ہو) کہ میں خدا سے سوال کرتا ہوں کہ آپ کو اس ارادہ سے باز رکھے جس میں آپ کے لیے تباہی کا سامنا ہو آپ کو وہ راہ دکھائے جس میں آپ کے لیے بہتری ہو۔ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ عراق کی طرف جاتے ہیں۔ میں خدا سے امید کرتا ہوں کہ آپ کو خلاف سے بچائے اس لیے کہ خلاف کرنے میں آپ کے ہلاک ہو جانے کا مجھے اندیشہ ہے۔ میں نے آپ کے پاس عبداللہ بن جعفر و یحییٰ بن سعید کو بھیجا ہے ان کے ساتھ میرے پاس چلے آئیے۔ میرے یہاں آپ کے لیے امان ہے صلہ ہے نیکی ہے پناہ ہے اس باب میں خدا کو گواہ اور کفیل و وکیل و نگہبان میں قرار دیتا ہوں والسلام علیک۔" حسینؓ نے جواب میں لکھا کہ لوگوں کو خدائے عزوجل کی طرف جو دعوت دے اور اعمال نیک کرے وہ خدا اور رسول کا فرمان نہیں ہو سکتا۔ میں مسلمانوں میں سے ایک شخص ہوں مجھ کو تم نے امان اور صلہ نیکی کی طرف دعوت دی ہے امان تو وہ ہے جو خدا کی طرف سے ہو اور سنو جو شخص دنیا میں خدا سے نہیں ڈرتا وہ قیامت میں بھی اس پر ایمان نہ لائیگا۔ خدا سے ہماری یہ دعا ہے کہ دنیا ہی میں ہمارے دلوں میں اپنا ڈر پیدا کر دے جس سے قیامت کے دن اس کی طرف سے امان ہم سب کو ملے۔ اگر تم نے اپنے خط میں میرے ساتھ صلہ اور نیکی کا ارادہ کیا ہے تو دنیا و آخرت میں تم کو جزائے خیر ملے والسلام۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برادران مسلم کا قصاص پر اصرار روایت ہے کہ حسین بن علی کو مسلم بن عقیل کا خط پہنچا تو آپ وہاں سے روانہ ہو کر ابھی اس مقام تک پہنچے تھے جہاں سے قادسیہ تین میل کے فاصلہ پر تھا کہ حر بن یزید تمیمی سے ملاقات ہوئی۔ حر نے پوچھا آپ کہاں جاتے ہیں کہا اسی شہر میں جانا چاہتا ہوں حر نے کہا پلٹ جائیے وہاں آپ کے لیے بہتری کی مجھے کوئی امید نہیں ہے۔ یہ سن کر آپ نے واپس ہونے کا ارادہ کیا۔ مسلم کے سب بھائی آپ کے ساتھ تھے انہوں نے کہا واللہ جب تک مسلم کا انتقام ہم نہ لے لیں یا سب کے سب قتل نہ ہو جائیں واپس نہیں جائیں گے۔ آپ نے کہا تمہارے بعد زندگی کا لطف نہیں۔ یہ کہا اور آگے بڑھے جب اوائل لشکر ابن زیاد کے سوار آپ کو ملے تو آپ کربلا کی طرف مڑ پڑے۔ ایک مسواڑی جو نشیب میں واقع تھی اسے آپ نے پشت لشکر پر رکھا اس خیال سے کہ لڑائی ہو تو ایک ہی رخ سے ہو۔ وہیں آپ اتر پڑے اور اپنے خیمے نصب کر دیئے۔ آپ کے اصحاب میں پینتالیس سوار اور ایک سو پیادے تھے۔

عمرو بن سعد بن ابی وقاص کو امارت رے کا لالچ عمر بن سعد بن ابی وقاص کو عبید اللہ بن زیاد نے رے کی حکومت دے دی اور اس کے نام پر فرمان لکھ دیا اور یہ کہا کہ میری طرف سے تم اس شخص سے سمجھ لو۔ ابن سعد نے کہا مجھے تو معاف رکھیئے ابن زیاد کسی طرح نہ مانا تو اس نے کہا آج کی شب مہلت دیجئے۔ اس نے مہلت دی اور یہ اپنے اس معاملہ کو سوچتا رہا۔ صبح ہوئی تو ابن زیاد کے پاس آیا اور اس کے حکم کو بجا لانے پر راضی ہو گیا۔ اور حسینؓ بن علیؓ کی طرف روانہ ہوا۔

ابن سعد بن ابی وقاص کی حضرت حسین پر فوج کشی جب وہاں پہنچا تو آپ نے اس سے کہا تین باتوں میں سے ایک بات اختیار کر لیا تو مجھے چھوڑ دو کہ میں جہاں سے آیا ہوں وہیں چلا جاؤں یا مجھے یزید کے پاس چلا جانے دو یا کسی سرحد کی طرف نکل جانے دو۔ عمرو بن سعد نے اس بات کو قبول کر لیا۔ ابن زیاد نے لکھا کہ وہ جب تک اپنا ہاتھ ہمارے ہاتھ میں نہ پکڑا دیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حسینؓ نے کہا یہ تو کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس بات پر ابن سعد نے لڑائی شروع کر دی اور تمام انصار حسینؓ قتل ہو گئے جن میں سترہ اٹھارہ نوجوان ان کے اہل بیت میں سے تھے اور ایک تیر آ کر ایک بچہ کے لگا جو آپ کی گود میں تھا حسینؓ ان کا خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے خداوندا ہمارا اور ان لوگوں کا تو انصاف کر انہوں نے نصرت کرنے کے لیے ہمیں بلایا اور ہم لوگوں کو قتل کیا اس کے بعد آپ نے ایک چادر منگائی اور اسے پھاڑا اور اگلے میں پہن لیا پھر تلوار لے کر نکلے لڑے اور مارے گئے صلوات اللہ علیہ آپ کو بنی مذحج میں سے ایک شخص نے قتل کیا اور آپ کا سر کاٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن زیاد کے پاس لے گیا اور نظم میں یہ مضمون ادا کیا۔

میرے اونٹوں کو سیم وزر سے لاد دے ۔۔۔ میں نے بادشاہ جلیل القدر کو قتل کیا!
میں نے اسے قتل کیا جسکے ماں باپ بہترین خلق ہیں ۔۔۔ اور جو نسب کے اعتبار سے خود بھی بہترین خلق ہے

ابو برزہ اسلمی کا اظہار حق ابن زیاد نے اس شخص کو سر حسین سمیت یزید کے پاس بھیجدیا۔ اس وقت اس کے پاس ابو برزہ اسلمی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے حسین کا سر یزید کے سامنے رکھ دیا۔ وہ چھڑی سے آپ کے دہن کو کھٹکھٹا رہا تھا اور کسی شاعر کا یہ شعر پڑھتا تھا۔ مضمون

ہم نے اپنے پیاروں کو کیا خود ہم نے قتل ۔۔۔ وہ بھی تو سرکش تھے نافرمان تھے

ابو برزہ کہنے لگے اپنی چھڑی کو ہٹا واللہ میں نے بارہا دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلعم اپنا دہن اس دہن پر رکھ کر بوسہ لیتے تھے۔ ابن سعد نے حسین رضی اللہ عنہ کے حرم و عیال کو ابن زیاد کے پاس روانہ کر دیا۔ آپ کے اہل بیت میں عورتوں کے ساتھ ایک بیمار لڑکے کے سوا کوئی باقی نہ رہا تھا۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ اسے بھی قتل کر دو۔ زینب یہ سن کر بیمار سے لپٹ گئیں اور کہنے لگیں جب تک مجھے نہ قتل کر لو واللہ یہ قتل نہیں ہو سکتا۔ ابن زیاد کو ترس آگیا اس ارادہ سے باز آیا۔ اور سب کو یزید کے پاس بھیجدیا۔ یہ لوگ جب یزید کے پاس پہنچے تو اس نے اہل شام میں سے جو اس کے درباری تھے سب کو جمع کیا۔ اس کے بعد اہل بیت کو دربار میں لائے۔ اہل دربار نے فتح کی مبارک باد دی۔ انہیں لوگوں میں سے ایک شخص نے جس کی نیلی آنکھیں تھیں اور رنگ سرخ تھا۔ اہل بیت میں سے ایک لڑکی کی طرف دیکھا اور کہا امیر المومنین اس کو مجھے عنایت کیجئے۔ زینب نے کہا واللہ یہ نہیں ہو سکتا جب تک دین اسلام سے خارج نہ ہو جائے نہ یزید کو یہ اختیار ہے نہ تجھے۔ اور اس شامی نے پھر وہی سوال کیا تو یزید نے کہا اس ارادہ سے باز آ۔

اہل بیت کا نوحہ اس کے بعد اہل بیت کو اپنے محل میں بھیجدیا۔ پھر ان کی روانگی کا سامان کر کے سب کو مدینہ کی طرف روانہ کر دیا۔ جب اہل بیت مدینہ میں داخل ہوئے تو خاندان عبد المطلب کی ایک بی بی بالوں کو بکھرائے ہوئے گوشۂ دامن کو سر پر رکھے استقبال کو نکلیں۔

لہ ہم ان لوگوں کے سر بھی اتار لیتے ہیں جو قوی اور شدید اور ہم پر بھاری ہوتے ہیں خواہ وہ کیسے ہی سرکش و جفا کار رہے ہوں۔ ناقد مذہبی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روتی جاتی تھیں اور کہہ رہی تھیں۔ (ترجمہ اشعار)

"لوگو کیا جواب دو گے جب پیغمبر تم سے پوچھیں گے۔

کہ تم نے آخری امت ہو کر یہ کیا سلوک کیا میرے بعد میری عترت و اہل بیت سے۔

کچھ لوگ ان میں سے قیدی ہیں کچھ لوگ قتل کئے ہوئے خاک و خون میں آلودہ پڑے ہیں۔

میں نے جو تم کو ہدایت کی اس کا عوض یہ نہ تھا کہ میرے خاندان سے میرے بعد تم برائی کرو۔"

مسجد کی بے حرمتی

دوسری روایت یہ ہے کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو اہل کوفہ نے لکھا تھا۔ کہ ایک لاکھ آدمی آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ نے مسلم بن عقیل کو روانہ کیا۔ مسلم کوفہ میں آئے اور ہانی بن عروہ کے گھر میں اترے۔ مسلم کے پاس لوگ جمع ہونے لگے اور ابن زیاد کو خبر ہو گئی۔ اس نے ہانی کو بلا بھیجا اور کہا میں نے تم کو انعام نہیں دیا۔ تمہارا اکرام نہیں کیا تمہارے ساتھ یہ نہیں کیا وہ نہیں کیا؟ ہانی نے کہا ہاں ایسا کیا۔ اس نے پوچھا پھر اس کا عوض۔ ہانی نے جواب دیا اس کا عوض یہ ہے کہ میں تم کو بچالوں گا۔ کہنے لگا تم مجھ کو بچا لو گے اور وہیں عصا اٹھا کر ہانی کو مارنا شروع کیا۔ پھر حکم دیا کہ ان کی مشکیں کس لی جائیں اور پھر گردن ماری گئی۔ یہ خبر مسلم کو پہنچی اور وہ ایک انبوہ کثیر کو ساتھ لے کر نکلے۔ ابن زیاد نے جو یہ سنا تو قصر کوفہ کا پھاٹک بند کروا دیا اور ایک منادی کو حکم دیا اس نے ندا کی "اے لشکر خدا جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ" کسی نے اس کا جواب نہ دیا۔ ابن زیاد کو گمان ہو گیا کہ وہ گھر گیا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ اسی شب کو مسجد انصار کے پاس میں نے مسلم کو [illegible] پاتے تھے۔ تیس تیس چالیس چالیس آدمی ان کا ساتھ چھوڑ کر الگ ہوتے جاتے تھے۔ جب اندھیری رات میں مسلم بازار تک پہنچے اور کچھ لوگ مسجد کے اندر بھی چلے گئے۔ تو ابن زیاد سے کسی نے کہا ہمیں تو واللہ کوئی مجمع معلوم ہوتا ہے نہ کسی مجمع کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ اس نے حکم دیا مسجد کی چھت اکھاڑ ڈالی گئی اور بانس کی جالیاں جو مسجد میں تھیں ان میں آگ لگا دی گئی۔ تاریکی دفع ہوئی تو دیکھا کہ مسجد میں کوئی پچاس آدمی ہیں۔ یہ دیکھ کر ابن زیاد اتر آیا اور منبر پر گیا۔ لوگوں کو حکم دیا کہ ہر ہر قبیلہ کے لوگ الگ الگ ہو جائیں۔ یہ سنتے ہی سب لوگ اپنے اپنے رئیس کے پاس جمع ہو گئے۔ اور انصار مسلم سے لڑنے لگے۔ مسلم بری طرح زخمی ہو گئے۔ ان کے انصار میں سے کچھ لوگ قتل ہو گئے باقی بھاگ گئے۔ مسلم وہاں سے نکلے اور بنی کندہ کے محلہ میں ایک گھر میں چلے گئے۔ محمد بن اشعث عبید اللہ بن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر اس سے چپکے چپکے یہ خبر بیان کی کہ مسلم فلاں شخص کے گھر میں ہیں۔ ابن زیاد نے پوچھا اس نے کیا کہا۔ ابن اشعث نے کہہ دیا یہ کہتا ہے کہ مسلم فلاں شخص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گھر میں ہے۔

شام و بصرہ کے راستوں کی ناکہ بندی ابن زیاد نے دو شخصوں کو مسلم کے لے آنے کے لیے روانہ کیا۔ یہ دونوں مسلم کے پاس گئے دیکھا کہ وہ ایک ضعیفہ کے یہاں ہیں۔ اس نے ان کے لیے آگ سلگائی ہے کہ اپنے بدن سے خون دھوئیں۔ دونوں کہنے لگے چلو امیر نے تم کو بلایا ہے۔ مسلم نے کہا تم مجھ سے کچھ عہد و پیمان تو کر لو۔ انہوں نے کہا ہمیں اس کا اختیار نہیں ہے مسلم ان دونوں شخصوں کے ساتھ ابن زیاد کے پاس چلے گئے۔ اس نے حکم دیا اور مشکیں کس لی گئیں۔ پھر کہنے لگا ہاں اے پسر مسلم تو اس لیے آیا تھا کہ میری سلطنت مجھ سے چھین لے اس کے بعد اس نے حکم دیا۔ ان کی گردن ماری گئی۔ پھر یہ حکم دیا کہ واقصہ سے شام اور بصرہ تک کی راہیں بند کر دی جائیں نہ کسی کو اس راہ سے آنے دیں نہ جانے دیں۔ حسینؓ کو ان باتوں کی کچھ خبر نہ تھی۔ وہ اسی طرف آ رہے تھے کچھ اعراب راہ میں ملے آپ نے ان سے حال پوچھا۔ انہوں نے کہا اور تو کچھ ہمیں معلوم نہیں سوا اس کے کہ نہ ہم کہیں جا سکتے ہیں نہ آ سکتے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے یزید کے پاس چلے جانے کے لیے شام کا رخ کیا۔ کربلا میں سواروں نے گھیر لیا۔ آپ اتر پڑے اور ان لوگوں کو خدا و دین خدا کا واسطہ دینے لگے۔

ابن زیاد کے حکم کی تعمیل پر اصرار ابن زیاد نے عمر بن سعد و شمر بن ذی الجوشن و حصین بن نمیر کو بھیجا تھا آپ نے ان کو خدا و دین خدا کا واسطہ دے کر کہا کہ مجھے امیر المومنین کے پاس چلا جانے دو اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دوں گا۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ سوا اس کے کہ ابن زیاد کے حکم پر تم راضی ہو جاؤ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور جن لوگوں کو ابن زیاد نے بھیجا تھا ان میں حُر بن یزید تمیمی بھی ایک رسالہ کے رئیس تھے۔ انہوں نے جب حسینؓ کی درخواست کو سنا تو ان لوگوں سے کہنے لگے کہ کیا تم ان کی درخواست کو قبول نہ کرو گے واللہ اگر ترک و دیلم میں سے کوئی بھی یہ درخواست تم سے کرتا تو اس کا بھی رد کرنا تم کو جائز نہ تھا۔ انہوں نے حکم ابن زیاد کے سوا ہر بات کا انکار کر دیا۔ حر نے اپنے گھوڑے کا منہ پھیر دیا۔ اور حسینؓ و انصار حسینؓ کی طرف چلے۔ یہ لوگ سمجھے کہ حر ہم سے لڑنے کو آ رہا ہے۔ حر نے ان کے قریب آ کر اپنی سپر الٹی کر لی۔ اور سب کو سلام کیا۔ اس کے ابن زیاد کی فوج پر حملہ کر دیا۔ ان میں سے دو شخصوں کو قتل کیا اور خود بھی قتل ہو گئے۔ خدا ان پر رحمت کرے۔

زہیر بن قین کی حضرت حسینؓ سے ملاقات زہیر بن قین سفر حج میں تھے راہ میں حسینؓ سے ملاقات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئی اور وہ بھی آپ کے ساتھ ہو گئے۔ ابن ابی بحریہ مرادی اور عمرو بن حجاج اور معن سلمی اور دو شخص اور بھی آپ کے ساتھ چلے آئے۔ ایک شخص نے دیکھا کہ شیلوخ کوفہ میں سے کچھ لوگ ایک ٹیلہ پر کھڑے ہوئے رو رہے ہیں اور کہتے جاتے ہیں یا اللہ مدد کر۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا یہ دشمنانِ خدا کیوں نہیں اتر کر جاتے اور کیوں ان کی مدد نہیں کرتے۔ اسی اثناء میں اس نے دیکھا کہ حسینؓ برد کا جبہ پہنے ابن زیاد کی فوج سے باتیں کر رہے ہیں۔ باتیں کر کے آپ مڑے تو بنی تمیم کے ایک شخص نے جس کا نام عمر طہوی تھا۔ آپ کو ایک تیر مارا۔ اس کا تیر آپ کے دونوں شانوں کے درمیان سینہ میں اٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جب ان لوگوں نے کسی طرح آپ کی التجا کو نہ قبول کیا تو آپ اپنی صف میں واپس چلے آئے اس وقت سوا کعبوں کے قریب آپ کے ساتھ تھے پانچ فرزند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سوا شخص بنی ہاشم میں سے ایک شخص بنی سلیم میں سے ان کا حلیف تھا اور ایک شخص بنی کنانہ میں سے انکا حلیف تھا اور ابن عمر بن زیاد بھی ان کے ساتھ تھا

ابن زیاد کے عتاب کی ابن سعد کو اطلاع

ایک شخص کہتا ہے کہ عمرو بن سعد کے ساتھ پانی میں اترا ہوا میں نہا رہا تھا کہ ایک شخص اس کے پاس آیا اس نے چپکے چپکے ابن سعد سے باتیں کیں اور کہا ابن زیاد نے تمہارے پاس جو یربوع بن بدر تمیمی کو یہ حکم دے کر بھیجا ہے کہ اگر تم حسینؓ و انصار حسین سے قتال نہ کرو تو تمہاری گردن مارے۔ یہ سن کر ابن سعد نے فوراً گھوڑا منگایا اور سوار ہوا پھر گھوڑے ہی پر ہتھیار منگا کر سجے اور فوج کو ساتھ لے کر لڑنے کے لیے روانہ ہوا اور اس نے ان لوگوں سے قتال کیا۔ ابن زیاد کے سامنے حسینؓ کا سر جب لا کر رکھا گیا تو لکڑی سے بتا بتا کر کہنے لگا کہ ابو عبداللہ حسین رضؓ کے بال کھچڑی ہو چکے تھے۔ اتنی بات اس نے اچھی کی کہ جب آپ کے اہل حرم لائے گئے تو ان کے اترنے کے لیے ایک مکان علیحدہ دیا اور کھانا پینا لیا سب ان کے لیے مقرر کیا۔ ان میں سے دو لڑکے عبداللہ بن جعفر کے تھے یہ دونوں ابن جعفر کے نکل کر چلے گئے۔ بنی طے میں سے ایک شخص کے پاس جا کر چھپے۔ اس نے دونوں لڑکوں کا سر کاٹ کر ابن زیاد کے پاس آ کر دونوں سر سامنے رکھ دیئے۔ ابن زیاد نے اس کے قتل کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے گھر کو کھدوا ڈالا۔ اور جب حسینؓ کا سر یزید کے سامنے لا کر رکھا گیا تو رونے لگا اور کہا اگر ابن زیاد کو بھی حسینؓ سے برادری ہوتی تو ایسا کام نہ کرتا۔ قتل حسین رضؓ کے بعد آفتاب کے طلوع ہونے سے بلند ہونے تک دو مہینہ تک یہ معلوم ہوتا تھا کہ دیواریں خون آلود ہو گئی ہیں۔

راس الجالوت کا کربلا کے متعلق بیان

راس الجالوت (عالم بنی اسرائیل) اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ میں جب کربلا سے گذرتا تھا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی سواری کے جانور کو برابر ایڑ لگائے جاتا تھا کہ جلد اس مقام سے گذر جاؤں مداس الجالوت نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب تھا۔ اس نے کہا ہم یہ ذکر سنا کرتے تھے کہ ایک نبی کا فرزند اس جگہ قتل کیا جائے گا۔ مجھے اندیشہ ہوتا تھا کہیں میں ہی وہ شخص نہ ہوں جب حسینؓ قتل ہو گئے تو ہم سمجھ گئے کہ یہی وہ شخص ہیں جن کا ذکر ہم سنا کرتے تھے۔ اس واقعہ کے بعد جو بھی اس مقام سے گذرتا تھا تو جانور کو ایڑ نہیں لگاتا تھا۔ حسینؓ کہتے تھے میرے جسم کا خون بہائے بغیر یہ لوگ مجھے نہ چھوڑیں گے۔ یہ ایسا کریں گے تو اللہ ان پر اسے مسلط کر دے گا جو ان کو ٹھیک کر دے گا کہ ایک چھوکری کے لقمہ سے زیادہ یہ ذلیل ہو جائیں گے و آپ عراق میں آئے اور روز عاشورہ ۶۱ھ بنتوا میں قتل کئے گئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حسینؓ بن علی رضی اللہ عنہ صفر ۶۱ھ میں قتل کئے گئے۔ اور سن آپ کا پچپن برس کا تھا۔ ثابت یہی ہوتا ہے کہ محرم کی دسویں کو قتل ہوئے اور سب سے پہلے جو سر نیزہ پر بلند کیا گیا وہ حسین رضؓ کا سر تھا خدا ان سے راضی ہو اور ان کی روح پر صلوٰۃ بھیجے۔ حسینؓ اپنے اہل و عیال کو لے کر جب مکہ سے آئے تو محمد بن حنفیہ مدینہ میں تھے طشت میں وضو کر رہے تھے کہ ان کو یہ خبر پہنچی کہ اس قدر روئے کہ بیان کرنے والا کہتا ہے آنسوؤں کے ڈر پڑنے کی آواز طشت سے نکلتے ہوئے میں نے سنی۔

حصین بن نمیر کی روانگی

ابن زیاد کو جب یہ معلوم ہوا کہ حسینؓ مکہ سے کوفہ کی طرف آ رہے ہیں تو اس نے اپنے صاحب شرطہ حصین بن نمیر کو روانہ کیا۔ وہ آ کر قادسیہ میں اترا۔ اور قادسیہ سے خفائق اور قطقطانہ و لعلع تک سوار پھیلا دیئے۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا کہ یہ حسینؓ کی آمد عراق کی طرف ہے۔

حضرت حسینؓ کا حاجر میں قیام

بطن الرمہ میں جو مقام حاجر ہے وہاں پہنچ کر حسینؓ نے اہل کوفہ کو یہ خط لکھا اور قیس بن مسہر صیداوی کے ہاتھ روانہ کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حسینؓ بن علیؓ کی طرف سے ان کے برادران ایمانی و اسلامی کو سلام علیکم میں تم سے حمد کرتا ہوں اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ مسلم بن عقیل کا خط مجھے پہنچا تم لوگوں کے حسن عقیدہ اور تم سب کے میری مدد پر اور میرے حق کی طلب پر متفق ہونے کا حال مجھے معلوم ہوا۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ ہم پر احسان کرے۔ اور تم لوگوں کو اس بات کا اجر عظیم دے۔ میں تمہارے پاس آنے کے لیے ذی حجہ کی آٹھویں کو منگل کے دن روز ترویہ مکہ سے روانہ ہو چکا۔ جب میرا قاصد تمہارے پاس پہنچے تو اپنے کام میں جلدی کرو اور کوشش کرو۔ میں انہیں دنوں میں تمہارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس انشاء اللہ آجاؤں گا والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مسلم نے اپنے قتل سے ستائیس دن پیشتر آپ کو یہ خط لکھا تھا۔ (مثل ہے) کہ رائد[1] اپنے لوگوں سے خلاف بات نہ کہے گا۔ جماعت اہل کوفہ کے ساتھ ہے میرا خط پڑھنے کے ساتھ ہی ادھر روانہ ہو جائیے والسلام علیک۔ آپ بچوں اور بیبیوں کو ساتھ لیے ہوئے اس طرح روانہ ہوئے کہ ذرا کہیں نہ ٹھہرتے تھے۔

قاصد امام حسینؓ کی شہادت

آپ کا خط لے کر قیس بن مسہر صیداوی کوفہ کی طرف روانہ ہوئے جب قادسیہ میں پہنچے تو ابن نمیر نے ان کو گرفتار کر کے ابن زیاد کے پاس بھیج دیا۔ ابن زیاد نے ان سے کہا کہ قصر پر چڑھ جا اور کذاب کو سب وشتم کر۔ قیس چڑھ گئے۔ قصر پر اور کہا ایہا الناس حسینؓ بن علیؓ بہترین خلق اللہ فرزند فاطمہ بنت رسول اللہ ہیں اور میں ان کا قاصد ہو کر تم لوگوں کے پاس آیا ہوں میں نے ان کو مقام حاجر میں چھوڑا ہے۔ ان کی نصرت کے لیے تم سب جاؤ۔ یہ کہہ کر قیس نے ابن زیاد اور اس کے باپ پر لعنت کی اور علی بن ابی طالب کے لیے طلب مغفرت کی۔ ابن زیاد نے حکم دیا قصر پر سے وہ نیچے گرا دیئے گئے۔ کچھ رہ گئے اور مر گئے۔

عبداللہ بن مطیع عدوی

حسینؓ کوفہ کی راہ میں عرب کی ایک جھیل پر پہنچے۔ وہاں عبداللہ بن مطیع عدوی بھی اترے ہوئے تھے۔ انہوں نے جو آپ کو دیکھا تو اٹھے اور آپ کے پاس آئے۔ آپ کو آپ کے سامان سفر کو اتروایا اور کہا یا بن رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ کے ادھر آنے کا کیا سبب ہوا۔ آپ نے کہا معاویہؓ کے مرنے کا واقعہ تو تم نے سنا ہوگا۔ اس واقعہ کے بعد اہل عراق نے اپنی طرف میری دعوت کی۔ یہ سنتے ہی عبداللہ ابن مطیع نے کہا یا بن رسول اللہ خدا کے واسطے حرمت اسلام کو ضائع نہ کیجئے۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ حرمت رسول اللہ کا خیال کیجئے۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ حرمت عرب کا خیال رکھیئے۔ واللہ اگر آپ اس منصب کے طالب ہوں گے جو بنی امیہ کے قبضہ میں ہے تو وہ آپ کو ضرور قتل کریں گے۔ اور جب آپ کو قتل کیا تو پھر آپ کے بعد وہ کسی کی پرواہ نہ کریں گے۔ واللہ آپ حرمت اسلام و حرمت قریش و حرمت عرب کو ضائع کر دیں گے آپ ایسا نہ کیجئے۔ آپ کو قسم ہے نہ جایئے۔ آپ بنی امیہ

---

[1] رائد اس شخص کو کہتے ہیں جسے پانی اور چارہ کی تلاش میں بھیجیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تعرض نہ کیجئے۔ آپ نے روانہ ہو جانے کے سوا کسی بات کو نہ مانا۔ روانہ ہوئے اور موضع زرود تک جہاں پانی بھی تھا پہنچ گئے۔

زہیر بن قین کا جذبۂ شہادت

زہیر بن قین بجلی کا قافلہ مکہ سے جو فقط حسینؓ کا ساتھ ہو گیا تھا اور لوگوں کو کسی منزل میں بھی آپ کا ساتھ ہونا گوارا نہ تھا۔ جب آپ روانہ ہوتے تھے تو زہیر ٹھہر جاتے تھے جب آپ اترتے تھے تو زہیر آگے بڑھ جاتے تھے۔ ایک شخص بجلی فزارہ کا زہیر کے ساتھ بیان کرتا ہے ایک منزل میں ایسا اتفاق ہوا کہ سوا اس کے کوئی چارہ ہی نہ تھا کہ ہم اور حسینؓ وہیں مقام کریں۔ حسینؓ ایک طرف اترے ہم لوگ دوسری جانب اترے ہم سب بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ حسینؓ کے پاس سے ایک پیغامی آیا اس نے سلام کیا اور پہنچا اور کہا اے زہیر بن قین ابو عبداللہ حسینؓ بن علیؓ نے مجھے تمہارے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ تم ان کے پاس چلو یہ سنتے ہی سب نے نوالہ ہاتھ سے ڈال دیا معلوم ہوا کہ ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ دلہم زوجہ زہیر کہنے لگی سبحان اللہ فرزند رسول اللہ تم کو بلائیں اور تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ گئے ہوتے ان سے باتیں کرتے پھر چلے آتے۔ زہیر آپ کے پاس گئے اور بہت جلد خوش خوش بشاش چہرہ کے ساتھ واپس آئے اپنا خیمہ ڈیرہ ساز و سامان مال و متاع اٹھوا کر حسینؓ کی طرف بھجوا دیا۔ بی بی سے کہا میں نے تم کو اپنے نکاح سے باہر کیا تم اپنی برادری میں چلی جاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ میرے سبب سے نیکی کے سوا کوئی برائی تمہارے لیے ہو۔ پھر اپنے ساتھ والوں سے کہا تم میں سے جو چاہے میرے ساتھ چلا آئے ورنہ یہ سمجھ لے کہ یہ آخری ملاقات ہے۔ میں ایک حدیث تم لوگوں سے بیان کرتا ہوں غزوہ بلنجر میں خدا نے ہم کو فتح دی مال غنیمت ہمارے ہاتھ آیا تو سلمان فارسی نے ہم سے پوچھا کیا خدا نے جو یہ فتح تم کو دی اور مال غنیمت تمہارے ہاتھ تو تم خوش ہو گئے۔ ہم نے کہا ہیں خوشی تو ہوئی کہنے لگے "جوانان آل محمد کا زمانہ تمہیں ملے اور ان کی نصرت میں قتال تم کرو تو اس مال غنیمت سے زیادہ تر تم کو خوشی ہو" مجھ کو جو پوچھو تو میں تم سے خدا حافظ کہتا ہوں۔ اس وقت سے زہیر سب کے آگے ہی آگے رہے تا آں کہ قتل کئے گئے۔

عبداللہ اور نذری

عبداللہ اور نذری دو شخص بنی اسد کے حج کو گئے تھے وہ بیان کرتے ہیں "ہم حج سے فارغ ہوئے تو اس کے سوا ہمیں کوئی فکر نہ تھی کہ راستہ ہی میں حسینؓ تک پہنچ جائیں۔ دیکھیں انہیں کیا امر پیش آتا ہے۔ ہم اپنے ناقوں کو دوڑاتے ہوئے چلے اور موضع زرود تک پہنچ گئے۔ ہم قریب پہنچے ہی تھے کہ اہل کوفہ میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادھر آرہا تھا جب اس نے حسینؓ کو دیکھا تو راستہ چھوڑ کر دوسری طرف مڑ گیا۔ حسینؓ اسے دیکھ کر ٹھہر گئے گویا اس سے ملنا چاہتے تھے۔ پھر آپ روانہ ہو گئے اور ہم بھی روانہ ہوئے۔ ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا آؤ اس شخص سے کوفہ کی خبر چل کر پوچھیں۔ ہم دونوں اس شخص کے پاس پہنچ گئے السلام علیک کہی اس نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ پوچھا تم کون شخص ہو اس نے کہا میں اسدی ہوں۔ ہم نے کہا ہم دونوں شخص بھی اسدی ہیں آپ کا کیا نام ہے۔ کہا بکیر بن مثعبہ پھر ہم نے بھی اپنے نسب کو اس سے بیان کیا اور پوچھا تم جہاں سے آتے ہو وہاں کی کیا خبر ہے اس نے کہا میں کوفہ سے ابھی نہیں نکلا تھا کہ مسلم وہانی قتل ہو چکے تھے۔ میں نے دیکھا ان دونوں کے پاؤں پکڑ کر بازار میں گھسیٹتے ہوئے لیے جاتے تھے۔

شہادت مسلم کی حضرت حسینؓ کو اطلاع

یہ خبر سن کر ہم دونوں پھر حسینؓ کے قافلہ سے آملے جب شام کو آپ منزل ثعلبیہ میں اترے تو ہم آپ کے پاس گئے سلام کیا آپ نے جواب سلام دیا۔ ہم نے کہا رحمت خدا ہو آپ پر ہم کچھ خبر کہنا چاہتے ہیں کیجیے تو بیان کر دیں یا چپکے سے کہہ دیں۔ آپ نے اپنے انصار کی طرف دیکھا اور کہا ان لوگوں سے چھپانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم نے کہا کل شام کو ایک سوار کو سامنے آتے ہوئے دیکھا تھا کہا ہاں دیکھا تھا اور میں اس سے پوچھنا چاہتا تھا۔ ہم نے کہا آپ کو اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی۔ ہم کو بے لوث خبر اس سے مل گئی۔ وہ ہمیں لوگوں میں کا ایک شخص ہے بنی اسد میں سے۔ راستی و فضل و عقل رکھتا ہے۔ اس نے ہم سے بیان کیا کہ وہ کوفہ سے ابھی نہیں نکلا تھا کہ مسلم وہانی قتل ہو چکے تھے اس نے دیکھا کہ ان دونوں کے پاؤں پکڑ کر بازار میں گھسیٹتے ہوئے لیے جاتے تھے یہ سن کر آپ نے کہا انا اللہ وانا الیہ راجعون خدا کی رحمت ہو دونوں پر۔ آپ بار بار یہی کہتے رہے ہم نے کہا ہم آپ کو خدا کی قسم دیتے ہیں کہ اپنی جان کا اور اپنے اہل بیت کا خیال کیجئے اسی جگہ سے پلٹ جائیے۔ کوفہ میں نہ کوئی آپ کا یار و مددگار ہے۔ نہ آپ کے شیعہ ہیں۔ بلکہ ہمیں تو خوف اس بات ہے کہ وہ لوگ آپ کی مخالفت کریں گے۔

آل عقیل کے اصرار پر حضرت حسینؓ کا عزم کوفہ

یہ سن کر عقیل بن ابی طالب کے فرزند اٹھ کھڑے ہوئے یہ کہتے ہوئے واللہ جب تک بدلہ ہم نہ لے لیں گے یا جو ہمارے بھائی کا حال ہوا وہی ہمارا نہ ہو گا۔ اس جگہ سے ہم نہ سرکیں گے یہ سن کر آپ نے دونوں شخصوں کی طرف دیکھا۔ اور یہ کہا ان لوگوں کے بعد زندگی کا کچھ لطف نہیں۔ ہم سمجھ گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ نے کوفہ کی طرف جانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ ہم نے کہا۔ خدا آپ کے لیے بہتری کرے۔ آپ نے جواب میں کہا خدا تم دونوں پر رحمت کرے۔ آپ کے بعض انصار نے یہ کہا کہ اے مسلم بن عقیل کہ آپ اکوفہ میں۔ آپ جائیں گے تو سب آپ کی طرف دوڑیں گے۔ آپ صبح کا انتظار کرتے رہے جب وقت سحر ہوا تو خادموں سے غلاموں سے کہا۔ پانی جتنا لے سکو لے لو۔ ان لوگوں نے پانی بھر لیا اور بہت زیادہ بھرا پھر سب وہاں سے روانہ ہوئے چلتے چلتے منزل زبالہ میں پہنچے۔

عبداللہ بن بقطر کی شہادت کی اطلاع

راہ میں جہاں جہاں سے آپ پانی لیتے تھے وہاں کے لوگ آپ کے ساتھ ہو لیتے تھے۔ زبالہ میں آپ کو اپنے برادر رضاعی عبداللہ بن بقطر کے قتل کی خبر ملی۔ ان کو آپ نے رستہ ہی سے مسلم کے پاس بھیجا تھا۔ ابھی آپ کو یہ نہ معلوم تھا کہ مسلم قتل ہو گئے۔ ابن بقطر قادسیہ تک پہنچے تھے کہ حصین بن نمیر کے سواروں نے انہیں گرفتار کر لیا۔ اور ابن زیاد کے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا قصر پر چڑھ جا اور کذاب بن کذاب پر لعنت کر۔ پھر وہاں سے اتر تو میں تیرے باب میں حکم دوں۔ عبداللہ بن بقطر قصر پر چڑھ گئے جب سب لوگوں کا سامنا ہوا تو پکارے "ایہا الناس میں حسینؓ بن فاطمہ بنت رسول اللہ کا پیغامی ہوں کہ اس ابن مرجانہ پسر سمیہ ولد الحرام کے مقابلہ میں ان کی نصرت اور مدد کرو۔" ابن زیاد کے حکم سے وہ قصر پر سے زمین پر گرا دیئے گئے۔ ہڈیاں چور چور ہو گئیں۔ ابھی کچھ جان باقی تھی کہ ایک شخص نے آکر ذبح کر ڈالا۔ اس کا نام عبدالملک بن عمیر لخمی تھا۔ لوگوں نے اس حرکت پر اس کی اعتراض کیا تو اس نے کہا میں چاہتا تھا کہ اس کی مشکل جلد آسان ہو جائے۔ ایک روایت کہتا ہے جس نے ذبح کیا وہ عبدالملک ہرگز نہ تھا وہ تو ایک گندم گوں دراز قد شخص عبدالملک سے مشابہ تھا۔

حضرت حسینؓ کا اپنے ہمراہیوں سے خطاب

یہ خبر جب آپ کو ملی تو آپ نے سب لوگوں کو ایک تحریر پڑھ کر سنائی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایک بہت ہی سخت واقعہ کی خبر مجھے پہنچی ہے۔ مسلم بن عقیل ہانی بن عروہ عبداللہ بن بقطر قتل کئے گئے ہمارے شیعوں نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا۔ تم میں سے جو کوئی جانا چاہے چلا جائے۔ میں نے تم سے اپنا ذمہ اٹھا لیا۔ یہ سنتے ہی وہ سب لوگ متفرق ہو گئے۔ کوئی داہنی جانب چلا کوئی بائیں طرف۔ یہ تو بت پہنچی کہ جو لوگ مدینہ سے آپ کے ساتھ چلے تھے بس وہی رہ گئے۔ اور آپ نے جو ایسا کیا تو یہ سمجھ کر کیا کہ یہ اعرابی جو ساتھ ساتھ چلے آتے ہیں۔ سمجھے ہوئے ہیں کہ حسینؓ کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے شہر میں جا رہے ہیں جہاں سب لوگ ان کی اطاعت پر آمادہ ہیں۔ آپ کو مناسب نہ معلوم ہوا کہ ان کو ساتھ لے چلیں۔ جب تک کہ ان کو وثوق نہ ہو جائے کہ کہاں جا رہے ہیں آپ کو یقین تھا کہ ان کو مفصل حال معلوم ہو جائے گا تو پھر وہی لوگ ساتھ دیں گے جو میرا ساتھ دینے والے میرے ساتھ مرنے والے ہوں گے باقی سب متفرق ہو جائیں گے۔

حضرت حسینؓ کا بطن العقبہ میں قیام

صبح ہوئی آپ نے غلاموں کو حکم دیا پانی ساتھ لیا۔ اور بہت زیادہ لیا۔ پھر یہاں سے روانہ ہوئے، اور بطن العقبہ میں جا کر اترے۔ بنی عکرمہ میں سے ایک شخص نے حسینؓ سے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ آپ نے حال بیان کر دیا۔ اس نے کہا میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں آپ پلٹ جائیے۔ واللہ برچھیوں اور تلواروں میں چلے جا رہے ہیں۔ جن لوگوں نے آپ کو بلایا ہے اگر آپ کو جنگ و جدال کی زحمت سے بچا لیتے خود ہی سب کام درست کر چکے ہوتے۔ اس کے بعد آپ جاتے تو قرین مصلحت تھا۔ آپ نے جو حال بیان کیا ہے تو اس صورت میں نہ کہوں گا کہ آپ جائیے۔ آپ نے جواب دیا اے بندۂ خدا میں جانتا ہوں جو رائے تم نے دی وہی ٹھیک ہے لیکن مشیتِ خدا۔ سے چارہ نہیں اس کے بعد آپ روانہ ہو گئے۔

امیر حج عمرو بن سعید

اسی سال یزید نے رمضان میں ولید بن عتبہ کو مکہ سے معزول کر دیا۔ اور عمرو بن سعید بن عاص کو وہاں کا حاکم مقرر کیا۔ اسی نے لوگوں کے ساتھ اس سال کا حج کیا اور عمرو مکہ و مدینہ کا حاکم تھا اور عبید اللہ بن زیاد کوفہ و بصرہ وغیرہ کا۔ اور شریح بن حارث کوفہ کے قاضی تھے اور ہشام بن ہبیرہ بصرہ کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۱

سانحہ کربلا

۶۱ھ شروع ہوا

حضرت حسینؓ کا اشراف میں قیام حسین رضی اللہ عنہ نے منزل اشراف میں مقام کیا۔ صبح کے وقت خادموں کو حکم دیا کہ پانی بھر لیں۔ انہوں نے بہت سا پانی ساتھ لے لیا۔ پھر وہاں سے روانہ ہوئے صبح سے لے کر ساتھ کو پامال کرتے رہے یہاں تک کہ دوپہر ہو گئی۔ اور ایک شخص پکارا اللہ اکبر۔ آپ نے بھی کہا اللہ اکبر اور پوچھا کہ اللہ اکبر تم نے کس بات پر کہا۔ اس نے کہا مجھے نخلے کے درخت دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ سن کر بنی اسد میں سے دو شخص آپ سے کہنے لگے۔ ہم نے تو کبھی یہاں نخلے کے درخت نہیں دیکھے تھے۔ انہوں نے کہا ہمیں تو مقدمہ لشکر کا رسالہ معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے کہا مجھے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ بائیے کیلئے یہاں کوئی ایسی جگہ مل سکتی ہے کہ اس کو پس پشت رکھ کر ان لوگوں سے ایک ہی رخ سے سامنا کریں۔ دونوں شخصوں نے کہا آپ کے پہلو ہی میں ذو حسم[1] موجود ہے آپ بائیں جانب مڑ جائیے۔ ان لوگوں سے پہلے آپ وہاں پہنچ جائیں تو جو بات آپ چاہتے ہیں وہ حاصل ہے۔ آپ بائیں طرف مڑے ساتھ ہی وہ رسالے کے سوار بھی آ پہنچے۔ انہوں نے جو دیکھا کہ آپ راستہ چھوڑ کر دوسری طرف مڑ پڑے تو وہ بھی اسی طرف مڑے۔ ان کی برچھیوں کے پھل شہد کی مکھیوں کے غول معلوم ہوتے تھے۔ ان کے علموں کی پرتیں گدھ کے پروں کی طرح

---

[1] ذو حسم جگہ کا نام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیلی ہوئی تھیں۔ سواروں سے پیشتر آپ ہی ذوحسم تک پہنچ گئے اور وہیں اتر پڑے۔ حکم دیا گھوڑے نصب ہو گئے۔

حر کا لشکر ہزار سواروں کا رسالہ لیے ہوئے حر اس جلتی دوپہر میں آپ کے مقابل آکر ٹھہرا۔ دیکھا آپ اور آپ کے انصار عمامے باندھے ہوئے ہیں۔ آپ نے خادموں کو حکم دیا کہ سب لوگوں کو پانی پلا کر ان کی پیاس بجھا دو۔ اور گھوڑوں کو بھی پانی دکھا دو۔ خدام اٹھ کھڑے ہوئے۔ رسالہ کے سواروں کو پانی پلا پلا کر سیراب کر دیا۔ پھر کاسے کٹورے طشت بھر بھر کر گھوڑوں کے سامنے لے گئے۔ گھوڑا جب تین یا چار یا پانچ دفعہ پانی میں منہ ڈال چکتا تھا تو ظرف کو ہٹا کر دوسرے گھوڑے کو پانی پلاتے تھے۔ اسی طرح سب گھوڑوں کو پانی پلایا۔

حر کے ایک سپاہی سے حسن سلوک حر کے رسالہ کا ایک شخص پیچھے رہ گیا تھا وہ بیان کرتا ہے آپ نے جب میری اور گھوڑے کی حالت بہ پیاس سے ہو رہی تھی دیکھی۔ تو کہا راویہ کو بٹھاؤ۔ میں مشک کو راویہ سمجھا۔ تو آپ نے کہا اے لڑکے اونٹ کو بٹھا میں نے اونٹ کو بٹھایا تو کہا پیو۔ میں جب پیتا تھا مشک سے پانی اونڈل اونڈل پڑتا تھا۔ آپ نے کہا مشک کے دہانہ کو الٹ دو۔ مجھ سے لٹیتہ بن نہ پڑا۔ آپ خود اٹھ کھڑے ہوئے اور دہانہ کو الٹ دیا۔ میں نے پانی پیا اپنے گھوڑے کو پلایا۔ آپ کی طرف قادسیہ سے حر کے آنے کا سبب یہ تھا کہ ابن زیاد کو جب یہ خبر ملی کہ حسینؓ آ رہے ہیں تو اس نے حصین بن نمیر کو جو اس کے اہل شرطہ کا سردار تھا روانہ کیا۔ حکم دیا کہ قادسیہ میں ٹھہرے اور قطقطانہ سے حقائق تک عمدہ باندھے اور حر کو ہزار سوار دے کر اس کے آگے قادسیہ سے روانہ کیا کہ حسینؓ سے مزاحمت کرے تو آپ کو روکے رہا۔

حضرت حسینؓ کی نماز ظہر کی امامت یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا۔ اب آپ نے حجاج بن مسروق جعفی کو حکم دیا کہ اذان کہیں۔ انہوں نے اذان دی اور اقامت کی باری آئی تو آپ تہمد اور چادر اور نعلین پہنے ہوئے نکلے۔ حق تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور کہا ایہا الناس خدائے عزوجل سے اور تم سب لوگوں سے میں ایک عذر کرتا ہوں کہ جب تک تم لوگوں کے خطوط اور تمہارے پیغامی یہ پیغام لے کر میرے پاس نہیں آئے کہ آپ آئیے۔ ہمارا کوئی امام نہیں ہے۔ شاید آپ کے سبب سے خدا ہم سب لوگوں کو ہدایت پر متفق کر دے۔ اس وقت تک میں تمہارے پاس نہیں آیا۔ اب اگر تم اسی قول پر ہو تو میں تمہارے پاس آیا۔ تم مجھ سے عہد و پیمان کرو جس پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے اطمینان ہو جائے تو میں تمہارے شہر چلوں۔ اور اگر ایسا نہیں کرتے اور میرا آنا تم کو ناگوار ہو تو جہاں سے میں آیا ہوں وہاں واپس چلا جاؤں۔ یہ سن کر سب نے سکوت کیا۔ موذن سے کہا اقامت کہو۔ اس نے اقامت کہی تو حسین رضی اللہ عنہ نے حر سے پوچھا تم لوگ کیا الگ نماز پڑھو گے۔ حر نے کہا نہیں ہم سب آپ کے ساتھ نماز پڑھیں گے۔ آپ نے سب کو نماز پڑھائی اور اپنے خیمہ میں چلے گئے۔ اور آپ کے انصار بھی سب آپ کے پاس جمع ہو گئے۔

حضرت حسینؓ کا لشکر حُر سے خطاب

حُر اپنی جگہ پر جہاں پہلے وہ تھا واپس آیا اس کے لیے خیمہ نصب ہو چکا تھا اسی خیمہ میں چلا گیا۔ کچھ لوگ اس کے ساتھ والوں میں سے اس کے پاس جمع ہو گئے۔ باقی لوگ اپنی اپنی صفوں میں واپس آ گئے اور پھر صفیں باندھ لیں۔ پھر ہر ایک شخص نے اپنے اپنے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور گھوڑوں کے سایہ میں اتر کر بیٹھ گئے۔ عصر کا وقت ہوا تو آپ نے حکم دیا کہ روانہ ہونے کے لیے سب تیار ہو جائیں پھر آپ خیمہ سے نکلے موذن کو حکم دیا۔ اس نے نماز عصر کے لیے پکار دیا اور اقامت کہی۔ آپ آگے بڑھے سب کو نماز پڑھائی سلام پھیرا۔ پھر سب کی طرف رخ کر کے حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے پھر کہا ایہا الناس اگر تم خوف خدا کرو گے اور حق داروں کے حق کو پہچانو گے تو خوشنودی خدا کا باعث ہو گا۔ ہم اہل بیت ہیں اور یہ لوگ جو تم پر حکومت کرنے کا دعوے رکھتے ہیں جس کا انہیں حق نہیں ہے اور تمہارے ساتھ ظلم و تعدی سے پیش آتے ہیں اس امر کے لیے ان سے ہمیں اولیٰ ہیں۔ اگر تم کو ہم سے کراہیت ہے اور ہمارے حق سے تم واقف نہیں ہو اور اپنے خطوں میں اور اپنے خطوں میں اور اپنے پیغامیوں کی زبانی تم نے جو کچھ مجھ سے کہلا بھیجا ہے اب وہ تمہاری رائے نہیں ہے تو میں تمہارے پاس سے واپس چلا جاؤں۔ حُر نے جواب میں کہا واللہ مجھے نہیں معلوم وہ کیسے خطوط تھے جن کا ذکر آپ فرما رہے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے عقبہ بن سمعان سے کہا وہ دونوں تھیلے جن میں ان لوگوں کے خط ہیں لاؤ۔ عقبہ دونوں تھیلے نکال لائے۔ دونوں میں خط بھرے ہوئے تھے سب کے سامنے لا کر خطوں کو بکھیر دیا۔ حُر نے کہا جن لوگوں نے آپ کو خط لکھے تھے ہم ان میں نہیں ہیں اور ہم کو یہ حکم ملا ہے کہ آپ کو ہم پا جائیں تو ابن زیاد کے پاس لے چلیں بے لے جائے ہوئے نہ چھوڑیں۔ آپ نے کہا اس مطلب کے حاصل کرنے سے مر جانا تیرے لیے آسان ہے اور اپنے انصار سے کہا اٹھو سوار ہو۔ سب سوار ہوئے اور انتظار کرنے لگے کہ ان کی مستورات بھی سوار ہو گئیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُر کی مزاحمت پر حضرت حسینؓ کی خفگی

آپ نے انصار سے کہا ہم سب کو واپس لے چلو وہ لوگ واپس ہونے لگے تو حُر کے رسالہ والے مزاحم ہوئے۔ اس پر آپ نے حُر سے کہا یہ تیری ماں تجھے روئے آخر تیرا کیا مطلب ہے؟ حر نے کہا واللہ اگر عرب میں کسی اور نے یہ کلمہ میرے حق میں آپ کی طرح کہا ہوتا اس میں چاہے کوئی ہوتا تو میں بھی اسکی ماں کے رونے کا ذکر بے کئے نہ رہتا۔ مگر واللہ آپ کی ماں کا ذکر بغیر حد درجہ کی تعظیم کے میری مجال نہیں جو کروں۔ آپ نے کہا پھر تیرا کیا ارادہ ہے۔ حر نے کہا واللہ میرا ارادہ یہ ہے کہ آپ کو ابن زیاد کے پاس لے جاؤں آپ نے کہا واللہ میں تیرے ساتھ نہیں کا۔ حُر نے کہا واللہ میں آپ کو نہیں چھوڑوں گا دونوں آدمیوں نے تین مرتبہ بار بار یہی کلمہ کہا۔

حُر کا حضرت حسینؓ کو مشورہ

جب تکرار بڑھ گئی تو حر نے کہا آپ سے قتال کرنے کا تو مجھے حکم نہیں ملا ہے۔ مجھے اتنا ہی حکم ہے کہ جب تک آپ کو کوفہ میں نہ لے آؤں آپ کے پاس سے نہ سرکوں۔ آپ کہنا نہیں مانتے تو کسی ایسے رستہ پر چلیے جو نہ کوفہ کی راہ ہو نہ مدینہ کی میں ابن زیاد کو لکھوں آپ بھی لکھ بھیجیے تو یزید کو یا ابن زیاد کو لکھئے شاید خدا کوئی صورت ایسی نکال دے کہ آپ کے کسی امر میں مبتلا ہونے سے میں بچ جاؤں آپ یہ راستہ اختیار کیجئے عذیب و قادسیہ کی راہ سے بائیں طرف مڑ جایئے اس وقت عذیب اڑتیس میل کے فاصلہ پر تھا۔ آپ اپنے انصار کے ساتھ روانہ ہوئے اور حر بھی ساتھ ساتھ چلا۔

حضرت حسینؓ کا بیضہ میں خطبہ

مقام بیضہ میں آپ نے اپنے اور حر کے اصحاب میں یہ خطبہ حمد و ثنائے الٰہی کے بعد آپ نے کہا۔ ایہا الناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایسے بادشاہ کو دیکھے جو ظالم ہو جو حرام خدا کو حلال سمجھتا ہو جو عہد خدا توڑتا ہو جو سنت رسول خدا کے خلاف کرتا ہو جو بندگان خدا کے ساتھ ظلم و سرکشی سے پیش آتا ہو اور پھر فعلاً یا قولاً اس پر یہ شخص اعتراض نہ کرے تو خدا اس کو بھی اسی کے اعمال میں شریک کرے گا۔ سنو ان حکام نے شیطان کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ خدا کی اطاعت کو ترک کر دیا ہے۔ فساد کو ظاہر حدود شرع کو معطل غنیمت کو نصیب حرام خدا کو حلال حلال خدا کو حرام کر رکھا ہے ان پر اعتراض کرنے کا سب سے زیادہ مجھے حق ہے۔ تمہارے خط میرے پاس آئے تمہارے پیام پر میرے پاس تمہاری طرف سے بیعت کرنے کو اس بات پر آئے کہ تم میرا ساتھ نہ چھوڑو گے مجھے دشمن کے حوالہ نہ کر دو گے۔ اگر تم اپنی بیعتوں کو پورا کرو گے تو بہرہ مند ہو گے۔ میں حسینؓ اہل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی رضؓ و فاطمہ رضؓ بنت رسول اللہ کا فرزند۔ میری جان تمہاری جانوں کے ساتھ ہے میرے اہل و عیال تمہارے اہل و عیال کے ساتھ ہیں۔ میں تمہارا پیشوا ہوں اگر تم نے ایسا نہ کیا اور عہد و پیمان توڑا اور میری بیعت کو اپنی گردن سے نکال ڈالا۔ تو قسم ہے اپنی جان کی یہ بات تمہاری کوئی نئی بات نہیں ہے یہی سلوک تم نے میرے باپ میرے بھائی میرے ابن عم مسلم کے ساتھ کیا ہے۔ جس نے تم پر بھروسہ کیا اس نے دھوکا کھایا۔ اور جس نے بد عہدی کی اس نے اپنے نفس کے لیے کی۔ تم چوکے اور بے بہرہ رہے خدا اب تم سے بے نباہ کرے گا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرت حسینؓ کا ذی حسم میں خطبہ

ذی حسم میں جو خطبہ آپ نے پڑھا وہ ایک روایت میں اس طرح ہے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد آپ نے کہا۔ تم لوگ دیکھ رہے ہو کیا حال ہو رہا ہے۔ دنیا بدل گئی پہچانی نہیں جاتی نیکیاں رو گرداں ہو گئیں اور بالکل کٹ گذریں۔ اب رہا کیا، برتن کا دھووں رہ گیا۔ اور بری زندگانی اور ناگوار چارہ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حق پر عمل نہیں ہوتا باطل سے پرہیز نہیں کیا جاتا۔ مومن کو اب چاہیئے کہ حق پر رہ کر خدا سے ملاقات کرے۔ میں دیکھتا ہوں کہ مر جانا شہادت ہے۔ اور ظالموں میں زندگی بسر کرنا ناگوار امر ہے۔

زہیر بن قین بجلی کا جذبۂ جہاد

یہ سن کر زہیر بن قین اٹھ کھڑے ہوئے اپنے ساتھ کے لوگوں سے کہا تم کچھ کہتے ہو یا میں کہوں۔ انہوں نے کہا آپ ہی کہیئے زہیر نے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد کہا یا ابن رسول اللہ ہم اللہ آپ کے ارشاد کو ہم قبول کرتے ہیں۔ واللہ اگر دنیا ہمارے لیے باقی رہنے والی ہوتی۔ ہم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوتے اور آپ کی نصرت و غمخواری میں ہمیں دنیا کو چھوڑنا پڑتا تو ہم اس دنیا میں رہنے سے اس کے چھوڑنے کو آپ کے ساتھ بہتر سمجھتے۔ آپ نے یہ سن کر ان کے لیے دعائے خیر کی۔ حُر آپ کے ساتھ ساتھ چلا آتا تھا اور آپ سے کہتا جاتا تھا یا حسینؓ میں خدا کا واسطہ آپ کو دیتا ہوں کہ اپنی جان کا خیال کیجئے۔ میں کہے دیتا ہوں آپ خود حملہ کریں گے تو قتل ہو جائیں گے یا آپ پر حملہ ہو گا تو بھی آپ ہلاک ہوں گے مجھے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے کہا تو مجھے مرنے سے ڈراتا ہے کیا یہاں تک نوبت پہنچے گی کہ تم لوگ مجھ کو قتل کرو گے اس بات کے جواب میں وہی بات میں کہوں گا جو بنی اوس میں سے ایک صحابی نے اپنے ابن عم سے کہی تھی۔ یہ رسول اللہ کی نصرت کو چلے تھے اس نے کہا کہاں جاتے ہو مارے جاؤ گے انہوں نے جواب دیا۔

(شعر کا ترجمہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جاؤں گا اور موت سے اس شخص کی کیا ہے کی شرم
جس نے حق کی نیت کی ہو اور مسلم ہو کر جہاد کیا ہو
جس نے اپنی جان سے بندگان صالح کی غمخواری کی ہو
جس نے ہلاک ہونے والے خائن و ذلیل سے کنارہ کیا ہو

حُر نے یہ بات سنی تو آپ کے پاس سے سرک گیا۔ حُر اپنے اصحاب کے ساتھ ایک طرف چل رہا تھا اور حسینؓ راہ کی دوسری طرف۔

طرماح ابن عدی کی آمد

چلتے چلتے عذیب الہجانات تک پہنچے۔ یہاں تک نعمان کی اونٹنیاں کسی زمانہ میں چرا کرتی تھیں (ہجانات اونٹنیوں کو کہتے ہیں) اس مقام میں آپ پہنچے ہی تھے کہ کوفہ سے چار شخص اونٹوں پر سوار نافع بن ہلال کا مشہور گھوڑا کوتل دوڑاتے ہوئے وارد ہوئے۔ اس گھوڑے کا نام کوہیل تھا اور طرماح ابن عدی اپنے گھوڑے پر سوار ان کے راہنما تھے وہ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔

اے ساتھی میرے گھر گنے سے گھبرا نہ جا!
صبح ہونے سے پہلے ان سواروں کو لے کر روانہ ہو جا
یہ تمام سواروں میں اور سفر کرنے والوں میں سب سے بہتر ہیں
ان کو لیے ہوئے تو اس شخص کے پاس جا کر ٹھہر
جو کریم النسب و صاحب مجد و کشادہ دل ہے!
جسے خدا ایک امر خیر کے لیے یہاں لایا ہے!
رہتی دنیا تک اس کو خدا سلامت رکھے

یہاں پہنچ کر ان لوگوں نے یہی شعر آپ کے سامنے پڑھے آپ نے کہا واللہ میں بھی جانتا ہوں کہ حق تعالیٰ کی مشیت میں ہم لوگوں کا قتل ہونا ہو یا فتح مند ہونا دونوں طرح امر خیر ہے۔"

حُر کا طرماح اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کرنے کا قصد

ان لوگوں کو دیکھ کر حر بڑھا آپ سے کہنے لگا یہ سب لوگ جو کوفہ سے آئے ہیں آپ کے ساتھ والوں میں نہیں ہیں میں ان لوگوں کو قید کر لوں گا یا واپس کر دوں گا۔" آپ نے کہا جو بات میں اپنے لیے گوارا نہیں کرتا ان کے لیے بھی گوارا نہ کروں گا۔ یہ لوگ میرے انصار و اعوان ہیں۔ اور تم مجھ سے کہہ چکے ہو کہ جب تک ابن زیاد کا خط تمہارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس نہ آئے گا تم مجھ سے کوئی تعرض نہ کرو گے۔ حُر نے کہا یہ درست ہے لیکن یہ لوگ تو آپ کے ساتھ نہیں آئے ہیں آپ نے کہا یہ میرے ساتھ والے ہیں یہ بھی ان لوگوں کے مثل ہیں جو میرے ساتھ آئے ہیں جو بات مجھ سے تم کہہ چکے ہو بس اسی پر قائم رہو ورنہ میں تم سے قتال کروں گا۔ یہ سن کر حُر اپنے ارادہ سے باز آیا۔ اب آپ نے ان لوگوں سے پوچھا کہ جہاں سے تم آرہے ہو وہاں کی کیا خبر ہے مجھ سے بیان کرو۔ مجمع بن عبداللہ عائذی ایک شخص انہیں چار شخصوں میں سے جو کہ کوفہ سے آئے تھے کہنے لگے بڑے لوگوں کا تو یہ حال ہے کہ ان کو بڑی بڑی رشوتیں دی گئی ہیں ان کے تھیلے بھر دیئے گئے ہیں ان کو ملا رہے ہیں۔ اور اپنا خیر خواہ انہیں بنا رہے ہیں وہ سب لوگ آپ کے خلاف میں متفق ہیں۔ رہے اور لوگ ان کا یہ حال ہے کہ دل سے آپ ہی کی طرف ہیں لیکن کل یہی لوگ آپ پر تلوار کھینچے ہوئے آپڑیں گے۔

قیس بن مسہر کی شہادت کا بیان

آپ نے کہا بیان کرو میرا ایک پیامی تمہارے پاس آیا تھا۔ پوچھا وہ کون۔ آپ نے کہا قیس بن مسہر صیداوی۔ انہوں نے کہا ہاں ان کو حصین بن نمیر نے پکڑ کر ابن زیاد کے پاس بھیج دیا تھا۔ اس نے حکم دیا کہ آپ پر اور آپ کے باپ پر وہ لعنت کریں۔ انہوں نے آپ پر اور آپ کے باپ پر صلوٰۃ بھیجی اور ابن زیاد اور اس کے باپ پر لعنت کی۔ اور لوگوں کو آپ کی نصرت کے لیے پکارا۔ اور آپ کے آنے کی سب کو خبر کر دی۔ اس بات پر ابن زیاد نے حکم دیا اور وہ ایوان کی چوٹی سے نیچے گرا دیئے گئے۔ حسین رضی اللہ عنہ کی آنکھیں یہ سن کر ڈبڈبا آئیں آنسوؤں کو ضبط نہ کر سکے۔ اور یہ آیت آپ نے پڑھی (ترجمہ)

ان میں سے کوئی گذر گیا کوئی انتظار کر رہا ہے اور ان لوگوں نے ذرا تغیر و تبدل نہیں کیا۔ خداوندا ہم کو اور ان کو نعمت بہشت عطا کر۔ اور ہم کو اور ان کو اپنے جوار رحمت اور اپنے ثواب کے ذخیرۂ بخشش میں یکجا کر دے۔

طرماح کا حضرت حسینؓ کو اجا پر جانے کا مشورہ

طرماح بن عدی آپ کے قریب آئے اور کہنے لگے واللہ میں تو یہی دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے۔ اگر فقط یہ لوگ جو آپ کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں آپ سے قتال کریں تو کافی ہوں گے۔ حالانکہ جب میں آپ کے پاس آنے کے لیے کوفہ سے نکلا تھا اس سے ایک دن پیشتر میں نے شہر میں سیاہ کی ایسی کثرت دیکھی کہ اس سے بڑھ کر کسی مقام پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری نظر سے نہیں گذری تھی۔ میں نے اس کا سبب دریافت کیا تو کسی نے کہا۔ یہ اجتماع تو عرض لشکر کے لیے ہے۔ عرض سے فارغ ہونے کے بعد یہ سب لوگ حسین کے مقابلہ میں روانہ ہوں گے۔ اب میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ اگر ممکن ہو تو ایک قدم بھی اس طرف جانے کے لیے نہ اٹھائیے۔ اگر آپ کسی ایسے شہر میں جانا چاہتے ہوں جہاں اللہ آپ کی حفاظت کرے کہ آپ کوئی راستے قائم کریں اور جو کام کرنا چاہیں اسے اچھی طرح سوچ سمجھ لیں تو چلیے میں آپ کو اپنے بلند پہاڑ پر جسے کوہ اجا کہتے ہیں لے چلوں۔ واللہ ہم لوگ اسی پہاڑ پر شاہانِ غسان و حمیر اور نعمان ابن منذر اور ہر اسود و احمر سے محفوظ رہے ہیں" واللہ ہم کو کبھی یہ لوگ مطیع نہیں کر سکے میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ موضع قریہ میں آپ کو اتار دوں گا۔ پھر کوہستان اجا و سلمیٰ میں بنی طے میں جو لوگ ہیں ان سے کہلا بھیجوں گا۔ واللہ دس دن کے اندر اندر آپ کے پاس بنی طے کے سوار اور پیادے جمع ہو جائیں گے آپ کا جب تک جی چاہے ہم لوگوں میں رہیں۔ اگر کوئی واقعہ آپ کو پیش آئے۔ تو میں آپ سے بیس ہزار بنی طے کے جمع کر دینے کا ذمہ کرتا ہوں جو آپ کے سامنے شمشیر زنی کریں گے جب تک ان میں سے ایک شخص بھی زندہ رہے گا آپ کو ضرر نہ پہنچنے دیں گے" آپ نے یہ سن کر کہا "خدا تجھے اور تیری قوم کو جزائے خیر دے بات یہ ہے کہ ہم ہیں اور ان لوگوں میں ایک قول ہو چکا ہے جس کے سبب سے ہم واپس نہیں جا سکتے نہیں معلوم کہ بھائی اور ان کا انجام کیا ہوا"

طرماح کی روانگی کوفہ

طرماح کہتے ہیں آپ سے رخصت ہوا اور میں نے کہا۔ خداوند عالم جن و انس کے شر سے آپ کو بچائے۔ میں کوفہ سے کچھ غلہ وغیرہ اپنے اہل و عیال کے واسطے لے کر چلا ہوں۔ ان کو خرچ کرنے کے لیے بھی میں کچھ دوں گا۔ وہاں جا کر یہ سب چیزیں انہیں دے کر انشاء اللہ آپ کے پاس آؤں گا۔ اگر میں آپ تک پہنچ گیا تو واللہ میں بھی آپ کے انصار میں شامل ہو جاؤں گا۔ آپ نے کہا رحمک اللہ اگر تیرا یہ ارادہ ہے تو جلدی کر اس سے مجھے معلوم ہوا کہ آپ کو اس امر میں اہتمام ہے کہ لوگ آپ کے شریک ہوں جب ہی تو مجھے جلدی کرنے کو کہتے ہیں۔ میں اپنے اہل و عیال میں پہنچا جن چیزوں کی انہیں ضرورت تھی وہ ان کو دے کر میں نے وصیت کی۔ سب کہنے لگے اس دفعہ تم اس طرح رخصت ہوتے ہو کہ اس سے پیشتر کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ میں نے اپنے ارادہ سے ان کو مطلع کر دیا اور بنی ثعل کی راہ سے میں روانہ ہوا۔ مذیب الہجانات تک پہنچا ہی تھا کہ سماعہ بن بدر سے قتل حسینؓ کی خبر مجھے معلوم ہوئی یہ سن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر میں واپس آیا۔

حضرت حسینؓ اور عبیداللہ بن الحر

حسین رضی اللہ عنہ چلتے چلتے قصر بنی مقاتل میں جا کر اترے دیکھا کہ ایک سرا پردہ ایستادہ ہے۔ پوچھا یہ کس کا خیمہ ہے۔ معلوم ہوا عبیداللہ بن الحر جعفی کا ہے۔ کہا ابن کو میرے پاس لاؤ۔ کوئی شخص بلانے کو گیا۔ اس نے جا کر کہا۔ حسینؓ بن علیؓ یہاں آئے ہیں تم کو بلاتے ہیں۔ ابن الحر نے یہ سن کر کہا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ واللہ میں کوفہ سے اس لیے نکل آیا کہ مجھے منظور نہ تھا کہ میں کوفہ میں ہوں اور حسینؓ بھی وہاں آئیں۔ واللہ میں نہیں چاہتا کہ میں ان سے ملوں اور وہ مجھ سے ملیں۔ پیغام پہنچانے والا واپس آیا اور آپ سے یہ حال بیان کر دیا۔ یہ سن کر آپ نے نعلین اٹھائی پہنی کھڑے ہوئے اس کے پاس آئے خیمہ کے اندر گئے سلام کیا بیٹھے۔ اور اسے اپنے ساتھ شریک ہونے کو کہا۔ ابن الحر نے جو بات پہلے کہی تھی وہی پھر کہی۔ آپ نے کہا اگر تو ہماری نصرت نہیں کرتا تو ہمارے قاتلوں کے ساتھ شریک ہونے میں خوف خدا کر۔ واللہ جو شخص ہماری فریاد سن کر ہماری نصرت نہ کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ ابن الحر نے انشاء اللہ یہ تو کبھی نہ ہوگا۔ حسین رضی اللہ عنہ یہ سن کر اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی فرودگاہ میں چلے آئے۔ کچھ رات باقی تھی کہ آپ نے پانی بھرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد سب قصر بنی مقاتل سے روانہ ہوئے۔

حضرت حسینؓ کو شہادت کی بشارت

ایک ساعت بھر چلے تھے کہ آپ کو اونگھ آ گئی پھر چونک کر کہا انا للہ و انا الیہ راجعون والحمد للہ رب العالمین۔ دو دفعہ یا تین بار یہی کلمہ آپ نے کہا۔ یہ سن کر آپ کے فرزند علی بن الحسین گھوڑا بڑھا کر قریب آئے اور کہنے لگے انا للہ و انا الیہ راجعون والحمد للہ رب العالمین۔ بابا میں آپ پر فدا ہو جاؤں اس وقت آپ نے یہ کلمہ کیوں فرمایا۔ آپ نے کہا اے فرزند فدا میری آنکھ جھپک گئی تھی میں نے ایک سوار کو اپنے گھوڑے پر دیکھا۔ اس نے کہا لوگ تو چلے جا رہے ہیں اور موت ان کی طرف آ رہی ہے اس سے میں سمجھ گیا کہ ہم کو خبر مرگ سنائی گئی ہے انہوں نے عرض کی بابا خدا آپ کو ہر بلا سے محفوظ رکھے کیا ہم لوگ حق پر نہیں۔ آپ نے کہا قسم ہے اسی خدا کی جس کے پاس سب کو جانا ہے ہم حق پر ہیں۔ علی بن الحسینؓ نے کہا پھر ہمیں کچھ پروا نہیں۔ مریں گے تو حق پر مریں گے۔ آپ نے کہا جزاک اللہ یا پ کی طرف سے فرزند کو یہ بہترین جزا مل سکتی ہے وہ تم کو ملے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسینؓ کا نینوا میں قیام

صبح ہوئی تو آپ اترے نماز پڑھی اور جلدی کر کے سوار ہوئے اور اپنے انصار کے ساتھ بائیں جانب مڑنے لگے آپ چاہتے تھے کہ ان کو متفرق کر دیں۔ یہ دیکھ کر حر قریب آ گیا تھا اور لوگوں کو ادھر جانے سے روکتا تھا۔ وہ لوگ حر کو ہٹا دیتے تھے۔ حر ان کو جب مجبور کرتا تھا کوفہ کے رخ پر چلنے کے لیے تو وہ نہیں مانتے تھے اور آگے بڑھ جاتے تھے وہ اسی طرح بائیں جانب مڑتے ہوئے چلتے رہے یہاں تک کہ نینوا میں پہنچے۔ یہ وہی مقام ہے جہاں حسین اتر پڑے۔

ابن زیاد کے قاصد کی آمد

اتنے میں ایک سانڈنی سوار ہتھیار لگائے کمان شانہ پر ڈالے کوفہ سے آتا ہوا دکھائی دیا۔ سب کے سب اس کے انتظار میں ٹھہر گئے وہ آیا تو حر کو اور اس کے اصحاب کو سلام کیا۔ حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے انصار کو اس نے سلام نہیں کیا۔ حر کو ابن زیاد کا خط دیا۔ اس میں لکھا تھا کہ "میرا قاصد اور میرا خط جب تمہیں پہنچے تو حسین کو بہت تنگ کرنا۔ ان کو ایسی جگہ اترنے دینا جہاں چٹیل میدان ہو کوئی پناہ کی جگہ نہ ہو۔ جہاں پانی نہ ہو۔ دیکھو قاصد کو میں نے حکم دے دیا ہے کہ وہ تم پر نگران رہے تمہارا ساتھ نہ چھوڑے جب تک کہ میرے پاس یہ خبر لے کر نہ آئے کہ تم نے میرے حکم کو پورا کر دیا۔ والسلام" حر نے خط پڑھ کر انصار حسینؓ سے کہا۔ یہ خط امیر عبید اللہ بن زیاد کا ہے مجھے حکم دیا ہے کہ جس مقام پر مجھے یہ خط پہنچے وہیں تم لوگوں کو بہت تنگ کروں اور دیکھو یہ شخص اس کا قاصد ہے اس کو حکم ہے کہ میرے پاس سے نہ ہٹے جب تک یہ نہ دیکھ لے کہ میں نے امیر کی رائے پر عمل کیا اور اس کے حکم کو جاری کر دیا۔

ابو شعثاء یزید بن مہاجر کی قاصد سے گفتگو

یہ سن کر قاصد کی طرف ابو شعثاء یزید بن مہاجر کندی نہدی نے دیکھا اور اس کے سامنے آ کر کہا کیا مالک بن نسیر بدی ہے اس نے کہا کہ ہاں (اور یہ قاصد بھی کندی تھا) ابو شعثاء نے کہا تیرا برا ہو تو کیا پیام لے کر آیا ہے۔ کہا جو پیام میں لایا ہوں اس میں اپنے امام کی میں نے اطاعت کی اور اپنی بیعت کو میں نے پورا کیا۔ ابو شعثاء نے کہا تو نے اپنے خدا کی نافرمانی کی اور اپنے امام کی اطاعت کر کے خود کو ہلاک کیا تو نے اپنے لیے عار و نار کو اختیار کیا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

وجعلنا منهم ائمة يهدون الى النار ويوم القيامة لا ينصرون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے کچھ امام ان میں پیدا کر دیئے ہیں جو کہ دفعہ رخ میں لے جانے کو پکارتے ہیں روز قیامت ان کی مدد نہ کی جائے گی۔

بس ایسا ہی تیرا امام ہے۔" اب حُر نے سب لوگوں کو اسی جگہ اترنے کے لیے مجبور کیا جہاں نہ پانی تھا نہ کوئی بستی تھی۔ ان لوگوں نے کہا ہمیں نینوا میں یا غاضریہ میں شفیہ میں اتر جانے دو۔ حُر نے کہا واللہ ایسا نہ ہوگا۔ میں ایسا کر نہیں سکتا دیکھو یہ شخص جاسوسی کے لیے میرے پاس بھیجا گیا ہے۔

زہیر بن قین کا حملہ کرنے کا مشورہ

اس وقت زہیر بن قین نے عرض کی "یا ابن رسول اللہ ہمیں ان لوگوں سے لڑ لینا بہ نسبت ان لوگوں کے جو ان کے بعد لڑنے کو آئیں گے زیادہ تر آسان ہے۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان کے بعد آپ خیال فرمائیں اتنے لوگ ہم سے لڑنے کو آئیں گے جن کا مقابلہ ہم نہیں کر سکتے۔" آپ نے جواب دیا میں جنگ میں ابتدا نہیں کروں گا۔ زہیر نے کہا اچھا اس قریہ میں چلئے ہم سب وہیں اتر پڑیں یہ مقام محفوظ بھی ہے اور فرات کے کنارہ پر واقع ہے یہ لوگ ہمیں مانع ہوں گے تو اس بات پر ہم ان سے لڑیں گے۔ ان سے لڑ لینا بہ نسبت ان لوگوں کے جو ان کے بعد آنے والے ہیں ہم کو زیادہ تر آسان ہے۔"

حضرت حسینؓ کا عقر (کربلا) میں قیام

آپ نے پوچھا یہ کونسا قریہ ہے کہا اس کا نام عقر (زخم) ہے آپ نے کہا خداوندا عقر سے مجھ کو بچانا اور آپ وہیں اتر پڑے۔ یہ محرم ۶۱ھ کی دوسری تاریخ پنجشنبہ کا دن تھا۔ اس کے دوسرے دن صبح کو عمرو بن سعد چار ہزار کی سپاہ لیے ہوئے کوفہ سے یہاں وارد ہوا۔ حسین رضی اللہ عنہ پر ابن سعد کے لشکر کشی کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ فرقہ ویلم نے موضع دستبنی پر قبضہ کر لیا تھا۔ یہ سن کر ابن زیاد نے ملک رے کا فرمان ابن سعد کے نام پر لکھا اور حکم دیا کہ اس طرف روانہ ہو۔ ابن سعد لوگوں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا اور حمام اعین میں لشکر گاہ مقرر کی جب حسینؓ کا معاملہ پیش آیا اور آپ کوفہ کی طرف متوجہ ہوئے تو ابن زیاد نے عمرو بن سعد کو بلا بھیجا۔ اور کہا پہلے حسینؓ کی متوجہ ہو ہمارے ان کے درمیان جو معاملہ ہے اس کا فیصلہ ہو جائے تو اپنی خدمت پر جانا۔

حمزہ بن مغیرہ کا ابن سعد کو مشورہ

ابن سعد نے کہا خدا آپ کا بھلا کرے اگر مناسب سمجھے تو مجھے اس کام سے معاف رکھئے۔ ابن زیاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جواب دیا یہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ اس شرط پر کہ رے کا فرمان واپس کر دو جب یہ اس نے کہا تو ابن سعد اس باب میں غور کرنے کے لیے ایک دن کی مہلت مانگی وہاں سے واپس آکر اس نے اپنے بھائی خواہوں میں اس مجلس سے مشورہ کیا اس نے اس حرکت سے منع کیا خود اس کا بھانجا حمزہ بن مغیرہ بن شعبہ اس کے پاس آیا اور کہا ماموں خدا کے واسطے حسینؓ سے مقابلہ کرنے کا قصد نہ کرنا۔ اس میں اپنے خدا کی معصیت بھی ہے اور قطع رحم بھی۔ واللہ اگر رے کے زمین کی سلطنت، اور تمام دنیا مال دنیا سے تم محروم ہو جاؤ تو وہ اس سے بہتر ہے کہ خدا کے سامنے حسینؓ کے خون میں آلودہ ہو کر تم کو جانا پڑے۔ ابن سعد نے کہا انشاء اللہ یہی کروں گا۔

عبداللہ بن یسار اور ابن سعد

ابن سعد کو جب یہ حکم ملا تو عبداللہ بن یسار جہنی اس کے پاس آیا ابن سعد نے کہا امیر نے مجھے حسینؓ کے مقابلہ میں جانے کو حکم دیا ہے اور میں نے انکار کر دیا ابن یسار نے کہا خدا نے تجھ کو راہ ثواب دکھا دی خدا تجھ کو ہدایت کی توفیق دے اس بلا کو ٹال دے۔ ایسا نہ کر اس کام کے لیے روانہ نہ ہو۔ ابن یسار یہ کہہ کر ابن سعد کے پاس سے چلا آیا کسی نے آکر خبر دی کہ لو ابن سعد حسینؓ پر چڑھائی کرنے کے لیے لوگوں کو جمع کر رہا ہے۔ یہ سن کر ابن یسار پھر اس کے پاس گیا دیکھا بیٹھا ہوا ہے اسے آتے دیکھ کر منہ پھیر لیا۔ یہ سمجھ گیا کہ اب اس نے لشکر کشی کا مصمم ارادہ کر لیا ہے اور وہاں سے چلا آیا۔ ابن سعد نے زیاد سے آکر کہا۔ خدا آپ کا بھلا کرے آپ نے مجھے خدمت دی میرے نام کا فرمان لکھ دیا سب نے سنا پھر اب آپ کی رائے ہو تو اس حکم کو نافذ کر دیجئے اور یہ لشکر جو اشراف کوفہ کا ہے اس پر کسی ایسے شخص کو جس کی کارروائی دیکھ آگاہی فن جنگ میں آپ کی مرضی کے موافق ہو۔ مجھے اس پر کو تفوق نہ ہو مقرر کر کے حسینؓ کے مقابلہ میں بھیج دیجئے یہ کہہ کر ابن سعد نے کچھ لوگوں کے نام بھی لیے۔

ابن سعد کی حضرت حسینؓ پر فوج کشی

ابن زیاد نے کہا اشراف اہل کوفہ کے نام تم مجھے کیا بتاتے ہو۔ میں تم سے یہ مشورہ نہیں چاہتا کہ کس کو مقرر کروں تم اگر لشکر لے کر جاتے ہو تو جاؤ ورنہ میرا فرمان واپس کر دو۔ ابن سعد نے جب اس کا یہ اصرار دیکھا تو کہا اچھا میں جاتا ہوں۔ وہ چار ہزار کے لشکر کے ساتھ نکلا اور جس دن نینوا میں حسینؓ اترے اس کے دوسرے دن صبح کو آپ کے مقابل میں آکر اترا۔ اور عزرہ بن قیس احمسی کو حکم دیا کہ حسینؓ کے پاس جا کر پوچھے کہ وہ یہاں کیوں آئے ہیں کیا ارادہ رکھتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورہ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے آپ کو خط لکھ کر بلایا تھا اسے آپ کے سامنے جاتے ہوئے شرم آئی۔ ابن سعد نے لشکر کے اور رئیسوں سے بھی جنہوں نے آپ کو خط لکھے تھے یہ پیام لے جانے کو کہا سب نے انکار کیا۔ یہ پیام لے جانا کسی کو گوارا نہ ہوا۔

کثیر بن عبداللہ شعبی

یہ دیکھ کر کثیر بن عبداللہ شعبی اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ بڑا شہسوار و دلیر تھا۔ ہر بات میں نہایت بے باک تھا اس نے کہا میں حسینؓ کے پاس جاتا ہوں اور آپ کہیں تو واللہ ابھی تک ایک اور وار میں ان کا کام بھی تمام کر دوں۔ ابن سعد نے کہا یہ میں نہیں کہتا کہ تم ان کو اچانک قتل کر دو۔ ہاں ان کے پاس جا کر یہ پوچھو کہ آنے کا ان کے کیا سبب ہے۔ کثیر یہ پوچھنے کو چلا۔ ابو ثمامہ صائدی نے اسے آتے دیکھ کر آپ سے کہا اے ابا عبداللہ خدا آپ کا بھلا کرے۔ جو شخص آپ کے پاس آ رہا ہے دنیا بھر کا شریر و سفاک و فتاک ہے۔ یہ کہہ کر ابو ثمامہ اٹھ کھڑے ہوئے اس سے کہا کہ اپنی تلوار رکھ دے اس نے کہا واللہ یہ نہیں ہو گا اس میں کسی کا لحاظ میں نہ کروں گا۔ میں فقط قاصد کی حیثیت سے آیا ہوں تم لوگ میری بات سنو گے تو جو پیام میں لے کر آیا ہوں پہنچا دوں گا اگر نہیں سنتے تو میں واپس چلا جاتا ہوں۔ ابو ثمامہ نے کہا میں تیری تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھے رہوں پھر جو کچھ تجھے کہنا ہو کہہ لے کہنے لگا واللہ یہ بھی نہ ہو گا قبضہ کو ہاتھ نہ لگاؤں گا۔ ابو ثمامہ نے کہا اچھا جو تجھے کہنا ہو کہہ دے میں جا کر آپ سے بیان کر دوں گا تجھے قریب جانے دوں گا تو ایک بدکار شخص ہے دونوں میں لگی بجھی ہوئی اور وہ واپس چلا گیا ابن سعد سے یہ حال بیان کر دیا۔

قرہ بن قیس حنظلی کی سفارت

ابن سعد نے اب قرہ بن قیس حنظلی کو بلا کر کہا۔ قرہ تم خود حسینؓ سے مل کر پوچھو کہ وہ کیوں آئے ہیں کیا ارادہ ہے۔ قرہ وہاں سے چلا کہ آپ سے ملاقات کرے۔ آپ نے جب اسے آتا ہوا دیکھا تو انصار سے پوچھا اس شخص کو تم جانتے ہو حبیب بن مظاہر نے کہا ہاں میں پہچانتا ہوں۔ یہ بنی حنظلہ سے ہے۔ اور تمیمی ہے ہمارے بہن کا بیٹا ہے میں تو اس کو خوش عقیدہ سمجھتا تھا میں جانتا تھا کہ ان لوگوں کے ساتھ یہ آئے گا۔ اتنے میں قرہ آ پہنچا۔ آپ کو سلام کیا اور ابن سعد کا پیام پہنچا دیا۔ آپ نے جواب دیا کہ تمہارے شہر والوں نے مجھے لکھا کہ آپ یہاں آئیے اب اگر میرا آنا انہیں ناگوار ہے میں واپس چلا جاؤں گا۔ حبیب بن مظاہر نے اس سے کہا قرہ کیا تو ان ظالموں میں پھر واپس چلا جائے گا۔ تجھے چاہیئے کہ آپ کی نصرت کرے جن کے بزرگوں کی بدولت خدا نے تجھے اور ہمیں کرامت عطا فرمائی ہے قرہ نے کہا میں جس کے ساتھ ہوں اس کے پیام کا جواب اسے پہنچانے کو واپس جاؤں گا اور پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسی رائے ہوگی میری وہ کروں گا" یہ کہہ کر وہ ابن سعد کے پاس گیا سب حال بیان کیا۔

ابن سعد کا خط بنام ابن زیاد

ابن سعد نے کہا امید تو ہوتی ہے کہ خدا مجھ کو ان سے لڑنے اور ان کے ساتھ کشت وخون کرنے سے محفوظ رکھے گا اور ابن زیاد کو یہ خط لکھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہاں جب آکر حسینؓ کے مقابل اترا تو ایک قاصد کوان کے پاس بھیجا ان سے میں نے پوچھا کر آنے کا کیا سبب ہوا اور وہ کیا چاہتے ہیں۔ کس چیز کے طلب گار ہیں انہوں نے اس کا جواب دیا کہ اس شہر کے لوگوں نے مجھے خط لکھے میرے پاس ان کے قاصد آئے اور اس بات کے خواستگار ہوئے کہ میں یہاں آؤں میں چلا آیا اب میرا آنا اگر ان کو ناگوار ہے اور قاصدوں سے جو کچھ انہوں نے کہلا بھیجا تھا اب اس کے خلاف ان کی رائے ہوگئی ہے تو میں واپس چلا جاؤں گا ابن زیاد کو یہ خط جب سنایا گیا تو اس نے یہ شعر پڑھا

الآن اذ علقت مخالبنا بہ

یرجو النجاۃ ولات حین مناص

یعنی جب ہمارے پنجہ میں پھنس گئے تو نکلنا چاہتے ہیں اب تو ان کے لیے مفر نہیں"

اس خط کا جواب ابن سعد کو اس نے یہ لکھا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمہارا خط ملا جو کچھ تم نے لکھا ہے معلوم ہوا۔ حسینؓ سے کہو کہ یزید بن معاویہؓ سے وہ خود اور تمام انصار ان کے بیعت کریں۔ اگر انہوں نے بیعت کر لی تو پھر ہم جیسا مناسب سمجھیں گے کریں گے"

ابن زیاد کا پانی پر قبضہ کرنے کا حکم

ابن سعد کو یہ خط پہنچا تو کہنے لگا میں سمجھ گیا ابن زیاد کو عافیت نہیں منظور ہے ایک اور خط ابن زیاد کا ابن سعد کو آیا اس میں یہ مضمون تھا کہ نہر کے اور حسینؓ کے درمیان حائل ہو جا۔ ایک بوند پانی وہ لوگ نہ پی سکیں۔ جو سلوک کہ تقی زکی مظلوم امیر المومنین عثمانؓ بن عفان کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اس خط کو دیکھ کر ابن سعد نے عمرو بن حجاج کو پانسو سواروں کا رئیس کر کے روانہ کیا یہ لوگ نہر پر جا کر ٹھہرے اور نہر اور حسینؓ و اصحاب حسینؓ کے درمیان یہ سب حائل ہو گئے کہ وہ بوند بھر پانی اس سے نہ پینے پائیں۔

عبداللہ بن ابی حصین کو حضرت حسینؓ کی بددعا

یہ واقعہ آپ کے قتل ہونے سے تین دن پہلے کا ہے آپ کے سامنے آکر عبداللہ بن ابی حصین ازدی جو بنی بجیلہ میں شمار ہوتا تھا پکارا اے حسینؓ ذرا پانی کی طرف دیکھو کیسا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمانی رنگ اس کا بھلا معلوم ہوتا ہے واللہ تم پیاسے مرجاؤ گے ایک قطرہ بھی تم کو نہ ملے گا۔ آپ نے یہ سن کر کہا خداوندا اس شخص کو پیاس کی ایذا دے کر قتل کر اور کبھی اس کی مغفرت نہ ہو۔

عبداللہ بن ابی حصین کا انجام

اس کے بعد حمید بن مسلم اس کی بیماری میں عیادت کو گیا حمید کہتا ہے قسم ہے اس خدائے وحدہٗ لاشریک کی میں نے اسے دیکھا کہ پانی پیتا ہے اور پیاس پیاس کہے جاتا ہے پھر قے کر دیتا ہے پھر پیتا ہے اور پھر پیاسا ہو جاتا ہے۔ پیاس نہیں بجھتی۔ یہی حالت اس کی یکساں رہی آخر مر گیا۔

حسینی قافلہ پر شدت پیاس کا غلبہ

جب آپ پر اور آپ کے انصار پر پیاس کا غلبہ ہوا تو آپ نے اپنے بھائی عباسؓ بن علیؓ کو بلایا تیس سوار بیس پیادے بیس مشکیں ان کے ساتھ کر دیں اور پانی کے لیے روانہ کیا یہ لوگ رات کے وقت نہر کے قریب پہنچے۔ نافع ابن ہلال جملی علم لیے ہوئے سب سے آگے بڑھ گئے ابن حجاج کہنے لگا کون ہے آؤ کیوں آئے ہو؟ نافع نے کہا ہم تو یہ پانی پینے آئے ہیں جس سے تم لوگوں نے ہم کو محروم کر دیا ہے۔ کہا پی لو ہنیئاً" کہا حسینؓ کو اور ان کے انصار کو تو وہ رکتا ہے کہ پیاسے ہیں بے ان کے واللہ میں بھی اس کا ایک قطرہ نہ پیوں گا۔ اتنے میں اور سب لوگ بھی اس کے سامنے آ گئے۔ ابن حجاج نے کہا ان لوگوں کو پانی پلانا ممکن نہیں۔ ہم اس مقام پر اسی لیے متعین کئے گئے ہیں کہ ان کو پانی نہ لینے دیں۔ نافع کے ساتھ والے جب آ گئے تو انہوں نے پیادوں سے کہا اپنی اپنی مشکیں بھر لو۔ پیادے دوڑ پڑے۔ سب نے مشکیں بھر لیں۔ ابن حجاج نے اپنے اصحاب کے ساتھ ان پر حملہ کیا۔ یہ دیکھ کر عباس بن علی اور نافع بن ہلال نے بھی ان پر حملہ کیا سب کا منہ پھیر دیا۔ پھر اپنے خیموں کی طرف واپس جانے لگے پیادوں سے کہا نکل جاؤ اور خود دشمنوں کو روکنے کے لیے ٹھہرے رہے۔ عمرو بن حجاج اپنے اصحاب کے ساتھ پھر ان لوگوں پر پلٹ پڑا۔ اور ہٹا دیا۔ اصحاب ابن حجاج میں سے ایک شخص پر نافع بن ہلال نے نیزہ کا وار کیا سمجھا اوچھا زخم آیا ہے مگر بعد اس کے زخم پھٹ گیا اور مر گیا انصار حسینؓ مشکیں لیے ہوئے آئے اور آپ کی خدمت میں پہنچا دیں۔

حسینؓ اور ابن سعد کی ملاقات

حسین رضی اللہ عنہ نے عمرو بن قرظہ بن کعب انصاری کو عمر بن سعد کے پاس بھیجا کہ آج رات کو میرے اور اپنے لشکروں کے درمیان مجھ سے ملاقات کر ابن سعد بیس سوار ساتھ لے کر لشکر سے نکلا۔ آپ بھی بیس سوار ساتھ لے کر نکلے۔ جب ملاقات ہوئی تو آپ نے انصار سے کہا کہ سب ہٹ جائیں۔ ابن سعد نے بھی اپنے ہمراہیوں سے ہٹ جانے کو کہا سب وہاں سے اتنی دور ہٹ گئے جہاں نہ آواز سنائی دیتی تھی نہ کوئی بات۔ دونوں آدمیوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتوں میں بہت طول ہوا کہ تھوڑی رات گذر گئی۔ پھر اپنے اپنے اصحاب کے ساتھ اپنے اپنے لشکر میں چلے گئے۔ لوگوں نے اپنے اپنے وہم و گمان سے کہنا شروع کیا کہ حسینؓ نے ابن سعد سے کہا تو میرے ساتھ یزید کے پاس چل دونوں لشکروں کو ہم یہیں چھوڑ دیں۔ ابن سعد نے کہا میرا گھر کھود ڈالا جائے گا۔ آپ نے کہا میں بنوا دوں گا۔ اس نے کہا میری جاگیریں چھین لی جائیں گی۔ آپ نے کہا اس سے بہتر میں تجھے اپنے مال میں سے دوں گا جو حجاز میں ہے۔ ابن سعد نے اسے گوارا نہ کیا۔ لوگوں میں اسی بات کا چرچا تھا۔ بغیر اس کے کہ کچھ سنا ہو یا کچھ جانتے ہوں ایک دوسرے سے یہی ذکر کرتا تھا۔

حضرت حسینؓ کی تین شرائط

لیکن محدثین کی ایک جماعت کا بیان ہے کہ آپ نے کہا تین باتوں میں سے ایک بات میرے لیے اختیار کر دو یا تو یہ کہ جہاں سے میں آیا ہوں وہیں چلا جاؤں۔ یا یہ کہ میں اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں دے دوں وہ اپنے اور میرے درمیان جو فیصلہ چاہے کرے یا یہ کرو کہ مملکت اسلام کی سرحدوں میں سے کسی سرحد پر مجھے روانہ کر دو۔ میں ان لوگوں کا ایک شخص بن کر رہوں گا میرا نفع و نقصان ان کے نفع و نقصان کے ضمن میں ہوگا۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے یہ بات ہرگز نہیں کہی۔ جیسا لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں دے دیں گے یا یہ کہ کسی سرحد کی طرف یا اسلام کی مجھے روانہ کر دو۔ بلکہ آپ نے یہ کہا مجھے اس وسیع و عریض زمین میں کسی طرف نکل جانے دو۔ میں دیکھوں کہ انجام کیا ہوتا ہے۔ ابن سعد سے آپ نے تین یا چار ملاقاتیں کیں۔ اس نے ابن زیاد کو لکھا کہ خدا نے آگ کے شعلہ کو بجھا دیا۔ اختلاف کو دفع کیا۔ قوم کی بہتری چاہی۔ حسینؓ اس بات پر راضی ہیں۔ کہ جہاں سے آئے ہیں وہیں چلے جائیں۔ یا ملک اسلام کی سرحدوں میں سے جس سرحد پر ہم چاہیں انہیں بھیج دیں۔ وہاں ایک مسلم کی حیثیت سے وہ رہیں گے۔ نفع و ضرر میں سب کا ساتھ دیں گے۔ یا امیر المومنین یزید کے پاس جا کر اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیں گے۔ اپنے اور ان کے درمیان جو فیصلہ چاہے وہ کرے۔ اس میں آپ کی بھی خوشنودی ہے اور امت کی بھی بہتری ہے۔

شمر بن ذی الجوشن کی فتنہ انگیزی

ابن زیاد نے خط پڑھ کر کہا۔ ایسے شخص کا یہ خط ہے جو اپنے امیر کا خیر خواہ اپنی قوم کا شفیق ہے۔ اچھا میں نے قبول کیا یہ سن کر شمر ذی الجوشن اٹھ کھڑا ہوا کیا یہ بات ان کی تو قبول کرتا ہے۔ ارے وہ تو تیری زمین پر اترے ہوئے ہیں تیرے پہلو میں موجود ہیں۔ واللہ تیری اطاعت کئے بغیر اگر وہ تیرے شہر سے چلے گئے۔ تو قوت و غلبہ ان کو اور عاجزی و کمزوری تیرے لیے ہے یہ موقع ان کو نہ دینا چاہیئے اس میں تیرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے ذلت ہے۔ ہونا یہ چاہیئے کہ وہ اور ان کے انصار سب تیرے حکم پر سر جھکا دیں۔ اگر تو سزا دے تو تجھے حق ہے سزا کا۔ اگر معاف کر دے تو تجھ کو اختیار ہے۔ واللہ میں تو یہ سنتا ہوں کہ حسینؓ اور ابن سعد دونوں لشکروں کے درمیان رات رات بھر بیٹھے ہوئے باتیں کیا کرتے ہیں تو ابن زیاد نے کہا کیا اچھی رائے تو نے دی ہے۔ رائے ہے تو بس یہ ہے۔

ابن زیاد کا جنگ کرنے کا حکم

پھر ابن زیاد نے ایک خط لکھ کر شمر کو دیا کہا یہ خط لے کر ابن سعد کے پاس اسے چاہیئے کہ حسین اور ان کے انصار سے کہے کہ وہ سب میرے حکم پر سر جھکا دیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سب کو اطاعت گزاروں کی طرح میرے پاس بھیج دے۔ اگر وہ اس بات کو نہ مانیں تو ان سے قتال کر۔ اگر ابن سعد نے ایسا ہی کیا۔ تو اس کی اطاعت تو بھی کرنا۔ اور اس کی بات کو ماننا۔ اگر اس نے انکار کیا۔ تو ان لوگوں سے تو خود قتال کرنا تو ہی امیر لشکر ہے۔ اور ابن سعد پر حملہ کرنا اس کی گردن مارنا اور سر اس کا میرے پاس بھیج دینا۔ اور ابن سعد کو یہ خط ابن زیاد نے لکھا اس کا یہ مضمون تھا میں نے تجھے حسینؓ کے مقابلے میں اس لیے نہیں بھیجا کہ تو ان کے بچانے کی تدبیر کرے یا ان پر احسان کرے۔ یا ان کی سلامتی سنائے یا ان کا سفارشی میرے سامنے بن بیٹھے۔ سن اگر حسین اور ان کے انصار میرے حکم پر سر جھکا دیں اور گردنیں خم کر دیں تو سب کو اطاعت گزاروں کی طرح میرے پاس بھیج دے۔ اگر وہ نہ مانیں تو ان پر اس طرح لشکر کشی کر کہ سب قتل ہو جائیں اور سب کے سر کاٹ لے۔ وہ سب اسی کے سزاوار ہیں۔ حسینؓ جب قتل ہو جائیں تو ان کے سینہ پر اور پشت پر سواروں کو دوڑا دے کہ وہ نافرمان مخالف خود سر ظالم ہیں۔ میری دلی کی یہ بات نہیں ہے کہ اس سے مرنے کے بعد کچھ ان کو ایذا پہنچے گی۔ لیکن میں انہیں قتل کرتا تو ان کے ساتھ یہ سلوک کرتا۔ اگر ان کے بارے میں تو ہمارے حکم کو جاری کرے گا۔ تو تجھ کو وہ عوض ملے گا۔ جو ایک فرمانبردار اطاعت گزار کو ملنا چاہیئے۔ اور اگر تجھے یہ منظور نہیں ہے تو ہماری خدمت سے اور ہمارے لشکر سے علیحدہ ہو جا۔ لشکر کو شمر پر چھوڑ دے۔ ہم نے اسے اپنے احکام بتا دیئے ہیں والسلام۔

شمر کے بھانجوں کے لیے امان

شمر کو جب یہ خط ملا تو وہ خود اور اس کے ساتھ عبداللہ بن ابی محل دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کی پھوپی ام البنین بنت حزام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں۔ ان کے بطن سے عباس و عبداللہ و جعفر و عثمانؓ پیدا ہوئے تھے۔ عبداللہ بن ابی محل بن حزام نے کہا خدا امیر کا بھلا کرے۔ ہماری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہن کے بیٹے حسین کے ساتھ ہیں۔ تو مناسب سمجھ تو ان کے لیے امان لکھ دے۔" ابن زیاد نے کہا بسر و چشم" کاتب کو حکم دیا اس نے امان کا فرمان لکھ دیا۔

ابن سعد کا جنگ کرنے کا قصد

عبداللہ نے اپنے غلام آزاد کے کے ہاتھ جس کا نام کرمان تھا۔ اس حکم کو روانہ کیا۔ کرمان نے وہاں جا کر ان لوگوں کو بلایا اور کہا تمہارے ماموں نے تمہارے لیے امان بھیجی ہے۔ ان جوانوں نے کہا ہمارے ماموں کو سلام کہنا اور کہہ دینا۔ تم لوگوں کی امان ہمیں نہیں چاہیئے۔ پسر سمیہ کی امان سے خدا کی امان بہتر ہے۔" شمر جب ابن زیاد کا خط لے کر ابن سعد کے پاس آیا۔ اس نے خط کو پڑھا۔ ابن سعد نے شمر سے کہا "وائے ہو تجھ پر تو نے کیا حرکت کی خدا تیرے ہمسایہ سے بچائے۔ خدا غارت کرے یہ کیا تو میرے پاس لے کر آیا ہے۔ واللہ میرا یہی گمان ہے کہ تو ہی نے اس کی رائے کو پھیر دیا کہ میری تحریر کو نہ مانے۔ جس معاملہ میں اصلاح کی ہم کو امید تھی تو نے اسے بگاڑ دیا۔ واللہ حسینؓ گردن جھکانے والے شخص نہیں ہیں۔ ان کے پہلو میں وہ دل ہے جو برداشت نہیں کر سکتا۔" شمر نے کہا یہ تو بتا تیرا کیا ارادہ ہے۔ اپنے امیر کے حکم پر تو چلے گا۔ اس کے دشمن کو قتل کرے گا؟ یہ نہیں تو لشکر کو مجھ پر چھوڑ دے۔ ابن سعد نے کہا نہیں تجھے لشکر نہیں مل سکتا۔ میں خود یہ کام کروں گا۔ شمر نے کہا پھر تمہیں کرو۔[1] ابن سعد اب لشکر لے کر چلا یہ محرم کی نویں تاریخ تھی۔ پنجشنبہ کا دن شام کا وقت تھا۔ شمر آ کر انصار حسین کے سامنے کھڑا ہوا اور کہا ہم لوگوں کی بہن کے بیٹے کہاں ہیں۔ یہ سن کر عباس و جعفر و عثمان بن علی اس کے پاس آئے۔ کہا تجھے کیا کام ہے کیا کہتا ہے۔ کہا میری بہن کے فرزندو تمہارے لیے امان ہے۔ ان نوجوانوں نے جواب خدا کی تجھ پر لعنت تیری امان پر لعنت تو جو ہمارا ماموں[2] ہے تو ہم کو امان دیتا ہے اور رسول اللہ کے فرزند کو امان نہیں۔" ابن سعد نے اب ندا کی "اے فوج خدا کے سوار و گھوڑوں پر چڑھو اور خوش ہو۔"

حضرت حسینؓ کو رسول اللہ کی بشارت

نماز عصر کے بعد اپنے لوگوں کو لے کر سوار ہوا اور ان لوگوں پر چڑھائی کر دی۔ اس وقت حسین اپنے خیمہ کے سامنے اس ہیئت سے بیٹھے ہوئے تھے کہ دونوں گھٹنے بلند تھے اور تلوار پر ٹکے ہوئے

---

[1] اس کے بعد یہ فقرہ ہے وکن انت علی الرجال ابن اثیر نے بھی اسے چھوڑ دیا ہے۔

[2] عرب اپنی ننھیال والوں کو ماموں کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے آپ نے گھٹنوں پر سر رکھ دیا۔ آپ کی بہن زینب نے شور کی آواز سنی تو بھائی کے پاس آئیں۔ کہا بھائی آپ نے سنا کہ لوگوں کی آوازیں قریب سے آرہی ہیں۔ حسین نے فرمایا سر اٹھایا اور کہا میں نے رسول اللہ کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے فرماتے ہیں تم ہمارے پاس آجاؤ گے۔" بہن نے یہ سن کر اپنے منہ کو پیٹ لیا۔ اور کہا وائے۔ آپ نے کہا۔ تم پر وائے نہیں ہے بہن خدا تم پر رحم کرے چپ رہو۔

عباس بن علیؓ عباس بن علیؓ نے کہا بھائی وہ لوگ آپہنچے۔ یہ سن کر آپ اٹھ کھڑے ہوئے کہا میں تم پر فدا ہو جاؤں گھوڑے پر سوار ہو۔ بھائی ان لوگوں سے جا کر پوچھو تم کیا چاہتے ہو تمہارا ارادہ کیا ہے۔ ادھر آنے کا کیا سبب ہے۔ عباس کوئی بیس سواروں کو ساتھ لے کر جن میں زہیر بن قین اور حبیب بن مظاہر بھی تھے ان لوگوں کے پاس آئے۔ کہا تمہارا ارادہ کیا ہے تمہارے جی میں کیا آئی ہے۔ ان لوگوں نے کہا۔ امیر کا یہ حکم آیا ہے کہ تم لوگوں سے کہہ دیں کہ اس کے حکم پر تم سروں کو جھکا دو نہیں تو ہم تم سے لڑیں گے۔ عباس نے کہا ذرا ٹھہرو میں ابی عبداللہ الحسین کے پاس جا کر جو کچھ تم کہتے ہو ان سے عرض کر دوں۔ یہ لوگ ٹھہر گئے اور کہنے لگے جاؤ ان کو خبر کر دو پھر ہم سے آکر بیان کرو کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ عباس گھوڑا اڑا کر حسین کے پاس یہ خبر لے کر چلے۔ اور ان کے سب انصار ان لوگوں سے گفتگو کرنے کو ٹھہرے رہے۔ ابن مظاہر نے زہیر سے کہا چاہو تم ان لوگوں سے گفتگو کر دیا کہو تو میں کچھ کہوں۔ زہیر نے کہا تمہیں نے یہ ذکر نکالا ہے تمہیں ان سے گفتگو کرو۔ حبیب نے ان لوگوں سے خطاب کر کے کہا سنو کل کے دن خدا کے جو لوگ آئیں گے۔ واللہ بہت برے وہی لوگ ٹھہریں گے۔ جنہوں نے اس کے نبیؐ کی ذریت کو ان کی عترت کو ان کے اہل بیت کو اور اس شہر کے عابدوں کو قتل کیا ہوگا۔ جن کی صبح عبادت میں گذرتی ہے جن کی زبان پر ذکر خدا جاری رہتا ہے۔ یہ سن کر عزرہ بن قیس بولا۔ تم سے جہاں تک ہو سکے اپنے نفس کو پاک رکھو۔

زہیر بن قین اور عزرہ کی گفتگو زہیر نے اس سے کہا اے عزرہ خدا نے ان کے نفس کو پاک کیا ہے انہیں ہدایت کی ہے۔ اے عزرہ خدا سے ڈرو میں تیری خیر خواہی کا کہتا ہوں۔ اے عزرہ خدا کے واسطے ان نفوس زکیہ کے قتل میں ان لوگوں کے ساتھ تو شریک نہ ہو۔ یہ اس ضلالت کے باقی ہیں۔ عزرہ نے کہا اے زہیر اہل بیت کے شیعوں میں سے ہم تجھ کو نہیں جانتے تھے تو عثمان والوں میں تھا۔ زہیر نے کہا مجھے اس مقام پر دیکھ کر بھی کیا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں سمجھتا کہ میں انہیں لوگوں میں سے ہوں۔ سن بخدا نہ میں نے کبھی کوئی خط ان کو لکھا نہ کبھی کوئی قاصد ان کے پاس بھیجا نہ کبھی ان سے نصرت کا وعدہ میں نے کیا۔ ہوا یہ کہ راہ میں ان سے مجھ سے ملاقات ہو گئی۔ ان کو دیکھ کر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد آ گئے۔ اور ان کا مرتبہ جو ان کے رشتہ سے ہے اس کا خیال آ گیا۔ اور میں سمجھ گیا کہ یہ کہیں دشمنوں میں اور تمہارے جو گر کے لوگوں میں جا رہے ہیں۔ بس میری رائے یہ ہوئی کہ ان کی نصرت کروں۔ ان کے جو گر میں شریک ہو جاؤں۔ اپنی جان ان کی جان پر فدا کر دوں۔ تاکہ جس حق خدا و حق رسول خدا کو تم نے ضائع کر دیا ہے اس کی حفاظت کروں۔

ایک رات کی مہلت

اتنے میں عباس بن علیؓ گھوڑے کو ایڑ کرتے ہوئے ان لوگوں تک پہنچے اور کہا۔ اے لوگو! ابو عبد اللہ الحسین تم سے اس بات کا سوال کرتے ہیں کہ اس وقت تم سب واپس ہو جاؤ۔ کہ وہ اس باب میں غور کریں۔ یہ ایسی بات ہے کہ ابھی تک تمہارے اور ان کے درمیان اس باب میں گفتگو نہیں ہوئی تھی۔ کل صبح کو انشاء اللہ پھر ہم لوگ ملیں گے۔ یا تو جس بات کو تم چاہتے ہو اور سلوک تمہیں منظور ہے ہم اس پر راضی ہو جائیں گے۔ یا ہمیں یہ بات ناگوار ہو گی تو انکار کر دیں گے۔ اس سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ اس وقت ان لوگوں کو ٹال دیں۔ جو کچھ کہنا سننا ہو کہہ سن لیں۔ اپنے اہل بیت سے وصیت کر لیں۔ عباس بن علیؓ نے آ کر جب یہ بات کہی تو ابن سعد نے شمر سے پوچھا کہ تیری کیا رائے ہے۔ شمر نے کہا تیری ہو رائے ہو۔ تو امیر لشکر ہے تیری جو رائے ہو بس وہی رائے ہے۔[1] ابن سعد اب لوگوں کی طرف متوجہ ہوا۔ ان سے پوچھا تمہاری کیا رائے ہے۔ یہ سن کر عمرو بن حجاج زبیدی نے کہا۔ سبحان اللہ۔ اگر یہ لوگ کفار دیلم سے ہوتے اور تجھ سے یہی سوال کرتے تو واللہ تجھے قبول کر لینا چاہیئے تھا۔ قیس بن اشعث نے کہا۔ یہ بات ان کی مان لے۔ اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کل صبح کو یہ لوگ تجھ سے لڑنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ ابن سعد نے کہا اگر یہ تجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ لڑیں گے تو میں اس وقت مہلت نہ دوں۔ اور عباس بن علی نے جب حسینؓ سے یہ آ کر کہا تھا کہ ابن سعد ایسا ایسا کہتا ہے تو آپ نے کہا تھا تم پھر پلٹ کر جاؤ تم سے ہو سکے تو ان لوگوں کو کل صبح پر ٹال دو اور آج کی شام کے لیے ان کو ہم سے دفع کرو۔ آج کی رات ہم اپنے پروردگار کی عبادت کریں۔ اس سے دعا کریں۔ اس سے مغفرت طلب کریں۔ خدا ہی خوب جانتا ہے کہ اس کی عبادت کو اس کی کتاب کی تلاوت کو دعا و استغفار کی کثرت کو میں دوست رکھتا تھا۔ علی بن حسینؓ

---

[1] اس مقام پر ابن سعد کا یہ قول ہے قوارت من لاکون۔ ابن اثیر نے اسے چھوڑ دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں ابن سعد کے پاس سے ایک قاصد ہم لوگوں کے پاس آیا اور ایسے مقام پر کھڑا ہو گیا جہاں سے آواز سنائی دیتی تھی اور کہا۔ ہم نے تم لوگوں کو کل صبح تک کی مہلت دی ہے۔ اگر تم اطاعت کرو گے تو تم کو اپنے امیر ابن زیاد کے پاس ہم روانہ کر دیں گے۔ اگر تم انکار کرو گے تو پھر ہم تم کو نہیں چھوڑیں گے۔

حضرت حسینؓ کی اپنے ہمراہیوں کو جانے کی اجازت

ابن سعد جب لشکر کو لے کر واپس گیا ہے۔ اس وقت شام ہو گئی تھی۔ تو حسینؓ نے اپنے انصار کو جمع کیا۔ علیؓ بن حسینؓ کہتے ہیں یہ دیکھ کر میں آپ کے قریب چلا گیا تاکہ سنوں کیا فرماتے ہیں۔ اور میں بیمار تھا۔ میں نے سنا کہ میرے والد اپنے انصار سے فرما رہے ہیں۔ میں خدا تیرے تبارک و تعالیٰ کی بہترین حمد و ثنا میں بجا لاتا ہوں۔ اور راحت و مصیبت میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں۔ خدا وندا میں تیرا شکر بجا لاتا ہوں کہ تو نے ہم لوگوں کو نبوت کی کرامت دی۔ تو نے ہم کو قرآن کی تعلیم دی۔ تو نے ہم کو علم دین عطا کیا۔ تو نے ہم کو سماعت و بصارت و دل دیا۔ تو نے ہم کو مشرکوں میں شمار نہ ہونے دیا۔ اس کے بعد مجھے یہ کہنا ہے کہ اپنے انصار سے افضل و بہتر انصار اور اپنے اہل بیت سے زیادہ وفادار و فرمان بردار اہل بیت میں نے نہیں دیکھے۔ سنو میں سمجھ چکا ہوں کہ ان دشمنوں کے ہاتھوں صبح کو ہم لوگوں کی قضا ہے۔ سنو تم سب کے باب میں میری یہ رائے ہو چکی ہے۔ میری اجازت سے تم سب چلے جاؤ۔ میری طرف سے کوئی روک تم پر نہیں ہے۔ دیکھو رات کی تاریکی چھائی ہوئی ہے اسے غنیمت سمجھو۔

ضحاک بن عبداللہ اور مالک بن نضر

اس سے کچھ پیشتر ضحاک بن عبداللہ اور مالک بن نضر دو شخص آپ کے پاس آئے سلام کر کے بیٹھ گئے۔ آپ نے جواب سلام دے کر خیر مقدم کیا آنے کا سبب پوچھا۔ انہوں نے کہا ہم اس لیے آئے کہ آپ کو سلام کر لیں۔ آپ کی سلامتی کی دعا خدا سے مانگیں۔ آپ سے ملاقات کر لیں۔ لوگوں کی حالت آپ سے بیان کریں۔ سنیے ہم آپ سے کہے دیتے ہیں سب لوگ آپ سے لڑنے پر آمادہ ہیں۔ آپ اپنے لیے کچھ فکر کریں۔ حسین رضی اللہ عنہ نے کہا حسبی اللہ و نعم الوکیل۔ دونوں شخص کچھ شرمندہ ہوئے خدا سے آپ کے لیے دعا مانگنے لگے۔ آپ نے کہا میری نصرت کرنے کو تمہیں کیا امر مانع ہے۔ مالک نے کہا میں قرضدار ہوں صاحب عیال ہوں۔ ضحاک نے کہا میں بھی قرضدار و عیال دار ہوں لیکن جب کوئی لڑنے والا نہ رہے تو مجھے واپس جانے کی اجازت دے دیجئے گا۔ پھر میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی طرف سے قتال بھی کروں گا اگر دیکھوں گا کہ میرا نصرت کرنا آپ کے لیے نافع ہے۔ اور آپ کی مصیبت کو میں دفع کر سکتا ہوں۔ آپ نے کہا تم کو اجازت ہے۔ یہ سن کر ضحاک کہتا ہے میں وہیں ٹھہرا رہا۔

اہل عقیل کا جذبۂ جہاد

جب شب آئی۔ آپ نے کہا دیکھو رات کی تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ اسے غنیمت سمجھو۔ تم میں سے ایک ایک شخص میرے اہل بیت میں سے ایک ایک شخص کا ہاتھ پکڑ لے۔ پھر جب تک کہ خدا اطمینان دے تم سب اپنے اپنے قصبوں میں نخلوں میں نکل جاؤ۔ یہ لوگ میرے ہی طلب گار ہیں۔ مجھے قتل کر لیں گے۔ تو پھر کسی اور کا خیال بھی نہ کریں گے۔ یہ سن کر آپ کے بھائی بیٹے بھتیجے بھانجے سب کہنے لگے۔ ہم سے یہ نہ ہوگا کہ آپ کے بعد ہم زندہ رہیں خدا وہ دن ہمیں نہ دکھائے۔ سب سے پہلے عباسؓ بن علیؓ نے یہ کلمہ کہا پھر سب نے اسی طرح کے کلام کیے۔ حسین علیہ السلام نے پکار کر کہا۔ اے اولاد عقیل مسلم کا قتل ہونا تمہارے لیے کافی ہے۔ تم چلے جاؤ میں اجازت دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا لوگ کیا کہیں گے یہ کہیں گے کہ ہم اپنے بزرگ اپنے سردار اور ان کے ساتھ اپنے بنی عم کو جو بہترین عم تھے چھوڑ کر چلے آئے تاں کے ساتھ شریک ہو کر ایک نیزہ بھی کا وار کیا نہ کوئی تلوار کا ہاتھ مارا۔ یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ ان پر کیا گزری۔ ہرگز نہیں۔ واللہ ہم سے یہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہم اپنی جانیں اپنا ماں اپنے اہل و عیال کو آپ پر فدا کر دیں گے۔ آپ کے ساتھ شریک ہو کر قتال کریں گے جو آپ کا حال ہوگا وہی ہمارا بھی ہو۔ خدا وہ زندگی نہ دے جو آپ کے بعد ہو۔

مسلم بن عوسجہ اور سعد بن عبداللہ کا استقلال

مسلم بن عوسجہ اسدی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا۔ کیا ہم آپ کو چھوڑ کر چلے جائیں اور ابھی خدا کے سامنے آپ کے حق سے ہم ادا نہیں ہوئے۔ ہاں واللہ جب تک میری برچھی ان لوگوں کے سینہ میں ٹوٹ کر نہ جائے۔ جب تک قبضہ میرے ہاتھ میں ہے تلواریں ان کی نہ مار لوں۔ میں آپ سے جدا نہ ہوں گا۔ اگر ان سے لڑنے کے لیے ہتھیار میرے پاس نہ ہوتے تو میں آپ کی نصرت میں انہیں پتھر مار مار کر آپ ہی کے ساتھ مر جاتا۔ سعد بن عبداللہ نے کہا واللہ ہم آپ کو چھوڑ کر نہ جائیں گے۔ خدا یہ تو دیکھ لے کہ رسول اللہ کی غیبت میں ہم نے آپ کی کیسی حفاظت کی۔ واللہ اگر میں جانتا کہ میں قتل ہو جاؤں گا۔ پھر زندہ کیا جاؤں گا پھر جیتا جلا دیا جاؤں گا۔ پھر میری خاکستر اڑا دی جائے گی۔ ستر مرتبہ یہی حالت مجھ پر گذرے گی۔ تو جب بھی آپ کی نصرت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تک مجھے موت نہ آجاتی آپ سے جدا نہ ہوتا۔ اور اب تو ایک ہی دفعہ قتل ہو جانا ہے۔ اور اس میں وہ شرف و کرامت ہے جسے ابد تک زوال نہیں۔ پھر میں اسے کیوں نہ حاصل کروں۔"

زہیر بن قین کی استقامت

زہیر بن قین نے کہا واللہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں گا پھر قتل کیا جاؤں اسی طرح ہزار دفعہ قتل ہوں کہ خدا آپ کو اور آپ کے اہل بیت میں ان نوجوانوں کو بچالے۔" اسی طرح ایک ہی طرز کے کلام آپ کے انصار میں ایک جماعت نے کئے۔ کہتے تھے واللہ آپ کو ہم چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ بلکہ اپنی جانیں آپ پر فدا کریں گے۔ ہم اپنے ہاتھوں سے اپنی گردنوں سے اپنی پیشانیوں سے آپ کو بچائیں گے۔ ہم قتل ہو جائیں تو وہ حق جو ہم پر ہے ادا اور وفا ہو جائے۔"

امام زین العابدین کا بیان

علیؓ بن حسینؓ بیان کرتے ہیں اس شام کا ذکر ہے جس کی صبح کو میرے والد قتل ہوں گے۔ میں بیٹھا ہوا تھا اور میری پھوپی زینب میری تیمارداری میں مصروف تھیں جب کہ میرے والد نے اپنے انصار کے ساتھ اپنے خیمہ میں تخلیہ کیا تھا اس وقت ابوذر رضی غفاری کے غلام آزاد حولی آپ کے پاس تلوار کو دیکھ بھال کر درست کر رہے تھے اور آپ اس مضمون کے شعر پڑھ رہے تھے۔

"اے دہر ناپائدار تجھ پر وائے ہو۔ کیا برا دوست ہے تو۔ کہ ہر صبح و شام کسی دوست یا دشمن مار رکھتا ہے ایک کے عوض میں دوسرے کو قبول نہیں کرتا۔ اور یہ سب حکم خدا سے ہوتا ہے اور جو زندہ ہے اسے اس رستہ جانا ہے۔"

ان اشعار کو آپ نے دو تین دفعہ پڑھا۔ میں سمجھا اور میں جان گیا جو ارادہ آپ نے کیا تھا مجھے بے اختیار رونا آیا۔ میں نے آنسوؤں کو ضبط کر لیا خاموش رہا۔ سمجھ گیا کہ مصیبت ٹوٹ پڑی۔

حضرت زینب کی آہ و زاری

مگر میری پھوپی نے بھی ان اشعار کو سن لیا۔ عورتوں کی طبیعت میں رقت اور بے صبری ہوتی ہے۔ خود کو سنبھال نہ سکیں۔ برہنہ سر دوڑیں چادر کو کھینچتی ہوئی آپ کے پاس پہنچیں۔ کہنے لگیں "وامصیبتاہ" ارے آج مجھے موت آگئی ہوتی۔ اے بزرگوں کے جانشین اے داماندوں کے شفیق بس آج میری ماں فاطمہ مر گئیں میرے باپ نے، میرے بھائی حسن نے آج رحلت کی" آپ نے ان کی طرف دیکھا کہنے لگے۔ پیاری بہن دیکھو۔ کہیں شیطان تمہارے حلم کو زائل نہ کر دے۔ کہنے لگیں یا ابا عبداللہ میرے ماں باپ تم پر فدا میری جان تم پر فدا تم نے قتل ہونا گوارا کر لیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت زینبؓ کو حضرت حسینؓ کا دلاسہ

یہ سن کر آپ نے طبیعت کو سنبھالا اور آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور کہا کہ موت نے چین سے نہ بیٹھنے دیا" کہا ہائے بھائی کیا تمہیں مجبور کر کے قتل کریں گے۔ اس سے تو اور بھی میرا کلیجہ ٹکڑے ہوا جاتا ہے۔ میرے دل پر سخت قلق گذر رہا ہے۔ یہ کہہ کر منہ کو پیٹا۔ گریبان کو پھاڑ ڈالا۔ غش کھا کر گر پڑیں۔ بہن کا یہ حال دیکھ کر آپ کھڑے ہو گئے ان کے پاس آکر چہرہ پر پانی چھڑکا کہا پیاری بہن خدا کا خوف کرو خدا کے لیے صبر کرو۔ اس بات کو سمجھو کہ روئے زمین پر سب مرنے والے ہیں۔ اہل آسمان بھی باقی نہ رہیں گے۔ بس اللہ کی ذات کے سوا جس نے اپنی قدرت سے اس زمین کو پیدا کیا ہے۔ اور جو پھر خلق کو زندہ کرے گا اور سب کے سب واپس آجائیں گے اور جو یگانہ و تنہا ہے۔ سب چیزیں مٹ جانے والی ہیں۔ میرے باپ مجھ سے بہتر تھے۔ میری ماں تجھ سے بہتر تھیں۔ میرے بھائی مجھ سے بہتر تھے۔ اور مجھے ان سب کو اور ہر مسلمان کو رسول اللہ کے حال سے تسکین ہونی چاہیئے۔ اسی طرح کے کلمے کہہ کر آپ نے انہیں سمجھایا۔ پھر کہا پیاری بہن میں تم کو قسم دیتا ہوں میری اس قسم کو پورا کرنا۔ میں مر جاؤں تو میرے غم میں گریبان کو چاک نہ کرنا۔ منہ کو نہ پیٹنا۔ ہلاکت و موت کو نہ پکارنا۔ یہ کہہ کر آپ انہیں اپنے ساتھ لائے۔ اور میرے پاس لا کر بٹھا گئے۔ پھر آپ خیمہ سے باہر چلے گئے۔ انصار کو حکم دیا کہ خیموں کو قریب قریب اس طرح نصب کریں کہ طنابوں کے اندر طنابیں آجائیں۔ (خیموں کا ایک حلقہ سا بن جائے سب لوگ خود اس حلقہ کے درمیان رہیں۔ بس ایک رخ جدھر سے دشمن آنے والے ہیں کھلا رہنے دیں۔

حسینیؓ قافلہ کی عبادت گذاری

حسین اور ان کے اصحاب تمام رات بیدار رہے۔ سب نمازیں پڑھا کئے استغفار کرتے رہے۔ دعا و تضرع میں مشغول رہے۔ سواروں کا ایک رسالہ جو ان لوگوں کی نگہبانی کرنے کو دشمن کی طرف سے مقرر ہوا تھا۔ ادھر سے گذرا۔ اس وقت آپ یہ آیت تلاوت کر رہے تھے۔ ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثما۔ ولھم عذاب مھین ما کان اللہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہاں جو لوگ کافر ہو گئے وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم جو انہیں ڈھیل دے رہے ہیں اس میں ان کے لیے بہتری ہے۔ ہم تو اس لیے انہیں ڈھیل دے رہے ہیں کہ اور بھی گناہوں میں مبتلا ہو جائیں۔ ان کے لیے تو ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ خدا یہ نہیں کرے گا کہ تم لوگ جس حال میں ہو اسی حالت میں مومنین کو رہنے دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ پاک و ناپاک دونوں کو جدا کر کے رہے گا۔"

ابو حرب کی یاوہ گوئی اس آیت کو رسالہ کے لوگوں میں سے ایک شخص نے سنا اور کہنے لگا۔ قسم ہے رب کعبہ کی ہمیں لوگ پاک ہیں۔ اور تم لوگوں سے ہم جدا کر لیے گئے ہیں۔ ایک شخص نے اسے پہچان کر بُریر سے پوچھا۔ جانتے ہو یہ کون شخص ہے۔ کہا میں نہیں جانتا۔ کہا یہ ابو حرب سبیعی ہے۔ اور یہ شخص بڑا ہنسنے والا بے ہودہ شر قادمی بڑا دلیر و سفاک ہے سعید بن قیس نے اسے عوف کے ہمراہ کبھی قید بھی کیا تھا۔ بریر نے اس کا نام سن کر پکارا۔ او فاسق تجھ کو خدا نے پاک لوگوں میں شمار کیا۔ پوچھا تو کون ہے۔ کہا بریر بن خضیر ہوں میں۔ کہنے لگا انا للہ یہ بات مجھ پر شاق ہے۔ اسے بریر واللہ تو ہلاک ہوا واللہ تو ہلاک ہوا۔ بریر نے کہا اے ابو حرب خدا کے سامنے اپنے گناہان کبیرہ سے توبہ کر لینے کا یہی تو موقع ہے۔ سن واللہ ہم سب پاک لوگوں میں ہیں اور تم سب ناپاک ہو گئے لگا (تمسخر سے) وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی ہاں ہاں میں بھی گواہوں میں ہوں۔ ایک شخص نے کہا ارے تجھ پر جان کر بھی تو نہیں سمجھتا۔

حسینی لشکر کی ترتیب ابن سعد روز عاشورا شنبہ کا دن تھا یا جمعہ صبح کی نماز جب پڑھ چکا تو اپنی فوج کو ساتھ لے کر نکلا۔ حسین نے بھی اپنے انصار کی صفیں جمائیں۔ ان کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ آپ کے ساتھ بتیس سوار تھے اور چالیس پیادے۔ آپ نے میمنہ پر زہیر بن قین کو میسرہ پر حبیب بن مظاہر کو مقرر کیا۔ اور اپنا علم اپنے بھائی عباس بن علی کو دیا۔ خیموں کو پشت پر رکھا۔ اور خیموں کے پیچھے آپ نے حکم دیا کہ لکڑیاں اور بانس جمع کر کے اس میں آگ لگا دی جائے۔ خوف یہ تھا کہ دشمن پیچھے سے نہ حملہ کریں۔ حسین علیہ السلام کے خیموں کے پیچھے زمین پست تھی جیسے ایک پتلی سی نہر کھدی ہوئی ہوتی ہے۔ اسی کو شب کے وقت سب نے کھود کر خندق سا بنا لیا تھا۔ اس میں لکڑیاں اور بانس ڈال دیئے تھے۔ کہ جب صبح کو دشمن ہم پر حملہ کریں گے تو اس میں آگ لگا دیں گے کہ دشمن ہم سے ایک ہی رخ سے لڑیں۔ پیچھے سے وہ ہم پر حملہ نہ کر

ا اس کے بعد کچھ تمسخر آمیز عبارت ہے شاید اسی عبارت کے سبب سے ابن اثیر نے یہ ساری روایت ہی چھوڑ دی۔ قال جعلت فداک فمن ینبغی ان یتولی ہذا الامر منا اہل البیت قال صاحب ہذا الامر من لا یعرف نفسہ ولا یعرف ربہ ولا یعرف الحلال من الحرام الخ۔ اس کے بعد ابو حرب واپس ہو گیا۔ اور شب کو جو رسالہ ان لوگوں کی نگہبانی کے لیے مقرر تھا عروہ بن قیس احمسی اس کا سردار تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکیں۔ یہی احتیاط انہوں نے کی اور ان کے کام بھی آئی۔ ابن سعد نے جب آپ پر چڑھائی کی ہے تو اس کے ساتھ ایک ربع اہل مدینہ تھے۔

ابن سعد کے لشکر کی صف بندی

ان کا رئیس عبداللہ ابن سہیر ازدی تھا۔ ایک ربع قبیلہ فہم و اسد کے لوگ تھے ان کا سردار عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ تھا۔ ایک ربع قبیلہ ربیعہ و کندہ کے لوگ تھے۔ ان کا سردار قیس بن اشعث تھا۔ ایک ربع قبیلہ تمیم و ہمدان کے لوگ تھے۔ ان کا سردار حر تھا۔ حر کے سوا یہ سب لوگ قتل حسینؓ میں شریک تھے۔ ایک حر تھا کہ ان لوگوں سے جدا ہو کر حسین کی طرف چلا آیا۔ اور آپ کے ساتھ قتل ہوا۔ ابن سعد نے اپنے میمنہ پر عمرو بن حجاج کو مقرر کیا۔ میسرہ پر شمر بن ذی الجوشن ابن شرحبیل بن اعور بن عمر بن معاویہ بن کلاب کو متعین کیا۔ رسالہ عزرہ بن قیس کو دیا۔ پیادے شبث بن ربعی کے حوالے کئے۔ اور اپنے غلام آزاد ذرید کو لشکر کا علم دیا۔

عبدالرحمان بن عبد ربہ اور بریر بن حضیر

جب یہ لوگ آپ سے قتال کے لیے بڑھے تو آپ نے حکم دیا کہ بڑا خیمہ نصب کیا جائے۔ نصب کیا گیا حکم دیا کہ بڑے کاسہ میں مشک حل کیا جائے۔ حل کیا گیا۔ اب خیمہ کے اندر آپ نورہ لگانے کے لیے گئے۔ آپ کے انصار بھی نورہ لگانے کے لیے بڑھے۔ عبدالرحمٰن بن عبد ربہ انصاری یہ چاہتے تھے۔ کہ آپ کے بعد سب سے پہلے میں نورہ لگاؤں۔ اور بریر کہتے تھے پہلے میں لگاؤں گا۔ خیمہ کے در پر دونوں کا شانہ سے شانہ لڑ گیا۔ بریر عبدالرحمٰن سے کچھ مزاح کرنے لگے۔ عبدالرحمٰن نے کہا مجھے معاف رکھیئے۔ واللہ بے ہودہ باتوں کا یہ وقت نہیں ہے۔ بریر نے کہا میری قوم کے سب لوگ واللہ اس امر سے خوب واقف ہیں۔ کہ جوانی میں مجھے بیہودہ باتوں سے رغبت تھی نہ بڑھاپے میں کبھی رغبت ہوئی۔ لیکن واللہ اب جو واقعہ ہم لوگوں پر گذرنے والا ہے۔ میں اس کے خیال سے خوش ہو رہا ہوں۔ ہمیں حوریں ملنے میں واللہ بس اتنی ہی دیر ہے۔ کہ یہ لشکر والے تلواریں کھینچ کر ہم پر آپڑیں۔ اور مجھے تو آرزو ہے کہ وہ تلواریں کھینچ کر ہم سب پر آپڑیں یہ غرض جب آپ نورہ سے فراغت کر چکے۔ تو سب انصار نے خیمہ کے اندر آ کر نورہ لگایا۔ اب آپ سوار ہوئے اور قرآن منگا کر اپنے سامنے رکھ لیا۔ آپ کے پیش نظر آپ کے انصار نے بہت شدید جنگ کی۔ راوی کہتا ہے کہ جب وہ لوگ قتل ہو گئے۔ تو میں وہاں سے سرک گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسینؓ کی دعا

ایک روایت یہ ہے کہ صبح کے وقت دشمنوں کا رسالہ جب حسینؓ کی طرف بڑھا تو آپ نے دونوں ہاتھ اپنے بلند کئے اور کہا "خداوندا ہر مصیبت میں مجھے تجھ پر بھروسہ ہے۔ ہر طرح کی سختی میں تجھی سے مجھ کو امید ہے۔ جو بلا مجھ پر نازل ہو اس میں تیرا ہی سہارا ہے۔ تجھی پر بھروسہ ہے۔ کتنی ہی آفتیں اس طرح کی پیش آئیں۔ جس میں دل بیٹھ جائے۔ جس کا کوئی چارہ کار نہ ہو۔ جس میں دوست ساتھ نہ دے۔ جس میں دشمن خوشی منائے۔ میں نے تجھ پر بھروسا کیا۔ تجھ سے اپنا درد دل کہا۔ تیرے سوا کسی سے کہنے کو دل نہ چاہا۔ تو نے آفتوں کو ٹال دیا دفع کر دیا۔ بس ہر نعمت کا بخشنے والا ہر نیکی کا عطا کرنے والا ہر مراد کا دینے والا تو ہے"

شمر بن ذی الجوشن کی بدکلامی

جب وہ لوگ ادھر متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ ان کے پس پشت آگ بھڑک رہی ہے۔ ایک شخص ان میں گھوڑا دوڑاتا ہوا ادھر سے گذرا۔ اس نے کسی سے کچھ بات نہیں کی۔ سیدھا خیموں کی طرف گیا۔ دیکھا تو آگ کے شعلوں میں اسے خیمے دکھائی نہیں دیئے۔ وہاں سے پلٹا۔ اور پکار کر کہنے لگا۔ حسینؓ قیامت سے پیشتر دنیا ہی میں تم نے نار میں جانے کی جلدی کی۔ آپ نے پوچھا یہ کون شخص ہے شاید شمر بن ذی الجوشن ہو گا۔ لوگوں نے کہا ہاں وہی ہے خدا آپ کو سلامت رکھے۔ آپ نے جواب میں کہا۔ اور بکریاں چرانے والی کے بچے نار میں جلنے کا سزاوار تو ہے۔

جنگ میں پہل کرنے سے حضرت حسینؓ کی ممانعت

مسلم بن عوسجہ نے کہا۔ یا ابن رسول اللہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں کیجئے تو اسے تیر ماروں میری زد پر ہے۔ تیر خطا نہ کرے گا یہ فاسق بہت بڑے جباروں میں سے ہے۔ آپ نے کہا تیر نہ مارنا ابتدا ادھر سے کرنا مجھے گوارا نہیں۔ اور آپ کے ساتھ ایک گھوڑا تھا۔ اس کا نام لاحق تھا۔ اس گھوڑے پر علی بن حسین کو سوار کیا۔ دشمن جب آ پڑے تو آپ نے اپنے ناقہ کو طلب کیا۔ اس پر سوار ہوئے۔ اور بہت بلند آواز سے پکار کر کہا جسے سب لوگوں نے سنا۔ لوگو میری بات سن لو۔ میرے راستہ جلدی نہ کرو۔ جو باتیں تم سے کہنا ضروری ہیں۔ مجھے کہہ لینے دو۔ اور تم لوگوں کے پاس چلے آنے کا عذر مجھے کر لینے دو۔ اگر تم میرا عذر مان لو گے۔ میری بات کو سچ سمجھو گے۔ میرے ساتھ انصاف کرو گے۔ تو تم نیکی حاصل کرو گے۔ اور پھر مجھ پر الزام نہ دھر سکو گے۔ اور اگر تم میرا عذر نہیں مانتے اور میرے ساتھ انصاف نہیں کرتے۔

فاجمعوا امرکم وشرکاءکم ثم لا یکن امرکم علیکم غمۃ ثم اقضوا الی ولا تنظرون ان ولی اللہ الذی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین ۔ یعنی پھر جو تمہارا ارادہ ہو اس پر آمادہ ہو جاؤ ۔ اپنے شرکا کو پکارو ۔ اور اچھی طرح سمجھ لو کہ اب کوئی تردد تو تم کو نہیں ۔ پھر میرے ساتھ جو سلوک کرنا چاہتے کر گذرو ۔ اور مجھے ذرا مہلت نہ دو ۔ میرا تو سہارا خدا پر ہے جس نے کتاب کو نازل کیا ہے ۔ وہی تو نیک بندوں کو دوست رکھتا ہے ۔" آپ کا یہ کلام آپ کی بہنوں نے جب سنا تو چلا چلا کر رونے لگیں ۔ ان کی آوازیں بلند ہوئیں آپ نے اپنے بھائی عباسؓ بن علیؓ اور اپنے فرزند علیؓ بن حسینؓ کو ان کے پاس بھیجا کہا کہ انہیں چپ کرو ابھی تو انہیں بہت رونا ہے ۔ یہ دونوں صاحب جب ان کے خاموش کرنے کے لیے چلے گئے ۔ تو آپ نے کہا "ابن عباس نے کیا بات کہی تھی" یعنی ابن عباس نے آپ کو منع کیا تھا کہ اہل حرم کو ساتھ نہ لے جائیے ۔ اب ان کے رونے کی آواز سن کر آپ کو ابن عباس کا کہنا یاد آگیا ۔

حضرت حسینؓ کا تاریخی خطبہ

جب اہل حرم کے رونے کی آواز موقوف ہو گئی تو آپ نے حمد و ثنائے الٰہی کی اور اس کی شان کے لائق اس کا ذکر کیا ۔ اور اللہ کی صلوات محمدؐ پر اور اس کے ملائکہ اور آل کے انبیا پر بھیجی ۔ حمد و نعت میں خدا جانے کیا کیا باتیں آپ نے کہیں ۔ بیان میں اس کے ذکر کی گنجائش نہیں ۔ راوی کہتا ہے میں نے کسی کی ایسی فصیح و بلیغ تقریر نہ اس سے پہلے کبھی سنی تھی نہ اس کے بعد کبھی سنی ۔ اس کے بعد آپ نے کہا "میرے خاندان کا خیال کرو کہ میں کون ہوں ۔ پھر اپنے اپنے دل سے پوچھو اور غور کرو کہ میرا قتل کرنا میری ہتک حرمت کرنا کیا تم لوگوں کے لیے حلال ہے ۔ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں ہوں ۔ کیا میں ان کے وصی و ابن عم کا فرزند نہیں ہوں ۔ جو کہ خدا پر سب سے پہلے ایمان لائے اور خدا کے پاس سے اس کا رسول جو احکام لے کر آیا انہوں نے اس کی تصدیق کی ۔ کیا سید شہداء حمزہ میرے والد کے چچا نہیں ہیں ۔ کیا جعفر طیار شہید ذوالجناحین میرے چچا نہیں ہیں ۔ کیا تم میں سے کسی نے یہ نہیں سنا کہ رسول اللہ صلعم نے میرے اور میرے بھائی کی نسبت یہ فرمایا ہے کہ یہ دونوں جوانان اہل بہشت کے سردار ہیں ۔ جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں یہ حق بات ہے ۔ اگر تم میری تصدیق کرو گے تو سن لو واللہ جب سے مجھے اس بات کا علم ہوا کہ جھوٹ بولنے والے سے خدا بیزار ہوتا ہے ۔ اور جھوٹ بنانے والے کو اس کے جھوٹ سے ضرر پہنچاتا ہے ۔ میں کبھی جھوٹ نہیں بولا ۔

اگر تم مجھ کو جھوٹا سمجھتے ہو تو سنو تم میں ایسے لوگ موجود ہیں کہ ان سے تم پوچھ لو وہ بیان کریں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔ جابر بن عبداللہ انصاری یا ابوسعید خدری یا سہل بن سعد ساعدی یا زید بن ارقم یا انس بن مالک سے پوچھ کر دیکھو۔ یہ لوگ تم سے بیان کریں گے کہ انہوں نے میرے اور میرے بھائی کی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہی کہتا سنا ہے۔ کیا یہ امر بھی میرا خون بہانے میں تم لوگوں کو مانع نہیں ہے۔

شمر نے کہا یہ خدا کی عبادت ایک ہی رخ سے کرتے ہیں۔ خدا جانے کیا کہہ رہے۔ حبیب بن مظاہر نے جواب دیا۔ واللہ میں سمجھتا ہوں کہ تو خدا کی عبادت ستر رخ سے کرتا ہے۔ بیشک تو سچ کہتا ہے۔ تیری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ خدا نے تیرے دل پر مہر کر دی ہے۔

پھر آپ نے ان لوگوں سے کہا تمہیں اس بات میں اگر شک ہے تو کیا اس امر میں بھی شک ہے کہ میں تمہارے نبی کا نواسہ ہوں۔ واللہ اس وقت مشرق سے مغرب تک میرے سوا کوئی شخص تم میں سے ہو یا تمہارے سوا ہو کسی نبی کا نواسہ نہیں ہے۔ اور میں تو خاص کر کے تمہارے نبی کا نواسہ ہوں یہ تو بتاؤ کیا تم اس لیے میرے درپے ہو کہ میں نے تم میں سے کسی کو قتل کیا ہے۔ یا تمہارے کسی مال کو ڈبو دیا ہے۔ یا میں نے کسی کو زخمی کیا ہے اس کا قصاص مجھ سے چاہتے ہو۔

اب کوئی آپ کی بات کا جواب ہی نہیں دیتا تھا۔ آپ نے پکار کر کہا "اے شبث بن ربعی اے حجار بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث تم لوگوں نے مجھے یہ نہیں لکھا تھا کہ میوے پک گئے ہیں۔ باغ سرسبز ہو رہے ہیں۔ تالاب چھلک رہے ہیں آپ کی نصرت کے لیے لشکر یہاں آرا مستہ ہیں آ جیئے۔

ان لوگوں نے جواب دیا ہم نے نہیں لکھا تھا۔ آپ نے کہا نہیں واللہ تم نے لکھا تھا۔ لوگو! میرا آنا تمہیں ناگوار ہوا ہو تو دنیا میں کسی گوشۂ امن کی طرف مجھے چلا جانے دو قیس بن اشعث نے کہا آپ اپنے قریبی داروں کے حکم پر کیوں نہیں سر جھکا دیتے۔ یہ سب آپ سے اسی طرح پیش آئیں گے جیسا آپ چاہتے ہیں۔ ان کی طرف سے کوئی امر آپ کے ناگوار خاطر ہرگز ظہور میں نہ آئے گا۔ آپ نے جواب دیا آخر تو محمد بن اشعث کا بھائی ہے اب تو یہ چاہتا ہے کہ مسلم بن عقیل کے خون سے بڑھ کر بنی ہاشم کو تجھ سے مطالبہ ہو۔ واللہ میں ذلت کے ساتھ ان لوگوں کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینے والا۔ نہ غلاموں کی طرح اطاعت کا اقرار کرنے والا ہوں۔ عباد اللہ انی عذت بربی وربکم ان ترجمون، عوذ بربی وربکم من کل متکبر لا یومن بیوم الحساب۔

یعنی اے بندگان خدا میں اپنے اور تمہارے پروردگار سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے سنگسار کرو۔ میں اپنے اور تمہارے پروردگار سے پناہ مانگتا ہوں ہر ایسے ظالم سے جو روز حساب پر ایمان نہیں رکھتا۔

زہیر بن قین کا خطاب

یہ کہہ کر آپ نے ناقہ کو بٹھا دیا۔ عقبہ بن سمعان کو حکم دیا۔ انہوں نے ناقہ کو باندھ دیا۔ اب دشمنوں نے آپ پر حملہ کرنا شروع کیا۔ تو زہیر بن قین ایک تیار گھوڑے پر سوار ہتھیار لگائے نکل کر آئے اور کہا اے اہل کوفہ عذاب خدا سے ڈرو۔ عذاب خدا سے۔ سنو مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرنا واجب ہے ہمارے تمہارے درمیان جب تک تلوار نہیں آئی ہے اس وقت تک ہم تم بھائی بھائی ہیں ایک ہی دین پر ایک ہی ملت پر ہیں ہماری خیر خواہی کے تم لائق ہو۔ ہاں جب تلوار درمیان میں آجائے گی پھر مروت منقطع ہو جائے گی۔ ہم اور تم اور خدا نے ہمیں اور تمہیں اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت کے باب میں محل امتحان میں ڈالا ہے تاکہ دیکھے ہم کیا کرتے ہیں تم کیا کرتے ہو۔ ہم لوگ تم کو اس امر کی طرف بلاتے ہیں کہ زیاد کے بیٹے مرودد عبید اللہ کا ساتھ چھوڑ کر ذریت رسول اللہ کی نصرت کرو۔ تم ان دونوں کے کل عہد حکومت میں برائی کے سوا کچھ نہ دیکھو گے یہ تم لوگوں کی آنکھیں پھوڑ لیتے ہیں ہاتھ پاؤں کاٹ لیتے ہیں۔ گوش و بینی و سر کاٹ لیتے ہیں۔ تمہاری لاشوں کو ٹنڈور تھوں پر لٹکا دیتے ہیں تمہارے بزرگوں کو تمہارے قاریوں کو جیسے حجر بن عدی اور ان کے اصحاب اور ہانی بن عروہ اور ان کے امثال کے سے لوگوں کو یہ قتل کیا کرتے ہیں۔

زہیر بن قین اور شمر بن ذی الجوشن

یہ سن کر انہوں نے زہیر کو سخت کلمے کہے اور عبید اللہ بن زیاد کی ثنا کی اور اسے دعا دی اور کہا۔ ہم لوگ جب تک تمہارے سردار اور ان کے اصحاب کو قتل نہ کر لیں گے یا جب تک ان کو اور ان کے اصحاب کو گرفتار کر کے امیر عبید اللہ کے پاس نہ بھیج لیں گے اس وقت تک یہاں سے قدم نہ ہٹائیں گے۔ زہیر نے کہا بندگان خدا فاطمہؓ کی اولاد حمیہ کے بیٹے سے زیادہ نصرت و مودت کا حق رکھتی ہے۔ اگر تم ان کی نصرت نہیں کرتے تو خدا کے واسطے ان کے قتل سے تو باز آؤ۔ ان کو ان کے ابن عم یزید کی رائے پر چھوڑ دو۔ میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ یزید تمہاری طاعت گزاری سے حسینؓ کے قتل کئے بغیر راضی رہے گا۔ یہ سن کر شمر ذی الجوشن نے ایک تیر زہیر کو مار کر کہا خاموش۔ خدا تیری بک بک کو خاموش کر دے تو نے ہم لوگوں کا دماغ پریشان کر دیا۔ زہیر نے جواب دیا اے اس باپ کے بیٹے جس کا موت ایڑیاں تک بہہ کر آتا تھا۔ میں تجھ سے خطاب نہیں کرتا۔ تو تو ڈھور ہے۔ واللہ میں جانتا ہوں کتاب خدا کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو آیتیں بھی تو نہیں سمجھ سکتا۔ لے قیامت کی رسوائی و عذاب الیم تجھے مبارک ہو۔ شمر نے کہا خدا تجھ کو اور تیرے رئیس کو ابھی قتل کرے گا۔ کہا تو مجھے موت سے کیا ڈراتا ہے۔ واللہ حسین کے ساتھ مرجانا تم لوگوں کے ساتھ زندگانی جاوید سے میں بہتر سمجھتا ہوں۔

زہیر بن قین کو واپسی کا حکم

یہ کہہ کر زہیر نے بآواز بلند سب لوگوں کی طرف خطاب کر کے کہا بندگان خدا اس سفلہ پاجی کی باتوں پر اپنے دین سے نہ پھرنا۔ واللہ محمد صلعم کی شفاعت ان لوگوں کو نہ پہنچے گی۔ جنہوں نے ان حضرات کی ذریت و اہل بیت کا خون بہایا اور ان کے نصرت کرنے والوں ان کے اہل بیت کے بچانے والوں کو قتل کیا۔ اسی اثناء میں ایک شخص نے زہیر کو پکارا اور کہا ابو عبداللہ الحسین تم سے کہتے ہیں اب چلے آؤ۔ اور فرماتے ہیں قسم ہے اپنی جان کی اگر مومن آل فرعون نے اپنی قوم کی خیر خواہی کی اور انہیں حق کی طرف بلانے میں انتہا کر دی تو تم نے بھی ان لوگوں کی خیر خواہی کی اور انتہا کر دی۔ کاش تمہاری خیر خواہی اور انتہا کی کوشش کچھ نفع کرتی۔

حر کی ابن سعد سے گفتگو

جب ابن سعد حملہ کرنے کو بڑھنے لگا تو حر نے پوچھا۔ خدا تیرا بھلا کرے کیا تو ان سے لڑنے لگا۔ ابن سعد نے کہا ہاں واللہ لڑنا بھی ایسا لڑنا جس میں کم سے کم یہ ہوگا کہ سر اڑیں گے اور ہاتھ قلم ہوں گے۔ حر نے کہا کیا ان کی باتوں میں سے کسی بات کو تم لوگ نہ مانو گے۔ ابن سعد نے کہا واللہ اگر میرا اختیار ہوتا تو میں ایسا ہی کرتا لیکن تیرا امیر اسے نہیں مانتا۔ یہ سن کر حر ایک طرف جا کر ٹھہرے۔ اور اپنی برادری کے ایک شخص قرہ بن قیس سے کہنے لگے۔ قرہ تم اپنے گھوڑے کو آج پانی پلا چکے ہو۔ کہا نہیں بلایا۔ کہا پھر اسے پانی پلانے چلتے نہیں۔ قرہ کو یہ گمان ہوا کہ کنارا کیا چاہتا ہے۔ یہ جنگ میں شریک نہ ہوگا۔ اور چاہتا ہے کہ میں اس بات سے بے خبر رہوں۔ مجھ سے اسے ڈر ہے کہ اس راز کو فاش نہ کر دوں۔ اس خیال سے قرہ نے کہا ہاں ابھی تک پانی گھوڑے کو میں نے نہیں پلایا اب جا کر پلاتا ہوں۔ یہ کہہ کر قرہ وہاں سے سرک گیا۔ کہتا تھا اگر حر نے مجھے اپنے ارادہ سے مطلع کیا ہوتا تو اللہ میں بھی اس کے ساتھ ہی حسینؓ کے پاس چلا جاتا۔

حر کی حسینی لشکر کی طرف پیش قدمی

اب حر نے ذرا حسینؓ کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ مہاجر ابن اوس اسی کی برادری کا ایک شخص حر کا یہ حال دیکھ کر کہنے لگا۔ اے ابن یزید تمہارا کیا ارادہ ہے۔ کیا تم حملہ کرنا چاہتے ہو۔ حر یہ سن کر چپ رہا اور اس کے ہاتھ پاؤں میں تھرتھری سی پیدا ہو گئی۔ اس پر ابن اوس نے کہا۔ تمہارا یہ حال دیکھ کر واللہ مجھے شبہ ہوتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کسی مقام پر واللہ تمہاری یہ حالت نہیں دیکھی جو اس وقت دیکھ رہا ہوں۔ مجھ سے کوئی بھی مجھ کہ اہل کوفہ میں سب سے بڑھ کر بزدل کون ہے تو میں تمہارا ہی نام لوں گا۔ پھر یہ کیا حالت تمہاری میں دیکھ رہا ہوں۔ حر نے جواب دیا۔ واللہ میں اپنے دل سے پوچھ رہا ہوں کہ دوزخ میں جانا چاہتا ہے یا بہشت میں اور قسم ہے خدا کی اگر میرے ٹکڑے اڑا دیئے جائیں اور میں زندہ جلا دیا جاؤں جب بھی میں کسی شے کے لیے بہشت کو نہیں چھوڑنے کا یہ کہہ کر حر نے گھوڑے کو تازیانہ مارا اور حسین رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچا۔

حُر کی ابن سعد سے علیحدگی

عرض کی یا ابن رسول اللہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں۔ میں وہی شخص ہوں جس نے آپ کو واپس نہ جانے دیا۔ جو راستہ بھر آپ کے ساتھ ساتھ پھرا کیا۔ جس نے آپ کو اسی جگہ ٹھہرنے پر مجبور کیا۔ قسم ہے خداوند دو عالم کی شریک کی میں ہرگز یہ نہ سمجھا تھا کہ جتنی باتیں آپ ان لوگوں کے سامنے پیش کریں گے۔ یہ ان میں سے کسی امر کو نہ مانیں گے۔ اور یہاں تک نوبت پہنچ جائے گی۔ میں دل میں یہ سوچے ہوئے تھا۔ کہ بعض باتوں میں ان لوگوں کی اطاعت کروں تو کیا مضائقہ ہے یہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ میں نے ان کی اطاعت سے انحراف کیا۔ ہوگا یہی کہ حسینؓ جن باتوں کو پیش کرتے ہیں یہ ان باتوں کو مان لیں گے۔ واللہ اگر میں جانتا کہ آپ کی کوئی بات یہ لوگ نہ قبول کریں گے تو میں اس امر کا مرتکب نہ ہوتا۔ مجھ سے جو قصور ہو گیا ہے میں خدا کے سامنے اس کی توبہ کرنے کو اور اپنی جان آپ کی نصرت میں فدا کرنے کو آیا ہوں میں آپ کے سامنے ہی مرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ یہ فرمائیے کہ اس طرح کی توبہ قبول ہو گی۔ کہا ہاں۔ خدا تیری توبہ کو قبول کرے گا اور تجھ بخش دے گا۔ تیرا نام کیا ہے۔ کہا حر (آزاد) کہا تو آزاد ہے تیری نے جس طرح تیرا نام آزاد رکھا ہے۔ انشاء اللہ دنیا و آخرت میں تو آزاد ہے۔ اب گھوڑے سے اتر۔ حر نے کہا میرا گھوڑے پر رہنا اترنے سے بہتر ہے ایک ساعت ان لوگوں سے قتال کروں گا جب میرا وقت اخیر ہو گا تو گھوڑے سے اتروں گا۔ آپ نے کہا اچھا جو تمہارا دل چاہے وہی کرو۔ خدا تم پر رحم کرے۔

حر کا اپنے قبیلہ سے خطاب

حُر یہ سن کر اپنے اصحاب کی طرف بڑھے اور کہا لوگو حسینؓ نے جو باتیں پیش کی ہیں ان میں سے کسی بات کو تم نہیں مانتے کہ خود تم کو ان کے ساتھ جنگ و جدال میں مبتلا ہونے سے بچائے۔ کہا ہمارا امیر فرد بن سعد موجود ہے۔ اس سے گفتگو کرو۔ حر نے یہ سن کر وہی گفتگو ابن سعد سے پھر کی پہلے جو گفتگو اس سے کر چکا تھا اور جو گفتگو اپنے اصحاب سے اس نے کی تھی۔ ابن سعد نے جواب دیا میری خواہش یہی تھی۔ اگر ہو سکتا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی کرتا۔ اب حر نے اہل کوفہ کی طرف خطاب کر کے کہا کہ خدا تم کو ہلاک اور تباہ کرے کہ تم نے نہیں بلایا۔ اور جب وہ چلے آئے تو انہیں دشمن کے حوالہ کر دیا۔ تم کہتے تھے کہ ان پر اپنی ہم جان کو نثار کریں گے۔ اور اب انہیں پر ان کے قتل کرنے کے لیے حملہ کر رہے ہو۔ ان کو تم نے گرفتار کر لیا۔ ان کا دم بند کر دیا۔ ان کو چار جانب سے گھیر لیا۔ ان کو خدا کی بنائی ہوئی وسیع و عریض زمین میں کسی طرف نہ نکل جانے دیا کہ وہ اور ان کے اہل بیت امن سے رہتے۔ اب وہ ایک قیدی کی طرح تمہارے ہاتھ میں آ گئے ہیں۔ اپنے نفس کے لیے اچھا یا برا کچھ نہیں کر سکتے۔ تم نے ان کو ان کے اہل حرم کو ان کے بچوں کو ان کے رفیقوں کو بہتے ہوئے آب فرات سے روکا جسے یہودی و مجوسی و نصرانی پیا کرتے ہیں۔ اور اس میدان کے سور اور کتے اس میں لوٹا کرتے ہیں۔ اب پیاس کی شدت نے ان سب لوگوں کو ہلاک کر رکھا ہے۔ محمد کی ذریت سے ان کے بعد کیا برا سلوک تم نے کیا۔ اگر آج کے دن اسی وقت تم اپنے اس فعل سے باز نہ آؤ اور تم توبہ نہ کرو تو خدا تمہیں تشنگی محشر میں سیراب نہ کرے۔

ابن سعد کا پہلا تیر یہ سن کر پیادوں کی فوج نے حر پر تیر برسانے شروع کئے۔ حر وہاں سے پلٹے اور حضرت کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔ عمرو بن سعد لڑنے کو نکلا۔ پکار کر کہا اے شہید نشان کو بڑھا۔ اس کے بعد ابن سعد نے کمان میں تیر جوڑا اور سر کیا۔ کہنے لگا تم سب لوگ گواہ رہو سب سے پہلے میں نے ہی تیر مارا۔

عبداللہ بن عمیر کلبی ایک شخص بنی علیم میں سے عبداللہ بن عمیر کوفہ میں آئے ہوئے تھے۔ قبیلہ ہمدان میں جعد کے کوئیں کے پاس گھر بنے کر رہتے ہوئے تھے ان کی بیوی ام وہب خاندان نمر بن قاسط کی ان کے ساتھ تھیں۔ عبداللہ نے مقام نخیلہ میں دیکھا کہ حسین پر فوج کشی کرنے کے لیے عرض لشکر کا سامان ہے۔ عبداللہ نے دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے کسی نے کہہ دیا حسین بن بنت رسول اللہ صلعم پر لشکر کی چڑھائی ہے۔ عبداللہ کو مدت سے آرزو تھی کہ مشرکین سے جہاد کریں۔ خیال آیا کہ اپنے پیغمبر کے نواسے پر یہ لوگ لشکر کشی کر رہے ہیں۔ ان سے جہاد کرنا بھی عنداللہ جہاد مشرکین کے ثواب سے کم نہیں ہے۔ یہ سوچ کر ام وہب کے پاس آئے ان سے جو کچھ سن کر آئے تھے اور جو بات دل میں ٹھان لی تھی بیان کی۔ انہوں نے کہا کیا اچھی بات تم نے کہی خدا تمہاری بہترین تمنا کو پورا کرے۔ چلو اور مجھے بھی ساتھ لیتے چلو۔ عبداللہ راتوں رات بیوی کو ساتھ لیے ہوئے آپ کے لشکر میں آ گئے۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہیں مقیم ہو گئے تھے۔ جب ابن سعد نے قریب آکر تیر مارا دوسرے لوگوں نے بھی تیر مارے تو زیاد بن ابی سفیان کا غلام آزاد یسار اور عبیداللہ بن زیاد کا غلام آزاد سالم دونوں صف سے نکلے۔ اور کہا کوئی تم میں سے ہمارے مقابلے میں آئے۔ یہ سن کر حبیب بن مظاہر و بریر بن حضیر اٹھ کھڑے ہوئے۔ مگر آپ نے ان دونوں صاحبوں سے کہا کہ بیٹھ جاؤ۔

یسار اور سالم کا قتل

یہ دیکھ کر عبداللہ بن عمیر کلبی اٹھے اور عرض کی۔ ابا عبداللہ الحسین رحمک اللہ مجھے تو ان دونوں سے لڑنے کی اجازت دیجئے۔ آپ نے نظر جو اٹھائی تو دیکھا ایک شخص گندمی رنگ دراز قامت قوی بازو قوی ہیکل سامنے کھڑا ہے۔ کہا کہ میرے خیال میں یہ شخص اقران ہے۔ اچھا تم لڑنا چاہتے ہو تو لڑو۔ عبداللہ ان دونوں کے مقابلے میں نکلے دونوں نے پوچھا تم کون ہو۔ انہوں نے اپنا نسب ان دونوں کے سامنے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم تمہیں نہیں جانتے۔ زہیر بن قین یا حبیب بن مظاہر یا بریر بن حضیر کو ہمارے مقابلہ میں آنا چاہیئے۔ یسار اس وقت سالم سے آگے بڑھا ہوا تھا۔ عبداللہ کلبی نے جواب دیا اور پسر فاحشہ کسی شخص سے مقابلہ کرنے میں تجھے بھی عار ہے۔ تیرے مقابلہ میں بھی وہی شخص آئے جو تجھ سے بہتر ہو۔ یہ کہتے ہی سالم پر حملہ کیا ایک تلوار ماری کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ یہ اس پر وار کرنے میں ابھی مشغول ہی تھے کہ سالم نے ان پر حملہ کیا۔ اور للکار کر کہا کہ میں آپہنچا۔ عبداللہ نے اس کی طرف توجہ نہ کی اور اس نے آتے ہی ان پر وار کر دیا۔ انہوں نے اس کی تلوار کو بائیں ہاتھ پر روکا۔ اس ہاتھ کی انگلیاں تلوار سے اڑ گئیں۔ اس کے بعد ہی انہوں نے مڑ کر اس پر بھی وار کیا۔ اور دونوں کو قتل کر کے یہ اشعار پڑھتے ہوئے آگے بڑھے (مضمون)

تم لوگ مجھے نہیں پہچانتے تو سنو میں خاندان بنی کلب سے ہوں یہ فخر میرے لیے کافی ہے کہ میرا گھر قبیلہ علیم میں ہے۔

میں صاحب قوت و نصرت ہوں مصیبت پڑے تو بددل نہیں ہو جاتا۔

اے ام وہب میں اس بات کا ذمہ کرتا ہوں کہ بڑھ بڑھ کر تلواروں کے اور برچھیوں کے وار ان لوگوں پر کیا کروں گا۔

جو شیوہ کہ خدا پرست نوجوانوں کا ہوتا ہے۔

ام وہب کا جذبہ جانثاری

ام وہب نے یہ سن کر ایک عود ہاتھ میں لیا۔ اور اپنے شوہر کی طرف یہ کہتی ہوئی بڑھیں میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں ذریت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کی طرف سے لڑے جاؤ۔ عبداللہ کلبی زوجہ کی آواز سن کر پلٹ پڑے کان کو عورتوں میں لے کر جا بٹھائیں۔ ام وہب ان کے دامن سے لپٹ گئیں کہتی تھیں تمہارے سامنے میں جب تک نہ مرلوں تم کو نہ چھوڑوں گی حسین نے پکار کر کہا اہل بیت کی طرف سے جزائے خیر تم دونوں کو ملے۔ بی بی عورتوں کی طرف واپس چلی آ۔ انہیں کے پاس بیٹھی رہ۔ عورتوں کو قتال نہیں چاہیئے ام وہب اس حکم کو سن کر عورتوں کی طرف پلٹ گئیں۔

ابن سعد کے میمنہ پر عمرو بن حجاج تھا۔ وہ سارے رسالہ کو ساتھ لے کر حسین کے انصار کے طرف بڑھا۔ جب آپ کے قریب آگیا تو یہ سب لوگ گھٹنوں کے بل اس کے روکنے کو کھڑے ہو گئے اور یہ چھیوں کی سنانیں اس کی طرف کر دیں۔ سواران سنانوں کی طرف نہ بڑھ سکے۔ واپس جانے لگے تو انصار نے انہیں تیر مارے۔ کچھ لوگوں کو گرا دیا۔ کچھ لوگوں کو زخمی کیا۔

عبداللہ بن حوزہ کا انجام

ایک شخص بنی تمیم کا جس کا نام عبداللہ بن حوزہ تھا۔ بڑھتا ہوا آپ کے سامنے آیا۔ حسین حسین کہہ کر آپ کو پکارا آپ نے کہا کیا کہتا ہے کہنے لگا نار دوزخ مبارک۔ آپ نے کہا ایسا نہ سمجھ میں پروردگار رحیم اور نبی کریم کے پاس جاتا ہوں۔ پھر پوچھا یہ کون ہے۔ انصار نے عرض کی یہ شخص ابن حوزہ ہے۔ آپ نے اس کے لیے بددعا کی۔ کہا رب حزہ الی النار۔ خدا وند اسے نار میں لے جا۔ گھوڑا اس کا ایک نالی میں اسے لے گیا اور یہ گرا۔ اور اس طرح گرا کہ پاؤں تو رکاب میں الجھا رہ گیا سر زمین پر آ رہا۔ گھوڑا بھڑکا اسی طرح اسے لے کر بھاگا کہ پتھروں سے درختوں سے سر اس کا ٹکراتا رہا آخر مر گیا۔

مسروق بن وائل کا ابن حوزہ کے متعلق بیان

مسروق بن وائل ان سواروں میں آگے آگے تھا جنہوں نے حسین پر حملہ کیا تھا۔ کہتا ہے میں اس لیے آگے آگے تھا کہ شاید حسین کا سر مجھے مل جائے کہ ابن زیاد کی نظر میں میری منزلت ہو۔ یہ لوگ جب حسین تک پہنچے تو ابن حوزہ نے آگے بڑھ کر پوچھا تم لوگوں میں حسین ہیں۔ حسین نے اسے جواب نہیں دیا۔ اس نے دوبارہ اسی طرح پوچھا آپ نے سب کو منع کر دیا کہ خاموش رہیں۔ جب تیسری دفعہ اس نے پوچھا تو آپ نے کہا۔ کہدو کہ یہ حسین ہیں تیرا کیا مطلب ہے۔ اس نے کہا اے حسین نار میں جانا مبارک ہو۔ آپ نے کہا تو نے جھوٹ بکا۔ میں تو غفور و رحیم نبی کریم کے پاس جاتا ہوں تو کون شخص ہے۔ اس نے کہا ابن حوزہ۔ حسین نے دونوں ہاتھ اپنے بلند کئے کہ قبیض کی سفیدی عیاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغلوں میں سے دکھائی دینے لگی۔ اور کہا اللھم حزہ الی النار یا اللہ اسے نار میں لے جا۔ ابن حوزہ نے غضب ناک ہو کر اپنی گھوڑی کو آپ کی طرف بڑھانا چاہا لیکن آپ کے اور اس کے درمیان خندق تھی۔ اس کا پاؤں رکاب میں الجھ گیا۔ گھوڑی لے کر بھاگی اور یہ اس کی پشت سے گرا۔ اس کا ایک پاؤں پنڈلی ران الگ ہو گئی اور آدھا دھڑ رکاب میں اٹکا رہا۔ یہ دیکھ کر مسروق رسالہ سے الگ ہو کر چلا گیا۔ اس کے بھائی عبدالجبار نے سبب اس کا اس سے پوچھا کہنے لگا اس خاندان کے لوگوں سے ایسی بات میرے دیکھنے میں آئی کہ میں کبھی ان سے قتال نہ کروں گا۔ اس کے بعد گھمسان کی لڑائی ہونے لگی۔

یزید بن معقل اور بریر میں مباہلہ

یزید بن معقل صف سے نکلا۔ پکار کر کہنے لگا۔ کیوں بریر بن حضیر تم نے دیکھ لیا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا کیا۔ بریر نے کہا واللہ خدا نے میرے ساتھ بھلائی کی اور تیرے حق میں برائی کی۔ وہ کہنے لگا تم نے جھوٹ کہا تم تو کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ تم کو یاد ہو گا کہ بنی لوفان میں تمہارے ساتھ پھر رہا تھا اور تم یہ کہتے جاتے تھے کہ عثمان بن عفان نے اپنے نفس کے ساتھ اسراف کیا اور معاویہ گمراہ و گمراہ کنندہ ہیں۔ اور امام ہدیٰ و برحق علی ابن ابی طالب ہیں۔ بریر نے کہا ہاں ہاں یہی میرا عقیدہ ہے اور یہی میرا قول ہے یزید بن معقل کہنے لگا اس میں کوئی شک نہیں کہ تو گمراہ ہے بریر نے جواب دیا آؤ ہم تم مباہلہ کریں پہلے خدا سے دعا مانگیں کہ جھوٹے پر لعنت کرے اور گمراہ کو قتل کرے۔ اس کے بعد ہم تو ڑیں۔ اب وہ دونوں نکلے خدا کی طرف ہاتھوں کو بلند کر کے یہ دعا کی۔ کہ جھوٹے پر عذاب نازل ہو اور جو راہ راست پر ہو وہ گمراہ کو قتل کرے۔

یزید بن معقل کا قتل

اس کے بعد دونوں لڑنے کو بڑھے۔ دو دو چوٹیں ہوئی تھیں کہ یزید کا ایک اوچھا سا وار بریر پر پڑا جس سے کوئی ضرر بریر کو نہیں پہنچا۔ بریر نے جو تلوار یزید کو ماری وہ مغفر کو کاٹتی ہوئی دماغ تک پہنچی وہ اس طرح گرا کہ معلوم ہوا پہاڑ سے نیچے آ رہا اور بریر کی تلوار اسی طرح شگاف زخم میں موجود تھی۔ بریر تلوار کو زخم میں سے کھینچ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر رقی بن منقذ عبدی بریر سے لپٹ گیا۔ کچھ دیر تک کشتی ہوتی رہی۔

بریر بن حضیر پر حملہ

بریر اس کی چھاتی پر چڑھ بیٹھے تو عبدی چلانے لگا۔ بہادرو ملک کرنے والو دوڑو۔ اب کعب اندی نے بریر پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا ایک شخص نے اسے جتا بھی دیا کہ یہ تو قاری قرآن بریر ہیں جو بعد میں ہم لوگوں کو قرآن پڑھاتے تھے۔ کعب نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیزہ کا وار کیا اس کی سنان بریر کی پشت پر لگی۔ بریر برچھی کھا کر تڑپے کے بل ہو گئے اور عبدی کی ناک دانتوں سے کاٹ لی اس کے چہرہ کو زخمی کر دیا کعب نے ایسا وار کیا کہ بریر عبدی کے سینہ پر سے آگ جا رہے اور اس کی برچھی کا پھل بریر کی پشت میں اترا ہوا تھا۔ عبدی خاک چھاڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور عبدی سے کہنے لگا تم نے تو ایسا احسان مجھ پر کیا ہے میں کبھی نہ بھولوں گا۔ کعب ازدی میدان جنگ سے جب واپس ہوا تو اس کی عورت یا اس کی بہن نوار بنت جابر نے کہا۔ تو نے فرزند فاطمہ کے مقابلہ میں کمک کی تو نے سید قاریین کو قتل کیا۔ تو کیسے امر عظیم کا مرتکب ہوا۔ واللہ میں تجھ سے کبھی بات نہ کروں گی۔ کعب نے اپنی برچھی کی مدح میں اور بنی حرب کی خوشامد میں اور عبدی پر احسان کرنے کی مفاخرت میں چند شعر کہے۔ عبدی نے اس کے رد میں چند شعر کہے اور اپنی اس دن کی حرکت پر پشیمانی و ندامت کا اظہار کیا۔

علی بن قرظہ کا قتل

عمرو بن قرظہ انصاری حسین کی طرف سے لڑنے کو نکلے وہ شعر رجز کے پڑھے ان کا بھائی علی بن قرظہ ابن سعد کے ساتھ تھا جب اس نے دیکھا کہ عمرو بن قرظہ قتل ہو گئے تو پکار کر کہنے لگا اے حسین کذاب بن کذاب تم نے میرے بھائی کو گمراہ کیا اسے دھوکا دیا اسے تمہیں نے قتل کیا۔ آپ نے جواب دیا خدا نے تیرے بھائی کو گمراہ نہیں کیا۔ اسے ہدایت کی۔ تجھے گمراہ کیا۔ یہ سن کر وہ کہنے لگا۔ یا تو تمہیں میں قتل کروں گا یا اس بات کے پیچھے اپنی جان دوں گا۔ اگر ایسا نہ کروں تو خدا مجھے مارے۔ یہ کہہ کر اس نے آپ پر حملہ کیا۔ نافع بن ہلال مرادی نے روک کر ایک برچھی ماری کر لوٹ گیا۔ لشکر والے اس کے بچانے کو آئے اور اٹھا لے گئے۔ پھر اس کی دوا کی گئی بچ گیا۔

یزید بن سفیان کا قتل

جو جب لشکر حسین میں آ چکے تو ایک شخص بنی شقرہ میں سے یزید بن سفیان نام کہنے لگا واللہ اگر میں سوکو یہاں سے جاتے ہوئے دیکھتا تو برچھی لے کر اس کے پیچھے دوڑتا۔ مگر جب لڑائی ہونے لگی دیکھا حر بڑھ بڑھ کر قوم پر حملے کر رہے ہیں۔ ان کے گھوڑے کے پھرے پر تلواریں پڑ رہی ہیں اس کا خون بہ رہا ہے۔ اس وقت یزید بن سفیان سے حصین بن تمیم جو ابن زیاد کا امیر شرطہ تھا اور اسی کو حسین کے روکنے کے لیے بھیجا تھا۔ پھر ابن سعد جب آیا ہے تو اس نے حصین کو جمعیت شرطہ کے علاوہ زرہ پوش سواروں کا بھی سردار کر دیا تھا۔ کہنے لگا کیا اسی حر کے قتل کی تم کو آرزو تھی۔ اس نے کہا ہاں یہ کہہ کر مقابلہ کو نکلا۔ اسے کہا مجھ سے لڑنا چاہتے ہو۔ حر نے کہا ہاں میں تجھ سے لڑوں گا حر یہ کہہ کر اس طرح میدان میں آئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حصین بن تمیم کہتا ہے۔ واللہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ حریف کی جان اسی کی مٹھی میں ہے۔ اور آتے ہی یزید بن سفیان کو قتل کر ڈالا۔

مزاحم بن حریث کا خاتمہ

نافع بن ہلال اس دن جدال و قتال میں معروف تھے اور کہتے جاتے تھے۔ انا الجملی انا علی دین علی۔ مزاحم بن حریث ان سے لڑنے کو یہ کہتا ہوا بڑھا کہ انا علی دین عثمان، نافع نے کہا انت علی دین شیطان۔ اور حملہ کرتے ہی اسے قتل کر ڈالا۔ یہ دیکھ کر عمرو بن حجاج پکارا۔ اے احمقو اے اہل کوفہ تم نہیں جانتے کہ کس سے لڑ رہے ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مرنے پر آمادہ ہیں۔ ایک ایک کر کے ان سے ہرگز نہ لڑو۔ یہ تھوڑے سے لوگ ہیں اور تھوڑی دیر میں فنا ہو جائیں گے۔ واللہ اگر تم انہیں پتھر اٹھا اٹھا کر مارو تو سب کو قتل کر سکتے ہو۔ ابن سعد نے کہا تو سچ کہتا ہے یہی رائے ٹھیک ہے۔ لوگوں کو اس نے سخت ممانعت کر دی کہ ایک ایک کر کے نہ لڑیں۔

عمرو بن حجاج کا حسینی لشکر پر حملہ

عمرو بن حجاج انصار حسین کے مقابل ہو کر اپنے لوگوں سے کہنے لگا۔ اے کوفیو اپنی طاعت و جماعت کو نہ چھوڑو جس نے دین کو چھوڑ دیا اور امام کے خلاف کیا اس شخص کے قتل کرنے میں تامل نہ کرو۔ آپ نے یہ کلمہ سن کر اس سے کہا۔ اے عمرو بن حجاج تو میرے قتل پر لوگوں کو ابھار رہا ہے۔ ہم لوگوں نے تو دین کو چھوڑ دیا اور تم لوگ دین پر قائم ہو۔ واللہ قبض روح کے بعد ان افعال کے ساتھ مرنے پر تم کو معلوم ہو گا کس نے دین کو چھوڑ دیا کون دوزخ کا کندہ ہوا۔ اس کے بعد پسر سعد کے میمنہ سے عمرو بن حجاج نے فرات کی طرف سے حملہ کیا۔ ایک ساعت تک جنگ ہوتی رہی۔

حسینی لشکر کا پہلا زخمی

اسی میں مسلم بن عوسجہ اسدی انصار حسین میں سب سے پہلے زخمی ہو کر گرے۔ ابن حجاج حملہ کر کے جب پلٹا ہے اور غبار چھٹا تو دیکھا کہ مسلم بن عوسجہ زمین پر پڑے ہیں۔ حسین ان کے پاس آئے ابھی ذرا جان باقی تھی۔ آپ نے کہا مسلم بن عوسجہ خدا تم پر رحم کرے۔

یعنی مجاہدوں میں کسی نے اپنی جان فدا کر دی کوئی انتظار کر رہا ہے۔ انہوں نے ذرا تغیر و تبدل نہیں کیا۔ پھر حبیب ابن مظاہر نے قریب آ کر کہا اے ابن عوسجہ تمہارے قتل ہونے کا مجھے بڑا قلق ہے۔ تمہیں بہشت مبارک ہو۔ بہت آہستہ سے جواب دیا۔ خدا تم کو بھی خیر و خوبی مبارک کرے۔ حبیب نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا میں جانتا ہوں کہ تمہارے پیچھے ہی پیچھے اسی وقت میں بھی تمہارے پاس آنے کو ہوں۔ ورنہ یہ کہتا کہ جو جی چاہے اس بات کی وصیت مجھے کر دو کہ تم سے قرابت و اخوت دینی کا جو مقتضیٰ ہے اسی کے مطابق تمہاری وصیت کو میں بجا لاؤں۔

معرکہ کربلا کے پہلے شہید کی وصیت

مسلم بن عوسجہ نے حسین کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا بس ان کے باب میں تم سے میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ ان پر اپنی جان فدا کرنا۔ حبیب نے کہا واللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ جونہی مسلم بن عوسجہ کی روح نے مفارقت کی اور ان کی کنیز ان کا نام لے لے کر رونے لگی۔ عمرو بن حجاج کے لشکر میں شور مچ گیا کہ ہم نے مسلم بن عوسجہ اسدی کو قتل کیا۔ شبث نے یہ سن کر اپنے پاس کے لوگوں سے کہا۔ تم کو موت آئے اپنے عزیزوں کو اپنے ہی ہاتھ سے قتل کرتے ہو۔ غیروں کے سامنے خود کو ذلیل کرتے ہو۔ مسلم بن عوسجہ جیسے شخص کو قتل کر کے خوش ہو رہے ہو۔ سنو واللہ مسلمانوں میں ان کو بڑے بڑے معرکوں میں میں نے بڑی شان کے ساتھ دیکھا ہے۔ آذربیجان کے دھاوے میں میں نے دیکھا کہ انہوں نے چھ کافروں کو قتل کیا اور ابھی مسلمانوں کے سب سوار لشکر نے بھی نہ پائے تھے بھلا ایسا شخص تم میں سے قتل ہو جائے اور تم خوش ہو رہے ہو۔ جنہوں نے مسلم بن عوسجہ کو قتل کیا ہے ان کا نام مسلم بن عبداللہ ضبابی اور عبدالرحمٰن بجلی ہے۔

عبداللہ بن عمیر کلبی کی شہادت

شمر ذی الجوشن نے اپنے میسرہ کے ساتھ حضرت کے میسرہ پر حملہ کیا۔ یہ سب لوگ اپنی جگہ سے نہ سرکے شمر کو اور اس کے اصحاب کو برچھیاں مارنے لگے۔ اب حسین اور انصار حسین پر چاروں طرف سے لوگ ٹوٹ پڑے اسی حملہ میں کلبی قتل ہو گئے۔ انہوں نے پہلے دو شخصوں کو قتل کیا پھر اور دو کو قتل کیا اور بڑی شدت و جرأت سے حملہ کر رہے تھے کہ ہانی بن ثبیت حضرمی و بکیر بن حی تمیمی نے ان پر حملہ کیا۔ اور انہیں دونوں نے انہیں قتل کیا یہ انصار حسین میں سے دوسرے مقتول ہیں۔

اصحاب حسینؓ کا شدید حملہ

آپ کے انصار نے بڑی شدت و قوت سے جنگ کی۔ ادھر کل بتیس سوار تھے انہوں نے جب حملہ کیا جدھر رخ کیا اہل کوفہ کے سواروں کو شکست دی۔ عزرہ بن قیس اہل کوفہ کا سرخیل تھا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے رسالہ کے سوار ہر طرف سے پسپا ہو رہے ہیں ابن سعد کے پاس عبدالرحمٰن بن حصین کو بھیج کر یہ کہلا بھیجا۔ تو دیکھ رہا ہے کہ ان چند سواروں کے مقابلہ میں کتنی دیر سے میرا رسالہ منتشر ہو رہا ہے ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے پیادوں کو اور تیر اندازوں کو جلدی بھیج۔

شبث بن ربعی کا لڑنے سے گریز

ابن سعد نے شبث بن ربعی سے کہا۔ تم ان سے لڑنے کو نہ جاؤ گے۔ اس نے کہا سبحان اللہ اس شخص کو جو قوم عرب اور تمام اہل شہر کا بزرگ ہو اس سے تم چاہتے ہو کہ تیر اندازوں کو لے کر جائے۔ تمہیں کوئی دوسرا نہیں ملتا جو اس کام کی حامی بھرے۔ اور میری ضرورت نہ ہو۔ غرض شبث لڑنے سے پہلوتہی کرتا ہی رہا۔ ایک شخص نے مصعب کے عہد حکومت میں شبث کو یہ کہتے سنا کہ اہل کوفہ کو غیر و خوبی کبھی خدا نصیب نہ کرے گا۔ ان کو کبھی راہ راست کی توفیق نہ دے گا۔ تعجب کی بات ہے کہ ہم لوگ پانچ برس تک علی بن ابی طالب کے ساتھ پھر ان کے فرزند کے ساتھ رہ کر بنی امیہ سے کشت و خون میں مشغول رہے ہوں۔ پھر ہمیں لوگ اولاد معاویہ و پسر سمیہ فاحشہ کے ساتھ ان کے دوسرے فرزند سے جو تمام روئے زمین کے لوگوں سے افضل ہو کشت و خون کریں۔ ہائے گمراہی ہائے زیانکاری۔

ابن سعد نے حصین بن تمیم کو پکارا اور تمام زرہ پوش سواروں اور پانسو تیر اندازوں کے ساتھ اسے روانہ کیا۔ یہ لوگ حسین و انصار حسین پر حملہ کرنے کو بڑھے۔ قریب پہنچے تو ان پر تیر برسانے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں ان کے گھوڑوں کو پے کر دیا سب کے سب پیادہ ہو گئے۔

حر کی شمشیر زنی

ایوب بن مشرح کہتا تھا واللہ حر کے گھوڑے کو میں نے پے کیا اس کے حلق میں تیر مار دیا بس وہ ڈگمگایا اور گرا۔ حر اس کی پشت پر سے اس طرح کود پڑا۔ معلوم ہوا جیسے کوئی شیر تلوار کھینچ کر میدان میں آگیا۔ اس وقت حر کی زبان سے یہ شعر نکلا۔

ان تعقروا بی فانا ابن الحر اشجع من ذی لبد هزبر

ابن مشرح کا بیان

یعنی میرے گھوڑے کو پے کر دیا تو کیا ہوا میں شیر ببر سے بڑھ کر بہادر و شریف ہوں۔ ابن مشرح کہتا تھا حر کی طرح تیغ زنی کرتے ہوئے میں نے کسی کو نہیں دیکھا لوگوں نے اس سے کہا تو ہی نے حر کو قتل کیا۔ کہا نہیں واللہ میں نے نہیں کیا۔ کسی اور شخص نے قتل کیا۔ میں نہیں چاہتا کہ میں نے اسے قتل کیا ہوتا۔ یہ سن کر ابو اتو واک نامی ایک شخص پوچھنے لگا آخر یہ کیوں کہنے لگا لوگوں کا خیال ہے کہ حر نیک بندوں میں سے تھا اور اگر ایسا ہی ہے تو واللہ میں خدا کے سامنے ایک زخم لگانے کا اور میدان میں آنے کا گنہگار ہوں نہ یہ کہ کسی کے قتل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا گناہ لے کر خدا کے سامنے جاؤں۔ ابوالوداک نے کہا میں تو سمجھتا ہوں کہ ان سب لوگوں کا خون گردن پر لیے ہوئے خدا کے سامنے تو جائے گا۔ یہ تو سمجھ کہ تو نے اس کو تیر مارا اس کے گھوڑے کو پے کر دیا۔ دوسرے کو نشانہ بنایا۔ میدان میں شریک ہی رہا۔ ان لوگوں پر تو نے حملے کئے ان سے قتال کرنے پر اپنے اصحاب کو ابھارتا رہا۔ اپنے جتھے کو بڑھاتا چلا گیا۔ تجھ پر حملہ ہوا تو بھاگنے کو ننگ سمجھا۔ اگر تیرے ساتھ والوں میں سے ایک شخص نے جو کچھ تجھے کرتے دیکھا وہی خود بھی کیا اور ایسا ہی کسی اور نے بھی کیا اور کسی اور نے بھی۔ تو ایسے شخص نے اور اس کے اصحاب نے ضرور خونریزی کی ہے بس تم سب کے سب ان سب لوگوں کے خون بہانے میں شریک ہو" کہنے لگا اے ابوالوداک تم تو رحمت خدا سے ہم کو مایوس کئے دیتے ہو۔ قیامت کے دن ہمارا حساب کتاب اگر تمہارے ہاتھ میں آئے اور تم ہمیں بخش دو تو خدا تمہیں نہ بخشے۔ کہا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہی بات ہے۔

حسینیؓ خیموں پر حملہ

ایسی شدید جنگ خدائی کے پردہ پر نہ ہوئی ہوگی جیسی اس روز ہوئی دوپہر ہونے کو آئی اور کوفیوں کو ایک رخ کے سوا کسی دوسری طرف سے انصار حسین پر حملہ کرنا ممکن نہ ہوا۔ وجہ یہ تھی کہ ان کے خیام ایک ہی مقام پر تھے خیمہ سے خیمہ متصل تھا۔ یہ دیکھ کر ابن سعد نے پیادوں کو بھیجا کہ داہنی اور بائیں طرف کے خیمے اکھاڑ ڈالیں تو وہ لوگ گھر جائیں۔ تین چار شخص انصار حسین میں سے خیموں کے بیچ میں آ آ کر جسے دیکھتے تھے خیمہ اکھاڑ رہا ہے اور تاراج کر رہا ہے اس پر حملہ کرتے تھے قتل کر ڈالتے تھے۔ قریب سے تیر مارتے تھے اور اسے ہلاک کرتے تھے۔ ابن سعد نے اب یہ حکم دیا کہ خیمہ کے اندر کوئی نہ جائے نہ اکھاڑنے کا قصد کرے ان سب خیموں میں آگ لگا دو۔ آگ لگا دی گئی خیمے جلنے لگے۔ یہ دیکھ کر انصار سے آپ نے کہا یہ لوگ خیمے جلاتے ہیں تو جلانے دو۔ خیموں میں آگ لگ جائے گی تو اس رخ سے دشمن حملہ نہ کر سکیں گے۔ جیسا آپ نے کہا تھا ویسا ہی ہوا۔ ایک رخ کے سوا دوسری طرف سے وہ لوگ یورش نہ کر سکے۔

ام وہب کی شہادت

اسی حالت میں زوجۂ کلبی اپنے شوہر کی لاش پر آئیں۔ ان کے سرہانے بیٹھ گئیں گرد و غبار ان کے چہرہ سے پاک کرتی جاتی تھیں اور کہہ رہی تھیں "تم کو بہشت میں جانا مبارک ہو" شمر نے رستم نامی غلام سے کہا۔ مار لٹھ اس عورت کے سر پر لٹھ پڑا۔ سر پاش پاش ہو گیا اسی جگہ وہ مر گئیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمر کا حضرت حسینؓ کے خیمہ پر حملہ

خاص آپ کے خیمہ پر شمر نے حملہ کیا برچھی مار کر پکارا۔ آگ لاؤ میں اس خیمہ کو اور لوگوں کو جو اس میں ہیں جلا ڈالوں۔ بیبیاں چلاتی ہوئی باہر نکل آئیں۔ آپ نے پکار کر کہا اے پسر ذی الجوشن تو آگ منگا رہا ہے کہ میرے گھر کو میرے اہل بیت کو جلا ڈالے۔ خدا تجھے آگ میں جلائے۔ حمید بن مسلم نے شمر سے کہا۔ سبحان اللہ ایسی حرکت نہیں مناسب۔ تو چاہتا ہے دو دو گناہ اپنے سر لے۔ چاہتا ہے اس قسم کا عذاب کرے جو خدا کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے اور اس طرح بچوں کو اور عورتوں کو قتل کرے۔ واللہ مردوں کو تیرا قتل کر ڈالنا امیر کے خوش کر دینے کو کافی ہے۔ شمر نے پوچھا تو کون ہے۔ حمید نے کہا میں یہ نہیں بتاؤں گا کہ میں کون ہوں۔ دل میں ڈرا کہ حاکم کو خبر کر کے مجھے کچھ نقصان نہ پہنچائے۔ اسی مقام پر ایک اور شخص پہنچ گیا۔

شمر بن ذی الجوشن کی پسپائی

حمید سے زیادہ شمر اس کی بات کو سنتا تھا وہ شبث بن ربعی تھا۔ کہنے لگا جو کلمہ تیری زبان سے نکلا اس سے بدتر میں نے تو نہیں سنا اللہ جو حرکت تو کرنا چاہتا ہے اس سے بدتر کوئی بات نہیں ہو سکتی ارے تو عورتوں کو دھمکاتا ہے۔ شمر کو کچھ حیا آئی اور پلٹنے کا قصد کیا اس وقت زہیر بن قین نے اپنے اصحاب میں سے دس شخصوں کو ساتھ لے کر اس پر اور اس کے اصحاب پر حملہ کیا۔ ان سب کو پسپا کیا خیمہ کے پاس سے دور کر دیا ابو عزہ ضبابی کو گرا دیا اور قتل کر ڈالا۔ یہ شخص شمر کے اصحاب میں تھا۔

حبیب بن مظاہر کی شہادت

بھاگے ہوئے لوگ پھر پلٹ پڑے اور ان کے ساتھ اور لوگ بھی شریک ہو گئے۔ انصار حسینی میں سے کوئی نہ کوئی قتل ہو جاتا تھا اگر ان میں ایک یا دو شخص بھی قتل ہوتے تھے تو لشکر میں کمی صاف معلوم ہوتی تھی ادھر کے کتنے ہی قتل ہو جائیں ان کی کثرت میں کمی نہیں ہوتی تھی۔ یہ حال دیکھ کر ابو ثمامہ صائدی نے آپ سے کہا۔ یا ابا عبداللہ میری جان آپ پر فدا۔ یہ لوگ آپ سے قریب آ گئے۔ اور واللہ جب تک آپ کی نصرت میں میں قتل نہ ہو جاؤں انشاء اللہ آپ قتل نہ ہوں گے۔ میرا دل یہ چاہتا ہے کہ نماز کا وقت قریب ہے اس نماز کے بعد حق تعالیٰ سے ملاقات کروں۔ یہ سن کر آپ نے سر اٹھا کر دیکھا اور کہا خدا تم کو نماز گذاروں میں اور اہل ذکر میں محسوب کرے کہ تم نے نماز کا ذکر کیا۔ ہاں یہ نماز کا اول وقت ہے۔ ان لوگوں سے پوچھا کہ ہم کو اتنی مہلت دیں کہ نماز پڑھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیں۔ حصین بن تمیم نے کہا نماز قبول ہی نہ ہوگی۔ حبیب بن مظاہر نے جواب دیا تیرے زعم میں آلِ رسولؐ کی نماز تو قبول نہ ہوگی اور تیری نماز اوگدھے قبول ہوگی۔ ابن تمیم نے یہ سن کر حملہ کیا۔ حبیب نے بڑھ کر اس کے گھوڑے کے منہ پر تلوار ماری۔ وہ الف ہوا۔ یہ گھوڑے سے گرا۔ اس کے اصحاب دوڑے اور اٹھا لے گئے اسے بچا لیا۔ حبیب رجز پڑھتے جاتے تھے اور بڑے شد و مد سے شمشیر زنی کر رہے تھے کہ بنی تمیم کے ایک اور شخص نے بڑھ کر برچھی کا وار کیا۔ حبیب گر کر اٹھنا چاہتے تھے کہ حصین بن تمیم نے ان کے سر پر تلوار ماردی اور وہ گر گئے مرد تمیمی نے گھوڑے سے اتر کر ان کا سر کاٹ لیا۔ حصین نے کہا میں بھی ان کے قتل کرنے میں شریک تھا۔ اس نے کہا واللہ میں نے ہی انہیں قتل کیا ہے۔ حصین نے کہا یہ سر تو ذرا مجھے دے دے میں اپنے گھوڑے کے گلے میں لٹکا دوں لوگ دیکھ لیں اور اتنا جان جائیں کہ میں بھی ان کے قتل میں شریک ہوں۔ پھر یہ سر مجھ سے تم لے لینا ابن زیاد کے پاس لے جانا۔ ان کے قتل کا جو صلہ تم کو ملے گا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ تمیمی نے کہنا اس کا نہ مانا۔ اس کی قوم والوں نے دونوں کے درمیان پڑ کر اسی بات پر صلح کرا دی۔ اس نے حبیب کا سر حصین کو دے دیا۔ یہ اپنے گھوڑے کے گلے میں سر کو ڈال کر تمام لشکر میں پھر آیا۔ اور اس سر کو پھر تمیمی کے حوالہ کر دیا۔

قاسم بن حبیب کا انتقام

یہ لوگ جب کوفہ میں واپس آئے ہیں تو حبیب کے سر کو اپنے گھوڑے کے سینہ پر لٹکائے ہوئے تمیمی ابن زیاد کے قصر کی طرف آیا۔ قاسم بن حبیب نے باپ کا سر اس سوار کے پاس دیکھا۔ اس وقت بالغ ہونے کے قریب ان کا سن ہو چکا تھا۔ بس جب سے اس سوار کے پیچھے پیچھے پھرنا لڑکے نے اختیار کیا۔ کسی وقت اس کا ساتھ نہ چھوڑتا تھا۔ وہ قصر میں جاتا تو یہ بھی اس کے ساتھ قصر میں جاتا۔ وہ نکلتا تو یہ بھی نکلتا۔ سوار کو کچھ بدگمانی ہوئی۔ کہنے لگا اے فرزند تو میرے پیچھے پیچھے کیوں رہا کرتا ہے اس نے کہا کوئی سبب نہیں کہا کوئی سبب ضرور ہے مجھ سے بیان کر۔ کہا یہ میرے باپ کا سر تیرے پاس ہے مجھے دے دے کہ میں اسے دفن کر دوں۔ کہنے لگا اے فرزند اس کے دفن کرنے پر امیر راضی نہ ہوگا اور مجھے امید ہے کہ اس کے قتل کے صلہ میں امیر مجھ سے بہت اچھا عوض کرے گا۔ لڑکے نے کہا خدا تو تجھ سے بہت برا عوض لے گا۔ واللہ تو نے اپنے سے بہتر شخص کو قتل کیا یہ کہہ کر وہ لڑکا رونے لگا۔ غرض لڑکا اسی فکر میں رہا اور اب وہ بالغ بھی ہو گیا مگر اس کے سوا جرأت نہ ہوئی کہ باپ کے قاتل کی تاک میں لگا رہے موقع پا جائے تو باپ کا بدلہ اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے اور اس کے عوض میں قتل کرے۔ آخر مصعب بن زبیر کے عہد حکومت میں۔ جس زمانہ میں کہ مصعب نے باجبرا پر فوج کشی کی تھی۔ قاسم بن حبیب اس لشکر میں آیا اپنے باپ کے قاتل کو دیکھا کہ ایک خیمہ میں ہے۔ جب سے اس نے اس کی تاک میں آمد و رفت جاری رکھی اور موقع کا منتظر رہا۔ ایک دن دوپہر کو قیلولہ کے وقت اسے جا کر تلواریں ماریں کہ ٹھنڈا ہو کر رہ گیا۔

زہیر بن قین اور حر کی شجاعت

ایک روایت یہ ہے کہ حبیب بن مظاہر جب قتل ہو گئے تو حسینؓ کا دل ٹوٹ گیا کہا کہ میں نے اپنے نفس کو اور اپنے انصار کو خدا کے حوالہ کیا۔ اب حر نے رجز پڑھنا شروع کیا۔ ان کے ساتھ شریک ہو کر زہیر بن قین نے بھی بہت شدید قتال کیا۔ ان دونوں میں ایک شخص حملہ کرتا تھا۔ جب وہ دشمنوں میں گھر جاتا تھا تو دوسرا حملہ کر کے اسے چھڑا لیتا تھا۔ ایک ساعت تک اسی طرح یہ دونوں شمشیر زنی کرتے رہے۔ اس کے بعد پیادوں کے جم غفیر نے ہجوم کر کے حر کو قتل کیا۔ ابو ثمامہ عائذی نے اپنے ابن عم کو جو ان کے دشمنوں کے ساتھ تھا قتل کیا۔

نماز خوف

اس کے بعد سب نے نماز ظہر پڑھی۔ یہ نماز خوف تھی جو حسینؓ کے ساتھ ان لوگوں نے پڑھی۔ ظہر کے بعد پھر بہت شدت سے کشت و خون ہونے لگا۔ دشمن حسینؓ تک پہنچ گئے۔ یہ دیکھ کر حنفی آپ کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ کو اور آپ کے انصار کو بچانے کے لیے تیروں کا نشانہ خود بن گئے۔ وہ آپ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے اور داہنی طرف سے اور بائیں جانب سے ان پر تیر پڑ رہے تھے۔ آخر تیر کھاتے کھاتے گر گئے۔

زہیر بن قین کا رجز

زہیر بن قین نے بہت شدت سے شمشیر زنی کی رجز پڑھتے جاتے تھے اور حسینؓ کے شانہ پر ہاتھ مار کر یہ اشعار پڑھ رہے تھے (مضمون)

اے مہدی ہادی بڑھئے۔ اپنے جد رسول اللہ علی مرتضیٰ حسن ذوالجناحین جعفر شیر خدا حمزہ سے ملاقات کیجئے"

اسی حالت میں کثیر بن عبداللہ شعبی اور مہاجرین اوس نے حملہ کر کے زہیر کو قتل کیا۔

نافع بن ہلال کی شجاعت و شہادت

نافع بن ہلال جملی نے تیروں کے سوفاروں پر اپنا نام لکھا تھا زہر میں بجھے ہوئے تیر لگاتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے۔ میں جملی اور دین علی پر ہوں۔ پس سعد کے اصحاب میں سے بارہ شخصوں کو انہوں نے قتل کیا۔ کچھ لوگ زخمی بھی ہوئے۔ ان پر وار ہوا اور دونوں بازو ان کے ٹوٹ گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ گرفتار ہو گئے۔ شمر اور اس کے اصحاب انہیں دیکھتے ہوئے پسر سعد کے پاس لائے ابن سعد نے کہا۔ اے نافع تم نے اپنے نفس کے ساتھ ایسی برائی کیوں کی۔ نافع نے کہا میرے ارادے کا حال خدا خوب جانتا ہے۔ ان کی داڑھی پر خون بہتا جاتا تھا اور کہہ رہے تھے۔ میں نے زخمیوں کے علاوہ بارہ شخصوں کو تمہارے قتل کیا۔ اور پھر مجھے خود پشیمانی بھی نہیں۔ میرے دست و بازو ٹوٹے نہ گئے ہوتے تو مجھے تم اسیر نہ کر سکتے۔ شمر نے ابن سعد سے کہا خدا آپ کو سلامت رکھے اسے قتل کیجئے۔ ابن سعد نے کہا تو ہی ان کو لے کر آیا ہے۔ قتل کرنا چاہتا ہے۔ تو قتل بھی تو ہی کر۔ شمر نے تلوار کھینچی تو نافع نے کہا واللہ اگر تو مسلمان ہوتا تو ہم لوگوں کا خون گردن پر لے کر خدا کے سامنے جانا تجھے شاق ہوتا۔ شکر ہے خدا کا کہ جو لوگ بدترین خلائق ہیں ان کے ہاتھوں ہماری موت اس نے مقدر کی۔ اسی کے بعد شمر نے ان کو قتل کیا۔

پسران عزرہ غفاری کی تمنا

اب شمر رجز پڑھتا ہوا انصار حسین کی طرف بڑھا۔ انصار نے یہ دیکھا کہ قاتلوں کا بڑا ہجوم ہے۔ نہ اب وہ حسین کو بچا سکتے ہیں نہ خود کو۔ سب کو یہ آرزو ہوئی کہ آپ کے سامنے ہی قتل ہو جائیں۔ عزرہ غفاری کے دونوں فرزند عبداللہ و عبدالرحمن آپ کے پاس آ گئے۔ اور کہا یا ابا عبداللہ علیک السلام۔ دشمن نے ہمیں آپ کے ساتھ گھیر لیا۔ ہماری آرزو ہے کہ آپ کے سامنے قتل ہو جائیں۔ آپ دشمنوں سے بچاتے جائیں۔ ان کے زخم کو ہٹاتے جائیں۔ آپ نے کہا مرحبا بکما آؤ میرے قریب آ جاؤ۔ دونوں آپ کے قریب آ کر رجز پڑھ پڑھ کر شمشیر زنی کرنے لگے۔

سیف و مالک کی بے قراری

سیف بن حارث و مالک بن عبد دونوں آپس میں بنی عم تھے ماں دونوں کی ایک تھیں۔ یہ دونوں جابری نوجوان روتے ہوئے آپ کے پاس آئے۔ آپ نے کہا بچو کیوں روتے ہو واللہ میں تو جانتا ہوں اب تھوڑی ہی دیر میں تم خوش ہو جاؤ گے۔ انہوں نے جواب دیا ہم آپ پر فدا ہو جائیں۔ اپنے لیے ہم نہیں روتے۔ آپ کے حال پر ہمیں رونا آتا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ زغہ میں ہیں اور ہم آپ کو بچا نہیں سکتے۔ آپ نے جواب دیا میری حالت پر محزون ہونے کی جزا میرے ساتھ ہمدردی کرنے کا عوض اسے فرزند دحق تعالیٰ تمہارے ساتھ کرے۔ جیسا ثواب کہ نیک بندوں کو وہ دیتا ہے۔

حنظلہ بن اسعد کا اپنے قبیلہ سے خطاب

اسی اثنار میں حنظلہ بن اسعد شبامی آپ کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے پکار کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کہنے لگے۔ یا قوم انی اخاف علیکم مثل یوم الاحزاب مثل دأب قوم نوح وعاد وثمود والذین من بعدھم۔ وما اللہ یرید ظلما للعباد ویا قوم انی اخاف علیکم یوم التناد۔ یوم تولون مدبرین مالکم من اللہ من عاصم ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد یا قوم لا تقتلوا حسینا فیسحتکم اللہ بعذاب۔ وقد خاب من افترٰی یعنی اے میری قوم والو مجھے ڈر ہے کہ تم لوگوں پر جنگ احزاب کا سا عذاب نازل ہوگا۔ جیسا کہ قوم نوح وعاد وثمود پر اور ان کے بعد والوں پر نازل ہوا۔ اور خدا بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ اے میری قوم کے لوگو مجھے تمہارے لیے روز قیامت کا ڈر ہے۔ جس روز کہ تم پیٹھ پھیرے ہوئے بھاگتے پھرو گے اور خدا کی طرف سے تمہارا کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔ اور سنو جسے خدا گمراہ کرتا ہے اسے کوئی راہ پر لگانے والا نہیں ملتا۔ اے میری قوم کے لوگو حسینؓ کو نہ قتل کرو کہ خدا عذاب نازل کر کے تم کو تباہ نہ کر دے اور سنو جس نے خدا پر بہتان گیا وہ نامراد رہے۔

حنظلہ بن اسعد کی شہادت

حنظلہ کا یہ کلام سن کر آپ نے کہا رحمک اللہ ابن اسعد یہ لوگ تو اسی وقت سے سزاوار عذاب ہو چکے جب تم نے ان کو حق کی طرف بلایا اور انہوں نے تمہارے قول کو رد کر دیا تمہارا اور تمہارے اصحاب کا خون بہانے کو آمادہ ہو گئے۔ اور اب تو یہ لوگ تمہارے برادران صالح کو بھی قتل کر چکے۔ حنظلہ نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں آپ نے سچ فرمایا۔ آپ مجھ سے افضل ہیں لہٰذا اس منصب کے احق ہیں کیا ابھی ہم اپنے بھائیوں سے ملنے کو نہ جائیں۔ آپ نے اجازت دی کہ جاؤ دار البقا کی طرف جو دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔ حنظلہ نے کہا السلام علیکم ابا عبداللہ خدا آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر صلوٰت بھیجے اور ہم کو آپ کی بہشت میں ملائے۔ آپ نے یہ سن کر دو بار آمین کہی حنظلہ آگے بڑھے شمشیر زنی کرتے رہے یہاں تک کہ قتل ہو گئے۔

سیف و مالک کی شہادت

حنظلہ کے بعد دونوں نوجوان جابری آگے بڑھے مڑ مڑ کر آپ سے کہتے جاتے تھے۔ السلام علیکم یا ابن رسول اللہ آپ نے ان دونوں کے جواب میں کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ ان دونوں نے قتال کیا اور قتل ہو گئے۔

شوذب کی شہادت

عابس بن ابی شبیب شاکری اپنے غلام آزاد شوذب کو ساتھ لیے ہوئے آگے۔ شوذب سے پوچھا کہ کیا ارادہ ہے اس نے کہا ارادہ کیا ہے بنت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کے فرزند کی طرف سے میں بھی آپ کے ساتھ شریک ہو کر قتال کروں گا اور قتل ہو جاؤں گا۔ عابس نے کہا مجھے تجھ سے یہی امید تھی۔ پھر اگر جینا نہیں منظور ہے تو ابا عبداللہ کے سامنے جا کر تجھے رخصت کروں۔ اگر اس وقت تجھ سے بڑھ کر میرا کوئی عزیز ہوتا تو میری خوشی یہ تھی کہ پہلے اسے بھیجتا اور میں اسے رخصت کرتا۔ آج کا دن وہ دن ہے کہ جتنا ہم سے ہو سکے ثواب لوٹ لیں۔ کیوں آج کے بعد عمل خیر کا موقع نہیں پھر روز حساب آنے والا ہے۔ شوذب نے حسینؓ کو جا کر سلام کیا لوٹنے کو نکلا اور یہاں تک جنگ کی کہ قتل ہو گیا۔

عابس بن ابی شبیب کی شجاعت و شہادت

عابس بن ابی شبیب نے اب آپ سے یہ عرض کیا کیا ابا عبداللہ آپ سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی قریب یا بعید مجھے عزیز نہیں ہے اگر اپنی جان دینے سے اور خون بہانے سے بڑھ کر کوئی ایسی بات ہوتی کہ میں آپ کو مصیبت سے اور قتل سے بچا سکتا تو میں وہ بھی کر گذرتا السلام علیک یا ابا عبداللہ میں خدا کو گواہ کرتا ہوں کہ آپ اور آپ کے پدر بزرگوار کی ہدایت پر میں قائم ہوں یہ کہہ کر تلوار کھینچے ہوئے دشمنوں کی طرف چلے ان کی پیشانی پر ایک زخم کا نشان بھی تھا۔ ربیع بن تمیم نے ان کو آتے ہوئے دیکھ کر پہچان لیا یہ اور معرکوں میں بھی ان کو دیکھ چکا تھا۔ یہ بہت بڑے بہادر تھے۔ ربیع نے لوگوں سے کہا۔ یہ شیر میدان دغا ہے۔ یہ عابس بن ابی شبیب ہے تم میں سے کوئی ایک شخص اس سے لڑنے کو ہرگز نہ جائے۔ عابس نے پکارنا شروع کیا کیا ایک کے مقابل میں کوئی ایک نہ نکلے گا۔ ابن سعد نے حکم دیا کہ پتھر پھینک پھینک کر اس شخص کو چور کر دو۔ چاروں طرف سے پتھر آنے لگے۔ یہ دیکھ کر انہوں نے اپنی زرہ اور مغفر کو اتار ڈالا اور ان لوگوں پر حملہ کیا ربیع کہتا ہے واللہ یہ دو سو سے زیادہ آدمی تھے جو بھاگ کھڑے ہوئے۔ گرتے بھاگتے ہوئے پھر پلٹ پڑے ہر طرف سے حملہ کر دیا اور وہ قتل ہو گئے میں نے چند لوگوں کے ہاتھ میں ان کا سر دیکھا۔ یہ کہتا تھا میں نے قتل کیا وہ کہتا تھا میں نے قتل کیا ہے۔ سب کے سب ابن سعد کے پاس آئے۔ اس نے کہا کیوں جھگڑتے ہو۔ اس شخص کو ایک برچھی نے قتل نہیں کیا ہے یہ کہہ کر ان کا جھگڑا چکایا۔

ضحاک بن عبداللہ مشرقی

ضحاک بن عبداللہ مشرقی نے جب دیکھا کہ انصار حسینؓ کام آ گئے اور اب آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر دشمنوں کو دسترس حاصل ہو گئی ہے۔ اور سوید بن عمرو خثعمی و بشیر بن عمرو حضرمی کے سوا اللہ میں کوئی باقی نہ رہا تو ان نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ سے کہا۔ یا ابن رسول اللہ میں نے جو بات آپ سے کہی تھی وہ آپ کو معلوم ہے۔ میں نے یہی کہا تھا کہ جب تک کسی شخص کو آپ کی طرف سے قتال کرتے ہوئے دیکھوں گا میں بھی قتال کئے جاؤں گا۔ جب دیکھوں گا اب کوئی لڑنے والا نہیں رہا تو میں بھی چلا جاؤں گا۔ اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ اچھا چلے جانا۔ آپ نے جواب دیا تو سچ کہتا ہے۔ مگر اب کیوں کر جا سکتا ہے۔ اگر جا سکتا ہے تو نکل جا۔ یہ سن کر ضحاک ..... اپنے گھوڑی کے پاس آیا۔ اس نے جب دیکھا کہ انصار کے گھوڑوں کو دشمن پے کر رہے ہیں تو اپنی گھوڑی کو اپنے رفیقوں کے ایک خیمہ میں جو سب کے بیچ میں تھا چھپا دیا تھا۔ اور خود پیادہ جنگ میں مشغول تھا۔ اس نے اس دن دو شخصوں کو قتل کیا تھا اور ایک کا ہاتھ اڑا دیا تھا۔ آپ نے اس کے لیے دعا کی تھی۔ کہ تیرا ہاتھ کبھی شل نہ ہو۔ خدا تیرے ہاتھ کو نہ قطع کرے۔

ضحاک کو میدانِ جنگ سے جانے کی اجازت

غرض جب اسے اجازت مل گئی تو اس نے خیمہ سے گھوڑی کو نکالا اور اس کی پیٹھ پر جا بیٹھا۔ کوڑا مارا۔ گھوڑی نے سموں پر بوجھ دیا تھا کہ اس نے لوگوں کے انبوہ پر اسے ڈال دیا۔ سب نے راستہ دے دیا۔ ان میں سے پندرہ شخصوں نے اس کا تعاقب کیا۔ شط فرات پر ایک قریہ شقیہ قریب واقع تھا وہاں تک یہ جا پہنچا۔ یہ لوگ بھی اس کے قریب پہنچ گئے تھے۔ اب اس نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا۔ کثیر بن عبداللہ شعبی اور ایوب بن مشرح خیوانی اور قیس بن عبداللہ صائدی نے اسے پہچان کر کہا۔ یہ تو ضحاک بن عبداللہ ہمارا ابن عم ہے خدا کے واسطے اس پر ہاتھ نہ ڈالو۔ ان لوگوں میں تین شخص بنی تمیم سے تھے پکار اٹھے واللہ ہم تو اپنے بھائیوں اور اپنے ساتھ والوں کا کہنا کریں گے۔ ان کے ابن عم پر ہاتھ نہ ڈالیں گے۔ جب ان تینوں تمیموں نے ان تین شخصوں کے ساتھ اتفاق کیا تو اور لوگ بھی اس کے تعاقب سے باز آئے۔ اس طرح خدا نے اسے بچا لیا۔

یزید بن زیاد کا رجز و شہادت

روایت ہے بنی بہدلہ میں سے ابو شعثاء یزید بن زیاد حسین کے سامنے آ کر دونوں زانوں کو ٹیک کر کھڑے ہو گئے اور ہر تیر دشمنوں کو [illegible] سے پانچ تیر عطا ہو گئے یہ شخص قدر انداز تھے۔ جب تیر [illegible] یعنی میں بنی بہدلہ سے ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو لوگ کہ شہ سوار لشکر ہیں۔ حسین کہتے جاتے تھے۔ بار خدایا ان کے نشانہ کو صائب اور بہشت انہیں نصیب کر۔ سب تیر لگا چکے تو اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور کہا پانچ تیروں کے سوا میرا کوئی تیر خطا نہیں ہوا۔ اور مجھے یقین ہے کہ پانچ شخصوں کو میں نے قتل کیا۔" انصار میں سے جو لوگ پہلے ہی قتل ہو گئے یہ بھی ان میں سے ہیں۔ ان کے رجز کا یہ مضمون تھا۔ کہ میرا نام یزید ہے۔ میرے باپ کا نام مہاجر۔ میں شیر بیشہ شجاعت ہوں۔ خداوندا میں حسین کا ناصر ہوں اور ابن سعد کا ساتھ میں نے چھوڑ دیا اور اس سے دوری اختیار کی۔" پہلے یہ ابن سعد کے لشکر میں تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حسین نے جتنی شرطیں پیش کیں وہ سب رد کی گئیں۔ تو انصار حسین میں آ کر مل گئے اور مشغول قتال رہے یہاں تک کہ قتل ہو گئے۔

عمر بن خالد، سعد اور جابر بن حارث کی شہادت

آپ کے انصار میں سے عمر بن خالد صیداوی اور ان کے غلام آزاد سعد اور جابر بن حارث سلمانی اور مجمع بن عبداللہ عائذی نے لڑائی شروع ہوتے ہی حملہ کر دیا تھا۔ تلواریں کھینچے ہوئے دشمنوں کے انبوہ میں در آئے۔ جب لڑتے ہوئے دور تک نکل گئے۔ تو بھاگے ہوئے پلٹ پڑے لوگ انہیں گھیرنے لگے۔ اور ان کے اصحاب کے اور ان کے درمیان حائل ہو گئے۔ یہ دیکھ کر عباس بن علی نے حملہ کیا اور ان لوگوں کو نرغہ سے نکال لائے۔ سب زخمی ہو گئے تھے۔ دشمنوں کو قریب آتے دیکھ کر پھر تلواریں کھینچ کھینچ کر جا پڑے۔ اور اور ایک ہی جگہ لڑتے لڑتے سب قتل ہو گئے۔ یہ واقعہ شروع جنگ میں ہوا۔

آپ کے انصار میں سے بس سوید بن عمرو خثعمی باقی ہے اور وہ آپ کے ساتھ تھے۔

علی اکبر بن حسینؓ کی شہادت

اولاد ابوطالب میں سب سے پہلے علی اکبر ابن حسین قتل ہوئے۔ والدہ لیلیٰ بنت ابو مرہ ثقفی تھیں۔ یہ دشمنوں پر حملہ کرنے لگے اور بار بار اس مضمون کا رجز پڑھنے لگے "میرا نام علی بن حسین ہے بہت کعبہ ہم لوگ رسول اللہ سے قریب تر ہیں۔ واللہ پسر ابن سمیہ کے حکم کو ہم نہ مانیں گے" مرہ بن منقذ عبدی نے ان کی طرف دیکھ کر کہا یہ جوان میری طرف سے اسی طرح لڑتا ہوا اور یہی کلمہ کہتا ہوا گذرے اور میں اس کے ماتم میں اس کے باپ کو نہ رولاؤں تو سارے عرب کی پھٹکار مجھ پر ہو۔ علی اکبر شمشیر زنی کرتے ہوئے اس کی طرف گذرے۔ مرہ نے سامنے آ کر انہیں برچھی ماری وہ گرے۔ دشمنوں نے گھیر لیا تلواریں مار مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمید بن مسلم کا بیان

حمید بن مسلم کہتا ہے میں نے اپنے کان سے سنا کہ حسین کہہ رہے ہیں۔ خدا ان لوگوں کو قتل کرے اے فرزند جنہوں نے تجھے قتل کیا۔ خدا پر اور رسول کی آبروریزی پر کسی قدر دان کی جرأت بڑھی ہوئی ہے۔ بس تیرے بعد دنیا پر خاک ہے میں نے دیکھا ایک بی بی دوڑ کر نکل آئیں۔ یہ معلوم ہوا کہ آفتاب نے طلوع کیا۔ پکار رہی تھیں۔ اے بھیا اے میرے بھتیجے میں نے لوگوں سے پوچھا تو یہ معلوم ہوا کہ زینب بنت فاطمہ بنت رسول اللہ ہیں۔ وہ آئیں اور علی اکبر کی لاش پر گر پڑیں۔ یہ دیکھ کر حسین ان کا ہاتھ تھامے ہوئے خیمہ میں ان کو لے گئے اور لڑکوں کو ساتھ لے کر لاش پر آئے۔ حکم دیا کہ بھائی کی لاش کو اٹھاؤ۔ لڑکے لاش کو مقتل سے اٹھا لے گئے جس خیمہ کے سامنے میدان کارزار تھا وہیں لاش کو لٹا دیا۔ مسلم بن عقیل کے فرزند عبداللہ کو عمرو بن صبیح صدائی نے تیر مارا۔ عبداللہ نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ لیا کہ سر کو تیر سے بچائیں۔ تیر ہاتھ کو چھیدتا ہوا ماتھے تک پہنچ گیا۔ اب یہ ہاتھ کو ذرا جنبش نہ دے سکتے تھے۔ پھر اس نے ہٹ کر دوسرا تیر ان کے قلب پر مارا۔

عون و محمد کی شہادت

اب چار طرف سے دشمنوں کا ہجوم ہو گیا۔ عبداللہ بن قطبہ طائی نے عون بن عبداللہ بن جعفر پر حملہ کر کے انہیں قتل کیا۔ عامر بن نہشل نے عون کے بھائی محمد پر حملہ کر کے قتل کیا۔

عبدالرحمٰن و جعفر پسران عقیل کی شہادت

عثمان بن خالد جہنی اور بشر بن سوط ہمدانی عبدالرحمٰن بن عقیل پر جا پڑے دونوں نے مل کر انہیں قتل کیا عبداللہ بن عزرہ خثعمی نے جعفر ابن عقیل کو تیر مار کر قتل کیا۔

قاسم بن حسنؓ کی شہادت

حمید بن مسلم نے ایک طفل کو دیکھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہاتھ میں تلوار لیے ہوئے معرکہ کی طرف بڑھا کہتا ہے اس کے گلے میں کرتا تھا۔ پاؤں میں پائے جامہ۔ اور مجھے خوب یاد ہے کہ ان کی نعلین میں سے بائیں پاؤں کے جوتے کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا ان کو دیکھ کر عمرو بن سعید ازدی مجھ سے کہنے لگا اسے تو واللہ میں قتل کروں گا۔ میں نے کہا سبحان اللہ اس کے قتل کرنے سے تجھے کیا مقصود ہے۔ انصار حسینؓ میں سے یہ لوگ جن کو تم نے گھیر لیا ہے بس ان کا قتل ہو جانا تجھے کافی ہے۔ اس نے جواب دیا واللہ اسے تو میں قتل کروں گا۔ یہ کہہ کر اس نے حملہ کیا اور ان کے سر پر تلوار مار کر پلٹا۔ وہ طفل منہ کے بل گر پڑا۔ چچا چچا کہہ کر پکارا۔ یہ سن کر حسینؓ اس طرح جھپٹ کر آئے جیسے شاہین آتا ہے اور شیر غضب ناک کی طرح آپ نے حملہ کیا عمرو کو تلوار ماری اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلوار کو ہاتھ پر روکا۔ ہاتھ اس کا کہنی کے پاس سے جدا ہو گیا وہ چلایا اور وہاں سے ہٹ گیا۔ اہل کوفہ کے سوار دوڑے کہ اس کو حسینؓ کے ہاتھ سے بچا کر لے جائیں۔ گھوڑے اس کی طرف چلے ان کے قدم اٹھ گئے۔ سواروں کو لیے ہوئے اس کو پائمال کرتے گزر گئے آخر میں وہ مر گیا۔

قاسم کی شہادت پر حضرت حسینؓ کا اضطراب

غبار فرو ہوا تو دیکھا حسینؓ اس طفل کے سرہانے کھڑے ہوئے ہیں وہ ایڑیاں رگڑ رہا ہے آپ یہ کہہ رہے ہیں خدا سمجھے ان لوگوں سے جنہوں نے تجھے قتل کیا۔ جن سے قیامت کے دن تیرے جد بزرگوار تیرے خون کا دعوے کریں گے۔ واللہ چچا پر یہ امر شاق ہے کہ تو پکارے وہ جواب نہ دے سکے جواب دے بھی تو اس سے تجھے کچھ نفع نہ ہو۔ واللہ تیرے چچا کے دشمن بہت ہیں مددگار کم رہ گئے۔ پھر آپ نے ان لوگوں کو گود میں اٹھا لیا۔ میں نے دیکھا کہ حسینؓ ان کو سینہ سے لگائے ہوئے تھے۔ دونوں پاؤں ان کے زمین پر گھسٹتے ہوئے جا رہے تھے میں اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ انہوں نے گود میں کیوں اٹھا لیا۔ دیکھا کہ ان کی لاش کو اپنے فرزند علی اکبر کے پہلو میں اور جو لوگ ان کے خاندان کے گرداگرد قتل ہوئے تھے ان کی لاشوں میں لٹا دیا میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ طفل کون ہے معلوم ہوا کہ یہ قاسم بن حسن ہے۔

حضرت حسینؓ پر ابن نسیر کندی کا حملہ

حسینؓ اس دن پہروں اس حالت میں رہے کہ جو شخص آپ کی طرف بڑھتا تھا آپ کے قریب پہنچ کر واپس چلا آتا تھا۔ آپ کے قتل کرنے اور اس گناہ عظیم کے سر پر لینے سے جھجک جاتا تھا۔ اس اثناء میں مالک بن نسیر کندی نے آپ کے سر پر تلوار ماری۔ کلاہ برنس آپ پہنے ہوئے تھے۔ تلوار برنس کو کاٹتی ہوئی سر تک پہنچ گئی زخم کے خون سے ٹوپی لبریز ہو گئی آپ نے کہا تجھے اس ضرب کا نفع کھانا پینا نصیب نہ ہو خدا تیرا حشر ظالموں کے ساتھ کرے۔ یہ کہہ کر آپ نے ٹوپی کو اتار ڈالا ایک اور ٹوپی منگوا کر پہنی اور عمامہ باندھ لیا۔ اس وقت آپ خستہ و زمین گیر ہو گئے تھے۔ کندی نے آکر ٹوپی اٹھا لی یہ ٹوپی خز کی تھی جب اس کے بعد یہ اپنی زوجہ ام عبداللہ بنت حر کے یہاں گیا۔ ٹوپی کا خون دھونے بیٹھا۔ عورت نے کہا ہائے بنت رسول اللہ کے فرزند کی ٹوپی لوٹ کر تو میرے گھر میں لایا ہے۔ لے جا اسے یہاں سے لوگ کہتے ہیں سخت محتاجی میں وہ مبتلا رہا اور اسی حالت میں مر گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن حسینؓ کی شہادت

آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بچہ کو آپ کے پاس کوئی لے آیا آپ نے اسے گود میں بٹھالیا یہ بچہ عبداللہ بن حسینؓ تھا بنو اسد میں سے ایک شخص نے تیر مارا بچہ زخمی ہو گیا۔ حسینؓ نے اس کے زخم میں چلو لگا دیا دونوں چلو لہو سے بھر گئے تو زمین پر اس خون کو پھینک دیا۔ اس کے بعد کہا۔ بار خدایا تو نے آسمان سے ہمارے لیے اگر نصرت نہیں نازل کی تو جو اس سے بہتر ہے وہ ہم کو دے۔ اور ان ظالموں سے ہمارا انتقام لے۔ ابن عقبہ غنوی نے ابوبکر بن حسنؓ کو تیر مار کر قتل کیا۔ اسی خاندان کے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

وعند حسین قطرۃ من دمائنا وفی اسد اخری تعد وتذکر

یعنی ہمارے خون کی ایک بوند حسینؓ غنی کی گردن پر اور دوسری بوند بنی اسد کی گردن پر ہے جس کا ذکر ہوتا رہے گا۔

عبداللہ و جعفر و عثمان پسران علیؓ کی شہادت

کہتے ہیں کہ عباس بن علیؓ نے عبداللہ و جعفر و عثمان سے کہا میرے ماں جائے بھائیو تم مجھ سے پہلے ہی جہاد کر لیں تمہارا وارث ہو جاؤں۔ تمہارے تو کوئی اولاد نہیں ہے وہ اس حکم کو بجا لائے ان سے پہلے ہی قتل ہو گئے۔ عبداللہ بن علی کو ہانی حضرمی نے قتل کیا۔ ان کو قتل کر کے پھر اس نے جعفر بن علی پر حملہ کیا انہیں قتل کر کے سر ان کا لیے ہوئے آیا۔ عثمان بن علی کو خولی بن یزید اصبحی نے تیر مارا اور بنو دارم کے ایک شخص نے ان پر حملہ کر کے انہیں قتل کیا اور سر ان کا کاٹ لایا۔ پھر ایک مرد دارمی نے محمد بن علی کو تیر مار کر قتل کیا اور ان کا سر لے آیا۔

ہانی حضرمی کا بیان

ہانی حضرمی کہتا ہے قتل حسینؓ کے روز میں بھی موجود تھا۔ دس سواروں میں سے میں بھی ایک سوار تھا۔ گھوڑے چاروں طرف دوڑ رہے تھے۔ میں نے واللہ ایک لڑکے کو دیکھا کہ خیمہ کی ایک لکڑی ہاتھ میں لیے ہوئے نکل آیا۔ کرتا پائے جامہ پہنے ہوئے تھا۔ ڈرتا ہوا کبھی داہنی طرف دیکھتا تھا کبھی بائیں جانب۔ اس کے کانوں میں بندے تھے۔ جب ادھر ادھر دوڑتا تھا تو بندوں کے ہلنے کی تصویر میری آنکھوں میں اس وقت تک پھر رہی ہے ایک شخص گھوڑے کو ایڑ کرتا ہوا بڑھا اس طفل کے قریب آ کر گھوڑے سے جھکا اسے لکڑی سے مارنے لگا۔ اصل میں یہ حرکت خود ہانی حضرمی نے کی تھی اپنا نام چھپاتا تھا کہ لوگ خائف ہوں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسینؓ پر پیاس کا غلبہ

پیاس کی شدت جب ہوئی تو آپ پانی کی طرف آئے۔ حصین بن تمیم نے آپ کو تیر مارا وہ دانہ پر آ کر لگا۔ آپ خون کو منہ سے لیتے جاتے تھے اور آسمان کی طرف پھینکتے جاتے تھے۔ اس کے بعد خدا کا شکر بجا لائے اور محمد ثنا کی۔ پھر دونوں ہاتھوں کو ملا کر کہا "اللھم احصھم عددا واقتلھم بددا ولا تذر علی وجہ الارض منھم احدا" یعنی خدا وندا ان سے گن گن کر بدلہ لے ان کو چن چن کر قتل کر ان میں سے کسی کو روئے زمین پر نہ چھوڑ۔

حضرت حسینؓ کی ابانی کو بددعا

ایک روایت یہ ہے کہ آپ کے لشکر پر جب دشمنوں نے غلبہ حاصل کر لیا تو آپ مناۃ پر سوار ہوئے فرات کی طرف رخ کیا۔ بنی ابان میں سے ایک شخص نے پکار کر کہا۔ ارے ندی کے اندان کے درمیان سائل ہو جاؤ کہیں ان کے شیعہ کمک کو نہ دوڑیں۔ آپ نے گھوڑے کو تازیانہ مارا تھا کہ لوگ پیچھے ہٹ گئے آپ کے اور فرات کے بیچ میں حائل ہو گئے۔ آپ نے اس ابانی کے حق میں بددعا کی کہ خدا وندا اسے تشنگی میں مبتلا کر۔ ابانی نے تیر مارا کہ آپ کی ٹھوڑی کے نیچے پیوست ہو گیا۔ اس تیر کو آپ نے کھینچ کر زخم میں دونوں چلو لگا دیئے۔ خون دونوں چلوؤں میں بھر گیا۔ آپ نے کہا خدا وندا تیرے پیغمبر کے نواسے کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے میں اس کی فریاد تجھی سے کرتا ہوں۔ بہت کم زمانہ گذرا تھا کہ خدا نے پانی کو پیاس میں مبتلا کیا۔ کسی طرح اس کی تشنگی بجھتی ہی نہ تھی۔ پانی ٹھنڈا کیا جاتا تھا اس میں شکر ڈالی جاتی تھی۔ دودھ کے قدحے بھرے ہوئے تھے پانی کے مشکے وہ پی کے جاتا تھا ارے پانی پلاؤ۔ پیاس مجھے مارے ڈالتی ہے۔ ایک مشکی یا ایک قدح جس سے سارا گھر چھک جائے اسے دیا جاتا تھا۔ ڈکار گا کے سب پی لیتا تھا۔ برتن سے منہ ہٹا کر خدا لیتا تھا کہ پھر پکارا ارے پانی پلاؤ پیاس مجھے مارے ڈالتی ہے۔ قاسم ابن اصبغ نے یہ تماشہ دیکھا تھا وہ کہتے ہیں۔ واللہ تھوڑے ہی دنوں میں اس کا پیٹ اس طرح تڑک گیا جیسے اونٹ کا پیٹ۔

شمر کی حسینیؓ چشموں پر پیش قدمی و واپسی

شمر ذی الجوشن کوفیوں میں سے کچھ سواروں کو ساتھ لے کر اس نہر کی طرف چلا جس پر حسینؓ کے عیال اور اسباب تھا۔ لوگ بڑھے اور آپ کے اور اس نہر کے درمیان حائل ہو گئے آپ نے یہ دیکھ کر کہا وائے ہو تم پر اگر تم لوگوں کا کوئی دین نہیں ہے قیامت کا تمہیں خوف نہیں ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو امور دنیا میں تو شرفا اور بھلے مانسوں کا طریق اختیار کرو۔ میرے گھر کو میرے عیال کو جاہلوں اور نالائقوں سے بچاؤ۔ شمر نے کہا اچھا اے ابن فاطمہ یہی ہوگا۔

شمر اور ابوالجنوب جعفی میں سخت کلامی

اب وہ پیادوں کو لیے ہوئے آپ کی طرف بڑھا۔ ان لوگوں میں ابوالجنوب جعفی اور قشعم بن عمرو جعفی اور صالح بن وہب یزنی اور سنان بن انس نخعی اور خولی بن یزید اصبحی تھے۔ شمر انہیں آپ کے قتل کرنے پر آمادہ کرنے لگا۔ ابوالجنوب کی طرف آیا۔ یہ سر سے پاؤں تک سلاح جنگی سجائے ہوئے تھا اس سے کہا حسینؓ کی طرف بڑھ۔ ابوالجنوب نے کہا خود کیوں نہیں بڑھتا کہا تو اور میرے ساتھ اور ایسا کلام جواب دیا کہ تو اور میرے ساتھ ایسا کلام۔ اس نے اسے سخت سست کہا۔ ابوالجنوب بہت دلیر تھا کہنے لگا واللہ تیری آنکھ کو برچھی کی نوک سے گھنگول ڈالوں گا۔ شمر یہ سن کر اس کے پاس سے سرک گیا۔ کہتا جاتا تھا واللہ مجھے موقع ملا تو تجھ سے سمجھوں گا۔

حضرت حسینؓ پر حملہ

اس کے بعد شمر پیادوں کو لیے ہوئے آپ کی طرف بڑھا۔ آپ حملہ کرتے تھے تو سب بھاگ جاتے تھے۔ اس کے بعد دشمنوں نے سب طرف سے آپ کو گھیر لیا۔ یہ دیکھ کر ایک لڑکا خیمے سے نکلا اور آپ کے پاس آنے لگا۔ آپ کی بہن زینب اس طفل کے پیچھے دوڑیں کہ اسے روکیں۔ آپ نے پکار کر کہا۔ زینب اسے روکو۔ طفل نے کہنا نہ مانا دوڑتا ہوا آپ کے پاس پہنچا۔ پہلو میں آکر کھڑا ہو گیا۔ بحر بن کعب نے آپ پر تلوار اٹھائی کہ وار کرے۔ بچہ نے کہا اے خبیث تو میرے چچا کو قتل کرتا ہے۔ اس نے آپ پر وار کیا۔ بچہ نے اس کی تلوار کو روکنے کو اپنا ہاتھ قلم ہو کر لٹک گیا۔ بس ایک قہمہ لگا رہ گیا تھا۔ بچہ اماں اماں کہہ کر چلایا تو حسینؓ نے اس کو سینہ سے لپٹا لیا کہا کہ اے میرے بھائی کے لخت جگر اس مصیبت پر صبر کر اسے اپنے حق میں بہتر سمجھ۔ خداوند تعالیٰ اب تجھ کو تیرے بزرگوں سے ملا دے گا۔ رسول اللہ اور علی ابن ابی طالب اور حمزہ اور جعفر اور حسنؓ بن علی رضی اللہ علیہم اجمعین کے پاس پہنچا دے گا۔ حمید بن مسلم کہتا ہے اس دن میں نے حسینؓ کو کہتے سنا۔ خداوندا ان لوگوں کو آسمان کی بارش سے زمین کی برکتوں سے محروم کر دے اگر تو انہیں کچھ مہلت دے تو ان میں تفرقہ ڈال دے ان کو فرقہ فرقہ کر کے متفرق کر دے۔ ان کے احکام کو ان سے کبھی راضی نہ ہونے دے۔ انہوں نے ہمیں بلایا تھا نصرت کرنے کو اور ہمیں پر حملہ کرنے کو دوڑ پڑے اور انہوں نے ہمیں قتل کیا۔ پھر جو پیادے جرم کئے ہوئے تھے آپ نے ان سے مقابلہ کیا۔ سب کے سب پسپا ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحر بن کعب کا انجام آپ کے انصار میں تین یا چار شخص باقی رہ گئے تو آپ نے ایک مضبوط پائجامہ روہیانی منگایا۔ جس کی بناوٹ میں روئی کے بڑے بڑے گولے دے رہے تھے۔ پھر اسے چاک کیا پھاڑ ڈالا۔ آپ کو اندیشہ یہ تھا کہ قتل کرنے کے بعد مجھے برہنہ نہ کر دیں۔ یہ دیکھ کر آپ کے بعض اصحاب نے کہا کہ اس کے نیچے جانگیہ بھی ہوتی تو اچھا تھا۔ کہا کہ وہ بہت ذلیل لباس ہے مجھے نہیں پہننا چاہیئے لیکن آپ کے قتل ہو جانے کے بعد بحر بن کعب نے اس پائجامہ کو اتار کر آپ کو برہنہ ڈال دیا۔ جب سے اس کے ہاتھ ایسے ہو گئے تھے کہ جاڑوں میں دونوں ہاتھوں سے پانی ٹپکا کرتا تھا اور گرمیوں میں لکڑی کی طرح سوکھ کر رہ جاتے تھے۔

حضرت حسینؓ کی شجاعت عبداللہ بن عمار پر لوگوں نے عتاب کیا کہ تو بھی قتل حسینؓ میں شریک تھا۔ عبداللہ نے کہا میں نے تو بنی ہاشم پر احسان کیا۔ پوچھا احسان کیا۔ پوچھا احسان تو نے کیا کیا۔ کہا میں نے برچھی تان کر حسینؓ پر حملہ کیا تھا ان کے قریب پہنچا اور واللہ میں چاہتا تو انہیں برچھی مار دیتا پھر میں ان کے پاس سے ہٹ آیا اور میں نے دل میں کہا میں کیوں انہیں قتل کروں کوئی قتل کرے تو کرے۔ میں نے دیکھا ان کے داہنے بائیں جو پیادے نرغہ کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے آپ پر حملہ کیا۔ آپ نے داہنی جانب کے پیادوں پر حملہ کر کے سب کو منتشر کر دیا۔ بائیں جانب کے پیادوں پر حملہ کر کے سب کو منتشر کر دیا۔ آپ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور خز کا قمیص گلے میں تھا۔ واللہ کسی ایسے بے کس اور بے بس کو جس کی اولاد و اہل بیت و انصار سب قتل ہو چکے ہوں۔ اس دل سے اور اس حواس سے اور اس جرأت سے لڑتے ہوئے میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ واللہ نہ ان سے پیشتر ان کا مثل دیکھنے میں آیا نہ ان کے بعد کہ ان کے داہنے یا بائیں لوگ اس طرح بھاگ رہے تھے جیسے گرگ کے حملہ کرنے سے بکریاں بھاگتی ہیں۔ اسی حالت میں ان کی بہن زینب بنت فاطمہ خیمہ سے نکل آئیں۔ واللہ ان کے کان کے بندے ہلتے ہوئے اب تک میری نگاہ میں ہیں کہہ رہی تھیں۔ ہائے آسمان زمین پر پھٹ نہیں پڑتا۔ ابن سعد اس وقت حسینؓ کے قریب آیا تو کہنے لگیں اے ابن سعد حسینؓ قتل ہو رہے ہیں اور تو دیکھ رہا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ابن سعد کے آنسو نکل آئے داڑھی تک بہتے ہوئے گئے اور اس نے زینب کی طرف سے منہ پھیر لیا۔

حمید بن مسلم کہتا ہے کہ آپ خز کا جبہ پہنے ہوئے تھے عمامہ باندھے ہوئے تھے دستار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خضاب کئے ہوئے تھے۔ پیدل ہو کر اس طرح قتال کر رہے تھے۔ جیسے کوئی سادات شہسوار فاصلہ سے خود کو بچاتا جائے۔ کمین گاہوں سے اپنا موقع ڈھونڈتا جائے سواروں پر حملہ کرتا جائے اور قتل ہونے سے پہلے آپ کو یہ کہتے میں نے سنا میرے قتل کرنے پر کیا تم آمادہ ہو۔ سن رکھو واللہ میرے بعد کسی ایسے بندہ کو بندگان خدا سے تم نہ قتل کرو گے۔ میں کے قتل پر میرے قتل سے زیادہ خدا ناراض ہو تم سے مجھے تو امید ہے واللہ کہ تمہیں ذلیل کر کے حق تعالیٰ مجھ پر کرم کرے گا۔ پھر میرا انتقام تم سے اس طرح لے گا کہ تم حیران ہو ہو جاؤ گے۔ تم نے مجھے قتل کیا تو کیا۔ واللہ تم لوگوں میں خدا آپس میں کشت وخون ڈلوا دے گا اور تمہارا خون کی ندیاں بہا دے گا۔ اور اس پر بھی بس نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ عذاب الیم کو تمہارے لیے چند در چند کر دے گا۔" اور بہت دیر تک آپ اسی حالت میں رہے۔

حضرت حسینؓ پر یورش لوگ قتل کرنا چاہتے تو ممکن تھا لیکن ایک کے پیچھے ایک چھپتا تھا..... یہ چاہتا تھا وہ اس کام کو کرے وہ چاہتا تھا یہ کرے۔ آخر شمر نے پکار کر کہا۔ وائے تم لوگوں پر اس شخص کے باب میں اب کیا انتظار ہے تمہیں ارے وائیں تمہاری تم کو روئیں اسے قتل کرو۔ اب ہر طرف سے آپ پر حملہ ہوا۔ زرعہ بن شریک تمیمی نے وار کیا دست و چپ کی ہتیلی پر اس کی ضرب پڑی۔ پھر سب ہٹ گئے اس وقت آپ اٹھتے تھے اور گر پڑتے تھے۔

شہادت حضرت حسینؓ پھر اسی حالت میں سنان بن انس نخعی نے آپ کو برچھی ماری۔ آپ گر پڑے تو اس نے خولی بن یزید اصبحی سے کہا کہ سر کاٹ لے خولی نے ارادہ کیا مگر اس سے یہ کام ہو نہ سکا کانپنے لگا۔ سنان بن انس نے کہا خدا تیرے بازوؤں کو توڑے۔ تیرے ہاتھوں کو قطع کرے۔ یہ کہہ کر وہ اتر کے آپ کی طرف بڑھا آپ کو ذبح کیا اور آپ کا سر کاٹ لیا اور خولی کو دے دیا ذبح ہونے سے پہلے بہت سی تلواریں بھی آپ پر پڑ چکی تھیں۔ سر جدا کرنے سے پہلے سنان بن انس کی یہ حالت تھی کہ جسے دیکھتا تھا کہ حسینؓ کے قریب آرہا ہے اس پر حملہ کر بیٹھتا تھا۔ اسے یہ ڈر تھا کہ مجھے ہٹا کر کہیں وہی سر نہ لے جائے۔

اہل بیت سے ناروا سلوک آپ جو لباس پہنے ہوئے تھے وہ بھی لٹ گیا۔ بحرین کعب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پا لیا۔ قیس بن اشعث نے چادر اتار لی جب سے اس کا نام قیس قطیفہ مشہور ہو گیا۔ یعنی چادر والا۔ اسود نے نعلین آپ کی اتار لیں۔ بنی نہشل کے ایک شخص نے تلوار نکال لی اس کے بعد وہ حبیب بن بدیل کے خاندان میں آ گئی۔ پھر یہ لوگ درس (زرہ جوشن) اور پوشاک اور اونٹوں کی طرف جھکے اور یہ سب چیزیں لوٹ لے گئے۔ پھر اہل حرم اور مال و متاع کے لوٹنے کو گئے۔ یہ حال تھا کہ ایک بی بی کے سر سے چادر کوئی اتارتا تھا دوسرا اس سے چھین کر لے جاتا تھا۔

معرکہ کربلا کے آخری شہید

آپ کے انصار میں سوید بن عمرو نہمیوں میں چور ہو کر کشتوں میں پڑے تھے۔ انہوں نے لوگوں کو کہتے سنا کہ حسینؓ قتل ہو گئے۔ ذرا چونکے تو دیکھا کہ تلوار ان کی کوئی لے گیا ہے مگر ایک چھری ان کے پاس موجود ہے اسی چھری سے کچھ دیر تک وہ لڑتے رہے۔ آخر عروہ بن بطار تغلبی اور زید بن رقاد جنبی نے مل کر انہیں قتل کیا اور یہ سب کے آخر میں قتل ہوئے۔

علی اصغر بن حسینؓ

حمید بن مسلم کہتا ہے میں علی اصغر بن حسینؓ کے پاس پہنچا۔ وہ فرش پر لیٹے ہوئے تھے اور بیمار تھے۔ شمر اپنے ساتھ کے پیادوں کو لیے ہوئے ادھر آیا۔ وہ کہتے جاتے تھے کیا اسے قتل نہ کریں؟ میں نے کہا سبحان اللہ تمہیں یہ نہیں چاہیئے کہ اطفال کو قتل کریں۔ یہ تو ابھی اطفال میں داخل ہیں۔ پھر جس کو میں ان کی طرف آتے دیکھتا تھا اسے ٹال دیتا تھا۔ آخر ابن سعد آیا فوج کو ہدایت کی اس نے کہا دیکھو عورتوں کے خیمہ میں ہرگز کوئی نہ جائے اور اس بیمار لڑکے سے کوئی تعرض نہ کرے اور جس نے ان کا اسباب کچھ لوٹا ہو وہ واپس کر دے لیکن کسی نے کوئی چیز بھی واپس نہیں کی۔ علی بن حسینؓ نے مجھ سے کہا اے شخص تجھے جزائے خیر ملے تیرے کہنے سے واللہ مجھ پر سے آفت ٹل گئی۔

سنان بن انس

لوگوں نے سنان بن انس سے کہا علیؓ کے فرزند رسول اللہ کے نواسے کو تو نے قتل کیا عرب میں سب سے بڑے مرتبہ والے شخص کو جو اس ارادہ سے آیا تھا کہ ان لوگوں کی سلطنت کو زائل کر دے تو نے قتل کیا۔ امیروں کے پاس جا اور صلہ ان سے مانگ۔ اگر وہ قتل حسینؓ کے صلہ میں اپنے خزانے تجھے عطا کر دیں تو بھی وہ کم ہیں۔ سنان یہ سن کر گھوڑے پر سوار ہوا۔ تھا بڑا دلیر اور شعر بھی کہتا تھا اور کچھ اسے شک بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ وہ ابن سعد کے سراپردہ کی طرف آیا۔ دروازہ پر کھڑا ہوا۔ اور پکار پکار کر یہ دو شعر پڑھے (مفہوم)

میرے اونٹوں کو چاندی سونے سے لاد دے
میں نے بادشاہ بلد مرتبہ کو قتل کیا
جو شخص ماں باپ کی طرف سے بہترین خلق ہے
اور نسب میں سب سے بہتر ہے میں نے اسے قتل کیا

ابن سعد نے کہا میں اس بات کا گواہ ہوں کہ تو دیوانہ ہے۔ کبھی تو ہوش میں آیا ہی نہیں" اسے میرے پاس کوئی لے آئے" جب اسے ابن سعد کے سامنے لے کر گئے۔ تو اس نے ایک لکڑی اسے ماری اور کہا۔ اور دیوانے یہ کلمہ تفہیان سے نکالتا ہے۔ واللہ اگر ابن زیاد سنتا تیری گردن مارتا۔

عقبہ بن سمعان اور مرقع بن ثمامہ

پھر ابن سعد نے عقبہ بن سمعان کو گرفتار کیا۔ یہ شخص رباب بنت امراء القیس کلبیہ کا غلام آزاد تھا اور رباب سکینہ بنت حسینؓ کی والدہ تھیں۔ ابن سعد نے اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں ایک زر خرید غلام ہوں یہ سن کر ابن سعد نے اسے چھوڑ دیا۔ بس اس کے سوا ان لوگوں میں سے کوئی نہیں بچا۔ ہاں مرقع بن ثمامہ اسدی نے جس وقت اپنے تیر کمر اد یئے تھے اور دونوں زانو ٹیک کر تیر اگل رہا تھا کہ اس کے پاس کچھ لوگ اس کے خاندان کے آئے اس نے کہا تو ہمارے ساتھ آ تیرے لیے امان ہے یہ ان کے ساتھ ہو گیا جب ابن زیاد کے پاس ان لوگوں کو لے کر ابن سعد گیا۔ اور سب حال اس شخص کا بیان کیا تو ابن زیاد نے اس شخص کو موضع زارہ کی طرف شہر بدر کر دیا۔

حضرت حسینؓ کے جسم کی پامالی

اس کے بعد ابن سعد نے اپنے ساتھ والوں میں یہ منادی کی کون کون لوگ اپنے گھوڑوں سے حسینؓ کو پامال کریں گے" یہ سن کر دس شخص نکلے ان میں اسحٰق بن حیوہ حضرمی بھی تھا جس نے آپ کا قمیص اتار لیا تھا۔ اور آخر مرد میں ہو گیا تھا اور ان لوگوں میں ہاجش بن مرثد حضرمی بھی تھا۔ یہ دسوں سوار آئے اور اپنے گھوڑوں سے حسینؓ کو پامال کیا۔ اس طرح کہ ان کے سینہ و پشت کو چور چور کر دیا۔ اس کے بعد ہی ہاجش کو ایک تیر کہیں سے آ کے لگا وہ ابھی میدان قتال میں موجود تھا تیر اس کے قلب پر پڑا وہ مر گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہدائے کربلا حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں بہتر شخص قتل ہوئے۔ ان کے قتل ہونے کے ایک دن بعد مقام غاضریہ میں جو بنی اسد کے لوگ رہتے تھے انہوں نے ان لوگوں کو دفن کیا ابن سعد کے اصحاب میں سے اٹھاسی شخص قتل ہوئے۔ اور زخمی ان کے علاوہ تھے ابن سعد نے اپنے اصحاب کی لاشوں پر نماز پڑھی اور دفن کیا۔

سر حسینؓ کی روانگی کوفہ حسینؓ کے قتل ہوتے ہی ان کے سر کو اسی دن خولی کے ہاتھ حمید بن مسلم کو ساتھ کر کے ابن زیاد کے پاس روانہ کر دیا تھا۔ خولی سر کو لیے ہوئے ابن زیاد کے قصر کی طرف آیا۔ قصر کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔ یہ اپنے گھر چلا آیا۔ سر کو ایک طشت کے نیچے ٹھانک کر رکھ دیا۔ اس کی دو عورتیں تھیں ایک بنی اسد میں کی اور ایک حضرمی تھی اس کا نام نوار تھا۔ یہ رات اسی کے پاس رہنے کی تھی۔ جب وہ فرش عواب پر آیا تو نوار نے پوچھا کیا خبر ہے تو کیا سر لے کر آیا ہے۔ اس نے کہا تمام دنیا کی دولت تیرے پاس لے کر آیا ہوں۔ تیرے صحن میں حسینؓ کا سر لے کر آیا ہوں۔ نوار نے کہا تف ہے تجھ پر۔ لوگ سونا چاندی لے کر آئے اور تو رسول اللہ صلعم کے فرزند کا سر لایا ہے۔ واللہ میں اور تو دونوں ایک خیمہ میں اب کبھی نہ رہیں گے نوار یہ کہہ کر بستر سے اٹھی اور سیدھی اسی گھر میں گئی جہاں آپ کا سر رکھا ہوا تھا۔ اب اس نے زن اسدیہ کو بلا لیا۔ نوار بیٹھی ہوئی سر کو دیکھا کی۔ وہ کہتی ہے واللہ آسمان سے ایک نور کا عمود اس طشت تک تھا۔ میں برابر دیکھتی رہی اور سفید سفید پرندے اس کے گرد گرد اڑ رہے تھے۔ صبح ہوئی تو سر کو ابن زیاد کے پاس لے گیا۔

اہل بیت کی روانگی کوفہ ابن سعد نے اس دن وہیں مقام کیا دوسرے دن صبح کو حمید بن بکیر کو حکم دیا کہ لوگوں میں کوفہ کی طرف روانہ ہونے کی منادی کر دے وہ اپنے ساتھ آپ کی بیٹیوں کو اور بہنوں اور بچوں کو سوار کر کے لے چلا اور علی بن حسینؓ بیمار تھے۔ یہ بیبیاں جب آپ کی لاش اور آپ کے عزیزوں اور فرزندوں کی لاشوں کی طرف سے گذریں تو آہ و نالہ کرنے لگیں اور منہ پیٹنے لگیں۔ قرہ بن قیس تمیمی کہتا ہے میں گھوڑا بڑھا کر قریب گیا ان عورتوں کو میں نے دیکھا۔ میں نے ایسی عورتیں کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ واللہ آہوان صحرائی سے بڑھ کر حسین تھیں۔ مجھے خوب یاد ہے۔ زینب بنت فاطمہ کا یہ کہنا کبھی نہیں بھولوں گا جس وقت اپنے بھائی کی لاش پر پہنچیں تو کہتی تھیں وا محمداہ وا محمداہ ملائکہ آسمان کی صلوات آپ پر ہو۔ حسینؓ میدان میں پڑے ہوئے ہیں۔ خون میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ تمام اعضاء ٹکڑے ٹکڑے ہیں وا محمداہ آپ کی بیٹیاں بندی بنائی ہیں۔ آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی فدیت قتل کی گئی۔ ہوا ان کی لاش پر خاک پر خاک ڈال رہی ہے۔ یہ سن کر واللہ دوست دشمن سب رو دیئے۔ پھر باقی لاشوں کے سر جدا کئے گئے۔ شمر اور قیس بن اشعث و عمرو حجاج کے ساتھ بہتر سر روانہ کئے گئے۔ ان لوگوں نے ان سروں کو ابن زیاد کے پاس پہنچا دیا۔

سر حسینؓ سے ابن زیاد کی گستاخی

حمید بن مسلم کہتا ہے ابن سعد نے مجھے بلا کر اپنے اہل و عیال کے پاس بھیجا کہ ان کو خوش خبری سناؤں کہ اللہ نے اسے فتح دی اور عافیت سے گذری۔ میں جا کر سب کو اطلاع کر آیا۔ واپس آیا تو دیکھا ابن زیاد لوگوں سے ملنے کو دربار میں بیٹھا ہے اور تہنیت دینے کو لوگ آ رہے ہیں۔ ان لوگوں کو بھی اس نے اندر بلا لیا اور سب کو بھی اذن دیا۔ اندر جانے والوں کے ساتھ میں بھی چلا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حسینؓ کا سر اس کے سامنے رکھا ہے۔ ان کے دانتوں کو ایک ساعت تک وہ چھڑی سے کھٹکھٹاتا رہا۔ زید بن ارقم نے جب دیکھا کہ وہ چھڑی سے کھٹکھٹانا نہیں موقوف کرتا تو کہا۔ ان دانتوں پر سے ہٹا اس چھڑی کو اس وحدہٗ لاشریک کی قسم ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم کو میں نے دیکھا کہ اپنے ہونٹ ان دانتوں پر رکھ کر پیار کرتے تھے۔" یہ کہا اور وہ پیر مرد پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ ابن زیاد نے کہا خدا تجھے رلائے اگر تو پیر فرتوت نہ ہوتا جس کی عقل جاتی رہی ہے تو واللہ میں تیری گردن مارتا۔ زید یہ سن کر وہاں سے اٹھے اور چلے گئے ان کے چلے جانے کے بعد لوگوں میں اس بات کا چرچا ہو رہا تھا کہ زید بن ارقم نے واللہ ایسی بات کہی کہ ابن زیاد سن پاتا تو انہیں قتل کرتا۔ حمید نے پوچھا کیا بات انہوں نے کہی۔ کہا وہ ادھر سے یہ کہتے ہوئے گذرے "ملک عبد عبداً فاتخذھم تلدا" غلام نے غلام کو حاکم بنا دیا۔ اس نے تمام بندگان خدا کو اپنا خانہ زاد بنا لیا آج سے اے قوم عرب تم سب غلام ہو گئے۔ تم نے فرزند فاطمہ کو قتل کیا اور پسر مرجانہ کو اپنا حاکم بنا لیا۔ کہ وہ نیک لوگوں کو تم میں سے چن چن کر قتل کر رہا ہے۔ اور شریر لوگوں کو غلام بنا رہا ہے۔ تم نے ذلت کو گوارا کر لیا۔ جس نے ذلت کو گوارا کر لیا خدا مارے اس کو۔"

حضرت زینبؓ بنت فاطمہؓ

حسین کے سر کے ساتھ ان کے اہل و عیال ان کی بہنیں سب کے سب ابن زیاد کے سامنے لائے گئے۔ زینب بنت فاطمہؓ نے ذلیل سا لباس پہن لیا تھا۔ ہیئات اپنی بدل دی تھی۔ کنیزیں آپ کو گھیرے ہوئے تھیں۔ جب داخل ہوئیں تو آپ بیٹھ گئیں۔ ابن زیاد نے پوچھا یہ جو بیٹھی ہوئی ہے کون عورت ہے۔ آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ اس نے تین دفعہ پوچھا اور آپ نے ہر دفعہ جواب نہیں دیا۔ اب کے آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کسی کنیز نے کہا کہ یہ زینب بنت فاطمہ ہیں۔ ابن زیاد نے کہا شکر ہے خدا کا جس نے تم لوگوں کو رسوا کیا قتل کیا تمہاری کہانیوں کو جھوٹا کر دیا۔ آپ نے جواب دیا۔ شکر ہے خدا کا جس نے محمد صلعم کے سبب سے ہم کو عزت دی ہم کو طیب و طاہر کیا۔ تو نے کہا جو ایسا نہیں ہے رسوا وہ ہوتا ہے۔ جھوٹا وہ ہوتا ہے جو فاسق و فاجر ہو۔ ابن زیاد نے کہا۔ تم نے دیکھ لیا کہ تمہارے خاندان والوں سے خدا نے کیا سلوک کیا۔ کہا ان کے مقدر میں قتل ہونا تھا وہ اپنی قتل گاہ کی طرف چلے آئے اب تو بھی اور وہ لوگ بھی خدا کے سامنے جائیں گے۔ وہیں تم لوگ اپنے اپنے نزاع و خصومت کو پیش کرو گے۔ یہ سن کر ابن زیاد غضب ناک اور برافروختہ ہو گیا۔

حضرت زینبؓ اور ابن زیاد

عمرو بن حریث نے کہا خدا امیر کا بھلا کرے۔ یہ ایک عورت ہیں۔ کیا عورت کی کسی بات کا مواخذہ ہو سکتا ہے۔ کسی بات کا یا سخت زبانی کا عورت سے تو مواخذہ نہیں کیا جاتا۔ آپ آپ سے مخاطب ہو کر ابن زیاد نے کہا تمہارے خاندان کے سرکشوں اور نافرمانوں کی طرف سے خدا نے میرے دل کو ٹھنڈا کر دیا۔ یہ سن کر آپ رونے لگیں پھر کہا بخدا مردوں کو تو نے قتل کیا۔ خاندان کو میرے تو نے تباہ کر دیا۔ شاخوں کو تو نے قطع کیا۔ جڑ کو اکھاڑ ڈالا۔ اگر اسی سے تیرا دل ٹھنڈا ہو سکتا تھا تو بیشک تو نے ٹھنڈا کر لیا۔ کہنے لگا یہ عورت بڑی دلیر ہے۔ تمہارے باپ بھی تو شاعر اور بڑے دلیر تھے۔ آپ نے کہا عورت کو دلیری سے کیا واسطہ۔ میں کیا دلیری کروں گی جو منہ میں آگیا وہ میں نے کہہ دیا۔

امام زین العابدین کے قتل کا حکم

حمید بن مسلم کہتا ہے علی بن حسین کو جب ابن زیاد کے سامنے لائے ہیں۔ میں اس کے پاس ہی کھڑا ہوا تھا۔ پوچھا اس نے تمہارا نام کیا ہے۔ کہا میں علی بن الحسین ہوں۔ کہا علی بن حسینؓ کو خدا نے کیا قتل نہیں کیا۔ آپ نے جواب نہیں دیا کہنے لگا جواب کیوں نہیں دیتے۔ آپ نے کہا میرے بھائی بھی علی بن حسینؓ کہلاتے تھے۔ انہیں لوگوں نے قتل کیا۔ کہنے لگا۔ نہیں خدا نے انہیں قتل کیا۔ آپ نے اس کا جواب نہیں دیا۔ کہنے لگے جواب کیوں نہیں دیتے آپ نے کہا

یعنی جن کے موت کا وقت آتا

ہے خدا ہی ان کو وفات دیتا ہے۔ بے حکم خدا کے کوئی شخص مر نہیں سکتا۔ ابن زیاد نے کہا واللہ تم بھی انہیں لوگوں میں ہو۔ ذرا دیکھنا یہ بالغ ہیں۔ واللہ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ مردوں میں داخل ہو چکے ہیں۔ مری بن معاذ نے آپ کو برہنہ کر کے دیکھا اور کہا کہ بالغ ہیں۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کر دو۔

حضرت زینبؓ کی شدید مخالفت

اس پر علی بن حسینؓ نے پوچھا ان عورتوں کی حفاظت کے لیے تم کس کو مقرر کرو گے؟ ان کی پھوپھی زینبؓ ان سے لپٹ گئیں اور کہنے لگیں اے ابن زیاد ہم لوگوں پر جو مصیبت گذر چکی اس پر بس کر۔ کیا ہم لوگوں کا خون بہانے سے ابھی تجھے سیری نہیں ہوئی۔ کیا ہم میں سے کسی کو تو نے باقی رکھا ہے؟" یہ کہہ کر بھتیجے کے گلے میں باہیں ڈال دیں اور کہا اے ابن زیاد میں تجھے خدا کا واسطہ دیتی ہوں اگر تو مومن ہے تو اس کے ساتھ مجھے بھی قتل کر۔ علی بن حسینؓ نے کہا اے ابن زیاد اگر تجھ میں اور ان لوگوں میں قرابت ہے تو کسی پرہیزگار شخص کو ان عورتوں کے ساتھ روانہ کر نا جو مسلمانوں کی طرح ان کے ساتھ رہے۔ ابن زیاد دیر تک ان بی بی کی طرف دیکھتا رہا پھر لوگوں کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔ اس خون کے جوش پر تعجب ہوتا ہے۔ واللہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو یہ آرزو ہے کہ اس لڑکے کو اگر میں قتل کر دوں تو اس کے ساتھ ان کو بھی قتل کر دوں۔ اچھا لڑکے کو چھوڑ دو۔ جاؤ اپنے گھر کی عورتوں کے ساتھ تمہیں جاؤ۔"

مسجد کوفہ میں اعلان فتح

ابن زیاد جب قصر میں داخل ہوا اور سب لوگ بھی آ گئے تو الصلاۃ جامعۃ کی ندا ہوئی۔ یعنی نماز کے بعد دربار عام ہوگا۔ غرض بڑی مسجد میں لوگ جمع ہو گئے۔ ابن زیاد منبر پر گیا اور کہا شکر ہے خدا کا جس نے حق کو اہل حق کو قوی کیا اور امیر المومنین یزید بن معاویہ رضؓ کی اور ان کے گروہ والوں کی نصرت کی اور کذاب بن کذاب حسینؓ بن علیؓ کو اور ان کے گروہ کے لوگوں کو قتل کیا۔"

عبداللہ بن عفیف ازدی

ابن زیاد ابھی اس گفتگو سے فارغ نہ ہونے پایا تھا کہ عبداللہ بن عفیف ازدی اٹھ کر اس کی طرف دوڑے۔ یہ شخص علی کرم اللہ وجہہ کے گروہ کے تھے بائیں آنکھ ان کی جنگ جمل میں جاتی رہی تھی جب کہ یہ علیؓ کے ساتھ لڑائی میں شریک تھے۔ جنگ صفین میں ایک ضرب ان کے سر پر بڑی تھی اور ایک ضرب جس پر گئی تھی۔ اس کے صدمہ سے دوسری آنکھ بھی جاتی رہی تھی۔ جب سے بڑی مسجد سے یہ نکلتے ہی نہ تھے رات تک وہیں نمازیں پڑھتے رہتے تھے اس کے بعد واپس آتے تھے۔

ابن عفیف ازدی کی شہادت

ابن زیاد کا یہ کلمہ سن کر انہوں نے کہا "او پسر مرجانہ کذاب ابن کذاب تو اور تیرا باپ اور جس نے تجھے حاکم بنایا وہ اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ اور پسر مرجانہ تم لوگ پیغمبروں کے فرزندوں کو قتل کرتے ہو اور راست بازوں کا ساتھ دینے سے کتراتے ہو۔" ابن زیاد نے کہا لاؤ تو اسے میرے پاس۔ سپاہیوں نے ان پر حملہ کر کے گرفتار کر لیا۔ عبداللہ بن عفیف ازدی نے یا بصر و کہ زیاد کی یہ کلہ ازدیوں کا شعار تھا۔ عبدالرحمٰن بن مخنف ازدی وہیں بیٹھے تھے انہوں نے کہا تمہارا بھلا نہ ہو تم نے اپنے کو بھی تباہ کیا اور اپنی قوم کو بھی تباہ کیا۔" کوفہ میں اس وقت سات سو ازدی صلحشور موجود تھے۔ چند شخص ان میں سے عبداللہ بن عفیف کی طرف دوڑے ان کو چھڑا لائے۔ انہیں ان کے گھر میں پہنچا آئے اس کے بعد ابن زیاد نے کچھ لوگ بھیج کر انہیں بلوایا اور قتل کیا اور حکم دیا کہ زمین شور پر ان کی لاش دار پر چڑھا دی جائے اور ایسا ہی کیا گیا۔

سر حسینؓ کی کوفہ میں تشہیر

پھر ابن زیاد نے حسینؓ کا سر کوفہ میں نصب کر دیا اور تمام شہر میں تشہیر بھی کیا گیا۔ اس کے بعد زحر بن قیس کے ساتھ حسینؓ کے اصحاب کے سروں کو یزید بن معاویہؓ کے پاس روانہ کر دیا۔ زحر بن قیس کے ساتھ ابو بردہ بن عوف ازدی اور طارق بن ابو ظبیان ازدی بھی تھے۔ یہ لوگ یہاں سے روانہ ہوئے اور شام میں پہنچے۔ زحر جب یزید کے سامنے گیا یزید نے کہا۔ ارے وہاں کیا ہو رہا ہے اور تو کیا خبر لے کر آیا ہے۔

شہادت حسینؓ پر یزید کا اظہار تاسف

زحر نے کہا اے امیر المومنین خدا کے فضل سے فتح و نصرت تجھے مبارک ہو۔ حسینؓ بن علیؓ ہمارے مقابلہ میں اٹھارہ شخص اپنے اہل بیت میں سے اور ساٹھ آدمی اپنے شیعوں میں سے لے کر وارد ہوئے تھے ہم لوگ ان کے پاس گئے اور ان سے کہا یا تو اطاعت اختیار کریں اور امیر ابن زیاد کے حکم پر گردن جھکا دیں۔ یا قتال پر آمادہ ہو جائیں۔ انہوں نے اطاعت کرنے سے جنگ کرنے کو ہتر جانا۔ ہم نے آفتاب نکلتے ہی ان پر حملہ کر دیا۔ اور ہر طرف سے انہیں گھیر لیا۔ یہاں تک کہ جب ہمارے تلواریں ان کے سروں تک پہنچ گئیں تو بھاگنے لگے اور پناہ ڈھونڈتی تھی۔ ٹیلوں پر اور غاروں پر ہم سے اس طرح وہ جان بچاتے پھرتے تھے۔ جیسے کبوتر شاہین سے بچتے پھرتے ہیں۔ امیر المومنین واللہ جتنی دیر میں اونٹ کو صاف کرتے ہیں یا قیلولہ میں جتنی دیر کے لیے آنکھ جھپک جاتی ہے۔ بس اتنی دیر میں ہی سب سے آخر شخص کو ان میں سے ہم قتل کر چکے تھے اب ان کی لاشیں برہنہ پڑی ہیں۔ ان کے پیراہن خون آلود ہیں۔ ان کے رخسار گرد و غبار میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹے ہوئے ہیں۔ دھوپ انہیں پگھلائے دیتی ہے۔ ہوا انہیں گرد برد کر رہی ہے۔ ایک سنسان بیابان میں شاہین اور گدھ ان پر اتر رہے ہیں۔" یہ سن کر یزید آب دیدہ ہو گیا اور کہنے لگا۔ میں تمہاری اطاعت سے جب خوش ہوتا کہ تم نے حسینؓ کو قتل نہ کیا ہوتا۔ خدا لعنت کرے بسر سمیہ پر۔ سنو واللہ اگر حسینؓ کا معاملہ میرے ہاتھ پر پڑتا تو میں ان کو معاف ہی کر دیتا۔ خدا حسینؓ پر رحم کرے۔" یزید نے زحر کو صلہ کچھ بھی نہ دیا۔

اہل بیت کی روانگی کوفہ

ابن زیاد نے مستورات و اطفال حسینؓ کے لیے بھی حکم دیا ان کی روانگی کا بھی سامان کیا گیا۔ علی بن حسین کے لیے حکم دیا کہ پاؤں سے گلے تک زنجیر میں جکڑ دیئے جائیں اور محضر بن ثعلبہ عائذی اور شمر کو ساتھ کر کے ان کو روانہ کیا۔ یہ دونوں سب کو لیے ہوئے یزید کے پاس پہنچے راستہ میں علی بن حسین نے ان دونوں سے کبھی کوئی بات نہیں کی۔ یزید کے دروازہ پر جب پہنچے تو محضر نے پکار کر کہا محضر بن ثعلبہ ان ملامت زدہ بدکاروں کو لے کر امیر المومنین کے پاس حاضر ہوا ہے۔ یزید نے جواب دیا کہ محضر کی ماں نے جس بچہ کو جنا ہے بس وہی ملامت زدہ اور سب سے بدتر ہے۔"

شہادت حسینؓ پر یحییٰ بن حکم کے اشعار

یزید کے سامنے جب حسینؓ اور ان کے اہل بیت و انصار کے سر رکھے گئے تو اس نے وہ شعر پڑھا (جو اوپر گذرا) اور کہا اے حسینؓ واللہ اگر تمہارا معاملہ میرے ہاتھ پڑتا تو میں تم کو قتل نہ کرتا۔" مروان کا بھائی یحییٰ بن حکم اس وقت یزید کے پاس موجود تھا اس نے یہ شعر پڑھے ؎

"لُهامٌ بجنب الطف ادنى قرابةً ۔۔۔ من ابن زياد العبد ذي الحسب الوغل

سمية امسى نسلها عدد الحصى ۔۔۔ وبنت رسول الله ليس لها نسل

یعنی ایک لشکر کا لشکر ابن زیاد کے قرابت داروں کا جو کہ خاندان کا کمینہ ہے صحرائے طف کے قریب موجود ہے۔ سمیہ کی نسل تو شمار میں سنگ ریزوں کے برابر ہو گئی اور بنت رسول اللہ کی نسل باقی نہ رہی۔" یزید نے جو یہ سنا تو یحییٰ کے سینہ پر ہاتھ مار کر کہا خاموش۔

اہل بیت کی دربار یزید میں طلبی

یزید نے جلوس کیا اور بزرگان شام کو بلا کر اپنے گرداگرد بٹھایا پھر علی بن حسینؓ و اطفال حسین و مستورات کو بلا بھیجا۔ یزید کے دربار میں ان لوگوں کا داخلہ ہوا اور سب لوگ بیٹھے دیکھ رہے تھے علی بن حسینؓ سے یزید کہنے لگا، تمہارے باپ نے مجھ سے قرابت کو قطع کیا۔ اور میرے حق کو نہ جانا اور میری سلطنت کو مجھ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھیننا چاہا۔ دیکھو خدا نے ان سے کیا سلوک کیا۔ علی بن حسینؓ نے جواب دیا۔ ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرءھا یعنی نہ روئے زمین پر نہ تم لوگوں پر کوئی مصیبت نازل ہوئی ہے جو اس نوشتہ میں نہ ہو جو پیدائش عالم کے پیشتر لکھا جا چکا ہے۔" یزید نے اپنے بیٹے خالد کو کہا ان کی بات کو رد کر دے۔" خالد کی سمجھ میں کوئی بات نہ آئی جس سے رد کر سکے۔ یزید نے اس سے کہا تم کہو ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر یعنی تم پر جو مصیبت آئی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں تمہارے اعمال کے سبب سے آئی ہے اور بہت سی خطائیں معاف بھی کر دیتا ہے۔" یزید یہ کہہ کر خاموش ہو رہا پھر مستورات کو اور اطفال کو بلوایا یہ سب لوگ سامنے لا کر بٹھائے گئے۔ یزید نے دیکھا کہ سب لوگ بہت ہی برے حال سے ہیں کہنے لگا خدا برا کرے پسر مرجانہ کا اگر اس میں اور تم لوگوں میں برادری و قرابت ہوتی تو تم سے یہ سلوک نہ کرتا اور اس حالت سے تم کو نہ بھیجتا۔"

فاطمہ بنت علی بیان کرتی ہیں جب ہم لوگ یزید کے سامنے لے جا کے بٹھائے گئے تو اسے ترس آ گیا۔ اور ہمارے باب میں کسی چیز کا اس نے حکم دیا اور مہربان ہم پر ہوا۔ اس وقت ایک سرخ رنگ آدمی اہل شام سے یزید کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ اے امیر المومنین اس عورت کو (یعنی میں) مجھے دے دیجئے۔ میں اس زمانہ میں کمسن تھی اور صورت دار تھی۔ میرے تن بدن میں تھرتھری پڑ گئی میں ڈر گئی۔ مجھے بدگمانی ہوئی کہ یہ بات ان کے مذہب میں جائز ہو گی۔ میں نے اپنی بڑی بہن زینب کا آنچل پکڑ لیا۔ وہ مجھ سے زیادہ عقل رکھتی تھیں۔ جانتی تھیں کہ ایسا ہو نہیں سکتا وہ بول اٹھیں۔ جھک مارا تو نے او بے ہودہ بدکار تیری یہ مجال ہے نہ یزید کی۔ یزید کو غصہ آ گیا۔ کہنے لگا واللہ تم نے غلط کہا۔ مجھے یہ اختیار ہے میں کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ کہا واللہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ خدا نے یہ اختیار تجھے نہیں دیا۔ ہاں اگر ہمارے مذہب سے تو نکل جائے اور ہمارے دین کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے۔" یزید غضبناک ہو گیا برہم ہو کر کہنے لگا۔ "تو مجھ سے یہ گفتگو کرتی ہے۔ دین سے تیرے باپ نکل گئے کہا۔ خدا کے اور میرے باپ بھائی کے دین سے اور میرے جد کے دین سے تو نے تیرے باپ نے تیرے جد نے ہدایت پائی۔ یزید نے کہا او دشمن خدا تو جھوٹ کہہ رہی ہے۔ کہا تو حاکم ہے غالب ہے، ناحق سخت زبانی کرتا ہے اپنی حکومت سے دباتا ہے۔" اب تو یزید کو واللہ حیا آ گئی چپ ہو رہا۔ شامی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پھر وہی کلمہ کہا امیر المومنین یہ کنیز مجھے دے ڈالیے۔ یزید نے کہا دور ہو خدا تجھے موت دے کہ تیرا فیصلہ کر دے۔

شاہی حرم میں شہادت حسینؓ پر ماتم

یزید نے نعمان بن بشیر سے کہا اے نعمان ان لوگوں کی روانگی کا سامان جیسا مناسب ہو کر دو۔ اور ان کے ساتھ اہل شام میں سے کسی ایسے شخص کو بھیجو جو امانت دار نیک کردار ہو اور اس کے ساتھ سوار ہوں اور خدام ہوں کہ ان سب کو مدینہ پہنچا دے بعد اس کے مستورات کے لیے حکم دیا کہ علیحدہ مکان میں اتاری جائیں۔ جہاں ضرورت کی چیزیں سب موجود ہوں اور ان کے بھائی علی بن حسینؓ اسی مکان میں رہیں جس میں وہ سب لوگ ابھی تک تھے۔ غرض یہ سب لوگ جب اس گھر سے یزید کے گھر میں گئے تو آل معاویہؓ میں سے کوئی عورت ایسی نہ ہوگی۔ جو حسینؓ کے لیے روتی ہوئی نوحہ زاری کرتی ہوئی ان کے پاس نہ آئی ہو۔ غرض سب نے صف ماتم وہاں بچھائی۔

امام زین العابدین سے حسن سلوک

یزید صبح و شام کھانے کے وقت علی بن حسینؓ کو بھی بلا لیا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے عمرو بن حسن کو بھی بلایا وہ بہت کم سن تھے۔ یزید نے ان سے کہا اس جوان سے یعنی خالد سے لڑتے ہو۔ ابن حسن نے کہا یوں نہیں لڑتا ایک چھری میرے ہاتھ میں دو اور ایک خالد کے ہاتھ میں پھر میں لڑوں گا۔ یزید نے ان کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور کہا وہ طینت کہاں جائے گی۔ سانپ کا بچہ سنپولیا ہی ہوتا ہے۔

سانحہ کربلا پر یزید کا اظہار افسوس

جب ان لوگوں نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو یزید نے علی بن حسینؓ کو بلا بھیجا اور ان سے کہا خدا پسر مرجانہ پر لعنت کرے واللہ اگر حسینؓ میرے پاس آتے۔ جس بات کے مجھ سے وہ خواستگار ہوتے وہی میں کرتا۔ ان کو ہلاک ہونے سے جس طرح بن پڑتا میں بچا لیتا اگرچہ اس میں میری اولاد میں سے کوئی تلف ہو جاتا تو ہو جاتا لیکن خدا کو یہی منظور تھا جو تم نے دیکھا نہیں جس بات کی ضرورت ہو مجھے خبر کرنا میرے پاس لکھ کر بھیج دینا۔ پھر یزید نے سب کو کپڑے دیئے اور اس بدرقہ سے ان لوگوں کے باب میں تاکید کر دی۔

اہل بیت کی روانگی حجاز

یہ شخص جو بدرقۂ راہ تھا سب کے ساتھ روانہ ہوا رات بھر قافلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ساتھ اس طرح رہتا تھا کہ سارا قافلہ اس کی نگاہ کے سامنے رہے آگے آگے چلے جب یہ لوگ اترتے تھے تو کنارہ ہو جاتا تھا خود بھی اور اس کے ساتھ والے بھی ہر سمت میں قافلے کے گرد اگرد پھیل جاتے تھے جو طریقہ کہ پاسبانوں کا ہوتا ہے۔ اور خود اس طرح علیحدہ سب سے اترتا تھا کہ اگر کوئی شخص وضو کرنے کو یا قضائے حاجت کے لیے جائے تو اسے کچھ زحمت نہ ہو اسی طرح سے ان لوگوں کو راہ میں راحت پہنچاتا ہوا ان کی ضرورتوں کو پوچھتا ہوا ان کے ساتھ مہربانی سے پیش آتا ہوا مدینہ کو سب کو لے کر داخل ہوا۔

فاطمہ بنت علیؓ نے اس وقت اپنی بہن زینب سے کہا پیاری بہن یہ مرد شامی ہمارے ساتھ سفر میں بہت خوبیوں سے پیش آیا اسے کچھ انعام دیجئے کہا واللہ میرے پاس اپنے زیور کے سوا کچھ بھی نہیں ہے جو اسے انعام میں دوں۔ فاطمہ نے کہا اچھا ہم دونوں آدمی اپنا گہنا اسے انعام میں دیں گے غرض دونوں بیبیوں نے اپنے اپنے کنگن اور بازو اتار کر بدرقہ کے پاس بھیجے اس سے عذر کے ساتھ یہ کہلا بھیجا کہ راستہ میں جس خوبی سے تم ہم سے پیش آئے یہ اس کا صلہ ہے اس نے کہا میں نے جو کچھ خدمت کی ہے اگر طمع دنیا میں کی ہوتی تو آپ کے اس زیور سے بلکہ اس سے بھی کم میں میں خوش ہو جاتا لیکن واللہ میں نے جو خدمت کی ہے وہ خوشنودی خدا کے لیے اور رسول خدا صلعم سے جو قرابت آپ کو ہے اس کے خیال سے کی ہے۔

زندان خانہ میں رقعہ

ایک روایت یہ ہے کہ اسرائے کربلا ابن زیاد کے پاس پہنچے ہیں اور کوفہ میں ابھی قید ہیں کہ زندان میں ایک رقعہ پتھر میں لپٹا ہوا آکر ملا اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ تم لوگوں کے باب میں یزید سے حکم لینے کے لیے یہاں سے فلاں تاریخ قاصد روانہ ہوا ہے اتنے دنوں میں وہ آئے گا۔ فلاں تاریخ تک یہاں پہنچے گا اگر تم لوگ اللہ اکبر کی آواز سننا تو یقین کر لینا کہ تمہارے قتل کا حکم آیا ہے اگر تکبیر کی آواز سننا تو سمجھنا کہ انشاء اللہ تعالیٰ امان ہے۔ ابھی قاصد کے پہنچنے میں دو تین دن باقی تھے کہ قید خانہ میں آکر ایک پتھر گرا اس میں ایک رقعہ اور استرہ لپٹا ہوا تھا۔ رقعہ میں تھا کہ تم لوگوں کو جو وصیت یا عہد کرنا ہو کر لو۔ فلاں تاریخ تک قاصد آجائے گا۔ قاصد آیا اور تکبیر کی آواز نہ آئی۔ وہ یہ حکم لے کر آیا کہ قیدیوں کو میرے پاس روانہ کر دے۔ ابن زیاد نے سروں کو اور قیدیوں کو یزید کے پاس روانہ کر دیا۔

یزید کا اعتراف

حسین کے سر کو دیکھ کر یزید نے لوگوں سے کہا۔ جانتے ہو ان کا یہ انجام کیوں ہوا۔ یہ کہتے تھے کہ ان کے باپ علی میرے باپ سے بہتر تھے ان کی ماں فاطمہ میری ماں سے بہتر تھیں۔ ان کے جد رسول اللہ میرے جد سے بہتر تھے اور یہ خود مجھ سے بہتر ہیں۔ اور خلافت کا مجھ سے بڑھ کر حق رکھتے ہیں اپنے باپ کو جو میرے باپ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتر کہتے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ میرے باپ نے ان کے باپ سے محاکمہ کیا۔ اور لوگ جانتے ہیں کہ کس کے حق میں حکم ہوا۔ اپنی ماں کو جو میری ماں سے وہ بہتر کہتے تھے تو اس میں شک نہیں کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم میری ماں سے بہتر ہیں۔ یہ کہنا ان کا کہ ان کے جد میرے جد سے بہتر تھے اس میں بھی شک نہیں جو شخص خدا و روز جزا پر ایمان رکھتا ہے اس کی نظر میں رسول اللہ کا مثل و نظیر کوئی نہیں ہو سکتا لیکن ان پر یہ بہتان کی سمجھ کی طرف سے آئی انہوں نے یہ آیت نہ پڑھی تھی۔ قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر یعنی کہو (اے پیغمبر) اے ملک کے مالک پروردگار تو جسے چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور تو جس سے چاہتا ہے ملک لے لیتا ہے۔ تو جسے چاہتا ہے۔ عزت دیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ تیرے ہی دست قدرت میں نیکی ہے۔ تو ہر شے پر قادر ہے۔

اہل بیت سے یزید کا حسن سلوک

اس کے بعد اہل حرم کا داخلہ دربار میں ہوا انہیں دیکھ کر یزید کے گھر کی عورتیں اور معاویہؓ کی بیٹیاں اور سب گھر والے نالہ و فریاد کرنے لگے۔ فاطمہ بنت حسینؓ جو سکینہ سے سن میں بڑی تھیں کہنے لگیں اے یزید رسول اللہ کی بیٹیاں اور بندی بنیں؟ یزید نے کہا اے بھتیجی مجھے یہ امر بہت ناگوار گذرا۔ کہا واللہ ہم لوگوں کے پاس ایک چھلا بھی نہ رہنے دیا جواب دیا۔ اے بھتیجی جتنا مال تمہارا لٹ گیا ہے میں اس سے بڑھ کر تم کو دوں گا۔ پھر یہ سب لوگ یزید کے گھر میں لائے گئے۔ اس وقت یزید کے گھر کی کوئی عورت ایسی نہ تھی جو ان کے پاس آئی نہ ہو اور ماتم میں شریک نہ ہوئی ہو۔ اس کے بعد یزید نے کسی کو بھیج کر اہل حرم سے پوچھا کہ کیا کیا چیزیں ان کے لوٹ لی گئیں۔ اور جس بی بی نے جو کچھ بتایا اس کا المضاعف یزید نے دیا۔ سکینہ کہا کرتی تھیں میں نے کسی کافر کو یزید سے بڑھ کر اچھا نہیں دیکھا۔ اسیروں میں علی بن حسینؓ بھی یزید کے سامنے لائے گئے تھے یزید نے پوچھا تم کیا کہتے ہو آپ نے جواب دیا۔ ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرأھا ان ذلک علی اللہ یسیر اکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم واللہ لا یحب کل مختال فخور یعنی نہ تو روئے زمین پر نہ تم لوگوں پر کوئی ایسی مصیبت نازل ہوتی ہے جو اس نوشتہ میں نہ ہو جو پیدائش عالم سے پہلے لکھا جا چکا ہے۔ خدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نزدیک تو یہ سہل سی بات ہے۔ یہ اس واسطے ہے کہ کسی چیز کے فوت ہونے کا غم نہ کرو اور کسی چیز کے مل جانے پر خوش نہ ہو جاؤ۔ اور اللہ کسی اترانے والے فخر کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

یزید نے جواب میں کہا

یعنی جو مصیبت آئی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں تمہارے اعمال کے سبب سے آئی ہے۔ اور بہت سی خطائیں خدا معاف بھی کر دیتا ہے۔"

اس کے بعد یزید نے ان لوگوں کی روانگی کا سامان کیا اور علی بن حسینؓ کو کچھ مال دے کر مدینہ روانہ کر دیا۔

سر حسینؓ کے متعلق دوسری روایت

ایک روایت یہ ہے کہ اہل کوفہ حسین کا سر لے کر جب آئے تو مسجد دمشق میں داخل ہوئے مروان بن حکم نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم نے کیا کیا۔ کہا ان میں سے اٹھارہ شخص ہم لوگوں میں وارد ہوئے تھے ہم نے سب کو قتل کیا۔ یہ ان کے سر ہیں اور اسیر عورتیں ہیں۔" یہ سنتے ہی مروان دوڑ کر وہاں سے چلا گیا۔ اس کا بھائی یحییٰ بن حکم ان لوگوں کے پاس آ کر پوچھنے لگا کہ تم نے کیا کیا۔ انہوں نے مروان سے جو کہا تھا جو وہی کلمہ یحییٰ سے بھی کہہ دیا۔ یحییٰ نے کہا تم لوگ قیامت کے دن شفاعت محمد سے محروم ہو چکے۔ میں تو اب کسی امر میں کبھی تمہارا ساتھ نہ دوں گا۔" یحییٰ یہ کہہ کر اٹھا اور وہاں سے چلا گیا۔ یہ لوگ یزید کے پاس گئے اور اس کے سامنے حسینؓ کا سر رکھ دیا اور قصہ بیان کرنے لگے۔ ہند زوجہ یزید نے جو یہ قصہ سنا تو چادر اوڑھ کر باہر نکل پڑی۔ پوچھا اے امیر المومنین کیا یہ سر حسینؓ بن فاطمہ بنت رسول اللہ کا ہے" یزید نے کہا ہاں یہ انہیں کا سر ہے۔ اے ہند رسول اللہ صلعم کے نواسے فخر خاندان قریش حسینؓ بن فاطمہ کے لیے نوحہ و زاری کر۔ ابن زیاد نے ان کے قتل کرنے میں بہت جلدی کی خدا اسے قتل کرے۔

یزید اور ابو برزہؓ اسلمی

اس کے بعد یزید نے لوگوں کو دربار میں آنے کا اذن دیا۔ لوگ داخل ہوئے کیا دیکھا کہ آپ کا سر یزید کے سامنے رکھا ہوا ہے یزید کے ہاتھ میں چھڑی ہے وہ آپ کے دانت کو چھڑی سے چھیڑ رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے ان کی اور میری وہ مثال ہے جو حصین بن حمام مری نے کہی ہے ؎

یفلقن ھاما من رجال احبہ الینا وقد کانوا اعق واظلما

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری تلواریں اپنے ہی پیاروں کے سر اڑا دیتی ہیں۔ وہ بھی تو بڑے نافرمان اور بڑے ظالم تھے۔

اصحاب رسول اللہ صلعم میں سے ابو برزہ اسلمی نے یہ دیکھ کر کہا اے یزید تیری چھڑی اور حسینؓ کے دانت! ارے تیری چھڑی کس مقام پر ہے۔ میں نے اسی جگہ کو دیکھا کہ رسول اللہ صلعم چومتے تھے۔ سن رکھ قیامت کے دن تیرا حشر ابن زیاد کے ساتھ ہوگا اور حسینؓ محمد صلعم کے ساتھ ہوں گے۔ یہ کہہ کر وہ دربار سے اٹھے ہوئے چلے گئے۔

شہادت حسینؓ کی مدینہ میں اطلاع

ابن زیاد نے جب حسینؓ کو قتل کیا اور ان کا سر اس کے پاس آ چکا تو عبدالملک سلمی کو بلا کر حکم دیا کہ خود مدینہ جا اور عمرو بن سعید کو قتل حسینؓ کا مژدہ پہنچا۔ عمرو بن سعید اس زمانہ میں امیر مدینہ تھا۔ عبدالملک نے اس حکم کو ٹالنا چاہا۔ ابن زیاد تو ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دیتا تھا۔ اسے جھڑک دیا۔ کہا ابھی جا اور مدینہ تک خود کو پہنچا اور دیکھ تجھ سے پیشتر یہ خبر وہاں نہ پہنچنے پائے۔ کچھ دینار بھی اسے عطا کئے اور تاکید کی کہ سستی نہ کرنا تیرا ناقہ اگر راہ میں رہ جائے تو دوسرا ناقہ مول لے لینا۔ عبدالملک مدینہ میں پہنچا تو قریش میں سے ایک شخص اس کو ملا۔ پوچھنے لگا کہ "ما الخبر" اس نے جواب دیا کہ خبر امیر سے کہنے کی ہے۔ یہ سن کر قرشی نے کہا قتل الحسین، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عبدالملک اب عمرو بن سعید کے پاس آیا۔ دیکھتے ہی اس نے پوچھا "صادراک" وہاں کی کیا خبر لایا ہے۔ اس نے کہا آپ کے خوش ہونے کی خبر ہے۔ قتل الحسین بن علی، کہا اس خبر کی منادی کر دے۔ عبدالملک کہتا ہے میں نے قتل حسینؓ کی ندا کر دی۔ اس کو سن کر زنان بنی ہاشم نے اپنے اپنے گھروں میں جیسا نوحہ و ماتم قتل حسینؓ پر کیا میں نے کبھی نہ سنا تھا۔ اس پر عمرو بن سعید نے ہنس کر یہ شعر عمرو بن سعدی کا پڑھا:

عجت[1] نساء بنی زیاد عجۃ کعجیج نسوتنا غداۃ الارنب

یعنی ہماری عورتیں جنگ ارنب میں جس طرح روئی پیٹی تھیں آخر اسی طرح عبدالمدان والے بنی زیاد کی عورتیں بھی روئی پیٹیں۔

عمرو بن سعید نے یہ شعر پڑھ کر کہا "عثمان بن عفان کے قتل پر جو فریاد و زاری ہوئی تھی یہ

---

[1] بنی زبید نے عبدالمدان والے بنی زیاد پر معرکہ ارنب میں فتح پائی تھی اور ان سے اپنا انتقام لیا تھا تو بنی زیاد کی عورتیں اپنے کشتوں کے لیے روئی تھیں ان کے رونے پر خوش ہو کر شاعر بنی زبید نے یہ شعر کہا تھا ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوحہ و ماتم اسی کے بدلہ میں ہے۔ اس کے بعد عمرو بن سعید منبر پر گیا اور لوگوں سے قتل حسینؓ کی خبر بیان کی۔

حضرت عبداللہ بن جعفر کا صبر و ایثار

عبداللہ بن جعفر کو حسینؓ کے ساتھ اپنے دونوں بیٹوں کے قتل ہونے کی خبر جب پہنچی۔ تو ان کے بعض خدام اور سب لوگ پرسہ دینے کو ان کے پاس آئے۔ خدام میں ایک غلام آزاد دان کا شیلد ابو لسلاس کہنے لگا۔ یہ مصیبت ہم پر حسینؓ نے ڈالی۔ عبداللہ بن جعفر نے یہ سن کر اسے جوتا کھینچ کر مارا۔ اور کہا اے پسر فتاد حسینؓ کی نسبت ایسا کلمہ کہتا ہے۔ واللہ اگر میں خود وہاں ہوتا تو ہرگز ان سے جدا نہ ہوتا۔ اور یہ چاہتا کہ ان کے ساتھ میں بھی قتل ہو جاؤں۔ واللہ وہ ایسے ہیں کہ ان دونوں فرزندوں کے عوض اپنی جان میں ان پر فدا کرتا ان دونوں فرزندوں کی مصیبت کو میں مصیبت نہیں سمجھتا۔ انہوں نے میرے بھائی میرے ابن عم کے ساتھ ان کی رفاقت میں صبر و رضا کے ساتھ اپنی جان دی ہے۔ یہ کہہ کر اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور کہا شکر ہے خداوند عالم کا جس نے قتل حسینؓ کے غم و ماتم میں ہم کو مبتلا کیا کہ حسینؓ کی نصرت میرے ہاتھ سے نہ ہوئی تو میرے فرزندوں سے تو ہوئی۔

ام لقمان بنت عقیل کا نوحہ

جب اہل مدینہ کو قتل حسینؓ کی خبر پہنچی تو ام لقمان، بنت عقیل ابن ابی طالب اپنے خاندان کی عورتوں کو ساتھ لیے ہوئے نکلیں۔ سر ان کا کھلا ہوا تھا چادر کو سنبھالتی جاتی تھیں۔ اور یہ کہہ رہی تھیں ؎

ما ذا تقررون اذ قال النبی لکم ماذا فعلتم وانتم آخر الامم

بعترتی و باھلی بعد مفتقدی منھم اساری و منھم ضرجوا بدم

لوگو کیا جواب دو گے پیغمبر کو۔ جب وہ تم سے یہ بات پوچھیں گے کہ تم نے پیغمبر آخر الزمان کی امت ہو کر میری عترت اور میرے اہل بیت کے ساتھ میرے بعد کیا سلوک کیا ان میں سے کچھ اسیر ہیں اور کچھ آلودۂ خاک و خون ہے۔

حکمنامہ قتل حسینؓ کی طلبی

عمرو بن سعید سے قتل حسینؓ کے بعد ابن زیاد نے کہا وہ رقعہ جو میں نے قتل حسینؓ کے لیے تم کو لکھا تھا کہاں ہے۔ ابن سعید نے کہا میں تیرا حکم بجا لانے میں مصروف رہا رقعہ ضائع ہو گیا۔ کہا نہیں وہ رقعہ لاؤ۔ کہا جاتا ہوں۔ کہا تجھے واللہ وہ رقعہ مجھے دے دے۔ کہا وہ رقعہ واللہ میں نے ڈال رکھا ہے کہ مدینہ میں قریش کی بڑی بوڑھی عورتوں کے سامنے معذرت کے طور پر پڑھا جائے گا۔ سن میں نے حسینؓ کے باب میں ایسی خبر [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجھ سے کہے کہ اگر اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہتا تو ان کا حق ادا کر دیتا؟ یہ سن کر ابن زیاد کا بھائی عثمان بن زیاد کہنے لگا۔ واللہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ حسینؓ قتل نہ ہوتے۔ چاہیے اس میں بنی زیاد کی ناک پر کیل پڑھا دی جاتی۔ عبیداللہ بن زیاد نے اس کلمہ کو سن کر کچھ برا نہیں مانا۔

جس روز حسینؓ قتل ہوئے ہیں اسی دن صبح کو مدینہ میں یہ آواز آئی کہ حسینؓ کے قاتلو تم کو عذاب و سوائی مبارک۔ تمام اہل آسمان ملائک و انبیاء تم پر دعائے بد کر رہے ہیں۔ تم پر داؤد و موسیٰ و عیسیٰ نے لعنت بھیجی ہے۔ عمرو بن حکمہ کہتا ہے میں نے یہ آواز سنی اور عمرو بن خیرم کہتا ہے کہ میرے باپ نے بھی یہ آواز سنی تھی۔

شہدائے بنی ہاشم

حسینؓ بن علی رضی اللہ عنہ جب قتل ہو چکے تو ان کے اور ان کے عزیزوں کے اور انصار کے سر ابن زیاد کے پاس لائے گئے۔ بنی کندہ تیرہ سر لے کر آئے ان کا سردار قیس بن اشعث تھا بنی ہوازن بیس سر لائے ان کا سردار شمر ذی الجوشن تھا۔ بنی تمیم سترہ سر لائے۔ بنی اسد چھ سر۔ بنی مذحج سات باقی لشکر والے بھی سات سر لائے۔ یہ سب ستر سر ہوئے۔

مقتولوں میں حسینؓ بن علیؓ ہیں ان کی ماں فاطمہ دختر رسول اللہ صلعم ہیں۔ سنان بن انس نے آپ کو قتل کیا اور خولی بن یزید آپ کا سر لے کر آیا۔

اور عباس بن علی بن ابی طالب ان کی ماں ام البنین ہیں آپ کو زید بن رقاد جنبی اور حکیم بن طفیل سنبسی نے قتل کیا۔

اور جعفر بن علیؓ۔ ان کی ماں بھی ام البنین ہیں۔

اور عبداللہ بن علیؓ۔ ان کی ماں بھی ام البنین ہیں۔

اور عثمان بن علیؓ۔ ان کی ماں بھی ام البنین ہیں۔ خولی بن یزید نے تیر مار کر ان کو قتل کیا۔

اور محمد بن علی بن ابی طالب۔ ان کی ماں کنیز تھیں ان کو قبیلہ بنی ابان کے ایک شخص نے قتل کیا۔

اور ابوبکر بن علی ابی طالب ان کی ماں لیلیٰ بنت مسعود ہیں ان کے قتل ہونے میں بعض مورخین کو شک بھی ہے۔

اور علی بن حسینؓ بن علیؓ۔ ان کی ماں لیلیٰ بنت ابو مرہ ہیں یہ بھی بنت ابو سفیان بن حرب کی بیٹی ہیں۔ ان کو مرہ بن منقذ عبدی نے قتل کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عبداللہ بن حسینؓ۔ ان کی ماں رباب بنت امرؤالقیس ہیں۔ ان کو بہانی بن ثبیت حضرمی نے قتل کیا۔ اور علی بن حسینؓ کم سن سمجھے گئے قتل سے بچ گئے۔

اور ابوبکرؓ بن حسنؓ بن علی بن ابی طالب۔ ان کی ماں ایک کنیز تھیں۔ ان کو عبداللہ بن عقبہ غنوی نے قتل کیا۔

اور عبداللہ بن حسنؓ۔ ان کی ماں بھی کنیز تھیں۔ ان کو حرملہ بن کاہن نے تیر مار کر قتل کیا۔

اور قاسم بن حسنؓ۔ ان کی ماں بھی کنیز تھیں۔ ان کو سعد بن عمرو ازدی نے قتل کیا۔

اور عون بن عبداللہ بن جعفرؓ۔ ان کی ماں جمانہ بنت مسیب تھیں۔ ان کو عبداللہ بن قطبہ بنہانی نے قتل کیا۔

اور محمد بن عبداللہ بن جعفرؓ۔ ان کی ماں خوصاء بنت خصفہ تھیں۔ ان کو عامر بن نہشل تیمی نے قتل کیا۔

اور جعفر بن عقیل۔ ان کی ماں ام البنین بنت شقر تھیں۔ ان کو بشر بن حوط ہمدانی نے قتل کیا۔

اور عبدالرحمٰن بن عقیل۔ ان کی ماں کنیز تھیں۔ ان کو عثمان بن خالدؓ جہنی نے قتل کیا۔

اور عبداللہ بن عقیل۔ ان کی ماں بھی کنیز تھیں۔ ان کو عمرو بن صبیح صدائی نے تیر مار کر قتل کیا۔

اور مسلم بن عقیل۔ ان کی ماں بھی کنیز تھیں۔ یہ کوفہ میں قتل ہوئے۔

اور عبداللہ بن مسلم ان کی ماں رقیہ بنت علی ابن ابی طالب تھیں رقیہ کی ماں کنیز تھیں۔ ان کو بھی عمرو بن صبیح صدائی نے قتل کیا بعض کہتے ہیں اسید بن مالک حضرمی نے انہیں قتل کیا۔

اور محمد بن ابی سعید بن عقیل ان کی ماں کنیز تھیں۔ ان کو لقیط بن یاسر جہنی نے قتل کیا حسنؓ بن حسن کم سن سمجھے گئے۔ ان کی ماں خولہ بنت منظور فزاری تھیں اور عمرو بن حسن بھی کم سن سمجھے گئے ان کی ماں کنیز تھیں۔ یہ دونوں صاحبزادے قتل سے بچ گئے۔

آپ کے آزاد غلاموں میں سے سلیمان بھی قتل ہوئے۔ ان کو سلیمان بن عوف حضرمی نے قتل کیا۔

اور مسیح بھی دوسرے شخص ہیں یہ بھی آپ کے ساتھ قتل ہوئے۔

اور عبداللہ بن لقطر آپ کے برادر رضاعی (کوفہ میں قتل ہوئے)

عبیداللہ بن حر قتل حسین کے بعد ابن زیاد نے بنو کنانہ کوفہ میں عبیداللہ بن حر کو ڈھونڈا۔ اور نہ پایا۔ کچھ دنوں کے بعد ابن حر خود ہی ابن زیاد کے پاس آیا۔ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پوچھا اے ابن حر تم کہاں تھے۔ کہا میں بیمار تھا۔ کہا دل کی بیماری تھی یا جسم کی۔ اس نے کہا دل تو میرا بیمار نہ تھا اور جسم کی بیماری سے حق تعالیٰ نے مجھے صحت عنایت فرمائی۔ ابن زیاد نے کہا تو جھوٹا ہے تو تو ہمارے دشمن کا شریک تھا۔ کہا میں تیرے دشمن کے ساتھ ہوتا تو کوئی تو مجھے دیکھتا میرا شریک ہونا ایسا نہ تھا کہ چھپا رہتا۔ اس کے بعد ابن زیاد کسی اور شخص کی طرف متوجہ ہو گیا۔ یہ دیکھ کر ابن حر وہاں سے نکلا۔ گھوڑے پر سوار ہوا تھا کہ ابن زیاد نے پوچھا ابن حر کہاں گیا؟ لوگوں نے کہا ابھی باہر گیا ہے۔ کہا اسے میرے پاس لاؤ۔ اہل شرط دوڑے کہا امیر کے پاس چلو۔ ابن حر نے گھوڑے کو دوڑا دیا۔ اور کہا جا کر کہہ دو کہ واللہ خود سے تو کبھی میں تیرے پاس نہیں آنے کا۔ یہ کہہ کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔ احمر بن زیاد طائی کے گھر میں آ کر اترا۔ یہاں اس کے سب رفقاء اس کے پاس آ کر جمع ہو گئے۔

عبید اللہ بن حر کے اشعار

یہاں سے روانہ ہو کر کربلا میں آیا۔ اس نے اور اس کے رفیقوں نے شہداء کی زیارت کی اس کے بعد مدائن کی طرف نکل گیا۔ اسی باب میں یہ اشعار اس نے کہے۔

یقول امیر غادر وابن غادر الا کنت قاتلت الحسین بن فاطمہ

یہ امیر جو خود بھی دغا پیشہ جس کا باپ بھی دغا پیشہ ہے مجھ سے کہتا ہے کہ تم نے حسین بن فاطمہ سے قتال کیوں نہیں کیا۔

فیا ندمی الا اکون نصرۃ الا کل نفس لا تسدد نادمہ

ہائے مجھے تو یہ ندامت ہے کہ ان کی نصرت میں نے کیوں نہیں کی۔ سچ ہے کہ جس نفس کی اصلاح نہ کی جائے اسے پشیمان ہونا پڑتا ہے۔

وانی لانی لما کن من حماتہ لذو حسرۃ ما ان تفارق لازمہ

اس سبب سے کہ میں ان کے انصار میں نہ تھا مجھے حسرت رہے گی۔ حسرت بھی ایسی جو کبھی دل سے نہ نکلے گی ہمیشہ رہے گی۔

سقی اللہ ارواح الذین تلاقوا علی نصرۃ سقیا من الغیث دائمہ

خداوند تعالیٰ ان لوگوں کی روحوں کو باران رحمت سے سیراب کرے۔ جو ان کی نصرت پر کمر باندھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

وقفت علی احداثہم ومجالہم فکاد الحشی ینفض والعین سجمہ

ان کے مزاروں پر ان کی قتل گاہوں پر میں جا کر کھڑا ہوا تو کلیجہ پھٹنے لگا اور آنکھ سے آنسو امنڈ ہوئے۔

لعمری لقد کانوا مصالیت فی الوغی سراعا الی الہیجا حماۃ خضارمہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے دریائے زخار تھے۔

قاسرا علی نصر ابن بنت نبیہم باسیافہم آساہ غیل ضراغمہ

اسے پیغمبر کے نواسے کی انہوں نے غمخواری کی۔ اپنی تلواروں سے ان کی نصرت کی یہ شیر بیشہ تھے ضرغام تھے۔

فان یقتلوا فکل نفس تقیۃ علی الارض قد اضحت لذلک واجمہ

وہ قتل تو ہو گئے لیکن روئے زمین پر کوئی نیک نفس ایسا نہ ہو گا۔ جو اس واقعہ سے غم و غصہ میں مبتلا نہ ہوا ہو۔

وما ان رأی الراؤن افضل منہم لدی الموت سادات وزہرا قماقمہ

کسی نے ایسے لوگ نہ دیکھے ہوں گے کہ مرنے کے وقت نورانی چہرے والے اور سادات و بزرگان دین سے ہوں۔

اتقتلہم ظلما وترجوا ودادنا فدع خطۃ لیست لنا بملائمہ

تو انہیں ظلم و جور سے قتل کرے پھر ہم سے دوستی کی امید رکھے۔ اس خیال کو چھوڑ۔ ہماری خصلت ایسی نہیں ہے۔

لعمری لقد راعتمونا بقتلہم فکم ناقم منا علیکم وناقمہ

میں قسم کھا کر کہوں گا ان کو قتل کر کے تم لوگوں نے ہم کو ذلیل کر دیا۔ ہمارے زن و مرد کے دلوں میں تمہاری طرف سے کینہ پیدا ہو گیا ہے۔

اہم مرارا ان اسیر بجحفل الی فئۃ زاغت عن الحق ظالمہ

میں بار بار قصد کرتا ہوں کہ ان ظالموں کے گروہ پر جنہوں نے حق کو چھوڑ دیا ہے۔ ایک لشکر عظیم کے ساتھ حملہ کروں۔

فکفوا والا زرتکم فی کتائب اشد علیکم من زحوف الدیالمہ

بس بیٹھو نہیں تو ایسے لشکر کو لے کر تم کو منتشر کر دوں گا جس کا حملہ تمہارے لیے دیالمہ کے حملوں سے بھی شدید تر ہو گا۔

ابو بلال مرداس کا خروج

اسی سال ابو بلال مرداس قتل ہوا۔ یہ ذکر اوپر گذر چکا ہے کہ اس نے کیوں خروج کیا تھا اور ابن زیاد نے اس کے مقابلہ میں دو ہزار سپاہ کے ساتھ اسلم بن زرعہ کو روانہ کیا تھا۔ اور اسلم نے اور اس کے لشکر نے ابو بلال سے شکست کھائی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکست کی خبر ابن زیاد کو پہنچی تو اس نے عباد بن اخضر[1] کے ساتھ تین ہزار کی فوج اس کے لیے روانہ کی۔ عباد اس کے تعاقب میں چلا۔ ڈھونڈتا ہوا مقام توج میں پہنچ کر اس کے مقابل صف آرا ہوا۔ ابو بلال نے اپنے اصحاب کے ساتھ ان پر حملہ کیا۔ ان میں سے کوئی اپنی جگہ سے نہیں سرکا۔ ان پر سب نے حملہ کیا۔ یہ کچھ بھی مقابلہ نہ کر سکے۔ ابو بلال نے اپنے اصحاب سے کہا۔ تم میں سے جو شخص طیع دنیا میں نکلا ہوا ہو چلا جائے اور جو شخص تم میں سے طلب آخرت اور ملاقات باری تعالیٰ کا ارادہ رکھتا ہو تو سمجھ لے کہ وہ نعمت اس کے لیے موجود ہے پھر یہ آیت پڑھی۔ من کان یرید حرث الآخرۃ نزدلہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا وما لہ فی الآخرۃ من نصیب یعنی جو کوئی آخرت کی کھیتی کا ارادہ کرے گا ہم اس کی کھیتی کو بڑھائیں گے اور جو کوئی دنیا کی کھیتی کا ارادہ کرے گا ہم دنیا میں سے کچھ اسے دیں گے اور آخرت میں وہ بے نصیب رہے گا۔"

ابو بلال کا خاتمہ وہ اور اس کے اصحاب بھی اس کے ساتھ سب لڑنے کے لیے اتر پڑے۔ کسی نے اس کا ساتھ نہیں چھوڑا اور سب کے سب قتل ہو گئے[2]۔ عباد اپنے لشکر کو لیے ہوئے بصرہ کی طرف واپس آیا۔ جمیدہ بن بلال تین شخصوں کو ساتھ لے کر اور چوتھا یہ خود عباد کی گھات میں بیٹھا۔ عباد دار الامارہ کے قصر سے جا رہا تھا۔ اور اس کا ایک چھوٹا سا لڑکا اس کی ردیف میں تھا ان لوگوں نے کہا۔ بندۂ خدا ذرا ٹھہر ہمیں تجھ سے کچھ رائے لینا ہے۔ عباد ٹھہر گیا تو انہوں نے کہا ہم چاروں بھائی ہیں ایک بھائی ہمارا مارا گیا۔ اس باب میں تیری کیا رائے ہے۔ اس نے کہا امیر سے فریاد کرو۔ کہا ہم نے اس سے فریاد کی اس نے ہماری فریاد نہ سنی۔ کہا خدا اسے مارے تم اسے قتل کرو۔ یہ سن کر سب نے اس پر حملہ کیا اور اسے روک لیا۔ اس نے اپنے لڑکے کو ان کے حوالہ کر دیا۔ انہوں نے لڑکے کو قتل کیا۔

---

[1] اخضر اس کی ماں کے شوہر کا نام تھا اسی کی طرف یہ منسوب ہوا اور اصل اس کا باپ علقمہ تھا۔ ابن اثیر

[2] تاریخ کامل کے مقابل سے معلوم ہوا کہ اس روایت میں سے اتنے مضمون کی عبارت طبری کے نسخہ مطبوعہ میں چھوٹ گئی۔ اشتعال جنگ کا وقت تھا کہ وقت عصر آگیا۔ ابو بلال نے کہا آج ہفتہ جمعہ ہے اور نماز کا وقت آگیا ہے ہم لوگوں کو نماز پڑھنے کی مہلت دو۔ عباد بن اخضر نے قبول کیا۔ لڑائی موقوف ہو گئی مگر ابن اخضر نے بہت جلدی نماز پڑھی اور یہ بھی کہتے ہیں کہ توڑ ڈالی۔ ابھی خوارج نماز میں مصروف تھے اور رکوع و سجود و قیام میں مشغول تھے کہ ان پر حملہ کر کے سب کو قتل کر ڈالا مگر ان میں سے کسی نے نماز میں ذرا فرق نہ آنے دیا۔ ابو بلال کا سر لے کر عباد بصرہ کی طرف پلٹا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امارت خراسان پر سلم بن زیاد کا تقرر

اسی سال کا ذکر ہے کہ سلم بن زیاد عہدہ کا امیدوار ہو کر یزید کے پاس آیا۔ ابھی سن اس کا چوبیس برس کا تھا۔ یزید نے اس سے کہا تمہارے دونوں بھائیوں عبدالرحمٰن و عباد جو عہدہ دیا تھا وہ میں تم کو دیتا ہوں۔ سلم نے کہا جو خوشی امیرالمومنین کی۔ یزید نے خراسان سجستان کا حاکم اسے مقرر کر دیا۔ سلم نے حارث بن معاویہ حارثی کو جو عیسیٰ بن شبیب کا دادا ہے شام سے خراسان کی طرف روانہ کیا۔ اور خود بصرہ میں آکر خراسان میں جانے کا سامان کیا۔ اس نے حارث بن قیس سلمی کو گرفتار کر کے قید کیا اور اس کے بیٹے شبیب کے پائے جامہ کے سوا سب کپڑے اتار کر پھاڑ ڈالا۔ اور اپنے بھائی یزید بن زیاد کو سجستان کی طرف روانہ کیا۔ عبیداللہ بن زیاد اپنے بھائی عباد سے محبت رکھتا تھا۔ اس نے سلم کے والی خراسان و سجستان ہونے کا حال عباد کو لکھ بھیجا۔ عباد نے بیت المال کا سارا مال اپنے غلاموں کو تقسیم کر دیا۔ اور جو کچھ بچ رہا۔ اس کے بارہ میں یہ ندا اس کے منادی نے دے دی کہ جو لوگ پہلے ہی سے اجرت و قیمت لینا چاہیں آکر لے لیں۔

یزید کی عباد سے جواب طلبی

غرض سارا خزانہ اس نے اس طرح سے حوالی کر دیا۔ جو آیا اسے دیا اور خود سجستان سے روانہ ہو گیا۔ سیرفت تک پہنچا تھا کہ اسے معلوم ہوا کہ سلم کے اور اس کے درمیان میں ایک پہاڑ رہ گیا ہے۔ اس نے وہیں سے رخ پھیر دیا۔ اسی ایک شب میں عباد کے ہزار غلام چلے گئے۔ ہر ایک ان میں سے کم سے کم دس ہزار کا مالک تھا۔ عباد ملک فارس کی طرف چلا اور یزید کے پاس پہنچا۔ یزید نے پوچھا کہ مال کہاں ہے۔ جواب دیا کہ میں سرحد پر تھا جو کچھ لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ سلم جب خراسان کے قصد سے نکلا تھا تو اس کے ساتھ عمران بن فضیل اور عبداللہ بن خازم اور طلحہ بن عبداللہ اور مہلب بن ابی صفرہ اور حنظلہ بن عرادہ اور ولید بن نہیک اور یحییٰ بن عامر اور ایک انبوہ کثیر بصرہ کے شہسواروں اور معزز لوگوں کا نکلا تھا۔

اہل بصرہ کا جوش جہاد

سلم یزید کا خط عبیداللہ ابن زیاد کے نام لیے ہوئے آیا تھا کہ سلم کو دو ہزار اور ایک روایت کے بموجب چھ ہزار آدمی انتخاب کر لینے دے۔ سلم نے وہاں کے رئیسوں اور شہسواروں کو انتخاب کرنا شروع کیا۔ ان لوگوں کو بھی جہاد پر جانے کا شوق دامن گیر ہوا۔ انہوں نے خود خواہش کی کہ ہم کو لے چلے۔ سلم نے سب سے پہلے حنظلہ بن عراد کو لیا۔ عبیداللہ بن زیاد کہنے لگا کہ ان کو میرے لیے چھوڑ دو۔ سلم نے کہا انہیں کی رائے پر رکھو۔ اگر تمہارے ساتھ رہنا پسند کریں تو تمہارے پاس رہیں۔ اگر میرے ساتھ چلنا چاہیں تو میرے ساتھ چلیں۔ حنظلہ نے سلم کے ساتھ چلنا انتخاب کیا۔ لوگوں کا یہ حال تھا کہ سلم سے آن آن کر کہتے تھے کہ ہمارا نام بھی اپنے ساتھ والوں میں لکھ لے۔ صلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن ہاشم دیوان خانہ میں آرام کرتا تھا تو کاتب اس سے پوچھا کرتا تھا کہ بلاعہار کیا اپنا نام نہ لکھواؤ گے۔ یہ تو وہ راہ ہے جس میں جہاد بھی ہے۔ اور فضل بھی یہ جواب دیتا تھا کہ میں خدا سے استخارہ کروں گا۔ اور سوچوں گا۔ اسی طرح ٹال دیا کرتا تھا۔ آخر سب کا انتخاب ہو چکا۔ اب اس کی زوجہ معاذ بنت عبداللہ نے کہا تم کیا اپنا نام نہ لکھواؤ گے۔ جواب دیا میں خدا سوچ لوں تو لکھوں۔ یہ کہہ کر اس نے نماز پڑھی اور حق تعالیٰ سے استخارہ کیا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص آیا اور اس نے یہ کہا۔ کہ جا تیرے لیے نفع اور فلاح و نجاح ہے۔ اب اس نے کاتب سے آکر کہا کہ میرا نام بھی لکھ لو۔ اس نے کہا انتخاب تو ہو چکا لیکن ہم تم کو چھوڑیں گے نہیں۔ یہ کہہ کر اس کا اور اس کے بیٹے کا نام بھی کاتب نے لکھ لیا۔

یزید بن زیاد کی روانگی سجستان

سلم جب یزید بن زیاد کو سجستان کی طرف روانہ کرنے لگا۔ تو اس کو بھی اسی کے ساتھ کر دیا۔ سلم جب خود روانہ ہوا تو اپنے ساتھ ام محمد بنت عبداللہ ثقفی کو بھی لے چلا۔ یہ پہلی عورت عرب کی ہے جس نے نہر کو قطع کیا۔ خراسان کا علاقہ جاٹوں کے آنے تک جنگ و جدال میں مشغول رہتا تھا۔ جاٹا آیا اور یہ لوگ مرو شاہ جہاں کو واپس چلے آئے۔ مسلمانوں کے واپس ہونے کے بعد شاہان خراسان کسی شہر میں خوارزم کے قریب جمع ہو کر آپس میں یہ عہد و پیمان کرتے تھے کہ ہم میں کوئی کسی سے نہ لڑے نہ کوئی کسی کو چھیڑے۔ اس کے علاوہ باہمدگر اپنے اپنے امور میں مشورہ بھی کیا کرتے تھے۔ مسلمان اپنے امراء سے کہا کرتے تھے کہ اس شہر پر حملہ کیوں نہیں کرتے۔ اور وہ ان کا کہنا نہ مانتے تھے۔ سلم جب خراسان میں آیا تو اس نے بھی جنگ کی اور جاٹا بھی آگیا۔

مہلب کی کارگذاری

مہلب نے سلم سے اصرار کیا کہ مجھے اس شہر پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کر۔ اس نے چار ہزار یا چھ ہزار سپاہی اسے دے کر روانہ کیا۔ مہلب نے جا کر اس شہر کا محاصرہ کر لیا۔ اور ان سے کہلا بھیجا کہ اطاعت کریں۔ انہوں نے اس بات پر صلح کرنا چاہی کہ اپنا اپنا فدیہ دیں گے۔ مہلب نے اسے قبول کر لیا۔ ان لوگوں نے دو کروڑ سے زیادہ پر صلح کی۔ صلح میں یہ بات بھی داخل تھی کہ نقد کے عوض دوسری چیزیں بھی لی جائیں گی۔ غرض فی راس ہر جانور کی آدھی قیمت۔ کپڑوں کے آدھے دام لگائے گئے۔ اس حساب سے پانچ کروڑ تک قیمت پہنچ گئی۔ اور اس سبب سے سلم کی نظر میں مہلب کی قدر زیادہ ہو گئی۔ سلم کو جو مال پسند آیا وہ نکال لیا۔ مرو کے زمیندار کے ہاتھ کچھ اور لوگوں کو ساتھ لے کر یزید کے پاس روانہ کیا۔

سلم بن زیاد کی سمرقند پر فوج کشی

سلم نے خوارزم میں مال کثیر پر صلح کر کے اپنی عورت ام محمد کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ لے کر سمرقند پر لشکر کشی کی۔ ان لوگوں نے بھی صلح کر لی۔ وہیں اسی عورت کے بطن سے سلم کے یہاں لڑکا پیدا ہوا۔ نام اس کا صغدی رکھا۔ اور امیر صغد کی عورت سے ام محمد نے اس کا زیور عاریت کے نام سے منگوایا۔ اس نے اپنا تاج بھیج دیا۔ لوگ واپس ہونے لگے تو یہ تاج کو لیے ہوئے چلی آئی۔

عمرو بن سعید کی معزولی اسی سال ذیحجہ کی پہلی تاریخ عمرو بن سعید کو یزید نے مدینہ سے معزول کیا اور ولید بن عقبہ کو اس کی جگہ مقرر کیا۔ اس سبب سے ۶۱ھ کا حج بھی ولید کے ساتھ لوگوں نے کیا اور ۶۲ھ کے حج میں بھی ولید امیر حاج تھا۔ اس سال بصرہ اور کوفہ کا حاکم عبیداللہ بن زیاد تھا۔ اور خراسان و سجستان کا حاکم سلم بن زیاد بصرہ کا قاضی ہشام بن ہبیرہ اور کوفہ کا قاضی شریح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۲

حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ کی بیعت

ابن زبیرؓ کا اہل مکہ سے خطاب

اسی سال ابن زبیر نے یزید سے مخالفت کی اسے خلافت سے منع کیا۔ اور لوگوں سے بیعت لی۔ حسین رضی اللہ عنہ جب قتل ہو گئے تو ابن زبیرؓ نے اہل مکہ سے حمد و صلوات کے بعد اس باب میں ایک تقریر کی اس واقعہ کو بہت عظمت دی اور اہل کوفہ کو خصوصاً اور اہل عراق کو عموماً ملامت کی۔ کہ کہ اہل عراق چند لوگوں کے سوا سب کے سب غدار و بدکار ہیں اور بدترین اہل عراق کوفہ والے ہیں۔ حسینؓ کو انہوں نے اس لیے بلوایا کہ ان کی نصرت کریں گے۔ ان کو اپنا فرمانروا بنائیں گے۔ جب وہ ان کے پاس چلے گئے۔ تو ان سے لڑنے کو اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور کہنے لگے یا تو اپنا ہاتھ ہمارے ہاتھ میں دے دو۔ ہم تمہیں بغیر لڑے بھڑے ابن زیاد پسر سمیہ کے پاس بھیج دیں۔ کہ وہ جو سلوک تم سے کرنا چاہے کرے۔ نہیں تو ہم سے جنگ کرو۔ واللہ حسینؓ اس بات کو نہیں سمجھے کہ اس انبوہ کثیر میں وہ اللہ ان کے انصار تھوڑے سے ہیں۔ خدا نے یہ علم غیب تو کسی کو نہیں دیا ہے کہ وہ سمجھتے کہ قتل ہی ہو جائیں گے۔ لیکن وہ عزت سے مرجانا اس بری زندگی سے بہتر سمجھے۔ خدا رحم کرے حسینؓ پر اور ان کے قاتل کو ذلیل کرے۔ میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ ان سے لوگوں کا مخالفت کرنا اور نافرمانی ظاہر کرنا متنبہ ہو جانے کے لیے کافی تھا۔ لیکن جو مقدر میں ہے وہ ہوتا ہے۔ اور خدا جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ نہیں ٹلتی۔ کیا حسینؓ کے بعد بھی ہم ان لوگوں کی طرف سے اطمینان رکھ سکتے ہیں۔ کیا ان کی بات کو ہم مان سکتے ہیں کیا ان کے عہد و پیمان کو ہم قبول کر سکتے ہیں۔ نہیں نہیں ہم انہیں اس لائق نہیں سمجھتے۔ سنو واللہ ان لوگوں نے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جو زیادہ تر قائم اللیل اور اکثر صائم النہار اور ان سے بڑھ کر ریاست کا حق دار اور دین و فضل میں امامت کا سزاوار تھا۔ واللہ وہ ایسے نہ تھے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے بدلے غنا کریں اور خوف خدا میں رونے کے بدلے گیت گایا کریں۔ وہ ایسے نہ تھے کہ روزے چھوڑ کر شراب پئیں اور حلقۂ ذکر و فکر سے نکل کر شکار کے لیے سوار ہوں یہ زید پر طعن کی ہے فسوف یلقون غیا اب یہ گمراہ و تباہ ہو جائیں گے۔ ابن زبیر کی یہ تقریر سن کر ان کے اصحاب ان کی طرف دوڑے۔ کہا اے شخص اپنی بیعت کا اعلان کر۔ جب حسینؓ نہ رہے تو اب کون تم سے امر خلافت میں نزاع کرے گا۔ ابن زبیر چھپ چھپ کر لوگوں سے بیعت لیا کرتے تھے اور ظاہر یہ کرتے تھے کہ وہ خانہ کعبہ میں پناہ لینے کو آئے ہیں۔ اصحاب کو اپنے جواب دیا کہ ابھی جلدی نہ کرو۔ اس زمانہ میں عمرو بن سعید مکہ کا حاکم تھا اور وہ ابن زبیر اور ان کے اصحاب کے ساتھ سختی سے پیش آتا تھا پھر نرمی و مدارات بھی کرتا تھا۔

ابن زبیر کے متعلق یزید کا عہد

یزید پر جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ ابن زبیر نے مکہ میں لوگوں کو جمع کیا ہے۔ تو اس نے حق تعالیٰ سے عہد کیا کہ ابن زبیر کو میں زنجیر میں ضرور جکڑوں گا۔ اس نے ایک چاندی کی زنجیر بھیجی بھی پیغام بر مدینہ سے ہوتا ہوا گذرا یہاں مروان سے ملاقات ہوئی۔ اس نے زنجیر لے کر آنے کا حال اس سے بیان کیا۔ مروان نے کسی شاعر کا یہ شعر پڑھا۔

حدھا فلیست للعزیز بخطۃ ۔۔۔ وفیھا مقال لامری متضعف

یعنی اسے گوارا کرنا چاہیئے۔ ایک زبردست کے کسی فعل پر کم زور و ناتوان شخص کو گفتگو کرنے کی گنجائش نہیں۔

یزید کا قاصد

اب وہ پیغامی یہاں سے روانہ ہوا اور ابن زبیر کے پاس پہنچا۔ اس نے اپنے مدینہ کی طرف جانے کا مروان سے ملنے کا اسکے اس شعر کے پڑھنے کا ذکر ابن زبیر سے کیا۔ ابن زبیر نے یہ سن کر کہا۔ واللہ وہ کم زور و ناتوان شخص میں نہیں ہوں۔ اور ایک خوبی کے ساتھ اس پیغامی کو واپس کر دیا۔ اس کے بعد مکہ میں ابن زبیر کی شان بلند ہو گئی۔ مدینہ والوں نے بھی ان سے خط و کتابت کی۔ لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ حسینؓ جب نہ رہے تو اب کوئی ابن زبیر سے نزاع نہیں کرے گا۔

یزید اور ابن زبیرؓ کے اشعار

عبدالعزیز بن مروان سے روایت ہے کہ یزید نے ابن عطا اشعری اور مسعدہ کو ان کے اصحاب کے ساتھ ابن زبیر کے پاس مکہ میں بھیجا تھا۔ چاندی کی ایک زنجیر اور خز کی ٹوپی ان کے ہاتھ روانہ کی تھی۔ کہ زنجیر پہنا کر ابن زبیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اس کے پاس لے آئیں۔ تاکہ اس کی قسم پوری ہو جائے۔ میرے والد نے مجھے اور میرے بھائی کو بھی انہیں لوگوں کے ساتھ روانہ کر دیا تھا۔ اور یہ کہہ دیا تھا کہ لوگ جب یزید کا پیغام ابن زبیر کو پہنچائیں تو تم دونوں ان کے سامنے جانا اور دونوں میں سے کوئی ان اشعار کو پڑھ دے۔

فخذها فليست بالعزيز بخطة وفيها مقال للامرئ متنزل

اسے گوارا کر لینا چاہیئے۔ ایک زبردست کے کسی فعل پر کوئی تابع فرمان ہو کیا بحث کر سکتا ہے۔

اعامر ان القوم صامرت خطة وذالك في الحيوان غير بمعزل

اے عامر قوم نے تجھے ایک بات کی تکلیف دی ہے اور وہ تکلیف یہ ہے کہ اپنے دوستوں میں بیٹھ کر چرخہ کاتا کر۔

اذا ما اكنت المقوم منا فقال له بالحق ان يتحولا

میری دانست میں تو چرخے کا وہ بیل ہے جسے ادھر جانے کو کہیں تو ادھر چلا جائے ادھر آنے کو کہیں تو ادھر چلا آئے۔

غرض یزید کے پیغامبروں نے ابن زبیر کو یہ پیغام جب پہنچایا۔ تو ہم دونوں بھائی بھی ان کے سامنے گئے۔ بھائی نے مجھ سے کہا تمہیں ان اشعار کو پڑھ دو۔ میں نے پڑھ دیئے۔ ابن زبیر نے سن کر کہا۔ اے مروان کے فرزند تم نے جو کہا وہ میں نے سنا اور جو کچھ کہا چاہتے ہو اسے بھی میں سمجھ گیا۔ جاؤ اپنے والد سے کہدو۔

انى لمن نبعة صيم مكاسرها انا تناوحت القصباء والشجر

میں وہ شاخ ہوں کہ جھکنے میں بہت ہی سخت ہوں۔ اونچے اونچے درخت جھومنے لگیں تو جھوموں۔

فلا اكين لغير الحق اسأله حتى يلين لغرس الماضغ الجبر

جس حق کا میں طالب ہوں اسے میں نہیں چھوڑنے کا۔ پتھر کسی کے دانت کے نیچے اپنی سختی کو چھوڑ دے تو چھوڑ دے۔

میں حیران ہوں کہ ان دونوں نظموں میں سے کون سی نظم زیادہ لطیف ہے۔

ولید بن عتبہ کا امارت حجاز پر تقرر

عمرو بن سعید نے جب دیکھا کہ لوگ ابن زبیر کی طرف مڑ پڑے ہیں اور ان کے سامنے گردنیں جھکا دی ہیں۔ تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھا کہ ان کا داؤ چل جائے گا۔ اسی خیال سے اس نے عبداللہ بن عمرو بن عاص کو بلا بھیجا۔ ان کا شمار اصحاب میں تھا اور اپنے والد کے ساتھ مصر میں رہ چکے تھے۔ وہیں انھوں نے حضرت دانیال کی کتابیں پڑھی تھیں۔ اور قوم قریش ان کو علامہ میں شمار کرتی تھی۔ عمرو بن سعید نے ان سے پوچھا کہ مجھے بتاؤ کہ یہ شخص اپنے مقصود کو پہنچے گا یا نہیں اور یہ بتاؤ کہ ہمارے خلیفہ کا کیا انجام ہونے والا ہے۔ تم کیا سمجھتے ہو۔ عبداللہ نے کہا تمہارا خلیفہ ان بادشاہوں میں سے ہے جو مرتے دم تک بادشاہ رہے۔ ابن سعید پر اس قول کا بہت اثر ہوا کہ ابن زبیر کے ساتھ اور بھی سختی سے پیش آنے لگا مگر ساتھ ہی رفق و مدارات بھی کرتا رہا ولید بن عقبہ[1] اور اس کے ساتھ بنی امیہ کے اور لوگوں نے بھی یزید سے کہا کہ عمرو بن سعید اگر چاہتا تو ابن زبیر کو گرفتار کر کے تیرے پاس بھیج چکا ہوتا۔ یزید نے ولید بن عقبہ کو حجاز کا امیر کر کے روانہ کیا عمرو بن سعید کو معزول کر دیا یہ ۶۱ھ کا واقعہ ہے عمرو بن زبیر کو عمرو معزول ہوا اور ولید امیر حجاز ہوا اور اس سال کا حج اسی کے ساتھ لوگوں نے کیا اور اسی نے ابن ربیعہ عامری کو پھر قاضی مقرر کیا۔

امیر حج ولید بن عقبہ ایک روایت یہ ہے کہ ولید کے ساتھ اس سال کا حج لوگوں نے کیا۔ اس باب میں امیر میں سے کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ کوفہ اور بصرہ کا امیر عبیداللہ بن زیاد تھا اور خراسان کا حاکم سلم بن زیاد۔ کوفہ کا قاضی شریح اور بصرہ کا ہشام بن ہبیرہ۔

۶۲ھ کے واقعات

ولید بن عقبہ اور عمرو بن سعید ولید نے مدینہ میں جا کر عمرو بن سعید کے بہت سے غلاموں اور موالی کو پکڑ کے قید کر لیا۔ عمرو نے اس باب میں کہا سنا۔ اسے بھی ولید نے نہ مانا۔ اور یہ کلمہ اس کی زبان سے نکلا کہ اتنا کیوں بیتاب ہوتے ہو۔ عمرو کے بھائی ابان بن سعید بن عاص نے جواب دیا۔ عمرو کیا بیتاب ہوگا۔ واللہ اگر ایک انگارے پر تمہارا اور اس کا قبضہ ہوتا تو وہ اسے بھی نہ چھوڑتا اور تمہیں کو چھوڑنا پڑتا۔ عمرو وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اور مدینہ سے دو راتوں کے فاصلہ پر جا کر مقام کیا۔ اور اپنے موالی اور غلاموں کو جو قریب تین سو کے تھے یہ لکھ بھیجا کہ میں ہر ایک شخص کے لیے ایک ایک اونٹ بھیجتا ہوں بمردان اور ساز و سامان سمیت۔ بازار میں سب اونٹ بٹھا

---

[1] ابن کثیر نے اس مقام پر عتبہ لکھا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے جائیں گے جب میرا پیغامبر تمہارے پاس آئے۔ رزق خدا کو تڑ تڑ کر ہر ایک شخص اپنے اونٹ کے پاس آ جائے۔ اس پر سوار ہو کر سب کے سب میرے پاس چلے آئیں۔ غرض اس کا پیغامبر وارد ہوا۔ اونٹ خرید لے۔ جو جو سامان ضروری تھا جمع کیا۔ پھر بازار میں لا کر اونٹوں کو بٹھا دیا۔ پھر تمام لوگوں کو جا کر خبر کر دی۔ سب نے مجلس کا دروازہ توڑ ڈالا۔ اونٹوں پر آ کر سوار ہوئے۔ وہاں سے عمرو بن سعید کے پاس روانہ ہوئے۔

عمرو بن سعید اور یحییٰ بن یعمر یہ لوگ اس کے پاس اس وقت پہنچے ہیں کہ خود یحییٰ بن یعمر کے پاس جا رہا تھا۔ جب وہ داخل ہوا تو یحییٰ نے غیر مقدم کیا اور اپنے قریب بٹھلایا۔ پھر ابن زبیر کے باب میں جو احکام اسے پہنچے تھے اس کے امتثال امر میں کوتاہی کرنے کی اس سے یہ شکایت کی کہ جس حکم کو اس نے بجا لانا ضروری نہ سمجھا۔ عمرو نے کہا امیر المومنین جو شخص مخالف ہو وقت پڑنے پر جو ہتھیار مناسب ہو وہی خوب جانتا ہے۔ تمام مکہ والے دیندار ابن زبیر کی طرف مائل ہیں اس کی ریاست کے خواہاں تھے۔ اس کے باب میں اپنی رضامندی ظاہر کر چکے تھے۔ بعض لوگ بعض کو خفیہ خفیہ دعوت دے رہے تھے۔ میرے پاس ایسا لشکر بھی نہ تھا جس سے میں اس کا مقابلہ کر کے اس پر غلبہ آ سکتا۔ وہ مجھ سے حذر کرتا تھا اور بچ بچ کر چلتا تھا میں اس سے نرمی و ملاطفت سے پیش آتا تھا کہ موقع پا کر اسے گرفتار کر لوں۔ اس کے ساتھ ہی میں نے اسے یہ بھی جتا دیا تھا اور بہت سی باتیں ایسی تھیں جو میں نے اسے نہ کہنے دیں ورنہ اسے تقویت ہو جاتی۔ مگر میں تمام وقت میں اور گھاٹیوں میں لوگ میں نے تقریر دیئے تھے کہ کسی شخص کو جب تک وہ یہ نہ کہہ دے کہ میرے پاس نہ بھیجے نہ دے کہ اس کا اور اس کے باپ کا نام کیا ہے۔ کس شہر سے وہ آیا ہے۔ کیوں آیا ہے۔ کیا چاہتا ہے۔ ابن زبیر کے پاس اسے جانے نہ دیں۔ اگر ان کے اصحاب میں سے ہوتا یا یہ سمجھتا کہ یہ انہیں کے پاس جانا چاہتا ہے تو میں اسے زبردستی واپس کر دیتا تھا۔ اگر وہ شخص ایسا ہوتا جس پر مجھے سوء ظن نہیں ہے تو اس کی روک ٹوک میں نہ کرتا تھا۔ ابتم نے ولید کو بھیجا ہے یہ دیکھنا وہ کیا کہتا ہے اور کیا اس کا اثر پڑتا ہے۔ اس سے تمہیں انشاء اللہ پوری خبر ہو جائے گی کہ تمہارے امور میں کیسی خیر خواہی میں نے کی ہے۔ اب امیر المومنین خدا تمہیں نیکی دے اور دشمن کو تمہارے زیر کرے۔

یحییٰ اور عمرو میں مصالحت یحییٰ نے کہا تم سچ کہتے ہو اور جن لوگوں نے تمہاری طرف سے لگائی بجھائی کر کے تمہارے معزول کرنے پر مجھے آمادہ کیا۔ وہ سب جھوٹے ہیں تو مجھے برا بھروسہ ہے تم سے مجھے اعانت کی امید ہے۔ تم نے مکہ میں نے پہلے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پیوند لگانے کے واسطے کسی مہم میں کام آنے کے واسطے امور عظیمہ کی مصیبتوں کو ٹالنے کے واسطے لگا رکھا ہے۔ عمرو نے کہا اے امیر المومنین تمہاری سلطنت کے استحکام کے لیے تمہارے دشمن کو ذلیل کرنے کے لیے تمہارے مخالف کے دفع کے لیے اپنے سے بڑھ کر میں کسی کو نہیں سمجھتا۔

ولید بن عقبہ کی معزولی ولید بہت ابن زبیر کی فکر میں رہا۔ مگر اس نے بھی دیکھا کہ وہ نہایت کثیر الحذر ہیں اور اپنی حفاظت کئے ہوئے ہیں۔ قتل حسینؓ کے بعد نجدہ بن عامر نے بھی یمامہ میں یزید سے مخالفت کی تھی۔ ادھر ابن زبیر بھی مخالفت کر رہے تھے امام بھیجتا ولید جب عرفات سے روانہ ہوتا تھا عوام الناس بھی اس کے ساتھ روانہ ہوتے تھے۔ ابن زبیر اور نجدہ اپنے اپنے اصحاب کے ساتھ ٹھہرے رہتے تھے۔ اس کے بعد ابن زبیر اپنے اصحاب کو لے کر روانہ ہوتے تھے نجدہ اپنے اصحاب کے ساتھ روانہ ہوتا تھا۔ کوئی کسی کا اتباع نہ کرتا تھا لیکن نجدہ اکثر ابن زبیر سے ملا کرتا تھا۔ لوگوں کو یہاں تک گمان ہو گیا تھا کہ وہ ابن زبیر سے بیعت کر لے گا۔ آخر ابن زبیر نے ولید کے باپ میں لکھا۔ یزید کو لکھ بھیجا کہ تو نے کس بے وقوف کو یہاں بھیجا ہے جو کسی عقل کی بات پر توجہ نہیں کرتا۔ کسی عاقل کے سمجھانے سے باز نہیں آتا۔ اگر کسی خوش اخلاق و تواضع پسند آدمی کو یہاں بھیجتا تو مجھے امید تھی کہ بہت سی دشواریاں آسان ہو جاتیں اور تفرقہ اٹھ جاتا۔ اس باب میں غور کر کہ اسی میں انشاء اللہ خاص و عام کی بہتری ہے والسلام۔ اس پر یزید نے ولید کو معزول کر کے اس کی جگہ عثمان بن محمد ابی سفیان کو مقرر کیا۔

اشراف مدینہ کا انکار اب ایک نوجوان ناآزمودہ کار کمسن حوصلہ مند سے سابقہ پڑا۔ جسے نہ معاملات کا تجربہ تھا۔ نہ کسی نے آزمودہ کاری نہ تجربہ نے استواری اسے بتائی تھی۔ اپنی حکومت و عمل داری پر ذرا غور نہ کرتا تھا۔ اس نے اہل مدینہ کا ایک وفد یزید کے پاس روانہ کیا۔ اس وفد میں عبداللہ بن حنظلہ انصاری غسیل ملائکہ اور عبداللہ بن عمرو مخرومی اور منذر بن زبیر اور بہت سے لوگ اشراف مدینہ سے ان کے ساتھ تھے۔ یزید کے پاس آئے تو وہ اکرام و احسان سے پیش آیا۔ سب کو انعام و جائزہ سے سرفراز کیا۔ وہاں سے یہ سب لوگ مدینہ میں واپس آئے۔ ایک منذر بن زبیر بصرہ میں ابن زیاد کے پاس چلا گیا۔ اسے بھی ایک لاکھ درم یزید نے انعام میں دیئے تھے۔

یزید کا کردار ان لوگوں نے مدینہ میں آکر اہل مدینہ کے سامنے یزید کو سب و شتم کرنا شروع کیا۔ کہا ہم ایسے شخص کے پاس سے ہو کر آئے ہیں جو کوئی دین ہی نہیں رکھتا۔ شراب پیتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طنبورہ بجاتا ہے۔ اس کی صحبت میں گائنیں گایا بجایا کرتی ہیں۔ کتوں سے کھیلتا ہے۔ بچوں سے اور لونڈیوں سے صحبت رکھتا ہے۔ تم سب لوگ گواہ رہو۔ ہم نے اسے خلافت سے معزول کیا، یہ سن کر اور سب لوگوں نے بھی ان کا اتباع کیا۔

عبداللہ بن حنظلہؓ کی بیعت

سب مل کر عبداللہ بن حنظلہ غسیل ملائکہ کے پاس آئے ان سے بیعت کی اور انہیں اپنا حاکم بنا لیا منذر دوستوں میں تھا زیاد کے اس سبب سے ابن زیاد اس کے اکرام وضیافت میں مشغول تھا کہ یزید کا فرمان اس کے نام آیا کہ منذر کو گرفتار کر لے اور جب تک میرا حکم اس کے باب میں نہ آئے اپنے پاس اسے قید رکھے۔ اس کے ساتھ والوں نے مدینہ میں جو کچھ یزید کے خلاف میں کیا تھا اس کا سارا حال یزید کو معلوم ہو گیا تھا۔ منذر اس کا مہمان تھا اس سبب سے ابن زیاد کو یہ حکم ناگوار گذرا اس نے منذر کو بلا کر اس حکم کے آنے کا ذکر کیا اور خط بھی اسے دکھایا اور کہا تم زیاد کے دوستوں میں ہو اور میرے مہمان ہو اور میں تم سے دوستانہ سلوک کر رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں۔ خوبی کے ساتھ ان سب کا انجام ہو جس وقت تم دیکھنا کہ لوگ میرے پاس جمع ہیں۔ اٹھ کر مجھ سے کہنا کہ میں اپنے وطن کو جاؤں گا مجھے اجازت دو میں کہوں گا۔ نہیں تم میرے ہی پاس ٹھہرو تمہاری خاطر و مدارات و تواضع ہوگی۔ تم کہنا میری جاگیر ہے۔ اور بہت کچھ کام ہے بغیر جائے ہوئے کچھ بن نہیں پڑتا۔ مجھے رخصت ہی کر دو۔ میں تم کو اجازت دے دوں گا۔ تم اپنے اہل و عیال میں چلے جانا۔

منذر بن زبیر کی روانگی مدینہ

غرض جب عبداللہ کے پاس جب لوگ جمع ہوئے تو منذر نے اٹھ کر اجازت مانگی۔ عبداللہ نے کہا میرے ہی پاس رہو میں تمہاری خاطر کروں گا۔ غمخواری کروں گا سب سے بڑھ کر تم کو سمجھوں گا۔ منذر نے جواب دیا میری جاگیر ہے اور بہت کام ہے بغیر جائے ہوئے بن نہیں پڑتا مجھے رخصت ہی کر دو۔ یہ سن کر ابن زیاد نے اسے رخصت دے دی۔

منذر کا یزید کے بارے میں بیان

منذر وہاں سے روانہ ہو کر حجاز میں پہنچا۔ اہل مدینہ سے ملا اور ان لوگوں سے مل گیا جو یزید کی مخالفت پھیلا رہے تھے۔ کہا کرتا تھا کہ واللہ یزید نے ایک لاکھ درم مجھے دیئے ہیں۔ اس کا یہ سلوک اس بات سے مجھے روک نہیں سکتا کہ اس کا حال تم سے نہ کہوں اور سچ سچ نہ بیان کر دوں۔ واللہ وہ شراب پیتا ہے ایسا مست ہو جاتا ہے کہ نماز کا بھی ہوش نہیں رہتا۔ اس کے ساتھ والوں نے یزید کی جو جو حرکتیں بیان کی تھیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ویسی ہی کچھ اس نے بھی بیان کیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔

نعمان بن بشیر انصاری

یزید کو خبر ہوگئی کہ تجھے یوں ایسا وہ کہا کرتا ہے۔ یہ سن کر وہ کہنے لگا خداوندا میں نے تو اس کے ساتھ احسان واکرام کیا اس نے جو کچھ کیا وہ بھی تو نے دیکھ لیا اس کو جھوٹ بولنے والوں میں اور قطع رحم کرنے والوں میں محسوب کر اور نعمان بن بشیر انصاری کو بھیجا کہ تو سب لوگوں کے اور اپنی قوم والوں کے پاس جا سان کے غیظ و غضب کو دیکھا کہ وہ کیا کیا چاہتے ہیں۔ اگر اس معاملہ میں وہ نہ اُٹھ کھڑے ہوتے تو عوام الناس کو اتنی جرأت نہ ہوتی کہ میری مخالفت کریں اور مدینہ میں میرے خاندان کے لوگ ہیں ہی کا اس فتنہ و فساد میں شریک ہو کر معرض تلف میں پڑنا مجھے گوارا نہیں۔

نعمان بن بشیر کی پیشین گوئی

نعمان روانہ ہوئے۔ اپنی برادری والوں میں آئے سب لوگوں کو اپنے پاس بلایا ان کو حکم دیا کہ اطاعت اختیار کریں۔ جماعت کو نہ چھوڑیں اور فتنہ و فساد کے برپا کرنے سے سب کو ڈرایا اور یہ کہا کہ اہل شام سے مقابلہ کرنے کی تم میں طاقت نہیں ہے یہ سن کر عبداللہ بن مطیع عدوی نے کہا اے نعمان کیوں ہماری جماعت کو متفرق کرتا ہے اور خدا نے جو ہمارا کام بنا دیا ہے اسے تو کیوں بگاڑتا ہے۔ نعمان نے کہا مجھے تو گمان یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ آفت آگئی جس میں قوم کو تو مبتلا کیا چاہتا ہے اور وہاں جنگی گھٹنے ٹیک ٹیک کر قوم کے سر و پیشانی پر تلواریں مارنے لگے اور موت کا بازار دونوں طرف گرم ہوگیا تو اپنے خچر پر سوار ہو کر منہ پر اس کے کوڑے مارتا ہوا مکہ کی طرف بھاگ جائے گا اور ان بے چارے انصار کو اس مصیبت میں چھوڑ کر چل دے گا کہ گلیوں میں مسجدوں میں اپنے گھروں کے دروازوں پر قتل کئے جائیں گے۔ کسی نے نعمان کا کہنا نہ مانا وہ تو چلے گئے اور وہی ہوا جو وہ کہہ گئے تھے۔

امیر حج ولید بن عتبہ

اس سال لوگوں نے ولید بن عتبہ کے ساتھ حج کیا۔ عراق و خراسان میں حکام اپنے وہی تھے جن کا ذکر ۶۰ھ میں گذرا اسی سال محمد[1] بن عبداللہ بن عباس پیدا ہوئے۔

---

[1] محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس والد منصور و سفاح ۱۲ کامل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنہ ۶۳ کے واقعات

مروان کے گھر کا محاصرہ یزید کو خلافت سے معزول کر کے اہل مدینہ نے عبداللہ بن حنظلہ ملائکہ سے جب بیعت کر لی تو عثمان بن محمد بن ابی سفیان پر اور اس کے ساتھ ہی تمام بنی امیہ اور ان کے موالی اور ہم خیال قریش میں سے جتنے مدینہ میں موجود تھے سب پر حملہ کیا۔ یہ سب ہزار آدمی ہوں گے وہاں سے نکل کر مروان کے گھر کی طرف آئے لوگوں نے اس کا محاصرہ کر لیا ..... اور یہ محاصرہ بہت کمزور تھا۔ بنی امیہ میں سے مروان اور عمر بن عثمان بن عفان نے حبیب بن کرہ کو بلا بھیجا۔ اس وقت مروان ہی وہ شخص تھا جو ان سب کا سرگروہ تھا۔ عثمان بن محمد تو ایک کمسن لڑکا سا تھا اس کی رائے کوئی رائے نہ تھی۔

بنی امیہ کا خط بنام یزید تمام بنی امیہ کی طرف سے ایک خط یزید کو لکھا گیا۔ ابن کرہ کو اس خط کے لے جانے پر مقرر کیا۔ عبدالملک بن مروان خط کو لیے ہوئے ابن کرہ کے ساتھ ساتھ ثنیۃ الوداع کے مقام تک آیا۔ یہاں آ کر اس کو دیدیا اور یہ کہا کہ بارہ دن جانے کے اور بارہ دن آنے کے تمہارے لیے میں مقرر کرتا ہوں چوبیسویں دن اسی مقام پر انشاء اللہ اپنے انتظار میں بیٹھا ہوا تم مجھے پاؤ گے خط کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم لوگ مروان بن حکم کے گھر میں محصور ہو گئے ہیں۔ ہم پر پانی بند ہے اور اناج کو ہم خود پھینک آئے ہیں فریاد ہے فریاد۔

ابن کرہ یہ خط لے کر یزید کے پاس پہنچا۔ دیکھا کہ وہ کرسی پر طشت میں پاؤں لٹکائے ہوئے بیٹھا ہے طشت میں پاشویہ کے لیے پانی بھرا ہوا تھا اسے درد نقرس تھا خط پڑھ کر اس نے یہ شعر پڑھا۔

لقد بدلوا الحلم الذی فی سجیتی فبدلت قومی غلظۃ بلیان

میری طبیعت میں جو حلم تھا اسے ان لوگوں نے بدل دیا میں نے بھی اب اپنی قوم کے لیے نرمی کے بدلے سختی کو اختیار کر لیا۔

یزید کی قاصد ابن کرہ سے گفتگو یہ شعر پڑھ کر ابن کرہ سے پوچھا کیا مدینہ میں تمام بنی امیہ اور ان کے موالی سب مل کر ہزار آدمی نہ ہوں گے۔ قاصد نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا ہزار آدمی ضرور ہیں بلکہ زیادہ۔ کہا اتنا بھی ان سے نہ ہو سکا کہ ساعت بھر قتال کرتے مقاصد نے کہا امیرالمومنین تمام خلقت نے ان پر ہجوم کر لیا۔ اس جماعت سے لڑنے کی طاقت ان میں نہ تھی۔ یزید نے یہ سن کر عمرو بن سعید کو بلا بھیجا۔ وہ آیا تو اسے خط دکھایا سب حال بیان کیا اور حکم دیا کہ لوگوں کو ساتھ لے کر اس طرف روانہ ہو۔ عمرو نے کہا شہروں شہروں تیرا عمل میں بٹھا چکا۔ تمام امور کو تیرے لیے مستحکم کر چکا۔ لیکن اب یہ نوبت پہنچی کہ قریش کے خون سے زمین رنگین کی جائے یہ مجھ سے نہ ہوگا۔ وہی شخص یہ مہم کرے گا جو ان سے تعلق نہ رکھتا ہوگا۔

مسلم بن عقبہ کی روانگی اب یزید نے ابوعمرہ کو مسلم بن عمرو کے پاس بھیجا۔ یہ شخص نہایت کبیر السن ضعیف اور مریض تھا۔ حاضر ہو کر اس نے حالات پوچھے اس نے بیان کر دیئے۔ اس نے بھی وہی بات کہی جو یزید کہتا تھی کیا مدینہ میں بنی امیہ انصار و موالی سب ملا کر تیرہ ہزار آدمی ہوں گے؟ اس نے کہا بے شک ہزار آدمی ہوں گے۔ کہا اتنا ان سے نہ ہو سکا کہ ساعت بھر قتال کرتے۔ یہ لوگ جب تک خود اپنے دشمن سے اپنی قوم کے لیے نہ لڑیں اس لائق نہیں ہیں کہ ان کی کمک کی جائے۔ یہ کہہ کر مسلم یزید کے پاس آیا۔ کہنے لگا امیرالمومنین یہ بہت ذلیل لوگ ہیں ان کی نصرت نہ کرنا چاہیئے۔ اتنا بھی ان سے نہ ہو سکا کہ ایک دن یا ایک پہر یا ایک ساعت قتال کرتے۔ بس انہیں یوں ہی رہنے دیجئے کہ یہ خود اپنے دشمن سے اپنی قومی سلطنت کے لیے لڑیں۔ آپ کو یہ بھی تو معلوم ہو جائے کہ ان میں سے کون کون آپ کی طرف سے قتال کرتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہے یا گردن جھکا دیتا ہے۔ یزید نے کہا تمہارا بھلا ہو ان لوگوں کے بعد زندگی کا کیا لطف! اٹھو لوگوں کو لے کر روانہ ہو اور اپنی خبر مجھے دیتے رہو۔

ابن زیاد کو حجاز پر فوج کشی کا حکم غرض یہ منادی ہوئی کہ لوگ حجاز کی طرف روانہ ہو۔ آؤ اپنا اپنا وظیفہ پورا لے لو اور اس کے علاوہ سو سو دینار ہر ایک شخص کے ہاتھ میں بطور اعانت دیئے جائیں گے۔ غرض بارہ ہزار آدمی حجاز میں جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور ابن زیاد کو یزید نے لکھا تھا کہ تو ابن زبیر سے لڑنے کو روانہ ہو اس نے کہا اس خاسق کے لیے میں دو دو گناہ میں اپنے سر نہ لوں گا۔ ایک تو رسول اللہ صلعم کے نواسے کو قتل کروں دوسرے خانہ کعبہ پر حملہ کروں۔ مرجانہ اس کی ماں ایک پکی عورت تھی۔ حسین علیہ السلام کو جب اس نے قتل کیا ہے تو کہتی تھی تیرا برا ہو یہ تو نے کیا کیا یہ کیا حرکت تو نے کی؟ ابن کرہ یہاں سے اسی طرف روانہ ہوا۔ جہاں اس نے عبدالملک کو چھوڑا تھا کہ ٹھیک اسی جگہ پر اسی ساعت میں یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرا اس کے بعد عبدالملک کے پاس پہنچ جاتے۔ پہنچا تو دیکھا کہ عبدالملک درخت کے نیچے سر سے کچھ اوڑھے ہوئے بیٹھا ہے۔ اس نے سب حال بیان کیا۔ عبدالملک خوش ہو گیا۔ وہاں سے دونوں مروان کے گھر پر آئے اور جماعت بنی امیہ کو لشکر کے آنے کی خبر دی سب نے خدائے عزوجل کا شکر ادا کیا۔

یزید کے اشعار ابن زبیر شام سے یہ دیکھ کر روانہ ہوا تھا کہ یزید نکلا ہے اور لشکر کے سرداروں کو دیکھ بھال رہا ہے۔ اور اس کی زبان سے یہ سن کر روانہ ہوا تھا وہ یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور تلوار گلے میں لٹکائے ہوئے تھا اور عربی کمان کاندھے پر لگائے ہوئے تھا۔

ابلغ ابا بکر اذا اللیل سری ونشبط القوم علی وادی القری

میرا یہ پیام اس وقت ابن زبیر کو پہنچا دینا جب دیکھنا کہ رات ہو گئی ہے اور وادی القری پر فوج اتر پڑی ہے۔

اجمع سکران من القوم تری ام جمع یقظان نفی عنہ الکری

کیا یہ لوگ مست اور سرشار تجھے معلوم ہوتے ہیں یا بے خواب و بیدار ہیں جنہوں نے نیند کو پاس نہیں آنے دیا۔

مجھے تو اس ملحد سے تعجب ہوتا ہے کہ دین میں مکاری کرتا ہے اور بزرگوں کو برا کہتا ہے۔"

یزید کی مسلم بن عقبہ کو ہدایات یہ لشکر مسلم بن عقبہ کی سرکردگی میں یزید کی طرف سے روانہ ہوا یزید نے اس کو حکم دیا کہ تم پر کچھ بن جائے تو لشکر کا رئیس حصین بن نمیر کو بنانا۔ اور لوگوں کو تین دن تک مہلت دینا۔ مان جائیں تو ان جائیں دنہ ان سے قتال کرنا جب تم کو غلبہ ہو جائے تو تین دن تک مدینہ کو لوٹنا۔ وہاں کا مال اور روپیہ اور ہتھیار اور غلہ یہ سب لشکر والوں کا ہے۔ تین دن کے بعد لوٹنا موقوف کرنا اور علی بن حسینؓ سے رعایت کرنا۔ ان کے ساتھ نیکی کرنا۔ ان کو اپنے قریب بٹھانا۔ لوگوں نے جو مجھ سے مخالفت کی وہ اس میں شریک نہ تھے۔ میرے پاس ان کا خط آیا تھا۔"

علی بن حسینؓ اور مروان علی بن حسینؓ کو ان باتوں کی خبر نہ تھی کہ یزید نے ان کے باب میں مسلم بن عقبہ سے رعایت کی سفارش کر دی ہے۔ بنی امیہ جب شام کی طرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روانہ ہوئے ہیں تو مروان کی زوجہ جو ابان بن مروان کی ماں ہیں یعنی عائشہ بنت عثمان بن عفان نے مروان کے تمام ساز و سامان کے ساتھ علی بن حسینؓ کے یہاں آکر پناہ لی تھی۔ بنی امیہ مدینہ سے جب نکالے گئے تو مروان نے ابن عمر سے کہا کہ میرے عیال کو اپنے پاس چھپا رکھو۔ ابن عمر نے یہ بات نہ مانی۔ علی بن حسینؓ سے جب مروان نے کہا کہ مجھے تم سے قرابت ہے میرے اہل بیت تمہارے اہل بیت کے ساتھ رہیں گے۔ تو انہوں نے منظور کیا۔ مروان نے اپنے عیال کو علی بن حسینؓ کے یہاں بھیج دیا۔ یہ ان لوگوں کو اپنے عیال کے ساتھ لے کر ینبع میں پہنچے آئے وہیں سب کو رکھا۔ مروان ان کا شکر گزار تھا اور ان دونوں میں قدیم سے محبت تھی۔

بنی امیہ کا مدینہ سے اخراج

مدینہ والوں کو جب یہ خبر ہوئی کہ ابن عقبہ لشکر لیے ہوئے آرہا ہے۔ تو انہوں نے مروان کے گھر میں بنی امیہ کو جا کر گھیر لیا اور کہا واللہ تم کو جب تک اس گھر سے نکال کر گردن نہ ماریں گے تم سے باز نہ آئیں گے۔ ہاں خدا کو درمیان دے کر ہم سے عہد میثاق کرو کہ تم لوگ ہم کو دھوکا نہ دو گے۔ کوئی چھپا ہوا موقع پا کر دشمن کو نہ بتاؤ گے۔ ہمارے دشمن کی اعانت نہ کرو گے تو ہم تم سے باز آتے ہیں۔ اور اپنے یہاں سے تمہیں نکالے دیتے ہیں۔ ان لوگوں نے خدا کو درمیان دے کر اس بات کا عہد و میثاق ان سے کیا کہ ہم تم کو دھوکا نہ دیں گے تمہارا کوئی چھپا ٹھکانہ دشمن کو نہ بتائیں گے۔ اب یہ لوگ مدینہ سے نکال دیئے گئے۔ یہ اپنے اسباب وال لے کر نکلے اور وادی القریٰ میں جا کر مسلم بن عقبہ سے ملے عائشہ بنت عثمانؓ طائف کی طرف روانہ ہوئیں۔ علی بن حسینؓ کی کچھ زمین مدینہ کے قریب تھی وہ شہر سے نکل کر یہیں سکونت گزیں ہو گئے تھے تاکہ وہاں کے کسی امر میں نہ شریک ہوں۔ عائشہ جب طائف جانے لگیں تو انہوں نے کہا میرے بیٹے عبداللہ کو بھی اپنے ساتھ طائف میں لیتی جاؤ۔ عائشہؓ اپنے ساتھ عبداللہ کو طائف میں لے آئیں اور اپنے ہی پاس اس وقت تک رکھا کہ اہل مدینہ کا بنایا ہوا گھروندا بگڑ گیا۔

عمرو بن عثمان کا پابند عہد

ابن عقبہ نے بنی امیہ میں سے عمرو بن عثمان بن عفان کو بلا بھیجا اور کہا وہاں کا حال بتاؤ اور کچھ مشورہ دو۔ کہا میں کچھ بھی بتا نہیں سکتا ہم لوگوں سے عہد و میثاق اس بات کا لیا گیا ہے کہ ہم کوئی چھپا ہوا موقع نہ بتائیں۔ اور دشمن کی تقویت نہ کریں۔ یہ سن کر ابن عقبہ نے انہیں جھڑک دیا اور کہا واللہ اگر تو عثمانؓ کا فرزند نہ ہوتا تو میں تیری گردن مارتا۔ اور بخدا اب میں کسی قرشی کی یہ بات نہ سنوں گا۔ عمرو بن عثمان یہ درشتی اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ کر اپنے اصحاب میں چلے آئے۔ اب مروان نے اپنے بیٹے عبدالملک سے کہا مجھ سے پہلے تمہیں اس کے پاس چلے جاؤ۔ شاید وہ تمہارے ہی جانے کو کافی سمجھے مجھے نہ بلائے عبدالملک یہ سن کر ابن عقبہ کے پاس چلا گیا۔ اس نے کہا جو باتیں تم جانتے ہو بتاؤ۔ ان لوگوں کی ساری خبر مجھ سے بیان کرو اور یہ بتاؤ کہ تمہاری کیا رائے ہے۔

مسلم بن عقبہ اور عبدالملک کی گفتگو

عبدالملک نے کہا اچھا اچھا۔ میری رائے یہ ہے کہ اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ سے تو مدینہ کی طرف لشکر کو لیے ہوئے جا۔ جب مدینہ کے قریب کا نخلستان تجھے ملے تو وہیں اتر پڑ۔ لوگ چھاؤں میں بیٹھیں گے رطب کھائیں گے۔ جب رات ہو جائے تو پہرہ والوں کو سوار ہونے کا حکم دینا کہ وہ ساری رات لشکر کے درمیان پھرتے رہیں۔ جب صبح ہو جائے تو سب کے ساتھ نماز پڑھ کر روانہ ہو۔ مدینہ کو اپنی بائیں جانب رکھ کر شہر کے گرد پھر۔ اور حرّہ کی زمین بلند کی طرف سے اہل مدینہ کا مقابلہ کر۔ جب تو ان کے مقابل ہو گا۔ آفتاب چمک کر ان کے سامنے طلوع کرے گا اور تیری فوج کی پشت پر ہو گا۔ ان کو آفتاب سے ایذا نہ پہنچے گی۔ اور ان لوگوں کے منہ پر دھوپ ہو گی۔ اس کی حرارت انہیں ایذا پہنچائے گی جب تم لوگ ان کے مشرق میں ہو گے اور وہ تمہارے مغرب میں ہوں گے تو تمہارے خود ہتھیار برچھوں کی سنانیں تلواریں زریں ساعدوبازو اس قدر چمکتے ہوئے انہیں دکھائی دیں گے کہ تمہاری نظروں میں ان کے ہتھیاروں سے اس قدر خیرہ نہ ہو گی۔ اس کے بعد ان لوگوں سے قتال شروع کر۔ اور خدا سے نصرت طلب کر۔ خدا بے شک تیری مدد کرے گا۔ کہ ان لوگوں نے امام کی مخالفت کی ہے اور جماعت سے خارج ہو گئے ہیں۔ مسلم نے کہا خدا تجھے جزائے خیر دے۔ جس باپ کا تو بیٹا ہے اس نے کیسا خلف الرشید پایا۔

عبدالملک کے بارے میں ابن عقبہ کا تاثر

اس کے بعد مروان اس کے پاس گیا۔ اس نے کہا کچھ تم کہو۔ مروان نے کہا کیا عبدالملک تیرے پاس نہیں آیا۔ مسلم نے کہا ہاں میں ان سے ملا۔ عبدالملک عجب شخص ہے میں نے کسی قرشی کو اس کے مثل نہیں پایا۔ مروان نے کہا۔ عبدالملک سے تم مل چکے تو گویا مجھ سے مل چکے۔ کہا اچھا اچھا۔ اس کے بعد مسلم وہاں سے لشکر کے ساتھ روانہ ہوا۔ اسی منزل میں جا کر اترا جہاں اترنے کا عبدالملک نے مشورہ دیا تھا اور جو کچھ اس نے کہا تھا ویسا ہی اس نے کیا۔ پھر وہ زمین حرّہ پر ہوتا ہوا مشرق کی طرف اہل مدینہ کے مقابل میں جا کر اترا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل مدینہ کو تین دن کی مہلت

سب کو بلا کر کہا۔ اے اہل مدینہ امیر المومنین یزید کا یہ خیال ہے۔ کہ تم لوگ اصل ہو۔ تمہارا خون بہانا مجھے گوارا نہیں۔ تمہارے لیے تین دن کی مدت میں مقرر کرتا ہوں جو کوئی تم میں سے باز آجائے گا اللہ حق کی طرف رجوع کرے گا۔ ہم اس کا عذر قبول کریں گے اور یہاں سے واپس چلے جائیں گے۔ اور اس ملحد کی طرف جو کہ ہے متوجہ ہوں گے۔ اور اگر تم لوگ نہ مانو گے تو یہ سمجھ لو کہ ہم حجت تمام کر چکے یہ تین دن ہو گئے تو مسلم نے کہا اے اہل مدینہ تین دن ہو گئے کہو اب تم کو کیا منظور ہے تلاپ کرتے ہو یا لڑنا چاہتے ہو کہا ہم لڑیں گے۔ کہا ہرگز ایسا نہ کرو بلکہ تم سب اطاعت گذاری اختیار کرو۔ ہم تم مل کر اپنا زور اس ملحد پر ڈالیں جس نے بے دینوں کو فاسقوں کو چہار جانب سے اپنے پاس جمع کر رکھا ہے۔

اہل مدینہ کا لڑنے پر اصرار

اہل مدینہ نے کہا اے دشمن خدا واللہ اگر تم لوگ وہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہو تو ہم تم کو بے قتال کئے نہ چھوڑیں گے کہا ہم تم کو اس لیے چھوڑیں کہ تم خانہ کعبہ پر حملہ کرو۔ وہاں کے رہنے والوں کو خوف و ہراس میں ڈالو وہاں ملحدوں کی سی حرکتیں کرو بیت اللہ کی بیحرمتی کرو۔ نہیں نہیں واللہ ہم سے یہ نہ ہوگا۔ مدینہ کے لوگوں نے شہر کے ایک جانب خندق بنالی تھی۔ ان میں کا ایک انبوہ عظیم خندق میں اترا ہوا تھا۔ رئیس ان کا عبدالرحمن بن زنیر ہی تھا اہل مدینہ کے دوسرے ربع پر عبداللہ بن مطیع قرشی کے رئیس شہر کی ایک جانب میں اور معقل بن سنان اشجعی مہاجرین کے رئیس ایک اور ربع پر شہر کی ایک جانب میں اور عبداللہ بن حنظلہ ملائیکہ سب سے بڑے ربع کے رئیس تھے جس میں بہت لوگ تھے اور یہ امیر انصار تھے۔

مسلم بن عقبہ کی پیش قدمی

مسلم نے اپنے سب لوگوں کو ساتھ لے کر زمین حرہ کی طرف حرکت کی کوفی کی راہ پر پہنچ کر اپنا سراپردہ نصب کیا پھر سواروں کے ایک رسالہ کو ابن حنظلہ کے مقابلہ میں بھیجا۔ ابن حنظلہ نے اپنے اصحاب کو ساتھ لے کر سواروں پر حملہ کیا۔ سوار سب بھاگ کھڑے ہوئے بھاگتے ہوئے مسلم کے پاس پہنچے۔ مسلم یہ دیکھ کر آزمودہ کار لوگوں کو ساتھ لیے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور سواروں کو للکارا وہ سب پلٹ پڑے وہ بڑی دلیری سے لڑنے لگے اسی اثنا میں فضل بن عباس جو حارث بن عبدالمطلب کے پوتوں میں تھے کوئی بیس سواروں کو ساتھ لیے ہوئے ابن حنظلہ سے آکر ملے اور بڑی خوبی سے نہایت شدید جنگ انہوں نے کی پھر ابن حنظلہ سے کہا تمہارے ساتھ جتنے سوار ہوں سب کو حکم دے دو کہ میرے پاس اکٹھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب میں حملہ کروں تو وہ بھی حملہ آور ہوں میں مسلم تک بغیر پہنچے ہوئے واللہ دم نہیں لینے کا۔ یا تو میں اسے قتل کروں گا یا قتل ہو جاؤں گا۔

فضل بن عباس کا حملہ

ابن غسیل نے عبداللہ بن ضحاک انصاری کو حکم دیا کہ سواروں سے پکار کر کہہ دو۔ کہ سب فضل بن عباس کے ساتھ رہیں۔ غرض ندا ہوئی اور سب سوار فضل بن عباس کے پاس جمع ہو گئے۔ انہوں نے اہل شام پر حملہ کر دیا سب منتشر ہو گئے فضل نے اپنے اصحاب سے کہا تم نے دیکھ لیا یہ نالائق کیسا بھاگ رہے ہیں۔ میں تم پر فدا ہو جاؤں پھر حملہ کرو۔ ان کے سردار کو میں دیکھ پاؤں تو واللہ ضرور اسے قتل کروں گا یا اس کوشش میں خود مارا جاؤں گا۔ سمجھ لو ایک ساعت کی ثابت قدمی کا نتیجہ خوشی ہے۔ ثبات قدم کے بعد اگر ہے تو فتح ہے۔ یہ کہہ کے فضل نے اور ان کے ساتھ والوں نے ایسا حملہ کیا کہ شامیوں کا رسالہ مسلم کو پیادوں میں چھوڑ کر منتشر ہو گیا۔ اس کے گرد پانسو پیادے گھٹنے ٹیکے ہوئے برچھیاں ان لوگوں کی طرف تانے کھڑے تھے۔ فضل اسی حالت میں علمدار فوج کی طرف بڑھے۔ اس کے سر پر ایک وار کیا کہ مغفر کو کاٹ کر سر کو ٹکڑے کر دیا وہ گرتے ہی مر گیا۔ اس کے گرتے ہی فضل نے پکارا خذ ھا منی وانا ابن عبدالمطلب یہ سمجھے کہ مسلم کو مار لیا۔ کہا قتلت طاغیۃ القوم ورب الکعبۃ مسلم نے فحش گالی دے کر کہا تو غلط کہتا ہے یہ علمدار اسی کا رومی غلام تھا۔ جسے فضل نے قتل کیا تھا مگر تھا بڑا شجاع۔

فضل بن عباسؓ کی شجاعت

اب مسلم نے علم خود اٹھا لیا اور پکار کر کہا اے اہل شام کیا اپنے دین کی حمایت میں اسی طرح قتال کرتے ہیں کیا اپنے امام کی نصرت میں اسی طرح جہاد کرتے ہیں۔ خدا کی مار تمہاری اس لڑائی پر جیسی لڑائی کہ تم آج لڑ رہے ہو۔ کیسا میرے دل کو دکھا رہے ہو۔ کیسا مجھے غصہ دلا رہے ہو۔ سن رکھو واللہ اس کا عوض تمہیں یہ ملے گا کہ عطیات سے محروم کر دیئے جاؤ گے اور کسی دور دراز سرحد کی طرف بھیج دیئے جاؤ گے۔ اس علم کے ساتھ بڑھو اگر تلافی تم سے نہ ہو سکے تو خدا سمجھے تم سے۔ مسلم نشان کو لے کر بڑھا اور نشان کے آگے آگے سب لوگ حملہ کرتے ہوئے چلے۔ اس حملہ میں فضل بن عباس قتل ہو گئے۔ یہ جب قتل ہوئے ہیں کہ مسلم کا خیمہ ان سے کوئی دس گز کے فاصلہ پر رہ گیا تھا۔ فضل کے ساتھ زید بن عوف اور ابراہیم عدوی اور بہت سے لوگ مدینہ کے قتل ہو گئے۔ ایک روایت یہ ہے کہ اس جنگ میں مسلم بیمار تھا اس نے دونوں صفوں کے درمیان ایک تخت پر اپنی کرسی رکھوا دی اور کہا اے اہل شام اب اپنے امیر کی طرف سے لڑو یا چھوڑ کر چلے جاؤ۔ اس کے بعد سب لوگوں نے اہل مدینہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر حملہ کیا۔ ان کے جس گروہ کی طرف رخ کیا اسے شکست دی یہ لوگ جم کر لڑتے ہی نہ تھے ان کے رخ ہی پھیرے جاتے تھے آخر سب شکست کھا گئے۔ اب مسلم کا لشکر ابن نعیل کی طرف بڑھا اور ان سے بہت شدید جنگ کی۔ شکست کھائے ہوؤں میں سے جن کو جنگ آزمائی کا خیال آگیا وہ بھی ابن نعیل کے شریک ہو گئے۔ آتش جنگ شدت سے مشتعل ہو گئی۔

فضل بن عباس کی شہادت

اسی اثناء میں جنگ آزما و بہادر شہسواروں کی جماعت کو ساتھ لیے ہوئے فضل نے اہل شام پر حملہ کر دیا۔ اور یہ مسلم کی کرسی و تخت کی طرف بڑھے مسلم کو اسی کے سرا پردہ کے سامنے درمیان صف جنگ خادموں نے لا کر بٹھا دیا تھا۔ فضل اس کے تخت تک پہنچ گئے۔ ان کے چہرہ کا رنگ سرخ تھا تلوار اٹھا کر وار کیا چاہتے تھے کہ وہ چلایا "یارو تم کہاں ہو یہ مرد سرخ رنگ مجھے قتل کئے ڈالتا ہے۔ اے نیک بی بیوں کے فرزند دوڑو اسے برچھیوں میں پرو لو۔ لوگ فضل کی طرف برچھیاں لے کر دوڑ پڑے وہ برچھیاں کھا کر گر پڑے۔ اس کے بعد مسلم کے سوار اور پیادے سب کے سب ابن نعیل کی طرف بڑھے اور قریب پہنچ گئے اس وقت مسلم گھوڑے پر سوار ہو کر اہل شام کا دل بڑھانے لگا کہ اے اہل شام تم حسب و نسب میں عرب سے بڑھ کر نہیں ہو۔ شمار میں ان سے زیادہ نہیں ہو۔ تمہارے بلاد اتنے وسیع نہیں ہیں پھر بھی خدا نے تم کو یہ خاص مرتبہ عنایت کیا کہ دشمن کے مقابلہ میں تمہاری مدد کی تمہارے اماموں کے دل میں تمہاری منزلت پیدا کر دی۔ اس کا سبب محض یہی ہے کہ تم لوگ طاعت گذار ہو اور اپنے دین پر قائم ہو اور اس قوم نے اور جو جو ان کے شامل ہیں ان سب نے دین کو بدل ڈالا خدا نے بھی ان کی حالت کو بدل دیا جس طاعت گذاری پر تم قائم ہو اسے خوبی کے ساتھ پورا کرو کہ خدا بھی جو نصرت خلہ تم کو دے رہا ہے اسے پورا کر دے۔

حصین بن نمیر کی پیشقدمی

یہ کہہ کر جہاں وہ تھا وہیں پھر چلا آیا۔ سواروں کو حکم دیتا گیا کہ ابن نعیل پر اور ان کے اصحاب پر حملہ کر دیں لیکن جب سوار اپنے گھوڑوں کو اہل مدینہ کی طرف بڑھاتے تھے وہ لوگ برچھیوں سے تلواروں سے وار پر وار کرتے تھے گھوڑے بھڑک جاتے تھے منتشر ہو جاتے تھے، رخ پھیر دیتے تھے یہ دیکھ کر مسلم نے پکار کر کہا: اے اہل شام خدا نے ان لوگوں کو تم سے بڑھ کر ثابت قدم میدان جنگ میں نہیں بنایا ہے۔ او حصین بن نمیر تو اپنی فوج کو لے کر میدان کارزار میں اتر۔ حصین اہل حمص کو لے کر اہل مدینہ سے نبرد آزمائی کرنے کو چلا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن حنظلہ کا خطبہ

ابن غسیل نے جب ان لوگوں کو دیکھا کہ ایک فوج اپنے اپنے علم کے ساتھ یورش کرنے کو آ رہی ہے تو اپنے اصحاب میں یہ خطبہ پڑھا" لوگو جس طریقہ سے تمہیں جنگ کرنا مقصود تھا وہی طریقہ تمہارے دشمن نے تم سے جنگ کرنے کا اختیار کیا۔ مجھے یقین ہے کہ ایک ہی ساعت کے بعد تمہارے اور ان کے درمیان خدا فیصلہ کر دے گا۔ تمہارے موافق ہو یا مخالف سنو تم لوگ صاحب بصیرت ہو۔ دار الہجرت کے رہنے والے ہو واللہ میں خوب سمجھتا ہوں کہ بلاد اسلام میں سے کسی شہر کے لوگوں سے خدا اتنا خوش نہ ہوگا جتنا کہ تم لوگوں سے خوش ہے اور بلاد عرب میں سے کسی شہر کے لوگوں پر خدا ایسا غضبناک ہے۔ جو تم سے لڑنے آئے ہیں تم سب کو ایک دن مرنا ہے اور واللہ کسی طرح کی موت شہید ہو کر مرنے سے بہتر نہیں، لو شہادت کی دولت خدا نے تمہارے سامنے رکھ دی ہے اسے لوٹ لو اور واللہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ جتنی تمہاری مرادیں ہوں سب پوری ہو جائیں" یہ کہہ کر علم لیے ہوئے بڑھے تھوڑی دور جا کر ٹھہر گئے۔

عبداللہ بن حنظلہ کی شہادت

ابن نمیر بھی اپنا علم لیے ہوئے قریب آ پہنچا۔ مسلم نے عبداللہ بن عضاہ کو پانسو قدر اندازوں کے ساتھ ابن غسیل پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا۔ تیروں کا منہ اہل مدینہ پر برسنے لگا۔ ابن غسیل نے کہا آخر کب تک تیر کھایا کرو گے جسے بہشت میں چلنے کی جلدی ہو وہ اس علم کے ساتھ ہو لے یہ سنتے ہی جتنے جانباز تھے وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابن غسیل نے کہا اپنے پروردگار کے حضور میں چلو۔ واللہ مجھے امید ہے کہ بس ایک ساعت کی دیر ہے کہ تمہاری آنکھیں خنک ہو جائیں گی۔ یہ سن کر سب جنگ پر آمادہ ہو گئے۔ ایک ساعت تک ایسی گھمسان کی لڑائی ہوئی کہ اس زمانہ میں کم ہوئی ہو گی۔ ابن غسیل نے اپنے فرزندوں کو ایک ایک کر کے میدان میں بھیجا۔ سب ان کے سامنے قتل ہو گئے۔ وہ خود رجز پڑھتے جاتے تھے۔ اور شمشیر زنی کر رہے تھے اسی طرح قتل ہو گئے۔ ان کے برادر اخیافی محمد بن ثابت انہیں کے ساتھ قتل ہوئے۔ یہ کہتے تھے کہ اگر کفار دیلم مجھے قتل کرتے تو میں ایسا خوش نہ ہوتا جیسا ان لوگوں کے ہاتھ سے قتل ہو جانے میں خوش ہو رہا ہوں انہیں کے ساتھ محمد بن حزم انصاری بھی قتل ہوئے۔ ان کی لاش پر مروان بن حکم گذرا[1]۔ لاش سے

---

[1] طبری میں یہ فقرہ اس کے بعد ہے "وکانہ بطیل من فضۃ" یعنی مروان ایک چاندی کی چٹان معلوم ہوتا تھا" شاید اس گھوڑے کا ساز نہایت چمک دمک کا فقرہ ہوگا۔ ابن اثیر نے بھی اس فقرہ کو چھوڑ دیا۔ ۱۲ ح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب کر کے کہنے لگا خدا تم پر رحم کرے۔ میں نے کتنے ہی رکنوں کے پاس تمہیں طولانی نمازیں پڑھتے دیکھا ہے۔

مدینہ میں تین دن تک قتل عام روایت ہے کہ مسلم کرسی پر بیٹھتا تھا لوگ کرسی کو اٹھائے ہوئے پھرتے تھے۔ اسی ہیئت سے وہ ابن غسیل سے جنگ حرہ میں قتال کر رہا تھا اور یہ رجز پڑھتا جاتا تھا[1]

احیا اباہ ھاشم بن حرملہ یوم الھباتین ویوم العملہ

جنگ حباتین و جنگ یعملہ میں ہاشم بن حرملہ نے اپنے باپ کا نام روشن کر دیا۔

کل الملوک عندہ معزبلہ ورمحہ للوالدات مشکلہ

ملوک اس کے سامنے لاش کا ڈھیر ہیں۔ اس کی برچھی ماؤں کو بیٹوں کے غم میں رولاتی ہے۔

لا یبعث القتیل حتی یحمد لہ ویقتل ذا الذنب ومن لا ذنب لہ

وہ کشتوں کو خاک پر لٹاتا ہے۔ گناہگار اور بے گناہ دونوں کو قتل کر ڈالتا ہے۔ محمد بن سعد بن ابی وقاص اس جنگ میں تیغ زنی کر رہے تھے جب لوگ پسپا ہونے لگے پہلے تو یہ بھاگنے والوں ہی کو تلواریں مارنے لگے آخر خود ہی بھاگے۔ مسلم نے تین دن تک مدینہ کی لوٹ شامیوں کو مباح کر دی۔ لوگوں کو قتل کرتے پھرتے تھے اور ان کا مال لوٹ لیتے تھے۔ صحابہ میں سے جو لوگ مدینہ میں تھے ہراساں ہوئے۔

ابو سعید خدریؓ ابو سعید خدریؓ شہر سے نکل کر پہاڑ کی کھوہ میں جا کر چھپے ایک شامی نے انہیں دیکھ لیا تھا وہ تلوار کھینچے ہوئے اس غار تک پہنچا۔ خدریؓ نے بھی اس کے دھمکانے کے لیے تلوار کھینچ لی۔ کہ شاید بے لڑے ہوئے پلٹ جائے اس پر کچھ اثر نہ ہوا بڑھتا چلا آیا جب جب انہوں نے دیکھا کہ وہ باز نہیں آتا تو اپنی تلوار میان میں رکھ لی۔ اس سے کہا اگر تو میرے قتل کرنے کو ہاتھ اٹھائے گا تو میں تیرے قتل کرنے کو ہاتھ اٹھانے والا نہیں۔ میں پروردگار عالم سے ڈرتا ہوں۔ اس نے پوچھا خدا تمہارا بھلا کرے تم کون شخص ہو۔ کہا میں ابو سعید خدریؓ ہوں اس نے کہا صاحب رسول اللہ کہا کہ ہاں یہ سن کر وہ چلا گیا۔

مسلم بن عقبہ کی بد عہدی مسلم نے مقام قبا میں بیعت کرنے کے لیے لوگوں کو بلایا۔ قریش

---

[1] ابن اثیر نے ان اشعار کو بھی چھوڑ دیا ہے۔ ع۔ ح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے یزید بن زمعہ اور محمد بن ابی الجہم کے لیے اور معقل بن سنان کے لیے بھی امان طلب کی گئی تھی۔ اگلے دن بعد یہ تینوں شخص مسلم کے پاس لائے گئے۔ مسلم نے دونوں قریشیوں سے بیعت کے لیے کہا۔ انہوں نے کہا ہم کتاب خدا اور سنت رسول اللہ پر تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ مسلم نے جواب دیا واللہ میں تمہاری اس بات کو ہرگز نہیں معاف کروں گا۔ اس کے بعد وہ دونوں سامنے لائے گئے اور دونوں کی گردن ماری گئی۔ مروان نے کہا سبحان اللہ دو قریشی اس لیے لائے گئے تھے کہ ان کو امان ملے گی تو انہیں قتل کرتا ہے۔ مسلم نے مروان کی کمر میں چھڑی کی نوک کو چبھو کر کہا۔ واللہ اگر تو بھی وہ کلمہ کہے جو ان دونوں نے کہا تو تلوار کی چمک سے تیری آنکھیں خیرہ کر دی جائیں گی۔

معقل بن سنان کا قتل

اس کے بعد معقل بن سنان کو مسلم کے سامنے لوگ لے کر آئے اور پہلے مسلم اس کے دوستوں میں تھا۔ مسلم نے کہا مرحبا یا ابی محمد خوش آمدید ابو محمد معلوم ہوتا ہے تم اس وقت پیاسے ہو۔ معقل نے کہا ہاں پیاسا ہوں مسلم نے کہا دیکھو میرے ساتھ جو برف آئی ہے وہ شہد میں ڈال کر شربت بنا کر ان کے لیے لاؤ۔ شربت آیا معقل نے پی کر کہا سقاک اللہ من شراب ابجہم نے جواب دیا۔ سن واللہ اب تجھے نعیم جہنم کے سوا کچھ بھی پینا نصیب نہ ہوگا۔ اس نے کہا خدا اور صلہ رحم کا میں تجھے واسطہ دیتا ہوں۔ مسلم نے جواب دیا۔ مجھ سے تجھ سے مقام طریف میں جس شب کو تو یزید سے رخصت ہو کر نکلا ہے ملاقات ہو چکی ہے۔ میں نے تجھے یہ کہتے سنا کہ مہینہ بھر کا ہم نے سفر کیا اور یزید کے پاس سے خالی ہاتھ جاتے ہیں۔ اب ہم مدینہ میں جا کر اس فاسق کو خلافت سے معزول کر دیں گے" بھلا عطفان و اشجع کو عزل و نصب خلافت میں کیا دخل؟ سن میں قسم کھا چکا ہوں کہ جب کسی جنگ میں تیرے قتل کرنے کا موقع پاؤں گا ضرور تجھے قتل کروں گا" یہ کہہ کر مسلم نے حکم دیا کہ معقل کو قتل کر دو اور وہ قتل ہو گیا۔

یزید بن وہب کا خاتمہ

پھر یزید بن وہب کو مسلم کے سامنے لائے۔ مسلم نے اس سے کہا کہ بیعت کر اس نے کہا میں سنت عمر پر تم سے بیعت کروں گا۔ واللہ میں تیرے تصور کو معاف نہ کروں گا۔ مروان اور ابن وہب میں کچھ عروسی و دامادی کا رشتہ تھا۔ اس سبب سے مروان نے کچھ سفارش کی۔ مسلم نے حکم دیا کہ مروان کا گلا گھونٹ ڈالو۔ خادموں نے گلا اس کا دبا دیا اور مسلم نے کہا تم لوگ اس بات پر بیعت کرو کہ تم سب کے سب یزید بن معاویہ کے غلام ہو۔ اس کے بعد ابن وہب کے قتل کا حکم دیا۔ وہ قتل ہو گیا۔ اس کے بعد علی بن حسینؓ کو مسلم کے سامنے لائے علی بن حسینؓ نے مروان کے ساتھ یہ سلوک کیا تھا کہ جس زمانہ میں بنی امیہ مدینہ سے نکالے گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ انہوں نے مروان کے مال و متاع کو اور اس کی زوجہ ام ابان بنت عثمانؓ کو لٹنے سے بچا لیا تھا اور اپنے یہاں انہیں پناہ دی تھی۔ پھر جب ام ابان طائف کی طرف روانہ ہوئیں تو علی بن حسینؓ نے ان کی حفاظت کے لیے اپنے فرزند عبداللہ کو ان کے ساتھ کر دیا تھا اور مروان نے اس احسان کا شکر بھی ادا کیا تھا۔

علی بن حسینؓ اور ابن عقبہ علی بن حسینؓ اس وقت مروان و عبدالملک کو اپنے ساتھ لیے ہوئے مسلم کے سامنے آئے کہ یہ دونوں شخص ان کے لیے مسلم سے امان کی سفارش کریں گے۔ غرض مسلم کے پاس آکر ان دونوں شخصوں کے بیچ میں علی بن حسینؓ بیٹھ گئے مروان نے شربت پینے کو مانگا۔ مطلب یہ تھا کہ مسلم کے دل میں جگہ پیدا کر دے۔ شربت آیا تو مروان نے تھوڑا سا پی کر علی بن حسینؓ کو دے دیا۔ ان کے ہاتھ میں رعشہ سا پیدا ہو گیا۔ انہیں اندیشہ ہوا کہ مجھے یہ قتل کرے۔ وہ اسی طرح ہاتھ میں پیالہ لیے ہوئے رہ گئے۔ نہ پیتے ہیں نہ ہاتھ سے پیالہ رکھتے ہیں۔ اب مسلم نے ان سے مخاطب ہو کر کہا تم ان دونوں کو ساتھ لیے ہوئے اس لیے آئے تھے کہ مجھ سے امان مل جائے گی۔ واللہ اگر انہیں دونوں کا واسطہ ہوتا تو میں تمہیں قتل ہی کرتا۔ لیکن تم نے امیرالمومنین کو خط لکھا ہے۔ یہی امر تمہارے حق میں بہتر ہوا۔ اب تمہارا جی چاہے اس شربت کو پیو یا نہ پیو اور شربت تمہارے لیے منگاؤں۔ کہا میں اسی شربت کو جو میرے ہاتھ میں ہے پئے لیتا ہوں۔ کہا اچھا یہی پی لو۔ شربت پی لیا تو کہا یہاں میرے پاس آکر بیٹھو۔ علی بن حسینؓ پاس جا کر بیٹھ گئے۔

علی بن حسینؓ سے حسن سلوک ایک روایت یہ ہے کہ جب علی بن حسینؓ کو مسلم کے پاس لائے تو پوچھا یہ کون ہیں کہا علی بن حسینؓ کہا تشریف لائیے۔ تشریف لائیے۔ اور ان کو اپنی قالین اور تخت پر اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ اور کہنے لگا امیرالمومنین نے تمہارے باب میں پہلے ہی مجھ سے کہہ سن لیا ہے۔ وہ تو کہتے تھے کہ بدباطن لوگوں نے تمہارے ساتھ سلوک کرنے سے مجھے دور رکھا۔

پھر کہنے لگا یہاں آنے سے تمہارے اہل و عیال کو تشویش ہو رہی ہو گی۔ کہا واللہ یہی بات ہے۔ اس نے اپنی سواری کا گھوڑا منگایا اس پر ساز ڈالا گیا۔ انہیں گھوڑے پر سوار کر کے واپس کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن عثمانؓ کی اہانت

اس کے بعد عمرو بن عثمان کو مسلم کے ساتھ لائے۔ یہ بنی امیہ کے ساتھ مدینہ سے نہیں نکلے تھے۔ مسلم ان کو دیکھ کر پکارا اے اہل شام اس شخص کو پہچانتے ہو۔ کہا کہ نہیں۔ کہا یہ ایک طیب وطاہر کا خبیث فرزند ہے یہ امیر المومنین عثمانؓ کا بیٹا عمرو ہے۔ تعجب ہے اے عمرو۔ اہل مدینہ کا غلبہ دیکھو تو تم کہو کہ میں بھی تمہیں میں سے ہوں، اور اہل شام کا غلبہ ہو تو کہو میں بھی انہی میں ہوں۔ کہا کہ میں تو امیر المومنین عثمان کا فرزند ہوں۔ یہ کہہ کر مسلم نے ان کی داڑھی نچوڑ ڈالی۔ پھر اہل شام سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی ماں اپنے منہ میں گوبر کے بدبودار کپڑے رکھ کر کہتی تھی کہ امیر المومنین بوجھ میرے منہ میں کیا ہے۔ اور منہ میں اس کے ایسی ناگوار و قابل نفرت چیز ہوتی تھی۔ پھر عمرو کو اس نے رہا کر دیا۔ ان کی والدہ ودس کی تھیں۔ واقعہ حرہ بدھ کے دن ذی الحجہ کی اٹھائیسویں یا شاید ستائیسویں تاریخ واقع ہوا۔

اہل مکہ کی جنگی تیاری

۶۳ھ میں ابن زبیر نے لوگوں کے ساتھ حج کیا۔ ابھی تک یہ پناہ گیر کہلاتے تھے اور امر خلافت کا مدار شوریٰ پر لوگ سمجھتے تھے۔ محرم کی چاند رات کا ذکر ہے کہ مسور بن مخرمہ کا غلام آزاد سعید مکہ میں وارد ہوا اس نے آکر سب سے بیان کیا کہ مسلم نے اہل مدینہ کے ساتھ کیا کیا اور یہ لوگ اس سے کیوں کر پیش آئے۔ اس واقعہ کو سب لوگ امر عظیم سمجھے۔ اس کو شہر میں مشہور کیا۔ اور سب نے بہت جد و جہد کی۔ سامان جنگ میں مشغول ہوئے۔ سمجھ گئے کہ مسلم ادھر بھی ضرور آئے گا۔ اور اہل مدینہ کے قصے بیان کرتے ہیں۔ کہ جب معاویہ کی وفات کا زمانہ قریب آیا تو یزید کو بلایا۔ اس سے کہا کہ تجھ سے اہل مدینہ ضرور لڑیں گے۔ تو ایسا کرنا کہ مسلم بن عقبہ کو ان سے لڑنے کے بہانے بھیجنا۔ میں اس شخص کی خیر خواہی سے خوب واقف ہوں۔ پھر معاویہ کے ہلاک ہونے کے دنوں میں ایک گروہ مدینہ سے ان کے پاس وارد ہوا اس مجمع میں عبداللہ بن حنظلہ بھی تھے۔ یہ بڑے شریف و فاضل سردار و عبادت گذار شخص تھے۔ ان کے آٹھ بیٹے ان کے ساتھ تھے۔ معاویہ نے ایک لاکھ درہم ان کو ہر لڑکے کو دس دس ہزار عطا کئے۔ اس کے علاوہ سب کو خلعت اور بار برداری کا سامان دیا۔ عبداللہ بن حنظلہ مدینہ میں واپس آئے تو سب نے پوچھا کہو کیا خبر ہے۔ کہا ایک ایسے شخص کے پاس سے میں آرہا ہوں کہ واللہ اگر میں کسی کو اپنے بیٹوں کے سوا شریک و معین اپنا نہ پاؤں جب بھی اس سے جہاد کروں گا۔ لوگوں نے کہا ہم نے تو سنا ہے کہ انہوں نے تم کو عطایا و انعامات دیئے۔ اور بہت تمہاری خاطر اور مدارت کی۔ کہا ہاں انہوں نے ایسا ہی سلوک کیا ہے۔ اور میں نے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے قبول کر لیا کہ اپنی قوت بڑھاؤں" پھر ابن حنظلہ نے لوگوں کو برانگیختہ کیا اور سب نے ان سے بیعت کر لی۔

مدینہ پر مسلم بن عقبہ کا قبضہ یزید کو اس کی خبر ہوئی اس نے مسلم کو ان کے مقابلہ میں روانہ کیا۔ اور اہل مدینہ نے یہاں سے لے کر شام تک جتنے کنوئیں تھے۔ سب میں قطران کی مشکیں ڈلوا دیں یا پاٹ دیئے۔ اہل شام کے لیے خدا نے بارش بھیج دی کہ ان کو کسی کنوئیں میں ڈول ڈالنے کی ضرورت ہی نہ ہوئی جب یہ مدینہ پہنچے تو ان کے مقابلہ میں شہر سے بڑی بڑی جمعیتیں نکلیں۔ ان کی سی ہئیات اور ہیبت پہلے سے کسی نے نہ دیکھی تھی۔ اہل شام پر کسی قدر رعب چھا گیا ان سے لڑنا ان کو ناگوار ہوا اور مسلم اس وقت بہت بیمار تھا ابھی لڑائی ہو رہی تھی کہ ان کے پس پشت ناف شہر سے تکبیر کی آوازیں آنے لگیں۔ ہوا یہ کہ بنی حارثہ نے ان کے مقابلہ میں اہل شام کو راستہ دے دیا اور یہ سب لوگ خندق پر لڑتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سب کو شکست ہوئی۔ اور سب سے زیادہ خندق میں لوگ قتل ہوئے۔ سب بھاگے۔ اور شامیوں کے دل کے دل مدینہ میں گھس آئے اس وقت عبداللہ بن حنظلہ اپنے ایک بیٹے کے سہارے پر سو رہے تھے۔ نفیر خواب بلند تھی ان کے فرزند نے جگا دیا۔ آنکھ کھول کر دیکھا کہ لوگ بھاگ رہے ہیں اپنے فرزند اکبر کو لڑنے کا حکم دیا وہ نکلے لڑے قتل ہو گئے۔ آخر مسلم مدینہ میں داخل ہوا اور لوگوں سے کہا کہ اس بات پر بیعت کرو کہ تم سب یزید کے غلام ہو وہ تمہاری جان و مال و اہل و عیال کا مالک ہے۔ جس طرح چاہے ان سے پیش آئے۔

۶۳ھ کے واقعات

مسلم بن عقبہ کی مکہ کی جانب پیشقدمی مسلم مدینہ والوں سے جب فارغ ہوا اور اس کے لشکر والے تین دن تک شہر کو لوٹ چکے تو ان سب کو ساتھ لے کر مکہ کا رخ کیا۔ مدینہ میں روح بن زنباع عمرو بن محرز کو اپنا جانشین کر گیا۔ مسلم یہاں سے روانہ ہوا اور مقام مشلل تک آخر محرم ۶۳ھ میں پہنچا تھا کہ اسے موت آگئی مرتے وقت حصین بن نمیر کو بلا کر کہا اے ابن پالاں خر اگر میرے اختیار کی بات ہوتی تو واللہ تجھے میں اس لشکر کا رئیس نہ کرتا۔ لیکن میرے بعد تجھے امیر المومنین نے رئیس لشکر مقرر کر دیا ہے اور امیر المومنین کا حکم ٹل نہیں سکتا۔ چار باتیں میں تجھ سے کہے دیتا ہوں اسے سن رکھ۔ بہت جلد روانہ ہو اور جلد لڑائی کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کر دے۔ خبروں کو پوشیدہ رکھ۔ قریش میں سے کسی کی بات نہ سن۔ اس کے بعد وہ مر گیا اور مشلل میں دفن کر دیا گیا۔

مسلم بن عقبہ کا انتقال ایک روایت یہ ہے کہ مسلم ابن زبیر سے لڑنے کو روانہ ہوا۔ جب اس کو ہستانی چڑھائی تک پہنچا جسے ہرشا کہتے ہیں تو مرنے کا وقت آگیا۔ تمام سرداران فوج کو اس نے بلا بھیجا اور یہ کہا کہ امیر المومنین نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا۔ کہ اگر میرا وقت پورا ہو جائے تو تم سب پر حصین بن نمیر کو اپنا جانشین کر دوں۔ واللہ میرے اختیار کی بات ہوتی تو میں ایسا نہ کرتا لیکن مرتے وقت امیر المومنین کے حکم کی مخالفت کرنا مجھے گوارا نہیں۔ پھر ابن نمیر کو بلا کر کہا اے ابن بالان ضرور دیکھ میری وصیت کو یاد رکھنا۔ خبروں کو چھپائے رکھنا۔ کسی قرشی کی بات کبھی نہ سننا۔ اہل شام کو دشمنوں کے مقابلہ پر نہ ہٹنے دینا۔ ابن زبیر فاسق سے لڑنے میں تین دن سے زیادہ توقف نہ کرنا۔ اس کے بعد کہا خدا وندا شہادت لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کے بعد اہل مدینہ کے قتل کرنے سے بڑھ کر کوئی عمل خیر ایسا میں نے نہیں کیا جس پر مجھے ناز ہو اور جس پر آخرت میں مجھے بھروسہ ہو۔

ابن عقبہ کی وصیت پھر بنی مرہ سے کہا کہ حوران میں جو میری کھیتی ہے وہ میں نے خاندان مرہ کے لیے خیرات کی اور فلاں عورت (ام ولد) کے گھر میں جو کچھ میرا مال مقفل ہے وہ سب اسی کا ہے۔ وصیت کے بیشتر ہی مسلم نے کہہ دیا تھا کہ میرے بیٹے کو گمان ہے کہ ام ولد نے مجھے زہر دیا ہے وہ جھوٹ کہتا ہے۔ یہ پیٹ کی ایک بیماری ہے کہ ہمارے خاندان والوں کو ہوا کرتی ہے۔

ابن نمیر کی مکہ پر فوج کشی مسلم مر گیا تو ابن نمیر لشکر کو لیے ہوئے ابن زبیر سے لڑنے کو مکہ کی طرف روانہ ہوا۔ ادھر یہاں تمام اہل مکہ و اہل حجاز ان سے بیعت کر چکے تھے اور مدینہ کے سب لوگ بھی ان کی طرف چلے آئے تھے۔ نجدہ بن عامر بھی خارجیوں کی ایک جماعت کو ساتھ لے خانہ کعبہ کے بچانے کے لیے ان سے آملا تھا۔ ابن زبیر نے اپنے بھائی منذر سے کہا میرے اور تمہارے سوا ان لوگوں سے لڑنے کے لیے اور اس کام کے واسطے اور کوئی شخص نہیں ہو سکتا۔ منذر واقعۂ حرہ میں بھی شریک تھا۔ پھر ان سے آملا۔

منذر بن زبیرؓ کی شہادت ابن زبیر نے اپنے بھائی منذر کو کچھ لوگوں کے ساتھ قتال کرنے کے لیے روانہ کیا۔ ایک ساعت تک اس نے بہت شدید جنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی۔ اسی اثنا میں ایک شامی نے اسے اپنے مقابلہ میں بلایا۔ شامی خچر پر سوار تھا۔ منذر اس کی طرف بڑھا۔ ایک نے دوسرے پر حملہ کیا۔ دونوں کے وار کاری پڑ گئے۔ دونوں بے جان ہو کر گر پڑے عبداللہ بن زبیرؓ دونوں زانو ٹیک کر کھڑے ہوئے اور کہا یا رب ابرھا من اصلھا وسلھا[1] اور وہ اپنے بھائی کے قاتل کو کوس رہے تھے۔ اس کے بعد اہل شام نے بہت سخت حملہ کیا۔ ابن زبیر کے اصحاب کچھ بھاگ گئے۔ ان کے خچر نے ٹھوکر کھائی۔ کہنے لگے دور ہو اور اس کی پشت پر سے اتر پڑے اور اپنے اصحاب کو پکارا کہ ادھر آؤ ادھر آؤ۔ ان کی آواز سن کر مسور بن مخرمہ اور مصعب بن عبدالرحمٰن پلٹ آئے اور جنگ کرنے لگے اور آخر یہ سب لوگ قتل ہو گئے۔ ان کے ساتھ ابن زبیر ثابت قدم رہے۔

خانہ کعبہ پر سنگباری رات ہوئے تک ان سب کو قتال پر آمادہ کرتے رہے۔ اس کے بعد دشمن پلٹ گئے اور یہ پہلے حصار کا واقعہ تھا جو لکھا گیا۔ اس کے بعد اہل شام بقیہ ماہ محرم اور کل ماہ صفر تک ابن زبیرؓ سے جدال و قتال کرتے رہے۔ ربیع الاول ۶۴ھ کی تیسری تاریخ روز شنبہ ان لوگوں نے خانۂ کعبہ پر منجنیق سے پتھر برسائے اور آگ لگا دی اور یہ رجز پڑھتے جاتے تھے خطارۃ مثل الفنیق المیزبد نرمی بھا اعراد ھذا المسجد یہ منجنیق ایک شتر مست ہے کہ ہم اس سے کعبہ پر نشانے لگا رہے ہیں۔ عمرو بن حوط سدوسی یہ کہتا جاتا تھا ؎

کیف تری صنیع ام فروہ تاخذھم بین الصفا والمروہ

ذرا ام فروہ کو دیکھنا کہ صفا و مروہ کے درمیان لوگوں کو نشانہ بنا رہی ہے۔

ام فروہ اس نے منجنیق کا نام رکھا تھا۔ مثلل میں مسلم کے دفن ہونے کے بعد ابن نمیر محرم کی تیئسویں[23] کو مکہ کی طرف روانہ ہوا اور محرم کی چھبیسویں کو مکہ میں پہنچا۔ چونسٹھ دن تک ابن زبیر کا محاصرہ کیے رہا۔ غرۂ ربیع الآخر کو یزید کے مرنے کی خبر سن کر محاصرہ اٹھا لیا۔

خانہ کعبہ میں آتش زنی خانہ کعبہ کے جلنے کا واقعہ یزید کے مرنے سے انتیس دن پیشتر ہوا۔ لوگ گرداگرد آگ سلگایا کرتے تھے۔ ہوا چلی۔ ایک چنگاری اڑ کر غلاف کعبہ پر جا پڑی۔ غلاف جلا۔ چوبینہ جل گیا۔ روز شنبہ ربیع الاول کی تیسری کو یہ واقعہ گذرا۔ عروہ بن اذینہ اپنی

---

[1] ابن اثیر نے اسے چھوڑ دیا ہے یعنی معلوم ہوتے ہیں کہ اے پروردگار اس جنگ کی اصلاح کر اور اسے متفرق کر دے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں کے ساتھ اسی دن مکہ میں آئے تھے۔ انہوں نے کعبہ کو بے لباس اور رکن حطیم کو جلسا ہوا اور تین جگہ سے تڑکا ہوا دیکھ کر لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا مصیبت کعبہ پر آئی۔ انہوں نے ابن زبیر کے اصحاب میں سے ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس شخص کے سبب سے یہ حادثہ ہوا۔ اس نے برچھی کی نوک سے ایک انگارہ کو اٹھایا۔ ہوا اسے اڑا لے گئی۔ خلاف کعبہ میں رکن یمانی و اسود کے درمیان آگ لگ گئی۔

یزید کا انتقال ایک روایت یہ ہے کہ یزید کی وفات قریۂ حوارین میں ربیع الاول ۶۴ھ کی چودھویں کو اڑتیس برس کے سن میں واقع ہوئی۔ زہری نے انتالیس برس لکھے ہیں اور تین برس چھ ماہ یا آٹھ ماہ اس نے حکومت کی اور اس کے بیٹے معاویہ بن یزید نے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ ایک روایت یہ ہے کہ بتیس برس چھ مہینے کے سن میں غرۂ رجب ۶۰ھ میں یزید خلیفہ ہوا۔ دو برس آٹھ مہینے اس نے حکومت کی۔ ربیع الاول ۶۴ھ کی چودھویں تاریخ ۳۵ برس کی عمر میں اس نے وفات پائی۔ اس کی ماں میسون بنت بحدل کلبی ہے۔

اس کا ایک بیٹا معاویہ ہے۔ ابو لیلی اوس کی کنیت ہے۔ اس کے باب میں شاعر کہتا ہے ؎

انی اری فتنۃ تغلی مراجلہا والملک بعد ابی لیلی لمن غلبا

دیکھئے فتنہ و فساد کی ہنڈیا پک رہی ہے ابو لیلی کے بعد بادشاہی اسی کو ملے گی جو غالب آ جائے گا۔

ایک اور بیٹا اس کا خالد ہے جس کی کنیت ابو ہاشم ہے کہتے ہیں کہ یہ کیمیا بنا لیتا تھا۔ اس کی ماں ام ہاشم بنت ابو ہاشم بن عتبہ ہے۔ یزید کے بعد مروان نے اسے زوجہ بنا لیا۔ ایک اور بیٹا یزید کا عبداللہ ہے۔ یہ اپنے زمانہ کا بڑا قدر انداز تھا۔ اس کی ماں ام کلثوم بنت اسوار ہے اور عبداللہ اصغر و عمرو ابو بکر و عتبہ و حرب و عبدالرحمٰن و ربیع و محمد چھوکریوں کے بیٹے ہیں۔

مکہ کا محاصرہ اسی سال یزید کے بعد شام والوں نے معاویہ بن یزید سے اور حجاز والوں نے عبداللہ بن زبیر سے بیعت کر لی۔ حصین بن نمیر اہل شام کو لیے ہوئے چالیس دن تک ابن زبیرؓ سے لڑتا رہا اور محاصرہ اس کا بہت شدید ہو گیا تھا۔ ابن زبیر اور ان کے اصحاب تنگ ہو گئے تھے کہ یزید کے مرنے کی خبر ابن زبیر کو ہو گئی اور ابن نمیر اور اس کا سارا لشکر اس واقعہ سے ناواقف نہ تھا۔ دونوں لشکروں میں تلوار چل رہی تھی جب یہ خبر ابن زبیر کو پہنچی انہوں نے پکار کر اہل شام سے کہا لو تمہارا طاغوت ہلاک ہو گیا۔ اب تم میں سے جس کا جی چاہے اس بیعت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریک ہو جائے جو بیعت یہاں کے لوگوں نے کی ہے جسے یہ منظور نہ ہو وہ شام کو چلا جائے۔ یہ سن کر اہل شام نے ابن زبیر پر حملہ کر دیا۔ ابن زبیر نے ابن نمیر سے کہا میرے قریب آ میں تجھ سے کچھ باتیں کروں گا اور یہ اس سے باتیں کر رہے تھے کہ ان کے گھوڑوں میں سے کسی گھوڑے نے لید کی۔ حرم کے کبوتر لید پر گرے۔ ابن نمیر اپنے گھوڑے سے اتر کر کبوتروں کو بچانے لگا۔ ابن زبیر نے پوچھا یہ کیا کرتے ہو۔ کہا ایسا نہ ہو حرم کا کوئی کبوتر گھوڑے کی ٹاپ سے کچل جائے۔ کہا واہ کبوتر کے قتل سے تو پرہیز ہے۔ اور مسلمانوں کے قتل پر تو آمادہ ہے کہا اب تم سے میں نہیں لڑوں گا۔ اتنی اجازت دو کہ ہم لوگ کعبہ کا طواف کر کے چلے جائیں انہوں نے اجازت دے دی اور وہ سب لوگ چلے گئے۔

مرگ یزید کی اطلاع ایک روایت اس طرح ہے کہ ابن زبیر سے یزید کی موت کا حال سن کر شامیوں میں کسی کو یقین نہ آیا۔ وہ اسی طرح محاصرہ کیے رہے۔ اسی اثنا میں ثابت بن قیس نخعی رؤسائے اہل عراق کے ساتھ مکہ سے کوفہ میں وارد ہوا۔ اور ابن نمیر سے اس نے ملاقات کی۔ ان دونوں میں دوستی بھی تھی اور رشتہ ازدواج بھی۔ ابن نمیر نے اسے معاویہ کی صحبت میں بھی دیکھا تھا۔ وہ اس کے فضل و شرف و اسلام سے خوب واقف تھا۔ ثابت سے ابن نمیر نے یزید کے مرنے کی خبر پوچھی۔ اس نے بیان کیا کہ وہ تو یزید مر گیا۔

ابن زبیرؓ اور ابن نمیر کی ابطح میں ملاقات ابن نمیر نے یہ سن کر ابن زبیرؓ سے کہلا بھیجا کہ آج رات کو مقام ابطح میں مجھ سے ملاقات کرنا۔ دونوں یک جا ہوئے تو کہا کہ اگر یزید مر گیا تو تم سے زیادہ کوئی خلافت کا حقدار نہیں۔ آؤ ہم تم سے بیعت کریں اس کے بعد میرے ساتھ چلو۔ یہ لشکر جو میرے ساتھ ہے۔ اس میں شام کے تمام رؤسا و سربرآوردہ شامل ہیں واللہ دو شخص بھی تمہاری بیعت سے انکار نہ کریں گے۔ شرط یہ ہے کہ سب کو تم امان دے کر مطمئن کر دو اور ہمارے تمہارے درمیان؟ اس کے سوا ہم میں اور اہل حرہ میں جو خونریزی ہوئی ہے۔ اس سے چشم پوشی کرو۔ عمرو بن سعید کہا کرتے تھے کہ ابن زبیر کو ان لوگوں سے بیعت لینے اور ان کے ساتھ شام جانے سے بس شگون و فال نے روک لیا۔ کہ وہ مقام تھا جہاں خدا نے ان کو محفوظ رکھا...[1][2]

---

[1] یہ روایت کچھ بے ربط ہے ابن اثیر نے اسے ترک کیا ہے۔ مترجم

[2] یہاں طبری میں یہ فقرہ ہے "وکان ذلک من جند حوران" ابن اثیر نے چھوڑ دیا ہے۔ مترجم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واللہ اگر ابن زبیر اہل شام کے ساتھ شام میں چلے گئے ہوتے تو وہاں دو شخص بھی ان کی بیعت سے انکار نہ کرتے۔

ابن زبیرؓ کا شامیوں کو امان دینے سے انکار

بعض قریشی کا خیال ہے کہ ابن زبیر نے کہا میں اور اس خونریزی سے چشم پوشی کروں۔ نہیں واللہ اگر ایک ایک شخص کے عوض میں دس دس آدمیوں کو بھی قتل کروں جب بھی مجھے چین نہ آئے گا۔ ابن نمیر ان سے چپکے چپکے باتیں کرتا تھا۔ اور ابن زبیر پکار کر کہتے جاتے تھے نہیں واللہ مجھ سے یہ نہ ہوگا۔ آخر ابن نمیر نے کہا اب بھی اگر کوئی تم کو برق اور لسان کے لقب سے یاد کرے تو خدا اس سے سمجھے۔ ارے میں تو جانتا تھا کہ تم کچھ عقل رکھتے ہو تم کو اتنی بھی عقل نہیں کہ میں تو تم سے ایک بات کہوں اور تم پکار کر اس کا جواب دو۔ میں تم کو خلیفہ بنانا چاہتا ہوں اور تم مجھے قتل و قصاص کی دھمکی دیتے ہو۔

ابن نمیر کی روانگی

حصین بن نمیر یہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا اور لوگوں کو پکارا۔ اور سب کو ساتھ لے کر مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ ابن زبیر کو اب پشیمانی ہوئی کہ میں نے کیا کیا۔ ابن نمیر کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ شام تو میں نہیں جاؤں گا لیکن تم لوگ مجھ سے بیعت کرو میں تم کو امان دیتا ہوں اور تمہارے ساتھ عدل سے پیش آؤں گا۔ ابن نمیر نے کہا یہ تو بتاؤ کہ خود تو پیچھے رہے جاتے ہو اور میں گیا شام میں۔ وہاں جا کر خاندان بنی امیہ کے بہت سے لوگوں کو میں نے دیکھا کہ خلافت کا حوصلے کر رہے ہیں اور بہت سے لوگ ان کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ تو اس وقت میں کیا کروں گا۔ غرض سب کو ساتھ لیے ہوئے ابن نمیر مدینہ پہنچا۔ علی بن حسین اس کے استقبال کو اپنے ساتھ جو اور چارہ لے کر نکلے۔ ابن نمیر کے راہوار گھوڑے کے لیے دانہ چارہ نہ تھا اسے ان چیزوں کی سخت ضرورت تھی۔ غلام کو گالیاں دے رہا تھا۔ کہہ رہا تھا اب میرے گھوڑے کے لیے کہاں سے اس وقت چارہ آئے گا۔ علی بن حسین نے اسے سلام کیا۔ وہ اس کا بھی کچھ خیال نہ کرتا۔ انہوں نے کہا میرے ساتھ دانہ چارہ ہے اپنے گھوڑے کے لیے اس میں سے لے لے اب وہ ان کی طرف متوجہ ہوا۔ اور حکم دیا کہ آپ سے چارہ لے لو۔

بنی امیہ کی روانگی شام

اہل مدینہ اور اہل حجاز کی جرأت شامیوں پر زیادہ ہو گئی تھی۔ ان کی نظر میں اہل شام بہت ذلیل ہو گئے تھے نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ جہاں کوئی شامی اکیلا مل گیا اس کے گھوڑے کی لگام پر ہاتھ ڈال دیا۔ گھوڑا اس کا چھین لیا اور اسے نکال دیا۔ یہ سب اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈر سے اپنے لشکر ہی میں رہتے تھے۔ چھاؤنی سے نکلتے ہی نہ تھے۔ بنی امیہ نے ان سے کہا ہم کو لیے ہوئے شام میں پہنچے۔ چھاؤنی سے نکلتے ہی نہ تھے۔ بنی امیہ نے ان سے کہا ہم کو لیے چلو شام میں پہنچے۔ یہاں یزید وصیت کر گیا تھا کہ اس کے بعد معاویہ بن یزید سے لوگ بیعت کریں۔ تین مہینے یا چالیس دن یہ زندہ رہا اور دمشق میں اس سے بیعت ہوئی۔ ابو عبدالرحمٰن اس کی کنیت تھی اور ابو لیلیٰ بھی اسے کہتے ہیں۔ تیرہ برس اٹھارہ دن کی عمر میں اس کی وفات ہوئی۔

بصرہ میں ابن زیاد کی بیعت اسی سال بصرہ کے لوگوں نے ابن زیاد سے اس بات پر بیعت کی کہ وہاں کا امیر اس وقت تک رہے جب تک لوگوں میں صلح ہو اور کوئی امام اپنا وہ سب مل کر مقرر کر دیں۔ ابن زیاد اب کوفہ میں ایلچی روانہ کیا کہ اہل کوفہ بھی بصرہ والوں کے ساتھ شریک ہو جائیں۔ اہل کوفہ نے انکار کیا جو ان کا حاکم اس وقت تک تھا۔ اسے پتھر مارے۔ اس کے بعد اہل بصرہ نے بھی ابن زیاد سے مخالفت کی اور فتنہ عظیم برپا ہوا۔ اور ابن زیاد شام میں چلا گیا۔

ابن زیاد کا اہل بصرہ سے خطاب یزید جب ہلاک ہو گیا تو ضحاک بن قیس نے (شام سے) قیس بن ہیثم کو (عراق میں) یہ خط لکھا۔ سلام علیک ہم تم بھائی بھائی ہیں۔ یزید مر گیا جب تک ہم کسی کو انتخاب نہ کریں تم کو ہم پر سبقت نہ کرنا چاہیئے۔ یہاں یزید کے بعد ابن زیاد نے لوگوں کے سامنے یہ خطبہ پڑھا پہلے حمد و ثنائے الٰہی بجا لایا اور کہا اہل بصرہ میرے نصیب کا خیال کرو۔ واللہ تم جانتے ہو کہ میرے والد نے تم لوگوں کی طرف ہجرت کی۔ میری ولادت کی جگہ اور میرا وطن تمہیں لوگ ہو۔ میں جب تمہارا امیر مقرر ہوا تو دفتر میں اہل سیف ستر ہزار سے زیادہ نہ تھے اور اب اسی ہزار ہیں اور اہل قلم و کار گذار دفتر کی رو سے نو سے ہزار سے زیادہ نہ تھے اور اب ایک لاکھ چالیس ہزار ہیں اور کوئی ایسا تمہارا بدخواہ جس کا تمہیں خوف ہو میں نے نہیں چھوڑا۔ وہ سب کے سب تمہاری مجلس میں ہیں۔ سنو امیر المومنین یزید نے وفات پائی اور اہل شام نے جھگڑا پڑ گیا ہے۔ تمہارا شمار اس وقت سب سے زیادہ ہے۔ تمہارا میدان سب سے بڑھ کر وسیع ہے۔ تمہیں کسی کی پروا نہیں تمہارا ملک بہت بڑا ہے اپنے دین اور اپنی جماعت کے لیے جس شخص کو مناسب سمجھو انتخاب کر لو جسے تم انتخاب کرو گے سب سے پہلے میں اس کا تابع فرمان اور اس سے خوش رہوں گا۔ اس کے بعد اگر اہل شام کسی ایسے شخص کو انتخاب کریں جسے تم بھی پسند کرو تو تم بھی تمام مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو جانا اور اگر تم کو اس سے اختلاف ہو تو جب تک تمہاری مرضی پوری نہ ہو تم اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ملک اپنی ہی سرزمین پر رہنا تمام بلاد میں تم کسی شخص کے حاجت مند نہیں ہو۔ اگر ہیں تو وہ لوگ تمہارے حاجت مند ہیں۔

اہل بصرہ کی فتح بیعت

یہ سنتے ہی اہل بصرہ کے خطیب اٹھ کھڑے ہوئے۔ کہا اے امیر ہم نے تیری تقریر سنی۔ اور واللہ تجھ سے بڑھ کر ہم کسی کو اس منصب کے شایان نہیں سمجھتے آؤ ہم تمہیں سے بیعت کریں گے۔ ابن زیاد نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ تم اپنے لیے کسی کو انتخاب کرو۔ ان لوگوں نے اس کا کہنا نہ مانا۔ اس نے ان کا کہنا نہ مانا۔ یہاں تک کہ تین دفعہ ان لوگوں نے اصرار کیا۔ تو اس نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔ اور سب نے بیعت کر لی اور بیعت کرنے کے بعد سب کے سب اس سے پھر گئے۔ کہتے تھے پسر مرجانہ سمجھتا تھا کہ جماعت و حالت فرقت میں ہم اس کی اطاعت کریں گے۔ واللہ جو کچھ وہ سمجھا غلط سمجھا۔ اس کے بعد سب نے اس پر حملہ کر دیا۔

شقیق ابن ثورہ اور سدوسی

شقیق ابن ثور و مالک بن مسمع اور حصین بن منذر رات کے وقت دار الامارہ میں ابن زیاد کے پاس آئے۔ اس کی خبر بنی سدوس میں سے ایک شخص کو ہو گئی۔ یہ جا کر دار الامارہ میں دروازہ پر بیٹھ گیا۔ رات گئے یہ لوگ ایک خچر پر مال لادے ہوئے نکلے۔ یہ دوڑ کر حصین کے پاس گیا۔ اور کہا اس مال میں سے مجھے بھی کچھ دلوا دے۔ اس نے کہا۔ اپنے بنی عم کے پاس جا ان سے مانگ۔ اب یہ شقیق کے پاس آیا اور کہا اس مال میں سے مجھے بھی کچھ دلوا دے اور اس کا ایک غلام آزاد ایوب جس کا نام تھا وہی اس کے مال کا خزینہ دار تھا۔ اسے پکار کر کہا۔ ایوب اسے سو درہم دے دے۔ سدوسی نے پھر جا کر سوال کیا۔ اس نے کہا ایوب اب اسے دو سو درہم دے دے اس نے کہا دو سو درہم بھی میں نہیں لیتا کہا تین سو درہم پھر چار سو۔ اب مقام طفاوہ تک سب پہنچ گئے سدوسی نے پھر تقاضا کیا شقیق نے پوچھا۔ میں نہ دوں تو تو کیا کرے گا۔ اس نے کہا واللہ ابھی جاتا ہوں اور محلہ کے درمیان پہنچ کر دونوں انگلیاں کانوں میں رکھ کر پکار پکار کہتا ہوں کہ اے خاندان بکر بن وائل شقیق اور حصین اور مالک ابن زیاد کے پاس جا کر تم لوگوں کی خوں ریزی کا حلف کر کے آئے ہیں۔ یہ سن کر شقیق نے کہا اس شخص کو کیا ہو گیا ہے۔ خدا اسے سمجھے اور سمجھ لیا۔ ارے اسے پانسو درہم دے دے۔ یہ پانسو درہم شقیق سے لے کر صبح کو مالک بن مسمع کے پاس پہنچا۔ معلوم نہیں وہاں سے بھی کچھ ملا یا نہیں۔ پھر حصین کے پاس آیا اس نے پوچھا تیرے ابن عم نے تجھ سے کیا سلوک کیا۔ اس نے سب حال بیان کر کے کہا تم بھی تو کچھ مجھے دلواؤ۔ حصین نے کہا ہم نے مال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا اور لے کر نکل بھی آئے اب ہمیں کسی کا خوف نہیں ہے۔ غرض کچھ بھی اس نے نہ دیا۔

ابن زیاد سے یزید کی ناراضگی

ابن زیاد نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کے سب لوگوں کو قتل کر کے سب کے سر یزید کے پاس جب بھیجے تو پہلے تو یزید ان لوگوں کے قتل ہو جانے سے خوش ہوا اور ابن زیاد کی منزلت اس کے نزدیک زیادہ ہو گئی۔ پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد وہ پشیمان ہوا۔ اکثر کہا کرتا تھا کہ اگر میں ذرا تکلیف گوارا کرتا اور حسینؓ کو اپنے ہی گھر میں رکھتا جو وہ چاہتا اس کا انہیں اختیار دیتا۔ اس لیے کہ رسول اللہ کی خوشنودی اس میں تھی ان کے حق کی اور ان کی قرابت کی رعایت تھی۔ گو میری حکومت کی اس میں سبکی بھی ہوتی تو میرا کیا حرج تھا۔ خدا ابن مرجانہ پر لعنت کرے۔ اس نے انہیں لڑنے پر مجبور کیا۔ تو وہ یہ کہتے تھے کہ مجھے واپس چلا جانے دو۔ اس نے نہ مانا یا میں اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں دے دوں یا مسلمانوں کی سرحدوں میں سے کسی سرحد کی طرف مجھے نکل جانے دو۔ وہاں خدائے عزوجل میری حفاظت کرے گا۔ یہ بات بھی اس نے نہ مانی۔ اس سے بھی انکار کیا۔ ان کو کوفہ کی طرف واپس لایا اور قتل کیا۔ مسلمانوں کے دلوں میں اس واقعہ سے میرا بغض ان لوگوں نے بھر دیا۔ اور میری عداوت کا بیج بو دیا۔ اب نیک ہوں یا بد سب مجھ سے اس بات پر بغض رکھتے ہیں کہ میں نے حسینؓ کو قتل کیا۔ لوگ اسے امر عظیم سمجھتے ہیں۔ مجھے ابن مرجانہ سے کیا مطلب تھا۔ خدا اس پر لعنت کرے اور اپنا غضب نازل کرے۔

ابن زیاد کو یزید کی موت کی اطلاع

ابن زیاد نے اپنے ایک غلام آزاد ایوب نوحران کو شام کی طرف روانہ کیا کہ یزید کی خبر لے کر آئے۔ خود ایک دن سوار ہوا۔ قصابوں کی دکانوں تک پہنچا تھا کہ ایوب سامنے سے آیا اور پچھلے سے یزید کی موت کا حال اس نے بیان کیا۔ یہ سنتے ہی راہ سے پھرا گھر آکر عبداللہ بن حصین کو حکم دیا کہ کہہ کر پکار دے کہ یہ ہوا کہ ابن زیاد عبداللہ بن نافع برادر خیانی زیاد کی عیادت کو گیا تھا اسی مکان کی ایک کھڑکی سے نکل کر مسجد میں جو آیا تو سر شام حمران کو دیکھا۔ یہی حمران معاویہ اور یزید کے زمانہ میں ابن زیاد کی طرف سے پیغام بری کیا کرتا تھا۔ مگر اتنی اس کی مجال نہ تھی کہ خود آگے بڑھ کر کچھ کہہ سکے۔ ابن زیاد نے پوچھا کیا ہے۔ کہا خیریت ہے۔ کہا وہاں کا حال کیا ہے۔ کہا میں قریب آ سکتا ہوں کہا چلا آ۔ حمران نے چپکے چپکے یزید کے مرنے کا اور اہل شام میں جھگڑا پڑنے کا حال بیان کیا۔ یزید ربیع الاول ۶۴ھ کی پندرھویں تاریخ پنجشنبہ کے دن مر گیا۔

یزید کی مذمت

ابن زیاد نے یہ سنتے ہی فوراً مؤذن کو حکم دیا کہ نماز با جماعت کہہ کر پکار دے۔ لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع ہوئے۔ یہ منبر پر گیا۔ یزید کی خبر مرگ لوگوں سے کہی اور اس کی مذمت بھی کی یہ جانتا تھا کہ یزید مجھ سے بری طرح پیش آنے والا ہے اور اس سے ڈرا کرتا تھا۔ احنف نے کہا ہم لوگوں کی گردنوں میں یزید کی بیعت ہے۔ بھڑوں[1] کے چھتہ کو نہ چھیڑنا چاہیئے۔ یہ سن کر اس نے زبان روک لی۔ اس کے بعد ابن زیاد نے اہل شام کے اختلاف کا ذکر اور جو باتیں اوپر گذریں وہ سب بیان کیں یہاں تک کہ سب نے بخوشی و بمشورہ اس سے بیعت کر لی۔ مگر وہاں سے اٹھتے ہی در و دیوار سے اپنے ہاتھوں کو پاک کرنے لگے اور کہتے جاتے تھے پسر مرجانہ یہ سمجھے ہوئے ہے کہ اس اختلاف کی حالت میں ہم لوگ اسی کو اپنا امیر بنائیں گے۔

بصرہ میں ابن زبیرؓ کی بیعت

غرض ابن زبیر کی یہ امارت بہت دنوں چلی۔ روز بروز ضعیف ہوتی چلی گئی۔ وہ حکم دیتا تھا کوئی سنتا نہ تھا۔ وہ کچھ رائے دیتا تھا اسے رد کر دیتے تھے۔ کسی مجرم کو قید کرنے کو کہتا تھا تو اس کے سپاہیوں کو لوگ روک لیتے تھے۔ ایک جنازہ کے ساتھ شوق ابل میں لوگ جا رہے تھے کہ ایک شخص ہاتھ میں جھنڈ لیے ہوئے سر سے پاؤں تک اوپچی بنا ہوا ایک اشہب رنگ گھوڑی پر نمودار ہوا۔ وہ کہتا جاتا تھا۔ لوگو آؤ میں تمہیں اس بات کی دعوت دیتا ہوں جو کسی نے نہ دی ہوگی۔ اس شخص کی طرف آؤ جو حرم کعبہ میں پناہ گزین ہے۔ یعنی عبداللہ بن زبیرؓ سے بیعت کرو۔ یہ سن کر کچھ لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس سے بیعت کرنے لگے۔ ابن حوشب جنازہ کے ساتھ تھا۔ کہتا ہے جب ہم نماز جنازہ سے فارغ ہو کر آئے تو دیکھا بہت سے لوگ اس سے بیعت کرنے کو جمع ہو گئے ہیں۔ اور وہ اس راستہ پر جا رہا ہے جو محلہ قیس بن ہیثم اور محلہ کے درمیان ہوتا ہوا بنی تمیم تک گیا ہے۔ اس نے کہا اگر کوئی پوچھنا چاہتا ہے تو سن لو میرا نام ہے سلمہ بن ذویب۔

ابن زیاد سے اہل بصرہ کی علیحدگی

ابن حوشب جب مقام رحبہ تک پہنچا تو اسے عبدالرحمٰن بن بکر ملا اس نے سلمہ کا ذکر اس سے کیا۔ عبدالرحمٰن نے جا کر ابن زیاد سے یہ قصہ بیان کیا۔ ابن زیاد نے خود اسے بلا بھیجا اور سارا قصہ اس کی زبان سے سنا۔ حکم دیا الصلوٰۃ جامعۃ کی ندا ہوئی لوگ جمع ہو گئے۔ ابن زیاد نے کہنا شروع کیا کہ میرے تمہارے درمیان کیا معاملہ گذرا۔ میں کہتا تھا تم کسی کو انتخاب کرو میں بھی اسی سے بیعت کر لوں گا تم

---

[1] اعرض عن ذی فتن یعنی شاخ دار درخت سے الگ رہو اگر فتن پڑھیں تو فتنہ گر مراد ہوگا۔ ع۔م

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے سوا کسی سے بیعت کرنے پر راضی نہ ہوئے۔ پھر میں نے سنا کہ تم نے دیواروں میں اور دروازوں میں اپنے ہاتھوں کو رگڑ کر پاک کیا۔ اور جو تمہارے منہ میں آیا وہ کہا۔ اب یہ حال ہے کہ جو حکم میں دیتا ہوں نہیں چلتا جو رائے میں دیتا ہوں رد کر دی جاتی ہے۔ میرے سپاہیوں کے اور میرے گناہگار کے درمیان لوگ حائل ہو جاتے ہیں۔ لو دیکھو سلمہ بن ذویب تمہارے خلاف میں دعوت دے رہا ہے۔ اس کا ارادہ ہے کہ تمہاری جماعت میں تفرقہ ڈالے۔ تم میں سے ایک دوسرے کے منہ پر تلوار کھینچ کر جا پڑے۔ یہ سن کر احنف نے کہا ہم تیرے پاس سلمہ کو لینے آتے ہیں۔ یہ لوگ سلمہ کو لانے کے لیے گئے۔ دیکھا کہ وہاں ایک مجمع عظیم ہے۔ موقع ہاتھ سے نکل گیا۔ اور اس نے مزاحمت کی۔ یہ سامان دیکھ کر سب کے سب پھٹ رہے ابن زیاد کے پاس کوئی بھی نہیں گیا۔ ایک دفعہ خطبہ میں اس نے کہا اے اہل بصرہ ہم نے لباس خوبصورت اور نرم نرم کپڑے یہاں تک پہنے کہ ہم اس کی آرزو رکھتے ہیں۔ اور ہمارا جسم انہیں کپڑوں کی خواہش رکھتا ہے۔ ہم نے اس لباس کو اتار کر لباس آہنی نہ پہنا اے اہل بصرہ واللہ اگر تم سب مجتمع ہو کر کسی کو خطا سے باز رکھنا چاہو تو یہ بھی تم سے نہ ہو سکے گا۔ اس کے بعد اس پر کسی نے کوئی حملہ بھی نہ کیا تھا کہ بھاگ گیا۔ اور مسعود کے پاس جا کر چھپ رہا۔ مسعود جب مارا گیا تو ابن زیاد شام میں چلا گیا۔

ابن زیاد کی دولت

سلمہ کے خروج کرنے سے پہلے ابن زیاد کے پاس اسی لاکھ اور بڑا دینے ایک کروڑ تو لاکھ تھے۔ اس نے لوگوں سے کہا یہ تمہارا ہی حصہ ہے اپنے اپنے وظیفے اور اپنی اپنی اولاد کی تنخواہیں اس میں سے لے لو۔ یہ کہہ کے اس نے کاتبوں کو حکم دیا کہ لوگوں کو بلائیں۔ اور سب کے ناموں کی فہرست نکالیں۔ اور اس باب میں بہت تاکید کی۔ پہرہ مقرر کر دیا کہ دفتر کے کاتب و محاسب رات کو بھی جانے نہ پائیں۔ شمعیں روشن کر کے کام کریں۔ مگر جب لوگ ادھر متوجہ نہ ہوئے اور سب کے سب اسے چھوڑ کر بیٹھ رہے۔ ادھر سلمہ نے اس سے مخالفت کی بنا ڈالی تو ابن زیاد نے اپنا ہاتھ روک لیا اور خزانہ بھی بھاگتے وقت اٹھا لے گیا۔ یونس کہتا ہے ابھی تک اس کی اولاد میں وہ دولت موجود ہے ان کی شادی و غمی کی سی رونق قریش میں نہیں دکھائی دیتی نہ قریش میں کوئی شخص کھانے پینے پہننے اوڑھنے میں ان کے مثل ہے۔

روسائے بصرہ کا ابن زیاد سے عدم تعاون

ابن زیاد نے ملک کے خاص رئیسوں کو بلا کر کہا تھا کہ تم سب میرے ساتھ شریک ہو کر مخالفوں سے قتال کرو۔ انہوں نے کہا ہمارے سرگروہ جو لوگ ہیں وہ ہمیں حکم دیں تو ہم تیرے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں۔ لوگوں کا یہ حال دیکھ کر اس کے بھائیوں نے سمجھایا کہ اس زمانہ میں خلیفہ ہی نہیں ہے جس کی طرف تم قتال کرو اور جب شکست ہو جائے تو اس سے پناہ کے طالب ہو اور اس کی مدد کے لیے تم طلب گار ہو اور وہ تمہاری مدد کرے اور یہ تمہیں خوب معلوم ہے کہ "جنگ دو سردارو" کیا معلوم تمہیں فتح ہو یا شکست اگر شکست ہوئی تو یہ دولت جو اس وقت ہمارے قبضہ میں ہے۔ یہی لوگ جن سے ہم کو سابقہ ہے ہمارے ہلاک کرنے اور مال و دولت کے تباہ کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے اور تیرے پاس اذرقہ بھی باقی نہ رہے گا" اس کا برادر عینی جو عبداللہ کو کہنے لگا۔ دوستو واللہ اگر تم نے ان لوگوں سے قتال کیا تو میں تلوار کے پلپلے پر اپنے سینہ کو ٹیک دوں گا۔ کہ پشت کے پار ہو جائے۔

ابن زیاد کی حارث بن قیس سے امداد طلبی

ابن زیاد نے اب بنی فہم سے حارث بن قیس کو بلا بھیجا اور اس سے کہا "اے حارث میرے باپ نے مجھے وصیت کی تھی کہ اگر کبھی تمہیں بھاگنے کی ضرورت پڑے تو بنی فہم کے ذریعہ سے کام نکالنا اور میرے دل کو بھی تم لوگوں کے سوا کسی پر اعتماد نہیں ہے" حارث نے کہا۔ تمہارے باپ کے لیے جن خطروں میں ہم لوگوں نے اپنی جان کو ڈالا تجھے خوب معلوم ہے۔ نہ کبھی اس نے نہ کبھی تو نے ہمارے ساتھ اس کا عوض کیا اب جو التجا تو نے کی ہے تو میں اسے بھی رد نہیں کرتا۔ مجھے انکار کرتے بن نہیں پڑتا۔ اگر میں تجھے دن کو لے کر نکلوں تو اندیشہ یہ ہوتا ہے کہ اپنی قوم میں پہنچتے پہنچتے میں بھی قتل ہو جاؤں گا اور تو بھی۔ لیکن میں تیرے پاس ٹھہرا رہوں گا۔ جب رات تاریک ہو جائے گی اور آمد و رفت راہ گیروں کی موقوف ہو جائے گی۔ اس وقت میں تجھے اپنی ردیف میں بٹھا لوں گا کہ تجھے کوئی پہچان نہ سکے اور تجھے بنی ناجیہ اپنی برادری والوں میں لے چلوں گا۔ ابن زیاد نے کہا بس یہی رائے اچھی ہے حارث ٹھہرا رہا۔

ابن زیاد کا فرار

جب اتنی تاریکی ہو گئی کہ ہاتھ[1] کو ہاتھ نہ سوجھے تو ابن زیاد کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور مال و دولت کو تو وہ پہلے ہی سرکا کر محفوظ کر چکا تھا۔ حارث اسے لے کر چلا۔ ان لوگوں میں ہو کر نکلا جو خوارج صروریہ کے خوف سے راتوں کو پہرہ دیا کرتے تھے۔ ابن زیاد پوچھتا

---

[1] ابن اثیر نے اس روایت کے اکثر فقرے چھوڑ دیئے اس مقام پر یہ فقرہ ہے "اذا قام حتی اذا قلت اخوک ام الذئب" یعنی گرگ میں اور برادر میں تمیز نہ ہو سکے۔ ع۔م

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا تھا یہ کون مقام ہے یہ کون لوگ ہیں۔ بنی سلیم میں جب پہنچے تو ابن زیاد نے کہا اب ہم کہاں آئے کہا بنی سلیم میں۔ کہا سلامتی ہے۔ انشاء اللہ۔ جب بنی ناجیہ میں پہنچے پوچھا اب ہم کہاں آئے۔ کہا بنی ناجیہ میں کہا نجات ہے انشاء اللہ بنی ناجیہ نے حارث سے پوچھا تو کون ہے کہا حارث بن قیس کہا ہمارا جتیجا۔ ان میں سے ایک شخص نے ابن زیاد کو پہنچانا اور کہا پسر مرجانہ پھر ایک تیر اس کی طرف سر کیا وہ عمامہ میں اٹک کر رہ گیا۔ حارث اسے اب لے کر چلا کہ محلہ جہاضم میں لے جا کر اپنے گھر میں اسے اتارا۔

ابن زیاد اور مسعود بن عمرو اب یہ مسعود بن عمرو کے پاس آیا۔ مسعود نے کہا اے حارث دنیا کی آفتوں سے تو لوگ پناہ مانگتے ہیں میں اس آفت سے پناہ مانگتا ہوں جسے تو لے کر آیا ہے۔ حارث نے کہا میرے آگے میں خیریت کے سوا کوئی اندیشہ نہیں ہے تم کو خوب معلوم ہے کہ تمہاری ہی قوم کے لوگوں نے زیاد کو بچا لیا تھا اور اپنے عہد پر قائم رہے تھے اس سے ان کی قدر و منزلت تمام عرب میں کیسی ہو گئی تھی؟ کہ ہمیشہ فخر کیا کرتے تھے اب تم لوگ ابن زیاد سے دو بیعتیں کر چکے ہو ایک بیعت رضا و مشورہ دوسری بیعت جو تمہاری گردنوں پر اس بیعت کے پیشتر سے ہے وہ بیعت جماعت ہے مسعود نے کہا تم یہ چاہتے ہو کہ ابن زیاد کے لیے تمام اہل شہر سے ہم عداوت مول لیں۔ اس کے باپ کے ساتھ ہم لوگوں نے خیر خواہی کی تو کیا پایا۔ اس نے کچھ بھی اس کا احسان ہمارے ساتھ نہیں کیا میں تمہیں ایسا نہ سمجھتا تھا کہ تمہاری یہ رائے ہو گی۔ حارث نے کہا اپنی بیعت کے وفا کرنے پر اور اس کو کسی اچھے ٹھکانے تک پہنچا دینے پر کوئی بھی تمہارے ساتھ عداوت نہیں کرے گا۔ اور حارث نے یہ بھی کہا کہ جب وہ تمہارے گھر میں آ چکا تو اب کیا اسے نکال دو گے۔ غرض مسعود نے عبدالغافر ابن مسعود کے گھر میں چھپ رہنے کے لیے اسے کہہ دیا۔

ابن زیاد کی ابن مسعود کے گھر میں روپوشی ایک روایت یہ ہے کہ ابن زیاد نے حارث سے خود یہ التجا کی تھی کہ مجھے مسعود کے گھر میں لے چل کہ وہ بڑے مرتبہ کا آدمی ہے شریف ہے محسن ہے۔ لوگ اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ بنی ازد کے بیچوں بیچ اس کا مکان واقع ہے۔ اس التجا پر حارث اسے مسعود کے گھر لے آیا۔ عبدالغافر کے گھر میں اس کو جگہ دے کر اسی رات کو مسعود سوار ہوا۔ حارث بھی اس کے ساتھ تھا اور خود اس کی قوم کے بھی لوگ ہمراہ تھے۔ یہ سب بنی ازد کی محفلوں میں گئے اور سب سے کہہ دیا کہ ابن زیاد روپوش ہو گیا ہے۔ سب کا گماں یہی پر ہو گا۔ صبح تک تم سب لوگ مسلح ہو جاؤ۔ اور ایسا ہی ہوا کہ جب اہل شہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے سنا کہ ابن زیاد کا پتہ نہیں لگتا سب نے یہی کہا کہ وہ بنی ازد میں ہوگا۔ ایک بڑھیا نے کہا ارے واللہ وہ اپنے باوا کے جنگل میں چھپا ہوا ہے۔ ابن زیاد نے روپوش ہونے سے پہلے بصرہ کا مال کچھ تو اپنے خاندان والوں میں تقسیم کر دیا تھا اور جو کچھ ساتھ لے جا سکتا تھا اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ خاندان زیاد کے لوگوں سے بھی اس نے خواہش کی تھی کہ سب مل کر دشمنوں سے قتال کریں مگر کسی نے اس کا ساتھ نہ دیا۔

ابن زیاد کو دارالامارہ میں واپس لانے کی کوشش

ابن زیاد مسعود کے یہاں چھپا ہوا تھا کہ شقیق بن ثور کو خبر ملی کہ ابن منجوف اور ابن مسمع راتوں کو مسعود کے پاس جایا کرتے ہیں۔ چاہتے ہیں کہ ابن زیاد کو دارالامارہ میں واپس لائیں۔ اور دونوں گروہوں کے اتفاق سے کشت وخون کا بازار گرم کریں اور اپنی عزت بڑھائیں۔ شقیق نے عبداللہ مازنی کو مسعود کے پاس بھیجا۔ مازنی نے دیکھا کہ مسعود کے ایک پہلو میں عبیداللہ بن زیاد بیٹھا ہے دوسرے پہلو میں عبداللہ بن زیاد۔ اس نے شقیق کا سارا پیام وسلام مسعود کے سامنے بیان کر دیا۔ جس کے آخر میں یہ تھا کہ دونوں کو اپنے یہاں سے نکال دو۔ مسعود نے کہا واللہ ہم تو یہاں سے نہ نکلیں گے تم نے ہم کو پناہ دی۔ اپنے ذمہ ہم کو لیا۔ ہم تو تمہارے ہی گھر میں قتل ہو جائیں گے اور قیامت تک یہ دھبہ تمہارے دامن پر رہ جائے گا۔

عبداللہ بن حارث کی امارت کی تجویز

یہاں اہل بصرہ نے اتفاق کر کے نعمان راسبی اور ایک اور مرد مضری کو یہ اختیار دے دیا کہ جس کو چاہیں اسے یہ دونوں شخص ہم سب کا حاکم مقرر کر دیں جس کو وہ دونوں پسند کریں سب اسی کو پسند کریں گے۔ مضری چاہتا تھا کہ بنی امیہ میں سے کوئی امیر ہو۔ اور نعمان بنی ہاشم کی طرف مائل تھا۔ نعمان نے کہا میری رائے میں فلاں شخص اموی سے بڑھ کر کوئی اس منصب کا احق نہیں ہے۔ مضری نے کہا کیا یہی تمہاری رائے ہے۔ نعمان نے کہا ہاں یہی میری رائے ہے کہا میں نے اپنی رائے بھی تمہاری رائے تابع کر دی تم جسے پسند کرو گے اسے میں بھی پسند کروں گا۔ اب یہ دونوں مجمع میں آئے اور قیس بن ہیثم مضری نے پکار کر کہہ دیا۔ نعمان جس شخص کو پسند کرے گا۔ میں بھی اسی کو پسند کروں گا۔ اب سب لوگ نعمان کا منہ

لہ طبری کی عبارت اس مقام کی کامل ابن اثیر میں نہیں پائی جاتی یہاں دونوں شخصوں سے زیاد کے دونوں بیٹے بھی مراد لیے جا سکتے ہیں اور ابن منجوف وابن مسمع بھی ۱۲ ع ح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلنے لگے۔ نعمان نے کہا میری رائے عبداللہ بن حارث کے لیے ہے۔ جسے ببہ[1] کہتے ہیں۔ اب مضری نے کہا ان کا نام تو تم نے نہیں لیا تھا۔ نعمان نے کہا نہیں نہیں واللہ انہیں کا نام میں نے لیا تھا۔ غرض سب نے ببہ سے بیعت کر لی۔

ام بسطام کی ابن زیاد کو امان

ایک روایت یہ ہے کہ حارث بن قیس پہلے ابن زیاد کو مسعود کے پاس لایا ہی نہیں وہ ابن زیاد کو لے کر چلا اور ابن زیاد نے لاکھ درہم اپنے ساتھ لدوائے تھے۔ حارث ابن زیاد اور اس کے بھائی عبداللہ کو لیے ہوئے ام بسطام زن مسعود کے پاس آیا اس سے کہا میں ایک ایسا معاملہ تمہارے پاس لے کر آیا ہوں جس سے خاندان کی سب عورتوں میں تمہارا نام ہو جائے گا۔ تمہاری قوم کے لیے اس میں شرف و بزرگی ہے اور تمہارے لیے تونگری اور دنیا کی نعمت ہے لو یہ لاکھ درہم لو اور ابن زیاد کو اپنے پاس رکھو کہنے لگی میں جانتی ہوں مسعود نہیں راضی ہو گا وہ قبول نہیں کرے گا۔ حارث نے کہا تم اسے چادر اوڑھا دو۔ اپنے گھر میں بلا لو۔ پھر مسعود جانے اور ہم جانیں تمہیں کچھ مطلب نہیں۔ ام بسطام اس بات پر راضی ہو گئی۔ مال اس نے لے لیا اور ان کا کہنا کیا۔ مسعود جب آیا تو عورت نے سارا قصہ اسے سنا دیا۔ اس نے سنتے ہی اس کے جھونٹے[2] لیے۔ ابن زیاد اور حارث دونوں اسی گھر کے ایک حجرہ میں تھے۔ اب وہ نکل آئے۔ ابن زیاد نے کہا تیری بنت عم نے مجھے پناہ دی ہے۔ دیکھ تیرے کپڑے میں پہنے ہوئے ہوں۔ میرے پیٹ میں تیرا ہی نان و نمک ہے۔ تیرا ہی گھر ہے جس نے مجھے اپنی پناہ میں لے لیا ہے۔ اس پر حارث بھی ہاں میں ہاں ملاتا گیا۔ اور دونوں نے بہت کچھ الحاح و زاری کر کے اسے راضی کر لیا اس معاملہ میں حارث کو بھی ابن زیاد نے پچاس ہزار دیئے۔ اس وقت سے لے کر مسعود کے قتل ہونے تک ابن زیاد اسی کے گھر میں رہا کیا۔

بصرہ میں عبداللہ بن حارث ببہ کی حکومت

ابن زیاد بصرہ سے جب بھاگا تو اہل بصرہ پر کوئی امیر نہ رہا اور اب کس کو حاکم بنائیں اس بات میں جھگڑے پیدا ہو گئے۔ آخر سب اس بات پر متفق ہوئے کہ قیس بن ہیثم اور نعمان میں سے کسی شخص کو انتخاب کریں۔

---

[1] ببہ کے معنی ہیں گل گوتھنا موٹا تازہ بچہ۔ ع۔ ح

[2] طبری کے یہ الفاظ ہیں اخذ راسہا اس کا دوسرا نسخہ ہے اخذ براسہا بضربہا ابن اثیر نے بھی اسی دوسرے نسخہ کو اختیار کیا ہے۔ ع۔ ح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں نے بنی عبدالمطلب میں سے عبداللہ بن حارث کا نام لیا جس کی ماں ہند بنت ابوسفیان تھی اور سب اسے ببہ کہتے تھے اور اس کے سوا عبداللہ بن اسود زہر کا نام بھی آیا۔ دونوں میں سے کسی پر دونوں حکموں کی رائے مطابق ہو گئی تو مقام مربد میں آنے کا دونوں نے وعدہ کر لیا اور لوگوں سے کہہ دیا کہ اس بات پر آمادہ رہو کہ ان دو شخصوں میں سے کوئی مقرر ہو گا۔ غرض لوگ جمع ہوئے پہلے قیس بن ہیثم آیا اس کے بعد نعمان آیا۔ پھر قیس اور نعمان میں بحث ہوئی۔ نعمان نے قیس سے یہ ظاہر کیا کہ میں چاہتا ہوں ابن اسود کو مقرر کر دوں۔ پھر یہ کہا کہ ہم تم دونوں ساتھ ساتھ گفتگو نہیں کر سکتے۔ مطلب اس کا یہ تھا کہ گفتگو کرنا اپنے لیے مخصوص کر لے۔ قیس نے اسے منظور کر لیا اور ایک نے دوسرے پر بھروسہ کر لیا۔ اب نعمان نے لوگوں سے یہ عہد لیا کہ جس کو وہ انتخاب کرے سب لوگ اسی پر راضی ہو جائیں۔ اس کے بعد عبداللہ بن اسود کی طرف نعمان بڑھا اور کچھ شرائط اس پر لازم کئے لوگوں کو گمان ہو گیا کہ اسی سے بیعت کرے گا مگر اسے چھوڑ کر نعمان عبداللہ بن حارث کی طرف آیا اس کا ہاتھ پکڑ کر اسی طرح کی شرطیں اس پر بھی لازم کیں۔

ببہ کی بیعت اس کے بعد خدائے تعالیٰ کی حمد بجا لایا اور نبی صلعم کا ذکر کیا۔ اور ان کے اہل بیت و اہل قرابت کا حق بیان کیا۔ پھر کہا ایہا الناس ایسے شخص کو جو تمہارے نبی صلعم کے بنی عم سے ہے اور جس کی ماں ہند بنت ابی سفیان ہے ناپسند کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اگرچہ یہ شخص بنی ہاشم سے ہے ماں تو اس کی بنی امیہ سے ہے اور تم لوگوں کی بہن ہے۔ یہ کہہ کر نعمان نے اس سے بیعت کر لی اور کہا سنو میں نے تمہارے لیے اس شخص کو انتخاب کیا ہے سب نے پکار پکار کر کہا ہم سب پسند کرتے ہیں اور راضی ہیں۔ اور پھر سب لوگ عبداللہ بن حارث کو دارالامارہ میں لے کر آئے یہ واقعہ غرۂ جمادی الآخر ۶۴ھ کا ہے۔ ببہ نے اپنے اہل شرطہ کا رئیس ہمیان بن عدی سدوسی کو مقرر کیا۔ اس نے منادی کی کہ سب لوگ آؤ بیعت کرو۔ سب نے آکر بیعت کی۔ فرزدق نے جب اس سے بیعت کی تو یہ شعر کہا ؎

وبایعت اقواما رقیت بعدھم

وببہ قد بایعتہ غیر نادم

یعنی میں نے کتنی ہی قوموں سے بیعت کر لی۔ اور وفا بھی کی اور ببہ سے بیعت کرنے پر بھی مجھے ندامت نہیں۔

مالک بن مسمع اور قرشی میں تلخ کلامی مالک بن مسمع کا گھر باطنہ میں عبداللہ اصبہانی کے دروازہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب بنی جحدر کی حدود میں جو مسجد جامع کے پاس ہے واقع تھا اسی قرب کے سبب سے مالک مسجد میں آیا کرتا تھا۔ ببہ کی امارت کے تھوڑے ہی دنوں بعد کا ذکر ہے کہ مالک مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسی صحبت میں ایک قرشی بھی پہنچا۔ یہ شخص ببہ کے پاس ابن خازم کا خط لے کر آیا تھا اور یہ خبر لایا تھا کہ اہل ہرات نے ببہ کے نام پر بیعت کر لی ہے اور ببہ کے پاس وہ جانا چاہتا تھا کہ اس صحبت میں حیص بیص ہونے لگی۔ قرشی نے مالک کے ساتھ درشت کلامی کی۔ بکر بن وائل کے ایک شخص نے قرشی کو طمانچہ مار دیا۔

قبیلہ مضر ربیعہ میں ہیجان اس حرکت پر قبیلۂ مضر ربیعہ کے درمیان ہیجان پیدا ہو گیا۔ اس صحبت میں ربیعہ والے غالب آ گئے اب ایک شخص نے پکار کر کہا دہائی ہے بنی تمیم کی۔ اس آواز کو بنی ضبہ کی ایک جماعت نے سنا یہ لوگ اس وقت شہر کے قاضی کے پاس حاضر تھے انہوں نے مسجد کے پہرہ والوں سے برچھیاں اور ڈھالیں لے کر بنی ربیعہ پر حملہ کر دیا۔ شکست فاش ان کو دی۔ شقیق سدوسی اس زمانہ میں بکر بن وائل کا رئیس تھا۔ اسے یہ خبر پہنچی۔ وہ مسجد میں دوڑا ہوا آیا اور اپنے لوگوں کو حکم دے دیا کہ بنی مضر میں سے جسے پاؤ قتل کر ڈالو۔ مالک بن مسمع کو یہ حال معلوم ہوا تو وہ اس فتنہ کو فرو کرنے کے لیے خود آیا۔ اور ایک کو دوسرے پر حملہ کرنے سے باز رکھا۔

اشیم بن شقیق رئیس بکر بن وائل ایک مہینہ کے قریب قریب یوں گذر گیا بنی یشکر کا ایک شخص بنی ضبہ کے ایک شخص کا ہم نشین تھا دونوں مسجد میں بیٹھا کرتے تھے۔ اس طمانچے کا ذکر نکلا جو بکر بن وائل کے ایک شخص نے قرشی کو مار دیا تھا اس پر یشکری فخر ناز کرنے لگا[1] ضبی کو اس بات پر غصہ آیا اس نے یشکری کا گلا دبایا۔ اس کے بعد نماز جمعہ میں لوگوں نے اسے زدوکوب کیا۔ لوگ اسے اٹھا کر لے چلے گھر تک پہنچتے پہنچتے مر گیا۔ اب بکر بن وائل کی برادری والوں کو جوش آیا ان کا رئیس اشیم بن شقیق تھا اس سے کہا کہ ہم سب کو لے کر چلو اس نے کہا پہلے میں ایلچی کو بھیجتا ہوں۔ اگر انہوں نے خوں بہا دے دیا تو خیر ورنہ ہم لوگ لڑنے کو روانہ ہوں گے۔ بنی بکر نے

---

[1] ثم قال ذهبت طلقا ابن اثیر نے اس روایت ہی کو چھوڑ دیا۔ بظاہر یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ یشکری نے اس طمانچے کی مدح کی کہ خوب پڑا ایسا ہی چاہیئے تھا۔ مثلاً کہتے ہیں "هو لك طلقا" یعنی یہ کام تمہارے لیے جائز و درست ہے۔ ع۔ ح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی بات نہ مانی۔ مالک بن مسمع کے پاس آئے۔

لہازم کا معاہدہ اشیم سے پہلے یہی مالک سب کا امیر تھا۔ اشیم اس کی ریاست کو دبا بیٹھا۔ یزید کے پاس پہنچا یزید سے ابن زیاد کے نام یہ حکم لکھوا لایا کہ اشیم کو ریاست دے دی جائے۔ قوم لہازم نے یزید کے اس حکم کو نہ مانا۔ لہازم کی تفصیل یہ ہے۔ اوّل بنی قیس اور ان کے حلفا غنزہ۔ دوم قوم لات اور ان کے حلفا عمل۔ اور یہ سب مجتمع بھی ہو گئے تھے۔ سوم آل ذہل بن شیبان اور ان کے حلفا یشکر۔ چہارم ذہل بن ثعلبہ اور ان کے ساتھ قبیلہ حنیفہ یہ سب چار اور چار آٹھ قبیلے تھے۔ اور یہ حلف زمانۂ جاہلیت میں بدویوں میں ہوا تھا۔ بکر بن وائل ان چاروں میں سے قبیلہ حنیفہ فقط زمانۂ جاہلیت میں اس حلف شریک نہ ہوا تھا۔ ان کے شریک نہ ہونے کی وجہ تھی کہ یہ سب شہری تھے۔ پھر یہ سب لوگ اپنی برادری والوں بنی عجل کے ساتھ مسلمان ہو گئے تھے۔ اسی سبب سے ان کو لہازم کہتے ہیں۔

اشیم کی سرداری غرض لہازم اس بات پر راضی ہو گئے۔ کہ عمران غزی جو حکم دے دے اسے ہم سب قبول کریں گے۔ خلاصہ یہ کہ ریاست اشیم کو مل گئی۔ جب یہ فتنہ برپا ہوا تو بکر بن وائل نے مالک کی توہین کی۔ وہ بہت خفیف ہوا اس نے لوگوں کو جمع کیا۔ اور سامان جنگ کرنے لگا۔ اس نے بنی ازد سے خواہش کی کہ پھر از سر نو وہی حلف کریں جو یزید کے باب میں جماعت کے سامنے ہو چکا تھا۔ اس واقعہ پر حارثہ بن بدر نے کہا۔

نزعنا امرنا وبکر بن وائل ۔۔۔ تجمعنا ما ائتلفتنی من تخالف

ہم نے جسے چاہا معزول کر دیا جسے چاہا امیر بنا دیا۔ اور بکر بن وائل کے لوگ ابھی تک ایڑیاں رگڑ رہے ہیں کہ کوئی ملے تو اس سے حلف کریں۔

وہلبات بکری من الدہر لیلۃ ۔۔۔ فیصبہم الا وھو للذل عارف

کسی بکری پر ایسی رات نہ گذری ہو گی کہ صبح کو اسے ذلت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔"

قبیلہ بکر اور قبیلہ تمیم میں کشیدگی ابن زیاد ابھی مسعود کے یہاں تھا کہ اسے خبر ملی۔ کہ قبیلہ بکر اور قبیلہ تمیم میں نا اتفاقی ہو گئی ہے اس نے کہا۔ جا مالک سے مل۔ اور سابق کے حلف کی تجدید کر۔ مسعود جا کر مالک سے ملا۔ اور دونوں میں اسی بات پر گفتگو ہوئی۔ مگر کچھ لوگ ادھر کے کچھ ادھر کے ان دونوں کو اس بات سے مانع ہوئے۔ اب ابن زیاد نے اپنے بھائی عبداللہ کو مسعود کے ساتھ کر دیا۔ اور اسے بہت سا مال دے دیا۔ وہ لاکھ درہم سے

یہ کتاب دنیا بھر میں سب سے بڑی مفت و مستند موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ اس معاملہ میں اس نے خرچ کر ڈالے۔ آخر ان دونوں سے سب نے بیعت کر لی۔

اہل یمن کی تجدید حلف ابن زیاد نے اپنے بھائی سے کہا کہ اہل یمن کے باب میں سب سے عہد پیمان کرے غرض حلف کی تجدید ہو گئی اور علاوہ ان دونوں کے جو جماعت کے سامنے ان دونوں کے درمیان لکھے گئے تھے ایک نوشتہ اور لکھا گیا اور وہ نوشتہ مسعود کے پاس رکھوا دیا گیا۔ سب سے پہلا نام اس میں صلت بن جریش کے پاس رکھوا دیا گیا۔ سب سے پہلے اس میں رجاء بن عروہ کا نام تھا اور اس سے پیشتر ان لوگوں میں حلف ہو چکا تھا کہتے ہیں کہ شروع میں قوم مضر بصرہ میں قبیلہ ربیعہ کو کثرت کے ساتھ بسا رہی تھی۔ جماعت ازد سب کے آخر میں بصرہ میں آکر اترے مسلمانوں کو بصرہ میں آباد ہونے کے لیے بھیجا ہے۔

بنی تمیم اور ازد کا معاہدہ اس کے بہت دنوں بعد آخر خلافت معاویہؓ اور اول خلافت یزید میں قوم ازد بصرہ میں آئی ہے۔ یہ لوگ جب آنے لگے تو بنی تمیم نے احنف سے کہا کہ جب تک ربیعہ ان سے ملنے کو جائے۔ پہلے تو ہی جا کر ان سے مل لے۔ احنف نے جواب دیا وہ خود ہی تمہارے پاس آئیں۔ تو ان سے مل جاؤ۔ ورنہ تم لوگ خود ان کے پاس نہ جانا۔ اگر تم خود ان کے پاس پہلے گئے تو یہ سمجھ لو کہ تمہارا شمار انہیں کے اتباع میں ہوگا۔ مالک بن مسمع ازد کے پاس آیا اس وقت ان لوگوں کا رئیس مسعود بن عمرو تھا۔ مالک نے کہا ہم سے تجدید حلف کرو۔ اور زمانہ جاہلیت میں جو کندہ کا حلف تھا اور بنی ذہل بن ثعلبہ کا اسے پھر تازہ کرو۔ احنف نے کہا جب یہ لوگ خود ہی ازد کے پاس پہلے آئے تو اب ہمیشہ کے لیے ان کا شمار ازد کے متعلقین و اتباع میں رہے گا۔

قبیلہ ازد پر مسعود کی سرداری غرض مضر کے مقابلہ میں قوم بکر نے جب ازد کا ساتھ دیا۔ اور پہلے حلف کی تجدید ہو گئی اور وہاں سے سب نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا۔ تو قوم ازد نے بھی کہا کہ ہم تمہارے ساتھ یوں نہیں جائیں گے۔ ہمارا سردار ہمیں میں سے ہونا چاہیئے۔ آخر مسعود کو سب کا سردار کر دیا۔ اب مسعود نے ابن زیاد سے کہا۔ میرے ساتھ چل تجھے دارالامارہ میں لے جا کر حکومت و امارت کے منصب پر بٹھاتا ہوں۔ ابن زیاد نے کہا مجھ میں اتنی قدرت نہیں ہے۔ تم ہی جاؤ۔ پھر اپنے اونٹوں کے کھنے کے لیے اس نے حکم دیا۔ اونٹ کسے گئے لوگ سوار ہوئے گلیم سفر ابن زیاد نے اوڑھ لی۔ مسعود کے دروازہ پر اس کے لیے ایک کرسی بچھا دی گئی۔ یہ کرسی پر بیٹھا ہوا سب کی روانگی کو دیکھتا رہا۔

مسعود کی روانگی بصرہ مسعود روانہ ہو گیا۔ اور ابن زیاد نے اپنے غلاموں کو گھوڑوں پر سوار کر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسعود کے ساتھ کر دیا۔ چلتے وقت ان سے کہا۔ میں خود نہیں جانتا کہ کیا ہوگا۔ ورنہ تم سے کہہ دیتا۔ کہ جب یہ واقعہ ہو تو تم میں سے کوئی آکر مجھے خبر کرے۔ لیکن میں یہ حکم دیتا ہوں کہ دیکھو کوئی نیکی یا بدی پیش آئے ہر بات کی خبر کرنے کو میرے پاس تم میں سے کوئی نہ کوئی ضرور حاضر ہو۔" اب مسعود کسی راہ سے یا کسی قبیلہ سے گذرتا تھا تو کوئی غلام دوڑ کر ابن زیاد کو یہ خبر پہنچا آتا تھا۔ غرض مسعود قبیلہ ربیعہ سے آملا۔ مالک بن مسمع ان لوگوں کا رئیس تھا۔ یہاں سے سب نے مربد کا رخ کیا۔ مسعود مسجد میں آیا اور منبر پر گیا۔ ببہ اس وقت دارالامارہ میں موجود تھا۔ کسی نے اس سے کہا۔ کہ مسعود اور اہل یمن اور قبیلہ ربیعہ یہ سب بصرہ میں آگئے۔ لوگوں میں فتنہ و فساد برپا ہونے کو ہے۔ اٹھو ان کی اصلاح کرو۔ یا یا بنی تمیم کو ساتھ لے کر ان کے مقابلہ میں سوار ہو۔ اور ببہ نے یہ جواب دیا۔ خدا ان سے سمجھے ان کی اصلاح کے لیے میں خود کو خراب نہیں کرتا۔ مسعود کے ساتھیوں میں سے ایک شخص یہ شعر پڑھ کر چڑانے لگا ؎

انکحن ببہ جاریۃ کالقبہ تمشط راس لعبۃ

"ببہ کی شادی ایسی دلہن سے ہوگی جس کا قد قبہ کے برابر ہوگا۔ جو گڑیا کے سر میں کنگھی کرے گی۔"

قبیلہ ازد و ربیعہ کا مسجد میں اجتماع

یہ بیان تو ازد و ربیعہ کا تھا۔ لیکن مضر کہتے ہیں۔ ببہ کی ماں ہند بنت ابوسفیان اسے بچپن میں نچاتی تھی اور یہ شعر پڑھتی جاتی تھی۔ غرض مسعود کو منبر پر چڑھنے میں کسی نے نہیں روکا۔ تو مالک بن مسمع اپنی فوج لے کر نکلا۔ اور مربد کے راستہ سے بیابان کی طرف چڑھ گیا۔ پھر بنی تمیم کے گھروں کی طرف سے گذرتا ہوا بنی عدویہ کی گلی میں بیابان کی طرف سے داخل ہوا۔ محلہ والوں کی طرف سے ان لوگوں کے دل میں یہ کینہ تھا کہ ایک ضبی نے یشکری کو قتل کیا تھا اور ہرات میں ابن خازم نے ربیعہ کو ستایا تھا۔ اسی عداوت میں مسعود نے اہل محلہ کے گھروں کو جلانا شروع کیا۔ اسی اثناء میں لوگوں نے اس سے آکر کہا کہ مسعود قتل ہو گیا۔ اور یہ بھی کہا کہ بنی تمیم مسعود پر چڑھائی کرنے کو جا رہے ہیں۔ مالک نے بھی اسی طرف کا رخ کیا۔ مربد کے راستہ میں بنی قیس کی مسجد تک پہنچا تھا کہ مسعود کے قتل کی خبر اسے ہو گئی۔ اب اس نے توقف کیا۔ اسی زمانہ میں بنی تمیم احنف کے پاس پہنچے۔ اس نے کہا کہ مسعود دارالامارہ میں داخل ہو گیا۔ اور تم ہم سب کے سردار ہو کیا کر رہے ہو۔ احنف نے کہا۔ میں تمہارا سردار شیطان نہیں۔ تمہارا سردار شیطان ہے۔ انہوں نے کہا اے ابا بحر قوم ازد و ربیعہ صحن مسجد

محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں داخل ہو گئی۔ جواب دیا ان سے بڑھ کر تم لوگ مسجد کے حقدار نہیں ہو۔ پھر لوگوں نے آکر اس سے کہا کہ وہ لوگ تو دارالامارہ میں داخل ہو گئے۔ کہا ان سے بڑھ کر تم لوگ دارالامارہ کے حقدار نہیں ہو۔

سلمہ بن ذویب کی بنی تمیم سے امداد طلبی

یہ دیکھ کر سلمہ بن ذویب دوڑا اور کہا اے جوانو میرے ساتھ آؤ یہ شخص تو لٹھ ہے۔ اس کے پاس رہنے سے تمہیں کچھ نفع نہ پہنچے گا۔ یہ سن کر بنی تمیم میں سے ذویان کی جماعت بڑھی۔ یہ پانسو آدمی ماہ افرید دل کے ساتھ تھے۔ سلمہ نے پوچھا کدھر چلے۔ کہا تمہارے ہی پاس آتے ہیں۔ کہا آگے بڑھو۔ ایک عورت انگیٹھی لئے احنف کے سامنے آئی کہا تجھے ریاست کی لیاقت نہیں تو عورت ہے۔ یہ انگیٹھی لے اپنے کپڑوں کو خوشبو سے بسا۔ اس نے کہا۔ عورتوں ہی کی مخصوص ان کو انگیٹھی چاہیئے۔ لوگوں نے آکر کہا ارے علیہ یا غرہ کے پاؤں سے پازیب اتار لی گئی۔ اس عورت کا مکان میسانہ پر رجبہ بنی تمیم میں سراہ واقع تھا۔ پھر یہ آکر کہا کہ تیرے راستہ میں جو انگریز تھا۔ اسے بھی لوگوں نے مار ڈالا۔ ایک اپاہج جو مسجد کے دروازہ پر پڑا رہتا تھا۔ اسے بھی قتل کیا۔ یہ بھی آکر کہا ارے مالک بن مسمع بیابان کی طرف سے بنی عدویہ کی گلی میں آگیا اور اس نے گھروں میں آگ لگا دی۔

عباد اور عبس کی پیش قدمی

احنف نے جواب میں کہا جو بات تم کہتے ہو اس پر گواہ لاؤ۔ اس کے بغیر ان لوگوں سے لڑنا جائز نہیں۔ لوگوں نے آکر گواہی دی۔ پوچھا عباد آیا۔ کہا نہیں آیا۔ یہ سن کر ذرا سکوت کیا۔ پھر پوچھا عباد آیا۔ کہا نہیں آیا۔ پوچھا عبس یہاں ہے کہا ہاں ہے۔ اسے سامنے بلایا۔ دوپٹہ سر سے کھول کر گھٹنوں کے بل کھڑا ہوا اور ایک نیزہ میں اسے باندھ دیا۔ عبس کو یہ روایت دے کر کہا کہ روانہ ہو جا۔ وہ چلا تو احنف نے دعا مانگی۔ خداوندا اس نشان کی آج بھی شرم رکھنا۔ تو نے کبھی ایسے رسوا نہیں ہونے دیا۔" لوگوں میں شور مچ گیا۔ دوبی زیرا کو جوش آگیا۔ زیرا اس کی لونڈی تھی۔ لوگوں نے اسی کا نام زیرا رکھ دیا۔ عبس جب جا چکا تو ساٹھ سواروں کو لیے ہوئے عباد آیا۔ پوچھنے لگا۔ لوگوں نے کیا کیا۔ کہا لڑنے کو گئے ہیں۔ پوچھا ان کا سردار کون ہے۔ کہا عبس یہ سن کر کہنے لگا میں اور عبس کے نشان کے ساتھ جاؤں؟ یہ کہہ کر وہ اور اس کے ساتھ کے سب کے سب سوار اپنے اپنے گھر کو چلے گئے۔ عبس کے ساتھ جو لوگ روانہ ہوئے تھے۔ یہ جب راہبوں کے دروازوں پر پہنچے تو رک گئے۔ ماہ افرید دل نے فارسی میں پوچھا۔ جواں مرد تمہیں کیا ہو گیا۔ کہا دشمن پر چھپاں تانے ہوئے موجود ہیں۔ اس نے فارسی میں کہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم بھی پنجگان سے انہیں چھید لو۔ پنجگان یعنی ایک ایک پرتاب میں پانچ پانچ تیر۔ اور سب چار سو سوار تھے۔ ان پر دو ہزار تیر دفعۃً برس گئے۔ وہ دروازوں کو چھوڑ کر پسپا ہو گئے۔ مسعد کے دروازہ پر جا کر ٹھہرے۔

بنی تمیم کا مسجد کا محاصرہ

بنی تمیم کی جماعت ان کی طرف بڑھی۔ مسجد کے قریب جا کر رک گئی ماہ افریدون نے پوچھا۔ اب کیا ہے۔ کہا انہوں نے برچھیوں کے پھل ہماری طرف سیدھے کر دیئے ہیں کہا تم اسی طرح تیر مارے جاؤ۔ دو ہزار تیر پھر چلے۔ دشمن کو دروازوں پر سے ہٹا کر یہ لوگ مسجد میں در آئے۔ مسعود منبر پر خطبہ پڑھ رہا تھا۔ اور لوگوں کو جوش دلا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر غطفان نے اپنے لوگوں کو ابھارنا اور لوٹنا شروع کیا دو تین مصرعے اس نے پڑھے جن کا یہ مطلب تھا۔ اے بنی تمیم مسجد کے مقصورہ کو گھیرے رہو ایسا نہ ہو کہ مسعود بھاگ کر ہمارے ہاتھ سے نکل جائے۔ غرض ان لوگوں نے مسعود کو منبر سے اتار کر قتل کر ڈالا۔ اشیم دروازہ مقصورہ کی طرف بھاگ نکلا۔ کسی نے برچھی ماردی۔ وہ دروازہ پر پڑی۔ اشیم بچ گیا۔ اسی باب میں فرزدق نے کہا ؎

لولا اشیم لم یبق استتنا ۔۔۔ واخطا الباب اذ نیرانا اقتفٗ

ہم نے جب آتش جنگ مشتعل کی تھی۔ اس وقت اشیم ہماری برچھیوں سے نہ بچ گیا ہوتا اور مقصورہ مسجد کے دروازہ کو نہ پا گیا ہوتا۔

اذا لصاحب مسعود وصاحبۃ ۔۔۔ وقد تھا فقت الاعضاج والکبد

تو پھر بھی وہ مسعود کے ساتھ چلا گیا ہوتا اور جگر دل کے ٹکڑے اڑ گئے ہوتے۔"

مسعود کا قتل

یہ واقعہ شوال کی پہلی تاریخ ۶۴ھ میں ہوا۔ بعض لوگ ازد کے گھروں کی طرف اشارہ کر کے کہتے تھے کہ ادھر سے مسعود آیا تھا۔ جیسے پرندہ آتا تھا۔ فتنہ دستار لگائے ہوئے دیبا کے زرد کی قبا پہنے ہوئے۔ قبا میں کچھ سیاہی لگی ہوئی تھی۔ سنت کا حکم دیتا تھا۔ فتنہ سے روکتا تھا[1]۔ لوگ کہتے تھے چاند کو دیکھو چاند کو دیکھو۔ ایک ساعت نہ گذری ہو گی کہ ان کا چاند گہنا گیا۔ پھر بنی تمیم کے گھروں کی طرف اشارہ کر کے کہتے تھے دیکھو لوگ اس طرف سے آ پڑے۔ اور

---

[1] ابن اثیر نے اس روایت کو چھوڑ دیا ہے طبری میں بعد کا فقرہ یہ ہے الا ان من السنۃ ان تاخذ فتی بلالہ یہ قول مسعد کا دلیل ہو گا اس امر پر کہ عمامہ میں شملہ چھوڑنا مسنون ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے قتل کر ڈالا۔

ابن زیاد کی روانگی شام لوگوں نے ابن زیاد سے آکر کہا مسعود منبر پر چڑھ گیا[1] ابھی یہی باتیں تھیں۔ اور ابن زیاد دارالامارہ میں آنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ کہ اور کچھ لوگ آئے انہوں نے کہا۔ مسعود مارا گیا۔ یہ سنتے ہی ابن زیاد نے رکاب میں پاؤں ڈالا۔ اور شام کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہ شوال ۶۴ھ کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد قوم مضر کے کچھ لوگ مالک بن مسمع کی فکر میں نکلے۔ اسے اسی کے گھر میں محصور کر لیا۔ اور گھر میں آگ لگا دی۔ غطفان کعبی نے اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ؎

واصبح ابن مسمع محصورا ینفی قصورا دونہ ودورا

حتی سبینا حولہ سعیرا

یعنی ابن مسمع محصور ہو کر کوشکوں اور مکانوں میں بھاگتا پھرا۔ یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہم نے اس کے گرداگرد آگ کے شعلے بلند کر دیئے۔

وافد بن خلیفہ کے اشعار ابن زیاد بھاگا تو لوگوں نے تعاقب کیا۔ وہ ہاتھ نہ لگا تو جو کچھ اس کا مال و متاع ہاتھ آیا لوٹ لائے۔ وافد بن خلیفہ نے اس باب میں کہا ؎

یا رب جبار شدید کلبک قد صار فیہا تاجہ وسلبہ

وہ ظالم جس کا بوڑھاپن حد سے گذر گیا تھا۔ اس کا تاج اس کی لوٹ ہم کو مل گئی۔

منہم عبید اللہ حین انسلبہ جیادہ وبزہ وننہبہ

عبید اللہ کو ہم نے لوٹ لیا۔ اس کے راہواروں کو اس کی جامہ داروں کو تاراج کیا۔

یوم التقی مقنبنا مقنبہ لو لم ینج ابن زیاد مُوَدَّبُ

یہ اس دن کا ذکر ہے کہ ہمارا گلہ اس کے گلہ سے جا کر بھڑ گیا تھا۔ کاش کہ ابن زیاد اس طرح بھاگ کر بچ کر نہ گیا ہوتا۔

جرہم عدوی نے مسعود کے قتل پر ایک طولانی نظم لکھی اس میں کہتا ہے ؎

ومسعود ابن عمر اذا اتانا صبحنا حد مصر ورسینا

---

[1] طبری میں اس کے بعد یہ عبارت ہے ولم یزد دون الدار الکتاب۔ ابن اثیر نے اس روایت ہی کو چھوڑ دیا۔ ع ح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسعود جب ہماری طرف آیا ہے تو ہم نے اوپی ہوئی سنانوں کی اب سے صبوحی کی۔

رجا التامیر مسعودٌ فاضحی صریعاً قد ازرناہ المنونا

مسعود اس امید میں آیا تھا کہ ابن زیاد کو امیر بصرہ بنا دے۔ وہ خود ہی قتل ہو گیا۔ ہم نے اسے موت کی صورت دکھا دی۔

ایک روایت یہ ہے کہ مسعود نے قرّہ کے ماتحت سو شخص قوم ازد کے دے کر ابن زیاد کے ساتھ کر دیا۔ ان لوگوں نے اسے شام تک پہنچا دیا۔

یساف اور ابن زیاد کی گفتگو

بعض روایتوں میں اتنا مضمون اور بڑھا ہوا ہے۔ کہ ایک شب کا ذکر ہے کہ شام کے سفر میں ابن زیاد نے کہا کہ اونٹوں کی سواری سے میں اکتا گیا۔ میرے لیے کوئی گدھا کس دو۔ یساف یشکری نے گدھے پر چار جامہ ڈال دیا۔ یساف کہتا ہے کہ ابن زیاد اس پر سوار ہوا۔ دونوں پاؤں اس کے گویا زمین پر رگڑتے ہوئے جاتے تھے۔ بڑی دیر تک سکوت کے عالم میں رہا میں نے اپنے دل میں کہا "یہ شخص کل تک امیر عراق تھا۔ آج اس وقت گدھے کی پیٹھ پر سو رہا ہے گر پڑے تو کیسی چوٹ آئے" پھر میں نے یہ ارادہ کیا کہ اگر یہ سو رہا ہے تو میں اس کی نیند کو پریشان کروں گا۔ یہ سوچ کر میں اس کے قریب گیا۔ میں نے پوچھا کیا سو گئے۔ کیا نہیں میں نے کہا پھر یہ سکوت کیسا۔ کہا کچھ دل سے باتیں کر رہا تھا۔ میں نے کہا میں بتا دوں کیا باتیں دل سے کر رہے تھے کہا تجھے واللہ ضرور بیان کر۔ تو نہ تو سمجھ سکتا ہے۔ نہ ٹھیک ٹھیک بیان کر سکتا ہے میں نے کہا تم دل میں یہ کہہ رہے تھے "کاش کہ حسین کو میں نے قتل نہ کیا ہوتا" کہا یہ بھی نہیں میں نے کہا یہ کہہ رہے تھے کاش کہ میں نے بیضا سے[1] تعلق نہ کیا ہوتا" کہا یہ بھی نہیں میں نے کہا یہ کہہ رہے تھے۔ کاش کہ دہقانوں کو میں نے حکومت نہ دی ہوتی۔ کہا یہ بھی نہیں۔ میں نے کہا یہ کہہ رہے تھے کاش کہ میں نے اس سے زیادہ سخاوت کی ہوتی۔

ابن زیاد کا اپنے اعمال کا محاسبہ

ابن زیاد نے کہا۔ واللہ تو نے کوئی ٹھیک بات نہ کہی نہ کسی غلط گوئی سے پرہیز کیا۔ حسینؓ کا نام جو تو نے لیا تو سن دو مجھے قتل کرنے آ رہے تھے میں نے اپنے قتل ہونے سے ان کے قتل کرنے کو بہتر سمجھا۔ بیضا کو میں نے

---

[1] طبری کی عبارت ہے لیتنی لم اکن بنیت البناء اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیضاء کوئی عمارت تھی اور ابن اثیر یہ عبارت یہ ہے لیتنی لم اکن اسست البیضاء اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیضاء کوئی جاریہ تھی ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ ثقفی سے مول لیا۔ یزید نے دس لاکھ میرے پاس روانہ کئے تھے۔ وہ میں نے اسی بیضا پر لگا دیئے۔ اگر یہ دولت باقی رہ گئی تو میرے اہل کے پاس رہی۔ تباہ ہو گئی تو مجھے اس کا افسوس بھی نہیں۔ اس کے تلف ہونے سے مجھ پر کوئی الزام بھی نہیں۔ دہقانوں کو حکومت دینے کا یہ سبب ہوا کہ عبدالرحمن بن ابی بکرہ اور زاذان فروخ نے معاویہؓ سے میری غیبت کی۔ دھان کی بھوسی تک کا ذکر کیا۔ دس کروڑ تک خراج بڑھوا دیا۔ معاویہؓ نے مجھے یہ اختیار دیا۔ کہ یا تو معزول ہونا گوارا کروں یا تاوان دوں۔ مجھے معزولی گوارا نہ ہوئی۔ اب یہ مشکل آ پڑی کہ اگر عرب میں سے کسی کو حاکم بناؤں اور وہ خراج میں نقصان پہنچائے۔ تو میں اس سے باز پرس کروں یا اس کی قوم کے رئیسا پر یا اس کی برادری والوں پر بار ڈالوں تو ان لوگوں کو مجھ سے ضرر پہنچے گا۔ اگر چھوڑ دوں تو خدا کے مال کو یہ جان بوجھ کر کس کے ذمہ رہنے دوں۔ کیونکہ چھوڑ دوں۔ میں نے دہقانوں کو تم لوگوں سے بڑھ کر تحصیل خراج میں واقف کار تم سے بڑھ بڑھ کر امانت دار اور مطالبہ کے وقت تم سے بڑھ کر نرم و سہل پایا۔ پھر یہ بات بھی تو ہے کہ میں نے تم لوگوں کو ان کا نگران مقرر کر دیا تھا کہ وہ کسی پر ظلم نہ کرنے پائیں۔ سختی ہونے کا جو تم نے ذکر کیا تو واللہ میرے پاس کچھ مال ہی نہ تھا کہ میں سختاوت کرتا۔ ہاں یہ ہوتا کہ ایک کا مال لے کر دوسرے کو دے دیتا لوگ کہتے بڑا سخی ہے[1]۔ یہ جو تم نے کہا کاش جن لوگوں کو میں نے قتل کیا ہے نہ کیا ہوتا۔ سنو واللہ کلمہ اخلاص کے بعد کوئی عمل جس سے زیادہ تر قربت خدا حاصل ہو میں نے نہیں کیا سوا اس کے کہ جن لوگوں کو خوارج میں سے میں نے قتل کیا میرے نزدیک وہ عمل خیر سب سے بڑھ کر ہے۔

ابن زیاد کی تمنا اب میں تم سے کہے دیتا ہوں کہ میں کیا باتیں دل ہی دل میں کر رہا تھا۔ سنو میں دل ہی دل میں یہ کہہ رہا تھا۔ کاش کہ میں نے اہل بصرہ سے قتال کیا ہوتا۔ انہوں نے تو اپنی خوشی سے مجھ سے بیعت کی تھی۔ ان پر جبر کس نے کیا تھا۔ اور بخدا مجھے آرزو تھی کہ میں لڑوں لیکن میرے بھائیوں نے نہ مانا انہوں نے کہا اگر تم لڑے اور ان کو غلبہ ہوا تو ہم میں سے ایک کو بھی باقی چھوڑیں گے تم ان کو یوں نہیں چھوڑ دو گے۔ تو ہم سے ایک ایک شخص اپنی اپنی ننھیال یا سسرال والوں میں جا کر چھپ رہے گا۔ ان کے اس کہنے پر مجھے ترس آ گیا اور قتال سے باز آیا۔ میں دل میں یہ کہہ رہا تھا کاش میں نے قید خانہ میں سے سب قیدیوں کو نکلوا کر سب کی گردنیں ماری ہوتیں۔ جب یہ دونوں باتیں نہ ہوئیں تو کاش میں شام میں اس وقت پہنچ جاؤں کہ امر خلافت کا کچھ فیصلہ نہ ہوا ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ شام میں ایسے ہی

---

[1] اس کے بعد یہ فقرہ ہے و لکنی علمت کلمہ وکان عند ی افضل کلام ابن اثیر نے یہ فقرہ بھی چھوڑ دیا ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت پہنچا کہ کچھ فیصلہ نہ ہوا تھا اور وہاں کے سب لوگ اس کے سامنے ہیچ تھے۔ بعض کہتے ہیں وہاں یکسوئی ہو چکی تھی۔ جب یہ پہنچا تو اس نے پھر اختلاف ڈال دیا اور اپنی رائے کی طرف سب کو مائل کر لیا۔

عمرو بن حریث امیر کوفہ زیاد اور اس کا بیٹا پہلے دو شخص ہیں جو بصرہ اور کوفہ دونوں شہروں کے حاکم تھے۔ ان دونوں نے تیرہ ہزار خوارج کو قتل کیا۔ ان میں سے چار ہزار شخص ابن زیاد کی قید میں تھے۔ یزید کے ہلاک ہونے کے بعد اس نے خطبہ اہل بصرہ میں پڑھا۔ کہا جس کی طاعت کے لیے ہم قتال کرتے تھے۔ وہ تو مر گیا۔ اب تم لوگ اگر اپنا امیر مجھے کر دو گے۔ تو تمہارے لیے خراج میں تحصیل کروں گا۔ اور تمہارے دشمن سے قتال میں کروں گا۔[1] اور مقاتل بن مسمع اور سعید بن قرحا کو کوفہ میں اس نے بھیجا اور اہل کوفہ سے بھی یہی پیام کہلا بھیجا۔ اس وقت اس کی طرف سے عمرو ابن حریث کوفہ میں امیر تھا۔ دونوں نے اہل کوفہ کے سامنے جب یہ تقریر کی تو یزید شیبانی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اس نے کہا شکر ہے خدا کا کہ اس نے پسر سمیہ کے ہاتھ سے ہمیں چھڑا لیا۔ اب تو ہرگز نہیں ہونے کا۔ یہ سن کر عمرو نے اس کے گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ گردن میں ہاتھ دیا گیا۔ اور قید خانہ کی طرف اسے لے جانے لگے۔ قوم بکر نے دشمنوں کے ہاتھ سے اسے بچا لیا۔ یزید ڈرا ہوا اپنی برادری والوں میں چلا گیا۔

عمرو بن حریث کی اہانت یہاں محمد بن اشعث نے اس سے کہلا بھیجا۔ تم اپنی رائے پر قائم رہنا۔ اور جا بجا سے یہی پیام اس کے پاس آیا۔ عمرو جو خطبہ پڑھنے کو منبر پر گیا۔ تو اس پر ڈھیلے آنے لگے۔ وہ اپنے گھر میں چلا گیا۔ مسجد میں لوگوں نے ہجوم کیا کہ ہم کسی کو اپنا امیر مقرر کریں گے۔ فقط اتنے دنوں کے واسطے جتنے دنوں میں سب لوگ کسی خلیفہ پر اتفاق کریں گے۔ غرض عمرو[2] بن سعید کو سب نے امیر مقرر کر لیا۔ اور ہمدان کی عورتیں قتل حسینؓ پر گریہ و زاری کرتی ہوئی آئیں اور ان کے مرد تلواریں باندھے ہوئے منبر کے گرد جمع ہو گئے۔ اس پر ابن اشعث نے کہا ہم لوگ کچھ اور ہی حالت میں تھے اب کچھ اور ہو گیا۔ بنی کندہ سب عمرو بن سعید کے خیال والے تھے۔ وہ ابن سعید کا استحکام چاہتے تھے۔ یہ لوگ حامر بن مسعود کے پاس جمع ہوئے۔ اور سب نے ابن زبیر کو یہ حال لکھ کر بھیجا۔ ابن زبیر نے اسے مستقل امیر بنا دیا۔

---

[1] ابن اثیر نے عمرو بن سعید لکھا ہے ایک نسخہ طبری کا بھی یہی ہے ۱۲ ع ح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوفہ میں ابن زیاد کی مخالفت

یہ بھی روایت ہے کہ عمرو بن حریث نے ان لوگوں کو جمع کر کے یہ پیغام دیا کہ جس طرح بصرہ والوں نے ابن زیاد کو اپنا امیر بنا لیا ہے اسی طرح اہل کوفہ بھی بالفعل اسی کو اپنا امیر بنا لیں۔ ابن زیاد نے جن دو شخصوں کو اس کام کے لیے بصرہ سے بھیجا تھا۔ ان دونوں نے بھی اہل کوفہ کے سامنے تقریر کی۔ یزید بن حارث پہلا شخص تھا جس نے ان دونوں کو سنگریزے اٹھا کر مارا۔ یزید کے بعد پھر سب لوگوں نے سنگریزے مارے۔ یزید نے کہا ہم اور پھر مرجانہ سے بیعت کریں! ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ یزید کے اس فعل نے تمام شہر کی نظروں میں اس کی وقعت و عزت بڑھا دی۔ یہ دونوں شخص کوفہ سے جب بصرہ گئے۔ اور اہل بصرہ سے یہاں جو ماجرا گذرا تھا بیان کیا۔ تو سب کہنے لگے کوفہ والوں نے تو اسے معزول کر دیا اور تم اسے اہل بصرہ اس سے بیعت کرواور اسے اپنا امیر بناؤ۔ بس لوگ ابن زیاد کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔

ابن زیاد کی سیاسی غلطی

ابن زیاد سے بڑی چوک یہ ہو گئی۔ کہ اس نے ازد میں جا کر پناہ لی۔ مسعود بن عمرو ازدی نے اسے پناہ دی۔ یزید کے مرنے کے بعد ۹۰ دن مسعود کے یہاں رہا۔ بعد کو شام کی طرف روانہ ہو گیا۔ چلتے چلتے مسعود کو بصرہ میں اپنا جانشین کر گیا۔ اس پر بنی تمیم و قیس نے کہا۔ ہم ہرگز رضامند نہیں۔ ہم اسے درست نہیں سمجھتے۔ ہم اسی شخص کو اپنا امیر سمجھیں گے۔ جسے ہماری جماعت کے لوگ پسند کریں۔ مسعود نے جواب دیا مجھے وہ اپنا جانشین کر گیا ہے۔ میں اس منصب کو نہیں چھوڑنے کا۔ اپنی قوم کو ساتھ لے کر نکلا اور دارالامارہ میں داخل ہو گیا۔ اب بنی تمیم احنف بن قیس کے پاس پہنچے۔ اسے مسعود کے استیصال پر آمادہ کیا۔ اسی زمانہ میں کچھ خوارج نہراسادہ پر اترے ہوئے تھے۔ لوگ کہتے ہیں۔ احنف نے ان سے کہلا بھیجا۔ کہ یہ شخص جو دارالامارہ میں داخل ہو گیا ہے۔ ہمارا بھی دشمن ہے تمہارا بھی ہے۔ پہلے تم اسی سے کیوں نہیں نمٹ لیتے۔ بس خوارج کی ایک جماعت مسجد میں پہنچی۔ اس وقت مسعود منبر پر تھا۔ جو کوئی اس سے بیعت کرنے کو آتا تھا بیعت لیتا تھا۔ ایک خارجی نے اسے تیر مار دیا۔ یہ شخص مسلم کہلاتا تھا۔ اہل فارس میں سے تھا۔ بصرہ میں آکر مسلمان ہوا تھا۔ پھر خوارج میں مل گیا۔ اس کا تیر مسعود کے قلب پر لگا۔ اسے مار ڈالا۔ اور خود نکل گیا۔

بنی تمیم اور بنی ازد کی جنگ

لوگوں میں ہیجان پیدا ہو گیا کہ مسعود کو خوارج نے قتل کیا۔ قوم ازد خوارج سے لڑنے کو نکلی۔ ان میں سے بکثرت کو قتل کیا۔ زخمی کیا۔ بصرہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکال دیا۔ پھر مسعود کو دفن کیا۔ اب لوگوں نے ان سے آکر کہا کہ بنی تمیم تو یہ کہتے ہیں کہ مسعود کو انہیں نے قتل کیا ہے۔ ازدیوں نے لوگوں کو بنی تمیم کے پاس روانہ کیا کہ جا کر ان سے پوچھیں۔ جب وہاں گئے تو بعض لوگوں کو انہوں نے یہی دعوے کرتے سنا۔ اب تمام ازدی جمع ہو گئے۔ زیاد عتکی کو اپنا رئیس بنایا۔ اور بنی تمیم سے لڑنے چلے۔ ان کے ساتھ مالک بن مسمع اور بکر بن وائل بھی تھے۔ اور بنی تمیم کے ساتھ بنی قیس بھی تھے۔ بنی تمیم اس وقت احنف کے پاس پہنچے کہ گھر سے نکلو۔ اس نے بہت کچھ ٹالنے کے بعد اپنا علم نکالا۔ بہت کشت و خون کے بعد۔

بنی تمیم اور بنی ازد کی مصالحت بنی تمیم نے کہا۔ اے گروہ ازد خدا سے ڈرو۔ یہ آپس کی خونریزی کب تک رہے گی۔ ہمارے تمہارے درمیان قرآن ہے۔ اور اہل اسلام میں سے جسے چاہو حکم مقرر کرو۔ اگر تم یہ ثابت کر دو کہ ہم نے تمہارے رئیس کو قتل کیا ہے۔ تو ہم میں سے بہترین قوم کو تم لے کر اپنے رئیس کے قصاص میں قتل کرو اور اگر اس بات پر کوئی دلیل تمہارے پاس نہیں تو ہم حلف کرتے ہیں کہ واللہ ہم نے نہ اسے قتل کیا نہ کسی کو حکم دیا۔ ہم نہیں جانتے تمہارے رئیس کو کس نے قتل کیا۔ اگر یہ بھی تمہیں منظور نہ ہو تو ہم سے خوں بہا اس کا ایک لاکھ درہم لے لو۔ اس پر آپس میں صلح کی ٹھہری۔ احنف بزرگان مضر کو ساتھ لے کر عتکی کے پاس آیا۔ اور کہا اے قوم ازد تم لوگ گھر میں ہمارے جاؤ میدان میں ہمارے مددگار ہو۔ ہم تمہارے در پر اس لیے آئے ہیں۔ کہ تمہارے اشتعال کو بجھائیں۔ تمہارے دل سے کینہ کو نکالیں۔ ہم تم کو اختیار دیتے ہیں کہ ہم لوگوں پر ہمارے مال پر جو حکم کرنا چاہو کرو۔ اپنے مال کا نقصان کسی طرح سے ہو ہم کو ناگوار نہ ہوگا کہ اس میں آپس میں صلح اور امن کی صورت پیدا ہوگی۔ قوم ازد نے جواب میں کہا ہمارے سردار کی دیت میں دس دیتیں تم دے سکتے ہو۔ کہا ہم نے دیں۔ اس پر صلح ہو گئی۔ سب لوگ میدان جنگ سے اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

ہیثم بن اسود کے اشعار ہیثم بن اسود نے اس باب میں یہ شعر کہے۔

علیٰ[1] مسعود الناعی فقلت لہ نعم الیمانی تجرأ علی الناعی

سنانی لانے والے نے مسعود کی تعریف کی تو میں نے جرأت کر کے یہ کہا ہائے کیا اچھا مرد یمانی تھا۔

---

[1] ابن اثیر نے یہ شعر چھوڑ دئے ہیں۔ طبری مطبوعہ میں "علی بمسعود" ہے۔ مترجم اسے علی بمسعود پڑھتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادنیٰ شمانین ما یطیعہ احد؟ فتحا دعاہ لراس المدۃ الداعی

اسی برس اس نے پورے کر دیئے جسے ہر ایک نہیں کر سکتا جب میعاد عمر آخر ہوئی تو داعی اجل نے اسے پکارا۔

اعنی بن حرب فقد سدت فذاحبہ فلو سع الرحیب ھذہ ای المساع

ابن زیاد نے ابو سفیان کو اس نے اس حالت میں پناہ دی۔ جب اس پر تمام راہیں بند تھیں۔ پھر کیسی کشادہ راہ اسے مل گئی

حتی تولات بہ ارض وطمرھا وکان نا ما ھر فیھا واشیا ج

آخر اسے ایک سرزمین نے اور اس زمین کے مالک نے چھپا رکھا۔ اور یہاں اس کے ناصر و مددگار پیدا ہو گئے۔

اور عبداللہ بن حر نے یہ اشعار کہے تھے۔

حازلت ارجو الازد حتی رایتھا تقصر عن بنیانھا المتطاول

مجھے قوم ازد سے یہ امید نہ تھی کہ اپنی اصالت کے غرور کو چھوڑ دیں گے۔

الیقتل مسعود ولم یثاروا بہ وصارت سیوف الازد مثل المناجل

مسعود قتل کیا جائے اور یہ لوگ اس کا انتقام نہ لیں۔ ان کی تلواریں کیا کھرپیاں ہو کر رہ گئیں۔

وما خیر عقل اوبث الازد ذلۃ تسبت بہ احیاء ھمدان فی المحافل

یہ کیسی عقل جس سے ذلت کا سامنا ہو اور محفلوں میں ان کو سب برا بھلا کہیں۔

علی الجھد شمط کان لحاھم تصالب فی اعناقھم کالجلاجل

پھر لطف یہ کہ سب لوگ مسن ہیں۔ بڑی بڑی ڈاڑھیاں ان کی معلوم ہوتی ہیں۔ جیسے گھنٹیوں کی طرح ان کی گردن میں لوہڑیاں بندھی ہوئی ہیں۔

امیر بصرہ حارث مخزومی

اہل بصرہ نے مجتمع ہو کر نماز پڑھانے کے لیے عبدالملک بن عبداللہ کو پہلے اپنا امیر مقرر کیا۔ پھر مہینہ بھر کے بعد بشر کو امیر بنایا۔ اس نے دو مہینے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد عمر بن عمر کو ان کا امیر کر کے ابن زبیر نے بھیجا۔ وہ بھی مہینہ

لہ مطبوعہ نسخہ میں اذنیٰ ابن حر ہے ترجمہ اسے آسان ابن حرب پڑھتا ہے ۱۲ ع ح

لہ نسخہ طبری میں فی اعناقھا ہے۔ مترجم نے اسے فی اعناقھم پڑھا ہے ۱۲ ع ح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھر رہا۔ پھر حارث مخزومی نے جسے قباع کہتے ہیں آکر اسے بھی معزول کر دیا اور خود اس کی جگہ لی۔

عبدالملک بن عامر پر حملہ

یہ بھی روایت ہے کہ لوگوں نے ببہ سے بیعت کی تو اس نے ہمیان بن عدی کو رئیس شرطہ مقرر کیا تھا۔ اہل مدینہ میں سے کوئی شخص ببہ کے پاس اسی اثناء میں وارد ہوا تھا۔ ببہ نے ابن عدی کو حکم دیا۔ کہ اس سے قریب کسی جگہ پر اسے اتاریں۔ زیاد کے غلام آزاد کا جس کا نام فیل تھا ایک گھر بنی سلیم میں تھا۔ ابن عدی نے ارادہ کیا کہ اسی گھر کو خالی کروا کر مدنی کو اتارے[1]۔ بنی سلیم نے اس باب میں اس سے مزاحمت کی۔ اور کشت و خون کی نوبت پہنچی۔ ان لوگوں نے عبدالملک بن عامر سے فریاد کی اس نے اپنے ملاحوں کو اور غلاموں کو مسلح کر کے بھیج دیا۔ انہوں نے ابن عدی کو وہاں سے نکال دیا۔ اور اس گھر میں نہ آنے دیا۔ دوسرے دن عبدالملک دارالامارہ میں ببہ کے سلام کو آیا۔ ایک شخص بنی قیس کا اسے دروازہ پر ملا۔ اسے دیکھتے ہی کہنے لگا۔ کل تمہیں نے ہمارے خلاف میں کمک بھیجی تھی۔ یہ کہہ کر اس نے ہاتھ اٹھایا۔ عبدالملک کو ایک تماچہ مارا۔ اس کے خادموں میں سے کچھ لوگوں نے قیس پر وار کیا۔ اور اس کا ہاتھ اڑا دیا۔ عبدالملک غصہ میں بھرا ہوا ببہ کے دروازہ پر سے واپس آیا۔ اور تمام قوم مضر غضبناک ہو گئی۔ اور سب جمع ہو گئے۔

عبداللہ بن حارث ببہ کی خانہ نشینی

قبیلہ بکر بن وائل اشیم کے پاس فریاد کرنے کو آئے۔ اشیم اٹھ کھڑا ہوا۔ مالک بن مسمع بھی اس کے ساتھ تھا۔ منبر پر جا کر اشیم نے کہا جس مضری کو پاؤ قتل کرو۔ بنی مسمع کا خیال ہے۔ مالک جو اشیم کے ساتھ آیا تھا رفع شر کے خیال سے آیا تھا وہ ہتھیار بھی لگائے ہوئے نہ تھا وہ تو چاہتا تھا کہ اشیم کو اس ارادہ سے باز رکھے۔ اس کے بعد قبیلہ بکر واپس تو ہوا مگر ان میں اور قوم مضر میں بیر پڑ گیا۔ قوم ازد نے اس بات کو غنیمت سمجھا انہوں نے قبیلہ بکر کے ساتھ حلف کر لیا۔ اور مسعود کے ساتھ مسجد جامع میں آئے۔ اس وقت بنی تمیم نے احنف سے جا کر التجا کی اور اس نے اپنا عمامہ اتار کر ایک نیزہ پر باندھ دیا اور سلمہ بن ذویب کو یہ نشان دیا۔ اس کے آگے آگے قوم اساورہ کے لوگ چلے اس ہیئات سے مسجد میں آئے۔ دیکھا کہ مسعود خطبہ پڑھ رہا ہے منبر سے اتار کر اس کو قتل کیا۔ قوم ازد کہتی ہے کہ ازارقہ نے اسے قتل کیا۔ اسی بات پر فتنہ و فساد برپا ہوا۔ عمر بن معمر اور عبدالرحمن بن حارث

---

[1] اس کے بعد کا تقرر ہے ابن اثیر نے اس روایت ہی کو چھوڑ دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان لوگوں کے درمیان سفارت کی۔ آخر بنی ازد اس بات پر راضی ہو گئے کہ دس دیتیں لیں گے۔ ببہ خانہ نشین ہو گیا۔ دیندار شخص تھا۔ اس نے کہا۔ دوسروں کی اصلاح میں اپنے کو میں کیوں خراب کروں"

امارت بصرہ پر عمرو بن معمر کا تقرر

اہل بصرہ نے ابن زبیر کو سب حال لکھ بھیجا۔ انہوں نے انس بن مالک کو لکھا کہ وہ سب کو نماز پڑھایا کریں۔ غرض چالیس دن انہوں نے نماز پڑھائی۔ ابن زبیر نے عمر کو امیر بصرہ مقرر کر کے فرمان روانہ کیا۔ پیغامی یہ فرمان لے کر عمر کے پاس اس وقت پہنچا کہ عمرہ کے لیے نکل چکے تھے۔ انہوں نے عبیداللہ کے نام حکم بھیج دیا کہ نماز پڑھایا کرے۔ غرض عمر کے مکہ سے آنے تک عبیداللہ نے اہل بصرہ کو نماز حکم بھیج دیا کہ نماز پڑھایا کرے۔ غرض عمر کے مکہ سے آنے تک عبیداللہ نے اہل بصرہ کو نماز پڑھائی۔ ببہ کی امارت چار مہینہ تک بصرہ میں رہی۔ اسی زمانہ میں نافع بن ازرق نے اہواز کی طرف رخ کیا۔ لوگوں نے ببہ سے کہا کہ لوٹ مچی ہوئی ہے۔ عورت کو راستہ میں سے پکڑے جاتے ہیں۔ بے آبرو کرتے ہیں۔ کوئی اسے نہیں بچاتا۔ کہا پھر تم کیا چاہتے ہو؟ کہا اپنی تلوار ان کے درمیان رکھ۔ اور ان لوگوں پر حملہ کر دے کہا دوسروں کی اصلاح میں اپنے کو میں کیوں خراب کروں۔ او غلام میرا جوتا لا۔ جوتا پہنا اور گھر میں جا کر خانہ نشین ہو گیا۔ لوگوں نے عمر بن معمر کو خود اپنا امیر بنا لیا۔ ببہ جس زمانہ میں امیر تھا۔ طاعون آ گیا۔ اس کی ماں مر گئی تو اٹھانے والے بصرہ میں نہ ملے۔ آخر چار نو مسلموں کو مزدوری دے کر اس کی لاش اٹھوائی۔

عبداللہ بن حارث ببہ کی گرفتاری

ببہ نے اپنی امارت میں بیت المال سے چالیس ہزار لے کر ایک شخص کے پاس رکھوا دیئے تھے عمر بن معمر جب امیر بصرہ ہو کر آیا۔ تو اس نے ببہ کو گرفتار کیا۔ اور قید کر لیا۔ اس کے غلام آزاد کو اسی مال کے باب میں مبتلائے عذاب بھی کیا۔ آخر اس سے تاوان لیا۔ ایک شخص نے ببہ سے پوچھا کہ اپنی امارت کے زمانہ میں خون سے تم بچے رہے۔ لیکن مال سے نہ بچ سکے۔ اس نے کہا خون میں جیسا گناہ ہے ویسا مال میں نہیں ہے۔ اہل کوفہ نے ابن زیاد کے دونوں سفیروں کو جب کوفہ سے نکال دیا تو سب نے باتفاق عامر بن مسعود قرشی کو نماز پڑھانے کے لیے اس وقت تک کہ خلافت کا کوئی فیصلہ ہو مقرر کر لیا تھا۔ یزید کے مرنے کے بعد تین مہینے تک یہ شخص خدمت پر رہا۔ لوگ اسے پست قامت ہونے کے سبب سے دحروجۃ البعل[1] کہتے تھے۔ ابن ہمام سلولی نے اس کے باب میں ایک شعر

---

[1] گوبر کا کیڑا جو گوبر کا گیند بناتا ہے اس گیند کی پتھی اس پر کہی تھی ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا تھا۔

اشدد یدیک بزید ان ظفرت بہ وکشف الارامل من دھر وجہ الجمل

اگر زید تجھے مل جائے تو اس سے ترسل کر اور اس گوبر کے گیند کی طرف سے بیواؤں کے دل کو ٹھنڈا کر۔

پھر عبداللہ بن یزید نماز پڑھانے پر اور ابراہیم خراج پر مقرر ہوا۔ اس وقت کوفہ بصرہ اور قبلہ کی جانب کے عرب اور اہل شام و اہل جزیرہ اردن کے سوا ابن زبیر کی طاعت میں آ گئے تھے۔

ابن زیاد کی شام میں آمد

ابن زبیر سے جب بیعت ہوئی تو انہوں نے عبیدہ بن زبیر کو مدینہ کا اور عبدالرحمٰن فہری کو مصر کا حاکم مقرر کیا۔ اور بنی امیہ اور مروان بن حکم کو شام کی طرف نکال دیا۔ عبدالملک اس زمانہ میں اٹھارہ برس کا تھا۔ حصین بن نمیر وغیرہ جب شام میں آئے ہیں تو ابن نمیر نے مروان سے ابن زبیر کا سارا حال بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ آؤ میں تم سے بیعت کروں۔ مروان نے انکار کیا تو اس نے اس سے اور تمام بنی امیہ سے کہا تم لوگوں کے معاملے میں بڑی الجھن پڑ گئی ہے۔ اپنے معاملات کو درست کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اب تمہارا شام کا ملک بھی قبضہ سے نکل جائے۔ اور ایک آفت عظیم برپا ہو۔ مروان کی یہ رائے ہو گئی تھی کہ وہاں سے روانہ ہو کر ابن زبیر کے پاس جائے اور ان سے بیعت کر لے۔

ابن زبیرؓ کی بیعت سے ابن زیاد کی مخالفت

اس اثناء میں ابن زیاد وہاں وارد ہوا۔ تمام بنی امیہ اس کے گرد جمع ہو گئے۔ اسے یہ بھی معلوم ہو چکا تھا کہ مروان کیا سوچے ہوئے ہے۔ اب اس نے مروان سے کہا۔ تم نے جو ارادہ کیا ہے اس سے شرم نہیں آتی۔ تم بزرگ قریش اور سردار قوم ہو کر کیا کیا چاہتے ہو۔ مروان نے کہا ابھی کچھ نہیں گیا ہے۔ غرض تمام بنی امیہ اور ان کے موالی اس کے ساتھ ہو گئے۔ اہل یمن بھی جمع ہو کر ساتھ ہو گئے۔ مروان یہ کہتا ہوا روانہ ہوا کہ ابھی کچھ نہیں گیا ہے۔ یہ سب دمشق میں داخل ہوئے۔ یہاں ضحاک بن قیس فہری سے اہل شہر اس بات پر بیعت کر چکے تھے کہ جب تک امت میں اجتماع و اتفاق کی صورت پیدا ہو۔ وہی سب کو نماز پڑھا کرے اور انتظام قائم رکھے۔

معاویہؓ بن یزید کی دست برداری

یزید کے بعد اس کا بیٹا معاویہؓ امیر ہوا تو اس نے حکم دیا کہ شام میں الصلوٰۃ جامعۃ کی ندا کر دی جائے۔ سب جمع ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب میں نے چاہا کہ کوئی شخص تمہارے لیے ایسا ڈھونڈوں جیسے عمر بن خطاب رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر کو مل گئے تھے۔ مجھے کوئی ایسا شخص بھی نہ ملا۔ پھر میں نے چاہا کہ تمہارے لیے شوریٰ کرنے کو ایسے چھ شخص ڈھونڈوں جیسے عمر کو مل گئے تھے۔ ایسے لوگ بھی مجھے نہ ملے۔ اب تم کو اختیار ہے۔ جسے چاہو اپنا امیر بنا لو۔ یہ کہہ کر معاویہؓ گھر میں گیا اور ایسا گیا کہ پھر نہ نکلا۔ بعض کہتے ہیں اسے زہر دے دیا گیا۔ بعض کہتے ہیں چھری ماردی گئی۔

حسان بن مالک کی روانگی اردن عبیداللہ ابن زیاد جب دمشق میں آیا ہے تو یہاں ضحاک بن قیس حکومت کر رہا تھا۔ قنسرین میں زفر بن حارث عبداللہ ابن زبیر کے لیے بیعتیں لے رہا تھا۔ حمص میں نعمان بن بشیر انصاری ابن زبیر سے بیعت کر چکے تھے۔ فلسطین میں حسان بن مالک معاویہؓ بن ابی سفیان کے زمانہ سے اب تک حکومت کر رہا تھا وہ اہل فلسطین کا سردار تھا۔ اور بنی امیہ کا بھی خیر خواہ تھا۔ اس نے روح بن زنباع جذامی کو بلا کر کہا۔ میں تم کو فلسطین میں اپنا جانشین کیے جاتا ہوں۔ تم قبیلہ لخم و جذام میں رہنا۔ اہل فلسطین کے نگران کار ہو کر تم تنخواہ رہو گے۔ اپنی قوم کے لوگوں کو ساتھ لے کر قتال بھی کر سکتے ہو۔ یہ کہہ کر حسان اردن کی طرف روانہ ہوا۔ یہاں نائل بن قیس نے روح کے مقابلہ میں خود کو کیا۔ اسے فلسطین سے نکال کر خود متصرف ہو گیا۔ اور ابن زبیر کے لیے بیعتیں لینے لگا۔

بنی امیہ کی مدینہ سے جلاوطنی ابن زبیر نے عامل مدینہ کو حکم بھیجا تھا کہ بنو امیہ کو مدینہ سے نکال دے یہ لوگ اپنے عیال و اطفال کو لیے ہوئے شام میں آ گئے۔ یہاں مروان بھی موجود تھا۔ اور سب لوگ دو فریقوں میں منقسم تھے۔ حسان اردن میں بنی امیہ کا ہوا خواہ تھا۔ اور ضحاک فریق دمشق میں ابن زبیر کی طرف مائل تھا۔ حسان نے علماء میں کہا۔ اے اہل اردن ابن زبیر اور کشتگان حرہ کے باب میں تم کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا ابن زبیر منافق ہے اور کشتگان حرہ جنتی ہیں۔ اس نے ابو لیلیٰ بدری اور اپنے ان کشتوں کو جو واقعہ حرہ میں قتل ہوئے ہیں کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا یزید حق پر تھا۔ اور ہمارے طرف کے سب کشتے بہشت میں ہیں۔ یہ سن کر حسان نے کہا۔ سنو اگر یزید اپنی زندگی میں دین حق پر تھا تو اپنے مرنے کے بعد بھی یزید اور اس کے شیعہ حق پر ہیں۔ اور اگر ابن زبیر اور اس کے شیعہ اس زمانہ میں گمراہ تھے تو اب بھی وہ سب گمراہ ہیں۔ سب نے حسان سے کہا تم سچ کہتے ہو۔ ہم سب تم سے اس بات پر بیعت کرنے کو موجود ہیں کہ جو تمہاری مخالفت اور ابن زبیر کی حمایت کرے گا۔ اس سے ہم لوگ قتال کریں گے۔ ہاں یزید کے ان دونوں چھوکروں سے یعنی عبداللہ و خالد سے ہم بیزار ہیں۔ یہ ابھی کم سن ہیں۔ ہمیں یہ بات مکروہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اور لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کسی مرد مسن کو ہمارے مقابلہ میں لائیں اور ہم ایک بچھوکرے کو اس کے سامنے کھڑا کریں۔

حسان بن مالک کا خط بنام ضحاک بن قیس

ضحاک بن قیس تو دمشق میں ابن زبیر کی طرف مائل تھا۔ مگر اس بات کو ظاہر نہیں کرتا تھا۔ بنی امیہ میں وہ گھرا ہوا تھا۔ جو کچھ کرتا تھا پوشیدہ طور سے کرتا تھا۔ یہ خبر حسان کو پہنچی۔ اس نے ضحاک کو ایک رقعہ لکھا۔ اس میں بنی امیہ کے حق کو بہت بڑھا کر ظاہر کیا۔ اور جماعت میں شامل رہنے اور اطاعت کو لازم کرنے پر بہت زور دیا۔ اور بنی امیہ نے امر خلافت میں جو جو کوششیں کیں۔ اور خود حسان کے ساتھ جو جو سلوک کئے تھے دلایا دلائے۔ اور اس سے بنی امیہ کی اطاعت کو اختیار کرنے کی درخواست کی۔ اور ابن زبیر کی مذمت لکھی اور گالیاں دیں اور منافق کہا کہ اس نے خلفاء میں سے دو شخصوں کو خلافت سے معزول کیا۔ اور حسان کو یہ بھی لکھا کہ میرا یہ رقعہ سب لوگوں کو پڑھ کر سنا دینا۔ اور بنی کلب میں سے ایک شخص ناغضہ کو بلا کر یہ رقعہ دیا۔ اور ضحاک کے پاس روانہ کیا۔ اور ایک خط اس رقعہ کی آمد کا ناغضہ کو دے دی کہ لگے ضحاک اس رقعہ کو سب لوگوں کے سامنے نہ پڑھے تو تم خود کھڑے ہو جانا اور یہ رقعہ سب کو پڑھ کر سنا دینا۔ اور بنی امیہ کو بھی ایک رقعہ اس مضمون کا حسان نے لکھا کہ اس صحبت میں سب ضرور شریک ہوں۔ غرض ناغضہ رقعہ لے کر ضحاک کے پاس پہنچا۔ اس کا رقعہ اسے دے دیا۔ بنی امیہ کے نام جو رقعہ تھا وہ بنی امیہ کو پہنچا دیا۔

ابن زبیرؓ کی مخالفت

جمعہ کا دن ہوا تو ضحاک منبر پر گیا۔ ناغضہ نے کھڑے ہو کر کہا اے سلامت رہیں۔ حسان کا رقعہ سب کو پڑھ کر سنا دیجئے۔ ضحاک نے کہا بیٹھ جاؤ۔ بیٹھ تو گیا مگر پھر اٹھا۔ اس نے پھر کہا کہ بیٹھو۔ تیسری دفعہ یہ پھر اٹھا۔ اس نے پھر کہا کہ بیٹھو۔ ناغضہ نے جب یہ دیکھا کہ وہ رقعہ کو نہیں پڑھتا تو اس کے پاس جو نقل موجود تھی نکال کر سب کو سنا دی۔ ولید بن عقبہ اور ابی سفیان نے اٹھ کر حسان کے قول کی تائید کی اور ابن زبیر کو کہا کہ وہ کاذب ہے۔ یزید بن ضحاک نے اٹھ کر حسان کی تائید کی اور ابن زبیر کو گالیاں دیں۔ سفیان بن کلبی نے اٹھ کر حسان کی تائید کی اور ابن زبیر کو گالیاں دیں۔ عمرو بن حکمی نے اٹھ کر حسان کو گالیاں دیں اور ابن زبیر کی ستائش کی۔ انہیں لوگوں کی پیروی میں اور لوگ بھی بہت سے اٹھ کر مخالفت کرنے لگے۔

ابن زبیرؓ کے مخالفین کی گرفتاری

ضحاک نے ان تینوں شخصوں کو جنہوں حسان کی تائید کی تھی۔ اور ابن زبیر کو گالیاں دی تھیں یعنی ولید بن یزید و سفیان کو قید کرنے کا حکم دیا۔ وہ قید کر لیے گئے۔ لوگوں نے ایک دوسرے پر حملہ کر دیا۔ بنی کلب عمرو بن حکمی پر جا پڑے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے مارا پیٹا بلایا کپڑے اس کے پھاڑ ڈالے۔ خالد بن یزید اٹھا اور منبر کے دو زینوں پر چڑھ گیا ابھی وہ اور کا تھا اور ضحاک بھی منبر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے مختصر سے دو کلمے کہے جو کسی نے کبھی سنے نہ ہوں گے۔ ان لوگوں کے شعور و شغف کو موقوف کر دیا۔ ضحاک نے منبر سے اتر کر نماز جمعہ پڑھائی اور محل میں داخل ہو گیا۔ اب بنی کلب آئے۔ اور سفیان کو قید سے چھڑا لے گئے۔ بنی غسان آئے وہ یزید کو چھڑا لے گئے۔ دیر نے کہا اگر میں کلب و غسان سے ہوتا تو میں بھی رہا ہو گیا ہوتا۔ یزید کے دونوں بیٹے عبداللہ و خالد اور ان کی ننھیال کے لوگ بنی کلب میں سے ان کے ساتھ آئے اور ولید کو بھی زندان سے نکال لے گئے۔ اہل شام اس دن کو جرشوں کا واقعہ اولیٰ کہتے ہیں۔ یہ سب لوگ دمشق ہی میں ٹھہرے رہے۔

بنی قیس اور بنی کلب میں تصادم ضحاک ایک دفعہ مسجد دمشق میں آکر بیٹھا۔ یزید کا ذکر کر کے اس کی مذمت کرنے لگا۔ سن کر ایک نوجوان قبیلہ کلب کا عصا لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور ضحاک کو مارا۔ لوگ تلواریں لگائے ہوئے وہیں بیٹھے تھے۔ ایک نے دوسرے پر حملہ کیا۔ مسجد میں تلوار چل گئی۔ بنی قیس قواین زہیر اور ضحاک کی طرف سے لڑ رہے تھے اور بنی کلب خاندان امیہ خصوصاً خالد بن یزید کے لیے لڑ رہے تھے اور یزید کی حمایت کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر ضحاک دارالامارہ میں جا کر بیٹھ رہا۔ صبح کو نماز پڑھانے کے لیے بھی نہ نکلا۔ قواین میں بھی کچھ لوگ ایسے تھے جو بنی امیہ کی طرف مائل تھے۔ کچھ لوگ ابن زہیر کے ہوا خواہ تھے۔ اس کے دوسرے دن ضحاک نے بنی امیہ کو بلا بھیجا۔ وہ لوگ آئے تو بہت معذرت کی۔ اور ان کے خاندان کا ذکر کیا جو اس کے ساتھ یا اس کے دوستوں کے ساتھ انہوں نے کئے تھے اور یہ بھی کہا کہ جو امر تم کو ناگوار ہو میں وہ کام کرنا نہیں چاہتا۔ تم لوگ حسان کو لکھو اور میں بھی لکھتا ہوں کہ وہ اردن سے روانہ ہو کر جابیہ تک آئے۔ یہاں سے ہم تم روانہ ہو کر اسی مقام میں اس سے مل جائیں گے۔ وہاں پہنچ کر تمہیں میں سے کسی کے ساتھ بیعت کریں گے۔ بنی امیہ اس بات پر راضی ہو گئے اور انہوں نے حسان کو لکھا ضحاک نے بھی یہی مضمون اسے لکھ بھیجا۔ لوگ جابیہ کی طرف روانہ

لہ یہ دمشق کے ایک مقام کا نام ہے وہ نزہت گاہ عام تھا ابو قطیفہ امری کو ابن زبیر نے جب مکہ سے نکال دیا تو وہ دمشق ہی چلا آیا تھا یہاں یاد وطن سے شاقی تھی تو اس نے یہ شعر کہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے لگے۔ بنی امیہ بھی روانہ ہوئے۔ بیرقین اڑتی ہوئی چلیں۔

ضحاک کی روانگی مرج راہط

اسی اثناء میں ثور بن سلمی ضحاک کے پاس آیا اور کہا تم نے ہم سے تو ابن زبیر کی طاعت پر بیعت لی اور خود اس بدوی کلبی کے ساتھ چلے کہ وہ اپنے بھتیجے خالد بن یزید کو خلیفہ بنا دے۔ ضحاک نے پوچھا پھر اب تمہاری کیا رائے ہے ثور نے کہا ہمیں اب چھپانا نہیں چاہیئے کھل کر کہہ دینا چاہیئے کہ ہم سب لوگوں کو ابن زبیر کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اس بات کے لیے قتال کرنے پر آمادہ ہیں۔ آخر ضحاک اپنے سب لوگوں کو ساتھ لیے ہوئے واپس آیا اور مرج راہط کی طرف روانہ ہوا۔

مروان بن حکم کی بیعت

محرم ۶۵ھ میں مروان سے لوگوں نے بیعت کر لی۔ اور وہ لشکر لے کر ضحاک سے لڑنے کو روانہ ہوا اور سب کو قتل کر ڈالا۔ قبیلہ قیس کے اتنے لوگ مرج راہط کی لڑائی میں قتل ہوئے کہ کسی معرکہ میں کبھی اس قدر کشت و خون نہیں ہوا۔ اکثر لوگوں نے یہی لکھا ہے کہ مرج راہط میں ضحاک و مروان میں جو معرکہ قتال ہوا وہ ۶۴ھ میں ہوا ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ اہل اردن وغیرہ نے مروان سے کہا کہ تو شیخ بزرگ ہے اور ابن یزید لڑکا ہے اور ابن زبیر ادھیڑ ہو چکا ہے۔ فولاد کو فولاد ہی کاٹتا ہے۔ یزید کے چھوکرے کو ابن زبیر کے مقابلہ میں نہ کھڑا کر تو خود خم ٹھونک کر اس سے مقابلہ کرنے کو ڈٹ جا۔ لا ہاتھ لا ہم سب تجھ سے بیعت کرنے پر مستعد ہیں۔ مروان نے ہاتھ پھیلا دیا۔ سب نے بیعت کر لی۔ یہ بیعت بدھ کے دن ذیقعدہ کی تیسری تاریخ ۶۴ھ میں مقام جابیہ میں واقع ہوئی۔

ابن زبیرؓ کے لیے ضحاک کی بیعت

ضحاک کو جب یہ خبر پہنچی کہ مروان سے لوگوں نے خلافت کی بیعت کر لی۔ تو اس کے ساتھ جتنے لوگ تھے۔ ان سے ابن زبیر کے لیے اس نے بیعت لی اور ضحاک و مروان دونوں ایک دوسرے سے قتال کرنے کو روانہ ہوئے۔ ان دونوں فرقوں میں بہت بڑی کشت و خون ہوئی۔ ضحاک اور اس کے اصحاب سب قتل ہو گئے عبدالرحمٰن بن ضحاک ایک نوجوان شخص تھا۔ جب یہ مدینہ کا حاکم ہو کر آیا ہے تو اس نے ایک دن ذکر کیا کہ ضحاک نے جو بنی قیس وغیرہ سے بیعت لی تھی۔ وہ اپنی خلافت کے لیے لی تھی۔ یہ سن کر زفر بن فہری نے کہا ہم بھی یہی جانتے ہیں اور یہی سنتے چلے آئے ہیں۔ لیکن زبیر کی اولاد یہی کہتی ہے۔ کہ ضحاک نے عبداللہ بن زبیر کے لیے بیعت لی تھی۔ اور اسی کی طاعت میں خروج کیا تھا اور کہتے ہیں کہ واللہ وہ باطل پر قتل ہوا اس سے پیشتر ہی قریش نے اس سے بیعت کرنے کو کہا تھا۔ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس نے ابن زبیر کی بیعت سے انکار کر دیا پھر مجبور ہو کر اسے بھی کرنا پڑا۔

افواج ضحاک کا مرج راہط میں اجتماع

ضحاک نے جب ابن زبیر کے لیے بیعت لینا شروع کی تو دمشق کے سب لوگوں نے جو اہل یمن وغیرہ تھے اس سے بیعت کر لی تھی۔ بنی امیہ اور ان کے متبعین جابیہ میں چالیس دن تک حبان کے ساتھ ٹھہرے رہے گئے اور مشورہ کرتے رہے۔ نعمان بن بشیر حمص میں اور زفر بن حارث قنسرین میں اور ثابت بن قیس فلسطین میں حاکم تھے۔ ان تینوں امیروں کو ضحاک نے کمک بھیجنے کے لیے لکھا تھا۔ نعمان نے شرحبیل کو کمک کرنے کے واسطے روانہ کیا اور زفر و ثابت نے قنسرین اور فلسطین سے لوگوں کو روانہ کیا۔ یہ سب فوجیں ضحاک کے پاس مرج راہط میں جمع ہو گئیں تھیں۔

مالک بن ہبیرہ اور ابن نمیر میں اختلاف

جابیہ میں یہ جھگڑا پڑا ہوا تھا کہ مالک بن ہبیرہ تو یہ چاہتا تھا کہ یزید کا کوئی بیٹا خلیفہ ہو جائے۔ حصین بن نمیر چاہتا تھا کہ مروان کو خلافت ملے۔ مالک نے حصین سے کہا کہو۔ ہم تم اس لڑکے سے بیعت کریں (خالد کے) اس کا باپ ہمارا عزیز ہے۔ یہ ہمارا بھانجہ ہے اس کا باپ جیسی منزلت ہماری کرتا تھا یہ اس سے بہتر واقف ہے۔ تو یہ ہم کو سارے عرب کا حاکم بنا دے گا۔ حصین نے کہا واللہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ عرب تو کسی شیخ بزرگ کو ہمارے برابر والوں اور ہم ایک چھوکرے کو ان کے سامنے لے کر جائیں۔ مالک نے کہا اگر تو نے مروان اور ان کے خاندان کو خلیفہ بنا دیا تو وہ لوگ تیری ذرا ذرا سی چیز پر حسد کریں گے۔ یہ تیرا کوڑا یہ جوتہ کا تسمہ تک نہ دیکھ سکیں گے۔ کسی درخت کی چھاؤں میں تیرا بیٹھنا بھی انہیں گوارا نہ ہوگا۔ مروان ایک بڑے خاندان کا باپ ہے۔ بڑے خاندان کا بھائی بڑے خاندان کا چاہیے اس سے بیعت کر کے سارے خاندان کے ظالم تم بن جاؤ گے۔ تمہیں چاہیئے کہ اپنے بھانجے خالد سے بیعت کرلو۔ حصین نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک قندیل لٹکی ہوئی ہے اور جتنے لوگ خلافت کی ہوس رکھتے ہیں یہ سب چاہتے ہیں کہ قندیل کو پکڑ لیں اور نہیں پا سکتے۔ مروان بڑھتا ہے اور قندیل کو پا جاتا ہے واللہ ہم تو اسی کو خلیفہ بنائیں گے۔[1]

---

[1] اس مقام پر یہ فقرہ ہے فقال مالک هذا اعلم ترویٰ تمامۃ ولما یبلغ الحزام الطیبین فقال لہ صدقت باسلیطی۔ ابن اثیر نے ساری روایت لکھی ہے یہ فقرہ درمیان کا چھوڑ دیا ہے۔ ۱۲

[2] یہاں کا یہ فقرہ بھی ابن اثیر نے چھوڑ دیا ہے۔ فقال مالک دعنا من ذکر ابن حصین وابتاعہ مروان وآل مروان دانت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روح بن زنباع کی ابن زبیرؓ کے خلاف تقریر

جب مروان کی بیعت پر سب کی رائے ہو گئی تو روح بن زنباع کھڑا ہوا۔ حق تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور کہا اے ایہا الناس عبداللہ بن عمر سے تم واقف ہو رسول اللہ صلعم کے شرف صحبت سے ان کا مشرف ہونا۔ ان کا اسلام میں سابق ہونا تم کو معلوم ہے جو کچھ ان کی نسبت تمہیں معلوم ہے وہ ایسے ہی ہیں لیکن وہ ایک مرد ضعیف ہیں اور امت محمدؐ کا امیر ضعیف نہیں ہو سکتا۔ عبداللہ بن زبیر کے باب میں لوگ جو کچھ کہتے ہیں۔ اور جس جس وصف کا ان کے لیے دعوے کرتے ہیں۔ واللہ وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ لوگ کہتے ہیں۔ وہ زبیر حواری رسول اللہ صلعم کے بیٹے ہیں۔ اسماءؓ بنت ابوبکر صدیقؓ ذات النطاقین کے فرزند ہیں اور ان میں اب بھی جو فضیلت ان کی تم بیان کرتے ہو موجود ہے لیکن ابن زبیر منافق ہیں۔ انہوں نے خلفاء میں سے دو شخصوں کو چھوڑ دیا ایک یزید دوسرے ان کے بیٹے معاویہ کو۔ اس کے علاوہ انہوں نے خونریزی کی مسلمانوں میں اختلاف ڈالا۔ اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امیر منافق نہیں ہو سکتا۔ مروان کو جو پوچھو۔ تو واللہ اسلام میں کبھی ایسا کوئی زخم نہیں پڑا جیسے اس نے بند کیا ہو یہ وہ شخص ہے کہ امیر المومنین عثمانؓ کی طرف سے یوم الدار میں اس نے قتال کیا۔ یہ وہ شخص ہے جس نے علی سے جنگ جمل میں قتال کیا۔

خالد بن یزید کی ولیعہدی

ہماری رائے سب لوگوں کے لیے یہ ہے کہ بزرگ تم (یعنی مروان) سے بیعت کریں اور کم سن لوگوں کو (یعنی خالد) نائب قرار دیں۔ غرض بیعت کرنے پر سب نے اتفاق کیا۔ اس ترتیب سے کہ پہلے مروان خلیفہ ہوں پھر خالد پھر عمرو بن سعید اور دمشق کا امیر عمرو بن سعید رہے گا اور حمص کا خالد حکمران رہے گا۔ اب حسان نے خالد کو بلا کر کہا پیارے بھانجے تیرے کمسن ہونے کے سبب سے لوگوں نے تیری خلافت کو پسند نہیں کیا۔ میں امر خلافت تیرے اور تیرے خاندان کے کسی کے لیے نہیں چاہتا۔ میں مروان سے بیعت کروں گا بھی تو محض تم لوگوں کے خیال سے۔ خالد نے کہا نہیں ہم لوگوں سے تم اکتا گئے کہا واللہ میں اکتا نہیں گیا ہوں۔ لیکن مصلحت یہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں۔ اس کے بعد حسان نے مروان کو بلا کر کہا اے مروان واللہ سب لوگ تو اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ تجھ سے بیعت کریں۔ مروان نے جواب دیا اگر خدا کو منظور ہے کہ مجھی کو خلافت ہو تو خلق خدا میں سے کوئی روک نہیں سکتا۔ اگر خدا ہی کو یہ منظور نہیں ہے تو خلق خدا میں سے کوئی مجھے خلافت دلا نہیں سکتا۔ حسان نے کہا یہ تو تم نے سچ کہا یہ کہہ کر منبر پر گیا اور کہا ایہا الناس اس اثناء پنجشنبہ کے دن ہم لوگ کسی کو خلیفہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر کر دیں گے۔ پنجشنبہ کا دن آیا تو مروان سے سب نے بیعت کر لی۔

یزید بن غسان کا دمشق پر قبضہ اور مروان لوگوں کو ساتھ لے کر جابیہ سے روانہ ہوا اور مرج راہط میں جا کر ضحاک کے مقابلہ میں اترا۔ مروان کے ساتھ کلب و سکاسک و سکون و غسان اور حسان کے لوگ اس کے علاوہ تھے۔ عمرو بن سعید لشکر کے میمنہ پر تھا اور ابن زیاد میسرہ پر۔ یزید بن غسان جابیہ کے شورے میں شریک نہیں ہوا وہ دمشق میں چھپا بیٹھا رہا۔ مروان جب مرج راہط میں پہنچا تو اس نے اپنے غلاموں کو ساتھ لے کر اہل دمشق پر حملہ کر دیا۔ شہر پر قبضہ کر لیا۔ ضحاک کے عامل کو وہاں سے نکال دیا۔ خزانوں پر اور بیت المال پر قابض ہو گیا۔ مروان کے لیے لوگوں سے بیعت لی اور مال و اسباب و سلاح سے اس کو مدد پہنچائی۔ بنی امیہ کے فتوحات میں یہ پہلی فتح تھی۔

معرکہ مرج راہط مروان بیس دن تک ضحاک سے لڑتا رہا اس کے بعد ضحاک قتل ہوا اور ان لوگوں کو شکست ہوئی۔ ضحاک کے ساتھ اسی شخص رؤسائے شام کے مارے گئے جو صاحب قطیفہ[1] تھے اور جو شخص صاحب قطیفہ ہوتا تھا اس کا وظیفہ دو ہزار مقرر تھا۔ اس جنگ میں اہل شام بہت قتل ہوئے۔ کسی واقعہ میں اس طرح کبھی قتل نہیں ہوئے تھے اور تمام قبیلوں کے لوگ اس میں شامل تھے۔ ضحاک کے ساتھ ایک شخص بنی کلب کا مالک بن یزید بھی قتل ہوا قضاعہ کا علمدار بھی قتل ہوا۔ قضاعہ کی جمعیت شام میں جب داخل ہوئی تھی تو یہی شخص اس دن علم لیے ہوئے تھا۔ ثور بن سلمی جس نے ضحاک کی رائے بدل دی تھی، اسی جنگ میں مارا گیا۔ ایک شخص کلبی ضحاک کا سر لے کر مروان کے پاس آیا تو اسے برا معلوم ہوا۔ کہنے لگا جب عمر گذر گئی استخواں چور ہو گئے، چراغ سہری ہو گیا تو میں فوجیں لڑانے کو اٹھا۔ اور ایک دن کسی کی لاش پر اس کا گذر ہوا تو یہ شعر پڑھا۔

وما ضرهم غير حسين النفوس ای امیری قریش غلب

جان تو جاتی رہی اب انہیں کچھ پرواہ نہیں کہ دو امیروں میں کسے غلبہ ہوا۔ اب کوئی ان کا کیا کر

---

[1] قطیفہ اس کپڑے کو کہتے ہیں جس میں روئیں ابھرے ہوئے ہوں۔ ظن غالب ہے کہ امرائے شام کی وضع میں اس قسم کے کپڑے کو اوڑھنا یا بچھانا داخل تھا۔ گویا یہ لوگ صاحب خلعت یا صاحب مسند تھے۔ ابن اثیر نے اس فقرہ کو چھوڑ دیا ۱۲ ع ح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے:

جب مروان سے بیعت ہوئی اور اس نے خلافت کا دعویٰ کیا تو یہ شعر کہے۔

لما رایت الامر امرا منہبا لیست خناطلہم وعلیا

جب میں نے دیکھا کہ امر خلافت میں لوٹ مار ہو رہی ہے تو میں نے خالغوں کے مقابلہ میں قوم خنان و بنی کلب کو مہیا کیا۔

والسکسکیین رھا الاغلبا وطیئا تاباہ الاضربا

اور قوم سکسک کے قوی ہیکل سپاہیوں کو اور بنی طے کو جو ایسے ناگوار امور میں بغیر زد و کب نہیں رہتے

والقین تمشی فی الحدید نکبا ومن تنوخ مشعثا واصحبا

اور بنی قیس کو جو زرہ بکتر پہنے یا نکپن سے چلتے ہیں اور قوم تنوخ کو جو متکبر و سرکش ہیں۔

لا یاخذون الملک الا غصبا وان ونت فیہم فقل لا مترب

یہ لوگ جس ملک کو لیتے ہیں چھین کر لے لیتے ہیں۔ اب اگر بنی قیس تمہارے قریب آئیں تو ان سے کہہ دو کہ دور رہو۔

ضحاک کا قتل جو شخص ضحاک کا سر لے کر مروان کے پاس آیا تھا کہتا ہے میں نے زحر بن کلبی کو دیکھا کہ جیسے لوگوں پر آگ برسا رہا ہے جس پر برچھی کا وار کیا اسے گرا دیا جسے تلوار سے قتل کر دیا۔ اسی اثنا میں ضحاک نے اس سے مقابلہ کیا۔ زحر نے اسے بھی قتل کیا اور وہیں اسے چھوڑ دیا۔ میں اس کا سر لے کر مروان کے پاس پہنچا۔ پوچھا تو ہی نے اسے قتل کیا۔ میں نے کہا قتل تو اسے زحر نے کیا ہے۔ میرا سچ سچ کہہ دینا مروان کو اچھا معلوم ہوا۔ میرے لیے بھی اس نے انعام کا حکم دیا اور زحر کے ساتھ بھی احسان سے پیش آیا۔ مروان کا علم ابن زرعہ اٹھائے ہوئے تھا قتال کے وقت مروان اس کی پیٹھ میں نیام شمشیر سے ٹھوکے دیتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا۔ نشان کو اور قریب لے جا۔ یہ لوگ جب تلوار کی آنچ پائیں گے تو اس طرح بھاگیں گے جس طرح اونٹ اور بھیڑیں چرواہے کے سامنے سے بھاگتی ہیں۔ مروان کے لشکر میں چھ ہزار سوار تھے۔ سواروں کا افسر ابن زیاد تھا۔ پیادوں کا مالک بن ہبیرہ۔ بشر بن مروان بھی علم لیے ہوئے جنگ میں مصروف تھا اور کہتا جاتا تھا۔

ان علی الرئیس حقا ان یخضب الصعدۃ او تقصفا

سردار فوج کا کام یہ ہے کہ نیزہ کو خون سے رنگین کرتا رہے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالعزیز بن مروان کا خاتمہ

عبدالعزیز بن مروان بھی اسی لڑائی میں مارا گیا۔ مروان نے خاندان محارب کے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مروان کی طرف سے جنگ کر رہا تھا۔ اس کے علم کے نیچے تھوڑے ہی سے لوگ تھے۔ مروان نے کہا رحمت خدا ہو تجھ پر۔ تیرے ساتھ بہت کم لوگ ہیں تو اپنے اصحاب کے ساتھ جا کر مل جا۔ اس نے کہا اے امیر المومنین ہماری مدد کے لیے ملا کہ ان لوگوں سے کہیں زیادہ ہیں جن کے ساتھ مل جانے کو تو ہم سے کہہ رہا ہے اس بات سے مروان بہت خوش ہوا ہنسنے لگا اور خود اس کے ساتھ جو سپاہی تھے ان میں سے کچھ لوگ اس کے ساتھ کر دیئے مرج سے شکست کھا کر لوگ اپنے اپنے لشکر کی طرف بھاگے۔

حاکم حمص نعمان بن بشیر کا قتل

اہل حمص۔ حمص کی طرف گئے یہاں نعمان بن بشیر حاکم تھے نعمان کو یہ خبر جو معلوم ہوئی تو وہ راتوں رات اپنی بی بی نائلہ کلبیہ کو اور سب لڑکوں کو اور مال و متاع کو ساتھ لے کر بھاگ گئے رات بھر مارے مارے پھرا کیے اہل حمص صبح کو ان کی تلاش میں نکلے عبداللہ بن کلائی نے انہیں ڈھونڈ نکالا اور قتل کر ڈالا۔ ان کے سر کو اور ان کی زوجہ اور بچوں کو ساتھ لیے ہوئے آیا۔ اور ان کی بیٹی ام ابان کی گود میں ان کا سر ڈال دیا۔ یہی ام ابان اس کے بعد حجاج بن یوسف کے پاس تھی۔ زوجہ نعمان نے کہا یہ سر مجھے دو اس سے زیادہ میں اس سر کی حق دار ہوں۔ غرض نائلہ کی گود میں نعمان کا سر اس نے ڈال دیا۔ حمص میں ان سب کو لیے ہوئے کلائی جب پہنچا تو بنی کلب نائلہ کو اور اس کے بچوں کو آ کر لے گئے۔

زفر کا قرقیسیا کے قلعہ پر قبضہ

زفر قنسرین سے بھاگ کر قرقیسیا کی طرف پہنچا۔ یہاں یزید کی طرف سے عیاض حاکم تھا۔ اس نے زفر کو قرقیسیا میں داخل نہ ہونے دیا۔ زفر نے بہت شدید قسمیں طلاق و عتاق کی کھا کر کہا مجھے فقط یہاں حمام میں جانے کی اجازت دے دو۔ حمام میں سے نکل کر میں یہاں قیام نہ کروں گا۔ اجازت ملتے ہی قرقیسیا میں داخل ہو گیا۔ حمام میں گیا ہی نہیں عیاض کو وہاں سے نکال کر خود وہیں قلعہ بند ہو گیا بنی قیس اس کی حمایت پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ناتل صاحب فلسطین میدان سے بھاگ کر ابن زبیر کے پاس چلا گیا۔

مصر میں مروان کی بیعت

اب تمام اہل شام کا اتفاق مروان پر ہو گیا۔ وہ مرجع خلائق بن گیا۔ ملک شام میں اس نے اپنی طرف سے حکام مقرر کیے شام کی طرف سے مطمئن ہو کر وہ مصر میں آیا۔ حاکم یہاں کا ابن جحدم تھا اور وہ بھی ابن زبیر کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا تھا۔ مروان کے آنے کی خبر سن کر وہ بنی فہر کے کچھ لوگ ساتھ لے کر ادھر مروان کی طرف متوجہ ہوا۔ ادھر مروان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے عمرو بن سعید کو اس کے پیچھے روانہ کیا۔ یہ مصر میں داخل ہوا اور منبر پر جا کر خطبہ پڑھا۔ لوگوں کو عمرو کے مصر میں داخل ہونے کا حال جو معلوم ہوا تو سب ابن عجدم کے ساتھ سے الگ ہو کر واپس چلے آئے سب نے مروان کو اپنا امیر بنایا اور اس سے بیعت کر لی۔ مروان مصر سے دمشق کو واپس جا رہا تھا۔ قریب پہنچ کر یہ خبر سنی کہ ابن زبیر نے اپنے بھائی مصعب کو فلسطین کی طرف روانہ کیا ہے۔

عمرو بن سعید اور مصعب بن زبیر کی جنگ

مروان نے عمرو بن سعید کو فوج کے ساتھ مصعب سے مقابلہ کرنے کو روانہ کیا ابھی وہ سرحد شام میں داخل نہ ہونے پایا تھا کہ عمرو کے لشکر نے اسے روک لیا دونوں فوجوں میں لڑائی ہوئی مصعب کو شکست ہو گئی۔ اس کے ساتھ ایک شخص محمد بن حریث تھا اسے عمرو بن سعید سے قرابت تھی بیان کرتا ہے واللہ میں نے مصعب کا سا دلیر نہیں دیکھا۔ سوار ہو یا پیدل وہ دونوں حالتوں میں زور شور سے حملہ کرتا تھا۔ راستہ میں پیدل ہو جاتا تھا اور اپنے ہمراہیوں کو ترتیب و انتظام سے لے چلتا تھا اور پیادہ پا دوڑتا تھا کہ اس کے تلوؤں کو میں نے دیکھا زخمی ہو گئے ہیں مروان واپس آیا اور دمشق کی طرف سے اسے اطمینان ہو گیا اور عمرو بن سعید بھی واپس آ گیا۔

ام خالد بیوہ یزید سے مروان کا نکاح

ایک روایت یہ ہے کہ ابن زیاد عراق سے جب شام میں آیا ہے تو اس نے بنی امیہ کو تدمر میں پایا۔ ان لوگوں کو ابن زبیر نے مدینہ سے مکہ سے سارے ملک حجاز سے نکال دیا تھا یہ لوگ تدمر میں آ پڑے اور ان کو معلوم ہوا کہ ضحاک بن قیس اس وقت ابن زبیر کی طرف سے امیر شام ہے ابن زیاد اس وقت پہنچا ہے کہ ابن زبیر سے بیعت کرنے کو اور بنی امیہ کے لیے ان سے امان طلب کرنے کو روانہ ہونے والا تھا ابن زیاد نے کہا خدا کے لیے اس ارادے سے باز آ یہ عقل کی بات نہیں ہے کہ بزرگ قریش ہو کر تو اس مکار سے بیعت خلافت کرنے جائے۔ تجھے چاہیئے کہ اہل تدمر کو دعوت دے ان سے بیعت لے پھر ان کو اور تمام بنی امیہ کو جو تیرے ساتھ ہیں لے کر ضحاک بن قیس پر چڑھائی کر اسے شام سے نکال دے۔ عمرو بن بدبکا واللہ ابن زیاد سچ کہتا ہے اور یہ بات بھی تو ہے کہ تو قریش کا سردار اور رئیس ہے خلافت کا سب سے بڑھ کر تجھے حق ہے ہاں اس بھوکے پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے (یعنی خالد بن یزید) تو اس کی ماں سے عقد کر لے وہ تیرا فرزند ہی بنا جائے گا۔ مروان نے ایسا ہی کیا۔ پہلے اس نے خالد کی ماں سے عقد کیا اس عورت کا نام فاختہ تھا بنی امیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جمع کر کے ان سے بیعت لی۔ انہوں نے اپنا امیر اس کو بنایا پھر تدمر کے سب لوگوں نے بیعت کی۔ اب مروان ایک انبوہ کثیر اپنے ساتھ لے کر ضحاک سے لڑنے کو نکلا۔ ضحاک نے سنا کہ بنی امیہ نے مروان سے بیعت کر لی اور اب مجھ سے لڑنے کو آ رہے ہیں تو اہل دمشق وغیرہ میں جو لوگ اس کے پاس تھے ان کو لے کر مقابلہ کرنے کو نکلا انہی لوگوں میں زفر بھی تھا۔ مرج راہط میں بہت شدید لڑائی ہوئی۔ ضحاک اور اس کے اکثر اصحاب قتل ہو گئے۔ جو باقی رہے وہ کسی نہ کسی طرح بھاگ گئے۔

زفر کا معرکۂ مرج راہط سے فرار

زفر بھی دو نوجوانوں کے ساتھ کسی طرف بھاگا جاتا تھا۔ اسی طرف سے مروان کے سوار آ پڑے اور وہ انہیں کے تعاقب میں تھے۔ دونوں جوانوں نے زفر سے کہا ہم دونوں تو مارے جائیں گے تم اپنے کو بچا سکو تو بچاؤ۔ زفر ان دونوں سے جدا ہو کر قرقیسیا کی طرف نکل گیا۔ وہاں بنی قیس اس کے پاس جمع ہو گئے انہوں نے اپنا رئیس بنا لیا وہیں زفر نے یہ اشعار کہے۔

اریني سلاحي لا ابالك انني ۔۔۔ اری الحرب لا تزداد لا تماریا

میرے سلاح میرے سامنے لا کر رکھ دے۔ میں دیکھتا ہوں کہ لڑائی میں بہت طول کھینچے گا۔

فقد ینبت الرعی علی دمن الثری ۔۔۔ وتبقی حزازات النفوس کما هیا

زمین کے خس و خاشاک پر تو سبزہ اگ آتا ہے دلوں میں جو کدورتیں بھری ہوئی ہیں وہ اسی طرح رہ جاتی ہیں۔

اتذهب کلب لم یسلها رماحنا ۔۔۔ وتترک قتلی راهط هی ماهیا

کیا بنی کلب ہماری برچھیوں سے بچ جائیں گے اور جنگ راہط کے کشتوں کا (اور وہ کیسے کشتے تھے) عوض نہ لیا جائے گا۔

فلم ترمنی نبوة قبل هذه ۔۔۔ فراری وترکی صاحبی ورائیا

اس لغزش کے سوا کہ اپنے دو ساتھیوں کو چھوڑ کر میں بھاگ آیا مجھ سے کوئی قصور نہیں ہوا ہے۔

ایذهب یوم واحد ات اسائة ۔۔۔ بصالح ایامی وحسن بلائیا

کیا اس ایک لڑائی میں جو مجھ سے یہ قصور ہو گیا۔ اس کے سبب سے اور میرے کارنامے اور میری ثابت قدمی مٹ جائے گی۔

فلا صلح حتی اشحط الخیل بالقنا ۔۔۔ وتثار من نسوان کلب نسائیا

ہم جب تک برچھیاں مار مار کے سواروں کو خون میں لٹا نہ دیں۔ جب تک بنی کلب کی عورتوں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری عورتیں انتقام نہ لیں صلح کیسی!

ابن فعطل نے ان اشعار کا اس طرح جواب دیا۔

لعمری لقد ابقت وقیعۃ راھط علی زفر داعٍ من الدار باقیا

میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جنگ راہط نے زفر کو ہمیشہ کے غم میں مبتلا کر دیا ہے۔

دعا بسلاح ثم احجم اذ رأی سیوف جناب والطول لمداکیا

اسلحہ نے طلب تو کئے لیکن جب ہماری طرف کی تلواریں اور گھوڑے اس نے دیکھے تو چکچا کر رہ گیا۔

عمرو بن کلبی کے اشعار عمرو بن کلبی نے زفر کے جواب میں یہ اشعار کہے۔

بکی زفر القیسی من ھلک قومہ بعبرۃ عین ما تجف سجومھا

زفر قیسی اپنی قوم کے قتل ہو جانے پر ایسے آنسوؤں سے رویا جن کا ٹپکنا موقوف ہی نہیں ہوتا۔

الجناحمی للحی قیس براھط دولت شلالا واستبیح حریمھا

ہم نے جنگ راہط میں بنی قیس کو تباہ کر دیا۔ وہ تو ادھر ادھر بھاگے جاتے تھے اور ان کے حرم کو ہم لوٹ رہے تھے۔

فمت کملا او عیش ذلیلا مھضما بحسرۃ نفس لا تنام صرعھا

اے زفر اس غم میں مر جایا جی تو ذلت و حسرت میں جو مٹنے والی نہیں۔

یہ اشعار بھی زفر نے جبھی کہے تھے۔

انی اللہ اما بجدل وابن بحدل فیحیی واما ابن الزبیر فیقتل

کیا یہ مرضی ہے خدا کی کہ بحدل[1] اور ابن بحدل تو زندہ رہیں اور ابن زبیر قتل کئے جائیں۔

کذبتم وبیت اللہ لا تقتلونہ ولما یکن یوم اغر محجل

خانہ کعبہ کی قسم ہے کہ یہ گمان تمہارا غلط ہے۔ ابن زبیر کو تم قتل نہ کر سکو گے۔ ابھی گھمسان کی لڑائی کہاں ہوئی۔

---

[1] بحدل یزید کے نانا کا نام ہے۔ حسان بن مالک بن بحدل اور اس کے سب بھائی یزید کے ہلاک ہونے کے بعد مروان کی خلافت کے لیے سامی و سرگرم رہے۔ ع۔ ح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولما یکن للمشرفیہ فرقتکم شعاع کقرن الشمس حین ترجل

ابھی تم لوگوں کی صفوں پر تلوار اس طرح کہاں چمکی جس طرح سورج کی کرن طلوع کرتی ہے عبدالرحمٰن بن حکم نے زفر کے جواب میں یہ شعر کہے۔

اتذھب کلب قد عمتھا رماحھا وتبرک قتلی راھطا اُجنت

بنی کلب جن کی برچھیاں ان کی کمک کرتی رہیں کیا ایسے ہیں کہ جنگ راہط میں جو لوگ ان کی طرف کے قتل ہوئے بغیر ان کو دفن کیے میدان سے چلے آتے۔

لعا اللہ قیسا قیس عیلان انھا اضاعت ثغور المسلمین ودلت

خدا کی مار ہو بنی قیس پر اس نے سرحد اسلام کو چھوڑ دیا اور سب بھاگ گئے۔

فباہ بقیس فی الرخاء ولا تکن اخاھا اذا ما المشرفیۃ سلت

بس زمانۂ امن میں بنی قیس کی دوستی پر فخر کرے۔ تلوار کھنچ جائے تو پھر ان لوگوں پر بھروسہ نہ کر۔

مروان کا ابن ہبیرہ پر طنز

حصین بن نمیر نے مروان سے بیعت کی اس کے ساتھ یہ شرط بھی کی کہ شام میں بنی کندہ کے جو لوگ ہیں ان کو مقام بلقام میں زمینیں دے اور جاگیر دے۔ مروان نے ایسا ہی کیا۔ مالک ابن ہبیرہ نے حصین بن نمیر کو مشورہ دیا تھا کہ خالد بن یزید سے بیعت کرے مالک نے اس کا کہنا نہ مانا اور مروان سے بیعت کر لی۔ حکم کی ذریت میں سے اور لوگوں نے بھی اپنے لیے وعدے لے رکھے ہیں۔ انہیں لوگوں میں سے ایک صاحب ہیں عطر میں بسے ہوئے آنکھوں میں سرمہ گھلائے ہوئے" یہ اشارہ ابن ہبیرہ کی طرف تھا۔ اور وہ اس محفل میں مروان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اور اسے عطر ملنے اور سرمہ لگانے کا بہت شوق تھا۔ یہ سن کر ابن ہبیرہ نے کہا۔ ہنوز دلی دور ہے۔ اور کوئی مشکل بھی نہیں درپیش۔ مروان نے کہا معاف کرنا میں نے مزاح سے یہ بات کہی تھی۔ ابن ہبیرہ نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔ عویج طائی نے بنی کلب کی مدح میں چند اشعار کہے۔ (ترجمہ کی ضرورت نہیں)

یزید کی موت کی خراسان میں اطلاع

سلم بن زیاد نے سمرقند و خوارزم کی غنیمت میں سے یزید بن معاویہ کے لیے عبداللہ بن خازم کے ہاتھ ہدایا روانہ کئے۔ یزید کے مرنے تک سلم خراسان کا حاکم رہا۔ اس کو ادھر تو یزید کے مرنے کی خبر پہنچی۔ اس کے ساتھ ہی یہ معلوم ہوا کہ اس کا ایک بھائی یزید بن زیاد سجستان میں مارا گیا دوسرا بھائی ابو عبیدہ بن زیاد اسیر ہو گیا۔ سلم نے اس خبر کو چھپایا آخر ابن عرادہ نے چند شعر کہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابنی امیۃ ان آخر ملککم جسد بحدارین ثم مقیم

اے بنی امیہ تمہارے آخری بادشاہ کی لاش حوارین میں پڑی ہوئی ہے۔

طرقت منیتہ وعند وسادہ کرب وزق راعف مرقوم

ایسے وقت اسے موت آئی کہ اس کے بستر مرگ کے پاس ساغر و مینا اور سربمہر مشکیزہ شراب کا جس میں سے شراب رس رہی تھی رکھا ہوا تھا۔

ومرنہ تبکی علی نشوانہ بالضبح تقعد تارۃ وتقوم

اور ایک مغنیہ اس مست کے بستر کے پاس رو رہی تھی سارنگی لیے ہوئے کبھی اٹھتی تھی کبھی بیٹھتی تھی۔

سلم بن زیاد کی خراسان سے روانگی

ابن عرادہ کے یہ اشعار جو مشہور ہوئے تو سلم نے یزید اور معاویہ بن یزید کے مرنے کا حال ظاہر کر دیا۔ اور ان لوگوں سے کہا آؤ جب تک کسی خلیفہ کو سب لوگ مقرر کریں اس پر بیعت کر لو۔ سب نے اس سے بیعت کی۔ دو مہینے تک اس بیعت پر قائم رہے۔ پھر اس عہد کو توڑ ڈالا۔ اہل خراسان سلم کو جس قدر عزیز رکھتے تھے اتنا کسی حاکم کو نہیں رکھتے تھے اسی وجہ سے اس کے زمانہ میں جو جو ولادتیں ہوئیں ان میں سے بیس ہزار بچوں کا نام سلم رکھا گیا جب اہل خراسان نے سلم سے بیعت کر کے توڑ ڈالی تو وہ خراسان سے روانہ ہو گیا۔ مہلب کو اپنا جانشین بنا گیا۔

امارت خراسان پر ابن خازم کا تقرر

سرخس تک پہنچا تھا کہ سلیمان بن مرثد سے ملاقات ہوئی۔ اس نے پوچھا کہ خراسان میں کسے اپنا جانشین کر آیا۔ کہا مہلب کو۔ کہا بنی نزار سے تجھے کوئی نہ ملا کہ یمنی کو حاکم خراسان بنا دیا۔ سلم نے ابن مرثد کو بھی مرو روذ و فاریاب و طالقان و جوزجان کا امیر کر دیا۔ اور اوس بن ثعلبہ کو جس کا قصر بصرہ میں مشہور ہے والی ہرات بنا دیا۔ جب نیشاپور میں سلم پہنچا تو عبداللہ بن خازم سے ملاقات ہوئی۔ اس نے بھی یہی سوال کیا کہ تو نے خراسان میں کسے چھوڑا۔ سلم نے سارا حال بیان کر دیا۔ ابن خازم نے یہ سن کر کہا شہر میں تجھے کوئی نہ ملا کہ اسے والی خراسان بنائے تو نے خراسان کو بنی بکر و مزون اہل یمن میں تقسیم کر دیا۔ خراسان کا فرمان میرے نام پر لکھ دے میں خراسان کی حکومت کروں گا۔ تو میرے نام فرمان لکھ دے۔ پھر تجھ پر کوئی اعتراض نہیں سلم نے اس کے نام فرمان لکھ دیا۔ اس نے کہا ایک لاکھ درم سے میری اعانت بھی کر۔ سلم نے لاکھ درم بھی اسے دلوا دیئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن خازم کا مرو پر قبضہ

ابن خازم مرو کی طرف متوجہ ہوا۔ مہلب کو خبر ہو گئی۔ اس نے بنی جشم میں سے ایک شخص کو اپنا جانشین کیا اور خود ابن خازم کی طرف متوجہ ہوا۔ ابن خازم جب خراسان میں پہنچا تو جشمی اسے مانع ہوا۔ دونوں میں فتنہ و فساد برپا ہوا۔ جشمی کے ماتھے پر ایک پتھر آ لگا۔ لڑائی موقوف ہو گئی۔ جشمی نے ابن خازم کو مرو روذ کی طرف جانے کا راستہ دے دیا ابن خازم مرو روذ میں داخل ہو گیا۔ اس واقعہ کے دو دن بعد جشمی مر گیا۔ اس زمانہ میں خراسان کے لوگوں نے اپنے اپنے حاکموں پر حملہ کر کے انہیں دیا جسے جو صوبہ مل گیا اس کو دبا بیٹھا۔ ابن خازم کا تسلط خراسان پر ہو گیا اور آتش حرب مشتعل ہو گئی۔ ابن خازم نے مرو پر قبضہ کر کے سلیمان بن مرثد پر مرو روذ میں چڑھائی کی۔ کچھ دنوں تک جنگ ہوتی رہی۔

عمرو بن مرثد کا قتل

سلیمان بن مرثد کو قتل کر کے عمرو بن مرثد سے لڑنے کو طالقان کی طرف بڑھا۔ عمرو کے ساتھ سات سو سرباز تھے۔ اسے معلوم ہوا کہ ابن خازم اس کے بھائی کو قتل کر کے خود اس سے لڑنے کو آ رہا ہے۔ یہ مقابلہ کے لیے نکلا۔ نہر پر دونوں حریفوں کا مقابلہ ہو گیا۔ ابن خازم کے سب لوگ ابھی پہنچے بھی نہ تھے۔ اس نے میدان جنگ میں آنے کا لوگوں کو حکم دیا اور خود بھی آمادۂ نبرد ہوا پوچھا کہ زہیر کہاں ہے لوگوں نے جواب دیا ابھی نہیں آیا۔ اس اثناء میں زہیر بھی آ گیا۔ ابھی اس نے رخت سفر کو بھی نہ اتارا تھا کہ لوگوں نے ابن خازم سے کہا تو زہیر بھی آ گیا۔ اسے ابن خازم نے حکم دیا کہ آگے بڑھ کر قتال کرے دونوں فریق دیر تک لڑتے رہے۔ عمرو بن مرثد اسی لڑائی میں مارا گیا۔ اس کے اصحاب بھاگ کر اوس بن ثعلبہ کے پاس ہرات میں چلے گئے اور ابن خازم مرو کی طرف واپس آیا۔ شاعر نے کہا ؎

انذھب ایام الحروب ولم تبنی زھیر بن حیان بعمرو بن مرثد

ایام جنگ کیا یونہی نکل جائیں گے ابھی تو عمرو بن مرثد کا بدلہ زہیر سے نہیں لیا گیا۔

قبیلہ بکر بن وائل کا ہرات میں اجتماع

مرو روذ میں قبیلۂ بکر بن وائل کے جو لوگ تھے سب بھاگ کر ہرات میں چلے آئے اور اس خاندان کے لوگ جو نواحی خراسان میں تھے وہ بھی سب آ کر ان سے مل گئے۔ بکر بن وائل کا ایک جم غفیر ہرات میں جمع ہو گیا۔ اوس بن ثعلبہ ان سب کا رئیس تھا۔ اوس سے سب نے کہا ہم تجھ سے بیعت کرتے ہیں اس شرط پر کہ ابن خازم سے چل کر لڑ اور قوم مضر کے سب لوگوں کو خراسان سے نکال دے۔ ابن ثعلبہ نے کہا یہ تو بغاوت ہے اور بغاوت کا ساتھی کوئی نہیں ہوتا۔ تم لوگ اپنی اسی جگہ ٹھہرے رہو، اگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن خازم تم سے تعرض نہ کرے اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ ضرور تعرض کرے گا۔ تم تو تم اپنے اسی ناجید پر راضی رہو وہ جہاں ہے وہیں اسے رہنے دو۔" یہ سن کر بنی صہیب کہنے لگے لا واللہ ہم اور قوم مضر جس نے مرثد کے دونوں بیٹوں کو قتل کیا ایک شہر میں رہیں ہم کو یہ منظور نہیں۔ تم ہماری بات مانتے ہو تو مانو نہیں تو ہم کسی اور کو اپنا امیر بنا لیں گے۔" ابن ثعلبہ نے کہا تمہیں میں سے ایک شخص میں بھی ہوں جو تمہاری مرضی ہے وہی سہی یہ سن کر سب نے اس سے بیعت کر لی۔

ابن خازم اور ابن ثعلبہ کی جھڑپیں

ابن خازم اپنے بیٹے موسیٰ کو اپنا جانشین کر کے ان لوگوں کو قتال کرنے کو روانہ ہوا۔ ہرات کے اور اس کے درمیان جب ایک وادی کا فاصلہ رہ گیا تو وہیں اس نے لشکر ڈال دیا۔ اب بنی بکر نے ابن ثعلبہ سے کہا۔ نکل شہر کے باہر خندق کھود۔ ہم سب شہر کو پس پشت رکھ کر دشمن سے قتال کریں گے۔ ابن ثعلبہ نے کہا تم کو شہر ہی میں رہنا چاہیئے تمہارا شہر مستحکم ہے۔ ابن خازم جہاں اترا ہے وہیں اسے رہنے دو زیادہ دن ہو جائیں گے تو اکتا جائے گا اور تمہاری مرضی کے موافق ملک تمہیں دے دے گا۔ پھر جب ضرورت ہو تو قتال بھی کر سکتے ہو۔" کسی نے اس کا کہنا نہ مانا شہر سے نکلے اور شہر کے اور دشمنوں کے درمیان انہوں نے خندق کھود لی اور ابن خازم ان لوگوں سے کوئی سال بھر لڑتا رہا۔

ہلال ضبی کی مصالحت کی کوشش

جنگ شروع ہونے سے پیشتر ہلال ضبی نے ابن خازم سے کہا کہ اپنے بنی عم پر تلوار اٹھاتا ہے واللہ اگر تو فتح یاب بھی ہو جائے تو ان لوگوں کو قتل کر کے زندگی کا لطف کیا رہے گا۔ ابھی مرو روذ میں انہیں میں سے کتنے لوگ تو قتل کر چکا ہے کاش ان کو تھوڑا سا ملک دے کر تو راضی کر لیتا اور آپس میں صلح ہو جاتی۔" کہا واللہ اگر میں خراسان سارا ان کے لیے چھوڑ کر نکل جاؤں جب بھی وہ راضی نہ ہوں گے۔ ان کا بس چلے تو ہم کو تم کو دنیا سے نکال دیں۔" ضبی نے کہا جب تک تو ان سے عذر نہ کرے گا واللہ نہ میں اور نہ بنی خندف میں سے کوئی شخص جو میری بات مانتا ہے ایک تیر بھی تیری طرف سے سر نہ کرے گا۔" ابن خازم نے کہا تمہیں میری طرف سے پیام لے کر ان لوگوں کے پاس جاؤ انہیں راضی کرو۔" ضبی یہ سن کر ابن ثعلبہ کے پاس آیا۔ اسے خدا کا واسطہ دیا حق قرابت کو یاد دلایا اور کہا۔ بنی نزار کا خون بہانے ایک کو دوسرے سے لڑانے خدا سے ڈر۔" ابن ثعلبہ نے کہا بنی صہیب سے بھی تو مل کر آیا۔ کہا لا واللہ۔ کہا ان لوگوں سے مل تو سہی۔" اب جو یہاں سے نکلا تو ارقم بن حنفی و عبداللہ بن ضمضم اور ضمضم بن یزید اور عاصم بن الصلت اور بنی بکر کے بہت لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ ان سب کے سامنے اس نے وہی تقریر کی جو ابن ثعلبہ سے کی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی صہیب کا مصالحت سے انکار

سب نے یہی کہا کہ بنی صہیب سے بھی تو ملو۔ مثنیٰ نے کہا تم لوگوں میں بنی صہیب کی بڑی منزلت ہے۔ میں ان سے تو ابھی نہیں ملا۔ کہا ان سے ذرا مل تو سہی۔ اب یہ بنی صہیب کے پاس آیا اور اس باب میں ان سے گفتگو کی۔ انہوں نے یہ جواب دیا تو پیغامی نہ ہوتا تو ہم تجھ کو قتل کر دیتے۔ پوچھا کیا تم لوگ کسی طرح راضی نہ ہو گے۔ کہا ہاں دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کر لو تو تم لوگ خراسان سے نکل جاؤ کہ قوم مضر کا کوئی نام لیوا یہاں باقی نہ رہے یا رہو تو اس طرح رہو کہ اپنے جانور، ہتھیار، سوتا، چاندی سب ہمیں دے دو۔ پیغامبر نے پوچھا کیا ان دونوں باتوں کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے کہا ہرگز نہیں۔ اس نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور ابن خازم کے پاس واپس آیا۔ کہا کیا خبر کہا انہوں نے تو قطع رحم پر کمر باندھی ہے۔ ابن خازم نے کہا میں تو پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ جب سے خدا نے نبیؐ کو نبی مضر میں سے انتخاب کیا۔ اس دن سے قوم ربیعہ خدا سے ناراض ہو گئی ہے۔

زہیر بن حیان کا ترکوں پر حملہ

انہیں ایام میں ترکوں نے قصر اسفاد پر چڑھائی کی۔ اس کا محاصرہ کر لیا۔ قصر میں سب سے زیادہ ازد کے لوگ تھے۔ ترکوں نے انہیں شکست دی انہوں نے اور جہاں جہاں بنی ازد تھے انہیں اس واقع کی اطلاع دی۔ وہ بھی ازدیوں کی کمک کو پہنچے۔ انہیں بھی ترکوں نے شکست دی۔ اب انہوں نے ابن خازم سے کہلا بھیجا۔ اس نے بنی تمیم کے گروہ کے ساتھ زہیر بن حیان کو روانہ کیا اور یہ کہہ دیا کہ ترکوں کے ساتھ نیزہ بازی نہ کرنا ملتا ہوتے ہی ان پر جا پڑنا۔ زہیر روانہ ہوا اور بہت سردی کے دن ان کے مقابلہ میں پہنچا۔ سب نے ترکوں پر حملہ کر دیا۔ انہیں شکست دی سب کے قدم اکھڑ گئے۔ بڑی رات آگئی اور سب ترکوں کا تعاقب کرتے رہے۔ صحرا میں قصر تک پہنچے تو کچھ لوگ قصر میں چلے گئے۔ زہیر چند سواروں کے ساتھ ترکوں کے تعاقب میں رہا۔ راستہ سے وہ خوب واقف تھا۔ آدھی رات گئے اس نے مراجعت کی۔ سردی سے اس کا ہاتھ برچھی کی ڈانڈ پر جم گیا تھا غلام کو آواز دی وہ نکلا اور اسے قصر میں لے گیا۔ چوبی کو گرم کر کے اس کے ہاتھ پر ملا۔ اور تیل کی بھی مالش کی۔ آگ سلگا دی تھوڑی دیر کے بعد ہاتھ میں نرمی پیدا ہوئی اور بدن میں گرمی آگئی۔ اس کے بعد وہ پھر ہرات چلا گیا۔

اس واقعہ پر کعب اشقری نے کچھ اشعار[1] کہے۔

---

[1] ان اشعار کو ابن اثیر نے بھی چھوڑ دیا۔ ع۔ح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتاك اتاك الغوث فی برق عارض دروع وبیض وعثوعن تمیم

"لشکر پہنچ گئی۔ ابر کے کوندے میں زرہیں اور تلواریں دکھائی دیتی ہیں جن میں بنی تمیم چھپے ہوئے ہیں۔"

ثابت قطنہ کے اشعار ثابت قطنہ نے بھی یہ اشعار کہے لہ

فدیت نفسی فوارس من تمیم علی ما کان من ضنك المقام

بنی تمیم کے شہسواروں پر میری جان فدا ہو جائے کس تنگی و دشواری میں انھوں نے مدد کی۔

بقصر الباهلی وقد رانی احامی حسین قل به الحامی

قصر باہلی میں سب کے سب سخت دشواری میں مبتلا تھے اور جس وقت وہاں کوئی مدد کرنے والا نہ تھا میں مدد کر رہا تھا۔

بسیفی بعد کسر الرمح فیهم انود هم بذی شُطَب حسام

میری برچھی ٹوٹ گئی تو میں نے اس تیغ تیز سے دشمنوں کو نکالا جس میں نامیں بنی ہوئی تھیں۔

اکر علیهم الحیوم کرًا کعکر الشرب آنیة المدام

میں اپنے گھوڑے کو ہجوم کو اس طرح ان پر دوڑا کر لے جاتا تھا۔ جس طرح مے خوار خم کی طرف دوڑتے ہیں۔

فلولا الله لیس له شریك وضربی قونس الملکا لهمام

اگر خدائے وحدہ لاشریک کی مدد نہ ہوتی اور میں نے ایک زبردست رئیس کے خود پر وار نہ کیا ہوتا۔

اذا فاظت نساء بنی نزار امام الترك بادیة الخدام

تو پردہ نشین بی بیاں مرگئی ہوتیں ان کی بچا گل اور پازیب پر ترکوں کی نظر پڑتی۔

ابن خازم اور ابن ثعلبہ کی فیصلہ کن جنگ ابن خازم نے ایک دن کہا ان لوگوں کے محاصرہ میں بہت دن گزر گئے ان سے پکار کر کہو اے بنی ربیعہ تم نے خندق کی آڑ پکڑ رکھی ہے کیا خراسان بھر میں اسی خندق پر تم نے قناعت کر لی؟ بنی ربیعہ کو اس کلمہ پر بہت جوش آگیا۔ سب کے سب جنگ پر آمادہ ہو گئے۔ ابن ثعلبہ نے کہا خندق کو ہرگز نہ چھوڑو۔ جس طرح آج تک لڑا کئے ہو اسی طرح ان سے لڑے جاؤ۔ دیکھو اپنی جمعیت کو لے کر ان سے لڑنے نہ جاؤ کسی نے کہنا نہ مانا لڑنے

لہ ان اشعار کو ابن اثیر نے بھی چھوڑ دیا۔ ع ح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر نکلے اور دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہو گیا۔ ابن خازم نے اپنے اصحاب سے کہا۔ آج کے دن کو اپنا دن سمجھو اور اپنا بنا لو۔ آج جو غالب ہوا اسی کو ملک ملے گا میں اگر آج قتل ہو جاؤں تو شماس بن عطاردی تمہارا امیر ہو گا شماس بھی قتل ہو جائے تو بکیر ثقفی امیر ہو گا۔ سنو میری پڑی جمی نہیں ہے مجھے زمین میں باندھ دو اور ہتھیار میں نے اتنے باندھ لیے ہیں کہ میرا قتل ہونا آسان نہیں[1]۔ کوئی تم سے کہے کہ میں قتل ہو گیا تو ہرگز نہ ماننا اس معرکہ میں بنی عدی کا نشان زہیر کے ہاتھ میں تھا اور اس کا بیٹا ایاس گھوڑے پر سوار اس کے ساتھ تھا ابن خازم نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ سوار جب تمہارے مقابلہ میں آئیں تو گھوڑوں کے نتھنوں پر برچھیوں سے وار کرنا۔ گھوڑے کا قاعدہ ہے کہ اس کے نتھنے پر وار پڑا اور وہ بھاگا یا سوار کو اپنی پیٹھ پر سے پھینک دیا۔ اس اثنا میں ہتھیاروں کی آواز سے ایاس کا گھوڑا بھڑکا اور ایک وادی کی طرف اسے لے بھاگا جو اس کے اور بنی بکیر کے درمیان واقع تھا دشمن اس پر حملہ کرنے کو بڑھا کہتا ہے میں نے اس کے گھوڑے کو تاک کر اس کے نتھنے پر برچھی ماری۔ اس نے سوار کو پیٹھ پر سے گرا دیا۔

ابن ثعلبہ کی شکست

زہیر نے بنی عدی کے ساتھ دشمن پر حملہ کیا۔ بنی تمیم بھی چار جانب سے اس کے پیچھے ہو لیے۔ ایک ساعت تک بنی بکر لڑتے رہے۔ اس کے بعد خندق کی طرف بھاگے کچھ لوگ خندق میں گر گئے کچھ ادھر گئے کچھ ادھر۔ بہت بری طرح سے قتل ہونے لگے۔ اوس بن ثعلبہ بھی زخمی ہو کر بھاگا۔ ابن خازم نے قسم کھائی کہ غروب آفتاب تک ان میں سے جو شخص اسیر ہو کر آئے گا اسے ضرور قتل کروں گا سب کے آخر میں ایک شخص جس کا نام محمیہ تھا گرفتار ہو کر آیا۔ لوگوں نے ابن خازم سے کہا آفتاب تو غروب ہو گیا کہا اسے بھی کشتوں میں ملا دو۔ غرض وہ بھی قتل ہوا۔ ابن ثعلبہ سجستان کے قریب پہنچ کر مر گیا۔ اس معرکہ میں آٹھ ہزار بنی بکر قتل ہوئے۔

ابن خازم کا ہرات پر قبضہ

ابن ثعلبہ بھاگ گیا تو ابن خازم ہرات پر قابض ہو گیا اس نے اپنے بیٹے محمد کو ہرات کا حاکم کیا۔ شماس کو اس کے پاس چھوڑا اور بکیر کو اس کا رئیس شرطہ مقرر کیا اور ان دونوں سے کہہ دیا کہ اس کی تربیت کرتے رہنا یہ تمہارا بھانجہ ہے۔ (اس کی ماں صفیہ بنی سعد میں سے تھی) اور اس سے بھی یہ کہہ دیا کہ ان دونوں شخصوں کی رائے کے خلاف کوئی کام نہ کرنا۔ اس کے بعد ابن خازم مرو کی طرف پلٹا۔

---

[1] لا اُقتل قدر جزر جزورین یعنی جتنی دیر میں دو اونٹوں کو نحر کریں اور صاف کریں اس سے بھی زیادہ دیر میرے قتل کرنے میں لگے گی۔ ع ح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۳

توابین

کوفہ کے رؤسائے شیعہ

حسینؓ بن علیؓ جب قتل ہو گئے اور ابن زیاد اپنے لشکر گاہ سے جو نخیلہ میں تھا واپس آکر کوفہ میں داخل ہوا تو اب شیعہ باہم گفتگو ملاقات کرنے میں ایک دوسرے پر ملامت کرنے لگے۔ اور سب کے سب بہت پشیمان ہوئے اور یہ سمجھے کہ ہم سے بہت بڑا قصور سرزد ہوا کہ حسینؓ کو مدد کرنے کے لیے بلایا اور ان کی نصرت کو ترک کیا وہ ہمارے یہاں آکر قتل ہو گئے۔ ہم سے یہ کالک کا ٹیکہ یہ گناہ کا داغ بغیر اس کے چھٹ نہیں سکتا کہ ان کے قاتلوں کو قتل کریں اور خود بھی قتل ہو جائیں۔" کوفہ کے رؤسائے شیعہ میں سے پانچ شخصوں کی طرف یہ لوگ اس باب میں رجوع ہوئے۔ سلیمان بن صرد خزاعی نبی صلعم کے صحابی تھے اور مسیب فزاری علیؓ کے بہترین اصحاب میں تھے اور عبداللہ ازدی اور عبداللہ تیمی اور رفاعہ بجلی سے ان لوگوں نے التجا کی۔ یہ پانچوں شخص سلیمان بن صرد کے گھر میں مجتمع ہوئے۔ یہ لوگ بہترین اصحاب علیؓ میں سے تھے اور ان کے ساتھ شرفاء و رؤسائے شیعہ میں سے بہت لوگ تھے۔

مسیب فزاری کا شہادت حسینؓ پر اظہار تاسف

مسیب نے لوگوں کی طرف رخ کر کے تقریر شروع کی حمد و ثنائے باری تعالیٰ بجالانے اور نبی صلعم پر صلوٰۃ بھیجنے اس کے بعد کہا ہم لوگ بہت دنوں جئے اور انواع و اقسام کی آفتوں کا سامنا رہا۔ ہمیں اپنے پروردگار کی طرف اب رجوع ہو جانا چاہیئے کہ ہمیں ان لوگوں میں شمار کرے جن سے کل کے دن وہ یہ کہنے والا ہے۔ کیا ہم نے تمہاری اتنی عمر نہیں کی جس میں نصیحت لینے والا نصیحت لے لے۔ جب کہ ایک پیغمبر بھی تمہارے متنبہ کرنے کو آچکا تھا۔ اسی لیے تو امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ جس عمر میں اولاد آدم پر خدا نے حجت تمام کر دی ہے

www.KitaboSunnat.com

وہ ساٹھ ہزار ہیں" اور ہم لوگوں میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ساٹھ سے نیچے ہو۔ ہمیں تو یہ آرزو تھی کہ اپنے نفسوں کو پاک کریں۔ اپنے شیعوں کو نیک نام کریں کہ خود حق تعالیٰ نے ہم لوگوں کی آزمائش کر لی اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کے باب میں ہر طرح سے ہم کو جھوٹا پایا۔ اس سے پہلے ان کے خط ہمارے پاس آئے۔ ان کے پیغامبر ہمارے پاس آئے۔ انہوں نے ہم سے نصرت طلب کرنے میں علانیہ اور پوشیدہ اول میں اور آخر میں حجت تمام کر دی۔ ہم نے ان سے اپنی جانوں کو عزیز رکھا آخر وہ ہمارے یہاں آکر قتل ہو گئے نہ تو ہم نے ہاتھ سے ان کی نصرت کی نہ زبان سے ان کے لیے لڑے نہ اپنے مال سے ان کی اعانت کی۔ نہ اپنی برادری سے ان کے لیے نصرت طلب کی۔ اب ہم خدا کے سامنے کیا عذر پیش کریں گے۔ نبی صلعم کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ان کا فرزندان کا پیارا ان کی ذریت ان کی نسل ہم لوگوں میں آکر سب قتل ہو گئے۔ واللہ اب اس کے سوا کوئی عذر ہمارے پاس نہیں کہ ان کے قاتل اور اس کے تابعین کو تم قتل کر دو۔ یہاں تک کہ تم خود قتل ہو جاؤ۔ شاید اس کے بعد ہمارا پروردگار ہم سے راضی ہو جائے۔ مجھے تو خدا کے سامنے جا کر اس کے عذاب سے بچنے کی توقع نہیں ہے اب کسی کو اپنے لوگوں میں سے سردار بنا لو۔ تمہارا کوئی امیر ضرور ہو جس سے رجوع کرتے رہو اور کوئی علم ضرور ہو جس کے گرد تم رہو۔ مجھے بس یہی کہنا تھا اور خدا سے اپنے اور تمہارے گناہوں کے لیے مغفرت کا خواستگار ہوں۔

رفاعہ بجلی کی تقریر مسیب کے بعد رفاعہ نے بڑھ کر سب سے پیشتر تقریر کی۔ خدا کی حمد و ثناء بجا لائے نبی صلعم پر درود بھیجا اور کہا اے مسیب یہ خدا کی ہدایت تھی کہ جیسی بات تمہاری زبان سے نکلی اور سب سے بہتر جو کام ہے اس کی دعوت تم نے دی۔ تم نے حق تعالیٰ کی حمد و ثنا سے اور نبی صلعم پر صلوٰۃ سے ابتدا کی اور فاسقوں سے جہاد کرنے کی گناہ عظیم سے توبہ کرنے کی دعوت دی۔ ہم نے تمہاری بات کو سنا۔ تمہاری رائے کو قبول کیا۔ تمہارے کہنے کو مانا۔ تم کہتے ہو اپنے میں سے کسی کو امیر بنا لیں۔ جس سے رجوع کرتے رہیں۔ جس کے گرد جمع رہیں۔ یہی رائے ہم لوگوں کی بھی تھی۔ اگر وہ امیر تم ہو تو ہم سب لوگ تم کو پسند کرتے ہیں۔ تم کو اپنا بہی خواہ سمجھتے ہیں اور ہماری جمعیت میں سب تم کو دوست رکھتے ہیں یا اگر تمہاری رائے ہو اور ہمارے اصحاب کی بھی رائے ہو تو شیخ شیعہ اصحاب رسول اللہ صلعم سلیمان بن صرد کو جن کا قدم سب پر سبقت رکھتا ہے جن کی دینداری و سلوت مسلم ہے جن کی دانش و بینش پر سب کو بھروسہ ہے ہم اپنا امیر بنا لیں۔ بس مجھے یہی کہنا تھا اور خدا سے اپنے اور تمہارے گناہوں کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن وال اور عبداللہ بن سعد کی تقاریر

ان کے بعد عبداللہ بن وال اور عبداللہ بن سعد نے تقریر کی۔ حمد و ثنا کے بعد انہوں نے بھی وہی بات کہی جو فاضل کی زبان سے نکلی تھی۔ انہوں نے مسیب کی بزرگی و فضل کا اقرار کیا اور سلیمان بن صرد کی سبقت کا اظہار اور انہیں کے امیر ہونے پر اپنی رضامندی ظاہر کر دی۔ مسیب بول اٹھے کیا اچھی بات تم نے کہی یہ توفیق الٰہی تمہارے لیے ہوئی۔ تم دونوں کی رائے سے مجھے بھی اتفاق ہے ہاں سلیمان بن صرد کو امیر کر دو۔

سلیمان بن صرد کا خطبہ

حمید بن مسلم کہتا ہے جب سلیمان بن صرد کو امیر بنایا ہے۔ میں بھی ان کے گھر میں موجود تھا اور بزرگان و شہسواران شیعہ میں سے سو آدمیوں سے زیادہ اس وقت ان کے مکان میں تھے۔ سلیمان بن صرد نے بہت سخت گفتگو کی اور اسی خطبہ کو ہر جمعہ کے دن بار بار پڑھتے رہے جو مجھے پہلے ہی حفظ ہو گیا تھا۔ انہوں نے کہا "حق تعالیٰ کی بہترین ثنا میں کرتا ہوں۔ اس کی نعمتوں اور اس کی آزمائشوں کا شکر گذار ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود خدا کے سوا نہیں اور محمد صلعم اس کے پیغمبر ہیں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد واللہ مجھے خوف ہے اس زمانہ میں کہ زندگانی جس میں دوبھر ہو گئی ہے مصیبت جس میں بہت سخت ہو گئی ہے۔ اس گروہ کے بندوں پر ظلم ہو رہا ہے ایسا نہ ہو کہ ہمارا انجام بخیر نہ ہو۔ ہم نے اپنے نبی صلعم کے اہل بیت کی طرف دست طلب بڑھایا تھا۔ ہم نے ان کی نصرت کی امید دلائی تھی۔ ہم نے انہیں یہاں چلے آنے پر آمادہ کیا تھا جب وہ لوگ آ گئے تو ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔ ہم سے کچھ نہ ہو سکا۔ ہم نے مدافعت کی ہم انتظار کرتے رہے کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ انجام یہ ہوا کہ ہمارے یہاں آ کر ہمارے نبیؐ کا فرزند ان کا پارہ دل ان کا لخت جگر جس کی رگوں میں ان کا خون تھا قتل ہو گیا وہ فریاد کرتے تھے اور کوئی فریادرس نہ تھا وہ داد چاہتے تھے۔ اور کوئی داد کو نہ پہنچتا تھا ان فاسقوں نے انہیں تیروں کا ہدف اور برچھیوں کا نشانہ بنا لیا۔ آخر انہیں قتل کیا۔ پھر سب دوڑ پڑے اور انہیں سلب کیا۔ اٹھو اٹھو پروردگار تم پر غضبناک ہے جب تک وہ تم سے راضی نہ ہو لو اپنی بیویوں اور بچوں کے پاس نہ جاؤ۔ میں جانتا ہوں واللہ جب تک ان کے قاتلوں سے لڑ کر تم ان کو ہلاک نہ کر دو گے خدا تم سے راضی نہ ہوگا۔ سنو سنو موت سے ہرگز نہ ڈرو۔ واللہ موت سے جو ڈرا وہ ضرور ذلیل ہوا۔ بنی اسرائیل نے جو کام کیا وہی تم بھی کرو۔ ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا "انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم ذلکم خیر لکم عند بارئکم فتاب علیکم" تم نے بچھڑے کی پرستش کر کے اپنے تئیں تباہ کیا اب اپنے

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ سے توبہ کرو اور خود کو قتل کرو خدا کے نزدیک اسی میں تمہاری خیر ہے یہ حکم سن کر بنی اسرائیل نے کیا کیا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو گئے گردنوں کو بڑھا دیا۔ حکم قضا پر راضی ہو گئے۔ انہیں یقین ہو گیا کہ اس گناہ عظیم سے قتل ہوئے بغیر ان کی نجات نہیں ہو گی اگر اسی طرح تم کو بھی حکم دیا جاتا تو تم کیا کرتے۔ اپنی تلواروں کو تیز کر لو۔ شانوں کو ڈانڈوں پر جڑ لو۔ سامان جنگ اور گھوڑے جس قدر تم سے ممکن ہو سکے دشمنوں سے لڑنے کے لیے مہیا کر رکھو جب تک وہ وقت آئے کہ تم کو پکاریں کہ لڑنے کو نکلو۔

خالد بن سعد اور ابو المعتمر کی پیش کش

یہ سن کر خالد بن سعد اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا اگر میں جانتا اپنے نفسوں کو قتل کرنے سے مجھے گناہ سے نجات ہو جائے گی اور میرا پروردگار مجھ سے خوش ہو جائے گا۔ تو میں اپنے کو قتل کر ڈالتا لیکن بات یہ ہے کہ یہ حکم اس قوم کو ہوا تھا جو ہم سے بیشتر گذر گئی۔ ہمیں تو خودکشی سے ممانعت کی گئی ہے۔ لیکن کل کے دن دیکھ لینا کہ میدان میں پہلی برچھی جو چلے گی وہ مجھی پر چلے گی۔ میں خدا کو اور ان مسلمانوں کو جو یہاں موجود ہیں گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میرے ہتھیاروں کے سوا کہ اس سے تو میں دشمن سے قتال کروں گا اور جو کچھ میری ملک ہے وہ سب مسلمانوں کو میں نے دی کر اس سے قوت حاصل کر کے ظالموں سے لڑیں۔" ان کے اس کلام پر سلیمان بن صرد نے کہا کہ تم کو ثواب کثیر کی بشارت ہو جو ثواب خدا ان لوگوں کو دیتا ہے جو لوگ اپنے لیے سامان کر جاتے ہیں۔ ابو المعتمر نے کھڑے ہو کر کہا میں بھی تم لوگوں کو اپنی نسبت بھی اسی بات کا گواہ کرتا ہوں جو بات کہ خالد نے کہی۔ سلیمان بن صرد نے کہا بس اب تم میں سے جو شخص چاہے اپنا مال عبداللہ بن وال کے پاس لا کر جمع کرے۔ جتنا جتنا مال تم دینا چاہتے تو وہ سب جمع ہو جائے تو تمہاری جماعت میں جو لوگ بے سامان اور نادار ہیں ان کے لیے سامان جنگ ہم مہیا کریں گے۔

سلیمان بن صرد کا خط بنام سعد بن حذیفہ

حذیفہ بن یمان کے فرزند سعد اس وقت مدائن میں تھے۔ ان کو سلیمان بن صرد نے یہ خط لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سلیمان بن صرد کی طرف سے سعد بن حذیفہ کو اور ان کے پاس مومنین میں سے جو لوگ ہوں سلام پہنچے دیکھئے دنیا وہ مقام ہے کہ نیکی یہاں سے چل بسی اور برائی دو پیش ہے اسے اہل صرد سے نفرت ہے اور خدا کے نیک بندوں نے اس سے علیحدہ ہونے کا عزم کر لیا ہے انہوں نے اپنی تھوڑی سی دنیا جو ناپائدار تھی دے کر حق تعالیٰ کے ثواب کثیر کو جو دولت پائندہ ہے مول لے لیا ہے۔ تمہارے بھائیوں میں جو مرد ان خدا و شیعہ اہل بیت ہیں انہوں نے اس امر پر غور کیا۔ کہ تمہارے پیغمبر کے نواسے کے باب میں وہ کس بلا میں پڑ گئے۔ وہ تو بلانے سے پہلے آ گئے اور انہوں نے پکارا تو کسی نے جواب نہ دیا انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پلٹ جانے کا ارادہ کیا تو روک لیے گئے ما ان مانگی تو نہ ملی۔ انہوں نے ان لوگوں سے گذارہ کرنا چاہا تو انہوں نے ان کو نہ چھوڑا۔ ان پر حملہ کیا ان کو قتل کیا ان کو سلب کیا۔ ظلم و سرکشی و غرور سے ان کی کاوش کو برہنہ کر دیا۔ یہ ظالم قضاء و قدر سے بے خبر تھے کہ یہ کیا کر رہے ہیں اور خدا کو کیا جواب دیں گے۔

جن لوگوں نے ظلم کئے ہیں انہیں اب معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح کے انقلاب میں وہ مبتلا ہیں تمہارے بھائیوں کو جو مصیبت پیش آئی انہوں نے اس کے انجام پر جب نظر کی تو انہیں معلوم ہوا کہ گناہ عظیم ان سے سرزد ہوا کہ انہوں نے کیسے طیب و طاہر کا ساتھ نہ دیا۔ ان کی مدد نہ کی۔ ان کی نصرت کو نہ نکلے اب سوا اس کے کہ ان کے قاتلوں کو قتل کئے جائیں یہاں تک کہ خود تباہ ہو جائیں۔ اور کسی طرح اس گناہ سے نجات نہیں ہو سکتی نہ توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ اس بات پر تمہارے برادران ایمانی آمادہ ہو گئے ہیں تم بھی آمادہ ہو جاؤ۔ سامان جنگ کرو اور مستعد رہو ۶۵ھ میں وہ ہم سے مقام نخیلہ میں ملیں تم لوگ ہمیشہ سے ہمارے فریق اور ہمارے بھائیوں میں ہو۔ اور ایسا نہ ہوتا تو ہماری رائے یہ ہوتی ہے کہ تم کو بھی اس امر میں شریک کرتے کہ خدا نے چاہا تو تمہارے سب بھائی اب توبہ کر لیں گے یہی ان کا خیال ہے اور اسی بات کو وہ ہمارے سامنے بیان ظاہر بھی کر رہے ہیں۔ اسی طرح طلب فضل و اکتساب و اجر و ثواب سے گناہوں کی تو تم لوگوں کو بھی سزاوار ہے تو یہ بھی نہیں کٹ جائیں اور قتل ہو جائے مال ہو جائے گھر بار تباہ ہو جائے مگر خدا کے ثواب سے محروم رہے آج زندہ نہیں ہیں تو ان کا کیا ضرر ہوا۔ وہ تو اپنے پروردگار سے نعمتیں پا رہے ہیں۔ وہ سب شہداء ہیں انہوں نے صبر و شکیبائی کے ساتھ خدا سے ملاقات کی خدا نے انہیں صابروں کا اجر کرامت فرمایا یعنی اجر ان کے اصحاب اور تمہارے بھائیوں میں وہ لوگ جو بے بس ہو کر قتل کئے گئے جو ظلم سے مار گھسیٹے گئے۔ جن کے سر گردن کاٹے گئے جن پر تعدی کی گئی آج زندہ نہیں ہیں۔ اور تمہاری طرح گناہوں میں مبتلا نہیں ہوئے تو ان کا کیا ضرر ہوا۔ ان کے بارے میں خدا کی جو مشیت تھی وہ پوری ہوئی۔ انہوں نے اپنے پروردگار سے ملاقات کی۔ اور انشاء اللہ ان کا ثواب انہیں ملے گا۔ خدا تم پر رحم کرے۔ ہر طرح کے ضرر مصیبت و جنگ کی حالت میں ثابت قدم رہو اور بہت جلد خدا کے سامنے توبہ کرو۔ واللہ تم لوگوں کو یہی سزاوار ہے کہ تمہارے بھائیوں نے ثواب حاصل کرنے کے لیے جس جس بلا پر صبر و تحمل کیا ہے۔ تم بھی اسی طرح کے اکتساب اجر کے لیے اسی بلا میں ثابت قدم رہو۔ اگر کسی نے رضائے خدا حاصل کرنے کے لیے قتل ہو جانے تک کو گوارا کیا تو تم لوگ بھی اسی طرح رضائے خدا کو حاصل کرو۔ بس خوف خدا دنیا میں بہترین زاد راہ ہے اس کے سوا جو کچھ ہے فانی و ہلاک ہے۔ اس دنیا سے تم بیزار ہو جانا چاہیئے۔ تمہیں دار آخرت پر نظر رکھنا چاہیئے اور اپنے دشمن اور خدا کے دشمن اور اہل بیت رسولؐ خدا کے دشمن سے جہاد پر اس وقت تک آمادہ رہنا چاہیئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ تم خدا کے سامنے رغبت و شوق سے توبہ کرنے کو حاضر ہو۔ حق تعالیٰ ہم کو اور تم کو پاک زندگانی عطا کرے اور ہم کو اور تم کو عذاب نار سے پناہ میں رکھے۔ اور اپنی راہ میں ایسے شخص کے ہاتھ سے قتل ہونا ہمیں نصیب کرے جس سے اس کو شدید بغض و عداوت ہو وہ جس بات کو چاہے اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اور وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہر بات میں نیکی کرتا ہے والسلام علیکم۔

سعد بن حذیفہ کا شیعہ اہل بیت سے خطاب

یہ خط سعد کے پاس عبداللہ بن مالک طائی کے ہاتھ روانہ کیا سعد نے اس خط کو پڑھ کر دوانی میں جو شیعہ تھے ان کو بلا بھیجا۔ کوفہ کے بہت لوگ مدائن میں سیر کیا کرتے تھے انہیں یہ جگہ پسند آگئی تھی، یہیں بس گئے تھے۔ تقسیم وظائف کا جب زمانہ ہوتا تھا تو کوفہ میں آکر اپنے وظیفوں کو لے کر پھر مدائن میں چلے آتے تھے۔ یہ لوگ جب آئے تو سعد بن حذیفہ نے سلیمان بن صرد کا خط ان کو پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حمد و ثنائے باری تعالیٰ بجا لائے اور کہا تم سب لوگ حسینؓ کی نصرت پر اور ان کے دشمن سے جنگ کرنے پر عزم درست اور باہم اتفاق کر چکے تھے۔ لیکن ان کے قتل ہو جانے سے پہلے تم کو موقع نہ ملا۔ خداوند عالم تم کو اس نیک ارادے کا اور نصرت حسین پر اتفاق کرنے کا بہترین ثواب عطا فرمائے گا۔ اب یہ خط تمہارے بھائیوں نے بھیجا ہے۔ تمہیں جرأت دلاتے ہیں تم سے مدد چاہتے ہیں تمہیں حق کی جانب بلاتے ہیں جس کے لیے تم خدا سے بہترین اجر و ثواب کی امید رکھتے ہو بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے اب کیا کہتے ہو؟

سلیمان بن صرد کی حمایت میں تقریر

سب نے باتفاق کہا ہم ان کی بات کو قبول کرتے ہیں ہم ان کے ساتھ شریک ہو کر قتال کریں گے جو ان کی رائے ہے وہی ہماری رائے عبداللہ بن طائی نے کھڑے ہو کر حمد و ثنائے الٰہی ادا کی اور کہا ہم نے اپنے برادران ایمانی کی بات کو قبول کر لیا جس امر کی طرف وہ ہمیں بلاتے ہیں ہم موجود ہیں ہماری بھی وہی رائے ہے جو ان کی ہے مجھ کو فوج کے ساتھ ان کے پاس روانہ کر دیجئے۔ سعد نے کہا ٹھہرو جلدی نہ کرو۔ دشمن سے لڑنے کو مستعد رہو اور سامان جنگ مہیا کرو اس کے بعد ہم تم سب روانہ ہوں گے۔

سعد بن حذیفہ کا خط بنام سلیمان بن صرد

سعد بن حذیفہ نے اس خط کا جواب لکھ کر عبداللہ بن مالک طائی کے ہاتھ سلیمان بن صرد کو روانہ کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سلیمان بن صرد کو سعد بن حذیفہ کی طرف سے اور ان سب مومنین کو جو ان کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں سلام پہنچے۔ میں نے تمہارے خط کو پڑھا، اور تمہارے برادران ایمانی کی جماعت جس امر پر متفق ہوئی ہے اور اس میں تم ہم لوگوں کو شریک کرنا چاہتے ہو۔ میں اس امر کو بخوبی سمجھ گیا۔ خدا نے تمہیں اکتساب ثواب کی ہدایت کی۔ بڑی فضیلت تم کو میسر ہوئی۔ ہم لوگ دل سے سعی و کوشش و کد و کاوش کر رہے ہیں۔ سامان حرب مہیا ہو رہا ہے۔ گھوڑوں پر زین ڈال چکے ہیں۔ لگامیں چڑھا چکے ہیں۔ حکم کے منتظر ہیں آواز پر کان لگائے ہوئے ہیں ہمیں پکارا اور ہم روانہ ہوئے۔ انشاء اللہ کہیں دم نہ لیں گے والسلام۔"

سلیمان بن صرد نے یہ خط پڑھ کر اپنے اصحاب کو سنایا سب بہت خوش ہوئے۔

مثنیٰ بن عبدی کا خط بنام سلیمان بن صرد

سعد بن حذیفہ بن یمان کو جو خط بھیجا تھا اسی خط کی نقل مثنیٰ بن عبدی کو بھی سلیمان بن صرد نے ظبیان بن تمیمی کے ہاتھ روانہ کی تھی۔ مثنیٰ نے اس کا جواب لکھا "میں نے تمہارے خط کو پڑھا اور سب بھائیوں کو پڑھ کر سنایا۔ سب نے تمہاری رائے کی ستائش کی اور تمہاری بات کو قبول کر لیا انشاء اللہ ہم سب لوگ ٹھیک اسی وقت جو کہ تم نے مقرر کیا ہے اور ٹھیک اسی مقام پر جس کا تم نے ذکر کیا ہے خدمت میں پہنچ جائیں گے والسلام علیک" اس خط کے نیچے یہ اشعار بھی لکھے تھے۔

فبصر کانی قد اتیتک محلما ۔۔۔ علی قلع الهادی اجس هزیم

دیکھنا میں اور بچی بنا ہوا تم سے ملوں گا ایسے راہوار پر سوار ہوں گا جس کی گردن دراز جس کا شیہہ صدائے رعد۔

طویل القری نهد الشواء مقلص ۔۔۔ ملیخ علی قاس اللجام ازوم

جس کی پشت طویل جس کے جوڑ بند قوی ہیکل لگام کے دہانہ کو بار بار چبا رہا ہو گا۔

بکل فتی لا یملا الروع قلبه ۔۔۔ محس لعض الحرب غیر سؤوم

میرے ساتھ ایسے ایسے جوان ہوں گے جن کے دل میں خوف کا گذر نہیں جو جنگ کی مصیبت کو برداشت کر لیتے ہیں کبھی اس سے اکتاتے نہیں۔

اخی ثقة ینوی الاله بسعیه ۔۔۔ ضروب بنصل السیف هیر اثیم

جو بھروسے کے لوگ ہیں جن کی سعی رضائے الٰہی کے لیے ہے۔ جو تلواریں لگاتے ہیں اور گنہگار نہیں ہوتے۔

شیعان اہل بیت کی جنگی تیاری

حسینؓ کے قتل ہو جانے کے بعد ہی ۶۱ھ میں ان لوگوں نے اپنا کام شروع کر دیا تھا۔ آلات حرب و سامان جنگ کے جمع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے میں مشغول تھے پوشیدہ طور سے شیعہ اور غیر شیعہ کو بدلہ لینے پر آمادہ کرتے رہتے تھے لوگ ان سے ملتے جاتے تھے۔ قوم کے بعد قوم ان کی شریک ہو جاتی تھی وہ لوگ اسی کام میں منہمک تھے کہ یزید ربیع الاول ۶۴ھ کی چودھویں تاریخ مر گیا۔ امام حسین علیہ السلام کے قتل ہونے میں اور یزید کے ہلاک ہونے میں تین برس اور دو مہینے چار دن کا فصل تھا۔ اس وقت ابن زیاد امیر عراق بصرہ میں تھا۔ کوفہ میں اس کی طرف سے عمرو بن حریث مخزومی تھا۔ سلیمان بن صرد کے پاس شیعوں نے آکر کہا وہ فرعون تو مر گیا اور اس وقت حکومت کمزور ہو رہی ہے۔ آپ کی رائے ہو تو ابن حریث پر حملہ کر کے دارالامارہ سے ہم لوگ اسے نکال دیں۔ اس کے بعد خون حسینؓ کا بدلہ لینا شروع کریں اور ان کے قاتلوں کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر نکالیں۔ لوگوں کو اہل بیت کی طرف آ جانے کی دعوت دیں جو کہ مظلوم اور اپنے حق سے محروم ہیں" اس باب میں لوگوں نے بہت اصرار کیا۔

سلیمان بن صرد کا مشورہ

سلیمان بن صرد نے کہا ابھی جلدی نہ کرو۔ ٹھہرو۔ جو بات تم کہتے ہو میں اس پر غور کر چکا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ قاتلان حسینؓ روسائے کوفہ اور شہسواران عرب میں سے ہیں اور انہیں سے ان کے خون کا انتقام لینا چاہیئے اگر ان کو تمہارے ارادے کا حال معلوم ہو جائے گا اور یہ سمجھ جائیں گے کہ ان سے تم انتقام لینا چاہتے ہو تو یہ تمہارے ساتھ بہت سختی سے پیش آئیں گے جو لوگ اس وقت میرے تابعین میں سے ہیں میں نے ان کے باب میں بھی غور کر کے دیکھا۔ یہ اگر اٹھ کھڑے ہوئے تو انتقام نہ لے سکیں گے اپنے دل کو ٹھنڈا نہ کر سکیں گے اپنے دشمن کو ضرور پہنچا سکیں گے اور سب کے سب خود قتل ہو جائیں گے مصلحت یہ ہے کہ اپنی طرف سے کچھ لوگوں کو شہر میں منتشر کر دو اور شیعہ و غیر شیعہ جو ہوں ان کو اس امر کی طرف دعوت دو۔ مجھے اس بات کی امید ہے کہ اب لوگ تمہارے بلانے پر دوڑ پڑیں گے کہ وہ فرعون ہلاک ہو گیا۔ اس کی زندگی میں یہ بات ممکن نہ تھی" لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ ان میں سے ایک گروہ دعوت دینے کو نکل کھڑا ہوا اور ایک انبوہ کثیر نے ان کی دعوت کو قبول کیا۔ جن لوگوں نے یزید کی زندگی میں دعوت قبول کی تھی ان سے چند در چند لوگوں نے اس وقت آمادگی ظاہر کی۔

عبیداللہ بن مری کا خطبہ

ان واعظوں میں عبیداللہ بن مری بڑے فصیح البیان تھے واعظ تھے جب ان کا بیان سننے کو مجمع ہوتا تھا پہلے حمد و ثنائے الٰہی بجا لاتے تھے اور رسول اللہ پر صلوٰۃ بھیجتے تھے اس کے بعد کہتے تھے کہ خدائے تعالیٰ نے اپنی تمام خلق سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برگزیدہ کیا۔ ان کو ہر فضیلت کے ساتھ مخصوص کیا۔ ان کے پیرو ہونے کی تم کو عزت دی ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ایمان لانے کی تم کو بزرگی عطا کی۔ اس ایمان کے طفیل سے تم لوگوں میں جو کشت و خون ہوا کرتے تھے حق تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ اور تمہاری راہیں جو پر خوف و خطر رہا کرتی تھیں اس میں ان میں امن ہو گیا وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا۔ کذالک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تہتدون یعنی تم لوگ دوزخ میں گرا ہی چاہتے تھے۔ خدا نے تم کو بچا لیا۔ بس اسی طرح خدا اپنی نشانیاں تم کو دکھاتا ہے کہ شاید تم راہ پر آجاؤ۔ یہ تو بتاؤ کہ اولین و آخرین میں خدا نے کوئی شخص ایسا بھی پیدا کیا ہے جس کا حق اس امت میں ان کے نبی سے بڑھ کر ہو۔ کیا انبیاء مرسلین وغیرہ کی کوئی ذریت ایسی ہو سکتی ہے جس کا حق اس امت پر اپنے پیغمبر کی ذریت سے بڑھ کر ہو۔ لا واللہ نہ کبھی یہ ہوا ہے نہ ہو گا۔ خدا تمہارا بھلا کرے تم کو بھی خبر ہے۔ تمہارے نبی کے نواسے کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اس قوم نے کیسی بے ادبی ان سے کی۔ ان کو بے کس دیکھ کر کیسی ان کی بے حرمتی کی۔ ان کو خون میں لٹا دیا ان کو خاک میں آلودہ کیا۔ نہ خوف خدا نہ قرابت رسول خدا صلعم کا اس قوم نے پاس کیا۔ ان کو تیروں کا نشانہ بنا لیا ان کی لاش درندوں کے لیے ڈال آئے خدا یہ مصیبت کسی کو آنکھ سے نہ دکھلائے۔ خدا رحم کرے حسین بن علی پر۔ یہ لوگ کسے قتل کر کے صحرا میں ڈال آئے صادق و صابر و امین و شجاع و عالم کو سابق الاسلام کے فرزند کو۔ رسول رب العالمین کے نواسے کو۔ ان کے یاور و ناصر تھوڑے سے تھے ان کے دشمن کثرت سے انہیں گھیرے ہوئے تھے دشمنوں نے انہیں قتل کیا۔ دوستوں نے انہیں چھوڑ دیا۔ قتل کرنے والوں پر ملامت قتل کرنے والوں کے واسطے خدا نے کوئی حجت نہیں رکھی ہے اور چھوڑ دینے والوں کے لیے کوئی عذر نہیں پیدا کیا ہے۔ سوا اس کے کہ خدا سے توبہ نصوح کریں ان کے قاتلوں سے جہاد کریں۔ ظالموں سے لڑیں شاید اس صورت میں خدا توبہ قبول کرے اور خطا کو معاف کر دے۔ ہم لوگ تمہیں کتاب خدا و سنت رسول خدا اور خون اہل بیت کے انتقام اور ظالموں اور بے دینوں سے جہاد کی طرف دعوت دیتے ہیں اگر ہم تم قتل ہو گئے تو یہ سمجھو کہ جو ثواب حق تعالیٰ سے ملے گا نیکوکاروں کے لیے وہی سب سے بہتر ہے اور اگر ہم نے فتح پائی تو اپنے پیغمبر کے اہل بیت کی طرف اس حکومت کو منتقل کر دیں گے۔ عبید اللہ بن مری نے اسی کلام کو روز روز بار بار سب کے سامنے دہرایا کہ لوگوں کو زبانی یاد ہو گیا۔

امارت کوفہ پر عبداللہ بن یزید کا تقرر

یزید کے ہلاک ہو جانے کے بعد لوگوں نے عمرو بن حریث پر حملہ کر دیا۔ دار الامارہ سے اسے نکال دیا۔ تبہ کے حاکم بنانے پر راضی ہو گئے اسے گوبر کا گیند کہتے تھے۔ ٹھینگے برابر اس کا قد تھا۔ یہی لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا تھا اور ابن زبیر سے اس نے بیعت کر لی تھی۔ سلیمان بن صرد کے اصحاب برابر اہل شہر میں سے شیعہ و غیر شیعہ سب کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت دیا کرتے اور بہت لوگ ان کے تابع ہو چکے تھے لیکن موت یزید کے بعد زیادہ تر ابن حرد کی طرف اہل شہر دوڑنے لگے۔ یزید کو ہلاک ہوئے ابھی چھ مہینے گذرے تھے کہ رمضان کی پندرھویں تاریخ جمعہ کے دن مختار کوفہ میں وارد ہوا۔ اور بائیسویں تاریخ جمعہ کے دن عبداللہ بن یزید حاکم کوفہ ہو کر ابن زبیر کی طرف سے کوفہ میں آیا۔ یہ شخص سر حد و جنگ و جدال کا بھی امیر تھا۔ اور اسی کے ساتھ خراج کوفہ پر امیر ہو کر ابراہیم بن اعرج ابن زبیر کی طرف سے آیا۔

مختار ثقفی کی کوفہ میں آمد

یہاں عبداللہ بن یزید سے آٹھ دن پہلے مختار کوفہ میں آگیا تھا۔ مگر تمام روسائے شیعہ ابن حرد کے پاس جمع تھے کوئی مختار کو ان کے مثل نہیں سمجھتا تھا۔ مختار شیعوں کو دعوت دیتا تھا کہ میرے پاس خون حسینؓ کا انتقام لینے کو آؤ۔ وہ جواب دیتے تھے شیخ الشیعہ سلیمان بن صرد ہیں سب نے انہیں کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ انہیں کے پاس سب مجتمع ہیں اس کے جواب میں وہ کہتا تھا میں ابھی وقت محمد بن حنیفہ کے پاس سے آیا ہوں مجھے انہوں نے اپنا وزیر و ایلچی و معتمد علیہ بنا کر تم لوگوں کے پاس بھیجا ہے۔ شیعوں سے اسی طرح کی باتیں کرتے کرتے ہشواس نے کچھ لوگوں کو ادھر سے توڑ لیا۔ وہ اس کی تعظیم کرنے لگے۔ اس کی بات سننے لگے۔ اس کے حکم کے منتظر رہنے لگے۔ مگر بڑی جماعت شیعوں کی ابن حرد کے ساتھ تھی۔ اس سبب سے مختار اپنے کام میں ابن حرد کو بہت بڑا مزاحم و مانع سمجھتا تھا۔ اپنے اصحاب سے کہا کرتا تھا تمہیں معلوم بھی ہے اس شخص کا یعنی سلیمان بن صرد کا کیا ارادہ ہے۔ ان کا ارادہ یہ ہے کہ لڑنے کو نکلیں اپنے تئیں بھی قتل کریں تم کو بھی۔ نہ ان کو جنگ و جدال کا تجربہ ہے نہ اس فن کا علم ہے۔"

ابن حرد اور مختار کے خلاف شکایت

اسی زمانہ میں یزید بن شیبانی نے عبداللہ بن یزید سے جا کر کہا لوگ یہ ذکر کر رہے ہیں کہ یہاں کے شیعہ ابن حرد کے ساتھ تم پر چڑھائی کرنے کو ہیں۔ اور ایک چھوٹا گروہ ان لوگوں کا مختار کے ساتھ بھی ہے لیکن یہی لوگ کہتے ہیں کہ مختار ابھی چڑھائی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ ابھی وہ اس کا منتظر ہے کہ دیکھے سلیمان بن صرد کے خروج کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔ ان کے پاس ساز و سامان سب تیار ہے وہ انہیں دنوں میں خروج کیا چاہتے ہیں اگر مناسب سمجھو تو اپنے اہل شرط کو اور سپاہ کو اور شرفائے قوم کو جمع کر کے ہم تم سب کے ساتھ سلیمان بن صرد کے پاس چلیں ان کے مکان پر پہنچ کر انہیں اپنے پاس بلاؤ اگر وہ چلے آئے تو چلے آئے یا اگر وہ لڑنے پر آمادہ ہوں تو ان سے لڑو۔ فوج تو تمہاری آمادۂ پیکار و صف آرا موجود ہوگی۔ انہیں اس کی خبر بھی نہیں کہ تیار ہو رہے ہیں۔ میں اس لیے یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر انہوں نے جنگ کی ابتدا کی اور تم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنی مہلت دیں کہ وہ تیار ہو جائیں تو یہ معاملہ بہت بڑھ جائے گا پھر ان کی شوکت کا توڑ نا دشوار ہو جائے گا۔

عبداللہ بن یزید اور شیبانی کی گفتگو

عبداللہ بن یزید نے کہا ہمارے ان کے درمیان خدا انصاف کرے گا وہ ہم سے لڑیں گے تو ہم بھی ان سے لڑیں گے وہ ہم سے تعرض نہ کریں گے تو ہم بھی ان کے پیچھے نہ دوڑیں گے یہ تو بتاؤ ان کا مطلب کیا ہے؟ شیبانی نے کہا لوگ یہ چرچا کر رہے ہیں کہ وہ حسین بن علی کے خون کا انتقام لینے والے ہیں اس نے کہا کیا حسینؓ بن علی کو میں نے قتل کیا ہے انہیں جس نے قتل کیا ہے اس پر خدا لعنت کرے۔ شیبانی نے کہا کہ سلیمان بن صرد اور ان کے اصحاب یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ کوفہ پر قبضہ کر لیں۔

عبداللہ بن یزید کا اہل کوفہ سے خطاب

عبداللہ بن یزید یہ سن کر گھر سے نکلا منبر پر جا کر خطبہ پڑھا حمد و ثنائے الٰہی بجا لایا۔ اس کے بعد کہا مجھے خبر ملی ہے کہ اہل شہر میں سے ایک گروہ نے ہم پر خروج کرنے کا ارادہ کیا ہے میں نے پوچھا آخر وہ چاہتے کیا ہیں معلوم ہوا کہ وہ حسینؓ بن علیؓ کے خون کا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ خدا ان لوگوں پر رحم کرے۔ واللہ مجھے ان کے گھروں کا پتہ بتایا گیا مجھ سے یہ کہا گیا کہ ان لوگوں کو گرفتار کر لوں۔ مجھے یہ مشورہ دیا گیا کہ ان کے خروج کرنے سے پہلے میں ان سے جنگ کی ابتداء کر دوں میں نے اس بات کو ٹھکرا دیا اور کہہ دیا کہ وہ مجھ سے لڑیں گے تو میں ان سے لڑوں گا وہ مجھ سے تعرض نہ کریں گے تو میں ان کے پیچھے نہ پڑوں گا۔ آخر وہ مجھ سے کیوں لڑنے لگے واللہ میں نے حسینؓ کو قتل کیا نہ ان کے قاتلوں کے ساتھ شریک ہوا۔ ان کے قتل ہو جانے کا تو مجھے غم ہوا۔ خدا ان پر رحمت نازل کرے ان لوگوں کے لیے امان ہے یہ علانیہ خروج کریں چلیں پھریں۔ جس نے حسینؓ سے قتال کیا ہے اس سے لڑنے کو روانہ ہوں وہ بھی تو ان سے لڑنے کو آ رہا ہے میں تو قاتل حسینؓ کے مقابلہ میں انہیں لوگوں کی امداد کروں گا۔ یہی ابن زیاد تو حسینؓ کا قاتل ہے۔ اسی نے تمہارے اقران و امثال و بہترین قوم کو قتل کیا ہے وہ تم سے لڑنے کو چلا آ رہا ہے۔ جسر منبج سے ایک رات کی راہ پر جو اس سے ملنا چاہے مل سکتا ہے۔ اس سے لڑنا اور مسلمان جنگ کرنا اس بات سے افضل و اولیٰ ہے کہ تم لوگ آپس میں لڑو۔ تم میں سے ایک دوسرے کو قتل کرے ایک دوسرے کا خون بہائے۔ کل تمہارا دشمن تمہارے سر پر آ جائے تو دیکھے کہ تمہاری قوت ٹوٹ گئی اور واللہ میں تو تمہارے دشمن کی آرزو ہے تو وہ تمہاری طرف آ رہا ہے جو خلق خدا میں سے زیادہ تمہارا دشمن ہے یہ وہ دشمن ہے کہ یہ اور اس کا باپ دونوں سات برس تک تم پر حکومت کرتے رہے۔ اہل عفاف و اہل دین کے قتل کرنے سے یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دونوں کبھی ٹھکانے نہ رہتے اس شخص نے تم لوگوں کو قتل کیا۔ اسی کے سبب سے تم پر مصیبتیں نازل ہوئیں۔ اسی نے ان کو بھی قتل کیا ہے جن کے خون کا بدلہ تم لینا چاہتے ہو۔ لو وہ تمہارے سر پر آگیا اب اپنی تمام قوت و شوکت کے ساتھ اس کا مقابلہ کرو۔ تم اسی سے لڑو اپنے لوگوں سے لڑنے کا ارادہ نہ کرو میں نے تم سے کچھ خیر کے بیان میں دریغ نہیں کیا۔ خدا ہمیں تمہیں یک دل و یک زبان رکھے اور ہمارے پیشواؤں کو نیکی عطا فرمائے۔"

ابراہیم بن محمد کی ابن زیاد کے خلاف تقریر

یہ تقریر سن کر ابراہیم بن محمد بن طلحہ نے کہا ایہا الناس اس خوشامدی صلح جو کی باتوں سے دھوکے میں نہ آنا۔ تلوار چلنے اور فتنہ و فساد کے برپا ہونے سے غافل نہ ہونا واللہ اگر کوئی ہم پر خروج کرے گا تو ہم ضرور اسے قتل کریں گے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ لوگ ہم پر خروج کرنا چاہتے ہیں تو ہم باپ کو بیٹے کے بدلے اور بیٹے کو باپ کے بدلے گرفتار کریں گے۔ ہم قرابت دار کے عوض میں قرابت دار سے مواخذہ کریں گے اور کارگذار کو کارفرما کے عوض ماخوذ کریں گے۔ انہیں دین حق پر لا کر اور اطاعت پر مجبور کر کے چھوڑیں گے۔

مسیب کی عبداللہ بن یزید کی موافقت

مسیب یہ سن کر اس پر جھپٹ پڑے۔ گلا گھونٹ کر اس کی قلع قمع کر دی۔ اور کہا اور بیعت توڑنے والوں کے لطف تو ہمیں اپنی تلوار سے اور فتنہ پردازی سے ہٹا تا ہے۔ واللہ تجھ میں تو اتنی بھی لیاقت نہیں ہے تو ہم سے بغض رکھتا ہے تو جانتے ہے۔ تیرے باپ دادا ہمارے ہی ہاتھ سے مارے گئے ہیں واللہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تیرے باپ دادا جہاں ہیں وہیں تجھے بھی شہر والے پہنچا دیں گے اسی طرح خدا تجھے اس شہر سے نکالے گا اور اے امیر تم نے بہت ٹھیک بات کہی۔ واللہ میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ انتقام پر آمادہ ہیں وہ تمہارے خیر خواہ اور تمہارے قول کے سننے والے ہیں۔" ابراہیم نے کہا واللہ یہ تو ہوا جائے گا اس نے بے پروائی کی اور مدینہ کی۔ عبداللہ بن دال تیمی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا۔ اے برادر تیمی تو ہمارے اور ہمارے امیر کے درمیان کیوں دخل دیتا ہے واللہ نہ تو ہمارا امیر ہے نہ تجھے ہم پر حکومت کرنے کا حق ہے تو فقط امیر جزیہ ہے جا اپنے خراج کی فکر لے۔ قسم بخدا یہ فتنہ پردازی جو تو کر رہا ہے تیرے باپ دادا جو بیعت توڑنے والوں میں تھے انہیں نے تو اس امت میں فتنہ و فساد برپا کئے اور بیعتیں

ل کانت بہا الیہا الات جیسا انہوں نے کیا ان کے آگے آئے" کہتا ہے اسے ابن اثیر نے چھوڑ دیا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کیا ان کے آگے آئے اور وہ خود برائی کے چکر میں پڑ جائیں۔

مسیب اور عبداللہ بن دال کی ابن یزید کو یقین دہانی

اس کے بعد مسیب و عبداللہ بن دال امیر کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے ہمیں امید ہے کہ عوام الناس میں تمہاری ستائش ہوگی اور خاص لوگوں میں تمہاری قدر ہوگی یا ابراہیم کے ساتھ والوں میں سے اور اس کے عمال میں سے ایک گروہ کو غصہ آگیا۔ سخت و درشت الفاظ زبان پر لائے۔ لوگوں نے بھی ان کو سخت سست کہا اور سب کو ناگوار گذرا۔ یہ باتیں سن کر عبداللہ منبر سے اتر آیا اور دار الامارہ میں چلا گیا۔ ابراہیم یہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا کہ عبداللہ نے اہل کوفہ کی خوشامد کی۔ میں تو واللہ ابن زبیر کو یہ حال لکھ کر بھیجے دوں گا۔ شبث بن ربیع تمیمی نے عبداللہ سے جا کر یہ ذکر کیا عبداللہ اس کو اور یزید بن حارث کو اپنے ساتھ لے کر سوار ہوا اور ابراہیم کے پاس آکر قسم کھائی کہ واللہ امن و عافیت و اصلاح ذات البین کے سوا میرا کچھ اور مطلب نہ تھا۔ یزید بن حارث نے میرے پاس آکر یہ باتیں کیں۔ مجھے خیال ہوا کہ سب لوگوں کے سامنے یہ تقریر کروں جو تم نے سنی اس سے میرا مقصد یہی تھا کہ اختلاف و افتراق نہ پیدا ہو۔ ان میں آپس ہی میں کشت و خون نہ ہو جائے۔ ابراہیم نے اس کے عذر کو قبول کر لیا۔ اور سلیمان بن صرد کے اصحاب اب علانیہ ہتھیار لے کر نکلنے لگے اور سامان جنگ اور اپنی ضرورت کے اشیاء کو بے پردہ مہیا کرنے لگے۔

www.KitaboSunnat.com

ابن زبیرؓ اور خوارج

اسی سال خوارج نے ابن زبیر کا ساتھ چھوڑ دیا تو مکہ میں آکر حصین بن نمیر کے مقابلہ میں ابن زبیرؓ کی طرف سے لڑا کئے یا یہ ہوا کہ سب کے سب بصرہ کی طرف چلے گئے۔ ان میں اتفاق نہ رہا۔ متفرق و منتشر ہو گئے۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ ابو بلال کو قتل کرنے کے بعد خوارج سے ابن زیاد کو جس طرح پیش آیا۔ پہلے بھی وہ ان کے قتل کرنے سے باز نہ آتا تھا ان کا وجود اسے ناگوار تھا۔ مگر ابو بلال کے بعد اس نے ان لوگوں کے ہلاک و تباہ کرنے پر کمر باندھ لی۔ اسی زمانہ میں ابن زبیر نے مکہ میں شورش کی اور اہل شام ان سے لڑنے کے لیے روانہ ہوئے خوارج نے جمع ہو کر جو جو مصیبتیں ان پر گذری تھیں اس کا ذکر کیا۔ نافع بن ازرق نے کہا خدا نے تم لوگوں پر کتاب نازل کی۔ اس میں جہاد کو تم پر فرض کیا اور اسے بیان فرما کر حجت تم پر تمام کر دی۔ تمہارا حال یہ ہے کہ دشمن خدا تمہارے لیے شمشیر بکف ہیں۔ دیکھو کہ میں جو شخص اٹھ کھڑا ہوا ہے چلو ہم سب لوگ

(بقیہ حاشیہ) اس روایت کے بہت سے فقرے چھوڑ دیئے۔ مع۔ ح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت اللہ میں جا کر اس سے ملاقات کریں اگر وہ ہمارے عقیدے پر ہے تو اس کے ساتھ شریک ہو کر دشمن سے جہاد کریں۔ اگر ہمارا عقیدہ وہ نہیں رکھتا تو بیت اللہ پر چڑھائی کرنے والوں کا جہاں تک ہو سکے دفاع کریں پھر اس کے بعد دیکھیں گے ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔

ابن زبیرؓ اور خوارج میں اتحاد

غرض یہ لوگ وہاں سے روانہ ہوئے اور ابن زبیرؓ سے آکر ملے ابن زبیرؓ ان کے آنے سے بہت خوش ہوئے اور ان کو بتایا کہ میں بھی وہی عقیدہ رکھتا ہوں جو تم لوگوں کا ہے اور بلا تامل و توقف ان کو اپنے پاس آنے کی رضا دے دی یہ لوگ ابن زبیر کے ساتھ شریک ہو کر شام میں سے جہاد کرتے رہے جب یزید کے ہلاک ہونے کی خبر آئی اور اہل شام مکہ سے واپس چلے گئے تو ان لوگوں نے باہم ملاقاتوں میں یہ ذکر کیا کہ ہم لوگ کیا کر رہے ہیں۔ یہ کوئی راہ صواب نہیں ہے کہ ایسے شخص کی اعانت ہم کر رہے ہیں جس کا حال نہیں معلوم۔ شاید یہ شخص تم لوگوں کے عقیدے پر نہیں ہے کل کا ذکر ہے کہ یہ شخص اور اس کا باپ دونوں تم سے قتال کر چکے ہیں اور پکار رہے تھے "عثمانؓ کا انتقام لینے والے کہاں ہیں" چلو ان سے چل کر پوچھیں کہ عثمانؓ کے باب میں ان کی کیا رائے ہے اگر انہوں نے عثمانؓ سے بیزاری ظاہر کی تو سمجھو کہ وہ تمہارے دوستوں میں ہیں ورنہ تمہارے دشمنوں میں۔"

ابن زبیرؓ اور خوارج میں کشیدگی

غرض یہ لوگ ابن زبیر کے پاس آئے کہا اے شخص تمہارے شریک ہو کر ہم نے قتال کیا۔ ہم نے اس بات کی بھی تحقیق نہیں کی کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے۔ آیا تم ہم میں سے ہو یا ہمارے دشمنوں میں سے ہیں یہ بتاؤ کہ عثمانؓ کے باب میں تم کیا کہتے ہو۔ ابن زبیر نے ادھر ادھر دیکھا کہ اس وقت ان کے انصار بہت تھوڑے سے وہاں موجود ہیں۔ خوارج سے انہوں نے کہا تم ایسے وقت میرے پاس آئے کہ میں اٹھنے ہی کو تھا اب شام کو میرے پاس آؤ تو جو بات تم پوچھنا چاہتے ہو اس کا میں جواب دوں یہ سن کر وہ لوگ تو پلٹ گئے اور ابن زبیرؓ نے اپنے اصحاب کو بلایا۔ ان سے کہا تم سب لوگ مسلح ہو جاؤ اور سب کے سب جمع ہو کر شام کو میرے پاس آؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا خوارج جو آئے تو دیکھا کہ ابن زبیر کے اصحاب دوہری صف باندھے ہوئے ان کے گرد کھڑے ہیں۔ اور ایک انبوہ کثیر ڈنڈے ہاتھ میں لیے ہوئے ان کے سر پر موجود ہے۔ ابن ازرق نے اپنے اصحاب سے کہا اس شخص کو یہ ڈر ہے کہ تم اچانک حملہ کر بیٹھو گے۔ تمہارے خلاف جواب دینے پر یہ مستعد ہے۔ یہ سامان جو تم دیکھ رہے ہو اسی لیے کیا ہے یہ کہہ کر ابن زبیر کے قریب وہ گیا اور کہنے لگا یا ابن الزبیر خدا سے ڈر اور خود غرض سے بیزاری اختیار کر۔ سب سے پہلے جس شخص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ضلالت کی بنا ڈالی اس سے عداوت کرنا چاہیئے جس نے احداث کیا۔ جس نے حکم قرآن کے خلاف کیا اس سے نفرت کرتم ایسا کرو گے تو تمہارا پروردگار تم سے خوش ہوگا۔ عذاب شدید سے تم کو نجات حاصل ہوگی۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمہارا شمار ان لوگوں میں ہوگا جنہوں نے اپنے تمتع سے کام رکھا۔ زندگانی دنیا کے پیچھے طیبات کو کھو بیٹھے۔ اسے عبیدہ بن ہلال اس شخص کے سامنے اور سب کے سامنے ہمارے عقائد جن کی طرف لوگوں کو ہم دعوت دیتے ہیں بیان کر یہ سن کر عبیدہ آگے بڑھا۔

ابن ہلال خارجی کی حضرت عثمانؓ کے خلاف تقریر

شیخ ایک راوی کہتا ہے میں وہاں موجود تھا اللہ ابن ہلال سے بڑھ کر میں نے کوئی فصیح و بلیغ نہیں دیکھا۔ عبیدہ اس کا خطار بچہ کا تھا۔ وہ مطالب کثیر کو چند لفظوں میں ادا کر دیتا تھا پہلے حمد و ثنائے الٰہی بجالایا پھر کہا حق تعالیٰ نے محمد صلعم کو مبعوث کیا کہ عبادت خدا اور اخلاص دین کی طرف دعوت دیں انہوں نے دعوت دی مسلمانوں نے اسے قبول کیا حضرت حکم خدا اور کتاب خدا کے ساتھ امامت میں عمل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ خدا نے ان کو اپنے پاس بلا لیا صلی اللہ علیہ۔ لوگوں نے ابوبکرؓ کو جانشین کیا اور ابوبکرؓ نے عمرؓ کو۔ ان دونوں صاحبوں نے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر عمل کیا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ ان کے بعد لوگوں نے عثمانؓ بن عفان کو جانشین کیا۔ انہوں نے زمینوں پر قبضہ کیا۔ قرابت داروں کو مقدم سمجھا۔ دولت مند ہونے کو پسند کیا۔ دورہ اور تازیانہ کو جاری کیا۔ کتاب کو پھاڑ ڈالا۔ مسلمانوں کو حقارت سے دیکھا۔ اس ظلم و جور پر جس نے اعتراض کیا اسے پٹوا ڈالا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو شہر بدر کیا تھا اسے بلا لیا۔ سابقین میں سے جو صاحب فضل تھے ان کو مار شہر بدر کیا ان پر رحم نہ کھایا اس کے بعد مال غنیمت پر جو خدا نے مسلمانوں کو دیا تھا قبضہ کیا اسے قریش کے فاسقوں اور عرب کے نفروں میں تقسیم کر دیا۔ یہ دیکھ کر اہل اسلام کا ایک گروہ جن سے خدا اپنی طاعت کا عہد لے چکا تھا جو خدا کے کام میں ملامت کی پروا نہ کرتے تھے اٹھ کھڑا ہوا۔ انہوں نے آکر عثمانؓ کو قتل کیا۔ ہم لوگ اسی گروہ کے ہوا خواہوں میں ہیں اور ابن عفان سے اور ان کے دوستوں سے بیزار ہیں بتاؤ ابن زبیرؓ اب تم کیا کہتے ہو؟

ابن زبیرؓ کی حضرت عثمانؓ کے بارے میں جوابی تقریر

ابن زبیرؓ یہ سن کر حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے اس کے بعد کہا تم نے نبی صلعم کا ذکر کیا میں نے سنا وہ ایسے ہی تھے جیسا تم نے بیان کیا۔ صلی اللہ علیہ۔ تو وہ اس سے بھی برتر تھے جیسا تم نے ذکر کیا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کے باب میں تم نے جو کہا اسے بھی میں نے سنا۔ یہ وصف ان کا خدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تمہاری زبان پر جاری کیا۔ تم نے جو کچھ کہا درست کہا۔ عثمانؓ بن عفان رحمۃ اللہ علیہ کے باب میں جو کچھ تم نے کہا اسے بھی میں نے سنا۔ آج خلق خدا میں ابن عفان اور ان کے حالات کا جاننے والا مجھ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ جب ان سے لوگوں نے دشمنی کی اور ان پر عتاب کیا ہے تو میں ان کے پاس موجود تھا۔ جن باتوں پر لوگ خفا تھے ان کے راضی کرنے میں انہوں نے کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا۔ پھر یہ ہوا کہ سب جا کر واپس آئے اور ایک خط لیے ہوئے آئے جس پر انہیں یہ شبہ ہوا تھا کہ عثمانؓ نے ان لوگوں کو قتل کرنے کا حکم اس خط میں دیا ہے۔ انہوں نے کہہ دیا میں نے یہ خط نہیں لکھا تم سے ہو سکے تو اس بات کو ثابت کرو۔ اگر تم نہیں ثابت کر سکتے تو میں قسم کھاتا ہوں واللہ وہ کسی گواہ کو اس کے ثبوت میں نہ لا سکے اور نہ عثمانؓ سے قسم لینے پر راضی ہوئے۔ سب نے حملہ کر کے انہیں قتل کیا۔ تم نے ان کے جو عیب بیان کئے ہیں وہ بھی میں نے سنے۔ وہ ہرگز ایسے نہ تھے وہ تو ہر طرح کی نیکی کے اہل تھے جو تم لوگ اور تمام حاضرین اس بات کے گواہ رہیں کہ میں دنیا و آخرت میں ابن عفان کے دوست داروں میں ہوں۔ اور ان کے دوستوں کو دوست رکھتا ہوں ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں۔"

خوارج کی ابن زبیرؓ سے علیحدگی خوارج نے یہ سن کر کہا اے دشمن خدا تجھ سے خدا بیزار ہو جواب ملا اے دشمنان خدا تم سے خدا بیزار ہو۔" اس کے بعد وہ لوگ متفرق ہو گئے۔ نافع بن ازرق اور عبداللہ اباض اور حنظلہ بہس اور ماحوز کے تینوں بیٹے عبداللہ و عبیداللہ و زبیر بصرہ چلے گئے اور ابو طالوت اور عبداللہ بن ثور اور عطیہ بن یشکری یمامہ کی طرف گئے اور ابو طالوت کے ساتھ یمامہ پر حملہ کیا۔ اس کے بعد سب کے سب نجدہ بن عامر کے ساتھ ہو گئے۔ بصرہ میں جو خوارج پہنچے وہ سب ابو بلال کے عقیدے پر تھے۔ یہ سب لوگ مجتمع ہوئے اور ان میں عامۂ ناس نے یہ بات کہی کہ ہم میں سے کچھ لوگ جو راہ خدا میں جہاد کرنے کو نکل گئے تو ہم نے اپنے کام میں سستی کی چاہیئے تو یہ کہ ہم میں جو عالم ہیں وہ دنیا میں وعظ کہتے ہوئے پھریں۔ وہ لوگوں کے لیے چراغ ہدایت بن جائیں گے۔ دین کی دعوت دیں گے جو لوگ اہل ورع اور کوشش کرنے والے ہیں وہ جہاد کو نکلیں۔ اپنے پروردگار سے ملاقات کریں۔ شہداء میں داخل ہوں جن کو خدا کے پاس سے رزق ملا کرتا ہے اور یہ جیا کرتے ہیں۔" یہ سن کر نافع بن ازرق آمادہ ہو گیا۔ تین سو آدمیوں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا۔

مقید خوارج کی رہائی یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب لوگوں نے ابن زیاد پر حملہ کیا ہے اور قید خانوں میں جو خوارج محبوس تھے وہ قید خانوں کو توڑ کر نکل آئے ہیں۔ اور مسعود کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خون کا انتقام لینے کو لوگ ازد و ربیعہ و بنی تمیم و قیس سے قتال کر رہے تھے خوارج اس موقع کو غنیمت سمجھے انہوں نے سامان کیا اور جتھا اپنا باندھ لیا۔ جب دیکھا کہ نافع بن ازرق نے خروج کیا ہے تو سب اس کے ساتھ ہو گئے۔ ادھر اہل بصرہ نے اس امر پر اتفاق کر لیا کہ بنو جواد اولاد عبد المطلب میں سے تھا سب کو نماز پڑھایا کرے اور ابن زیاد شام کی طرف نکل گیا اور ازد و بنی تمیم میں بھی صلح ہو گئی۔

بصری خوارج کا ابن ازرق کے پاس اجتماع

اب لوگوں نے خوارج کی طرف رجوع کیا ان کا تعاقب کرنے لگے انہیں پریشان کرنے لگے نوبت یہ ہوئی کہ بصرہ میں جتنے خوارج رہ گئے تھے وہ بھی شہر چھوڑ کر ابن ازرق سے جا کر مل گئے۔ ان میں کے چند لوگ جو ابھی خروج کرنے کا ارادہ نہ رکھتے تھے بس وہ رہ گئے ان میں عبد اللہ صفار تھا اور عبد اللہ اباض اور جو لوگ ان دونوں کی رائے کے ماننے والوں میں تھے ابن ازرق کی یہ رائے ہوئی کہ جو لوگ پیچھے رہ گئے ہیں ان سے دوستی نہ رکھنا چاہیئے اور جنہوں نے ایسا کیا اور ہمارا ساتھ نہ دیا ان کی نجات نہیں ہو سکتی اس نے اپنے اصحاب سے کہا خدا نے تم کو یہ شرف بخشا کہ تم نکل آئے۔ تم کو بصیرت عطا کی اور تمہارے سوا جو لوگ تھے وہ اندھے رہ گئے۔ تم خوب جانتے ہو کہ تم نے اسی لیے خروج کیا ہے کہ تم شریعۃ اللہ و حکم اللہ کے خواہاں ہوں۔ سنو اس کا حکم تمہارا رہنما ہے اور اس کی کتاب تمہاری امام ہے۔ بس تم اس کے سنن و آثار کی پیروی کرنے والوں میں ہو۔

خوارج کے عقائد

سب نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔ کہا تمہیں اپنے دوست سے اسی طرح پیش آنا چاہیئے جس طرح نبی صلعم اپنے دوست سے پیش آتے تھے اور اپنے دشمن سے تمہیں اس طرح پیش آنا چاہیئے جس طرح نبی صلعم اپنے دشمن سے پیش آتے تھے آج جو تمہارا دشمن ہے وہ دشمن خدا و رسول صلعم ہے۔ اسی طرح جو رسول خدا صلعم کا دشمن ہے وہ دشمن خدا ہے اور آج وہی تمہارا دشمن ہے۔ سب نے کہا ایسا ہی ہے کہا اللہ تبارک و تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ براءۃ من اللہ و رسولہ الی الذین عاھدتم من المشرکین یعنی جن مشرکوں سے تم نے عہد کیا ہے ان سے خدا اور رسول بیزار ہیں اور کہا لا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن یعنی مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں گی ہرگز نکاح نہ کرو یہ فرض خدا نے ان سے دوستی رکھنا ان کے جوار میں رہنا ان کی گواہی کو سننا ان کے ذبیحہ کو کھانا ان سے علم دین کو سیکھنا۔ ان کے ساتھ نکاح و میراث کو حرام کر دیا ہے خدا نے ہم پر رحمت تمام کی ہے کہ ہم ان باتوں کو جانیں۔ ہم کو ضرور ہے کہ دین کی یہ بات ان لوگوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی جتادیں جن کے پاس سے ہم سب نکل کر چلے آئے ہیں اور جو احکام خدا نے نازل کئے انہیں نہ چھپائیں۔ خدائے عزوجل فرماتا ہے۔ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدیٰ من بعد ما بینا للناس فی الکتاب اولیٰک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون یعنی جو لوگ ان دلیلوں کو اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جنہیں ہم نے نازل کیا ہے اور بعد اس کے کہ ہم نے کتاب میں واضح کر کے اسے بیان کر دیا ہے۔ ان پر خدا بھی لعنت کرتا ہے اور سب لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔

ابن ارزق کا خط بنام صفار و ابن اباض

اس کے تمام اصحاب نے اس رائے کو قبول کیا اور یہ خط لکھ گیا۔ بندۂ خدا نافع بن الازرق کی طرف سے عبداللہ بن صفار و عبداللہ بن اباض اور ان لوگوں کو جو ان کے نزدیک ہیں جو بندگان خدا کہ طاعت کے اہل ہیں ان کو سلام پہنچے بات یہ ہے اور وہ ہے پھر یہ سارا قصہ اور جو کچھ کہ بیان اس نے کیا تھا سب لکھا۔ اور یہ خط ان دونوں شخصوں کے پاس بھیج دیا اور پہنچ بھی گیا۔ عبداللہ صفار نے اسے پڑھ کر پیچھے ڈال دیا لوگوں کو اس نے پڑھ کر نہیں سنایا کہ ایسا کہیں نہ ہو وہ متفرق ہو جائیں اور اختلاف پیدا ہو۔ عبداللہ اباض نے پوچھا کہ کیا واقعہ ہوا خدا خیر کرے۔ کس بات کی تم کو تشویش ہے کیا ہمارے بھائی کام آ گئے یا ان سے کچھ لوگ قید ہو گئے ابن صفار نے اسے خط دے دیا۔

ابن صفار اور ابن اباض میں اختلاف

ابن اباض نے خط کو پڑھا پھر کہنے لگا۔ خدا کی مار ہو اس پر کیا برا خیال ہے اس کا۔ نافع کا یہ کہنا جب بجا ہوتا جب سب لوگ مشرک ہوتے اس صورت میں اس کا خیال اور حوالہ کردہ تجویز کرتا ہے ٹھیک تھا اور نبی صلعم کا سلوک جو مشرکوں کے ساتھ تھا۔ ویسا ہی سلوک اس کا بھی ہوتا لیکن وہ جھوٹ بولا اور ہمیں بھی جھٹلایا۔ بات یہ ہے کہ لوگ کفران نعمت وغیرہ میں بے شک مبتلا ہیں مگر شرک سے بری ہے ہمیں ان کا قتل کرنا جائز ہے ان کے مال کا تصرف ہمارے لیے حرام ہے۔ ابن صفار نے کہا۔ خدا تجھ سے سمجھے تو نے بہت تفریط کی اور خدا سمجھے ابن ارزق سے اس نے بہت افراط کی تم دونوں سے خدا سمجھے۔ اس نے جواب دیا خدا تجھ سے بھی اور اس سے بھی سمجھے۔ بس سب میں تفرقہ پڑ گیا۔ ابن ارزق کی شان و شوکت بہت بڑھ گئی بڑا مجمع اس کے ساتھ ہو گیا۔ اس نے اہواز میں قیام کیا خراج وصول کرتا تھا اور اسی سے اپنی قوت کو بڑھاتا تھا۔ اس کے بعد بصرہ کی طرف رخ کیا اور پل کے قریب تک پہنچ گیا۔ عبداللہ ابن حارث نے اس سے لڑنے کے لیے مسلم بن عبیس کو روانہ کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختار ثقفی اور مسلم بن عقیل

اسی سال رمضان کی پندرھویں تاریخ مختار کوفہ میں آیا۔ اس نے حسنؓ بن علیؓ پر سابا طمیں برچھی کا وار کیا تھا اور وہاں سے مدائن کے قصر ابیض میں آپ کو لوگ لے گئے تھے۔ آپ کی نسبت میں اپنا جو خیال ظاہر کیا تھا اس سے شیعہ بہت ناراض تھے اور مختار کو سب وشتم سے یاد کرتے تھے۔ جب حسینؓ نے مسلم بن عقیل کو کوفہ میں بھیجا تو یہ مختار کے گھر میں اترے تھے۔ راوی کہتا ہے وہیں گھر اب سلم بن مسیب کا ہے مختار نے اور سب اہل کوفہ کے ساتھ مسلم سے بیعت کی۔ ان کے ساتھ خیر خواہوں کی طرح پیش آیا جو لوگ اس کے کہنے میں تھے ان کو مسلم کی طرف دعوت دی۔ جب مسلم نے خروج کیا ہے تو مختار اپنے گاؤں میں تھا جسے لفقا کہتے تھے ظہر کے وقت اسے مسلم کے خروج کرنے کی خبر پہنچی۔ مسلم نے اپنے اصحاب سے خروج کرنے کا جو دن مقرر کر دیا تھا یہ وہ دن نہ تھا انہیں جب یہ معلوم ہوا کہ ہانی کو مارا اور قید کر لیا ہے تو انہوں نے اسی وقت خروج کر دیا مختار یہ سن کر اپنے موالی کو ساتھ لیے ہوئے چلا۔ مغرب کے بعد باب الفیل تک پہنچا۔ ادھر ابن زیاد نے عمرو بن حریث کو لوگوں کا رئیس بنا کر ایک علم دیا تھا اسے یہ حکم دیا تھا کہ سب کو لے کر مسجد میں بیٹھے۔ مختار باب الفیل پر ٹھہر گیا تھا۔ ادھر سے ہانی بن عروہ کا گذر ہوا۔ مختار کو دیکھ کر کہنے لگا یہاں تمہارے ٹھہرنے کی کیا وجہ۔ نہ تو تم لوگوں کے ساتھ ہو نہ اپنے ٹھکانے پر۔ مختار نے کہا تم لوگوں نے خطائے عظیم کی ہے یہ دیکھ کر میری رائے متزلزل ہو گئی ہے۔

مختار ثقفی کی بد عہدی

ہانی نے کہا واللہ تو اپنی جان کے ساتھ دشمنی کرتا ہے اور یہاں سے جا کر عمرو بن حریث سے اپنی اور مختار کی گفتگو سب بیان کر دی۔ ابن حریث نے یہ سن کر عبدالرحمٰن ثقفی سے کہا۔ اٹھ اپنے ابن عم کے پاس جا اس سے کہہ کہ ابن عقیل کو یہ بھی تو نہیں معلوم کہ مختار کہاں ہے۔ وہ کیوں اپنی جان کے پیچھے پڑا ہے۔ عبدالرحمٰن جانے کے لیے اٹھا تھا کہ زائدہ بن قدامہ نے بڑھ کر ابن حریث سے کہا کہ مختار تمہارے پاس اس شرط سے آئے گا کہ اس کے لیے امان ہو۔ ابن حریث نے کہا میری طرف سے تو اسے امان ہے بلکہ ابن زیاد تک بھی اگر کچھ خبر اس کی پہنچ گئی تو میں امیر کے سامنے اس کی طرف سے گرانی دوں گا۔ اور اچھی طرح سفارش کروں گا۔ زائدہ نے کہا انشاء اللہ پھر تو ہر طرح سے خیر ہے۔ غرض عبدالرحمٰن و زائدہ دونوں مختار کے لیے روانہ ہوئے۔ اس سے ہانی و داعی و ابن حریث کی گفتگو کا ذکر کر کے کہا خدا کے لیے اپنے قتل کا در پے نہ ہو۔"

مختار ثقفی کی گرفتاری

مختار آخر ابن حریث کے پاس چلا آیا۔ اسے سلام کیا اس کے علم کے نیچے بیٹھ گیا۔ صبح کو لوگوں میں مختار کی ان باتوں کا چرچا ہوا۔ عمارہ بن عقبہ یہ حال سن کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن زیاد کے پاس پہنچا اس سے سب حال بیان کر دیا۔ دن چڑھے ابن زیاد کا دربان کھلا۔ لوگوں کو آنے کا اذن ہوا۔ مختار بھی سب کے ساتھ دربار میں داخل ہوا۔ ابن زیاد نے اسے بلا کر کہا "تمہیں ایک مجمع ساتھ لے کر آئے تھے کہ ابن عقیل کی نصرت کرو" مختار نے کہا ایسا نہیں ہے بلکہ میں آیا اور ابن حریث کے علم کے نیچے اترا۔ جب تک انہیں کے ساتھ رہا۔ ابن حریث نے بھی اس کی شہادت دی۔ کہا اصلحک اللہ یہ سچ کہتا ہے۔ ابن زیاد نے غصہ اٹھا کر مختار کے منہ پر مارا کہ اس کی آنکھ کا پپوٹا پھٹ گیا اور کہا اچھا ہوا یہ تیرے حق میں۔ ابن حریث نے شہادت نہ دی ہوتی تو واللہ میں تیری گردن مارتا لے جاؤ اسے قید خانہ میں" اہل شرطا اسے لے گئے قید خانہ میں ڈال دیا۔

مختار کے لیے عبداللہ بن عمر کی سفارش

حسینؓ کے قتل ہونے تک یہ قیدی رہا۔ اس کے بعد اس نے زائدہ سے کہلا بھیجا کہ عبداللہ ابن عمر کے پاس مدینہ میں جا کر ان سے کہے کہ وہ ایک رقعہ یزید کے نام لکھ دیں کہ وہ ابن زیاد کو مختار کی رہائی کے باب میں لکھ بھیجے زائدہ وہاں سے روانہ ہوا۔ عبداللہ بن عمر کے پاس آیا مختار کا پیام انہیں دیا۔ مختار کی بہن صفیہ ابن عمر کے پاس تھیں۔ بھائی کے قید ہو جانے پر بہت روئیں۔ جزع و فزع کی۔ عبداللہ بن عمر نے یزید کے نام پر ایک خط لکھ کر زائدہ کے ہاتھ روانہ کیا۔ مضمون یہ تھا" ابن زیاد نے مختار کو قید کر لیا ہے اور وہ میری زوجہ کا بھائی ہے۔ میں اس کی عافیت و بہبود چاہتا ہوں۔ خدا تم پر اور تم پر رحم کرے اگر مصلحت ہو تو ابن زیاد کو اپنا یہ حکم لکھ کر بھیجو کہ اسے چھوڑ دے والسلام علیک" زائدہ یہ خط لے کر اپنے ناقہ پر روانہ ہوا۔ یزید کے پاس شام میں پہنچا۔ یزید ان کا خط پڑھ کر ہنسا اور کہا۔ ابو عبدالرحمن نے سفارش کی ہے اور وہ سفارش کر سکتے ہیں۔ یہ کہہ کر ابن زیاد کو لکھ بھیجا کہ میرا خط دیکھتے ہی مختار کو رہا کر دے والسلام۔

مختار ثقفی کی رہائی

زائدہ یہ خط لے کر ابن زیاد کے پاس آیا۔ ابن زیاد نے مختار کو زندان سے نکلوا کر اپنے سامنے بلوایا اور کہا تین دن کی مہلت دیتا ہوں اس کے بعد اگر کوفہ میں تم مل جاؤ گے تو تمہاری خیر نہیں" مختار تو وہاں سے روانہ ہو گیا۔ ابن زیاد کو اب خیال آیا کہ زائدہ نے بڑی گستاخی کی۔ امیر المومنین کے پاس گیا کہ جس شخص کو میں نے قید کیا ہے اور ابھی اسے قید رکھنا چاہتا ہوں اس کی رہائی کا پروانہ لے کر میرے پاس آئے جاؤ زائدہ کو پکڑ لاؤ" عمرو بن نافع کاتب ابن زیاد کا زائدہ کی طرف گذر ہوا اس سے کہا ارے جان بچا کر بھاگ اور میرا یہ احسان ذرا یاد رکھنا" یہاں زائدہ کو لوگ ڈھونڈتے پھرتے تھے۔ وہ اس دن تو چھپا رہا۔ پھر اپنی قوم کے کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر قعقاع ذہلی اور مسلم باہلی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس آیا۔ ان دونوں نے ابن زیاد سے اس کے لیے امان لے لی۔

مختار ثقفی اور ابن العرق کی گفتگو

مختار وہاں سے نکل کر حجاز کی طرف جا رہا تھا واقصہ کے اس طرف ابن العرق جو بنی ثقیف کے موالی میں تھا اسے ملا۔ اس کا خیر مقدم اس نے کیا اور محبت سے پیش آیا۔ اس کی آنکھ کی طرف دیکھ کر اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اور بہت متفکر ہو کر اس سے پوچھنے لگا۔ خدا تم کو ہر طرح کی برائی سے محفوظ رکھے۔ تمہاری آنکھ کو یہ صدمہ پہنچا۔ مختار نے کہا اس حرامزادہ نے ایک لکڑی ماری جس سے آنکھ کی یہ حالت ہو گئی جو تم دیکھ رہے ہو۔ ابن العرق نے کہا یہ کیا حرکت اس نے کی خدا اس کے ہاتھ کو شل کر دے۔ مختار نے کہا اگر میں اس کے ہاتھ پاؤں رگ و پے اور اس کے اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کر ڈالوں تو خدا مجھے مار دے۔ اس نے کہا وحک اللہ یہ بات تم نے کیا سمجھ کر کہی۔ مختار نے کہا میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھنا اور دیکھ لینا۔ اس کے بعد اس نے ابن زبیر کے حالات پوچھنا شروع کئے۔ اس نے کہا انہوں نے بیت اللہ میں پناہ لی ہے۔ کہتے ہیں میں رب کعبہ کی پناہ میں ہوں مگر لوگوں میں یہ چرچا ہے کہ وہ چھپ چھپ کر بیعتیں لیتے ہیں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی شوکت اور جمعیت بڑھ جائے تو وہ ابھی مخالفت ظاہر کر دیں گے۔

مختار ثقفی کا انتقام لینے کا عزم

مختار نے کہا ہاں ہاں اس میں شک نہیں۔ سنو وہ آج عرب میں ممتاز ہیں۔ اگر وہ میرے نقش قدم پر چلیں میری بات کو سنیں تو میں انہیں زحمت سے بچا لوں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو واللہ مجھے بھی کوئی دوسرا شخص جو عرب میں ممتاز ہو مل جائے گا۔ اے ابن العرق فتنہ فساد کے بادل گرج رہے ہیں۔ وہ دیکھو جنگ برپا ہو گئی اور منتشر بے مہار کی طرح اس نے سب کو کچل ڈالا اور ایکا یک تم نے دیکھ لیا اور اس واقعہ کو کہیں تم نے سن لیا جہاں میں نے ظہور کیا ہو گا۔ لوگ کہتے ہوں گے کہ مختار مسلمانوں کی فوجوں کے ساتھ مظلوم شہید کربلا[1] زمین طف مسلمانوں[2] کے سردار سید المرسلین کے نواسے حسین بن علی کے خون کا انتقام لینے کو اٹھا ہے۔ اپنے پروردگار کی قسم ہے میں ان کا انتقام لینے میں اتنے لوگوں کو قتل کروں گا جتنے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے انتقام میں قتل ہوئے ہیں۔ ابن العرق نے کہا یہ دوسری بات بھی جو تم نے کہی بہت ہی عجیب معلوم ہوتی ہے کہا میں جو کہتا ہوں ایسا

---

[1] طبری میں سید المسلمین وابن سیدہا ہے کامل میں سید المسلمین وابن بنت سیدہا ہے یعنی بنت رسول اللہ اور اس کے خاوند کے فرزند ابن سیدہا کے معنی کامل کی عبارت کے ساتھ کچھ بن جاتے ہے یہ لفظ کاتب کی تحریف ہے یا مختار کے ہذیانات ہیں۔ ع۔ح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ہوگا اسے یاد رکھنا اور دیکھ لینا لا یہ کہہ کر اس نے ناقہ کو بڑھایا۔ ابن العرق بھی تھوڑی دور تک دعائیں دیتا ہوا اور اس کی سلامتی مناتا ہوا ساتھ ساتھ چلا۔ مختار نے ناقہ کو روک کر اسے قسمیں دے دے کر واپس جانے کے لیے کہا۔

ابن العرق کی مختار کے متعلق حجاج سے گفتگو

ابن العرق کہتا ہے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا سلام کیا رخصت ہوا واپس آیا۔ یہی دل میں سوچتا تھا کہ یہ شخص کیا کہتا ہے۔ ایسا ہی ہوگا۔ کیا اس کا دل یہ کہہ رہا ہے یہ تو ہو نہیں سکتا۔ خدا نے علم غیب کسی کو بھی نہیں دیا۔ ہاں اس کا دل یہ چاہتا ہوگا کہ ایسا ہو۔ اسی سے وہ کہتا ہے کہ یہ ہوگا اور اسی سبب سے اس کے دماغ میں یہ بات جم گئی واللہ یہ خیال اس کا ایک خواب پریشان ہے۔ ہر دفعہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان جس امر کو کہہ دے کہ ہونے والا ہے وہ بھی ہو جائے۔ مگر واللہ میں نے اپنی زندگی ہی میں دیکھ لیا جو کچھ اس نے کہا تھا وہی ہوا واللہ یہ اسے الہام ہوا تھا تو ثابت ہو گیا۔ اگر اس کی ایک تمنا تھی تو پوری ہو گئی۔ پھر میں نے حجاج بن یوسف کے زمانہ میں مختار کی انہیں باتوں کا اس سے ذکر کیا۔ وہ سن کر ہنسنے لگا پھر مجھ سے کہا یہ بھی تو وہ کہا کرتا تھا ؎

؎ ورافعة ذيلها وداعية ويلها بدجلة ارحلها

یعنی دجلہ پر اور اس کے گرد ایک تند آندھی جھاڑو پھیر رہی ہے اور تباہی کو پکار رہی ہے (یہ فتنہ و فساد و کشت و خون کی پیشین گوئی ہے) ابن العرق نے حجاج سے پوچھا تم کیا سمجھتے ہو یہ باتیں وہ دل سے بنا لیتا تھا یا کچھ انداز سے کچھ اٹکل سے کہہ دیتا تھا یا اسے الہام ہوتا تھا؟ حجاج نے کہا جو بات تم مجھ سے پوچھتے ہو واللہ میں خود حیران ہوں کہ یہ کیا ماجرا ہے لیکن اتنا کہوں گا خدا اسے جزائے خیر دے کیسا دیندار و جنگ جو و نبرد آزما وہ شخص تھا۔

ابن زبیر اور مختار ثقفی

عباس بن سہل بن سعد بیان کرتا ہے کہ میں ابن زبیر کے پاس مکہ میں بیٹھا تھا کہ مختار وہاں آیا۔ ابن زبیر کو اس نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب سلام کیا خیر مقدم کیا اس کو جگہ دی۔ اور کہا ابو اسحٰق کوفہ کے لوگوں کا حال بیان کرو۔ کہا ظاہر میں تو سب حاکم وقت کے دوست بنے ہوئے ہیں باطن میں سب کے سب دشمن ہیں ابن زبیر نے کہا برے غلاموں کی یہی خصلت ہوا کرتی ہے اپنے آقا کے سامنے خدمت و طاعت پر کمر بستہ ہیں، پیٹھ پیچھے گالیاں دیتے ہیں ترا کرتے ہیں۔ مختار تھوڑی دیر بیٹھا رہا۔ پھر کہا "ابن زبیر میری بات سنو" جیسے کوئی راز کی باتیں کرنے کو بلاتا ہے کہا تم کیا انتظار کر رہے ہو۔ ہاتھ بڑھاؤ میں تم سے بیعت کرتا ہوں اور ہمیں ایسا کچھ دو کہ ہم خوش ہو جائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاز کو تم دیا بیٹھو۔ وہ سب کے سب تمہارا ساتھ دیں گے، پھر مختار وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ ایک سال گذر گیا اسے کسی نے نہیں دیکھا۔

مختار ثقفی کی مکہ میں آمد

ایک دن میں ابن زبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہ مجھ سے پوچھنے لگے، تم سے اور مختار سے کب ملاقات نہیں ہوئی۔ میں نے کہا ایک سال پیشتر آپ ہی کے پاس اسے میں نے دیکھا تھا۔ پھر نہیں دیکھا کہاں آخر بتاؤ یہ کہاں چلا گیا کہیں ہوتا تو پھر بھی کہیں نظر آتا۔ میں نے کہا مختار کو جب آپ کے پاس دیکھا تھا۔ اس کے بعد دو مہینے کے بعد میں مدینہ چلا گیا اور وہاں کئی مہینے رہ کر پھر آپ کے پاس میں چلا آیا۔ طائف سے کچھ لوگ عمرہ کرنے کو یہاں آئے ہوئے تھے انہیں میں نے کہتے سنا کہ مختار ہمارے یہاں طائف میں آیا تھا اسے تو یہ زعم ہے کہ میں صاحب غضب ہوں اور ظالموں کا تباہ کرنے والا ہوں۔" ابن زبیر نے کہا خدا اس پر لعنت کرے بڑا جھوٹا ہے کاہن بنتا ہے۔ خدا ظالموں کو ہلاک کرے گا تو مختار بھی انہیں کے ساتھ ہلاک ہوگا۔" واللہ یہ گفتگو ابھی تمام ہوئی تھی کہ مسجد الحرام کے ایک جانب مختار دکھائی دیا۔ ابن زبیر مجھ سے کہنے لگے جس کا تم ذکر رہے تھے لو وہ سامنے موجود ہے بتاؤ یہ کہاں جایا چاہتا ہے۔ میں نے کہا گمان غالب یہ ہے کہ خانہ کعبہ کی طرف جائے گا۔" وہ کعبہ ہی کی طرف آیا۔ حجر اسود کے سامنے آکر سات دفعہ طواف کیا۔ پھر حجر کے پاس دو رکعت نماز پڑھی اور وہیں بیٹھا رہا۔ اسے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ کچھ لوگ طائف کے کچھ حجاز کے اس کے شناساؤں میں وہاں آکر بیٹھ گئے۔

عباس بن سہل اور مختار ثقفی کی گفتگو

ابن زبیر کو دیر تک انتظار رہا کہ وہاں سے اٹھ کر میرے پاس آئے گا مجھ سے پوچھنے لگے کیا یہ شخص میرے پاس نہ آئے گا۔ میں نے کہا کیا معلوم مگر جو بات آپ چاہتے ہیں میں دریافت کئے لیتا ہوں۔ ابن زبیر کو میرا یہ ارادہ کرنا بہت پسند آیا۔ وہاں سے اٹھ کر میں اس طرح چلا جیسے کوئی مسجد الحرام سے باہر جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ پھر میں نے مڑ کر مختار کی طرف دیکھا اور اسی طرف بڑھا اسے سلام کیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ تم کہاں تھے۔ کیا طائف میں تھے کہو ہماری ملاقات کے بعد

لہ طبری کی عبارت یہ ہے قلت لا ادری وسا عذرلک واللہ اعلم وقال ما شئت وکان ابن الزبیر ابن اثیر نے یہ فقرہ چھوڑ دیا۔ مترجم کے نزدیک قال کی ضمیر بھی عباس بن سہل کی طرف پھرتی ہے یہ کسی دوسرے راوی کا قول درمیان میں بے محل آگیا ہے اصل عبارت یوں ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں کہاں تم پھرتے رہے۔ مختار نے کہا ہاں میں طائف وغیرہ میں تو تھا۔ اتنا کہہ کے وہ چپ سے انجان بن گیا۔ میں نے جھک کر اس سے راز کے انداز سے کہا۔ تم سا شخص ایک ایسے شخص کی صحبت سے دور ہو جس پر تمام اہل شرف اور تمام عرب قریش و انصار و ثقیف اتفاق کر چکے ہوں۔ کوئی خاندان کوئی قبیلہ ایسا نہیں رہا جس کا رئیس و سرگروہ اس شخص سے آکے بیعت نہ کر گیا ہو۔ مجھے تم سے اور تمہاری دانشمندی سے تعجب ہوتا ہے کہ تم ان کے پاس نہ آئے۔ ان سے بیعت تم نے نہ کی۔ اس حکومت میں اپنا حصہ تم نے حاصل نہ کیا۔ مختار نے کہا تم نے دیکھا تھا کہ سال میں ان کے پاس آیا انہیں مشورہ دیا۔ انہوں نے اپنے معاملہ کو مجھ سے چھپایا میں نے دیکھا انہیں میری پروا نہیں ہے جیسی کہ انہیں مجھ سے ملنے کی ضرورت ہے۔ میں نے بھی یہ دکھا دیا کہ مجھے بھی ان کی پروا نہیں ہے اور واللہ مجھے ان سے ملنے کی ضرورت نہیں ہے جیسی کہ انہیں مجھ سے ملنے کی ضرورت ہے۔ میں نے کہا واللہ تم نے جو باتیں ان سے کیں علانیہ سب کے سامنے مسجد حرام میں کیں۔ یہ وہ باتیں ہیں کہ پردوں کی آڑ میں دروازے بند کر کے کی جاتی ہیں۔ اگر جی چاہے تو آج رات کو ابن زبیر سے ملاقات کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔ مختار نے کہا آج شب کو تمہارے عشاء پڑھ کر چلوں گا۔ وعدہ یہ ہوا کہ حجر اسود کے پاس ہم دونوں میں ملاقات ہو گی۔

ابن زبیرؓ اور مختار ثقفی کی ملاقات

اب میں اس کے پاس سے اٹھ کر ابن زبیر کے پاس آیا۔ مجھ سے اور اس سے جو باتیں ہوئی تھیں وہ بیان کیں۔ ابن زبیر سن کر خوش ہوئے۔ عشاء کی نماز پڑھ کر ہم دونوں آدمی حجر اسود کے پاس گئے وہاں سے ابن زبیر کے مکان پر آئے۔ اذن چاہا۔ آنے کی اجازت ملی۔ وہاں پہنچ کر میں نے کہا میں جاتا ہوں تم دونوں تخلیہ میں باتیں کرو۔ یہ سن کر دونوں نے کہا تم سے کسی بات کا پردہ نہیں ہے میں بھی بیٹھ گیا۔ ابن زبیر نے مختار سے مصافحہ کیا خیر مقدم کیا۔ اس کا اور اس کے متعلقین کا حال پوچھا۔ پھر دونوں آدمی ذرا خاموش رہے اس کے بعد مختار نے حمد و ثنائے الٰہی بجا لا کر کہا۔ زیادہ گفتگو کرنے کی ضرورت تھوڑی بھی نہ کرنا۔ دو تین باتیں بیکار ہیں۔ میں اس لیے تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم سے اس شرط پر بیعت کروں کہ بغیر میرے مشورہ کے تم کوئی کام نہ کرو۔ اور سب سے پہلے اپنے پاس آنے کا دن مجھے دیا کرو اور جب تم خود کو ظاہر کرو تو اپنے ہر ایک بڑے کام میں مجھے شریک رکھا کرو۔ ابن زبیر نے کہا میں تو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم پر بیعت تم سے چاہتا ہوں کہ میرا ادنیٰ سا غلام کوئی ملے تو اس سے کتاب و سنت پر تم بیعت لینا۔ تمہاری اس حکومت میں مجھ میں اور غیر میں کیا امتیاز رہا۔ واللہ میں تم سے ہرگز بیعت نہیں کروں گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن زبیرؓ اور مختار ثقفی میں معاہدہ

عباس بن سہل نے جھک کر ابن زبیر کے کان میں کہا۔ اس وقت تو اس کا ایمان مول لے لو پھر جیسی راہ ہو دیکھا کرنا۔ اس پر ابن زبیر نے اس سے کہا اچھا جو تم کہتے ہو وہی سہی یہ کہہ کر ہاتھ بڑھایا یا مختار نے ان سے بیعت کی اور ان کے ساتھ رہنے لگا۔ حصین بن نمیر نے جب شام سے آکر مکہ کا حصار کیا ہے تو مختار بھی اس معرکہ میں شریک تھا۔ اور سب سے بڑھ کر اس نے میدان کارزار میں ثابت قدمی و دلیری ظاہر کی۔ جب یہ نوبت پہنچی کہ منذر بن زبیر۔ مسور بن مخرمہ۔ مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف قتل ہو گئے تو مختار نے پکار پکار کر کہا۔ اے اہل شام میری طرف آؤ میری طرف۔ میں ابو عبید... کا بیٹا ہوں۔ میں کرار غیر فرار کا فرزند ہوں۔ میرے باپ دادا معرکہ میں دھنس جاتے تھے کبھی قدم پیچھے نہ ہٹاتے تھے اے جبرت دار و اے کینہ کشو میرے پاس آؤ یہ غرض اس نے لوگوں کو بچا لیا اور اس معرکہ میں بڑی بہادری سے لڑا۔ پھر ابن زبیر کے ساتھ اسی حصار میں یہ بھی تھا کہ خانہ کعبہ جلایا گیا۔ روز شنبہ ربیع الاول ۶۴ھ کی تیسری تاریخ یہ واقعہ ہوا۔

ابن زبیرؓ اور شامیوں کی جنگ

اسی دن کا ذکر ہے کہ تین سو سپاہیوں کی ایک فوج سے کر مختار نے شامیوں سے ایسی جنگ کی کہ دوسرے کی مجال نہیں۔ لڑتے لڑتے تھک جاتا تھا تو ذرا بیٹھ جاتا تھا اور اس کے اصحاب اسے گھیر کر کھڑے ہو جاتے تھے دم لیا اور اٹھا اور جا پڑا۔ شامیوں کے جس پرے پر جس صف پر یہ پہنچا۔ اس کی شمشیر زنی سے سب پسپا ہو گئے۔ عباس بن سہل بیان کرتا ہے کہ عبداللہ بن مطیع اور مختار اور میں اہل شام سے قتال کر رہے تھے ہم تینوں میں مختار سب سے بڑھ کر جانبازی و جانفشانی کر رہا تھا۔ اہل شام کو یزید کے مرنے کی اطلاع پہنچنے کے ایک دن پہلے بڑے کشت و خون کی جنگ ہوئی۔ یہ معرکہ ربیع الآخر ۶۴ھ کی بتیسویں تاریخ اتوار کے دن ہوا تھا۔ اہل شام کو یہ امید تھی کہ وہ ہم پر فتح یاب ہوں گے اور مکہ کی تمام راہیں ہم لوگوں پر بند کر چکے تھے۔ ابن زبیر نے نکل کر لوگوں سے مرنے اور جان دینے پر بیعت لی تھی۔ اور بہت لوگ اسی شرط پر بیعت کر چکے تھے ایک جماعت کو ساتھ لیے ہوئے میں ایک طرف اہل شام سے قتال کر رہا تھا۔ ایک جانب عبداللہ بن مطیع لڑ رہے تھے۔

جنگ میں خوارج کی شرکت

ایک طرف اہل یمامہ کے خوارج کو ساتھ لے کر مختار شمشیر زنی کر رہا تھا۔ یہ خوارج خانہ کعبہ کے بچانے کے لیے جنگ میں شریک ہو گئے تھے۔ شامیوں نے مجھ پر حملہ کیا مجھے اور میرے اصحاب کو دور تک دبا تے ہوئے لے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوبت یہ ہوئی کہ میں اور مختار مع اصحاب ایک ہی جگہ جمع ہو گئے۔ میں نے یہ دیکھا کہ میں جس قسم کی جرأت کر جاتا تھا۔ مختار بھی وہی کام کر کے دکھا دیتا تھا اور وہ جس قسم کی دلیری کر بیٹھتا تھا۔ مجھے ویسی ہی جرأت دکھانے میں تکلف ہوتا تھا۔ میں نے کبھی ایسا حملہ آور نہیں دیکھا۔ شامیوں کے پیادے اور سوار ہم دونوں پر حملہ کر رہے تھے۔ اور ہم ان سے قتال کرنے میں مشغول تھے۔ مجھے اور مختار کو اور کوئی ستر آدمی بڑے ثابت قدم جو ہمارے ساتھ تھے ان سب کو مجبور ہو کر ایک مکان کی طرف سرک آنا پڑا۔

مختار ثقفی کی شجاعت

اس وقت مختار نے فوج شام سے نبرد آزمائی کی اور کہنا شروع کیا۔ ایک ایک کر کے لڑو اور جو بھاگے اسے پناہ نہ ملے۔ غرض مختار لڑنے کو بڑھا اور اس کے ساتھ میں بھی آیا۔ میں نے پکار کر کہا کوئی مجھ سے لڑنے کو نکلے۔ یہ سن کر ایک شامی میری طرف آیا اور ایک شخص مختار کے مقابلہ میں۔ میں اپنے حریف کو قتل کرنے کے لیے چلا اور مختار نے بڑھ کر اپنے حریف کو قتل کیا۔ پھر ہم نے ایک نعرہ کیا اور اپنے اصحاب کو جرأت دلا کر فوج شام پر حملہ کر دیا۔ واللہ ایسی تلواریں ان لوگوں کو ہم نے ماریں کہ تمام گلیوں میں سے ان کو نکال دیا۔ پھر ہم دونوں اپنے دونوں حریفوں کی طرف جنہیں ہم نے قتل کیا تھا متوجہ ہوئے جسے میں نے قتل کیا تھا وہ نہایت ہی سیاہ فام تھا۔ مختار کہنے لگا سنو واللہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے یہ دونوں کتنے شامیوں کے غلام ہیں اگر یہ ہم دونوں کو قتل کر ڈالتے تو ہماری برادری والے اور جو لوگ ہم سے حسن ظن رکھتے ہیں بہت ہی غمگین ہوتے۔ یہ دونوں شخص میری نظر میں دو کتوں کے برابر ہیں۔ میں تو اب کبھی کسی شخص سے جب تک اسے جان پہچان نہ لوں گا لڑنے کو نہ نکلوں گا۔" میں نے کہا واللہ میں بھی جب تک اسے جان پہچان لوں گا کسی شخص سے لڑنے کو نہ نکلوں گا۔"

مختار ثقفی کی ابن زبیر کو دھمکی

یزید کے ہلاک ہونے تک مختار ابن زبیر کے ساتھ رہا۔ حصار اٹھ گیا اہل شام تو شام کی طرف واپس ہوئے اور اہل کوفہ نے عامر بن مسعود کو امیر بنا لیا۔ کہ جب تک لوگ متفق ہو کر کسی کو اپنا امام مقرر کریں یہ عامر کے ساتھ نماز پڑھا کریں۔ عامر کو ابھی ایک مہینہ گذرا تھا کہ اس نے اہل کوفہ کے ساتھ ابن زبیر سے بیعت لی اور یہاں کہلا بھیجا۔ یزید کے مرنے کے پانچ مہینے چند دن بعد تک مختار ابن زبیر کے ساتھ رہا۔ اسی زمانہ میں ایک دن ابن زبیر لوگوں کے ساتھ طواف کر رہے تھے یکایک ان کی نظر مختار پر پڑی تو ابن صفوان سے کہنے لگے ذرا اس شخص کو دیکھو جیسے سانڈ رہن کا گرگ کثیر الحذر ہوتا ہے واللہ یہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ طواف اور نماز طواف سے جب فراغت سب کی ہو گئی تو مختار نے آ کر ابن صفوان سے پوچھا "ابن زبیر میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب میں تم سے کیا کہہ رہے تھے؟ ابن صفوان نے بات کو چھپایا کہ انہوں نے کوئی بری بات تمہاری نسبت نہیں کہی۔ مختار نے کہا نہیں واللہ تم دونوں میرا ہی ذکر کر رہے تھے۔ سن رکھو انہیں واللہ ایڑیاں رگڑ کر میرے نقش قدم پر چلنا چاہیئے نہیں تو میں ان کے لیے آتش جہنم مشتعل کر دوں گا۔ پانچ مہینے تک جب اس نے دیکھا کہ ابن زبیر نے اسے کوئی عہدہ و امارت نہیں دی۔ تو کوفہ سے جو شخص اس کے پاس آتا تھا اس سے لوگوں کے حالات و کیفیت پوچھا کرتا تھا۔

رمضان میں ہانی بن الودا عمرہ کی نیت سے مکہ میں آیا۔ مختار نے اس سے بھی کوفہ کی حالت اور وہاں کے لوگوں کی کیفیت کو پوچھا۔ اس نے کہا خیریت ہے اور ابن زبیر کی طاعت پر سب متفق ہیں۔ ہاں ایک گروہ اور اس کے ساتھ شہر کے بھی کچھ لوگ ہیں اگر کوئی شخص ان لوگوں کو متفق کر کے انہیں کی رائے پر انہیں لے چلے تو وہ ایک زمانہ تک دنیا کو لوٹ لوٹ کر کھا سکتا ہے۔

مختار ثقفی کی روانگی کوفہ

مختار نے کہا میں ہوں ابو اسحٰق میں واللہ ان لوگوں کو امر حق پر متفق کر دوں گا۔ انہیں ساتھ لے کر اہل باطل کو شہر سے نکال دوں گا اور ہر جبار و متمرد کو قتل کر دوں گا۔ ابن الودا عی نے کہا واہ۔ یا ابن ابی عبید جہاں تک تیرے امکان میں ہو ضلالت کی طرف نہ دوڑ ان لوگوں کا سرگروہ کسی اور ہی شخص کو بن جانے دے۔ سنو فتنہ پردازی کی عمر بہت کم ہوتی ہے۔ ہر ابتدا کرنے والے شخص سے بہت برے برے افعال سرزد ہوتے ہیں۔ مختار ثقفی نے کہا فتنہ پردازی کیسی میں تو ہدایت و جماعت کی طرف سب کو کھینچوں گا۔ یہ کہہ کے وہ اٹھ کھڑا ہوا وہاں سے نکل کر اپنی سانڈنی پر سوار ہوا اور چلا کوفہ کی طرف مقام قرعا تک پہنچا تھا کہ سلمان مرثد سے راہ میں ملاقات ہو گئی دونوں نے مصافحہ کیا۔ سلامت پوچھے۔ مختار نے حجاز کا حال بیان کر کے اہل کوفہ کی حالت کا ابن مرثد سے استفسار کیا۔ اس نے کہا۔ گلہ کو سفید کا حال ہے جس کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ مختار نے کہا میں اس گلہ کو خوب چراؤں گا۔ اور ان کے مقصد کو پہنچ جاؤں گا۔ ابن مرثد نے کہا ارے خدا سے ڈر تجھے مرنا ہے۔ قبر سے اٹھنا ہے۔ باز پرس محشر کا جواب دینا ہے۔ اعمال کی جزا لینا ہے۔ اعمال اچھے ہیں تو جزا بھی اچھی ملے گی برے ہیں تو بری۔ اس کے بعد یہ ادھر روانہ ہوا وہ ادھر چلا۔

مختار ثقفی سے عبیدہ بدی سے ملاقات

مختار جمعہ کے دن نہر جیر پر پہنچا۔ وہاں اترا نہایا دھویا ساتیل لگایا۔ کپڑے پہنے عمامہ باندھا تلوار کو گلے میں لٹکایا۔ پھر سانڈنی پر سوار ہو کے مسجد سکون اور میدان گندہ کی طرف آیا۔ جن جن لوگوں کی طرف سے گذرتا تھا۔ السلام علیکم کہتا تھا اور فتح و نصرت کی بشارت دیتا تھا۔ کہتا تھا دین آ گیا جو تمہیں مقصود تھا۔ پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد بنی ذہل و بنی جمرہ کی طرف آیا۔ یہاں کسی کو نہ پایا۔ سب جمعہ میں گئے ہوئے تھے یہاں سے بنی بدا کے محلہ میں آیا۔ عبیدہ بدی سے ملاقات ہوئی اسے سلام کر کے کہا فتح و نصرت و آسانی کی تمہیں بشارت ہو۔ ابو عمرو تمہارا اعتقاد بہت اچھا ہے۔ اسی اعتقاد کے ساتھ خدا ہر گناہ بخش دے گا۔ ہر خطا کو ڈھانک دے گا؛ اور عبیدہ بڑے بہادر بڑے شاعر محب علیؓ تھے۔ شراب بہت پیتے تھے۔ مختار کی بات کا عبیدہ نے یہ جواب دیا تمہیں خیر و خوبی کی بشارت ہو کہ تم نے مجھے بشارت دی۔ کچھ کھل کے بھی کہو گے؟ کہا ہاں آج شب کو میرے بستر پر سونا یہ کہہ کے آگے چلا گیا۔ یہ بھی اس نے کہا کہ اپنی مسجد کے لوگوں کو یہ پیام پہنچا دینا کہ ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت کا وعدہ لے چکا ہے۔ یہ ہتک حرمت کرنے والوں کو قتل کریں گے اور پیغمبر زادوں کے خون کا انتقام لیں گے اور خدا ان کو نور روشنی کی طرف ہدایت کرے گا؛ یہ کہہ کر وہ روانہ ہو گیا اور عبیدہ سے پوچھا ہند کی طرف جانے کا کون سا راستہ ہے اس نے کہا ٹھہرو میں ساتھ چلتا ہوں۔

مختار ثقفی کی اسمٰعیل بن کثیر کو دعوت

عبیدہ نے اپنا گھوڑا منگایا کسا گیا سوار ہوا۔ اور مختار کو بنی ہند تک پہنچا دیا۔ یہاں پہنچ کر مختار نے کہا اسمٰعیل بن کثیر کا گھر مجھے بتاؤ۔ عبیدہ اسے لیے ہوئے اسمٰعیل کے گھر تک آیا اسے باہر بلایا۔ اسمٰعیل سے وہ طرح طرح کا مصافحہ کیا بشارت اس کو دی اور کہا۔ آج رات کو تم اور تمہارے بھائی اور ابو عمرو تینوں آدمی مجھ سے ملنا جو بات تم لوگ چاہتے تھے میں اسی کے لیے آیا ہوں؛ پھر یہاں سے بھی روانہ ہوا اور عبیدہ کے ساتھ جمیعہ کی اور وہی بستی میں مسجد کے پاس سے گذرتا ہوا باب الفیل پر آیا سانڈنی کو اس نے بٹھا دیا اور مسجد کے اندر گیا لوگوں نے اسے دیکھ کر کہا لو مختار آ گیا۔ مسجد کے ایک ستون کے پاس مختار نماز میں مشغول ہو گیا۔ جماعت کا وقت بھی آ گیا تھا۔ یہ سب کے ساتھ نماز میں شریک ہوا پھر دوسرے ستون کے پاس جا کر جمعہ و عصر کے درمیان نماز پڑھی۔ پھر جماعت کے ساتھ عصر پڑھ کر واپس ہوا۔

مختار ثقفی کی بیعت

یہ بھی روایت ہے کہ اس کا گذر محلہ ہمدان کی طرف بھی ہوا اور ابھی رخت سفر پہنے ہوئے تھا لوگوں سے کہا تمہیں بشارت ہو میں تمہارے پاس مژدہ لے کر آیا ہوں جس سے تم خوش ہو جاؤ گے یہ کہہ کر چلا اور اپنے گھر میں آ کر اترا یہ وہی گھر ہے جسے لوگ مسلم بن مسیب کا گھر کہتے ہیں۔ اسی گھر میں شیعہ مختار کے پاس آمد و رفت رکھتے تھے۔ عبیدہ و اسمٰعیل و بنی ہند کو مختار نے جس شب کو بلایا تھا۔ شب ہوئی تو یہ لوگ اس کے پاس گئے مختار نے ان سے وہاں کے سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کا اور شیعوں کا حال پوچھا۔ کہا شیعہ تو متفق سلیمان بن صرد کے پاس جمع ہو گئے ہیں۔ علما ابن عرواب خروج کیا چاہتے ہیں۔ مختار یہ سن کر حمد و ثنائے الٰہی بجالایا اور نبی صلعم پر درود بھیجا۔ اس کے بعد کہا کہ مہدی ابن وصی محمد بن علی نے مجھے اپنا وزیر و رازدار و برگزیدہ و امیر کر کے تم لوگوں کے پاس بھیجا ہے کہ بے دینوں سے قتال کروں اور خون اہل بیت کا ان سے انتقام لوں اور ضعفاء کو ان کے ظلم سے بچاؤں۔ سب سے پہلے عبیدہ واسطیل نے اس کی دعوت کو قبول کیا۔ اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔ اس سے بیعت کر لی۔

شیعان اہل بیت کو مختار ثقفی کی دعوت

ابن صرد کے پاس جو شیعہ جمع تھے مختار نے ان کو بھی بلا بھیجا ان سے کہا میں صاحب الامر معدن فضل وصی امام مہدی کی طرف سے تم لوگوں کے پاس اس کام کے لیے آیا ہوں۔ جس سے تمہارے دل ٹھنڈے ہو جائیں گے پردے اٹھ جائیں گے دشمن قتل ہو جائیں گے۔ نعمت و دولت تمام و کمال حاصل ہو گی۔ سلیمان بن صرد بیچارے خدا ان پر اور ہم سب پر رحم کرے۔ بس ایک پیر حرف ہڈیوں کا تھیلا ہیں۔ نہ انہیں معاملات کا تجربہ نہ جنگ و جدال کا علم ہے وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگوں کو لے کر نکلیں خود بھی قتل ہوں تمہیں بھی قتل کرا دیں میں جو کچھ کروں گا وہ اس حکم کے بموجب ہو گا جو مجھے ملا ہے جو مجھے سمجھا دیا گیا ہے جس میں تمہارے دوستوں کی عزت ہو گی تمہارے دشمن ہلاک ہو جائیں گے تمہارے دل ٹھنڈے ہو جائیں گے میری بات سنو میرے حکم کو مانو پھر خوش ہو اور سب کو بشارت دو جو تمہارا مقصود ہے اس کام کے لیے میں بہترین سردار ہوں۔ غرض اس قسم کی باتیں وہ کرتا رہا اور شیعوں کے ایک گروہ کو اپنی طرف مائل کر لیا۔ وہ لوگ اس کے پاس آتے تھے اس کی تعظیم کرتے تھے اس کے امور پر نظر رکھتے تھے مگر وہ سادہ و غفلا شیعہ ابن صرد کے ساتھ تھے وہی شیخ الشیعہ اور سب کے بزرگ تھے یہ لوگ ان کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے مختار نے جو شیعوں کو ملایا تھا بہت تھوڑے سے تھے۔

مختار کا ابن صرد سے حسد

اسی سبب سے سلیمان بن صرد کا وجود مختار پر بہت گراں تھا ان کا سامان پورا ہو چکا تھا وہ خروج کیا چاہتے تھے مختار چاہتا تھا کہ ابھی ذرا حرکت نہ کرے۔ ذرا سی چھیڑ بھی نہ نکالے۔ چاہتا تھا دیکھ لے ابن صرد کا کیا انجام ہوتا ہے اسے یہ فکر تھی کہ تمام شیعہ اس کے ساتھ ہو جائیں تو اس کا مقصود اچھی طرح حاصل ہو۔ ابن صرد نے جب خروج کیا اور وہ جزیرہ کی طرف روانہ ہوئے تو عمرو بن سعد و شبث بن ربعی و یزید بن حارث نے عبداللہ بن یزید ہلالی اور ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے کہا کہ مختار تو ابن صرد سے بڑھ کر تمہارا مخالف ہے۔ وہ تو تمہارے دشمن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے لڑنے کو اس کا زور توڑنے کو تمہارے شہر سے نکل گئے۔ مختار چاہتا ہے تمہارے شہر میں بیٹھے بیٹھے تم پر حملہ کرے چلو اٹھو اسے زنجیروں میں جکڑ لو۔ جب تک اطمینان لوگوں کو حاصل نہ ہو اسے زندان میں دائم الحبس کر دو۔ لوگ اسے گرفتار کرنے کو چلے۔ جاتے ہی یکایک اسے اور اس کے گھر کو گھیر لیا اور اسے باہر بلایا۔

مختار ثقفی کی گرفتاری

مختار نے اس انبوہ کو دیکھ کر کہا "یہ کیا ماجرا ہے۔ واللہ تم کو کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔ اس وقت ابراہیم بن محمد بن طلحہ نے عبداللہ بن یزید سے کہا اسے اسی میں باندھ لو اور ننگے پاؤں دوڑاتے ہوئے لے چلو۔ ابن یزید نے کہا سبحان اللہ میں کیوں اسے دوڑانے لگا۔ اور کیوں ننگے پاؤں لے جانے لگا۔ جس شخص نے نہ ہم سے عداوت ظاہر کی نہ جنگ کی اس کے ساتھ میں ایسا سلوک کیوں کروں۔ ہم نے تو فقط بدگمان ہو کر اسے گرفتار کیا ہے" ابراہیم نے مختار سے مخاطب ہو کر یہ شعر کہا لیس بعشک فاعلمی کہا تو کجا یہ ارادہ۔ اے ابن ابی عبیدہ کہا تو اور کجا یہ باتیں جن کی خبر ہم لوگوں کو پہنچ گئی ہے" مختار نے جواب دیا تم نے میری جو خبر سنی ہے غلط ہے اس بات سے خدا مجھے محفوظ رکھے کہ تمہارے باوا دادا دادا کی طرح میں بھی حق ناشناس کہلاؤں" معلوم نہیں یہ کلمہ مختار کا ابراہیم سنا بھی یا نہیں۔ مختار کی سواری کے لیے ایک خچر اور ہم رنگ کا لے کر آئے۔ ابراہیم نے عبداللہ بن یزید سے کہا اس کے بیڑیاں ڈالنا چاہیئے۔ عبداللہ نے کہا اس کے لیے زندان خود ایک بیڑی ہے وہی کافی ہے زندان میں اس کی ملاقات کو جو لوگ آتے تھے ان کے سامنے کہا کرتا تھا" اس خدا کی قسم کھا کے کہتا ہوں جو مالک ہے دریاؤں کا نخلستانوں کا درختوں کا صحراؤں کا بیابانوں کا پاک فرشتوں کا برگزیدہ پیغمبروں کا۔ میں لپکتی ہوئی برچھیوں سے چمکتی ہوئی تلواروں سے، جھرمٹ میں ایسے مددگاروں کے جن میں کوئی ناقص نہیں جاہل نہیں نکما نہیں بدذات نہیں تمل کروں گا اس ظالموں کو۔ جب دین کے ستون کو قائم کر لوں گا اسلام کے رخنہ کو بند کر چکوں گا۔ مومنوں کا دل ٹھنڈا کر دوں گا پیغمبروں کا قصاص لے چکوں گا۔ پھر دنیا کو چھوڑنا مجھے ناگوار اور موت کی کچھ بھی پروا نہ ہوگی" اسی تقریر کو وہ جب تک زندان میں رہا ہمیشہ دہرایا گیا۔ اور ابن مرجانہ کے خروج کرنے کے بعد اپنے انصار کو شجاعت دلایا کرتا تھا۔

خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر

اسی سال ابن زبیر نے کعبہ کو منہدم کر کے زمین کے برابر کر دیا۔ اس لیے کہ منجنیق کے پتھروں سے دیواریں جھک گئی تھیں۔ ابن زبیر نے کعبہ کی نیو کھدوائی اور سنگ اسود کو اس میں داخل کر لیا۔ اس زمانہ میں لوگ اسی نیو کے گرد طواف کر لیتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور نماز کی جگہ پر جا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ رکن اسود کو ابن زبیر نے ایک ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس ایک صندوق میں رکھا تھا اور کعبہ کا زیور و لباس و عطریات خزانۂ کعبہ میں حاجیوں کی نگہبانی میں رکھ دیا تھا۔ کعبہ کی تعمیر جدید جب پوری ہو گئی تو سب چیزیں پھر اس میں واپس کی گئیں۔ اس سال ابن زبیر امیر حاج تھے۔ مدینہ میں ان کی طرف سے ان کے بھائی جبیرہ بن زبیر عامل تھے۔ کوفہ کے عامل عبیداللہ بن یزید خطمی تھے اور قاضی یہاں کے سعد بن نمران تھے۔ شریح نے کوفہ میں قاضی ہونے سے انکار کر دیا تھا وہ کہتے تھے۔ میں اس فتنہ و فساد میں عہدۂ قضا نہیں قبول کروں گا۔ بصرہ کا عامل عمرو بن نفیع اور قاضی وہاں کا ہشام بن ہبیرہ تھا۔ خراسان کا حاکم عبداللہ بن خازم تھا۔

۶۵ھ کے واقعات

توابین کا تخیلہ میں اجتماع

سلیمان بن صرد نے جب روانگی کا قصد کیا تو اپنے اصحاب میں جو بزرگان قوم تھے ان کو بلا بھیجا وہ سب جمع ہو گئے۔ ربیع الآخر ۶۵ھ کا چاند دیکھ کر وہ سب لوگوں کو لے کر روانہ ہوئے۔ وہ پہلے ہی سے گروہ توابین کو اسی شب کو خروج کرنے کی اطلاع دے چکے تھے اور تخیلہ کو لشکر گاہ مقرر کیا تھا۔ ابن صرد نے یہاں آکر تمام لشکر کو پھر دیکھا لوگ انہیں کم معلوم ہوئے تو حکیم بن کندی اور ولید بن کثانی کے ساتھ تھوڑے سوار کر کے حکم دیا کہ تم دونوں شہر میں جا کر یا لثارات الحسین (حسین کا انتقام لینے والو دوڑو) کہہ کر پکارو اور بڑی مسجد تک پکارتے ہوئے چلے جاؤ۔ یہ دونوں روانہ ہوئے اور جو حکم ملا تھا اسے بجا لائے۔

انتقام حسینؓ کا نعرہ

خلق خدا میں سے پہلے جن لوگوں نے یا لثارات الحسین کا نعرہ بلند کیا یہی دونوں شخص تھے۔ جب یہ دونوں بنی کثیر کے محلہ میں پہنچے وہاں ان کی آواز ایک شخص نے سنی۔ اس کا نام عبداللہ بن خازم تھا۔ یہ ان لوگوں میں سے نہ تھا جو توابین کے پاس آمد و رفت رکھتے تھے یا ان سے نصرت کا وعدہ کر چکے تھے۔ آواز سنتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ کپڑے پہنے ہتھیار منگائے۔ گھوڑے پر زین رکھنے کا حکم دیا۔ سہلہ بنت سبرہ اس کی بیوی نہایت جمیل و حسین عورت تھی اور یہ بھی اسے بہت چاہتا تھا کہنے لگی کیا تمہیں جنون ہوا ہے کہا جنون ہرگز نہیں۔ میں نے وہ آواز سنی جو حق کی طرف پکارتی ہے۔ اب میں اس آواز کے ساتھ ہوں میں اس شخص کے خون کا انتقام لوں گا خواہ اس باب میں میری جان جائے یا جو خدا کو میرے حق میں منظور ہے وہ ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا اپنے اس بچہ کو کس پر چھوڑ کے جاتے ہو جواب دیا۔ خدائے وحدہ لا شریک کے حوالہ کرتا ہوں۔ خداوند اپنی بیوی اور بچہ کو تیرے سپرد کرتا ہوں تو ان کی حفاظت کرنا یہ کہہ کے گھر سے نکلا اور قوابین سے جا ملا۔ عورت اس کی رونے لگی اور اس کے گھر کی سب عورتیں اس کے پاس جمع ہو گئیں اس کے بچہ کا نام عمرہ تھا یہ زندہ رہا اور مصعب بن زبیر کے ساتھ مارا گیا۔

ابو عمرہ قابضی ابن مرد کے بھیجے ہوئے سوار رات کو کوفہ میں پکارتے پھرے رات گئے مسجد کی طرف آئے یہاں بہت لوگ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے کا نعرہ بلند کیا۔ مسجد کے نمازیوں میں ابو عمرہ قابضی نے اس نعرہ کو سن کر کہا اور پوچھا کہ سب لوگ کہاں جمع ہوتے ہیں کہا کہ نخیلہ میں۔ ابو عمرہ وہاں سے نکلا۔ گھر میں آکر ہتھیار لگائے سوار ہونے کے لیے گھوڑا منگایا۔ اس کی بیٹی رداح جو ابن مرثد قابضی کی بیوی تھی اس کے پاس آئی۔ پوچھنے لگی باوا یہ کیا ماجرا ہے کہ آپ نے ہتھیار لگائے ہیں تلوار باندھی ہے۔ کہا بیٹی تمہارا باپ اپنے گناہ سے بھاگ کر اپنے پروردگار کے پاس جاتا ہے۔ وہ یہ کہہ سن کر چلا چلا کر رونے لگی۔ برادری کے لوگ جمع ہو گئے ابو عمرہ سب سے رخصت ہوا اور قوابین کے گروہ میں جا کر شریک ہو گیا۔ صبح ہوتے ہوتے ابن مرد کے لشکر میں اتنے ہی لوگ آ گئے جتنے کہ پہلے سے آئے ہوئے تھے۔ صبح کو ابن مرد نے دفتر منگا کر دیکھا کہ جتنے لوگوں نے بیعت کی تھی کتنے شخص ان میں سے آئے۔ معلوم ہوا کہ سولہ ہزار شخصوں نے بیعت کی تھی۔

ابن مرد کا توابین کی کمی پر اظہار افسوس ابن مرد کہنے لگے سبحان اللہ سولہ ہزار میں سے چار ہی ہزار۔ حمید بن مسلم نے کہا واللہ مختار تمہاری طرف سے لوگوں کو توڑ رہا ہے۔ تین دن پیشتر کا ذکر ہے کہ مختار کے پاس میں موجود تھا۔ کچھ لوگوں کو میں نے کہتے سنا کہ اب ہماری جمعیت میں پورے دو ہزار ہو گئے ہیں یہ سن کر ابن مرد نے کہا اچھا یہی سہی چھ ہی تو دس ہزار آدمی ایسے ہیں جو نہ ادھر آئے نہ ادھر گئے گیا وہ لوگ ایمان نہیں رکھتے کیا وہ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے کیا وہ لوگ خدا کو بھول گئے ہم سے جو عہد و پیمان کیا تھا نہیں یاد نہیں رہا وہ تو کہتے تھے ہم ضرور جہاد کریں گے ہم ضرور نصرت کریں گے۔" ابن مرد تین دن تک نخیلہ میں ٹھہرے رہے۔ اپنے لشکر سے کے لوگوں کو ان سب لوگوں کے پاس بھیجتے رہے۔ جو عین وقت پر ساتھ سے الگ ہو گئے تھے کہ ان کو خوف خدا دلائیں۔ ان کے عہد و پیمان کا ذکر کریں اس طرح کوشش میں ایک ہزار آدمی اور آ کر شریک ہو گئے۔ اب مسیب نے اٹھ کر ابن مرد سے کہا "رحمک اللہ جو شخص بھر آیا اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آپ کو کیا نفع ہوگا۔ بس وہی لوگ آپ کے ساتھ قتال کریں گے جو دل سے شریک ہوئے ہیں۔ اب آپ اپنے کام میں کسی کا انتظار ہرگز نہ کیجئے۔"

ابن صرد کا توابین سے خطاب

ابن صرد نے کہا واللہ کیا خوب بات تم نے کہی۔ یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک عربی کمان پر سہارا دے کر لوگوں سے اس طرح خطاب کیا۔ ایہا الناس جو لوگ رضائے خدا و جزائے آخرت کے خیال سے شریک ہوئے ہیں وہ ہمارے ہیں ہم ان کے ہیں ان پر خدا کی رحمت نازل ہو حیات میں بھی اور موت میں بھی اور جو لوگ دنیا اور حطام دنیا کی ہوس رکھتے ہیں وہ سن لیں کہ خوشنودی پروردگار عالم کے سوا نہ ہمیں مال غنیمت ملنے والا ہے۔ نہ ہمارے پاس زر و سیم ہے نہ خزر و حریر ہے۔ بس ہمارے کاندھوں پر تلواریں ہیں ہمارے ہاتھوں میں سنانیں ہیں اور بس اتنی زاد راہ ہے جس قدر کہ دشمن تک پہنچنے میں کفایت کرے تو جس کسی کا مقصود اس کے علاوہ ہو اسے ہمارے ساتھ آنا نہ چاہیئے۔" یہ سن کر خیر مزنی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا "خدا نے آپ کو ہدایت کی اور فیصلہ کی بات آپ کو بتادی۔ قسم ہے خدائے وحدہ لاشریک کی جو لوگ دنیا کی ہوس اور طمع میں ہمارے شریک ہوتے ہیں ہمیں ان سے خیر کی امید نہیں ایہا الناس ہم اپنے گناہ سے توبہ کرنے اور اپنے پیغمبر صلعم کے نواسہ کا انتقام لینے کو نکلے ہیں۔ نہ ہمارے پاس دینار ہیں نہ درہم۔ ہم تو تلواروں کی دھار اور برچھیوں کی نوکوں کے سامنے جا رہے ہیں ہر طرف سے لوگ پکارنے لگے ہم دنیا کے طالب نہیں ہیں نہ دنیا کے لیے ہم نکلے ہیں۔

ابن نفیل کا ابن زیاد پر حملہ کرنے کا مشورہ

ابن صرد روانہ ہونے کو تھے کہ عبداللہ بن نفیل ان کے پاس آئے پہلے یہ مشورہ دیا کہ ابن زیاد کے مقابلہ میں روانہ ہوں۔ اس پر ابن صرد اور ان کے رؤسا لشکر نے کہا عبداللہ نے بہت اچھی رائے دی کہ ہمیں ابن زیاد کی طرف جانا چاہیئے جس نے ہمارے امام کو قتل کیا اور اسی کے سبب سے یہ مصیبت ہم پر نازل ہوئی ہے۔ عبداللہ نے ابن صرد سے تمام رؤسائے اصحاب کے سامنے اب یہ کہا کہ میری ایک رائے اور ہے اگر صواب پر ہے تو حق تعالیٰ کی توفیق ہے۔ اگر خطا پر ہے تو میری جانب سے ہے۔ اپنی جان کی قسم میں تم سے خیر خواہی کا کلمہ دریغ نہ کروں گا۔ صواب پر ہو یا خطا پر۔ ہم لوگ اس لیے نکلے ہیں کہ حسینؓ کے خون کا بدلہ لیں۔ حسینؓ کے تمام قاتل تو کوفہ میں ہیں۔ عمر بن سعد نہیں ہے۔ کوفہ کے رؤسائے محلہ اور بزرگان قبیلہ ان کے قاتلوں میں ہیں۔ ان دشمنوں اور قاتلوں کو یہاں چھوڑ کر کیں اور ہم کیوں جائیں۔ ابن صرد نے لوگوں سے پوچھا کہو کیا کہتے ہو سب نے کہا واللہ یہ رائے بہت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھی ہے جو بات عبداللہ نے کہی ہے وہی ٹھیک ہے۔ واللہ اگر شام کی طرف ہم لوگ جائیں گے تو قاتلان حسینؓ میں سے ابن زیاد کے سوا کسی کو بھی نہ پائیں گے جن کو ہم ڈھونڈھتے ہیں وہ سب تو یہیں موجود ہیں اسی شہر میں۔

ابن زیاد پر حملہ کا منصوبہ

ابن صرد نے کہا میں تمہارے لیے یہ مناسب نہیں سمجھتا۔ جس نے تمہارے امام کو قتل کیا۔ جس نے ان پر لشکر کشی کی۔ جس نے یہ کہا کہ میں انہیں بغیر اس کے امان نہیں دوں گا کہ گردن جھکا کر میرے حکم پر چلے آئیں جس طرح میرا جی چاہے اس طرح ان سے پیش آؤں۔ وہ یہی فاسق عبیداللہ بن زیاد ہے۔ اب بسم اللہ کہہ کر اس کے مقابلہ میں روانہ ہو۔ اگر خدا نے اس پر ہمیں غلبہ عطا کیا۔ تو اس کے بعد جو لوگ رہ جائیں گے ان کی کیا حقیقت ہے۔ بہت آسانی سے تمہارے اہل شہر تمہاری طرف مائل ہو جائیں گے۔ اور اب تمام ان لوگوں کی طرف جو خون حسینؓ میں شریک ہیں۔ متوجہ ہو کر تم ان سے قتال کر لینا۔ اور اگر اس معرکہ میں تم شہید ہو گئے تو ان ظالموں سے قتال کر کے شہید ہوئے۔ ابرار و راستگار لوگوں کے لیے خدا کی طرف سے جزائے خیر ہے۔ میں چاہتا ہوں تم اپنا سارا زور اپنی پوری قوت ان ظالموں کے مقابلہ میں صرف کرو جو ظلم کے بانی ہوئے ہیں۔ اگر تم شہر کے لوگوں سے لڑ پڑتے تو ایسے لوگوں کا بھی سامنا ہوتا جن میں سے کسی نے تمہارے بھائی کو قتل کیا ہے یا باپ کو یا کسی دوست کو یا جو تم سے لڑنا ہی نہ چاہتا ہو۔ بس اب خدا کا نام لے کر چل کھڑے ہو۔ سب لوگ روانہ ہونے پر آمادہ ہو گئے۔

عبداللہ و ابراہیم کی ابن صرد سے ملاقات

عبداللہ و ابراہیم کو ابن صرد کے خروج کرنے کی خبر پہنچی۔ وہ یہ سوچے کہ ان کے پاس چل کر سمجھانا چاہیئے کہ ابھی ٹھہریں۔ ہم سب ساتھ مل کر بڑی قوت سے دشمن کا مقابلہ کریں گے۔ اگر اس بات کو ابن صرد نے نہ مانا تو ان سے کہیں گے کہ اتنا توقف کریں کہ ہم بھی ایک لشکر تیار کر کے ان کے ساتھ کر دیں۔ دشمن سے مقابلہ ہو تو جمعیت عظیم کے ساتھ ہو۔ غرض ان دونوں نے سوید بن عبداللہ کو ابن صرد کے پاس بھیجا۔ اس نے ابن صرد سے یہ آ کر کہا۔ کہ عبداللہ و ابراہیم اس وقت آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں۔ امید ہے کہ اس ملاقات میں خدا ایسی صورت نکال دے جس میں آپ کی بھی بہتری ہو۔ ابن صرد نے کہا اچھا وہ آئیں" پھر رفاعہ بجلی سے کہا۔ ان دونوں شخصوں نے یہ کہلا بھیجا ہے۔ تم اٹھو اور لشکر کو اچھی طرح تیار کر لو" اور سلیمان ابن صرد نے روسائے اصحاب کو بلا بھیجا سب آ کر ابن صرد کے گرداگرد بیٹھ گئے۔ ایک ساعت گذری ہو گی کہ عبداللہ شرفائے کوفہ و اہل شرطہ و مروان جنگ آزما

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اور ابراہیم اپنے اصحاب کے مجمع میں یہاں وارد ہوئے۔

عبداللہ کا ابن صرد کو مشورہ

یہاں آنے سے پیشتر عبداللہ نے ان لوگوں سے جو قتل حسینؓ میں شریک تھے کہہ رہا تھا کہ میرے ساتھ ان میں سے کوئی نہ آئے۔ مبادا تو ابن ان کو دیکھ کر حملہ کر بیٹھیں۔ اور عمر بن حریث سے کہہ آیا تھا کہ مجھے آنے میں دیر ہو تو ظہر کی نماز تم لوگوں کو پڑھا دینا۔ اور جب سے سلیمان ابن صرد نے نخیلہ کو لشکر گاہ بنایا تھا۔ عمر بن سعد رات کو اپنے گھر میں نہیں رہتا تھا۔ دار الامارہ میں عبداللہ کے پاس آکر سویا کرتا تھا۔ اسے خوف تھا کہ لوگ اس کے گھر میں آکر خانہ جنگی نہ کریں۔ اور وہ غفلت اور بے خبری میں قتل نہ ہو جائے یہ دونوں جب ابن صرد کے پاس پہنچے۔ پہلے عبداللہ حمد و ثنائے باری تعالیٰ بجا لایا۔ پھر یہ کہا کہ مسلمان مسلمان بھائی ہوتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی کے ساتھ خیانت نہیں کرتا۔ اسے دھوکا نہیں دیتا۔ تم سب لوگ ہمارے بھائی ہو۔ ہمارے ہم وطن ہو۔ اہل شہر میں محبوب ترین خلق ہمارے نزدیک تم ہو۔ ہم کو اپنے غم میں مبتلا نہ کرو۔ اپنی رائے پر ہم سے اصرار نہ کرو۔ ہم سے علیحدہ ہو کر ہماری جماعت کو نہ توڑو۔ جب تک ہم لوگ جنگ و جدال کا سامان نہ کر لیں تم لوگ بھی ہمارے ہی ساتھ رہو۔ جب ہم دیکھیں گے کہ دشمن شہر کے قریب آگیا۔ ہم تم دونوں اپنے اپنے لشکر کے ساتھ نکلیں گے اور ان سے قتال کریں گے۔ پھر ابراہیم نے بھی اسی قسم کی تقریر کی۔ سلیمان نے حمد و ثنائے الٰہی بجا لا کر دونوں سے کہا۔ تم دونوں نے بے شک خالص ہوا خواہی کا کلمہ کہا اور مشورہ کا حق ادا کیا۔ لیکن ہم تو اللہ کی راہ میں نکلے ہیں اور اللہ کے ساتھ ہیں۔ اور اب تو نکل چکے۔ اب ہم خدا سے رشد و بہترین رشاد کے عزم کی دعا کرتے ہیں۔ اب ہم ٹھہرنے والے نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔" عبداللہ نے کہا اتنا تو توقف کرو کہ ایک لشکر جرار تیار کر کے تمہارے ساتھ ہم روانہ کر سکیں۔ دشمن سے قتال کرو تو قوت و شان و شوکت کے ساتھ کرو۔"

ابن صرد کو خراج کی پیش کش

ابن صرد نے کہا تمہارے واپس چلے جانے کے بعد بھی اس بات کا مجھے خیال رہے گا اور انشاء اللہ تم کو اس کا جواب پہنچے گا۔" اب عبداللہ و ابراہیم نے کہا۔ اگر تم لوگ فوج شام کے آنے تک ہمارے پاس ٹھہر جاؤ تو مقام جوخیٰ کا خراج تمہارے اور تمہارے اصحاب کے لیے ہم مخصوص کر دیں گے۔ اور کسی کو اس خراج میں سے کچھ نہ دیا جائے گا۔" ان دونوں کو یہ خبر مل چکی تھی کہ ابن زیاد شام سے کوفہ کی طرف آرہا ہے۔ سلیمان نے جواب دیا۔ ہم لوگ طلب دنیا کے لیے نہیں نکلے ہیں۔" اب یہ دونوں کوفہ کی طرف واپس چلے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے۔ اور یہاں سب روانگی پر اور بڑھ کر ابن زیاد سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہو گئے۔

توابین مدائن اور بصرہ کی عدم شرکت

بصرہ اور مدائن کے شیعوں نے جو شریک ہونے کا وعدہ کیا تھا ان ابھی تک نہیں آئے تھے۔ کچھ لوگ ان کو دعوت کرنے لگے۔ سلیمان نے کہا ان کو تمہارے نکلنے کی اور روانگی کی خبر نہ ہوئی ہوگی ورنہ وہ ضرور آتے۔ ملامت نہ کرو میرا یہ خیال ہے ان کے پاس زادراہ نہیں ہے سامان جنگ نہیں ہے اسی سبب سے نہ آسکے۔ ذرا ٹھہرو وہ سامان کرلیں تو تم سے آکر مل جائیں۔ وہ تمہارے نقش قدم پر دوڑتے ہوئے آئیں گے۔

سلیمان ابن صرد کا توابین سے خطاب

اب سلیمان ابن صرد خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے۔ خدا کی حمد و ثنا کی پھر کہا ایسا ان اس خداوند عالم جانتا ہے کہ تم کس نیت سے نکلے ہو اور کس بات کے طالب ہو۔ دنیا کا سودا ہے آخرت کا اور جو آخرت کا سودا کرتا ہے وہ آخرت کی طرف دوڑتا ہے۔ اور اس کے حاصل کرنے میں دم نہیں لیتا۔ کسی قیمت پر اسے نہیں چھوڑتا۔ رکوع و سجود و قیام و قعود میں ہمیشہ بسر کرتا ہے۔ زر و سیم و دنیا و لذت دنیا سے مطلب نہیں رکھتا۔ اور جسے دنیا کا سودا ہے۔ وہ دنیا ہی کی طرف منہ کے بل گرتا ہے۔ اسی میں پھرتا گھستا ہے۔ کسی سبب دنیا سے چھوڑنا نہیں چاہتا۔ حکم اللہ اس راہ میں دنیا کو نماز میں بسر کرو۔ ہر حال میں ذکر خدا کرتے رہو۔ اور جو نیکی تم سے ہو سکے اس سے درگاہ الٰہی میں تقرب حاصل کرو۔ پھر اس دشمن ظالم و جبار سے جب مقابلہ ہو جائے تو جہاد کرو۔ تم اپنے پروردگار سے جہاد و نماز سے بڑھ کر کسی عمل کو ذریعہ توسل نہیں بنا سکتے۔ جہاد تمام اعمال کی چوٹی ہے خداوند کریم ہم کو تم کو نیک بندوں میں جہاد کرنے والوں میں مصیبت پر ثابت قدم رہنے والوں میں شمار کرے۔ ہم لوگ اس مقام سے انشاء اللہ آج رات کو روانہ ہوں گے۔ تم بھی روانہ ہونے پر مستعد ہو جاؤ۔

توابین کی نخیلہ سے روانگی

بدھ کے روز ۵ ربیع الآخر ۶۵ھ کی پچھلی رات کو یہ لوگ روانہ ہوئے۔ نخیلہ سے روانہ ہونے کے بعد سلیمان نے ابن مخنف کو حکم دیا کہ پکار کر کہہ دیں کہ سب لوگ دیر آکر میں جا کر رہیں۔ لوگ دیر اعور میں رہے اور بہت سے لوگ ساتھ سے الگ ہو گئے۔ یہاں سے روانہ ہو کر قطقطانہ اس ملک پر جو کنار فرات واقع ہے سب نے مقام کیا۔ یہاں اسکرکا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ہمراہ آدمی کم ہو گئے۔ سلیمان نے کہا۔ جو لوگ ساتھ چھوڑ کے چلے گئے ان کا تمہارے ساتھ رہنا مجھے گوارا نہیں۔ وہ ساتھ ہوتے تو اور تباہی میں مبتلا کرتے۔ حق تعالیٰ نے کوا کی کا ساتھ آنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناپسند ہوا۔ انہیں بازو کھا۔ یہ فضیلت اس نے تمہارے ہی لیے خاص کر دی۔ اس کا شکر بجا لاؤ۔"

توابین کی امام حسین کی قبر پر دعا

پھر اس منزل سے بھی رات کو یہ لوگ روانہ ہوئے۔ صبح ہوتے قبر حسینؓ عم پر پہنچے۔ ایک رات دن وہیں قیام کیا۔ آپ کے لیے استغفار کرتے رہے۔ اور صلوات پڑھتے رہے۔ یہ لوگ جب قبر کے سامنے پہنچے ہیں تو ایک شور نالہ و زاری کا بلند ہوا۔ ایسا گریہ و بکا کا دن کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔ ہر شخص اس بات کی حسرت کرتا تھا کہ آپ ہی کے ساتھ شہید ہو گیا ہوتا۔ سلیمان بن صرد نے دعا کی "خداوندا حسینؓ شہید بن شہید مہدی صدیق بن صدیق پر رحمت نازل فرما۔ خداوندا تو شاہد رہنا کہ ہم سب انہیں کے دین پر ہیں انہیں کے راہ کے سالک ہیں۔ ان کے قاتلوں کے دشمن ان کے دوستوں کے ہوا خواہ ہیں۔" اور سب لوگ پکار پکار کر کہہ رہے تھے "خداوندا ہم اپنے پیغمبر کے فرزند کو چھوڑ کر بیٹھ رہے جو کچھ ہم نے کہا اسے عفو کر دے۔ ہماری توبہ قبول کر لے تو رحیم و تواب ہے۔ حسین و اصحاب حسین شہدائے صدیقین پر اپنی رحمت کو نازل کر پروردگار تو گواہ ہے کہ جس راہ میں وہ لوگ قتل ہوئے ہیں۔ ہم بھی اسی راہ پر ہیں۔ اگر تو ہمارے گناہ کو بخشے گا۔ اگر تو ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم سب غائب و خاسر تباہ اور برباد ہو جائیں گے۔" پھر اس وقت سے لے کر دوسرے دن کی صبح تک جس وقت کہ انہوں نے قبر حسین کے قریب نماز پڑھی ہے۔ آپ کے اور آپ کے انصار کے لیے نزول رحمت کی دعا برابر کرتے رہے۔ اس واقعہ سے ان کا جوش اور بھی زیادہ ہو گیا اس کے بعد سلیمان نے کوچ کا حکم دیا۔ اب ہر شخص قبر حسینؓ کے وداع کرنے کو چلا۔ ہر ایک آپ کی قبر کے پاس آتا تھا اور نزول رحمت و مغفرت کی دعا کرتا تھا۔ حجر اسود پر بھی لوگوں کا ایسا اژدحام نہیں ہوتا۔ جیسا آپ کی قبر پر تھا۔ اور سلیمان قبر کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ جو لوگ دعا و استغفار سے فارغ ہوتے جاتے تھے۔ سلیمان ان لوگوں سے کہتے جاتے تھے۔ رحمکم اللہ اب جاؤ اپنے ساتھ والوں سے مل جاؤ۔ اسی طرح وہ کہتے رہے یہاں تک کہ ان کے اصحاب میں سے کوئی تین آدمی رہ گئے۔

توابین کی تقاریر

اب سلیمان نے ان لوگوں کے ساتھ قبر کو گھیر لیا۔ اور کہا شکر ہے اس پروردگار کا جسے منظور ہوتا تو حسین کے ساتھ شہید ہو جانے کی فضیلت ہم کو عطا کرتا خداوندا جب ان کے ساتھ شہید ہونے سے ہم کو محروم رکھا ہے تو ان کے بعد ان کی راہ میں شہید ہونے سے ہم کو محروم نہ رکھ۔" عبداللہ بن وال نے کہا۔ واللہ میرا اعتقاد یہ ہے کہ حسین اور ان کے باپ اور بھائی امت محمد صلعم میں قیامت کے دن بہت بڑا وسیلہ عند اللہ ہیں۔ تعجب ہوتا ہے کہ یہ امت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان حضرات کے باب میں کیسی مبتلائے بلا ہوئی۔ دو کو قتل کیا تیسرے سے قصاص لے کر دل ٹھنڈا کیا۔" مسیب بن نجبہ نے کہا۔ میں ان کے قاتلوں سے اور جو ان ظالموں کا سارا اعتقاد رکھتا ہو بیزار ہوں میں انہیں سے لڑوں گا انہیں کے مقابلہ میں شمشیر زنی کروں گا۔ ثنی ابن مخربہ بھی رؤسا و شرفا میں تھے انہوں نے کہا۔ جن حضرات کا تم ذکر رہے ہو۔ ان کو پیغمبر صلعم کے ساتھ جو خصوصیت ہے اس اعتبار سے پیغمبر کے سوا سب سے افضل ہیں۔ جن لوگوں نے ان کو قتل کیا۔ ہم ان کے دشمن ہیں۔ ان سے بیزار ہیں۔ ہم اپنے گھر کو اہل و عیال کو مال کو دولت کو چھوڑ کر نکلے ہیں کہ ان کے قاتلوں کو فنا کر دیں۔ یہ جنگ آفتاب کے مغرب ہی یا زمین کے اس سرے پر ہو ہمیں اس کی جستجو کرنا واجب ہے۔ یہ جنگ ہمارے لیے بڑی دولت ہے۔ اور یہی وہ شہادت ہے جس کا ثواب جنت ہے" سب نے یہ سن کر کہا تم نے سچ کہا درست کہا تم کو خدا نے توفیق عطا کی" اور جتنے سردار تھے سب نے بہت فصیح تقریریں کیں۔ سلیمان بن صرد یہاں سے روانہ ہو کر حصاصہ میں آئے پھر انبار میں پھر صدود میں پھر قیارہ میں۔ اور مقدمۂ لشکر پر کریب حمیری کو مقرر کیا تھا۔

عبداللہ بن عوف کا رجز

یہ لوگ چلے جا رہے تھے کہ عبداللہ بن عوف اپنے ایک چار سالہ کمیت گھوڑے پر سوار بہت ہی چمک دمک کے ساتھ سامنے آیا۔ یہ رجز پڑھتا جاتا تھا۔

خرجن یلعمن بنا ارسالا عرائسا یحملننا ابطالا

گھوڑوں کی کئی ٹکڑیاں چمک دمک دکھاتی ہوئی ہم سب تند مزاج بہادروں کو پیٹھ پر سوار کئے ہوئے نکلیں۔

نرید ان نلقی بہ الاقتالا لاقاسطین الغدر الضلالا

ارادہ ہمارا یہ ہے کہ اسی طرح ظالم و غاشم گمراہ دشمنوں سے مقابلہ کریں۔

وقد ترکنا الحصن والامرالا والخفرات البیض والحجالا

ہم لوگ اہل و عیال کو مال و منال کو شرمگیں و سمین عورتوں کو اور ان کے مجلہ و سوسانہ کو چھوڑ کر اس لیے نکلے ہیں۔

ترمی بہ فالتعس المفضالا

کہ پروردگار منعم مفضال کو خوش کریں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن یزید کا خط بنام ابن صرد

عبداللہ بن یزید نے سلیمان کو ایک خط لکھا اور محل بن خلیفہ کے ہاتھ روانہ کیا۔ محل نے قباء میں پہنچ کر سلیمان سے ملاقات کی۔ سلیمان اپنے اصحاب سے آگے نکل آئے تھے سب جانتے تھے کہ انہوں نے سب پر سبقت کی۔ محل خط لے کر پہنچا تو سلیمان ٹھہر گئے۔ ساتھ والوں سے بھی اشارہ کیا وہ بھی ٹھہر گئے۔ خط پڑھا گیا لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ خط عبداللہ بن یزید کی طرف سے سلیمان بن صرد اور ان سب اہل اسلام کے نام ہے۔ جو ان کے ساتھ ہیں۔ السلام علیکم تم لوگوں کو یہ خط ہوا خواہی و مہربانی کی راہ سے لکھا گیا ہے۔ ہاں ایسے بھی ہوا خواہ ہوتے ہیں جن پر دغا شعار ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ اور دغا شعار بھی ایسے ہوتے ہیں جن پر ہوا خواہ ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے مجھ سے لوگوں کو لے کر ایک لشکر انبوہ سے مقابلہ کرنے کو تم روانہ ہوئے ہو۔ مگر جو شخص یہ چاہے کہ پہاڑوں کو ان کے ٹھکانے سے سرکا دے اس کے پیچھے کند اور ناکارہ ہو جائیں گے۔ اور ایسے شخص کی عقل و فعل کو سب برا کہیں گے۔ اے ہماری قوم والو اپنے وطن کے لوگوں پر اپنے دشمن کو دلیر نہ بناؤ۔ تم سب کے سب بہترین قوم ہو۔ دشمن تم کو ہارے گا۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ شہر کے مشہور و معروف بہادروں میں تھے۔ اسی سبب سے اور سب لوگوں پر بھی وہ دلیر ہو جائیں گے۔ اے ہماری قوم والو وہ لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو تم کو شکستہ کار کریں گے یا اپنے مذہب و ملت میں تم کو ملا لیں گے۔ پھر تم فلاح و بہبود کی صورت بھی کہیں نہ دیکھو گے آج کے دن ہم تم ایک ہیں۔ ہمارا اور تمہارا دشمن ایک ہی ہے۔ ہم سب متفق الکلمہ ہو جائیں گے۔ تو اپنے دشمن پر غلبہ پائیں گے۔ ہم میں اختلاف رہے گا تو مخالف کی نظر میں ہماری شان گھٹ جائے گی۔ اے ہماری قوم کے لوگو۔ میری ہوا خواہی کو فریب نہ سمجھو۔ مجھ سے مخالفت نہ کرو۔ میرا خط پہنچتے ہی میری طرف اپنے رخ کو پھیر دو۔ خدا تمہارے رخ کو اپنی طاعت کی طرف اور تمہاری پشت کو اپنی معصیت کی طرف پھیرے والسلام۔

ابن صرد کا توابین سے مشورہ

ابن صرد اور ان کے اصحاب کے سامنے یہ خط جب پڑھا گیا تو ابن صرد نے سب سے پوچھا کہو کیا رائے ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ آپ یہ بتائیں جب ہم اپنے شہر میں اپنے اہل و عیال میں تھے جب تو اس بات کو ہم نے نہ مانا۔ اب اسے کیونکر مان لیں۔ ہم نکل چکے جہاد پر آمادہ ہو چکے۔ دشمن کی سرحد کے قریب آ چکے۔ کیسے صاب کیا جا سکتا ہے۔ تو ابن صرد نے کہا واللہ یہ موقع کبھی تم کو نہیں ملا حالانکہ آج دو طرح کی فضیلت تمہارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے ہیں۔ یا شہادت یا فتح۔ جس حق بات پر خدا نے تم کو آمادہ کر دیا ہے۔ جس فضل کے تم طلبگار ہو اسے چھوڑ کر جانے کا مشورہ میں نہیں دوں گا۔ ہم میں اور ان لوگوں میں بڑا اختلاف ہے۔ یہ لوگ اگر غالب ہوں گے تو ہم کو ابن زبیر کی طرف سے جہاد کرنے کو کہیں گے۔ اور ابن زبیر کے لیے جہاد کرنے کو میں ضلالت سمجھتا ہوں۔ ہم کو اگر غلبہ ہوا تو جو اہل حق ہیں ان کے ہاتھ میں حکومت کہہ دیں گے۔ اگر ہم مارے گئے تو اپنے گناہوں کی توبہ کرنے کو ہم نکلے ہیں۔ ہماری اور حالت ہے۔ اور ابن زبیر کی اور ہمارا اور ان کا وہ حال ہے جو شاعر عربی کنانہ نے کہا ہے ؎

امی لک شکلا غیر شکلی فانقضی عن اللمر انفصلت وانحتلف الشکل

تیری اور حالت ہے میری اور حالت۔ جب تو بدل گئی ہے اور حالتیں مختلف ہو گئی ہیں تو شکایت و سرزنش کیوں کرتی ہے۔

ابن صرد کا خط بنام عبداللہ بن یزید

یہ لوگ وہاں سے پلٹ کر مقام ہیت میں آکر اترے اور سلیمان نے اس طرح خط کا جواب لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط امیر عبداللہ بن یزید کو سلیمان بن صرد اور ان مومنین کی طرف سے ہے جو ان کے ساتھ ہیں۔ تمہارے خط کو ہم نے پڑھا اور مطلب اس کا ہم سمجھے واللہ تم بہت اچھے امیر اچھے حاکم اچھے رئیس قوم ہو۔ جس پر غیبت میں ہمیں اطمینان ہے جسے مشورہ میں ہم خیر اندیش سمجھتے ہیں ہر حالت میں ہم جس کی ستائش کرتے ہیں اللہ عزوجل اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ ان اللہ اشترٰی من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التورٰۃ والانجیل والقرآن۔ ومن اوفٰی بعھدہ من اللہ۔ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ۔ وذالک ھو الفوز العظیم۔ التائبون العٰبدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحٰفظون لحدود اللہ وبشر المومنین ..... یعنی اللہ نے مومنین سے ان کی جان و مال کو مول لے لیا ہے۔ اس قیمت پر کہ ان کو بہشت ملے گی۔ یہ لوگ راہ خدا میں قتال کریں گے۔ کافروں کو ماریں گے اور خود مارے جائیں گے۔ یہ سچا وعدہ ہے توریت و انجیل و قرآن میں جس کا وفا کرنا خدا پر ہے۔ اور اپنے عہد کا وفا کرنے والا خدا سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے۔ یہ خرید و فروخت کا معاملہ جو تم نے خدا سے کیا ہے۔ اس پر خوش ہو۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ توبہ و عبادت و حمد و سیاحت و رکوع و سجود و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے اور حدود خدا کی نگاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتی میں مصروف رہنے والے یہ لوگ ہیں۔ اور اسے پیغمبر مومنین کو بشارت دے "اس قوم نے جس امر پر بیعت کی ہے انہیں بشارت اس کی ہو چکی ہے۔ گناہ عظیم سے وہ توبہ کر چکے ہیں۔ اب وہ خدا سے لو لگا چکے اور اس پر بھروسا کر چکے اور جو اس کی مشیت ہو اس پر راضی ہو چکے ہیں خداوندا تجھ پر ہم سب نے بھروسا کیا ہے۔ تیری ہی طرف ہم آ رہے ہیں۔ تیری ہی طرف بازگشت ہے۔ والسلام"

عبداللہ بن یزید کی پیشگوئی

عبداللہ کو یہ خط پہنچا تو اس نے کہا یہ لوگ مرنے ہی پر آمادہ ہیں۔ پہلی خبر تم یہی سن لینا کہ سب قتل ہو گئے۔ واللہ یہ اسی طرح قتل ہوں گے۔ جیسے بزرگان اسلام۔ قسم ہے اس خدا کی جو پروردگار عالم ہے دشمن ان کی جانبازی کو مان جائیں گے۔ یہ کشتوں کے پشتے لگا دیں گے۔ اس کے بعد قتل ہو جائیں گے۔

مسیب بن نجبا اور زفر بن کلابی کی ملاقات

سلیمان بن صرد نے نہایت خوبی سے لشکر ترتیب دیا۔ قرقیسیا کے قریب پہنچ کر سب اترے۔ زفر بن کلابی یہاں کا رئیس تھا۔ اس نے بستی کے دروازے بند کر لیے کہ یہ لوگ آنے نہ پائیں۔ اور خود بھی ان سے ملنے کو باہر نہ آیا۔ سلیمان نے مسیب سے کہا اپنے ابن عم کے پاس جاؤ۔ کہو کہ ہم کو بازار کی چیزیں چاہیئے ہیں۔ وہ ہمیں بھیج دے۔ ہمیں اس سے کچھ کام نہیں۔ ہمارا ارادہ تو ان ظالموں سے لڑنے کا ہے۔ مسیب قرقیسیا کے دروازہ پر آئے۔ کہا کھولو کس لیے تم نے دروازہ بند کر لیا ہے۔ انہوں نے پوچھا تم کون ہو۔ کہا میں ہوں مسیب بن نجبہ یہ سن کر زفر کا بیٹا ہذیل اپنے باپ کے پاس آیا۔ اور کہا ایک شخص جو بہت خوش ہیت ہے آپ کے پاس آنا چاہتا ہے۔ ہم نے پوچھا کہ تم کون ہو انہوں نے کہا مسیب بن نجبہ۔ مجھے ان لوگوں کا کچھ علم نہیں اٹھا میں کچھ نہ سمجھا کہ یہ کون شخص ہیں۔ زفر نے کہا اے فرزند تو نہیں جانتا یہ کون ہیں۔ یہ شخص شہسواروں میں ہیں تمام بنی مضر کے۔ شرفا نے بنی مضر میں سے دس شخصوں کا نام اگر لیا جائے گا تو ایک نام ان کا بھی مزدد ہو گا۔ اور پھر زاہد و دیندار۔ انہیں آنے دو۔ یہ مسیب جب آئے تو زفر اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ بہت محبت سے حالات دریافت کئے۔ مسیب نے کہا تم نے کس لیے شہر کے دروازے بند کئے ہیں۔ واللہ ہم لوگوں کو تم سے کچھ مطلب نہیں۔ بس اس لیے ہم تمہارے مزاحم ہوئے کہ ان ظالموں اور بے ادبوں کے مقابلہ میں تم ہماری اعانت کرو۔ بازار کی جو چیزیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت کی ہیں وہ ہمیں دے دو۔ ہم تمہارے حدود میں زیادہ نہ ٹھہریں گے۔ ایک دن یا اس سے بھی کم۔"

زفر بن کلابی کی پیشکش

زفر نے کہا میں نے اس لیے شہر کے دروازے بند کر دیئے تھے۔ کہ اتنا معلوم ہو جائے تم لوگ ہم سے متعرض ہونے کو آئے ہو یا کسی اور سے۔ واللہ جب تک ایسی ہی مجبوری نہ ہو ہم کسی سے لڑنے میں عاجز نہیں ہیں۔ تمہارے ساتھ جنگ و جدال میں مبتلا ہونا ہمیں گوارا نہیں ہے۔ تم لوگوں کے صلاح و تقویٰ اور سیرت حسنہ کا حال میں سن چکا ہوں۔ یہ کہہ کے اپنے بیٹے کو پکارا اسے حکم دیا کہ بازار کی چیزیں ان لوگوں کو منگوا دے۔ اور ہزار درہم اور ایک گھوڑا مسیّب کو عطا کیا۔ مسیّب نے کہا دینار و درہم کی ہمیں حاجت نہیں۔ واللہ نہ ہم لوگ اس لیے نکلے ہیں نہ اس کے طلب گار ہیں ہاں گھوڑے کو میں نے قبول کیا۔ شاید میرا گھوڑا نہ چل سکے یا میری سواری میں رہ جائے تو اس کی مجھے ضرورت ہوگی۔

زفر بن کلابی کی مہمانوازی

مسیّب گھوڑے کو لیے ہوئے اپنے اصحاب میں آئے۔ اور بازار کی چیزیں بھی آئیں۔ خرید و فروخت ہوئی۔ بازار اور طعام کثیر اور دانہ گھانس کے علاوہ زفر نے بیس اونٹ مسیّب کو اور بیس سلیمان کو بھیجے۔ اور اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ دیانت کرے۔ اور کون کون رؤسا لشکر میں ہیں۔ معلوم ہوا عبداللہ بن سعد بن نفیل اور عبداللہ بن دال اور قاعہ اور امرائے اتباع بھی ہیں۔ زفر نے ان تینوں رئیسوں کو دس دس اونٹ اور گھوڑوں کا چارہ باقراط اور طعام بھیجا۔ اور اہل لشکر کے لیے اناج سے لدے ہوئے اونٹ اور افراط سے جو روانہ کئے۔ زفر کے غلاموں نے کہا ان اونٹوں میں سے جتنے اونٹ چاہو نحر کرو۔ اور جتنے چاہو لادو۔ اور آٹا بھی موجود ہے جتنا تم سے اٹھایا جا سکے لے لو۔ اس دن یہ لوگ اس قدر آسودہ ہو گئے کہ انہیں اس بازار میں سے جو ان کے لیے لگایا تھا۔ کچھ خریدنے کی ضرورت نہ ہوئی۔ گوشت آٹا جو بقدر کفایت یہ تینوں چیزیں تھیں۔ ہاں کسی شخص کو کپڑے کی یا کوڑے کی ضرورت ہو تو بازار سے مول لے لے۔

توابین کو قرقیسیا میں قیام کی پیش کش

اس کے دوسرے دن سب وہاں سے روانہ ہوئے زفر نے کہلا بھیجا میں بھی آتا ہوں۔ تھوڑی دور تمہاری مشایعت کروں گا۔ یہاں سے لشکر کو اچھی طرح ترتیب دے کر سب روانہ ہوئے۔ زفر آیا ان کے ساتھ ساتھ چلا۔ سلیمان سے کہا امراء میں سے پانچ شخص رقہ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ حصین بن نمیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرجیل ذی الکلاع ۔ اوہم باہلی اور اس کا بیٹا ابوالاعور ۔ ربیعہ خثعمی ۔ جبلہ خثعمی ۔ اور ایک جنگل کا جنگل مسلح چلا آتا ہے ۔ بہت لوگ ہیں اور بڑی شان و شوکت ۔ مگر یہ لوگ جو تمہارے سامنے ہیں ایسی مقبول شکل و شمائل اور ساز و سامان والے نیک بندے میرے دیکھنے میں کمتر آتے ہیں ۔ لیکن مجھے خبر ملی ہے کہ جو لوگ تمہارے مقابلہ میں آ رہے ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا ۔ ابن مرد نے کہا ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے اور جو کوئی بھروسہ کرے چاہیئے کہ اسی پر بھروسہ کرے ۔ زفر نے کہا میں کوئی ایسی بات پیش کروں جس میں ہماری تمہاری دونوں کی بہتری ہو ۔ اگر تمہاری مرضی ہو تو شہر کے دروازے کھول دیئے جائیں تم سب شہر میں چلے آؤ ۔ پھر ہماری تمہاری ایک حالت ہو جائے ۔ اور ہم تم مل کر ایک قوت ہو جائیں ۔ یا تمہارا جی چاہے تو شہر کے دروازے برفروکش ہو جاؤ ۔ ہم لوگ بھی اپنا انتظام کر لے کہ تمہارے پہلو میں اتر پڑیں ۔ دشمن کا سامنا ہو تو ہم تم مل کر اس سے قتال کریں ۔ یہ سن کر سلیمان نے کہا ہمارے شہر والوں نے یہی بات جو تم کہتے ہو ہم سے کہی تھی ۔ اور ہمارے روانہ ہونے کے بعد اسی مضمون کے خط بھی انہوں نے ہمیں بھیجے تھے ۔ ہمیں یہ بات منظور نہ ہوئی اور نہ ہم ایسا کریں گے ۔

زفر کا توابین کو مشورہ

زفر نے کہا میں آپ کیا کہتا ہوں اسے غور سے سنو ۔ یاد رکھو اور قبول کرو ۔ میں ان لوگوں کا سخت دشمن ہوں ۔ میں چاہتا ہوں ۔ خدا انہیں تباہ کر دے میں تم لوگوں کا دوست ہوں ۔ میں چاہتا ہوں خدا تم کو عافیت سے رکھے ۔ سنو وہ لوگ رقہ سے چل چکے تم ان سے پہلے ہی عین الوردہ پر پہنچ جاؤ ۔ شہر کو اپنے پس پشت رکھو ۔ وہاں کے گاؤں اور پانی اور سب سامان تمہارے قبضہ میں ہو گا ۔ یہ جگہ ہمارے شہر اور تمہارے شہر کے درمیان کی ہو گی ۔ اور تم اطمینان سے رہو گے ۔ واللہ اگر میرے پاس پیادوں کے مثل میں سوار بھی ہوتے تو میں تمہاری مدد کرتا ۔ تم ابھی منزلیں طے کرتے ہوئے عین الوردہ میں پہنچ جاؤ ۔ وہ لوگ تو شکدوں کی چال سے آ رہے ہیں ۔ تم سب سوار ہو ۔ واللہ میں نے ایسے شاندار سوار بہت کم دیکھے ہیں تم آج ہی سے وہاں جانے کا سامان کر لو ۔ مجھے امید ہے کہ تم ان سے پہلے وہاں پہنچ جاؤ گے ۔ اگر ان سے پیشتر تم عین الوردہ پر پہنچ جاؤ تو میدان میں نکل کر ان سے یوں قتال نہ کرنا کہ برچھیاں چل رہی ہیں کمانیں کڑک رہی ہیں ۔ وہ لوگ تم سے بہت زیادہ ہیں ۔ کہیں وہ تم کو گھیر نہ لیں تم ان کے سامنے ٹھہرو ہی نہیں کہ تیر چلیں اور برچھیاں تنیں ۔ تمہارے پاس اتنے لوگ ہی کہاں ہیں جتنے ان کے لشکر میں ہیں ۔ اگر تم ذرا بھی ان کی زد پر ٹھہرو گے تو اسی وقت وہ تم سب کو قتل کر ڈالیں گے ۔ ان سے جب مقابلہ ہو جائے ۔ تو تم اپنی فوج میں صف بندی نہ کرنا ۔ اس حیلے کہ تمہارے پاس پیادے نہیں ہیں ۔ تم سب کے سب سوار ہو ۔ وہ تمہارے مقابلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پیادے اور سوار دونوں لے کر آئیں گے۔ سوار پیادوں کی کمک پر رہیں گے اور پیادے سواروں کی تمہارے ساتھ پیادے کہاں ہیں۔ جو سواروں کی کمک کرتے۔ تم کو چاہیئے کہ سواروں کے دستے اور رسالے بنا کر دشمن سے مقابلہ کرو اور اس کے میمنہ و میسرہ کے درمیان اپنے رسالوں کو پھیلا دو۔ ان میں سے ایک پر حملہ ہو تو دوسرا بڑھ کر سواروں کو اور پیادوں کو ہٹائے۔ اور ہر رسالہ جب چاہے میدان کی طرف بڑھ جائے اور جب چاہے پیچھے سرک آئے۔ اگر تم ایک ہی صف باندھ کر لڑو گے۔ تو جب پیادے تم پر حملہ کریں گے تو صف ٹوٹ جائے گی اور شکست ہو جائے گی۔

توابین کی قرقیسیا سے روانگی

پھر وہاں ٹھہر کر زفر نے سب کو رخصت کیا۔ اور خدا سے دعا کی کہ ان لوگوں کا حافظ و مددگار رہے۔ سب نے اس کی شائستگی کی ادا سے دعائیں دیں۔ سلیمان نے کہا۔ کیا اچھا مہمان نواز اے شخص تو ہے۔ ہم لوگوں کے اترنے کا احترام کیا۔ مہمانداری میں اہتمام کیا۔ مشورہ میں ہوا خواہی کی۔ اس کے بعد سب جلد جلد قدم اٹھاتے روانہ ہوئے۔ دو دو منزل کی ایک منزل کرتے جاتے تھے۔ مقام سآع میں پہنچ کر سلیمان نے زفر کے مشورہ پر رسالوں کو مرتب کیا۔ یہاں سے روانہ ہو کر دشمنوں سے پیشتر عین الوردہ پر سب لوگ پہنچ گئے۔ اور جانب غربی میں لشکر ڈال دیا۔ پانچ دن تک وہیں ٹھہرے رہے۔ مطمئن اور آسودہ ہو گئے۔ گھوڑوں کو بھی آرام ملا۔

سلیمان بن صرد کا خطبۂ جہاد

اس کے بعد اہل شام کا لشکر یہاں سے ایک دن کی راہ پر آ گیا۔ سلیمان بن صرد نے خطبہ پڑھا۔ حمد باری تعالیٰ میں بہت طول دیا۔ پھر ثنائے الٰہی دیر تک بیان کی۔ پھر آسمان و زمین و کوہ و دریا میں جو خدا کی نشانیاں پائی جاتی ہیں ان کو بیان کیا۔ اس کے بعد حق تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کیا۔ دنیا سے نفرت اور آخرت سے رغبت ظاہر کی۔ اور اس بیان میں اتنا طول دیا کہ راوی کو یاد رکھنا دشوار ہو گیا۔ پھر کہا۔ خدا تمہارے اس دشمن کو تمہارے پاس لے آیا جس کے لیے رات دن تم سرگرم سیر تھے۔ تم تو یہ نصوح اور ملاقات باری تعالیٰ کا اور عذر گناہ کرنے کے لیے رکھتے ہو۔ وہ لوگ تمہارے پاس آ گئے۔ بلکہ تم خود ہی ان کے پاس ان کے گھر میں ان کی سرحد میں چڑھ آئے۔ اب ان سے مقابلہ کے وقت اپنی ساکھ اور ثابت قدمی دکھاؤ۔ دیکھو دشمن کے سامنے سے کوئی منہ نہ پھیرے۔ ہاں حملہ کرنے کے ارادہ سے یا اپنی جماعت میں واپس آنے کے لیے منہ پھیرے تو پھیرے۔ کسی بھاگنے والے کو یا کسی زخمی کو قتل نہ کرو۔ جو اسیر کہ تمہارے عقیدہ پر ہو اسے بھی قتل نہ کرو۔ ہاں اگر اسیر ہو کر بھی وہ تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے قتال کرے یا وہ شخص قاتلوں میں ہو ہمارے برادران مومنین رحمتہ اللہ علیہم کے جو کربلا میں قتل ہوئے ہیں۔ تو اسے قتل کرو۔ امیر المومنین علی بن ابی طالب کی اس عقیدہ والوں کے ساتھ یہی سیرت تھی۔

جیش مسیّب کی روانگی

اس کے بعد سلیمان نے کہا میں قتل ہو جاؤں تو مسیّب سب کے امیر ہیں مسیب بھی کام آجائیں تو عبداللہ بن سعد۔ ان کے بعد عبداللہ بن وال۔ ان کے بعد رفاعہ سب کے رئیس ہوں گے۔ خدا اس شخص پر رحمت کرے جو اپنے اس عہد پر جو خدا سے اس نے کیا ہے قائم رہے اور اسے سچ کر کے دکھا دے۔" پھر سیب کو چار سو سواروں کے ساتھ یہ حکم دے کر روانہ کیا۔ کہ جاؤ پہلا لشکر جو دشمن کا تم کو ملے تو اسے تاراج و تباہ کر دو۔ اگر تمہاری مرضی کے موافق نتیجہ ہو تو خیر۔ ورنہ اپنے لشکر میں پلٹ آنا۔ دیکھو ہرگز نہ تم اترنا۔ نہ اپنے اصحاب میں سے کسی کو اترنے دینا نہ کسی کو آگے بڑھ آنے دینا۔ ہاں اگر ایسی ہی مجبوری ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔

عبداللہ بن عوف کی فال

حمید بن مسلم بھی مسیّب کے رسالہ میں تھا۔ کہتا ہے ہم لوگ ایک دن رات چلتے رہے۔ صبح ہوتے ایک جگہ اترے۔ گھوڑوں کے منہ پر توبرے چڑھا دئے۔ اور اتنی دیر کے لیے ہم اونگھ گئے۔ کہ گھوڑے دانہ کھالیں۔ پھر سوار ہو کر چلے نور کا تڑکا ہو گیا گھوڑوں سے اتر کر ہم نے نماز پڑھی۔ مسیّب پھر سوار ہوئے اور ہم لوگ بھی اپنے اپنے گھوڑوں پر چڑھے۔ مسیّب نے سو سوار ساتھ کر کے ابو جویریہ کو ایک سو بیس سواروں کے ساتھ عبداللہ بن عوف کو اور اتنے ہی سوار حنش بن ربیعہ کو دیئے۔ اور سو سوار اپنے پاس رہنے دیئے۔ ابو جویریہ سے کہا جاؤ دیکھو سب سے پہلے جو شخص تم کو ملے میرے پاس لے آؤ۔ سب سے پہلے ایک اعرابی ملا گدھے ہنکاتا جاتا تھا۔ اور یہ شعر پڑھتا تھا۔

یا مال لا تجعل الی صحبی واسرح فانک آمن السرب

اے میرے مال چلنے میں جلدی نہ کر اطمینان سے چل راہ میں کوئی کھٹکا نہیں ہے۔

عبداللہ بن عوف نے کہا اے حمید بن مسلم خوش ہو قسم ہے رب کعبہ کی یہ بشارت ہے۔ پھر صاحب حمار سے پوچھا۔ اے اعرابی تو کس قبیلہ سے ہے۔ اس نے کہا بنی تغلب۔ کہا واللہ غلبہ ہوگا۔ ہم لوگوں کو انشاء اللہ۔ اتنے میں مسیّب بھی اس مقام پر پہنچ گئے۔ ان لوگوں نے اعرابی سے جو سنا تھا۔ ان سے ان کیا۔ اور اعرابی کو ان کے پاس بھی لے آئے۔ مسیّب نے کہا تمہارے اس کہنے سے کہا اے حمید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مسلم خوش ہو۔ مجھے خوشی ہوئی۔ مجھے امید ہوتی ہے کہ تم خوش ہو گے جو بات تمہارے خوش ہونے کی ہے۔ وہی ہو گی۔ تم اپنے کام کو خوبی سے انجام دو گے۔ اور دشمن سے محفوظ رہو گے۔ یہ بہت اچھی فال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی فال سے خوش ہوتے تھے۔

مسیّب کا ابن ذی الکلاع پر حملہ

پھر مسیب نے اعرابی سے پوچھا۔ یہ تو بتاؤ کہ ان لوگوں کے لشکروں میں سے کون سا لشکر ہم سے قریب تر ہے۔ کہا ابن ذی الکلاع کا لشکر تم سے قریب تر ہے۔ اور اس لشکر کے رئیس ہیں اور حصین میں اس بات پر اختلاف ہو گیا ہے۔ کہ حصین خود کو تمام جماعت کا سردار کہتا تھا ابن ذی الکلاع نے کہا تم مجھ پر سردار نہیں ہو سکتے۔ ابن زیاد کو دونوں نے اس بات میں لکھا ہے۔ اور اس کے حکم کا انتظار کر رہے ہیں۔ ابن ذی الکلاع کا لشکر تم سے ایک میل کے فاصلہ پر پہنچ گیا ہے۔" یہ سن کر سب لوگ ابن ذی الکلاع پر حملہ کرنے کے لیے یا ستعجال روانہ ہوئے۔ ان کو خبر بھی نہ تھی کہ اچانک یہ لوگ جا پہنچے۔ اور لشکر کے ایک پہلو پر حملہ کر دیا۔ وہ زیادہ دیر تک نہ لڑ سکے۔ بھاگ نکلے۔ انہوں نے کچھ لوگوں کو قتل کیا اور بہت لوگوں کو زخمی کر دیا۔ وہ بہت سے چوپائے ان کے ہاتھ آئے اہل شام لشکر گاہ کو ان پر چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ اور جو جو چیزیں بآسانی یہ اٹھا سکتے تھے اٹھا لیں۔ اب مسیّب نے واپس ہونے کی ندا کی۔ کہا تم نے فتح پائی۔ غنیمت پائی۔ صحیح وسالم رہے۔ بس اب پلٹ چلو۔ غرض سب یہاں سے پلٹ کر سلیمان کے پاس آئے۔

حصین بن نمیر کی روانگی

ابن زیاد کو جو یہ خبر پہنچی اس نے فوراً حصین بن نمیر کو روانہ کیا۔ وہ بارہ ہزار کا لشکر لے کر مقابلہ میں آیا۔ جمادی الاولیٰ کی بائیسویں تاریخ ۶۵ھ کے دن دونوں لشکروں میں صف بندی ہوئی۔ سلیمان نے اپنے میمنہ پر عبداللہ بن سعد کو میسرہ پر مسیّب کو مقرر کیا۔ اور قلب لشکر میں وہ خود رہے۔ حصین نے اپنے لشکر کو اس طرح مرتب کیا کہ بلبلہ کو میمنہ پر اور ربیعہ غنوی کو میسرہ پر رکھا۔ اس کے بعد حملہ کر دیا۔ قریب آکر سلیمان اور ان کے اصحاب کو عبدالملک بن مروان کی اطاعت اختیار کرنے کی دعوت دی۔ ان لوگوں نے ان سے یہ خواہش کی کہ ابن زیاد کو ہمارے حوالہ کر دو۔ کہ ہم اسے اپنے بعض برادران ایمانی کے قصاص میں قتل کریں۔ اور عبدالملک کو معزول کر دو۔ اور ہمارے شہروں سے ابن زبیر والوں کو نکال دو۔ ہم اپنے پیغمبر کے اہل بیت کی طرف خلافت کو منتقل کریں گے۔ اسی گھر سے نعمت و کرامت ہم کو حاصل ہوئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرکہ عین الوردہ

انہوں نے ان کی بات نہ سنی۔ انہوں نے ان کا کہنا نہ مانا۔ لڑائی شروع ہو گئی۔ سلیمان کے میمنہ نے شامیوں کے میسرہ پر حملہ کیا اور شکست دی۔ میسرہ نے ان کے میمنہ پر حملہ کیا۔ سلیمان نے قلب لشکر کے ساتھ ساری جماعت پر حملہ کیا۔ شامیوں کو شکست پر شکست ہوئی۔ مجبور ہو ہو کر اپنی لشکر گاہ میں واپس ہوئے۔ تاریکی شب تک اہل عراق برابر ظفر مند رہے۔ شامیوں کو ان کی لشکر گاہ تک پسپا کر کے اپنے لشکر میں واپس آئے۔

ابن ذی الکلاع کی کمک

صبح کو ابن ذی الکلاع آٹھ ہزار کا لشکر لے کر ان کی کمک پر پہنچا۔ ابن نباتہ نے اسے گالیاں لکھیں۔ سخت سست کہا۔ اور کہا تو نے احمقوں کی سی حرکت کی۔ اپنے لشکر کو اپنے مورچوں کو تباہ کیا۔ تجھے حصین کے پاس جانا چاہیئے۔ وہی امیر جماعت ہے۔ ابن ذی الکلاع اور سب اہل شام صف آرا ہوئے۔ تو ابین اس دن اس طرح لڑے۔ کہ جوان و پیر میں سے کسی نے ایسی جنگ نہ دیکھی ہو گی۔ نماز کے سوا تمام دن ذرا دم نہ لیا۔ شام کو لڑائی موقوف ہوئی۔ دونوں طرف کے بہت سے جنگجو زخمی ہو گئے تھے۔ اس لشکر میں تین شخص کرکیت اور بڑے خوش بیان تھے۔ رفاعہ بجلی صعیر مری ابوالجویریہ عبدی۔ رفاعہ برابر اہل میمنہ کو جہاد کی ترغیب دیتے رہے۔ ابوالجویریہ دوسرے دن کی لڑائی میں دن چڑھے تک زخمی ہو گئے اور اپنے بستر پر پہلے آئے تھے۔ صعیر تمام رات لشکر میں گشت کرتے رہے۔ اور سب سے کہتے تھے اے بندگان خدا کرامت و رضوان الٰہی کی تم کو بشارت ہو۔ اب اپنے دوستوں سے ملنے میں جنت کے داخل ہونے میں۔ دنیا کی اذیتوں سے راحت پانے میں اتنی بات رہ گئی ہے کہ اس حریص و لئیم نفس امارہ سے مفارقت حاصل ہو۔ واللہ جو شخص یہ باب جانتا ہے۔ وہ اس سے مفارقت پر خوشی خوشی آمادہ ہو گا۔ اور اپنے پروردگار کی ملاقات سے مسرور ہو گا۔

توابین کا جذبہ شہادت

اسی حالت میں صبح ہو گئی۔ صبح کو اہل بالی دس ہزار کا لشکر لے کر وارد ہوا۔ اسی وقت سے ہنگامہ کارزار گرم ہو گیا۔ یہ تیسرا دن جنگ کا جمعہ کا تھا۔ دن چڑھے تک بہت سخت جنگ ہوتی رہی۔ اس کے بعد اہل شام ہر طرف سے توابین پر ٹوٹ پڑے۔ سلیمان نے جو اپنے اصحاب کو اس مصیبت میں دیکھا۔ تو گھوڑے سے اتر پڑے۔ اور عباد کی بندگان خدا جنھوں نے اپنے پروردگار سے ملاقات کرنا منظور ہو۔ جسے اپنے گناہ سے توبہ اپنے عہد کو پورا کرنا مقصود ہو۔ وہ میرے ساتھ آئے۔ یہ کہہ کر تلوار کے میان کو توڑ ڈالا۔ اور بہت سے لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی آواز پر اتر پڑے اور تلواروں کی کاٹھیوں کو توڑ توڑ کر سب نے پھینک دیا۔ یہ سب لوگ سلیمان کے ساتھ ساتھ پیدل چلے۔ ان لوگوں کے گھوڑے لشکر میں سے ہوتے ہوئے کسی طرف نکل گئے۔

ابن صرد اور مسیّب کی شہادت

اب انہوں نے ایسی شمشیر زنی کی کہ اور سب لوگ حملہ کرنے کو تلواریں سونت کر گھوڑوں سے کود پڑے۔ کاٹھیوں کو توڑ توڑ کر پھینک دیا۔ سواروں نے سواروں پر حملہ کیا۔ تلوار چلی۔ اہل شام میں کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ اور بہت سے شامیوں کو زخمی کر دیا۔ حصین نے ان کے ثبات قدم ان کی سطوت کو دیکھ کر پیادوں کو بھیجا کہ ان کو تیروں کا نشانہ بنائیں۔ اب سواروں نے اور پیادوں نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا۔ اسی حالت میں سلیمان بن صرد رحمۃ اللہ قتل ہو گئے۔ ان کو یزید بن حصین نے تیر مارا۔ تیر کھا کر گرے۔ پھر حملہ کیا پھر گرے۔ ان کے بعد مسیّب نے علم اٹھا لیا۔ اور سلیمان سے خطاب کر کے کہا یہ بھائی خدا کی رحمت ہو تم پر جو کہا وہی کیا۔ اور جو تمہارے ذمہ تھا اس کام کو تم نے پورا کر دیا۔ ہمارے ذمہ جو کام ہے وہ ابھی باقی ہے۔ یہ کہہ کر مسیّب نے علم لیکر حملہ کیا۔ اور ایک ساعت لڑتے رہے۔ اس کے بعد واپس آئے۔ پھر حملہ کیا اور لڑے پھر واپس آئے۔ اسی طرح بہت دفعہ حملہ کر کر کے واپس آئے پھر قتل ہو گئے رحمۃ اللہ۔

مسیّب کی شجاعت

فروہ بن لقیط نے مسیّب کے غلام آزاد کو شبیب بن یزید خارجی کے ساتھ مدائن میں دیکھا۔ باتوں باتوں میں عین الوردہ کے لوگوں کا ذکر آیا۔ تو اس شیخ نے کہا۔ واللہ مسیّب اور ان کے ساتھ والوں سے بڑھ کر میں نے کسی کو شجاع نہیں دیکھا۔ عین الوردہ کی جنگ میں مسیّب کو میں نے دیکھا کہ اس زور سے وہ قتال کر رہے تھے۔ کہ میرے گمان میں بھی یہ بات نہیں آتی۔ کہ ایک شخص اس طرح سے قتال کرے۔ اور اس طرح دشمنوں کو تباہ کر سکے۔ بہت لوگوں کو انہوں نے قتل کر ڈالا۔ وہ اپنے قتل ہونے سے پیشتر یہ شعر پڑھتے تھے اور لڑتے جاتے تھے ؎

لقد علمت میالۃ الذوائب واضحۃ اللبات والترائب

یعنی وہ پریشان زلفوں والی وہ گورے گورے شکم اور پسلیوں والی اب تو جان گئی۔

انی غداۃ الروع والتخالب اشجع من ذی بعد مراتب

کہ روز نبرد و آوردیں میں سیر سے بڑھ کر دلیر ہوں جو متواتر حملے کرنے والا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطاع اقران مخوف الجانب

میں اپنے حریف کے ٹکڑے اڑا دیتا ہوں میرے قریب آنے کا کسی کو ہوا نہیں پڑتا۔"

عبداللہ بن سعد کی علمبرداری

مسیب کے قتل ہونے کے بعد عبداللہ بن سعد رحمہ اللہ نے لشکر کا علم اٹھایا اور کہا اور میرے دونوں بھائیو! یعنی کوئی اپنی جان دے چکا کوئی انتظار کر رہا ہے۔ ان لوگوں نے کسی طرح کی تبدیل و تحریف نہیں کی" اس آیت کو پڑھ کر بنی ازد کے جو لوگ ان کے ساتھ تھے انہیں لے کر قتال پر آمادہ ہوئے۔ بنی ازد علم کو گھیرے ہوئے تھے۔ اسی حالت میں تین سوار وارد ہوئے۔ عبداللہ طائی و کثیر مزنی و سعر حنفی۔ یہ تینوں سوار سعد بن حذیفہ بن یمان کے ساتھ ایک سو ستر شخصوں میں اہل مدائن کے شامل تھے۔

توابین مدائن و بصرہ کی روانگی

سعد نے مدائن سے روانہ ہونے کے دن ان تین سواروں کو رہوار گھوڑوں پر جن کے سم ترشے ہوئے تھے۔ جن کے ڈیل چھریرے کئے ہوئے تھے۔ روانہ کیا تھا کہ جاؤ ہمارے بھائیوں کو ہم لوگوں کی روانگی کا مژدہ دو کہ ان کے دل قوی ہو جائیں اور ان کو یہ خبر بھی دو کہ بصرہ سے بھی تین سو شخص مثنیٰ عبدی کے ساتھ تمہاری کمک کے لیے نکل چکے ہیں۔ سعد بن حذیفہ مدائن سے ابھی روانہ ہوئے تھے کہ مثنیٰ اور ان کے ساتھ کے لوگ بصرہ سے نکل چکے تھے۔ سعد کے نکلنے کے پانچ دن بعد بصرہ والے بہر سیر تک پہنچ گئے تھے۔ اور سعد کو مدائن سے روانہ ہونے کے پیشتر ہی معلوم ہو گیا تھا کہ بصرہ سے لوگ مثنیٰ کے ساتھ نکل چکے ہیں۔

کثیر مزنی کی شہادت

غرض وہ تینوں سوار جب میدان کارزار میں پہنچے تو یہ مژدہ انہوں نے دیا کہ مدائن سے اور بصرہ سے تمہارے بھائی تمہاری نصرت کے لیے آ رہے ہیں۔ عبداللہ بن سعد نے یہ سن کر جواب دیا۔ کاش ہماری زندگی میں یہاں تک پہنچ گئے ہوتے" اب خوش خبری کے لانے والوں نے اپنے بھائیوں کا حال غور سے دیکھا۔ بہت سے لوگ قتل ہو گئے بہت سے جان بلب مجروح ہیں۔ یہ دیکھ کر سب رونے لگے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ ایسی حالت انہوں نے دیکھی کہ دیکھی نہ گئی۔ اس پر عبداللہ نے کہا بھائیو! اسی آرزو میں تو ہم آئے تھے۔ پھر سب کے ساتھ شریک ہو کر نہایت اطمینان سے لڑتے رہے۔ مزنی قتل ہو گیا تو سب لوگ بیتاب ہو گئے اور حنفی کو بھی برچھی لگی۔ اور وہ کشتوں میں گر پڑے۔ پھر لوگ انہیں اٹھا کر لے گئے اور وہ بچ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ طائی کو بھی برچھی لگی۔ ان کی ناک پر زخم آگیا۔ انہوں نے بڑی شمشیر زنی کی یہ شاعر و شہسوار تھے۔ یہ مصرعے پڑھنے شروع کئے ؎

قد علمت ذات القوم الورد ان لست بالوانی ولا الدعدید

یوماً ولا بالفرق الحیود

یعنی وہ معشوقہ نازنین سہی قد اب تو جان گئی کہ میں کسی جنگ میں سست و ترسان و خائف و روکش نہیں ہوں۔"

عبداللہ بن سعد کی شہادت

اہل شام کی طرف سے ربیعہ بن مخارق نے بہت شدید حملہ کیا۔ توابین نے بھی بہت سخت جنگ کی۔ اس کے بعد ربیعہ اور عبداللہ میں تلوار چل گئی۔ مگر دونوں کے وار ایک دوسرے پر کاری نہ ہوئے۔ اب یہ دونوں لپٹ گئے اور زمین پر آرہے۔ پھر اٹھے اور ڈگمگا گئے۔ ربیعہ کے بھتیجے نے عبداللہ کی ہنسلی پر برچھی مار کر انہیں قتل کیا۔ عبداللہ بن عوف نے ربیعہ کو برچھی مار کر گرا دیا۔ زخم کاری نہ تھا۔ یہ پھر اٹھا اور دوبارہ ابن عوف نے اس پر حملہ کیا۔ ربیعہ کے ساتھیوں نے ابن عوف پر برچھی کا وار کر کے گرا دیا۔ اور ربیعہ کو بچا لے گئے۔

خالد بن سعد کی شہادت

خالد بن سعد نے کہا میرے بھائی کو کس نے قتل کیا ہے۔ مجھے بتاؤ لوگوں نے ربیعہ کے بھتیجے کی طرف اشارہ کیا۔ خالد نے دوڑ کر اس کے سر پر تلوار کا وار کیا۔ حریف اس سے لپٹ گیا۔ خالد زمین پر گرا۔ دونوں لشکروں سے لوگ دوڑ پڑے۔ لیکن شامیوں کی کثرت تھی اور توابین تھوڑے۔ وہ لوگ حریف کو بچا لے گئے اور خالد کو قتل کرتے گئے۔ رایت کے پاس اب کوئی نہ تھا۔

علمبردار عبداللہ بن دال

یہاں کے جب بہت سے شہسوار میدان جنگ میں کام آچکے تو انہوں نے عبداللہ بن دال کو پکارا۔ عبداللہ بن دال اور ان کے ساتھیوں کو اہل شام ادھر آنے سے روکے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر رفاعہ بن شداد نے حملہ کر کے شامیوں کو منتشر کر دیا۔ اب علم کی طرف ابن دال بڑھے۔ دیکھا کہ عبداللہ بن خازم علم کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھتے ہی ابن خازم نے پکار کر کہا لو اپنا علم مجھ سے لے لو۔ ابن دال نے کہا خدا کی رحمت ہو تم پر میرے بدلے تمہیں لیے رہو۔ جو تمہارا حال ہے وہی حال میرا بھی ہے کہا تمہیں اپنے علم کو لو مجھے جہاد کرنے دو۔ کہا تم جس حالت میں ہو یہ بھی جہاد ہے اور ثواب کا کام ہے۔ اب اور لوگ بھی ابن خازم سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکار پکار کہنے لگے۔ خدا کی رحمت تم پر ہو امیر لشکر کی اطاعت کرو۔ یہ سن کر ابن مخارم تھوڑی دیر تک اور علم کو سنبھالے رہے۔

عبداللہ بن وال کا شدید حملہ

پھر ابن وال نے ان سے علم لے لیا۔ اور قوابین سے عصر کے وقت مخاطب ہو کر کہا "جو ایسی زندگانی چاہتا ہے جس کے بعد موت نہیں۔ جو ایسی راحت کا خواہاں ہو جس کے بعد کوئی تکلیف نہیں۔ جو اس خوشی کا خواستگار ہو جس کے بعد کوئی غم نہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ان بے ادبوں سے جہاد کرنے میں اپنے پروردگار سے تقرب حاصل کریں۔ بھائیو تم پر خدا کی رحمت ہو شام ہم کو بہشت میں ہوگی" یہ کہہ کر اپنے اصحاب کے ساتھ لشکر شام پر حملہ کیا۔ بہت سے شامیوں کو قتل کیا۔ بڑی دیر تک تمام لشکر کو پسپا کر دیا۔ اہل شام بھاگے اور پھر بڑا ہجوم ساتھ لے کر پلٹے۔ ہر طرف سے قوابین کو دباتے ہوئے اس مقام تک لے گئے جہاں یہ لوگ حملہ آور ہونے سے پیشتر ٹھہرے ہوئے تھے۔ یہ ایسا مقام تھا کہ ایک رخ کے سوا کسی اور طرف سے ان پر حملہ نہیں ہو سکتا تھا۔

ادہم باہلی کا عبداللہ بن وال پر حملہ

شام کے وقت ادہم باہلی قوابین سے قتال کرنے پر آمادہ ہوا۔ اور بہت سے سوار اور پیادوں کو لے کر اس نے حملہ کیا۔ عبداللہ بن وال اس جنگ میں قتل ہو گئے۔ ادہم باہلی نے ان کو قتل کیا۔ وہ خود لوگوں سے حجاج بن یوسف کے زمانہ میں ذکر کرتا تھا کہ امرائے عراق میں سے عبداللہ بن وال سے مجھ سے مقابلہ ہوا۔ یہ شخص یہ آیت پڑھ رہا تھا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ یعنی جو لوگ راہ خدا میں قتل ہو گئے انہیں مردہ نہ سمجھو وہ تو زندہ ہیں خوش ہیں اپنے خدا کے پاس سے رزق پاتے ہیں۔ مجھے یہ سن کر غصہ آیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ یہ لوگ ہم کو مشرکین کے مثل سمجھتے ہیں۔ جانتے ہیں کہ ہم جس کو قتل کرتے ہیں وہ شہید ہوتا ہے۔

عبداللہ بن وال کی شہادت

میں نے اس پر حملہ کیا۔ بائیں ہاتھ پر اس کے وار کیا۔ ہاتھ اڑ گیا تو میں نے ذرا سرک کر پوچھا۔ میں جانتا ہوں اس وقت تجھے آرزو ہو گی کہ کاش گھر میں بیٹھ رہا ہوتا۔ ابن وال نے جواب دیا تیرا خیال غلط ہے۔ واللہ مجھے اس کی بھی آرزو نہیں کہ میرے ہاتھ کے بدلے تیرا ہاتھ قطع ہوتا۔ ہاں تیرا ہاتھ قطع کرنے پر اگر مجھے اتنا ہی ہوتا جتنا اپنے ہاتھ کے قطع ہو جانے میں مجھے حاصل ہوا ہے۔ میں نے پوچھا بر کیوں۔ کہا اس لیے کہ میرا ہاتھ کاٹنے میں خدا تیرے گناہ کو شدید کر دے اور میرے ہاتھ کا اجر عظیم مجھے دے۔ یہ سن کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے اور بھی غصہ آیا۔ میں نے سواروں کو اور پیادوں کو جمع کر کے اس پر اور اس کے اصحاب پر حملہ کیا۔ اور اسے برچھی مار کر میں نے قتل کیا۔ وہ میری طرف منہ کیے رہا برچھی کے وار سے اپنے کو نہ بچایا۔ لوگوں سے میں سنتا ہوں کہ عراق کے ان فقہا میں سے تھا جو صوم وصلوٰۃ میں ہمیشہ مصروف رہتے ہیں اور جن سے لوگ فتویٰ لیا کرتے ہیں۔ عبداللہ بن داں کے قتل ہو جانے کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ ابن خازم بھی انہیں کے پہلو میں قتل کئے ہوئے پڑے ہیں۔

رفاعہ بن شداد کا علم اٹھانے سے انکار

اس وقت رفاعہ بن شداد سے ولید بن عصین نے کہا اپنے لشکر کا علم اٹھاؤ۔ کہا میں نہیں اٹھاتا۔ ولید نے یہ جواب سن کر کہا انا للہ نہیں کیا ہو گیا۔ کہا ہم سب لوگوں کو پلٹ چلنا چاہیئے شاید خدا پھر کوئی ایسا موقع دے جس میں دشمنوں پر ہم غلبہ پا سکیں۔ یہ سنتے ہی عبداللہ بن عوف نے جھپٹ کر رفاعہ سے کہا۔ واللہ تم نے تو ہمارا دل توڑ ڈالا اگر ہم اس وقت میدان سے پلٹے تو یہ سب ہمارے پیچھے دوڑ پڑیں ایک فرسخ تک جاتے جاتے ہم سب لوگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کوئی بچ کے نکل بھی گیا۔ تو اس کا اعراب و روستائی دشمنوں کے خوشی کرنے کو پکڑ لے جائیں گے۔ اور وہ رسی میں بندھا ہوا قتل کیا جائے گا خدا کے واسطے ایسا نہ کرنا۔ لو آفتاب غروب ہوا چاہتا ہے۔ اور اندھیری رات ہونے کو ہے۔ ہم اسی طرح گھوڑوں پر سوار لڑتے رہیں گے۔ کہ ابھی تک تو ہم بھاگے نہیں ہیں۔ جب رات کی تاریکی چھا گئی۔ اول شب اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر سرپٹ دوڑا دیں گے۔ یوں ہی صبح تک چلتے رہیں گے۔ پھر یہ تو دیکھنا اس صورت میں کیا اطمینان ہے۔ اپنے اپنے زخمیوں کو ساتھ لے چلیں گے۔ اپنے اپنے ساتھیوں کا انتظار کر سکیں گے۔ دس بیس شخص ساتھ مل کر چلیں گے۔ سب کو معلوم ہو جائے گا کہ کس رخ پر جانے والے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کا ساتھ نباہ لے جائے گا۔ مگر تم جو سوچے ہو اس کا انجام یہ ہو گا کہ ماں بیٹے کو چھوڑ کر بھاگ جائے گی۔ کسی کو یہ بھی معلوم نہ ہو گا کہ کس رخ پر جانا چاہیئے کہاں مرنا چاہیئے کہاں اترنا چاہیئے۔ اور پھر صبح ہوتے ہوتے ہم میں سے کوئی تو قتل ہو گیا ہے کوئی اسیر و دستگیر ہے۔

رفاعہ بن شداد کی علمبرداری

رفاعہ نے کہا کیا اچھی رائے تم نے دی ہے۔ یہ کہہ کر ابن عصین کی طرف متوجہ ہوا۔ اور اس سے پوچھا۔ تم علم دیئے رہو گے یا میں لے لوں کہا میرا وہ ارادہ نہیں ہے جو تم سوچے ہوئے ہو۔ میں اپنے پروردگار کی ملاقات کا مشتاق ہوں۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ مل جانے کا آرزو مند ہوں۔ میں دنیا سے نکل کر آخرت کی طرف جانا چاہتا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم کو مال دنیا کی خواہش ہے۔ جان پیاری ہے۔ دنیا کے چھوڑنے کو تمہارا جی نہیں چاہتا۔ واللہ مجھے آرزو ہے کہ تمہیں عقل آئے۔" یہ کہہ کر رفاعہ کے ہاتھ میں علم دے دیا۔ اور حملہ کرنے کو شامیوں کی طرف بڑھے۔

ولید بن غصین کا شدید حملہ و شہادت

ابن عوف نے یہ دیکھ کر ان سے کہا۔ رحمک اللہ تھوڑی دیر ہمارے ساتھ شریک ہو کر لڑو۔ دیکھو اپنے ہاتھوں خود کو تہلکہ میں نہ ڈالو۔ اسی طرح انہیں قسمیں دے دے کر جان دینے سے روکا۔ اہل شام نے پکارنا شروع کیا۔ لو اللہ نے سب کو ہلاک کیا۔ اب جلد حملہ کر کے رات ہونے سے پہلے ہی ان کا خاتمہ کر دو" اب شامیوں نے اس طرف بڑھنا شروع کیا۔ یہ لوگ بھی بڑے جوش میں بڑھ بڑھ کر شام کے شہسواروں سے اور بڑے بڑے بہادروں سے شمشیر زنی کرنے لگے۔ ذرا ان کا کوئی شخص کسی بات میں نہ رہا چوکا۔ نہ کسی طرح یہ لڑنے سے تھکے۔ کہ دشمن کا قابو چل جاتا۔ عشاء کے وقت تک گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ ابن غصین شام ہونے سے پہلے ہی قتل ہو گئے۔

عبداللہ بن عزیز کی شہادت

عبداللہ بن عزیز کندی[1] اپنے ایک چھوٹے سے لڑکے محمد کو ساتھ لے کر نکلے اور کہا اے اہل شام کیا تم میں کوئی شخص بنی کندہ کا ہے۔ یہ سن کر کچھ لوگ لشکر سے نکلے اور کہا ہم لوگ کندی ہیں۔ کہا اپنے بھتیجے کو مجھ سے لے لو۔ اسے اپنے خاندان کے لوگوں کے پاس کوفہ میں بھیج دینا۔ میں عبداللہ بن عزیز کندی ہوں" انہوں نے کہا تم ہمارے ابن عم ہو تمہارے لیے امان ہے عبداللہ کندی نے جواب دیا" واللہ میں اپنے بھائیوں کے قتل سے جدا ہونا نہیں چاہتا۔ یہ ایسے برادران ایمانی تھے جن سے شہروں میں اجالا تھا جن سے زمین اپنی جگہ پر قائم تھی۔ ذکر خدا ایسے ہی لوگوں کے دم سے جاری تھا" ان کے بیٹے نے رونا شروع کیا تو کہنے لگا۔ اے فرزند اگر طاعت خدا سے بڑھ کر کسی چیز کو میں سمجھتا تو بے شک تجھے کو سمجھتا" شامیوں میں جو لوگ ان کے خاندان کے تھے انہوں نے بہت قسمیں انہیں دیں۔ ان کے فرزند کا اپنے باپ کے لیے تڑپنا اور رونا ان سے نہ دیکھا گیا۔ یہ لوگ بھی بے اختیار رونے لگے۔ عبداللہ کندی اب اس طرف بڑھے جدھر ان کے احباب تھے۔ اور شامیوں کی صف پر قریب شام حملہ کیا اور جب تک قتل نہیں ہو لیے لڑتے گئے۔

---

[1] تاریخ کامل میں کندی کی جگہ کنانی ہے مترجم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریب حمیری کی آمد

اسی شام کا ذکر ہے کہ ایک ابلق نشان ہاتھ میں لیے کریب حمیری کم سے کم کوئی سو آدمیوں کے ساتھ توابین کی جماعت میں آئے۔ یہاں یہ ذکر ہو رہا تھا کہ شام ہو جانے کے بعد رفاعہ نے ایسا ایسا ارادہ کیا ہے۔ حمیری نے حمیر و ہمدان کے لوگوں کو بھی یہیں جمع کیا اور کہا اے بندگان خدا اپنے پروردگار کی طرف چلو۔ واللہ خوشنودی خدا اور توبہ کی برابری دنیا کی کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ میں نے سنا ہے کچھ لوگ تم میں سے دنیا کو ترک کرنے کے بعد پھر دنیا کی طرف پلٹ جانا چاہتے ہیں۔ اگر دنیا کی طرف پلٹیں گے تو پھر گناہوں میں مبتلا ہوں گے۔ میں تو واللہ دشمن سے منہ نہیں پھیرنے کا جب تک کہ اپنے بھائیوں کے پاس نہ پہنچ جاؤں" حمیری کے کہنے کو سب لوگ مان گئے۔ کہا جو تمہاری رائے وہی ہماری رائے ہے۔ اب یہ نشان لیے ہوئے لشکر شام کے قریب پہنچے۔

حمیری کی شہادت

ابن ذی الکلاع نے نشان دور سے دیکھ کر کہا واللہ یہ نشان تو حمیری یا ہمدانی معلوم ہوتا ہے۔ یہ کہہ کر وہ نشان کے قریب آیا۔ باتیں ہوئیں۔ اس نے کہا تم لوگ کس لیے آئے ہو۔ ان کے رئیس نے جواب دیا۔ دنیا میں تو ہمارے لیے پہلے بھی امان نہ تھی۔ ہم آخرت کی امان کے خواستگار ہو کر آئے ہیں۔ غرض یہ لوگ لڑے اور لڑتے لڑتے قتل ہو گئے۔ صیحر مزنی بنی مزینہ کے تیس آدمیوں کو لے کر چلے۔ کہا راہ خدا میں موت سے کیا ڈرتے ہو وہ تو ضرور آنے والی ہے جس دنیا کو چھوڑ کر تم خدا کی طرف آ چکے اب اس دنیا کی طرف ہرگز نہ پلٹنا۔ دنیا کیا باقی رہ جائے گی۔ خدا کے جس ثواب کی طرف تم راغب ہو چکے ہو اب اس سے منہ نہ پھیرنا۔ تمہارے لیے وہ ثواب ہی بہتر ہے جو خدا کے پاس ہے" غرض یہ لوگ بھی لڑے اور لڑتے لڑتے قتل ہو گئے۔

رفاعہ کی مراجعت

اب شام ہو گئی اور اہل شام لشکر گاہ کی طرف پلٹ گئے۔ رفاعہ نے اپنے لشکر کے زخمیوں کو غور سے دیکھا۔ جن کو دیکھا کہ اعانت کے محتاج ہیں بس ان کو ان کی قوم والوں کے حوالہ کر دیا۔ باقی سب کو ساتھ لے کر رات ہی کو روانہ ہو گیا۔ صبح ہوتے تنیس میں پہنچا پھر جلولا سے گذرا۔ اور پار اترنے کے تمام ذریعوں کو قطع کرتا گیا۔ اس کے بعد بھی جہاں جہاں اسے ایسے ذرائع ملے انہیں قطع کر دیا۔ حصین بن نمیر نے صبح کو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سب لوگ چلے گئے اس نے ان کے تعاقب میں کسی کو روانہ نہیں کیا۔ اپنے لشکر کو لے کر تعجیل کے ساتھ روانہ ہوا۔ رفاعہ نے ابو جویریہ کو ستر سواروں کے ساتھ اپنے لشکر کے پیچھے رکھا۔ اس کا یہ کام تھا کہ اگر کسی شخص کا کچھ مال یا گٹھڑی راستہ میں پڑی مل جائے تو وہ اسے اٹھا لے اور پہنچوائے۔ اگر کوئی ڈھونڈھے یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہش کرے تو رفاعہ کے پاس اس چیز کو بھیجدے وہ لوگوں کو دکھادے۔

زخمی توابین کی تیمارداری و مہمان نوازی

اسی طرح چلتے چلتے خشکی کی راہ سے قرقیسیا تک یہ لوگ پہنچ گئے۔ زفر نے جس طرح پہلے سب کے لیے دانہ چارہ بھیجا تھا۔ اب بھی اسی طرح سے سب کی مدارات کی۔ اور طبیبوں کو اس نے روانہ کیا۔ یہ بھی کہا کہ جتنے دنوں تمہارا جی چاہے ہمارے پاس قیام کرو۔ ہم تمہارے ہمدرد اور بہی خواہ ہیں۔ یہ لوگ تین دن تک وہیں رہے۔ اس کے بعد جس کو جس قدر کھانے اور چارہ کی ضرورت ہوئی اپنے ساتھ لے لیا۔

توابین کی مثنیٰ عبدی سے ملاقات

سعد بن حذیفہ بن یمان جب مقام ہیئت میں پہنچے تو اعرابیوں نے توابین کا سارا حال ان سے بیان کیا۔ سعد یہ سن کر وہاں سے پلٹے۔ مقام صندودا میں مثنیٰ عبدی سے ملاقات ہو گئی۔ سعد نے جو سنا تھا ان سے بیان کر دیا۔ یہ لوگ اسی مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے کہ رفاعہ کے آنے کی خبر ملی۔ سب استقبال کے لیے قریہ سے باہر نکلے۔ ایک نے دوسرے کو سلام کیا۔ ایک کو دیکھ کر ایک رو دیا۔ اپنے بھائیوں کی خبر مرگ سنی۔ سب ایک رات دن وہیں ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد مدائن والے مدائن کی طرف۔ بصرہ والے بصرہ کی جانب پلٹ گئے۔ کوفہ کے لوگ کوفہ میں واپس آئے۔ دیکھا کہ مختار قید میں ہیں۔

عبدالملک کا اعلان فتح

ادہم باہلی نے جاکر عبدالملک کو فتح کی مبارک باد دی۔ یہ خبر سن کر وہ منبر پر گیا حمد و ثنائے باری تعالیٰ بجالایا اور کہا کہ خدا نے روسائے عراق میں سے بڑے فتنہ انگیز و گم کردہ راہ سلیمان بن صرد کو ہلاک کیا۔ اور سنو تلواروں نے مسیب کے سر کو گیند کی طرح اچھال دیا۔ اور سنو خدا نے ان کے دو بڑے سرداروں کو جو بڑے گمراہ و گمراہ کنندہ تھے قتل کیا۔ عبداللہ ازدی اور عبداللہ بن وال۔ اب ان لوگوں کے بعد کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا جو دفع یا منع کی قدرت رکھتا ہو۔

مختار ثقفی کا دعویٰ

مختار ثقفی کوئی پندرہ دن خاموش رہا اس کے بعد اپنے اصحاب سے کہا۔ ھذا اکثر من عشر۔ ذودن الشر۔ ثم یجیئکم۔ نباء ھتر من طعن نتر۔ وضرب جسر وقتل جسم۔ وامر رجم۔ ممن لھا انا لھا لا تکذبن انا لھا

یعنی اپنے اس غازی کے لیے دن گن رکھو۔ دس دن سے زیادہ مہینہ بھر سے کم۔ اس کے بعد تم حیرت انگیز خبریں سن لینا۔ کہ اچانک برچھی چل گئی۔ ایک وار نے ٹکڑے اڑا دیئے۔ بہت لوگ قتل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے۔ سنگسار ہو گئے۔ جانتے ہوئے کام کون کرے گا۔ میں کروں گا۔ تم سے جھوٹ نہیں کہتا میں اس کام میں کامیاب ہوں گا۔"

مختار ثقفی کا خط بنام رفاعہ بن شداد

رفاعہ جنگ میں الوردہ سے جب کوفہ میں واپس آئے ہیں تو مختار نے قید خانہ سے ان کو یہ خط لکھا "میں ان لوگوں کا خیر مقدم کرتا ہوں کہ جب وہ واپس ہوئے تو خدا نے ان کو اجر عظیم دیا۔ پلٹ آئے تو خدا ان سے خوش رہا۔ یہ رب کعبہ تم لوگوں میں جس نے ایک قدم اٹھایا اور ایک گام چلا۔ خدا اس کو ملک دنیا سے عظیم تر ثواب عنایت کیا۔ سلیمان نے اپنی بات کو پورا کر دیا۔ خدا نے ان کو وفات دے کر ان کی روح کو انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کی ارواح میں شامل کیا۔ وہ ایسے سردار تمہارے نہ تھے کہ ان کے ساتھ تم فتح یاب ہو سکتے۔ ہاں میں وہ امیر ہوں جسے حکم مل چکا ہے۔ میں وہ امین ہوں جس پر بھروسہ کر لیا ہے۔ میں ظالموں کا قاتل۔ دشمنان دین سے انتقام لینے والا۔ ان سے قصاص کرنے والا ہوں۔ سامان کرو۔ مستعد ہو جاؤ۔ خوشی کرو۔ خوش خبری دو۔ میں کتاب خدا اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انتقام خون ناحق اہل بیت اور حمایت ضعفا اور جہاد ظلمہ کی طرف تم کو دعوت دیتا ہوں والسلام" مختار کے قید ہونے کی وجہ یہ ہوئی تھی۔ کہ لوگوں نے اس کی ان باتوں کا ذکر عبداللہ بن یزید اور ابراہیم بن محمد کے سامنے کیا۔ وہ دونوں شخص ایک جماعت کو ساتھ لیے ہوئے مختار کے پاس آئے اور اسے گرفتار کر لیا۔

عبیدہ مزنی کی شہادت

حمید بن مسلم کہتا ہے۔ جب ہم لوگ عین الوردہ سے واپس ہونے لگے تو ہم میں سے عبداللہ بن خزیہ نوابین کی لاشوں کے پاس جا کر کھڑے ہوئے اور کہا "رحمکم اللہ صدقتم صبرتم وکذبنا فوردتنا" تمہیں لوگ سچے ثابت قدم نکلے۔ ہم سب جھوٹے ہوئے اور بھاگ کر چلے۔ جب سب روانہ ہوئے اور صبح ہوئی۔ تو دیکھا کیا کہ عبداللہ بن خزیہ اور ان کے ساتھ کوئی بیس آدمی اور واپس ہونے پر اور دشمن سے پھر لڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ رفاعہ اور ابن عوف اور بہت سے لوگ آ کر کہنے لگے۔ خدا کے لیے ہماری مرکو اب نہ توڑو۔ تم ایسے خوش عقیدہ لوگ جب تک ہم میں ہیں۔ ہمارے لیے برکت و خیر ہے۔ غرض قسمیں دے دے کر ان لوگوں کو روک لیا۔ ان میں کا ایک شخص عبیدہ مزنی باز نہ آیا۔ ہم سب کے ساتھ ساتھ چلتا تو مگر لوگوں کو اپنی طرف سے غافل پا کر پھر پلٹا۔ اور اہل شام تک پہنچتے ہی حملہ کر دیا۔ تلواریں لگاتے لگاتے تھک اور قتل ہو گئے۔ یہ مرد مزنی حمید بن مسلم کے دوستوں میں تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبیدہ مزنی کی شہادت کا واقعہ

اس دن سے حمید کو اس بات کی آرزو تھی۔ کہ ایسا کوئی شخص ملے۔ جو مزنی کے تنہا حملہ کرنے کا واقعہ مجھ سے بیان کرے۔ ایک زمانہ کے بعد حمید سے اور عبدالملک ازدی سے مکہ میں ملاقات ہوئی۔ باتوں باتوں میں جنگ بین الوردہ کا ذکر نکلا۔ ازدی نے کہا ان لوگوں کے ہلاک ہونے کے بعد نہایت عجیب واقعہ یہ ہوا۔ کہ ایک شخص نے آکر تلوار کا مجھ پر وار کیا۔ میں بھی لڑنے پر آمادہ ہو گیا۔ وہ بہت زخمی ہو گیا تھا اور کہتا جاتا تھا ؎

انی من اللہ الی اللہ افر — رمانی اللہ بھا بادی دابر

میں اللہ سے اللہ ہی کی طرف بھاگ کر جاتا ہوں۔ اے خدا تیری خوشنودی کی آرزو میرے ظاہر و باطن میں ہے۔ میں نے پوچھا تو کس خاندان سے ہے۔ کہا اولاد آدم سے۔ میں نے خاندان ہی کو پھر پوچھا کہا اسے کچھ کے جواب کرنے والو۔ میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے پہچانو۔ سلیمان بن عرو اس سے لڑنے کو نکلا۔ وہ اس زمانہ میں بہت قوی اور شہزور تھا۔ دونوں شخصوں نے ایک دوسرے کو زخمی کر دیا۔ پھر ہر طرف سے اہل شام ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کیا۔ میں نے واللہ ایسا حملہ آور کسی کو نہیں دیکھا۔ یہ ذکر سن کر حمید کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ ازدی نے پوچھا۔ کیا تمہاری اس سے قرابت تھی۔ حمید نے کہا قرابت تو نہ تھی۔ یہ شخص خاندان مضر سے تھا۔ میرا دوست تھا۔ اور بھائیوں میں میرے تھا۔ کہا خدا تجھے روتا ہی رکھے۔ ایک شخص بنی مضر کا گمراہ ہو کر مارا گیا۔ اور تو اسے روتا ہے۔ حمید نے کہا واللہ گمراہ ہو کر نہیں مارا گیا۔ وہ اپنے پروردگار کی ہدایت اور دلیل پر شہید ہوا۔ کہا جہاں وہ گیا خدا تجھے بھی وہیں پہنچا دے۔ حمید نے کہا آمین۔ اور تجھے حصین بن نمیر کی جگہ پہنچا دے۔ اور اس کے ماتم میں خدا تجھے روتا رکھے۔

اعشیٰ ہمدانی کا قصیدہ

واقعہ توابین پر اعشیٰ ہمدانی نے جو قصیدہ لکھا ہے اس کو بھی لوگ پہلے چھاپا کرتے تھے۔

فصل بالتقوی الی اللہ صداقتا — وتقرس الالہ خیر تکتاب کاسب

اس بزرگ نے راست بازی سے خوف خدا پر عمل کیا۔ اور خوف خدا کیا اچھی کمائی ہے۔

وخلی عند الدنیا فلم یلتبس بہا — وتاب الی اللہ الرفیع المراتب

اس نے دنیا کو چھوڑا۔ کوئی واسطہ اس سے نہ رکھا۔ توبہ کرنے کر خدا سے رجوع ہوا۔

فجد بدمع الشربتہ سابغ — الی ابن زیاد فی الجموع الکباکب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو خدا نے سواروں کی جماعت کے ساتھ ابن زیاد سے مقابلہ کرنے کو ثویہ کی طرف روانہ کیا۔

یقوم ھم اھل التقیہ والنھی مصالت انجاد سراۃ مناحب

اس کے ساتھ صاحبان تقویٰ و فرہنگ تھے۔ جو دلیروں کے دلیر اور نجیبوں کے نجیب تھے۔

منعوا تارکی رای ابن طلحۃ حسبہ ولم یستجیبوا للامیر المخاطب

یہ لوگ گار ثواب سمجھ کر روانہ ہو گئے۔ نہ ابن طلحہ کی رائے پر عمل کیا نہ امیر کوفہ کی بات کا جواب دیا۔

فاروا وھم من بین ملتمس التقی وآخر مما جر بالامس تائب

یہ لوگ اس حالت میں چلے جا رہے تھے۔ کہ کوئی ان میں سے خواہان تقویٰ تھا۔ اور کوئی اس گناہ کی جو اس سے سرزد ہوا تھا توبہ کرنا چاہتا تھا۔

فلاقوا بعین الوردۃ الجیش فاصلا الیھم مخسرھم ببیض قواضب

عین الوردہ میں پہنچ کر اس لشکر سے ان کا مقابلہ ہو گیا جو ان سے لڑنے کے لیے نکلا تھا۔ یعنی ابن ذی الکلاع کا لشکر۔ بس تلواریں کھینچ کر انہوں نے کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔

یمانیۃ تذری الاکف وتارۃ نجیل عتاق مقربات سلاھب

جن کی تلواریں یمانی تھیں جو ہاتھوں کو اڑا رہی تھیں۔ پھر سواروں نے بھی شامیوں پر حملہ کیا۔ جن کے گھوڑے نجیب و اصیل راہوار و دراز قد تھے۔

فجاءھم جمع من الشام بعدہ جموع کموج البحر من کل جانب

اسی اثناء میں اہل شام کا اور لشکر اس کے بعد کتنی ہی فوجیں موج دریا کی طرح ہر طرف سے ان پر امنڈ پڑیں۔ (یعنی حصین بن نمیر کا لشکر)

فما برحوا حتی ابیدت سراتھم فلم ینج منھم ثم غیر عصائب

یہ لوگ اب بھی میدان سے نہ ٹلے۔ یہاں تک کہ تمام رؤسا ان کے قتل ہو گئے۔ چند لوگوں کے سوا کوئی نہ بچا۔

وغودر اھل الصبر صرعی فاصبحوا تعاورھم ریح الصبا والجنائب

اہل شام نے صابروں کی اس جماعت کو قتل کر کے ڈال دیا۔ ان کا یہ حال تھا کہ شمال کی باد صبا اور جنوب کی ہوائیں ان کی لاشوں پر سے آتی تھیں اور جاتی تھیں۔

واضحی الخزاعی الرئیس مجدلا کان لم یقاتل مرۃ وعیارب

ان کا رئیس سلیمان بن صرد خزاعی اس طرح کشتوں میں پڑا تھا۔ جیسے اس نے کبھی شمشیر زنی کی ہی نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ کبھی میدان میں لڑا ہی نہ تھا۔

ورأس بنی شمخ وفارس قومه شتورة والتیمی هادی الکتائب

وعمرو بن بشیر والولید وخالد وزید بن بکر والحلیس بن غالب

وضارب من همدان کل مشیع اذا اشد لم ینکل کریم المکاسب

یہی حال تھا بنی شمخ کے رئیس (مسیب) کا۔ اور قوم شنوۃ کے شہسوار (عبداللہ بن سعد) کا اور تیمی (عبداللہ بن وال) کا جو صاحب لشکر تھا۔ اور عمرو بن بشیر۔ اور ولید۔ اور خالد۔ اور زید بن بکر۔ اور حلیس بن بن غالب کا۔ اور ہمدان کے اس رئیس کا جو شجاعوں پر حملہ کرتا تھا۔ اور حملہ کرنے کے بعد کبھی رکتا نہ تھا۔ اور نہایت ستودہ صفات تھا۔

ومن کل قوم قد اصیب زعیمهم وزوحسیب فی ذروة المجد ثاقب

ہر قوم کا سردار جو ایسا عالی خاندان تھا کہ اوج شرف پر ستارہ کی طرح تاباں و درخشاں تھا اس معرکہ میں قتل ہو گیا۔

ابوا غیر ضرب یفلق الهام وقعه وطعن باطراف الاسنة صائب

یہ مرنے والے اس بات سے کسی طرح نہ باز آئے۔ کہ تلوار کا ایسا وار کریں کہ دشمنوں کے سر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور برچھی ماریں تو ایسی جس کا زخم کاری ہو۔

وان سعید الیوم یدمر عامرا لاشجع من لیث بدرب مراثب

انہی مرنے والوں میں سعید بھی تھا جس نے عامر کو قتل کیا۔ اس حملہ آور شیر سے جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں رہتا ہو بڑھ کر دلیر تھا۔

فیا خیر جیش للعراق واهله سقیتم روایا کل اسحم ساکب

اے اہل عراق کے لشکر جرار خدا تمہیں کالے کالے برسنے والے ابر رحمت سے سیراب کرے۔

فلا یبعدن فرساننا وحماتنا اذا البیض ابدت عن خدام الکواعب

ہمارے شہسوار ہمارے مددگار ایسے وقت میں ہم سے دور نہ ہوں جب شمشیر زنی کا یہ انجام ہو کہ مستورات کے پازیبوں پر نامحرموں کی نظر پڑے۔

وما قتلوا حتی اثاروا عصابة تجلین نورا کالشرس الضوارب

یہ قتل ہو گئے تو کیا ہوا۔ قتل تو بہترین موت ہے۔ ہر انسان ایک دن کسی نہ کسی تفرقہ انداز موت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا شکار ہو گا۔

وما قتلوا حتی ثاروا عصابۃ غطین لزرا کالشمس الضوارب

یہ لوگ یوں نہیں قتل ہوئے۔ یہ ایک ایسی جماعت کو برانگیختہ کر گئے ہیں جو آفتاب کی حدت و تپش کی سی تجلی رکھتے ہیں۔

سلیمان بن مرد اور ان کے ساتھی دوسرے توابین شہر ربیع الآخر جنگ عین الوردہ میں قتل ہوئے۔

اس سال مروان بن الحکم نے اپنے دونوں بیٹوں عبدالملک اور عبدالعزیز کو اپنا ولی عہد مقرر کیا اور اہل شام کو ان کی بیعت کا حکم دیا۔ اس واقعے کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

عبدالملک اور عبدالعزیز کی ولی عہدی

عمرو بن سعید بن عاص المشتق معصب بن الزبیر کو جنہیں ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن الزبیر نے فلسطین بھیجا تھا۔ شکست دے کر مروان کے پاس دمشق آ گیا، اب تمام شام اور مصر پر مروان کی حکومت قائم ہو چکی تھی مروان کو معلوم ہوا کہ عمرو کہتا ہے کہ مروان کے بعد وہ امیر المومنین ہو گا۔ نیز وہ اس کا بھی مدعی ہے۔ کہ خود مروان نے اس سے اس کا وعدہ کیا ہے۔ مروان نے اس اطلاع کے بعد حسان بن مالک بن بحدل کو اپنے پاس بلوایا۔ اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے پاس بلا لیا۔ اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے بیٹوں عبدالملک اور عبدالعزیز کو اپنا ولی عہد بنا دوں اور اس کے لیے سب لوگوں سے بیعت لے لوں اور اسی کے ساتھ مروان نے اسے عمرو بن سعید کے خیال سے بھی آگاہ کیا حسان نے کہا کہ آپ عمرو کی فکر نہ کیجئے میں اس سے سمجھ لوں گا چنانچہ جب ایک شام کو سب لوگ مروان کے پاس جمع ہوئے تو ابن بحدل نے کھڑے ہو کر کہا مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگوں کی بڑی بڑی امیدیں ہیں۔ آپ سب لوگ کھڑے ہوں اور امیر المومنین کے بعد عبدالملک اور عبدالعزیز کے لیے بیعت کریں۔ بلا استثنا سب لوگوں نے ان دونوں کے لیے بیعت کر لی اس سنہ کے غرۂ ماہ رمضان میں مروان نے انتقال کیا۔

خالد بن یزید کی اہانت

جب معاویہؓ بن یزید ابی لیلے کا وقت آخر آیا تو اس نے اپنا جانشین نامزد کرنے سے انکار کر دیا۔ حسان بن مالک بن بحدل کا یہ ارادہ تھا کہ وہ معاویہ کے بعد اس کے بھائی خالد بن یزید بن معاویہؓ کو خلیفہ بنائے مگر یہ کم سن تھا اور یہ حسان اس کے باپ یزید بن معاویہ کا ماموں تھا اس وقت تو اس نے مروان کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور یہ نیت رکھی کہ مروان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد وہ خالد بن یزید کو خلیفہ بنائے گا مگر جب مروان کے ہاتھ پر اس نے اور تمام اہل شام نے بیعت کر لی تو کسی نے مروان کو یہ رائے دی کہ تم خالد کی ماں سے شادی کر لو (خالد کی ماں کا نام ام خالد تھا یہ ابو ہشام بن عتبہ کی پوتی تھی) تاکہ اس طرح خالد کی شان کم ہو جائے۔ اور وہ خلافت کا مدعی نہ رہے۔ مروان نے اس تجویز پر عمل کیا ایک دن خالد مروان سے ملنے آیا۔ مروان کے پاس بہت سے لوگ جمع تھے اور وہ دونوں صفوں کے درمیان ٹہل رہا تھا اسے دیکھ کر مروان نے کہا بخدا یہ احمق ہے اسے موٹی سرین والی عورت کے بیٹے آ گئے۔ اس جملہ سے اس کا مقصد یہ تھا کہ اہل شام کی نظروں میں خالد کی بے وقعتی ہو جائے۔

مروان کی موت کا واقعہ

خالد نے یہ واقعہ اپنی ماں سے آ کر بیان کیا اس نے کہا خبردار اس واقعہ کو کسی اور سے بیان نہ کرنا تم چپ رہو میں اس سے سمجھ لوں گی۔ جب مروان اس کے پاس آیا۔ تو اس نے پوچھا کیا خالد نے میرے بارے میں کوئی بات تم سے کہی ہے اس نے کہا ہاں خالد تمہارے متعلق کوئی بات کہہ سکتا ہے وہ تمہارا اس قدر تعظیم کرتا ہے کہ اسے اس کی جرأت کہاں کہ وہ کوئی بات تمہارے متعلق کہے۔ مروان نے اس کے بیان کو سچ سمجھا چند سے وہ بھی خاموش رہی ایک مرتبہ مروان اس کے پاس سویا اس نے بہت سے گدے اس پر چن دیئے اور اس طرح دبا کر اسے مار ڈالا۔

مروان کی عمر

واقدی کہتے ہیں کہ ماہ رمضان میں بمقام دمشق ترسٹھ سال کی عمر میں مروان ہلاک ہوا مگر ہشام بن محمد الکلبی کہتے ہیں کہ مروان کی عمر اکسٹھ سال کی ہوئی۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مروان کی عمر اکہتر سال کی ہوئی نیز اکاسی سال بھی بیان کی گئی ہے۔ ابو عبدالملک اس کی کنیت تھی اور اس کا نام مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس ہے اس کی ماں آمنہ بنت علقمہ بن صفوان بن امیہ الکنانی ہے۔

مدت حکومت

اس کی مدت خلافت نو ماہ تھی۔ بعضوں نے تین دن کم دس ماہ بیان کی ہے۔ اپنے مرنے سے پہلے مروان نے ایک مہم حبشی بن دلجۃ القینی کے ماتحت مدینے اور دوسری عبداللہ بن زیاد کے زیر قیادت عراق بھیجی تھی جب عبداللہ شام سے روانہ ہو کر جزیرے آیا تو اسے یہاں مروان کی ہلاکت کا علم ہوا حضرت امام حسینؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے اہل کوفہ کا گروہ تائبین اس کے مقابلے پر آیا۔ ان لوگوں نے جو جو کارروائیاں کیں ہم اسے پہلے بیان کر چکے ہیں اور اس نے اپنے قتل ہونے تک جو کارروائی کی اسے ہم انشاء اللہ آئندہ بیان کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۴

عبیداللہ بن ماحوز خارجی

جیش بن دلجہ جیش مدینے آیا اس وقت حضرت عبداللہ بن الزبیر کی جانب سے جابر بن اسود بن عوف عبدالرحمٰنؓ بن عوف کا بھتیجا مدینہ کا حاکم تھا یہ اس کے خوف سے مدینے سے بھاگ آیا اسی زمانے میں حارث بن ابی ربیعہ نے جو عمر بن عبداللہ بن ابی ربیعہ کا بھائی تھا اور عبداللہؓ بن الزبیر کی جانب سے بصرہ کا حاکم تھا۔ حنیف بن الحجف التمیمی کی زیر قیادت جیش بن دلجہ سے لڑنے کے لیے بصرہ سے ایک فوج بھیجی تھی جب جیش کو اس فوج کی آمد کا علم ہوا وہ مدینے سے اس سمت روانہ ہوا۔

دوسری جانب سے حضرت عبداللہ بن زبیر نے بھی عباس بن سہل بن سعد الانصاری کو مدینے کا عامل مقرر کر کے روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہ جیش کی تلاش میں جائے اور بڑھتے بڑھتے اس فوج سے جو ان کی امداد کے لیے حنیف کی زیر قیادت بصرے سے آئی ہے مل جائے۔

جیش بن دلجہ کا قتل عباسؓ بہت سرعت سے ان کی تلاش میں روانہ ہوا اور ربذہ پر انہیں آلیا ابن دلجہ کے ساتھیوں نے اسے مشورہ دیا کہ تم اس جماعت سے ابھی چھیڑ نہ کرو مگر اس نے اسے نہ مانا اور کہا کہ میں یہاں منزل کرتا ہوں تاکہ ان کے قند آمیز ستو کھاؤں ایک تیر نے اس کا کام تمام کر دیا۔ نیز اس کے ہمراہ منذر قیس الحذامی اور ابو عقاب ابو سفیان کا مولیٰ بھی مارے گئے۔ یوسف بن الحکم اور حجاج بن یوسف بھی اس معرکے میں اس کے ہمراہ موجود تھے یہ دونوں ایک ہی اونٹنی پر بھاگ کر اپنی جان بچا سکے اس جماعت کے پانسو آدمیوں نے مدینہ کے محلوں میں پناہ لی عباس نے ان سے اپنے آپ کو حوالے کر دینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے ہتھیار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ دیتے اس نے ان سب کو قتل کر دیا۔ جیش کی شکست خوردہ فوج شام چلی گئی۔

ابی محمد کہتے ہیں کہ زید بن سیاہ الاسواری نے جنگ رہذہ میں بیش کو اپنے تیر سے ہلاک کیا۔ جب یہ لوگ مدینہ آئے تو زید بن سیاہ ہوا ایک سفید خراسانی گھوڑے پر سفید لباس پہنے سوار تھا لوگوں کے مجمع میں آ کر کھڑا ہوا لوگوں نے اس کے لباس کو اس قدر مسح کیا۔ اور اس قدر خوشبودار اشیاء اوس پر ڈالیں کہ تھوڑی ہی دیر میں میرے دیکھتے دیکھتے اس کے کپڑے سیاہ ہو گئے۔

بصرہ میں طاعون کی وبا

ابو جعفر کہتے ہیں کہ اس سنہ میں بصرہ میں وہ مہلک طاعون پھیلا جس سے ہزاروں اہل بصرہ ہلاک ہو گئے۔

مصعب بن زید کہتے ہیں کہ جب یہ مہلک مرض بصرہ میں پھیلا اس وقت عبداللہ بن جعید اللہ بن معمر بصرہ کا حاکم تھا اس کی ماں نے اسی وبا میں انتقال کیا تو کوئی شخص اس کی نعش کا اٹھانے والا بھی نہ تھا حالانکہ وہ امیر بصرہ تھا آخر کار چار دیہی کرائے پر کئے گئے اور وہ اسے قبر تک اٹھا لے گئے اسی سنہ میں بصرہ میں خارجیوں کا بہت زور بڑھ گیا۔ اور نافع بن الازرق قتل کیا گیا۔

معرکہ دولاب

عبداللہ بن جعید اللہ بن معمر نے اپنے بھائی عثمان بن جعید اللہ کو نافع کے مقابلے کے لیے بھیجا مقام دولاب پر دونوں کا مقابلہ ہوا عثمان مارا گیا اور اس کی فوج کو شکست ہوئی ایک روایت سے بھی اس بیان کی تائید ہوتی ہے۔

وہب کے باپ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ والوں نے ایک لشکر حارثہ بن بدر کی معیت میں خارجیوں کے مقابلے کے لیے بھیجا تو نافع نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

(ترجمہ) کہ تم میں قیام کر دیا دولاب میں اور جہاں چاہو چلے جاؤ۔

معاویہؓ بن قرہ راوی ہے کہ ہم ابن عبس کے ہمراہ خارجیوں کے مقابلے کے بڑھے ہم نے انہیں آلیا نافع بن الازرق اور اس کے دو ساتھی مارے گئے۔ ابن عبس بھی مارا گیا۔ مگر اس واقعے کے متعلق مذکورہ صدر بیان کے علاوہ ایک دوسری روایت بھی ہے کہ مسعود بن عمرو کی وجہ سے اہل بصرہ کے ازدیہ اور تمیم اپنے باہمی اختلاف میں مشغول تھے۔ اس لیے ابن الازرق کی شوکت بہت بڑھ گئی اور اس کی جمعیت بھی کثیر ہو گئی۔ یہ بصرے کی جانب بڑھا جب پل کے قریب آیا تو عبیداللہ بن الحارث نے مسلم بن عبس بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اہل بصرہ کی جمعیت کے ساتھ اس کے مقابلے کے لیے بھیجا یہ اس کی جانب بڑھا اور اسے بصرہ اور اس کے علاقے سے ہٹاتا رہا۔ اور اسی طرح ہٹتے ہٹتے علاقہ اسوار کے دولاب نام ایک جگہ آیا یہاں یہ دونوں حریف مقابلے کے لیے مستعد ہوئے۔ اور ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے۔

مسلم بن عبیس کا خاتمہ

مسلم بن عبیس نے اپنے میمنہ پر حجاج بن باب المجیری کو اور میسرہ پر عاتکہ بن بدر التمیمی ثم العدانی کو متعین کیا تھا ابن الازرق نے اپنے میمنہ پر عبدہ بن ہلال العشکری کو اور میسرہ پر بن ماعز التمیمی کو مقرر کیا تھا دونوں ایک دوسرے پر حملہ آور ہو گئے اور ایسا سخت رن پڑا کہ اس سے پہلے کبھی اس کی نظیر نہیں ملتی نہایت خونریز جنگ کے بعد مسلم بن عبیس بصریوں کا سردار اور نافع بن الازرق خارجیوں کا سرگروہ دونوں کام آئے۔

اہل بصرہ کی پسپائی

بصرے والوں نے حجاج بن باب المجیری کو اور خارجیوں نے عبداللہ بن الماحوز کو اپنا اپنا امیر مقرر کیا اور پھر جنگ شروع ہوئی اس مرتبہ بھی نہایت شدید لڑائی ہوئی حجاج بن باب المجیر اہل بصرہ کا امیر اور عبداللہ بن الماحوز خارجیوں کا سردار دونوں مارے گئے اس کے بعد اہل بصرہ نے ربیعۃ الاجذام التمیمی کو اور خارجیوں نے عبیدہ اللہ بن الماحوز کو اپنا اپنا امیر بنا لیا اور پھر لڑائی شروع ہوئی۔ شام تک اسی طرح دونوں حریف دلاور مردانگی دیتے رہے مگر اب دونوں جنگ سے تھک کر چور ہو گئے تھے۔ اور بے حس و حرکت ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہوئے تھے اتنے میں خارجیوں کی امداد کے لیے ایک اور دستہ آگیا۔ جس نے اس لڑائی میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا چونکہ یہ تازہ دم تھا اس لیے اس نے میدان معاف میں آتے ہی عبدالقیس کی جانب سے اہل بصرہ پر حملہ کر دیا اور اب تمام اہل بصرہ کو شکست ہوئی ربیعۃ الاجذام ان کا سردار برابر لڑتا رہا۔ اور مارا گیا اس کے بعد اہل بصرہ کے علم کو حارثہ بن بدر نے اٹھا لیا اور لڑتا رہا مگر اس وقت تمام فوج شکست کھا کر میدان چھوڑ چکی تھی۔

عبداللہ بن الحارث کی معزولی

یہ چند غیور بہادروں کے ہمراہ اپنی فوج کے عقب کو بچانے کے لیے لڑتا رہا اور پھر سب کو لے کر اہواز میں کسی مقام پر فروکش ہوا جب اس واقعے کی اطلاع بصرے پہنچی تو لوگوں کو سخت خوف پیدا ہوا ابن الزبیر نے حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعۃ القرشی کو ان خارجی فتنہ پردازوں کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ یہ بصرے آیا اور اس نے عبداللہ بن الحارث کو معزول کر دیا اب خارجیوں نے بصرہ کا رخ کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہلب بن ابی صفرہ کا امارت خراسان پر تقرر

تمام لوگ اسی پریشانی میں مبتلا تھے کہ مہلب بن صفرہ عبداللہ بن الزبیر کی طرف سے اپنا خراسان کی ولایت کا فرمان تقرر لے کر آئے احنف نے حارث بن ابی ربیعہ اور دوسرے لوگوں سے کہا کہ خارجیوں کا کامیابی سے مقابلہ مہلب کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ عمائدین کی ایک جماعت ان کے پاس آئی اور اس بارے میں ان سے گفتگو کی مگر مہلب نے کہا کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ میرے پاس امیرالمومنین کا فرمان موجود ہے جس میں انہوں نے مجھے خراسان کا والی مقرر کیا ہے میں ان کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔

مہلب کو خوارج سے جنگ کرنے کا حکم

ابن ابی ربیعہ نے بھی انہیں بلا کر اسی معاملے میں گفتگو کی مگر مہلب نے اس سے بھی انکار ہی کر دیا۔

اب ابن ابی ربیعہ اور اہل بصرہ کی یہ رائے ہوئی کہ عبداللہ بن الزبیر کی جانب سے ایک خط مہلب کے نام لکھا جائے چنانچہ حسب ذیل خط ان کی طرف سے لکھا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خط عبداللہ بن الزبیر کی طرف سے مہلب بن ابی صفرہ کو لکھا جاتا ہے السلام علیک خدائے واحد یکتا کی تعریف کے بعد میں تم کو مطلع کرتا ہوں کہ حارث بن عبداللہ نے مجھے لکھا ہے کہ گمراہ خارجیوں کے ایک گروہ نے مسلمانوں کی ایک بڑی فوج اور بہت سے سرداروں کو ہلاک کر دیا ہے اور اب وہ بصرے کی جانب پیش قدمی کر رہے ہیں۔ میں نے تمہیں خراسان بھیجا تھا۔ اور خراسان کی ولایت کا فرمان بھی لکھ کر تم کو دے دیا تھا۔ مگر جب مجھے خارجیوں کی اس شورش کا علم ہوا تو اب میری رائے یہ ہے کہ تم ہی ان کا مقابلہ کرتے کیونکہ مجھے یہ امید ہے کہ تمہاری قیادت تمہارے اہالی شہر کے لیے بہت ہی مبارک و مسعود ہوگی۔ اور نیز خراسان جانے کے مقابلے میں اس کارروائی کا اجر بھی تم کو زیادہ ملے گا۔ پس بہتر یہ ہے کہ تم خارجیوں کے مقابلہ کو جاؤ ان سے لڑو اور اپنے شہر والوں کے حقوق کی مدافعت کرو اور جب تک ہمارا اقتدار ہے خراسان و غیر خراسان کسی جگہ کی ولایت بھی تمہارے ہاتھ سے نہیں جا سکتی والسلام علیک ورحمۃ اللہ۔

مہلب بن ابی صفرہ کی شرائط

جب یہ خط مہلب کے حوالے کیا گیا انہوں نے کہا تاوقتیکہ اس کا تصفیہ نہ ہو جائے کہ جس چیز پر میں تسلط حاصل کروں وہ میری ہوگی اور بیت المال سے مجھے اپنے ساتھیوں کو قوی کرنے کے لیے جس قدر روپیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدد کار ہو گا مل سکے گا۔ اور اس بات کا حق نہ دیا جائے کہ اشراف سرداروں اور شہسواروں میں سے میں جسے چاہوں اس مہم پر اپنے ساتھ لے جاؤں میں ہرگز ان کے مقابلے کے لیے نہ جاؤں گا۔ اس پر تمام اہل بصرہ نے کہا ہمیں آپ کے یہ تمام شرائط منظور ہیں مہلب نے کہا فوج کی پانچوں جماعتوں کو میرے ماتحت کر دو اور اس کے لیے ان کے نام باقاعدہ ہدایات لکھ دی جائیں بصرے والوں نے اس تجویز پر عمل کیا مگر مالک بن مسمع اور بکر بن وائل کے بعض لوگوں نے اس کی مخالفت کی اور اسی وجہ سے مہلب کے دل میں ان کی جانب سے عداوت جاگزیں ہو گئی عبیداللہ بن زیاد بن ظبیان اور بصرے کے اور عمائدین نے مہلب سے کہا کہ جب کہ اور تمام اہل بصرہ نے آپ کے شرائط تسلیم کر لیے ہیں تو اگر مالک بن مسمع یا اس کے طرف داروں نے اس معاملے میں آپ کی مخالفت ہے تو اس کی مخالفت سے کیا ہو سکتا ہے۔ آپ اس بات سے بالکل قطع نظر کیجئے اپنے ارادے کو مصمم کر کے دشمن کی طرف پیش قدمی فرمائیں۔

مہلب نے اس تجویز پر عمل کیا اور فوج کے پانچوں دستوں پر امیر مقرر کر دیئے۔ اس نے عبیداللہ بن زیادہ بن ظبیان کو بکر بن وائل کے دستے پر اور حریش بن ہلال السعدی کو بنی تمیم کے دستے پر امیر مقرر کیا۔

مہلب بن ابی صفرہ سے پہلی جھڑپ

خارجی عبیداللہ بن ماحوز کی قیادت میں بڑھتے ہوئے جسر اصغر چھوٹے پل تک پہنچے مہلب تمام عمائدین اور سرداروں کو لے کر ان کے مقابلے پر آئے اور انہیں اس پل سے مار بھگایا اہل بصرہ کی پہلی کارروائی ان کے مقابلے میں یہی تھی حالانکہ قریب تھا کہ وہ شہر میں در آتے خارجی اس پل سے ہٹ کر بڑے پل کی جانب چلے گئے اب مہلب نے بھی پوری ترتیب و تنظیم کے ساتھ رسالے اور پیدل سپاہ کو لے کر ادھر کا رخ کیا جب خارجیوں نے دیکھا کہ یہ لوگ تو سائے کی طرح ساتھ ساتھ ہیں پیچھا ہی نہیں چھوڑتے ادھر مہلب بھی ان کے قریب آ گئے تو وہ اس پل سے بھی ایک منزل آگے نکل گئے مگر مہلب ان کا تعاقب کرتے رہے جہاں وہ منزل کرتے یہ ان تک پہنچتے اور وہاں سے کوچ کر جانے پر انہیں مجبور کر دیتے۔ اسی طرح ایک منزل سے دوسری منزل اور دوسری سے تیسری منزل چھوڑنے پر انہیں مجبور کرتے رہے۔ یہاں تک کہ خارجی اہواز کی ایک منزل پر پہنچے جس کا نام سلی سلیری تھا۔ اور یہاں انہوں نے پڑاؤ کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حارثہ بن بدر التمیمی

جب حارثہ بن بدر التمیمی کو معلوم ہوا کہ خارجیوں سے جنگ کرنے کے لیے مہلب مقرر ہوئے ہیں اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کرنبد الحدید لبوا وحیث شئتم فاذھبوا فانما المھلب" (ترجمہ) چاہے کرب چلو یا دولب اور جہاں چاہو چلو اب مہلب امیر بنائے گئے ہیں۔ یہ اپنے ساتھیوں کو لے کر بصرے روانہ ہوا مگر حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اسے مہلب کے پاس بھیجدیا۔

مہلب کی محتاط پالیسی

جب مہلب خارجیوں کے سامنے آئے انہوں نے اپنے چاروں طرف خندق کھودلی اور دشمن کی نگرانی کے لیے چوکیاں بٹھادیں۔ جاسوس مقرر کر دیئے اور پہرے لگا دیئے فوج ہر وقت جنگ کے لیے اپنے اپنے جھنڈوں کے نیچے پانچ پانچ دستوں میں منقسم ہو کر آمادہ و مستعد تھی خندق کے دروازوں پر پہرہ دار متعین تھے۔ چنانچہ خارجی جب کبھی شب خون مارنے کا ارادہ کرتے وہ اس کا کوئی موقع نہ پاتے اور واپس چلے جاتے۔ اسی بناپر آج تک جو جہاں سے لڑ چکا تھا ان میں سے مہلب سے زیادہ نہ کوئی ان کے لیے سخت ثابت ہوا تھا۔ اور نہ خارجیوں کو کسی اور سے اتنی عداوت اور اس کے خلاف جوش نفرت تھا۔

خارجیوں اور عبیداللہ بن زیاد میں تکرار

ایک رات کو خارجیوں نے عبیدہ بن ہلال اور زبیر بن الماحوز کو رسالے کے دو زبردست دستوں کے ہمراہ مہلب کی فوج پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا۔ زبیر داہنی اور عبیدہ بائیں سمت سے اس پر اور پڑے تکبیر کہی اور دشمن کو للکارا مگر دیکھا کہ مہلب کی فوج ہر وقت آمادہ پیکار ہے انہیں ان پر شب خون مارنے کا کوئی موقع نہ مل سکا اور خارجی بغیر کسی کارروائی کے واپس چلے گئے۔

جب وہ جانے لگے تو عبیداللہ بن زیاد بن ظبیان نے انہیں للکارا اور یہ شعر پڑھا

وجدتم ذا قدرۃ اعفاۃ لا کشفاخر اذا ادفا

(ترجمہ) تم نے ہمیں مقابلے میں ثابت قدم اور بہادر پایا نہ کہ بزدل اور بگوڑا جو ذرا ہم ہمیں جب للکارا جاتا ہے تو ہم مقابلے کے لیے بڑھ جاتے ہیں۔ دوزخیو کل صبح تم دوزخ میں جاؤ گے وہی تمہارا ٹھکانا قرار ہے۔

خارجیوں نے جواب دیا اے فاسق آگ تیرے اور تجھ ایسے لوگوں کے لیے جمع کی گئی ہے اور وہ کفار کے لیے تیار کی گئی ہے اور تو بھی کفار میں سے ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ظبیان نے کہا سن لو اگر تم جنت میں داخل ہوئے تو وہ تمام مجوسی بھی جو سفوان سے لے کر خراسان کی انتہائی سرحد تک آباد ہیں جو اپنی ماں بیٹیوں اور بہنوں سے تمتع کرتے ہیں وہ بھی عزوجنت میں جائیں گے۔ اور اگر ایسا ہو تو میرے تمام لونڈی غلام آزاد ہیں۔ خارجی نے کہا اے فاسق تو پرہیزگار مسلمان کا دشمن اور شیطان مردود کا قائم مقام ہے۔ اب اور لوگوں نے ابن ظبیان سے کہا اللہ تیرا بھلا کرے تو نے اس فاسق کو بہت صحیح جواب دیا۔

مہلب کی جنگی ترتیب

صبح کو مہلب نے اپنی فوج کو پوری جنگی ترتیب کے ساتھ خارجیوں کے مقابلے پر کھڑا کیا۔ ازد اور تمیم مہلب کے میمنے پر بکر بن وائل اور عبدالقیس میسرے پر اور اہل العالیہ قلب میں متعین تھے۔ خارجی بھی اس ترتیب سے اب کے مقابل ہوئے کہ بیدہ بن ہلال العشکری میمنے پر اور زبیر بن الماحوز میسرے پر تھا۔ اہل بصرہ کے مقابلے میں خارجیوں کے پاس نہایت عمدہ اور کثرت سے اسلحہ اور گھوڑے تھے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے کرمان سے اہواز تک تمام علاقہ پر پورا تسلط کر لیا تھا۔

خوارج کی شکست

خارجی ایسے خود پہنے ہوئے تھے کہ جس کی لڑیاں سینوں پر پڑی ہوئی تھیں اور زرہ پوش بھی تھے۔ اس کے علاوہ فولادی کڑیوں کی چادریں ان کے کمر کے پٹکے سے قلابوں کے ذریعے سے پیوستہ تھیں جو زمین پر کچھی کچھی پھرتی تھیں۔ اب دونوں گتھ گئے اور تمام دن دونوں حریفوں نے پوری ثابت قدمی اور شجاعت سے خوب ہی داد مردانگی دی جس سے سخت رن پڑا پھر خارجیوں نے اپنی پوری قوت سے مسلمانوں پر ایسا شدید حملہ کیا کہ ان کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ میدان جنگ سے ایسے بے اوسان ہو کر بھاگے کہ ماں نے اپنے بچہ کی خبر نہ لی اس شکست کی خبر بصرے بھی پہنچ گئی۔ جس سے انہیں اپنے لونڈی غلام بنائے جانے کا خوف پیدا ہو گیا۔ مگر مہلب نے بھی ان کی پیش قدمی کو روکنے میں کوئی تاخیر نہ کی اور وہ ان سے پہلے ایک ایسے بلند مقام پر پہنچ گئے جو مفرور سپاہ کے بھاگنے کے راستوں کے ایک پہلو میں واقع تھا۔

مہلب کی خوارج پر حملہ کی تجویز

اس بلند مقام پر چڑھ کر انہوں نے اپنی فوج کو للکارا اور اپنی جانب بلایا ان کی فوج کی ایک جماعت ان کے پاس پلٹ آئی۔ اس طرح عمان کا دستہ بھی ان کے پاس ٹھہر گیا اور اب تقریباً تین ہزار فوج ان کے پاس آ گئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تعداد کو دیکھ کر انہیں اطمینان ہوا انہوں نے حمد و ثنا کے بعد کہا بسا اوقات ایک جماعت کثیر کو اپنی کثرت پر گھمنڈ ہو جاتا ہے اور وہ مغلوب ہو جاتی ہے اور بسا اوقات اللہ ایک چھوٹی جماعت پر اپنی امداد نازل فرماتا ہے اور وہ غالب آجاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت یوں بھی تمہاری تعداد تھوڑی نہیں ہے بلکہ میرے خیال میں بالکل کافی ہے اور آپ لوگ تو اپنے شہر کے مشہور بہادر اور ثابت قدم لڑنے والے ہیں میں یہ بھی نہیں چاہتا۔ کہ جنہوں نے راہ فرار اختیار کی ہے وہ آپ لوگوں میں شامل ہوں کیونکہ ان کی شرکت صرف ضعف ہی کا باعث ہوگی۔ میرا ارادہ یہ ہے کہ آپ میں سے ہر شخص دس دس پتھر اپنے ساتھ لے لے اور پھر ہم سب خارجیوں کے پڑاؤ پر حملہ کریں۔ کیونکہ اس وقت وہ اپنے پڑاؤ میں بالکل بے خطر بیٹھے ہوں گے ان کا رسالہ بھی ہمارے بھائیوں کے تعاقب میں جا چکا ہے اس لیے مجھے امید یہ ہے کہ ان کے رسالے کی واپسی سے پیشتر ہی ہم ان کے پڑاؤ کو تباہ و برباد کر کے لوٹ لیں گے۔ اور ان کے امیر کو قتل کر دیں گے۔ سب نے ان کی تجویز کو پسند کیا۔

خارجی سردار عبید اللہ بن الماحوز کا قتل

اب مہلب اپنی جماعت کو لے کر خارجیوں کے پڑاؤ پر ٹوٹ پڑے اور جب تک خارجیوں کو کچھ بھی خبر ہو مہلب اور ان کی جماعت نے ان کے پڑاؤ کی ایک سمت ان پر تلواروں سے ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا۔ اب یہ لڑتے لڑتے عبید اللہ بن الماحوز اور اس کی فوج کے سامنے آئے جو پوری طرح مسلح تھی حالت یہ تھی کہ مہلب کی فوج والے خارجی کا مقابلہ کرنے سے پہلے اس کے منہ پر پتھر مار مار کر اسے بدحواس کر دیتے اور پھر نیزے یا تلوار سے اس کا کام تمام کر دیتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی ہی دیر کے مقابلے کے بعد عبید اللہ بن الماحوز مارا گیا۔ نیز اس کے بڑے بڑے سرداروں کو بھی زخمی کر دیا گیا۔ مہلب نے خارجیوں کے پڑاؤ اور جو کچھ وہاں تھا اس پر قبضہ کر لیا اور وہ بری طرح قتل کر دیئے گئے۔

خوارج کا فرار

اب وہ خارجی جو بصرے والوں کے تعاقب میں گئے تھے واپس آئے مگر مہلب نے پہلے ہی سے ان کے مقابلے کے لیے ان کے واپسی کے راستوں پر سوار اور پیدل مقرر کر دیئے تھے۔ خارجیوں میں سے جو ان کے ہاتھ پڑتا اسے یہ قتل کر دیتے بقیہ السیف نے نہایت بری حالت میں کرمان اور اصفہان کی راہ لی اور مہلب نے اہواز میں قیام کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی جنگ کے متعلق صلتان العبدی نے یہ شعر کہا ؎

بسلی وسلبری مصاد ع فتیۃ

کرام وقتلی لم ترسد خدودھا

(ترجمہ) مقام سلی اور سلبری ان شریف بہادروں اور مقتولین کا مقتل عام ہے جن کے گالوں کے بیے تکلے نہیں رکھے گئے۔

واپسی میں خارجیوں کی ایسی بری حالت تھی کہ پانچ پانچ اور چھ چھ الاؤ کے لوگ ایک ہی الاؤ پر جمع ہوتے تھے۔ اس کی وجہ کچھ تو بے سروسامانی تھی اور کچھ قلت تعداد جو جنگ کے بعد ان میں نمایاں تھی۔ پھر بحرین سے سامان خوراک ولباس انہیں پہنچا اور اب وہ کرمان اور اصفہان کی جانب چل دیئے۔

مہلب کا خط بنام حارث بن عبیداللہ

مہلب نے اہواز ہی میں قیام کیا اور مصعب کے بصرے آنے اور حارث بن عبیداللہ بن ربیعہ کے بصرے کی ولایت سے معزول ہونے تک یہیں مقیم رہے۔

خارجیوں پر فتح پانے کے بعد مہلب نے یہ خط حارث کو لکھا۔ حمد وثنا کے بعد اس خدا کا شکر ہے کہ جس نے امیرالمومنین کو فتح دی خاسقین کو ہزیمت دی۔ ان پر اپنا قہر نازل کیا انہیں برے طرح قتل کیا۔ اور انہیں تتر بتر کر دیا۔ میں امیر کو مطلع کرتا ہوں کہ اہواز کے علاقے میں بمقام سلی وسلبری ہمارا خارجیوں سے مقابلہ ہوا ہم نے ان پر حملہ کیا ان سے لڑے، دن کے بیشتر حصے میں ان سے نہایت شدید جنگ ہوئی، پھر خارجیوں کے دستوں نے یک جا ہو کر مسلمانوں کی ایک جماعت پر حملہ کیا اور انہیں شکست دی۔ مسلمانوں میں ایسی بھاگڑ پڑ گئی کہ مجھے خوف ہوا کہ مبادا یہ ہمارے لیے ہزیمت کا باعث ہو اس خطرے کو محسوس کرتے ہی میں ایک بلند مقام پر چڑھ گیا۔ وہاں میں نے اپنے قبیلے کو خاص کر اور عامۂ مسلمین کو عموماً اپنے پاس بلانے کے لیے للکارا۔ میری اس دعوت پر مسلمانوں کا ایک ایسا گروہ جس نے اپنی جانیں اللہ کی راہ میں اس کی خوشنودی کے حصول کے لیے فروخت کر دی تھیں جس میں نہایت ہی ثابت قدم صابر اور پکے لوگ تھے میرے پاس جمع ہو گیا۔ میں اسی جماعت کو لے کر دشمن کے عسکر پر جہاں ان کے کچھ لوگ ان کا سردار اور جائے بازگشت تھی پلٹا ہمارے بہادروں نے دشمن کے پڑاؤ کا محاصرہ کر لیا اور لڑائی شروع ہوئی۔ ہم نے پہلے تیر اندازی کی پھر نیزہ بازی تھوڑی دیر اس طرح لڑنے کے بعد حروریوں کی قوت تلوار پر آگئی کچھ دیر دونوں فریق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ایک دوسرے پر بہادری سے بڑھ کر وار کئے۔ مگر پھر اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی خارجی بری طرح مارے گئے۔ پھر میں نے ان کی منتشر شدہ جماعتوں کے لیے رسالے متعین کر دیئے جو دیہات میں راستوں میں اور گڑھوں میں چن چن کر قتل کر دیئے گئے والحمدللہ رب العالمین و سلام علیک ورحمۃ اللہ۔

ابن عبیداللہ کا خط بنام مہلب

جب یہ خط حارث بن عبیداللہ بھائی ربیعہ کے پاس پہنچا۔ اس نے اسے ابن الزبیر کے پاس بھیج دیا جو مکے کے سب لوگوں کے سامنے پڑھا گیا۔ حارث نے یہ خط مہلب کو لکھا۔

مجھے تمہارا خط ملا جس میں تم نے اس نصرت کا ذکر کیا ہے جو اللہ نے تمہیں دی۔ اور جس کی بدولت مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی ہے۔ برادر ازدی تم کو یہ فتح عزت دنیا اور ثواب آخرت کے ساتھ مبارک ہو والسلام۔

مہلب اس خط کو پڑھ کر ہنسے اور کہنے لگے کہ یہ صرف مجھے برادر ازدی کے نام سے جانتا ہے بے شک اہل مکہ اعرابی ہی ہیں۔

ابوعقلمۃ کی دلیری

نوجوان ابوعقلمۃ الیحمدی اس جنگ میں جس دلیری اور جرأت سے لڑا ایسا کوئی اور بہادر نہ لڑ سکا۔ یہ ازد اور یحمد کے شہسواروں میں جاتا اور پکارتا کہ اپنی یہ گھنی زلفیں مجھے عاریت دیدو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں سے کچھ جواں مرد جوابی حملہ کرتے اور دشمن سے لڑ کر ہنستے ہوئے اس کی طرف واپس آتے تو کہتے اسے ابوعقلمۃ "دیکھیں مستعار دی جاتی ہیں"۔ جب مہلب کو فتح ہوئی اور ان کی شجاعت اور حسن کارگذاری انہوں نے دیکھی تو ایک لاکھ درہم دیئے۔

مہلب کا اہل بصرہ سے معاہدہ

بیان کیا گیا ہے کہ مہلب سے پہلے اہل بصرہ نے احنف سے کہا تھا کہ آپ ہمیں لے کر خارجیوں کا مقابلہ کیجئے مگر انہوں نے مہلب کا نام تجویز کیا اور کہا کہ اس کام کے لیے وہ مجھ سے زیادہ اہل ہیں اور جب مہلب نے ان کی درخواست قبول کی تو یہ شرط کی کہ اس جنگ میں وہ جس علاقے پر قبضہ کریں گے وہ تین سال تک انہیں اور ان کے ساتھیوں کو دے دیا جائے گا اور جو لوگ ان کے ساتھ اس جنگ میں شرکت نہ کریں گے انہیں اس علاقے کی آمدنی سے کوئی فائدہ نہ پہنچ سکے گا اہل بصرہ نے یہ شرط مان لی اور اس کے لیے باقاعدہ تحریر دے دی پھر اس تحریر کو وہ ابن الزبیر کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منظوری کے لیے لے گئے جسے انہوں نے بھی منظور کر لیا۔ اور اسے مہلب کے لیے نافذ بھی کر دیا۔

عمرو القنا کی فراری جب مہلب کی شرط مان لی گئی۔ انہوں نے اپنے بیٹے حبیب کو چھ سو شہسواروں کے ہمراہ عمرو القنا کی سمت بھیجا جہاں وہ چھوٹے پل کے پیچھے پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا۔ مہلب کے حکم سے چھوٹا پل باندھا گیا۔ حبیب نے دیبا کو اس پل سے عبور کر کے عمرو اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کیا اور انہیں دونوں پلوں کے درمیان سے ہٹا دیا۔ یہ شکست کھا کر فرات کی سمت سے پسپا ہوئے۔

مہلب نے اپنی قوم والوں کو جو اس کے ساتھ رہ گئے تھے اور جن کی تعداد بارہ ہزار تھی اور دوسری تمام فوجوں میں سے جو صرف ستر آدمی اس کے ہمراہ رہ گئے تھے انہیں کوچ کے لیے تیار کیا اور آگے بڑھ کر بڑے پل پر ٹھہر گیا۔ ان کے سامنے ہی عمرو چھ سو خارجیوں کے ہمراہ پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا۔

مغیرہ بن مہلب کی پیش قدمی مہلب نے اپنے بیٹے مغیرہ کو رسالے اور پیدل کے ساتھ ان کے مقابلے کے لیے بھیجا پیدل سپاہ نے تیروں کی ان پر ایسی بوچھاڑ کی کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے۔ اب رسالے نے ان کا تعاقب کیا۔ مہلب کے حکم سے یہاں بھی پل بنایا گیا۔ انہوں نے اپنی تمام فوج کے ساتھ اسے عبور کیا۔ عمرو القنا اور اس کی تمام فوج ابن الماحوز سے جا ملی جو اس وقت مفتح میں مقیم تھا۔ اور اس سے اپنی ساری سرگذشت بیان کی اب یہ سب کے سب یہاں سے چل دیئے اور اہواز سے اسّی فرسنگ کے فاصلے پر پہنچ کر انہوں نے قیام کیا۔

مہلب کا اہواز میں قیام اس سال کی بقیہ مدت میں مہلب وہیں قیام پذیر رہے انہوں نے دجلہ کے پر گنے کا خراج وصول کیا اور اس سے اپنی فوج کو تنخواہیں دیں۔ جب اہل بصرہ کو مہلب کی اس کامیابی کا علم ہوا انہوں نے ان کی امداد کے لیے مزید فوج بھیجدی جو مہلب کے پاس آگئی۔ مہلب نے ان کے نام سیاہے میں درج کر کے ان کی معاشیں دے دیں اس طرح اب ان کے پاس تیس ہزار فوج ہو گئی۔ اس بیان کے مطابق یہ معرکہ جس میں خارجیوں کو ہزیمت ہوئی اور وہ بصرے اور اہواز کی سمت چھوڑ کر اصبہان اور کرمان چلے گئے ۷۶ھ میں واقع ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خارجی مقتولین کی تعداد

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب خارجیوں نے اہواز سے کوچ کیا ہے ان کی تعداد تین ہزار تھی اور سلی سلبری میں مہلب سے ان کی جو لڑائی ہوئی تھی اس میں سات ہزار خارجی کام آ چکے تھے۔

امیر کوفہ عبداللہ بن زید کی برطرفی

اس سنہ میں مروان نے اپنے مرنے سے پہلے اپنے بیٹے محمد کو مصر بھیجنے سے پہلے جزیرے بھیجا۔ اس سنہ میں حضرت عبداللہ بن الزبیر نے عبداللہ بن یزید کو کوفے کی ولایت سے برطرف کر کے ان کی جگہ عبداللہ بن مطیع کو مقرر کیا۔ نیز عبیدہ بن زبیر اپنے بھائی کو مدینے کی ولایت سے برطرف کر کے اس کی جگہ اپنے دوسرے بھائی مصعب بن الزبیر کو مامور کیا۔

عبیدہ کی معزولی کی وجہ

عبیدہ کے عزل کی وجہ واقدی نے یہ بیان کی ہے کہ اس نے اپنے کسی خطبے میں کہا تھا تمہیں معلوم ہے کہ اونٹنی کے معاملے میں جس کی قیمت پانسو درہم تھی اس قوم کے ساتھ کیا برتاؤ ہوا؟ اس جملے سے اس کا نام مقوم الناقہ (اونٹنی کی قیمت لگانے والا) پڑ گیا۔ جب ابن الزبیرؓ کو اس کی اطلاع ہوئی انہوں نے کہا یہ تکلف و تصنع ہے۔

ابراہیمی بنیاد پر کعبہ کی تعمیر

اسی سال عبداللہ بن الزبیر نے بیت اللہ کی تعمیر کی اور مقام حجر کو اس میں داخل کر دیا۔ زیاد بن جبل کہتے ہیں کہ مکے پر تصرف ہونے کے بعد میں نے عبداللہ بن الزبیر کو یہ کہتے سنا کہ مجھ سے میری ماں اسماء بنت ابوبکر نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کفر سے قریب العہد نہ ہوتی تو میں کعبے کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر دوبارہ بناتا اور حجر کو کعبے میں داخل کرتا۔ چنانچہ عبداللہ بن الزبیرؓ کے حکم سے بنیاد کھودی گئی اور اونٹ کے برابر پتھر کی سلیں دستیاب ہوئیں ان میں سے ایک سل کو سرکایا گیا اس کے ساتھ بجلی کوند گئی ان کے حکم سے وہ پتھر اسی جگہ پر رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے کعبے کی تعمیر کی۔ اور اس کے دو دروازے بنائے ایک اندر جانے کے لیے اور ایک باہر آنے کے لیے قائم کئے۔

امیر حج حضرت عبداللہ بن زبیرؓ و عمال

حضرت عبداللہ بن الزبیرؓ کی امارت میں اس سال حج ہوا ان کے بھائی مصعب مدینے کے والی تھے اس سنہ کے آخری حصے میں عبداللہ بن مطیع کوفے کا اور حارث بن عبداللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن ابی ربیعۃ المخزومی بصرے کا والی تھا انہیں کو قضاع کہا جاتا تھا۔ ہشام بن ہبیرہ بصرے کے قاضی تھے اور عبداللہ بن خازم خراسان کا والی تھا۔

بنی تمیم کی ابن خازم کی مخالفت

اسی سال ابن بنی تمیم نے جو خراسان میں تھے عبداللہ بن خازم کی مخالفت شروع کی۔ اور ان میں جنگ تک نوبت پہنچی۔

خراسان کے تمیموں نے بنی ربیعہ اور اوس بن ثعلبہ کے مقابلے میں عبداللہ بن خازم کی امداد کی اور اسی وجہ سے اس نے اپنے مخالفین کو قتل کیا اور ان پر فتح پائی۔ جب خراسان میں عبداللہ بن خازم کا کوئی مخالف نہ رہا تو اس نے بنو تمیم کے ساتھ ظلم و زیادتی کی۔ اس نے ہرات کو اپنے بیٹے محمد کے ماتحت کر دیا۔ بکیر بن وشاح کو اس کی فوج خاصہ کا افسر مقرر کیا۔ نیز شماس بن وثار العطاردی کو اس کا عامل بنایا۔ محمد کی ماں صفیہ بنی تمیم میں سے تھی۔

ابن خازم کا بنی تمیم پر ظلم

جب ابن خازم نے بنی تمیم پر ظلم و زیادتی شروع کی یہ محمد کے پاس ہرات آئے ابن خازم نے بکیر و شماس کو لکھا کہ بنی تمیم کو ہرات میں نہ آنے دیں شماس نے تو اس حکم کی بجا آوری سے انکار کر دیا اور خود ہرات چھوڑ کر ان کے ساتھ ہو لیا البتہ بکیر نے انہیں ہرات میں نہ آنے دیا۔

محمد بن عبداللہ بن خازم کا قتل

جب بکیر نے انہیں ہرات نہ آنے دیا تو وہ اس کے علاقے میں قیام پذیر ہو گئے مگر شماس ان کے پاس آ گیا۔ بکیر نے شماس سے کہلا بھیجا کہ میں تم کو تیس ہزار درہم دیتا ہوں اور ہر تمیمی کو ایک ایک ہزار دوں گا بشرطیکہ وہ یہاں سے چلے جائیں۔ بنی تمیم نے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ اور اب زبردستی شہر میں داخل ہو گئے اور محمد بن عبداللہ بن خازم کو قتل کر دیا۔

محمد بن عبداللہ بن خازم کے قتل کی وجہ

اس کے قتل کے متعلق یہ روایت بیان کی گئی ہے کہ اس نے بنی تمیم کو شہر میں آنے سے روک دیا اور خود ایک دن باہر شکار کے لیے گیا۔ بنی تمیم اس کی گھات میں بیٹھ گئے تھے انہیں نے اسے گرفتار کر کے بند دست دیا کر دیا اور خود ساری رات شراب پیتے رہے ان میں سے جب کسی کو پیشاب معلوم ہوتا وہ محمد پر جا کر پیشاب کرتا اس پر شماس نے ان سے کہا کہ جب تم نے اس کی یہ حالت کر دی ہے تو اس سے بہتر تو یہ ہے کہ اسے اپنے ان دو تمیموں کے عوض میں جنہیں اس نے کوفہ میں ہلاک کیا ہے قتل کر ڈالو۔ اس واقعے سے پہلے یہ ہو چکا تھا کہ محمد نے بنی تمیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دو شخصوں کو پکڑا اور ان کے اتنے کوڑے مارے کہ وہ مر گئے۔

ابن عبداللہ کے قتل کی ابن خازم کو اطلاع

ایک ایسا شخص جو واقعے میں شریک تھا بیان کرتا ہے جب بنی تمیم نے محمد کو قتل کرنا چاہا تو جہان بن مشجۃ الضبی نے انہیں منع کیا اور اسے بچانے کے لیے اپنے آپ کو اس پر ڈال دیا بعد میں اسی احسان کے عوض میں ابن خازم نے واقعہ فرتنا میں اسے قتل نہیں کیا بلکہ اس کی جان بخشی کی بنی مالک بن سعد کے دو شخصوں عجلہ اور کسیب نے محمد بن خازم کو قتل کیا جب ابن خازم کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے کہا کہ کسیب نے اپنی قوم کے لیے بہت برا کسب کیا۔ اور عجلہ اپنی قوم کے لیے جلد مصیبت لے آیا۔

حریش بن ہلال القریعی کی امارت

محمد کو قتل کر کے بنی تمیم نے مرو کا رخ کیا۔ بکیر بن وشاح نے اس کا تعاقب کیا۔ اور بنی عطارد کے ایک شخص شمیح کو پکڑ کر قتل کر دیا۔ جب شماس وغیرہ مرو آئے تو انہوں نے بنی سعد سے کہا کہ ہم نے محمد کو قتل کر کے تمہارا بدلہ لیا ہے (اس سے مراد جشمی کا بدلہ تھا جو مرو میں مارا گیا تھا) اس بات پر یہ سب کے سب ابن خازم سے لڑنے کے لیے آمادہ ہو گئے اور سب نے حریش بن ہلال القریعی کو اپنا امیر مقرر کیا۔

حریش اور ابن خازم کی جنگ

بنی تمیم میں سے بیشتر ابن خازم سے لڑنے کے لیے آمادہ ہو گئے حریش کے ہمراہ بعض ایسے بہادر بھی تھے جن کی کی نظیر نہ تھی ان میں سے ہر ایک فرد فوج کے ایک ایک دستے کے برابر تھا۔ اس میں شماس بن وثار، بحر بن ورقاء الصریمی شعبہ بن ظہیر النہشلی ورد بن العلق العنبری، حجاج بن تاشب العدوی (جو بہترین قادر انداز تھا) اور عاصم بن حبیب العدوی شامل تھے۔ حریش بن ہلال دو سال تک ابن خازم سے برسرپیکار رہا۔

ابن خازم اور حریش کا مقابلہ

جب جنگ نے اس قدر طول کھینچا اور فریقین کو نقصانات برداشت کرنا پڑے تو وہ بھی لڑائی سے تنگ آ گئے آخر کار حریش میدان میں نکلا۔ اس نے ابن خازم کو آواز دی اور کہا کہ ہمارے درمیان اس طویل مدت سے جنگ ہو رہی ہے۔ تم کیوں اپنی اور میری قوم کو تباہ کرتے ہو آؤ ہم تم نبٹ لیں جو دوسرے کو قتل کر دے گا وہی اس ملک کا امیر بن جائے۔ ابن خازم نے اس تجویز کو منظور کر لیا اور اب دونوں ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے پر سانڈوں کی طرح حملہ کرنے لگے کچھ دیر تک اسی طرح مقابلہ رہا اللہ کوئی ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچا سکا۔ ابن خازم ذرا غافل ہوا حویش نے اس کے سر پر تلوار ماری۔ اس کے سر کی کھال منہ پر آپڑی۔ حویش کی رکاب ٹوٹ گئی اور تلوار اچٹ گئی۔

حویش کے ہمراہیوں میں نفاق

ابن خازم اپنے گھوڑے کی گردن سے چمٹا ہوا اپنی فوج میں واپس آگیا اس کے سر پر زخم آگیا تھا دوسرے دن صبح پھر دونوں فوجوں میں جنگ شروع ہوئی مگر اب ابن خازم کے زخمی ہونے کی وجہ سے دونوں فریق چند روز تک جنگ سے باز رہے اور تنگ آکر منتشر ہو گئے۔ ان کی تین جماعتیں ہو گئیں۔ یحییٰ بن حضار ایک جماعت کے ساتھ ابرشہر چلا گیا۔ شماس بن وثار العطاردی نے دوسری سمت اختیار کی۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ سیستان چلا گیا عثمان بن بشیر بن المحتفز قرتنا آیا اور وہاں ایک قلعے میں فروکش ہو گیا خود حویش نے مرو الروذ کی سمت اختیار کی ابن خازم نے اس کا تعاقب کیا اور مرو الروذ کے ایک گاؤں میں جس کا نام اللہم یا قصر اللہم تھا اسے آلیا۔ حویش بن ہلال کے ہمراہ صرف بارہ آدمی تھے باقی اس کا ساتھ چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے تھے یہ مختصر سی جماعت ایک دیہات میں قیام پذیر تھی۔ حویش نے وہاں ایک نیزہ اور ڈھال جو اس کے پاس تھی نصب کر دی تھی۔ جب ابن خازم اس کے پاس پہنچا۔

حویش اور ابن خازم میں مصالحت

حویش اپنی جماعت کے ساتھ مقابلے کے لیے نکلا ابن خازم کے ہمراہ اس کا ایک بڑا لڑکا اور غلام بھی تھا۔ اس نے حویش پر تلوار کی ضرب لگائی مگر اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ اس پر بنی ضبہ کے ایک شخص نے حویش کو اس کی جانب متوجہ کیا۔ اس نے کہا کہ یہ پوری طرح مسلح ہے۔ میری تلوار اس کی زرہ پر کچھ اثر نہیں کر سکتی البتہ ایک موٹا ڈنڈا میرے لیے لاؤ اس سے اس کی خبر لوں گا۔ چنانچہ عناب کے درخت سے ایک موٹا ڈنڈا کاٹ کر حویش کو دیا گیا یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ یہ ڈنڈا اس شخص کو تلے میں مل گیا وہ اس نے حویش کو دے دیا۔ اب حویش نے اس ڈنڈے سے ابن خازم کے غلام پر حملہ کیا اور ایک ہی ضرب میں اس کا کام تمام کر دیا۔ اس سے فارغ ہو کر وہ ابن خازم کی طرف آیا اور اس سے کہا کہ اب تم کو ہم سے کیا سروکار ہے میں نے تمام علاقے کو تمہارے لیے چھوڑ دیا ہے ابن خازم نے کہا تم پھر واپس آؤ گے حویش نے کہا۔ میں اب نہیں آؤں گا۔ اس پر ابن خازم نے اس سے اس شرط پر صلح کی کہ خراسان چھوڑ کر چلا جائے اور پھر کبھی اس کے مقابلے پر نہ آئے نیز ابن خازم نے حویش کو چالیس ہزار درہم بھی دیئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن خازم کا قریش سے حسن سلوک

قریش نے قلعے کا دروازہ ابن خازم کے لیے کھول دیا ابن خازم قلعہ میں آکر اس سے ملا اسے سلام دیا اس کا قرض ادا کرنے کا بار اپنے سر لیا اور دیر تک دونوں باتیں کرتے رہے اثنائے ملاقات میں ابن خازم کے سر کے زخم پر جو روئی کا پھایا چپکا ہوا تھا ہوا سے اڑ گیا قریش نے اٹھ کر اسے اٹھایا اور اپنے ہی ہاتھ سے اسے پھر زخم پر رکھ دیا۔ ابن خازم کہنے لگا اے ابو قدامہ آج تمہارا چھونا مجھے کل کے تمہارے چھونے سے بہت نرم معلوم ہوا قریش نے کہا میں اللہ سے اور تم سے اس کی معذرت کرتا ہوں اور اگر میری رکاب نہ ٹوٹ جاتی تو تلوار تمہارے دانتوں تک اترتی ابن خازم یہ سن کر ہنسا اور واپس چلا گیا اس واقعے سے بنی تمیم کی جماعت پراگندہ ہو گئی اور ان میں کوئی اتحاد باقی نہ رہا۔

زہیر بن ذویب کا انتقام

اشعث بن ذویب، زہیر بن ذویب العدوی کا بھائی اسی جنگ میں مارا گیا ابھی لڑائی باقی تھی کہ زہیر نے اس سے اس کے قاتل کو دریافت کیا۔ اس نے کہا مجھے اس کا نام معلوم نہیں البتہ اتنا یاد رہے کہ وہ ایک زرد رنگ کی گھوڑے پر سوار تھا زہیر نے جس کسی سوار کو زرد رنگ کے گھوڑے پر دیکھا اس پر حملہ کیا ان میں سے بعض لوگوں کو قتل کر دیا اور بعضوں نے بھاگ کر جان بچائی۔ اس کے خوف سے تمام ان لوگوں نے جن کے پاس زرد رنگ کا گھوڑا تھا اس پر سواری ترک کر دی اور اس وجہ سے اس رنگ کے گھوڑے بٹاؤ میں کوتل پھر رہے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۵

مختار بن ابی عبید ثقفی

سنہ ۶۶ھ کے واقعات

عامل کوفہ عبداللہ بن مطیع کا خراج اس سنہ میں مختار بن ابی عبید نے حضرت حسینؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے کوفے میں خروج کیا اور ابن الزبیرؓ کے عامل عبداللہ بن مطیع العدوی کو کوفے سے نکال باہر کیا۔

مختار بن ابی عبید ثقفی کا خط بنام توابین جب سلیمان بن صرد کے ہمراہی کوفے میں آئے تو مختار نے انہیں یہ خط لکھا: اما بعد۔ چونکہ تم نے ظالموں سے علیحدگی اختیار کی اور ان سے جہاد کیا۔ اس لیے اللہ تم کو اس کا بڑا اجر دے گا اور گناہوں کے بوجھ کو اتار لے گا۔ اگر تم نے اللہ کی راہ میں کچھ بھی خرچ کیا، کسی گھاٹی پر چڑھے یا کوئی قدم اٹھایا اس کے عوض میں اللہ نے تمہارا ایک درجہ آخرت میں بڑھا دیا اور اس کے صلے میں ایسی نیکیاں تمہارے نام لکھیں کہ ان کا شمار صرف خدا ہی کر سکتا ہے اگر میں خروج کر کے تمہارے پاس آؤں تو اللہ کی عنایت سے پھر ہر سمت سے تمہارے دشمنوں کے لیے تلوار نیام سے باہر نکالوں گا اور پھر ان کے پرخچے اڑا دوں گا جو تم سے قریب ہوں اور اس تجویز پر عمل کرنے کے لیے آمادہ ہوں اللہ انہیں اپنے سے نزدیک کرے اور جو اس کے قبول کرنے سے انکار کریں انہیں اللہ دور کر دے اے اہل ہدایت تم پر سلام ہو۔

توابین کی اطاعت سلیمان بن صرد جو عبدالقیس کے خاندان بنی لیث سے تھا۔ اس خط کو اپنی ٹوپی کی اندرونی استر اور ابرے کے درمیان چھپا کر رفاعہ بن شداد مثنیٰ بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخزیہ الہدی، سعد بن حذیفہ بن الیمان، یزید بن انس۔ احمر بن شمیط الاحمسی عبداللہ بن شداد البجلی اور عبداللہ بن کامل کے پاس لایا اور ان سب کو یہ خط پڑھ کر سنایا۔ اس جماعت نے ابن کامل کو اپنا قائم مقام بنا کر مختار کے پاس بھیجا اور یہ پیام دیا کہ ہم آپ کی دعوت کو قبول کرنے کے لیے بالکل تیار ہیں۔ جس طرح آپ چاہیں ہم سے کام لیں۔ اگر آپ کی رائے ہو تو ہم آکر آپ کو قید سے نکال لائیں۔

مختار ثقفی کا خط بنام حضرت عبداللہ بن عمرؓ

کامل قید میں آکر مختار سے ملا جو پیام لایا تھا۔ وہ اس نے سنا دیا شیعوں کے اس ارادے سے مختار بہت خوش ہوا اور انہیں کہلا بھیجا کہ وہ لوگ مجھے چھڑانے نہ آئیں۔ بلکہ میں خود ہی صبح و شام یہاں سے نکل آؤں گا۔ مختار نے ندبی نام غلام کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس یہ خط دے کر بھیجا تھا۔

امابعد مجھے بلاوجہ قید کر دیا گیا ہے۔ والیوں نے جھوٹے الزام مجھ پر لگائے ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر ان دونوں ظالموں کے نام میری سفارش کا ایک خط لکھ دیں ممکن ہے کہ اللہ آپ کی برکت سے ان کے پنجے سے مجھے رہائی دے والسلام علیک۔

حضرت عبداللہ بن عمر کی سفارش

امابعد تم کو معلوم ہے کہ مختار بن ابی عبید میرے سسرالی رشتہ دار ہیں اور میرے تم دونوں سے دوستانہ مراسم ہیں ان سے بھی تم واقف ہو اسی لیے میں تم کو اپنی اس دوستی کے حق کی قسم دے کر لکھتا ہوں کہ میرے اس خط کو دیکھتے ہی تم مختار کو چھوڑ دو۔ والسلام علیکما ورحمۃ اللہ۔

مختار ثقفی کی رہائی

جب عبداللہ بن یزید اور ابراہیم بن محمد بن طلحہ کے پاس حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ خط پہنچا انہوں نے مختار سے کہا کہ تم اپنے ضامن پیش کرو۔ اس کے بہت سے طرف دار اس غرض سے اس کے پاس آئے۔ یزید بن الحارث بن یزید بن رویم نے عبداللہ بن یزید سے کہا کہ ان سب کی ضمانت سے کیا فائدہ ان میں سے جو دس مشہور اشخاص ہوں صرف ان کی ضمانت لے لو۔ عبداللہ بن یزید نے اسی تجویز پر عمل کیا اور جب ان سے ضمانت لے لی تو عبداللہ بن یزید اور ابراہیم بن محمد بن طلحہ نے مختار کو بلایا اور اس سے کہا خدا کے سامنے یہ قسم کھاؤ کہ جب تک ہم دونوں برسر اقتدار ہیں تم ہمارے خلاف کوئی سازش یا بغاوت نہ کرو گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تم اس عہد کی خلاف ورزی کرو گے تو تم کو ایک ہزار جانور کفارہ یمین کے لیے کعبے کے دروازے پر ذبح کرنے پڑیں گے۔ اور تمہارے تمام لونڈی غلام آزاد ہو جائیں گے۔ مختار نے یہ قسم کھائی اس کو رہائی مل گئی اور وہ اپنے گھر آگیا۔

مختار ثقفی کی عہد شکنی

اس کے بعد ایک صاحب نے مختار کو یہ کہتے سنا کہ یہ لوگ کس قدر احمق ہیں سمجھتے ہیں کہ میں نے ان سے حلف کیا ہے اسے میں پورا کروں گا۔ اگرچہ میں نے ان کے لیے خدا کی قسم کھائی ہے مگر مناسب یہ ہے کہ میں دیکھوں کہ جس بات کے لیے میں نے قسم کھائی وہ میرے لیے بہتر ہے یا اس کی خلاف ورزی اور ان میں سے جو میرے لیے بہتر ہو گی وہی میں کروں گا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا۔ اب میرا ان کے خلاف خروج کرنا خروج نہ کرنے سے بہتر ہے اسی لیے میں ضرور خروج کروں گا اپنی قسم کا کفارہ کروں گا۔ ہزار جانوروں کا ذبح کرنا میرے لیے بالکل سہل ہے۔ ایک ہزار جانوروں کی قیمت بھی کچھ ایسی زیادہ نہیں جو مجھے پریشان کر دے اب رہا غلاموں کا آزاد کرنا تو میں خود ہی چاہتا ہوں کہ اگر مجھے میرے اس ارادے میں کامیابی ہو جائے تو میں کبھی کسی کو اپنا غلام نہ بناؤں گا۔

مختار ثقفی کی جماعت میں اضافہ

قید سے رہائی کے بعد جب مختار نے اپنے مکان میں سکونت اختیار کی تو شیعہ اس کے پاس آنے لگے سب نے اس کو اپنا امیر بنا لیا۔ جس وقت وہ قید تھا اس وقت بھی یہ پانچ آدمی اس کے لیے لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔ سائب بن مالک الاشعری، یزید بن انس، احمر بن شمیط، نافع بن شداد انفیتانی اور عبداللہ بن شداد الجشمی روز بروز اس کے طرفداروں میں اضافہ اور اس کی تحریک کو قوت پہنچتی رہی۔

عبداللہ بن مطیع کا امارت کوفہ پر تقرر

اس اثناء میں ابن الزبیرؓ نے عبداللہ بن یزید اور ابراہیم بن محمد بن طلحہ کو علیحدہ کر کے ان کی جگہ عبداللہ بن مطیع کو کوفے بھیج دیا۔ ابن الزبیرؓ نے بنی عدی بن کعب کے عبداللہ بن مطیع کو بلا کر کوفے کا والی مقرر کیا اور حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ کو بصرے کا والی مقرر کر کے بصرے بھیجا۔ ان کے تقرر کی اطلاع بحیر بن ریسان الحمیری کو ملی وہ ان سے ملنے آیا اور کہا کہ آج چاند مقام ناطع میں ہے۔ آج تم دونوں سفر نہ کرنا۔ ابن ابی ربیعہ نے ان کا کہا مانا اور اس رات نہ روانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا بلکہ چند سے اور ٹھہر گیا اور پھر اپنے مستقر روانہ ہوا اور محفوظ رہا۔ مگر عبداللہ بن مطیع نے اس سے کہا اگر چاند مقام ناطع میں ہے تو ہوا کرے ہم بھی تو سینگوں سے لڑنا ہی چاہتے ہیں۔ اور واقعہ بھی ایسا ہی ہوا کہ لڑائی ہوئی اور اس میں عبداللہ بن مطیع کو ہزیمت اٹھانا پڑی۔

ابن زبیرؓ کے عمال کے متعلق عبدالملک کی رائے

جب عبدالملک بن مروان کو معلوم ہوا کہ ابن الزبیرؓ نے جدید عمال مقرر کئے ہیں اس نے دریافت کیا کہ بصرے پر کسے مقرر کیا ہے۔ لوگوں نے کہا حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ کو عبدالملک نے کہا وادی عوف میں کوئی شریف آدمی نہیں ہے اس لیے ایک عوفی کو بصرے پر مقرر کیا ہے یہ کہہ کر عبدالملک بیٹھ گیا۔ اور پوچھا کہ کوفے پر کسے مقرر کیا ہے۔ بیان کیا گیا کہ عبداللہ بن مطیع کو عبدالملک نے کہا کہ یہ محتاط آدمی ہے مگر بسا اوقات احتیاط ترک کر دیتا ہے بہادر ہے مگر بھاگنے کو برا بھی نہیں سمجھتا۔ پھر پوچھا مدینے پر کسے مقرر کیا معلوم ہوا کہ اپنے بھائی مصعب کو۔ عبدالملک نے کہا بے شک یہ بہادر شیر ہے اور ان کے گھر کا آدمی ہے۔

ابراہیم بن محمد بن طلحہ کی مراجعت مکہ

جمعرات کے دن ۶۳ھ کے ماہ رمضان کے ختم میں ابھی پانچ راتیں باقی تھیں کہ عبداللہ بن مطیع کوفے آیا اس نے عبداللہ بن یزید سے کہا کہ اگر تم پسند کرو تو یہاں میرے پاس رہو میں ہر طرح تمہاری خاطر مدارات کروں گا۔ اور چاہو تو امیر المومنین کے پاس چلے جاؤ کیونکہ تم نے ان کے ساتھ اور ان کی مسلم آبادی کے ساتھ خیر خواہی کی ہے۔ ابراہیم بن محمد بن طلحہ نے کہا کہ تم امیر المومنین کے پاس چلے جاؤ۔

ابراہیم کے آگیا۔ چونکہ اس کے عہد میں مالگذاری میں کمی ہوئی تھی۔ اس کے متعلق اس سے باز پرس کی گئی۔ اس نے فتنہ و فساد کو اس کمی کا باعث بتایا ابن الزبیر نے پھر اس سے کوئی پوچھ گچھ نہیں کی۔

ابن مطیع کا اہل کوفہ سے خطاب

مطیع نے کوفے میں اپنے دونوں عہدوں کا جائزہ لے لیا یہی نماز بھی پڑھاتا تھا اور مال گذاری کا بھی افسر تھا۔ اس نے ایاس بن مضارب العجلی کو اپنی فوج خاصہ کا افسر مقرر کیا اور حکم دیا کہ سب سے اچھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلوک کرتا۔ البتہ مشتبہ اشخاص پر سختی کرتا۔ حصیرہ بن عبداللہ بن الحارث بن زید الازدی جس نے یمامہ پایا ہے۔ اور جو مصعب بن الزبیر کے قتل میں موجود تھا راوی ہے کہ جب عبداللہ بن مطیع مسجد کوفہ میں آیا میں وہاں موجود تھا اس نے منبر پر چڑھ کر حمد و ثنا کے بعد کہا یہ امیر المومنین عبداللہ بن زبیر نے مجھے تمہارے شہر اور علاقے کا حاکم مقرر کر کے بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ مال گذاری وصول کروں۔ اور یہاں کے اخراجات کے بعد جو روپیہ فاضل ہو وہ تمہاری مرضی کے بغیر کسی اور جگہ منتقل نہ کروں۔ حضرت عمرؓ نے بھی مرتے وقت یہی وصیت کی تھی اور اسی پر حضرت عثمانؓ نے عمل بھی کیا تم اللہ سے ڈرو صراط مستقیم پر چلتے رہو اختلاف پیدا نہ کرو۔ احمقوں کے ہاتھوں میں اپنے کو نہ دو اگر تم نے میرے کہنے کو نہ مانا تو پھر تم مجھے مورد الزام نہ بنانا بلکہ اپنے ہی کو برا بھلا کہنا ایسی صورت میں بخدا میں مجرم کو سخت سزا دوں گا۔ اور مشتبہ اشخاص کو سیدھا کر دوں گا۔

سائب بن مالک الاشعری کی تقریر

اس تقریر کے بعد سائب بن مالک الاشعری نے کھڑے ہو کر کہا ابن الزبیرؓ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم ہماری فاضل آمدنی کو ہماری مرضی کے بغیر منتقل نہ کرو گے تو ہم علی رؤس الاشہاد کہتے ہیں کہ ہماری آمدنی کہیں اور نہ بھیجی جائے۔ بلکہ اس کو ہم میں تقسیم کر دیا جائے اور ہمارے ساتھ حضرت علیؓ کا سا طرز عمل اختیار کیا جائے ہم حضرت عثمانؓ کے طرز عمل کو اپنے مال و جان کے لیے پسند نہیں کرتے کیونکہ اس کی بنیاد اثرہ و اغراض پر مبنی تھی اور نہ ہم اپنے مال کے متعلق حضرت عمرؓ کے طرز عمل کو پسند کرتے ہیں اگرچہ ان کا طرز جہاں باقی دونوں مذکورہ الصدر طریق حکومت سے ہمارے لیے نقصان میں کم اور خلق اللہ کے لیے فائدہ میں کم نہ تھا۔

یزید بن انس کی تائید

یزید بن انس نے کہا سائب بن مالک نے بالکل واجبی بات کہی ہے ہماری رائے ان کے ساتھ ہے۔ ابن مطیع نے کہا میں تم پر ہر اس طرز عمل سے حکومت کروں گا جسے تم پسند کرو گے۔ اس کے بعد وہ منبر سے اتر آیا یزید بن انس الاسدی نے سائب سے کہا تم نے خوب کیا کہ اس کی ساری شیخی خاک میں ملا دی اللہ مسلمانوں کے لیے تمہاری عمر دراز کرے۔ بخدا میں خود چاہتا تھا کہ کھڑے ہو کر وہی کہوں جو تم نے کہا۔ اور یہ بھی بہت اچھا ہوا کہ اس کی تردید کرنے والے تم نے کی۔ جسے ہماری جماعت سے تعلق نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختار ثقفی کے خلاف شکایت

ایاس بن مضارب نے ابن مطیع سے آکر کہا سائب مختار کے طرفداروں کا سرگروہ ہے اور اس لیے مجھے مختار کی جانب سے خطرہ ہے تم اسے اپنے پاس بلا کر اس وقت تک کے لیے قید کر دو جب تک کہ لوگوں کی حالت درست نہ ہو جائے میرے مخبروں نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ اس کی تحریک مکمل ہو چکی ہے۔ اور وہ صبح شام ہی کوفے پر حملہ کرنے والا ہے۔" ابن مطیع نے زائدہ بن قدامہ اور حسین بن عبداللہ البرسمی الہمدانی کو مختار کے بلانے کے لیے بھیجا۔

مختار ثقفی کی طلبی

یہ دونوں ان کے پاس آئے اور کہا کہ امیر بلاتے ہیں چلئے۔ مختار نے کپڑے منگوائے اور سواری کو زین لگانے کا حکم دیا اور ان دونوں کے ہمراہ چلنے کے لیے تیار ہو گیا جب زائدہ بن قدامہ نے یہ دیکھا اس نے یہ آیت پڑھی۔ وازیمکر بک الذین یثبتوک او یقتلوک او یخرجوک ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ (ترجمہ) اور جب ان لوگوں نے جنہوں نے خدا کی ہستی سے انکار کیا تیرے ساتھ چال چلی کہ تجھے روک لیں یا قتل کر دیں یا خارج البلد کر دیں۔ وہ اپنی چال چلتے ہیں اور اللہ اپنی چال چلتا ہے اور اللہ بہتر چال چلنے والا ہے۔" اس کو سن کر مختار تاڑ گیا پھر بیٹھ گیا کپڑے اتار دیئے۔ اور کہا کہ مجھ پر لحاف ڈالو مجھے شدید لرزہ آگیا ہے۔ اس نے اس وقت عبدالعزی بن سہل الازدی کا یہ شعر پڑھا۔

اذا ما معشر ترکوا نداھم ولم یاتوا الکیھۃ لم یھابوا

(ترجمہ) جب کسی گروہ نے اپنے دیوان خانہ کو نہ چھوڑا اور وہ جنگ میں شریک نہ ہو اس سے کوئی نہیں ڈرتا۔

مختار ثقفی کی معذرت

مختار نے ان دونوں سے کہا کہ آپ ابن مطیع کے پاس جائیں اور میری حالت آپ دیکھ رہے ہیں میری جانب سے معذرت کر دیجئے میں نہیں چل سکتا اس پر زائدہ بن قدامہ نے کہا کہ میں تو اب اس کے پاس واپس نہیں جاؤں گا۔ البتہ اے میرے ہمدانی دوست تم جا کر اس سے ان کی معذرت کر دینا۔

حسین بن عبداللہ کہتا ہے کہ اس وقت میں نے اپنے جی میں کہا اگر میں نے اس کی جانب سے وہ پیام نہ پہنچایا جو وہ چاہتا ہے تو مجھے یہ ڈر ہے کہ کل یہ مجھے ہلاک کر دے گا۔ اس بنا پر میں نے مختار سے کہا اچھا میں ابن مطیع سے تمہارا عذر جس طرح تم چاہتے ہو اسی طرح بیان کر دوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔ ہم اس کے پاس سے نکل آئے دیکھا کہ اس کے دروازے پر اس کے طرفدار جمع ہیں۔ خود اس کے مکان میں بھی ان کی اچھی خاصی جماعت پہلے سے موجود تھی۔

حسینؓ بن عبداللہ اور زائدہ بن قدامہ کی گفتگو

اب ہم ابن مطیع کے پاس آنے کے لیے روانہ ہوئے راستے میں میں نے زائدہ بن قدامہ سے کہا۔ جب تم نے کلام اللہ کی آیت پڑھی میں تمہارا مقصد سمجھ گیا تھا اور اسی وجہ سے وہ باوجود کپڑے پہن لینے اور گھوڑے پر زین رکھنے کے ہمارے ساتھ آنے سے رک گیا۔ نیز جب اس نے شعر پڑھا اس سے میں نے یہ بھی سمجھ لیا کہ اس شعر کے پڑھنے سے اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ تم کو جتا دے کہ جو تم اسے بتانا چاہتے تھے اسے اس نے سمجھ لیا ہے اور اب وہ ابن مطیع کے پاس نہیں جائے گا۔ زائدہ نے اس ساری گفتگو سے انکار کیا اور کہا کہ اس سے میرا مقصد ہرگز کچھ اور نہ تھا۔ میں نے کہا تم قسم نہ کھاؤ بخدا میں کوئی بات ابن مطیع سے یا مختار کے خلاف مرضی بیان نہیں کروں گا میں جانتا ہوں کہ تم اس کے لیے خوف زدہ ہو اور تم کو اس کا اتنا ہی خیال ہے جتنا کہ کسی کو اپنے ابن عم کے لیے ہوا کرتا ہے۔

ہم نے ابن مطیع سے آکر اس کی بیماری کا حال بیان کر دیا۔ ابن مطیع نے ہماری بات بلا کسی نیز اسے بھی معذور سمجھا۔

مختار نے اپنے طرفداروں کو بلانا شروع کیا یہ انہیں اپنے گرد و پیش کے مکانوں میں جمع کرتا تھا اس کا ارادہ تھا کہ محرم ہی میں کوفہ پر قبضہ کر لے۔

عبدالرحمٰن بن شریح کی تقریر

مختار کے طرفداروں میں سے بنی شیبام کا ایک معزز شخص عبدالرحمان بن شریح نامی سعید بن منقذ الثوری سعر بن ابی سعر الحنفی اسود بن جراد الکندی اور قدامہ بن مالک الجشمی سے آکر ملا یہ سب لوگ سعر الحنفی کے مکان میں جمع ہوئے یہاں عبدالرحمان بن شریح نے ان کے سامنے تقریر کی ابتدا اس میں کہا۔

حمد و ثنا کے بعد مختار ہمیں پتہ کہ خود ہم کرنا چاہتے ہیں ہم نے ان کی بیعت کر لی ہے مگر ہمیں معلوم نہیں کہ انہیں ابن الحنفیہ نے ہمارے پاس بھیجا ہے یا نہیں بہتر یہ ہے کہ ہم سب ابن الحنفیہ کے پاس چلیں اور انہیں مختار کی دعوت سے آگاہ کریں اگر وہ ہمیں مختار کی متابعت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت دیں گے تو ان کی متابعت کریں گے ورنہ نہیں بخدا دین کی سلامتی ہمارے لیے دنیا کے ہر فائدہ سے زیادہ قابل پذیرائی ہے۔

عبدالرحمٰن اور ہمراہیوں کی روانگی

سب نے کہا تمہاری رائے بالکل درست ہے تم جب چاہو ہمیں لے کر ابن الحنفیہ کے پاس چلو انہیں دنوں میں یہ سب لوگ ابن الحنفیہ سے ملنے روانہ ہوئے ان کے پاس آنے عبدالرحمان بن شریح ان کا سرگروہ تھا ابن الحنفیہ نے ان سے اہل کوفہ کی حالت دریافت کی انہوں نے ساری کیفیت سنائی۔

اسود بن جراد الکندی کہتا ہے کہ ہم نے ان سے کہا اگر ہمیں آپ سے ایک بات کہنا ہے انہوں نے کہا علانیہ یا راز میں ہم نے کہا کچھ راز ہے۔ انہوں نے کہا تو ذرا ٹھہر جاؤ۔

عبدالرحمٰن کی ابن حنفیہ سے گفتگو

تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک جانب اٹھ آئے انہوں نے ہمیں اپنے پاس بلا لیا۔ ہم ان کے پاس گئے۔ عبدالرحمان بن شریح نے گفتگو شروع کی اور حمد و ثنا کے بعد کہا۔ آپ اہل بیت ہیں۔ اللہ نے آپ کو فضیلت دی اور شرف نبوت سے سرفراز فرمایا اور اس لحاظ سے آپ کا بڑا حق قرار دیا ہے کہ جس سے عرف بے عقل اور بدنصیب انکار کر سکتے ہیں حضرت حسینؓ کی شہادت سے جو مصیبت آپ لوگوں کو اٹھانا پڑی۔ اس سے آپ کو ایک خاص حق حاصل ہو گیا۔ کیونکہ تمام مسلمانوں کو اس حادثے کا صدمہ ہے مختار بن ابی عبید ہمارے پاس آئے۔ اور وہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ آپ لوگوں کی جانب سے ہمارے پاس آئے ہیں انہوں نے ہمیں کتاب اللہ و سنت رسول اللہ اہل بیت کے خون کا بدلہ لینے اور ضعیفوں کی حمایت کرنے کے لیے دعوت دی ہم نے ان سب باتوں کے لیے ان کی بیعت کر لی۔ مگر اب ہم نے مناسب سمجھا کہ آپ سے ان باتوں کا ذکر کر دیں اگر آپ ان کی اتباع کا ہمیں حکم دیں گے تو ہم ان کی اتباع کریں گے اور اگر آپ منع کر دیں گے تو ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے۔

محمد بن حنفیہ کا خطبہ

اس کے بعد ہم نے فرداً فرداً اسی طرح کی تقریر کی وہ سب کی باتوں کو سنتے رہے جب ہم سب کہہ چکے تو اب انہوں نے اللہ کی حمد اور رسول اللہ کی ثنا کے بعد کہا: آپ نے ہمارے متعلق کہا ہے کہ ہمیں اللہ نے اپنے فضل خاص سے مشرف فرمایا ہے قال اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بے شک اللہ جسے چاہتا ہے اپنا فضل عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے) اس فضل پر اس کا شکر واجب ہے آپ نے حسینؓ کی شہادت کی مصیبت کا ذکر کیا ہے یہ ایک ایسا سانحہ تھا جو عام تھا جو ان کی تقدیر میں تحریر تھا اور ایسا کہ امت تھی جو اللہ نے بعض لوگوں کے مراتب کے اضافے کے لیے اور دوسروں کے مراتب کی کمی کے لیے انہیں عطا کی تھی۔ وکان امر اللہ مقدورا وکان امر اللہ قدرا مقدورا (اللہ کا حکم پورا ہوا اور اللہ کا حکم پہلے سے ہو چکا تھا) آپ نے ہمارے خون کا بدلہ لینے والوں کا ذکر کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کسی کے ذریعے سے چاہے ہمارے دشمن سے بدلہ لے اس کے بعد میں اپنے اور آپ کے لیے اللہ سے طلب مغفرت کرتا ہوں۔

یہاں کے پاس سے چلے آئے اور ہم نے کہا کہ ان کے آخری جملے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ہمیں مختار کی متابعت کی اجازت دے دی ہے کیونکہ اگر وہ اسے بُرا سمجھتے تو ہمیں منع کر دیتے۔

مختار ثقفی کی پریشانی

ہم اپنے مقام پر واپس آئے یہاں ہمارے کچھ شیعہ ہم خیال جنہیں ہم نے اپنے ابن الحنفیہ کے پاس جانے اور اس کی غرض سے اطلاع دے دی تھی۔ ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ مختار کو بھی ہمارے اس جانے کی خبر ہو چکی تھی یہ بات اس پر شاق تھی اور یہ خوف تھا کہ کہیں ہم اس کی عدم نصرت کا حکم لے نہ آئیں اسی خوف سے اس کا ارادہ تھا کہ ہمارے آنے سے پہلے ہی وہ شیعوں کو لے کر خروج کر دے۔ مگر اسے اس ارادے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اسی اثنا میں مختار شیعوں سے کہا کرتا تھا کہ تمہارے کچھ لوگوں کو شک پیدا ہو گیا ہے تحیر میں اور اس وجہ سے وہ محروم ہیں اگر ان میں اصابت رائے ہے تو وہ واپس آ کر میرے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور اگر وہ ڈر کر منحرف ہو گئے اور انہوں نے میری تجویز کو مسترد کر دیا تو وہ ہلاک ہوئے اور محروم رہیں گے۔

مختار ثقفی کے حق میں وفد کی تصدیق

ایک ماہ سے کچھ زیادہ مدت اسی تعطل میں گذری اس کے بعد یہ وفد ابن الحنفیہ کے پاس سے بخیر اپنے گھروں کو گئے سیدھا مختار کے پاس آیا۔ مختار نے ان سے پوچھا کہ کیا قصہ ہے معلوم ہوتا ہے تم فتنے میں پڑ گئے ہو اور میری تحریک کو شبہ نگاہوں سے دیکھتے ہو سب نے کہا ہمیں کیا شک کرنے کا حکم ہوا ہے مختار نے تکبیر کہی اور کہا میں ابو اسحاق ہوں تمام شیعوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پاس بلاڈ چنانچہ قریب کے تمام شیعہ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ مختار نے کہا اے جماعت شیعہ تمہارے بعض لوگوں نے میری دعوت کی تصدیق کرنا چاہی اور وہ امام المہدی ابن الحنفیہ کے پاس گئے جو علیؓ مرتضےٰ کے بیٹے ہیں اور رسول اللہ کے خاندان میں ہیں۔ ان لوگوں نے ان سے میری دعوت کی تصدیق چاہی اور انہوں نے انہیں مطلع کیا کہ میں ان کا وزیر مددگار پیامبر اور دوست ہوں اور انہیں حکم دیا ہے کہ میری اتباع کریں۔ ظالموں سے لڑنے اور اہل بیت رسول اللہ کے خون کا بدلہ لینے میں میرے حکم کی بجا آوری کریں۔

عبدالرحمٰن بن شریح کی مختار ثقفی کی حمایت میں تقریر

اس کے بعد عبدالرحمان بن شریح نے کھڑے ہو کر تقریر کی حمد و ثنا کے بعد کہا اے جماعت شیعہ ہم نے اپنے لیے خاص کر اور آپ سب کے لیے عامۃً اس بات کو مناسب خیال کیا کہ اس معاملے میں مشورہ کر لیں۔ اس وجہ سے ہم مہدی ابن علیؓ کے پاس گئے ہم نے ان سے اپنی اس جنگ کے برحق ہونے اور مختار کی دعوت کی صداقت دریافت کی انہوں نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم خود مختار کی دعوت کو قبول کریں۔ اور اس کی پوری طرح امداد و پشت پناہی کریں۔ اس حکم کو سن کر ہم باغ باغ ہو گئے اور ہمارے سینے صاف ہو گئے جو شک و شبہ ہمارے دل میں اس تحریک کے متعلق تھا وہ سب اللہ نے دور کر دیا۔ اور اب ہم نے اپنے مشترکہ دشمن سے لڑنے کا عزم کر لیا ہے جو لوگ اس وقت موجود ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اس بات کو ان لوگوں کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں نیز آپ لوگ اب تیاری کیجئے۔ اس تقریر کو ختم کرنے کے بعد عبدالرحمان بیٹھ گیا پھر ہم میں سے ہر شخص نے فرداً فرداً یہی تقریر کی اس کا اثر یہ ہوا کہ تمام شیعہ اس تحریک میں شرکت کے لیے پوری طرح آمادہ ہو گئے۔

عامر الشعبی لکھتا ہے کہ سب سے پہلے میں نے اور میرے باپ نے مختار کی دعوت پر لبیک کہا۔

ابراہیم بن الاشتر کی سپہ سالاری کی تجویز

جب پوری تیاری ہو گئی اور خروج کا وقت قریب آ گیا تو احمر بن شمیط یزید بن انس عبداللہ بن کامل اور عبداللہ بن شداد نے مختار سے کہا کہ کوفے کے تمام اشراف تمہارے مقابلہ کے لیے ابن مطیع کے پاس جمع ہیں اگر ہم ابراہیم بن الاشتر کو اپنا سپہ سالار مقرر کر لیں گے تو چونکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ایک جوان اور بہادر اور شریف زادے ہیں نیز کافی شہرت بھی رکھتے ہیں اور معزز و کثیر خاندان کے بھی فرد ہیں ہمیں امید ہے کہ اللہ کی مدد سے ہمیں دشمن کے خلاف بڑی قوت حاصل ہو جائے گی اور اس کی مخالفت بے ضرر ہو جائے گی۔

مختار نے کہا ان کے پاس جاؤ انہیں دعوت دو اور مطلع کرو کہ ہمیں حسینؓ اور ان کے خاندان والوں کے خون کا بدلہ لینے کا حکم دیا گیا ہے۔

ابراہیم سے وفد کی ملاقات

شعبی کہتا ہے کہ ہم سب لوگ ابراہیم کے پاس آئے میں اور میرے والد بھی اس جماعت میں شریک تھے یزید بن انس نے گفتگو شروع کی اور کہا کہ ہم ایک اہم بات آپ سے کہنے اور اس کی دعوت دینے آئے ہیں اگر آپ اسے قبول فرمائیں گے تو آپ کے لیے بہتری ہے اور اگر قبول نہ کریں گے تو ہم سمجھیں گے کہ ہم نے اپنا حق ادا کر دیا اور ہم یہ درخواست کریں گے کہ اسے آپ کسی سے بیان نہ کریں۔

ابراہیم نے کہا میں ایسا شخص نہیں ہوں کہ مجھ سے کسی بات کو بیان کرتے ہوئے کسی قسم کا اندیشہ کیا جائے یا میرے تقرب سلطانی سے کسی کو خوف ہو وہ چھوٹے تنگ نظر ہوتے ہیں جو اس قسم کی رعائتیں ملحوظ نہیں رکھتے۔

یزید بن انس نے ان سے کہا کہ ہم آپ کو ایسی بات کے لیے دعوت دیتے ہیں جس پر شیعوں کی جماعت نے اتفاق کر لیا ہے اور وہ یہ ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کیا جائے اہل بیت کا بدلہ لیا جائے اور کمزوروں کی حفاظت کی جائے۔

احمر بن شمیط کا ابراہیم سے خطاب

اس کے بعد احمر بن شمیط نے تقریر کی اور کہا کہ میں آپ کا مخلص دوست ہوں آپ کے والد کا انتقال ہو چکا ہے۔ وہ ایک بڑے شریف سردار تھے ان کی وجہ سے اگر آپ اٹھنے سمجھیں تو اللہ کا آپ پر حق باقی ہے جو دعوت ہم نے آپ کو دی ہے اگر آپ اسے قبول فرمالیں گے تو آپ کو وہی مرتبۂ عزت حاصل ہو جائے گا جو آپ کے والد کا تھا اور اس طرح آپ ایک مردہ عزت کو جو آپ کے آباء نے آپ کے لیے حاصل کی تھی پھر زندہ کر دیں گے آپ جیسے بہادر شخص کی ادنیٰ کوشش اس کام کو کامیابی کی انتہائی حد تک پہنچانے کے لیے بالکل کافی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم بن الاشتر کی رضامندی

اس تقریر کو سن کر وہ سوچنے لگے اب سب نے مل کر انہیں دعوت و ترغیب و تحریص دینا شروع کی ابراہیم نے کہا میں تمہاری اس دعوت کو کہ حسینؓ اور ان کے اہل بیت کا بدلہ لیا جائے اس شرط پر قبول کرتا ہوں کہ تم اس تمام کاروائی کو میرے سپرد کر دو لوگوں نے کہا ہم تو اس کے لیے بالکل تیار ہیں کہ تم کو اپنا امیر بنائیں مگر اس کی کوئی سبیل نہیں کیونکہ مختار مہدی کی جانب سے ہمارے پاس ان کے پیغامبر اور اس جنگ پر مامور ہو کر آیا ہے اور ہمیں اس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔

ابن الاشتر یہ سن کر خاموش ہو رہے۔ انہوں نے ہماری دعوت قبول نہیں کی۔ ہم نے مختار سے آکر سارا واقعہ بیان کر دیا۔

مختار ثقفی اور ابن اشتر کی ملاقات

تین دن گذر گئے پھر مختار نے اپنے بعض سر برآوردہ دوستوں کو جن میں میں اور میرے باپ بھی تھے اپنے پاس بلایا اور سب کو لے کر روانہ ہوا وہ ہمارے آگے کوفے کے مکانات سے یکے بعد دیگرے گذرتا جاتا تھا۔ ہمیں معلوم نہ تھا کہ کہاں جا رہا ہے اسی طرح چلتے چلتے ابراہیم بن الاشتر کے دروازے پر ٹھہرے ہم نے اس سے اندر آنے کی اجازت دی اور ہمارے لیے مسندیں بچھائیں۔ ہم سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ مختار خود ابراہیم کی مسند پر بیٹھ گیا۔ مختار نے کہا

مابعد یہ مہدی محمد بن امیر المومنین وصی کا خط آپ کے نام ہے جو خود بہترین انسان اور انبیاء کے بعد بہترین انسان کے لیے ہیں اس خط میں وہ آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ آپ ہماری مدد کیجئے اگر آپ مدد کریں گے تو اس میں آپ ہی کا فائدہ ہے اور اگر نہ کریں گے تو یہ خط آپ کے خلاف حجت ہے اور اللہ مہدی محمد اور ان کے دوستوں کو آپ کی عدم شرکت سے بے پروا کر دے گا۔

ابن الحنفیہ کا جعلی خط

مکان سے روانہ ہونے وقت مختار نے اس خط کو میرے حوالے کر دیا تھا جب انہوں نے اپنی اس گفتگو کو ختم کر دیا تو مجھ سے کہا کہ وہ خط ابراہیم کو دے دوں میں نے وہ خط اسے دے دیا۔ اس نے چراغ منگوایا۔ اس کی مہر توڑی اور پڑھا۔ اس خط میں مرقوم تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ یہ خط محمد المہدی کی طرف سے ابراہیم بن مالک الاشتر کو بھیجا جاتا ہے سلام علیک اس خدا کی تعریف کے بعد جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اپنے وزیر معتمد علیہ کو تمہارے پاس بھیجا ہے اور انہیں حکم دیا ہے کہ وہ میرے دشمن سے لڑیں اور میرے اہل بیت کا بدلہ لیں۔ تم ان کی اپنے خاندان اور دوسرے طرفداروں کے ساتھ مدد کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو یہ تمہارا مجھ پر احسان ہوگا۔ علاوہ ازیں تم ہر فوج کے جو لڑنے جائے امیر بنائے جاؤ گے۔ اور کوفے سے لے کر شامیوں کے انتہائی شہر دمشق تک جس جگہ پر تم قبضہ کرو گے وہ تمہاری تفویض کر دیئے جائیں گے۔ میں اس وعدے کے ایفا کے لیے اللہ کے سامنے عہد کرتا ہوں۔ نیز اگر تم نے میری خواہش کو منظور کر لیا تو اللہ کے یہاں بھی تم کو اس کا بڑا اجر ملے گا۔ اگر تم نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو تم اس طرح تباہ و برباد ہو جاؤ گے کہ پھر کبھی اس کی تلافی ممکن نہ ہوگی والسلام۔

خط کو پڑھ کر ابراہیم نے کہا اس سے پہلے میرے اور ان کے درمیان خط و کتابت ہو چکی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے خطوں کو اپنے اور باپ کے نام سے شروع کرتے ہیں۔ مختار نے کہا کہ ہاں وہ اور زمانہ ہوگا اب اور زمانہ ہے ابراہیم نے کہا کہ اسے کون جانتا ہے کہ یہ ابن الحنفیہ نے لکھا ہے اس پر زید بن انس۔ احمر بن شمیط عبداللہ بن کامل اور ان کے اور ساتھیوں نے اس سے کہا کہ ہم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ یہ خط محمد بن علی ہی نے تم کو لکھا ہے صرف میں نے اور میرے والد نے اس شہادت میں حصہ نہیں لیا۔

ابراہیم بن الاشتر کی اطاعت

یہ سن کر ابراہیم صدر مسند سے اٹھ آیا اور اس جگہ مختار کو بٹھا دیا۔ اور کہا کہ اپنا ہاتھ لائیے میں بیعت کرتا ہوں۔ مختار نے ہاتھ بڑھا دیا۔ ابراہیم نے بیعت کر لی پھر ہم سب کے لیے فواکہ اور شہد کا شربت منگوایا کھا پی کر ہم وہاں سے اٹھ آئے ابن الاشتر بھی ہمارے ساتھ آیا مختار کے ساتھ سوار ہو کر اس کے فرودگاہ میں آیا۔

ابراہیم بن الاشتر کا تذبذب

جب یہاں سے اپنے مکان واپس جانے لگا تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا اے شعبی ہمیں واپس لے چلو میں اس کے ساتھ واپس ہوا۔ جب ہم دونوں اس کے مقام پر آئے تو اس نے کہا مجھے یاد ہے کہ تم نے اور تمہارے والد نے مختار کی تائید میں شہادت نہیں دی۔ کہو کیا ان لوگوں نے سچ کہا۔ میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کہ جس طرح انہوں نے شہادت دی ہے اس سے تم خود واقف ہو ان میں بڑے بڑے قاری شہر کے شیوخ اور عرب کے سردار شامل تھے میں نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں نے کوئی غلط بیانی کی ہوگی۔ کہنے کو تو میں نے یہ کہہ دیا۔ مگر بخدا مجھے خود ان کی شہادت پر اطمینان نہ تھا۔ البتہ اتنا ضرور تھا کہ مختار کے خروج کو میں دل سے چاہتا تھا۔ کہ یہ کارروائی انجام کو پہنچے۔ اس خیال سے میں نے اپنے دلی منشاء سے اسے آگاہ نہ کیا۔

ابن الاشتر کو تحریری یقین دہانی

ابن الاشتر نے مجھ سے کہا کہ چونکہ میں ان سب صاحبوں کو پہچانتا نہیں ہوں اس لیے تم ان سب کے نام مجھے لکھ دو۔ اس نے کاغذ اور دوات منگوائی اور یہ تحریر لکھ لی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سائب بن مالک الاشعری یزید بن انس الاسدی احمر بن شمیط الاحمسی اور مالک بن عمرو النہدی اسی طرح اس نے اور سب لوگوں کے نام لکھ کر لکھا کہ ان لوگوں نے یہ شہادت دی ہے کہ محمد بن علی نے ابراہیم بن الاشتر کو یہ تحریری حکم بھیجا ہے کہ وہ ظالموں سے جنگ اور اہل بیت کا بدلہ لینے کے لیے مختار کی اعانت و نصرت کرے اور اس شہادت کی صداقت پر شراحیل بن عبد جو ابو عامر الشعبی مشہور فقیہ ہیں۔ عبدالرحمان بن عبداللہ المخفی اور عامر شراحیل الشعبی نے شہادت دی ہے۔

اس پر میں نے ابراہیم سے کہا اللہ آپ پر رحم کرے یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ ابراہیم نے کہا رہنے دو ممکن ہے کہ یہ مفید ہو۔

مختار ثقفی اور ابن الاشتر کی ملاقاتیں

ابراہیم نے اپنے عزیزوں بھائیوں اور دوسرے اپنے طرفداروں کو اپنے پاس بلایا اور اب یہ مختار کے پاس جانے لگا۔ یحییٰ بن ابی عیسیٰ الازدی حمید بن مسلم الاسدی ابراہیم بن الاشتر کا دوست تھا یہ اس کے پاس جایا کرتا تھا۔ نیز اس کے ہمراہ مختار کے پاس بھی جاتا تھا۔ ابراہیم مغرب کے قریب مختار کے پاس جاتا اور تارے چھٹکنے تک اس کے پاس رہتا پھر گھر آجاتا کچھ زمانہ تک یہ آپس میں اپنے معاملات پر غور کرتے رہے آخر کار انہوں نے تصفیہ کیا کہ بہار ربیع الاول پنجشنبہ کے دن خروج کریں ان کے شیعہ اور دوسرے طرفداروں نے بھی اس پر پوری طرح آمادگی ظاہر کی۔

ایاس بن مضارب کا گشت

غروب آفتاب کے وقت ابراہیم نے اذان دی اور خود ہی آگے بڑھ کر امامت کی اور ہمیں نماز پڑھائی مغرب کی نماز کے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ اچھی طرح تاریکی چھا گئی یہ لوگ کوفہ کی طرف چلا ہم پوری طرح مسلح ہو کر فرات کی جانب چلے اس اثنا میں ایاس بن مضارب نے عبداللہ بن مطیع سے یہ بات کہہ دی تھی کہ ان دو راتوں میں سے کسی ایک رات میں مختار تم پر خروج کرنے والا ہے۔ ایاس جنگی پولیس کو لے کر گشت کے لیے نکلا اس نے اپنے بیٹے راشد کو کاسہ بھیجا اور خود بازاروں کے گرد گشت کرتا رہا۔ اس نے ابن مطیع سے جا کر کہا کہ میں نے اپنے بیٹے راشد کو کاسہ بھیج دیا ہے اگر آپ کوفے کے ہر بازار میں اپنے کسی بڑے سردار کو وفادار جماعت کے ساتھ بھیج دیں تو مجھے امید ہے کہ اس سے مختار ڈر جائے گا۔ اور خروج نہ کرے گا۔

چنانچہ ابن مطیع نے عبدالرحمان بن سعد بن قیس کو جبانیۃ السبیع بھیجا اور کہا کہ تم اپنی قوم والوں کو روکے رکھو۔ جس حلقہ پر میں تم کو بھیجتا ہوں اس کی تم اچھی طرح نگرانی کرو اور کسی کو اپنے حلقے سے آگے نہ بڑھنے دو اگر وہاں کوئی واقعہ پیش آجائے تو پوری قوت اور چابکدستی سے اسے فرو کرو۔

سرداران کوفہ کو ہدایات

ابن مطیع نے کعب بن ابی کعب الخثعمی کو جبانیہ بشر بھیجا زحر بن قیس کو جبانہ کندہ شمر بن ذی الجوشن کو جبانیہ سالم عبدالرحمان بن مخنف بن سلیم کو جبانیہ ہمائدین اور یزید بن الحارث بن رویم ابو حوشب کو جبانیہ مراد بھیجا ان تمام سرداروں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے ہم قوموں کو ہماری مخالفت سے باز رکھیں۔ اور کسی کو اپنے حلقے سے آگے نہ آنے دیں اور جس حلقے پر انہیں متعین کیا جاتا ہے اس کی پوری نگرانی رکھیں۔

شبث بن ربعی کو ضبعہ بھیجا اور کہا کہ اگر دشمن کی آواز سنو تو فوراً اس کا رخ کرنا۔

ابن الاشتر کی روانگی

دوشنبے کو یہ سردار اپنی اپنی جماعت کے ساتھ اپنے اپنے مفوضہ حلقوں پر آگئے دوسری جانب ابراہیم بن الاشتر مغرب کے بعد مختار کے پاس آنے کے ارادے سے اپنی فرودگاہ سے روانہ ہوا اسے یہ اطلاع مل چکی تھی کہ تمام بازاروں میں فوجیں متعین ہیں نیز جنگی پولیس نے بڑے بازار اور قصر امارت کو گھیر رکھا ہے حمید بن مسلم کہتا ہے کہ جنگ کی رات کو بعد مغرب میں ابراہیم کے ہمراہ مختار کے مکان سے روانہ ہوا ہم عمرو بن حریث کے مکان سے گذرے ہماری جماعت سوا فراد پر مشتمل تھی ابراہیم ہمارا سردار تھا ہم نہر میں اور جبانیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لٹکا لیا تھا اور کوئی ہتھیار ہمارے پاس نہ تھا البتہ زرہیں قباؤں کے نیچے پہنے ہوئے تھے۔ جب ہم سعد بن قیس کے مکان سے گذر کر اسامہ کے مکان پہنچے تو ہم نے ابراہیم سے کہا کہ آپ ہمیں خالد بن عرفطہ کے مکان سے ہو کر بنی بجیلہ کے محلے میں لے چلئے وہاں پہنچ کر ہم ان کے مکانات میں سے ہو کر مختار کے پاس جا نکلیں گے۔

ابراہیم بن الاشتر کو گرفتار کرنے کا قصد

ابراہیم جو ایک بہادر جوان تھا اور دشمن کے مقابلے میں باک نہیں کرتا تھا۔ کہنے لگا کہ میں عمرو بن حریث کے مکان پر قصر امارت کے پہلو میں وسط بازار میں سے گذروں گا۔ اس طرح اپنے دشمن کو مرعوب کروں گا اور بتاؤں گا کہ مجھے ان کی کچھ پرواہ نہیں۔ اب ہم باب الفیل کے راستے سے مختار کے مکان کی طرف چلے۔ ابراہیم داہنی سمت مڑ کر عمرو بن حریث کے مکان کی طرف چلنے لگا۔ جب اس مکان سے ہم گذرے ہم نے دیکھا کہ ایاس بن مضارب پولیس کے ساتھ ہتھیار کھولے کھڑا ہوا ہے اس نے پوچھا تم کون ہو اور کہاں جا رہے ہو ابراہیم نے جواب دیا۔ میں ابراہیم بن الاشتر ہوں ابن مضارب نے پوچھا تمہارے ساتھ یہ جماعت کیسی ہے اور کیا ارادہ ہے بخدا تمہاری نیت بخیر نہیں معلوم ہوتی مجھے اطلاع ہوئی ہے کہ تم ہر شام اس مقام سے گذرا کرتے ہو میں تم کو بغیر امیر کے سامنے پیش کئے نہیں جانے دوں گا۔ ان کے سامنے چلو جیسا وہ مناسب خیال کریں گے تمہارے بارے میں حکم دیں گے۔

www.KitaboSunnat.com

ایاس بن مضارب کا خاتمہ

ابراہیم نے کہا تم مجھے نہ روکو اور جانے دو ایاس نے کہا بخدا میں ہرگز تم کو جانے نہ دوں گا۔ ایاس بن مضارب کے ہمراہ ایک ہمدانی ابو قطن نامی بھی تھا جو ہر کوتوال کے ساتھ رہا کرتا تھا اسی بنا پر سب لوگ اس کی عزت و تعظیم کرتے تھے۔ یہ ابن الاشتر کا دوست تھا اس نے اسے اپنے پاس بلایا ابو قطن کے پاس ایک طویل نیزہ تھا یہ نیزہ لیے اس کے قریب پہنچا اور اس کا خیال تھا کہ اس نے مجھے اس لیے بلایا ہے کہ میں ابن مضارب سے اس کی سفارش کروں کہ وہ اسے جانے دے ابن الاشتر نے اس نیزے کو لے کر کہا کہ یہ بہت لانبا ہے اور فوراً ہی ابن مضارب پر حملہ آور ہوا اور نیزہ اس کے حلقوم میں پیوست کر دیا۔ اور گھوڑے سے گرا دیا۔ اپنے ایک ہم قوم سے کہا کہ اتر کر اس کا سر کاٹ لو اس شخص نے اس حکم کی بجا آوری کی۔ اس واقعے سے ابن مضارب کی جماعت منتشر ہو کر ابن مطیع کے پاس آئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعید بن عبدالرحمان المقری ابو قماع بن سعید کو بھیجا۔

ابراہیم بن الاشتر اور مختار کی ملاقات

ابراہیم بدھ کی رات مختار کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ اگرچہ ہم نے کل والی رات میں خروج کا ارادہ کیا تھا مگر ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ جس کی وجہ سے آج ہی رات کو خروج کرنا ضروری ہوا۔ مختار نے پوچھا کیا ہوا ابراہیم نے کہا کہ ایاس بن مضارب نے میرا راستہ روکا وہ اس گھمنڈ میں تھا کہ مجھے روک دے گا۔ میں نے اسے قتل کر دیا اور اس کا جو میرے ساتھیوں کے ہاتھ لگا وہ مجھ سے ہے۔ مختار نے کہا اللہ تجھے نیک بشارت دے یہ شگون نیک ہے اللہ نے چاہا تو یہ پہلی فتح ثابت ہوگی۔

مختار ثقفی کا خروج

مختار ثقفی نے سعید بن منقذ کو حکم دیا کہ مسلمانوں کو جمع کرنے کے لیے کوفہ کے محلوں میں آگ روشن کرو۔ عبداللہ بن شداد کو حکم دیا کہ تم ہمارا شعار بلند کرو۔ سفیان بن لیل اور حمامہ بن مالک سے کہا کہ تم لوگوں میں منادی کرو کہ حسینؓ کا بدلہ لینے کون آتا ہے۔ پھر مختار نے اپنی زرہ اور ہتھیار منگائے جب وہ آ گئے تو زیب بدن کرنے لگا اور پڑھتا جاتا تھا۔

قد علمت سیفا حسنا الطلل والصفحۃ الحدلین عجرفۃ الکفل انی ذو اثر وکم مقدام بطل۔

(ترجمہ) گداز بدن گوری چٹی روشن رخسار موٹے سرین والی خوبصورت عورت اس بات سے واقف ہے کہ میں جنگ میں آگے بڑھنے والا دلیر ہوں۔

ابراہیم بن الاشتر کی مراجعت

ابراہیم نے مختار سے کہا کہ یہ سردار جنہیں ابن سعید نے محلوں میں مقرر کیا ہے ہمارے طرفداروں کو ہمارے پاس آنے نہیں دیتے اگر میں اپنی جماعت کے ساتھ اپنی قوم کے پاس جاؤں تو میری قوم سے وہ تمام لوگ جنہوں نے میری بیعت کی ہے میرے گرد جمع ہو جائیں گے انہیں لے کر میں کوفے کے اطراف میں چلا جاؤں گا اور پھر ہم اپنا شعار بلند کریں گے جو میرے پاس آنا چاہے گا وہ میرے پاس آ جائے گا اور جس سے ہو سکے گا وہ تمہارے پاس چلا آئے گا کوفہ رہنے والے پاس آ جائیں گے اسے تم اپنے اور طرفداروں کے ساتھ روک لینا تاکہ لشکر جو ابھی وقت سے پہلے تم پر حملہ کر دیا جائے تو اس طرح تمہارے پاس ایسی جماعت ہے جس سے دشمن کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ کیا جا سکے۔ نیز اگر میں اپنی کارروائی سے فارغ ہو گیا تو رسالہ اور پیدل لے کر فوراً تمہارے پاس آجاؤں گا۔

مختار نے کہا تم فوراً جاؤ تاکہ دشمن کے سردار کی طرف لڑنے نہ جانا بلکہ جب تک جنگ سے بچ سکو۔ بچنا میری اس نصیحت کو یاد رکھو کہ جب تک جنگ کی ابتدا حریف مقابل کی طرف سے نہ ہو تم پیش دستی نہ کرنا۔

زحر بن قیس کا ابن الاشتر پر حملہ

ابراہیم بن الاشتر اپنے اس دستے کے ساتھ جسے وہ لے کر آیا تھا مختار سے رخصت ہو کر اپنی قوم کے پاس آیا جن لوگوں نے اس کی بیعت کی تھی اور ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا ان میں سے اکثر نے اپنا ساتھ چھوڑ دیا یہ ان سب کو لے کر کوفے کی گلیوں میں رات گئے تک چلتا رہا کیونکہ وہ ان راستوں سے بچ رہا تھا۔ جو ان احاطوں کو جاتے تھے جہاں ابن مطیع نے اپنے سردار متعین کر دیئے تھے۔ اسی طرح وہ شاہراہوں کے ناکوں سے بھی بچتا جاتا تھا۔ چلتے چلتے جب مسجد سکون کے پاس پہنچے تو زحر بن قیس کے رسالے کے ایک دستے نے جس کا کوئی قائد یا امیر نہ تھا ابراہیم کی جماعت پر حملہ کر دیا۔ ابراہیم اور اس کے ساتھیوں نے بھی ان پر حملہ کر کے انہیں بھگا دیا یہ شکست خوردہ جماعت محلہ کندہ پہنچی۔ ابراہیم نے دریافت کیا کہ کندہ کے احاطے میں کون رسالدار مقرر ہے۔ قبل اس کے کہ اس کا جواب اسے معلوم ہو اس نے اپنے ساتھیوں سمیت حملہ کر دیا۔ ابراہیم کہتا جاتا تھا کہ اے خداوندا تو جانتا ہے کہ ہم تیرے نبیؐ کے خاندان کی حمایت میں کھڑے ہوئے ہیں تو ہمیں دشمن پر فتح دے۔ اور ہماری اس تحریک کو پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

زحر بن قیس کی پسپائی

جب ابراہیم دشمن کے رسالے تک جا پہنچا اور اسے مار بھگایا تو اس سے کہا گیا کہ اس رسالے کا سردار زحر بن قیس ہے یہ سنتے ہی ابراہیم نے مراجعت کا حکم دیا۔ جب یہ پسپا ہو گئے تو ان کی ترتیب بگڑ گئی ایک پر ایک چڑھا جاتا تھا راستے میں اگر کوئی گلی ملتی تو کچھ اس میں ہو جاتے تھے۔ اس کے بعد یہ لوگ آہستہ آہستہ مراجعت کرنے لگے۔

ابراہیم بن الاشتر کا احاطہ اثیر میں قیام

ابراہیم اثیر کے احاطے پہنچا وہاں دیر تک ٹھہرا رہا۔ اس کے ساتھیوں نے اپنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمار بلند کیا سوید بن عبداللہ کو معلوم ہوا کہ یہ جماعت اثیر کے احاطے میں موجود ہے اس نے اس توقع پر کہ میں اس جماعت کو اچانک جا کر تباہ کروں گا اور اس طرح ابن مطیع کے دل میں گھر کروں گا۔ ابراہیم بن الاشتر اور اس کی جماعت پر بے خبری میں حملہ کر دیا۔

سوید بن عبداللہ کا ابن الاشتر پر حملہ

ابراہیم نے اس حالت کو محسوس کر کے اپنی جماعت سے کہا اے اللہ کے سپاہیو اتر پڑو ان فاسقوں کے مقابلے میں جنہوں نے اہل بیت رسولؐ کے خون بہائے ہیں تم اس بات کے زیادہ سزاوار ہو کہ اللہ تمہاری مدد کرے۔ اس حکم پر سب اتر پڑے ابراہیم نے ان پر حملہ کیا اور اس قدر مارا کہ انہیں میدان سے بھاگتا ہی پڑا کوئی ترتیب باقی نہ رہی ایک پر ایک چڑھا جاتا تھا ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے جاتے تھے۔ ان میں سے کسی نے کہا ہم بھی تو یہی چاہتے تھے ہماری جو جماعت ان کا مقابلہ کرے گی اسے شکست دیں۔

سوید بن عبداللہ کی پسپائی

ابراہیم اسی طرح شکست دیتا رہا۔ آخر کوفہ کناسہ میں گھس گئے ابراہیم کے ساتھیوں نے اس سے کہا کہ آپ ان کا تعاقب کریں وہ مرعوب ہو گئے ہیں۔ اس موقع کو غنیمت سمجھنا چاہیئے کیونکہ اللہ اس بات کو جانتا ہے کہ ہماری اس کارروائی کا مقصد کیا ہے اور خدا ان کی دعوت اور مقصد سے بھی واقف ہے۔

ابراہیم نے ان کے مشورے کو قبول نہیں کیا اور کہا کہ پہلے ہمیں اپنے امیر کے پاس چلنا چاہیئے تاکہ ہماری غیبت سے ان کو جو پریشانی لاحق ہو گی وہ دور ہو ہمیں ان کی حالت سے اور انہیں ہماری کارروائی سے واقفیت ہو اس طرح ان کی اور ان کے دوستوں کی قوت میں اضافہ ہو گا۔ نیز باہمی مشورے سے کوئی عمدہ طرز عمل پیدا ہو گا اور مجھے یہ بھی ڈر ہے کہ ان پر یورش ہو گئی ہو گی۔

ابراہیم بن الاشتر کی پیش قدمی

ابراہیم اپنے ساتھیوں سمیت آگے بڑھا مسجد اشعث کے پاس تھوڑی دیر ٹھہرا۔ وہاں سے چل پھر مختار کے مکان آیا دیکھا کہ شور و غوغا بپا ہے اور جنگ ہو رہی ہے شبث بن ربعی سبخ کی جانب سے مختار پر حملہ آور ہوا۔ مختار نے یزید بن انس کو اس کے مقابلے پر بھیجا۔ چار بجے پھر اچھل پڑا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختار نے احمر بن شمیط کو اس کے مقابلے کے لیے حکم دیا۔ جنگ خوب ہو رہی تھی کہ ابراہیم قصر امارت کی جانب سے یہاں پہنچا۔ حمار اور اس کی فوج کو معلوم ہوا کہ ابراہیم ہماری پشت پر آگیا ہے اس کے آنے سے پہلے ہی وہ متفرق ہو کر گلی کوچوں میں منتشر ہو گئے۔

شبث کا ابن مطیع کو مشورہ

بنی نہد کے تقریباً سو طرفداران مختار کے ہمراہ قیس بن طفہ آیا اور اس نے شبث بن ربعی پر جو اس وقت یزید بن انس سے مصروف پیکار تھا حملہ کر دیا۔ شبث نے اس کی مزاحمت نہیں کی سے راستہ دے دیا۔ اور جب قیس اور یزید دونوں کی فوجیں یک جا ہو گئیں تو شبث راستہ ان کے لیے چھوڑ کر ابن مطیع کے پاس آگیا اور اس سے کہا کہ آپ اپنے ان تمام سرداروں کو جن کو مختلف حلقوں میں آپ نے متعین کیا ہے اپنے پاس بلا لیجئے اور جب سب جمع ہو جائیں تو ایک قابل اعتماد سردار کو سپہ سالار مقرر کر کے ان سے لڑنے بھیجئے دشمن کی طاقت بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ مختار نے علی الاعلان خروج کر دیا ہے۔ اور اس کی دعوت کامیاب ہو گئی ہے۔

دوسری طرف مختار کو معلوم ہوا کہ شبث نے ابن مطیع کو اس قسم کا مشورہ دیا ہے وہ اپنی فوج کی ایک جماعت کے ساتھ اپنی قیام گاہ سے چل کر سبخہ آیا اور زائدہ کے باغ کے متصل دیر ہند کی پشت پر فروکش ہوا۔

بنو شاکر میں انتقام حسینؓ کی منادی

ابو عثمانؒ نے خروج کر کے بنو شاکر میں آکر منادی کی یہ لوگ خروج کے لیے اپنے مکانات میں جمع تھے مگر چونکہ کعب بن ابی کعب النہمی ان کے قریب ہی بشر کے احاطے میں متعین تھا۔ اس کے خوف سے یہ لوگ خروج نہ کر سکے تھے کعب کو یہ معلوم ہوا تھا کہ بنی شاکر خروج کرنے والے ہیں وہ اپنے مقام سے چل کر میدان میں آیا اور ان کے گلی کوچوں کے ناکے اس نے روک دیئے۔ اب ابو عثمان نے اپنی ایک مختصر جماعت کے ساتھ آکر منادی کی یہ حسینؓ کا بدلہ لینے کو اٹھو اے ہدایت یافتہ قبیلے امیر وزیر آل محمدؐ نے خروج کر دیا ہے وہ دیر ہند میں فروکش ہیں۔ انہوں نے اس کی بشارت دینے اور تم کو دعوت دینے مجھے بھیجا ہے۔ اللہ تم پر رحم کرے خروج کرو۔

بنو شاکر کا خروج

یہ سنتے ہی بنی شاکر حسینؓ کا بدلہ لینے کا نعرہ لگاتے ہوئے اپنے گھروں سے نکل پڑے اور کعب بن ابی کعب سے لپٹ گئے۔ پھر کعب کی فوج نے انہیں راستہ دے دیا۔ مختار نے ان کو اس کے پاس بھیجا تھا وہ ان میں خیر زن ہو گئے۔

فری پاک اسلامک لائبریری ... ویب سائٹ پر وزٹ کریں

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عزاد تغلبی نے قبیلہ تغلب کے تقریباً دو سو آدمیوں کے ہمراہ خروج کیا اور یہ بھی مختار کے پاس اس کے پڑاؤ میں آ گیا۔ کعب بن ابی کعب نے اس کی بھی مزاحمت کرنا چاہی اور ایک دوسرے کے مقابل میں صف بستہ بھی ہو گئے مگر کعب کو جب معلوم ہوا کہ یہ اس کے قبیلے والے ہیں اس نے بغیر لڑے انہیں راستہ دے دیا۔

بنی شبام کا خروج

بنی شبام آخر شب میں جنگ کے لیے نکلے اور مراد کے محاذ پر آ کر جمع ہوئے جب عبدالرحمان بن سعید بن قیس کو ان کے خروج کا علم ہوا اس نے ان سے کہلا بھیجا کہ اگر تم مختار کے پاس جانا چاہتے ہو تو بیعت کے محلے سے نہ گذرو یہ جماعت بھی مختار سے آ ملی۔ ان بارہ ہزار آدمیوں میں سے جنہوں نے مختار کے ہاتھ پر بیعت کی تھی تین ہزار آٹھ سو آدمی طلوع فجر سے پہلے اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس نے ان کی ترتیب وغیرہ بھی قائم کر دی۔

وائلی کا بیان

وائلی کہتا ہے کہ میں حمید بن مسلم اور نعمان بن ابی عمیر مختار کی شب خروج پہلے اس کے مکان آئے اور پھر اسی کے ہمراہ اس کے فوجی پڑاؤ چلے آئے۔ ابھی صبح بھی نمودار نہیں ہوئی تھی کہ مختار اپنی فوج کی ترتیب و آراستگی سے فارغ ہو گیا جب صبح ہوئی تو اس نے اندھیرے ہی سے خود امام بن کر ہمیں نماز صبح پڑھائی اور سورۂ نازعات اور جس رکعتی تلاوت کی ہم نے اس سے پہلے کسی امام کو اس سے زیادہ خوش لہجہ میں کلام پاک کی قرأت کرتے نہ سنا تھا۔

امرائے کوفہ کا مسجد اعظم میں اجتماع

ابن مطیع نے تمام محلوں کے امراء کو یہ حکم دیا کہ سب کے سب مسجد اعظم میں جمع ہوں نیز یہ اعلان کر دیا کہ آج رات کو جو مسجد میں نہ آئے گا اس کے حقوق حفاظت زائل ہو جائیں گے۔ اس اعلان سے بہت سے لوگ مسجد میں جمع ہو گئے جب سب جمع ہو گئے تو ابن مطیع نے شبث بن ربعی کو تقریباً تین ہزار فوج کے ساتھ مختار کے مقابلے میں بھیجا اور اسد بن ایاس کو چار ہزار فوج خاصہ دے کر روانہ کیا۔

شبث بن ربعی

ابی سعید العتیق کہتا ہے کہ صبح کی نماز کے بعد جب مختار پلٹا تو ہم نے بنی سلیم کے محلہ اور ڈاک کی سڑک کے درمیان شور و غوغا سنا مختار نے کہا کون ہے اس کی خبر لا سکتا ہے میں نے کہا میں۔ مختار نے کہا تو اچھا اسے ہتھیار اتار ڈالو اور محض تماشائیوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح ان میں جا ملو اور جو واقعہ ہو اس سے آکر مجھے آگاہ کرو۔

اس کی ہدایت کے بموجب جب میں اس جماعت کے قریب پہنچا تو اس وقت ان کا مؤذن تکبیر اقامت کہہ رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ شبث بن ربعی وہاں زبردست فوج کے ساتھ موجود ہے۔ شیبان بن حریث النفسی اس کے رسالے کا سردار تھا اور خود شبث پیدل سپاہ میں تھا جن کی تعداد بھی کثیر تھی۔

شبث بن ربعی کی امامت

تکبیر اقامت کے بعد شبث نے امامت کی پہلی رکعت میں اذا زلزلت الارض زلزالہا تلاوت کی میں نے اپنے جی میں کہا خدا نے چاہا تو اللہ تمہیں کو منزل کر دے گا۔ دوسری رکعت میں اس نے والعادیات ضبحا" تلاوت کی اس پر اس کے بعض ساتھیوں نے کہا آپ کو زیبا تھا کہ ان سے زیادہ طویل سورتیں قرأت کرتے اس نے کہا کہ دیکھ رہے ہو کہ وہ لم دیعنے کفار تمہارے سامنے ہیں اور تم چاہتے ہو کہ میں اس وقت سورۂ بقر یا آل عمران تلاوت کرتا اس فوج کی تعداد تین ہزار تھی۔

شبث بن ربعی کی پیش قدمی

میں بہت شتاب روی سے مختار کے پاس آیا شبث اور اس کی فوج کی مختار کو اطلاع دی اسی وقت سعر بن ابی سعر الحنفی گھوڑا دھڑاتا ہوا محلہ مراد کی جانب سے مختار کے پاس آیا تھا۔ اس نے بھی مختار کی بیعت کی تھی مگر یہ اسی رات مختار کے ہمراہ کوفہ کی نگرانی کے خوف سے خروج نہ کر سکا۔ صبح ہوتے ہی اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مراد کے محلے سے گذرا یہاں راشد بن ایاس متعین تھا اس کے سپاہیوں نے اس کا نام اور ارادہ دریافت کیا اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑ دی اور انہیں پیچھے چھوڑ کر مختار کے پاس آگیا اس نے مختار سے راشد کی خبر سنائی اور میں نے انہیں شبث کی پیش قدمی کی اطلاع دی۔

ابن الاشتر اور نعیم بن ہبیرہ کی روانگی

مختار نے ابراہیم بن الاشتر کو نو سو سواروں یا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے چھ سو سواروں اور چھ سو پیادوں کے ہمراہ راشد بن ایاس کے مقابلے پر بھیجا۔ نیز نعیم بن ہبیرہ مصقلہ بن ہبیرہ کے بھائی کو تین سو سواروں اور چھ سو پیادوں کے ساتھ روانہ کیا اور ہدایت کی کہ تم دونوں جاؤ جب دشمن سے مقابل ہو تو دونوں پیدل سپاہ میں گھوڑوں سے اتر پڑنا اور جاتے ہی اس کام سے فراغت کرنا خود ہی طے کر دینا اپنے آپ کو دشمن کا ہدف نہ بنانا کیونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے اور فوج

(Scanned with CamScanner) مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے اپنا منہ نہ دکھانا اور جان دے دینا۔

نعیم بن ہبیرہ کا شبث پر حملہ

ابراہیم نے باشد کا رخ کیا مختار نے یزید بن انس کو فوج سپاہ کے ہمراہ اپنے آگے مسجد شبث کے مقام میں روانہ کیا۔ اور نعیم بن ہبیرہ شبث کی جانب بڑھا۔ میں اس فوج میں تھا جسے مختار نے نعیم بن ہبیرہ کے ہمراہ شبث کی سمت روانہ کیا تھا۔ میرے ہمراہ سعر بن ابی سعر الحنفی بھی تھا ہم نے شبث تک پہنچتے ہی حملہ کر دیا اور خوب ہی داد مردانگی دی۔ نعیم بن ہبیرہ نے سعر بن ابی سعر الحنفی کو اپنے رسالہ پر مقرر کیا تھا اور وہ خود پیدل سپاہ میں پیادہ چل رہا تھا۔ اب آفتاب عالم تاب طلوع ہوا اس کی روشنی اچھی طرح پھیل گئی۔ ہم نے انہیں اس قدر مارا کہ انہیں مکانات میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا اس پر شبث نے انہیں للکارا اے برے حامیو! تم بالکل نکمے ہو کیا تم اپنے غلاموں سے بھاگتے ہو۔

نعیم بن ہبیرہ کا قتل

اس زجر کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک جماعت اس کے پاس ٹھہر رہی اور اس نے ہم پر شدید حملہ کیا ہم اس سے پہلے ہی پراگندہ ہو گئے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیں ہزیمت ہوئی۔ نعیم بن ہبیرہ میدان میں جما رہا اور مارا گیا سعر قید کر لیا گیا۔ میں اور خلید حسان بن بخدج کا آزاد غلام دونوں قید کر لیے گئے شبث نے خلید سے جو ایک وجیہہ اور جسیم آدمی تھا۔ پوچھا تم کون ہو۔ اس نے کہا خلید حسان بن بخدج الذہلی کا آزاد غلام شبث نے اس سے کہا اے حرامزادے تو نے کیا سے میں برتن بیچنا اب چھوڑ دیا ہے جس نے تجھ کو آزاد کیا اس کا عوض تو نے یہ دیا کہ اسی کے خلاف تلوار لے کر لڑنے آیا ہے۔ اس کی گردن مار دو خلید قتل کر دیا گیا۔

سعر کی رہائی

سعر کو شبث نے پہچانا اور کہا تم بنی حنیفہ سے متعلق ہو اس نے کہا ہاں شبث نے کہا تم نے ان لونڈی بچوں کی کیوں اتباع کی اللہ تمہارا برا کرے اچھا اسے چھوڑ دو میں نے اپنے جی میں کہا کہ اس نے آزاد غلام کو قتل کر دیا۔ اور عرب کو چھوڑ دیا۔ میں بھی آزاد غلام ہوں وہ مجھے قتل کر دے گا اسی خوف سے جب اس کے سامنے پیش ہوا اور اس نے مجھے دریافت کیا میں نے کہا میں بنی تیم اللہ سے ہوں اس نے پوچھا آزاد غلام ہو یا عرب ہو میں نے کہا میں عرب ہوں زیاد بن خصفہ کے خاندان سے تعلق رکھتا ہوں شبث نے کہا ہاں ہاں ٹھیک ہے تم نے ایک مشہور شریف کا ذکر کیا ہے۔ اچھا اپنے گھر جاؤ میں وہاں سے روانہ ہو کر چلا آیا۔ چونکہ میں نے دشمن سے لڑنے کا عزم کر لیا تھا میں مختار کے پاس چلا آیا۔ اور میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے جی میں کہا کہ مجھے اپنے دوستوں کے پاس چل کر خود ان کی خبر خواری کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے بھروسہ کی تلخی ہے جب میں اپنے دوستوں کے پاس پہنچا تو اس سے پہلے ہی سعر الخنفی ان کے پاس آگیا تھا اب شبث کا رسالہ مختار کی فوج کی طرف بڑھا مختار کو نعیم بن ہبیرہ کے مارے جانے کی اطلاع ہوئی جس سے اس کی فوج نے سخت نقصان محسوس کیا۔

مختار ثقفی کی پیش قدمی

میں نے مختار سے آکر اپنی داستان سنائی اس نے مجھے خاموش رہنے کی ہدایت کی اور کہا کہ یہ وقت باتوں کا نہیں ہے شبث نے آتے ہی مختار اور یزید بن انس کو گھیر لیا۔ دوسری طرف سے ابن مطیع نے یزید بن الحارث بن رویم کو دو ہزار کے جمعہ تمام جریر کی سڑک سے ہمارے مقابلے کے لیے بھیجا یہ فوج ناکوں کو روک کر ٹھہر گئی۔ مختار نے یزید بن انس کو اپنے رسالے کا سردار مقرر کیا اور خود پیدل سپاہ لے کر بڑھا۔

یزید بن انس کا فوج سے خطاب

حارب بن کعب الوالبی (والبۃ ازد) بیان کرتا ہے کہ شبث کے رسالے نے ہم پر دو حملے کئے مگر ہمارا کوئی شخص اپنی جگہ سے نہیں ہٹا یزید بن انس نے اپنی فوج سے مخاطب ہو کے کہا اے گروہ شیعہ تم کو اب تک قتل کیا جاتا رہا ہے۔ تمہارے ہاتھ پاؤں قطع کیے جاتے رہے ہیں تم کو مثلہ کیا جاتا رہا ہے اور تم کو کھجور کے درختوں پر سولی دی جاتی رہی ہے۔ یہ سب کچھ تم اپنے نبی کے اہل بیت کی محبت میں برداشت کرتے رہے ہو اور یہ بھی اس وقت کہ تم اپنے گھروں میں دشمن کی اطاعت میں خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے ہو اب یاد رکھو اگر آج ہمارے دشمن نے ہم پر غلبہ پا لیا تو ہم میں سے کوئی زندہ نہ بچے گا یہ تم سب کو نہایت بے رحمی سے قتل کر دیں گے۔ تمہاری اولاد ازواج اور مال و جائداد کے ساتھ وہ سلوک کریں گے جس کے دیکھنے سے موت بہتر ہے ان سے بچنے کی آج صرف ایک ہی صورت ہے کہ ثابت قدم رہو دشمن کی آنکھوں میں نیزے کے کاری وار لگاؤ ان کے سروں پر پوری ضرب لگاؤ اب تم شدید جنگ اور حملے کے لیے تیار رہو اور جب میں اپنے پرچم کو دو مرتبہ حرکت دوں تو حملہ کر دینا۔ اس تقریر کے بعد ہم حملے کے لیے بالکل تیار ہو گئے اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو گئے اور اس کے حکم کا انتظار کرنے لگے۔

ابن الاشتر کا راشد بن ایاس پر حملہ

ابراہیم بن الاشتر راشد بن ایاس کی جانب بڑھا حملہ اور میں دونوں کا مقابلہ ہوا راشد کے ہمراہ چار ہزار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بھی اس پر ابراہیم نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ دشمن کی کثرت سے مرعوب نہ ہونا۔ خدا کا فرمایا ہوا ہے کہ ایک آدمی دس سے زیادہ مفید ثابت ہوا ہے۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین بسا اوقات ایک چھوٹی جماعت اللہ کے حکم سے ایک بڑی جماعت پر غالب آگئی اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ ابراہیم نے خزیمہ بن نصر کو لکھا کہ تم رسالے کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرو خود ابراہیم پیدل سپاہ کے ساتھ پیادہ چلتا رہا۔ اس کا پرچم مزاحم بن طفیل کے پاس تھا۔ ابراہیم نے اس سے کہا کہ پرچم لے کر آہستہ آہستہ چلو۔

راشد بن ایاس کا خاتمہ

اب دونوں فریق ایک دوسرے سے دست و گریباں ہو گئے نہایت شدید و خونریز جنگ ہوتی رہی۔ خزیمہ بن نصر العبسی نے راشد بن ایاس کو دیکھا اس پر حملہ کیا اور نیزے سے اسے ہلاک کر دیا اور اعلان کیا کہ رب کعبہ کی قسم میں نے راشد کو قتل کر دیا۔ راشد کی سپاہ کو ہزیمت ہو گئی۔ راشد کے قتل کے بعد ابراہیم اور خزیمہ بن نصر اپنے ساتھیوں کو لے کر مختار کی طرف پلٹے انہوں نے نعمان بن ابی جعد کو راشد کے قتل اور فتح کی خوشخبری دینے کے لیے مختار کے پاس بھیجا.....

جب یہ خبر مختار کو معلوم ہوئی اس کی فوج نے خوشی سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ ان کے حوصلے بڑھ گئے اور ابن مطیع کی فوج کی ہمتیں پست ہو گئیں۔

حسان بن قائد کی پسپائی و امان

اب ابن مطیع نے حسان بن قائد بن بکیر العبسی کو تقریباً دو ہزار سپاہ کے ساتھ مقابلے کے لیے بھیجا۔ یہ مقام حمرا سے کچھ ہی اوپر ابراہیم بن الاشتر کا مزاحم ہوا تاکہ اسے وہ ابن مطیع کی اس فوج پر جو سنجر میں تھی حملہ نہ کرنے دے۔ ابراہیم نے خزیمہ بن نصر کو رسالے کے ہمراہ حسان بن قائد کے مقابلے کے لیے بھیجا۔ اور خود پیدلوں کے ساتھ ساتھ اس کی جانب چلا۔ بخدا کسی قسم کی نیزہ بازی یا شمشیر زنی کے بغیر حسان کی فوج بھاگ گئی۔ خود حسان فوج کی عقبی جماعتوں کے ہمراہ اصل سپاہ کو بچاتا ہوا تھا۔ خزیمہ بن نصر نے اس پر حملہ کیا مگر پھر اسے پہچانا اور کہا اے حسان بن قائد اگر میرے اور تمہارے درمیان قرابت نہ ہوتی تو میں تمہارے قتل کرنے میں پوری کوشش صرف کر دیتا۔ لیکن اب چھوڑے دیتا ہوں بھاگ جاؤ۔ مگر حسان کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور یہ گر پڑا خزیمہ نے کہا اے ابو عبداللہ تمہارے لیے ہلاکت ہو اور لوگوں نے دوڑ کر اسے گھیر لیا یہ تلوار پکڑ کر ان سے لڑتا رہا۔ خزیمہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے پکارا اے ابو عبداللہ تم کو امان دی جاتی ہے تم خود کو ہلاک نہ کرو۔ اس کے بعد خود خزیمہ اس کے بچانے کے لیے آگیا اور لوگ بھی اس سے علیحدہ ہو گئے۔ ابراہیم اس کے پاس سے گزرا خزیمہ نے ابراہیم سے کہا یہ میرا چچا زاد بھائی ہے میں نے اسے امان دے دی ہے۔ ابراہیم نے کہا۔ تم نے بہت اچھا کیا اس کے بعد خزیمہ نے حسان کا گھوڑا منگوایا اسے سوار کیا اور کہا کہ اپنے گھر چلے جاؤ۔

ابن الاشتر کا شبث پر حملہ

ابراہیم مختار کی جانب آیا اس وقت شبث نے مختار اور یزید بن انس کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔ یزید بن حارث نے جو سبیعہ کے قریب کوفہ کے ناکوں پر متعین تھا دیکھا کہ ابراہیم شبث کی طرف بڑھ رہا ہے وہ خود ابراہیم کو روکنے بڑھا اس نے خزیمہ بن نصر کو ایک جماعت کے ساتھ اس کے مقابلے پر بھیجا اور ہدایت کی کہ تم یزید بن حارث کو مجھ تک نہ آنے دینا۔ خود ابراہیم اب شبث کی سمت چلا حارث بن کعب راوی ہے کہ جب ابراہیم ہمارے پاس آنے لگا تو ہم نے دیکھا کہ شبث اور اس کی فوج آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہی ہے ابراہیم نے اس کے قریب پہنچتے ہی اس پر حملہ کر دیا اب یزید بن انس نے ہمیں بھی حملہ کرنے کا حکم دیا۔ ہم نے حملہ کیا دشمن پیچھے ہٹ کر کوفے کے مکانات تک جا پہنچا۔ ادھر خزیمہ بن نصر نے یزید بن حارث بن رویم کو حملہ کر کے شکست دی۔ اور اب یہ سب کوفے کے ناکوں پر جمع ہو گئے۔ یزید بن حارث نے ان مکانوں کی چھتوں پر جو راستوں کے ناکوں پر تھے قادر اندازوں کو متعین کر دیا تھا مختار بھی ایک جماعت کے ساتھ یزید بن حارث کی سمت بڑھا جب یہ جماعت ناکوں پر پہنچی تو تیر اندازوں نے ان پر ایسی نادک فگنی کی کہ اس سمت سے وہ کوفے میں داخل نہ ہو سکے لوگ سبخہ سے شکست کھا کر ابن مطیع کے پاس چلے آئے۔ جب اشد بن ایاس کے قتل کی خبر اسے معلوم ہوئی تو اس نے اپنا سر پکڑ لیا۔

عمرو بن الحجاج کا ابن مطیع کو مشورہ

یحییٰ بن ہانی راوی ہے کہ اس موقع پر عمرو بن الحجاج الزبیدی نے ابن مطیع سے کہا کہ یہ سر پکڑے بیٹھے رہنے کا وقت نہیں ہے تم خود چلو اور سب لوگوں کو دشمن کے مقابلے کے لیے دعوت دو اور اس سے لڑو شہر کی آبادی کثیر ہے۔ اور صرف اس ایک چھوٹی سی باغی جماعت کے علاوہ جس نے خروج کیا ہے اور جسے اللہ رسوا اور ہلاک کر دے گا باقی سب آپ کے ساتھ ہیں سب سے پہلے میں ان کے مقابلے کے لیے تیار ہوں ایک جماعت میرے ساتھ کیجئے اسی طرح اور ان کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کسی جماعت کو بھیجئے۔

ابن مطیع کا فوج سے خطاب

اس مشورہ سے متاثر ہو کر ابن مطیع نے سب کے سامنے آ کر تقریر کی حمد و ثنا کے بعد کہا یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم ایک ذلیل و حقیر اور گمراہ چھوٹی سی جماعت کے مقابلے سے عاجز آ گئے ان کے مقابلے پر چلو اپنے حریم کی ان کے مقابلے میں حفاظت کرو اپنے شہر اور زرنگان کو ان سے بچاؤ ورنہ زیاد رکھو کہ تمہاری آمدنی میں غیر مستحق شریک ہو جائیں گے۔ بخدا مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان باغیوں میں پانسو آدمی ایسے ہیں جو تمہارے آزاد کردہ ہیں ان کا امیر بھی انہیں میں سے ہے اگر ان کی تعداد زیادہ ہو گئی تو اس سے تمہاری عزت تمہاری حکومت تمہارا دین سب خاک میں مل جائے گا یہ کہہ کر ابن مطیع نے اپنی تقریر ختم کر دی یزید بن حارث نے باغیوں کو کوفے میں داخل ہونے سے روک دیا۔

مختار ثقفی کا جبانہ میں قیام

مختار سنجہ سے چل کر جبانہ کی پشت پر ظاہر ہوا وہاں سے بھی اور اوپر ہٹ کر مزینہ احمس اور یارق کے مکانات کے قریب ان کی مسجد اور مکانات کے نزدیک اتر پڑا۔ ان لوگوں کے مکانات اہل کوفہ کے مکان سے علیحدہ واقع ہوئے ہیں اور خود یہ مکانات بھی ایک دوسرے سے پیوست نہیں ہیں۔ یہاں کے رہنے والے مختار کے لیے پانی لائے اس کی فوج نے پانی پیا مگر خود مختار نے نہیں پیا اس پر اس کے احباب نے خیال کیا کہ وہ روزہ رکھے ہوئے ہے احمر بن بدیح الہمدانی نے ابن کامل سے پوچھا کیا امیر روزے سے ہیں اس نے کہا ہاں احمر نے کہا اگر آج وہ روزے سے نہ ہوتا تو یہ بات اس کے لیے زیادہ قوت کا باعث ہوتی ابن کامل نے کہا وہ معصوم ہیں وہ اپنے اعمال کی خوبی اور بدی سے زیادہ واقف ہیں۔ احمر نے کہا تم سچ کہتے ہو میں اللہ سے اپنے کہے کی معافی طلب کرتا ہوں۔

مختار ثقفی کی قصر کوفہ کی جانب پیشقدمی

اس مقام کو دیکھ کر مختار نے کہا لڑنے کے لیے یہ مناسب جگہ ہے ابراہیم نے اس سے کہا اللہ نے دشمنوں کو ہزیمت دی ہے ان کے دلوں میں ہمارا رعب بیٹھ گیا ہے۔ آپ یہاں قیام کئے لیتے ہیں۔ یہ مناسب نہیں ہے آپ ہمیں لے کر چلئے۔ اب ہمیں قصر کے فتح کرنے سے کوئی طاقت روکنے والی نہیں ہے۔ اور مجھے یہ امید ہے کہ ہماری ایسی کوئی [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی نہ کی جائے گی مختار نے کہا جس قدر ضعفا یا مریض ہیں۔ وہ یہاں ٹھہر جائیں نیز اپنا تمام سامان و اسباب بھی یہاں رکھ دیا جائے۔ اور دشمن کے مقابلے پر چلو سب نے اس تجویز پر عمل کیا مختار نے ابو عثمان النہدی کو اس جماعت پر اپنا قائم مقام بنایا ابراہیم بن الاشتر کو اپنے آگے روانہ کیا اور یہاں بھی اس نے فوج کی وہی ترتیب قائم رکھی جو مقام سبخہ میں تھی۔ ابن مطیع نے عمر بن الحجاج کو دو ہزار فوج کے ہمراہ مقابلے کے لیے روانہ کیا۔ یہ توریوں کی سڑک سے ان کے مقابلے کے لیے آیا مختار نے ابراہیم سے کہا تم اسے نظر انداز کر دو اور اس کا مقابلہ نہ کرو چنانچہ ابراہیم نے اس کی کچھ پرواہ نہیں کی۔

ابراہیم کا کوفہ میں داخلہ

مختار نے یزید بن انس کو بلا کر عمرو بن الحجاج کے مقابلے کے لیے جانے کا حکم دیا اس نے اس کا رخ کیا۔ اور خود مختار ابراہیم کے پیچھے ہو لیا اب یہ سب کے سب دشمن کی طرف چلے جب مختار خالد بن عبداللہ کی عید گاہ کے قریب پہنچا تو خود وہیں ٹھہر گیا۔ اور ابراہیم کو حکم دیا کہ وہ اسی طرح سیدھا بڑھتا چلا جائے اور کارسے کی سمت سے کوفے میں داخل ہو۔ ابراہیم برابر بڑھتا چلا گیا۔ شمر ذی الجوشن دو ہزار فوج کے ساتھ ابن مجزر کی سڑک سے ابراہیم کے مقابلے پر آیا۔ مختار نے سعید بن منقذ الہمدانی کو اس کے روکنے کے لیے بھیجا سعید اس کے سامنے آگیا۔ نیز مختار نے ابراہیم سے کہلا بھیجا کہ تم اس کی بھی کچھ پرواہ نہ کرو بلکہ سیدھے اپنے مقصد کے لیے بڑھتے چلے جاؤ۔ یہ اسی طرح بڑھتے ہوئے شبث کی سڑک پر پہنچا وہاں نوفل بن مساحق بن عبداللہ بن مخرمہ پانچ ہزار فوج کے ساتھ مقابلے کے لیے تیار تھا۔ دوسری جانب ابن مطیع نے عبدالرحمان کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں میں منادی کر دے کہ سب ابن مساحق کے پاس جمع ہوں اس نے شبث بن ربعی کو قصر امارت پر اپنا جانشین مقرر کیا تھا اور خود کناسے میں ٹھہرا ہوا تھا۔

ابن الاشتر کی ہدایت

حمید بن عبداللہ راوی ہے کہ جب ابن الاشتر اپنی جماعت کے ساتھ دشمن کے مقابل آیا میں اسے دیکھ رہا تھا اس نے دشمن کے قریب پہنچتے ہی اپنی فوج سے کہا کہ اتر پڑو۔ اپنے گھوڑوں کو ایک دوسرے سے بالکل قریب کر لو۔ اور پھر اسی طرح پیدل دشمن کی سمت تلواریں نیام سے نکالے ہوئے چلو اگر یہ کہا جائے کہ شبث بن ربعی ہے یا ستیبہ بن الہفاس کا خاندان یا اشعث کا خاندان یا یزید بن حارث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا خاندان آتا ہے۔ (یہاں اس نے کوفے کے بعض مشہور خاندانوں کا نام لیا) تو اس سے تم خوفزدہ نہ ہو جانا یہ لوگ جب تلوار کی حرارت محسوس کریں گے تو ابن مطیع کا اس طرح ساتھ چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ جس طرح بھیڑیں بھیڑیئے سے ڈر کر فرار ہو جاتی ہیں۔

ابن مساحق کی شکست و امان

ابن الاشتر کی فوج نے اپنے گھوڑے ایک دوسرے کے بالکل قریب کر لیے اس نے اپنی قبا کے دامن کا سرا اٹھا کر اپنے سرخ شامی ٹپکے میں لگا لیا جسے اس نے اپنی قبا پر باندھ رکھا تھا اور قبا کو زرہ پر پہن رکھا تھا۔ پھر اس نے کہا میرا چچا اور ماموں تم پر سے قربان ہوں دشمن پر حملہ کرو۔ بخدا لڑائی شروع ہوئی۔ تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ابراہیم کی فوج نے ان کو شکست دی۔ ان میں ایسی گڑبڑ مچی کہ سڑک کے ناکے پر ایک پر ایک گرا پڑتا تھا۔ اور سب گڈمڈ ہو گئے۔ ابن الاشتر ابن مساحق کے پاس پہنچا اس نے اس کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی۔ اور تلوار اٹھائی ابن مساحق نے کہا۔ اے ابن الاشتر میں تم کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کیا کسی کے عوض میں تم مجھ کو قتل کرتے ہو یا کبھی میرے اور تمہارے درمیان کوئی عداوت تھی ابن الاشتر نے اسے چھوڑ دیا اور کہا کہ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم اس واقعے کو یاد رکھنا۔ چنانچہ ابن مساحق ہمیشہ اس بات کو یاد کیا کرتا تھا اب ابراہیم کی فوج دشمن کے تعاقب میں بڑھتی ہوئی کناسے میں در آئی یہاں تک کہ بازار اور مسجد میں داخل ہو گئی۔ اور انہوں نے ابن مطیع کا محاصرہ کر لیا۔ جو تین دن تک قائم رہا۔

قصر کوفہ کا محاصرہ

ابن مطیع نے صرف تین دن تک اپنے ساتھیوں کو حالت محاصرہ میں کھانا دیا کیونکہ آٹا روک دیا گیا تھا اس کے ہمراہ کوفے کے اشراف موجود تھے۔ البتہ عمرو بن حریث نے قصر میں جا کر محاصرے کے شدائد کے مقابلے میں اپنے گھر کی راحت کو ترجیح دی تین دن کے بعد ابن مطیع قصر سے نکل کر آبادی کے باہر چلا گیا۔ جنگ کے بعد مختار بازار کے ایک پہلو میں ٹھہر گیا۔ قصر امارت کے حصار کا کام اس نے ابراہیم بن الاشتر یزید بن انس اور احمر بن شمیط کے سپرد کر دیا ابن الاشتر قصر کے دروازے اور مسجد کے متصل معین تھا یزید بن انس بنی حذیفہ اور دار الرومیین کی گلی پر متعین اور احمر بن شمیط [illegible] اور ابو موسیٰ کے مکان کے متصل متعین تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبث کا ابن مطیع کو مشورہ

جب محاصرہ شدید ہوگیا تو اس معاملے پر اشراف نے ابن مطیع سے گفتگو کی شبث نے کہا اللہ امیر کو نیک ہدایت دے آپ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے غور فرمائیے نہ ہم آپ ہی سے بے پروائی کر سکتے ہیں۔ اور نہ خود اپنی ذات سے ابن مطیع نے کہا۔ کہ اچھا تو آپ لوگ مجھے مشورہ دیجئے شبث نے کہا آپ مختار سے اپنے اور ہمارے لیے امان حاصل کیجئے اور خود کو اور اپنے طرفداروں کو ہلاکت میں نہ ڈالیے ابن مطیع نے کہا ایسی صورت میں کہ امیر المومنین عبداللہ بن الزبیر کی حکومت تمام حجاز اور بصرے میں مضبوطی سے قائم ہے میں خود اس سے امان طلب نہیں کرنا چاہتا۔ شبث نے کہا تو بہتر یہ ہے کہ آپ خفیہ طور سے قصر امارت سے نکل کر شہر میں کسی ایسے شخص کے پاس جس پر آپ کو پورا اعتماد ہو جا کر قیام کریں۔ اور اس بات کی کوشش کیجئے کہ آپ کی سکونت کا مختار کو علم نہ ہو اور پھر آپ امیر المومنین کے پاس چلے جائیں۔

اشراف کوفہ کا شبث کی رائے سے اتفاق

ابن مطیع نے اسماء بن خارجہ عبدالرحمان بن مخنف عبدالرحمان بن سعد بن قیس اور دوسرے اشراف کوفہ سے پوچھا کہ کیا آپ بھی شبث کی رائے سے متفق ہیں سب نے کہا ہم ان کی رائے سے بالکل اتفاق کرتے ہیں۔ ابن مطیع نے کہا اچھا تو رات ہو جانے دو۔ شام کے وقت عبداللہ بن عبداللہ الیشکری قصر کی دیوار پر مختار کی فوج کے سامنے آیا۔ اور انہیں خوب گالیاں دیں مالک بن عمرو البرز النہدی نے اس کے تیر مارا جو اس کے حلق کو زخمی کرتا ہوا گذر گیا یہ چکر کھا کر گرا مگر اچھا ہوا اور اچھا ہوگیا۔ جب تیر اس کے لگا تھا تو مالک نے کہا تھا کہ یہ اپنی گالیوں کا انجام لے۔

قصر کوفہ پر مختار ثقفی کا قبضہ

حسان بن قائد بن بکیر بیان کرتا ہے کہ محاصرے کے تیسرے دن جب قصر امارت میں شام ہوئی تو ابن مطیع نے ہم سب کو اپنے پاس بلایا حمد و ثنا کے بعد اپنی تقریر میں کہا "جن لوگوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے۔ ان کی حیثیت سے میں واقف ہوں ان میں دو ایک شخصوں کے سوا باقی تمام کوفے کے اراذل کمینے اور احمق ہیں۔ آپ کے تمام اشراف با عزت اور سربرآوردہ لوگ ہمیشہ میرے اطاعت کیش اور سچے بہی خواہ رہے ہیں میں یہ بات امیر المومنین کو پہنچا دوں گا۔ اور کہوں گا کہ آپ لوگوں نے اپنی پوری کوشش اور پوری نیت سے ہمارا ساتھ دیا مگر کیا جاتا اللہ کا حکم سب پر غالب آیا۔ آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات نے مجھے جو مشورہ دیا ہے اسے آپ جانتے ہیں۔ میں نے اب یہ مناسب سمجھا ہے کہ ابھی ابھی قصر سے باہر چلا جاؤں اس پر شبث نے کہا اللہ امیر کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے آپ نے ہمارے مال و متاع کو محفوظ کر دیا۔ ہمارے اشراف کی عزت افزائی کی۔ اپنے آقا کی خیر خواہی کی اپنے فرض کو بخوبی انجام دیا۔ بغیر آپ کی اجازت کے ہم بھی کبھی آپ کا ساتھ نہ چھوڑتے ابن مسلیح نے بھی شبث کے جذبات کی تعریف کی اور کہا ہر شخص کو اپنی عوابد پر کام کرنے کا اختیار ہے۔ ابن مسلیح رومیوں کے کوچے سے ہو کر ابو موسیٰ کے مکان چلا آیا اور قصر چھوڑ دیا اس کے جانے کے بعد اس کے اور احباب نے قصر کا دروازہ کھول دیا اور ابن الاشتر سے کہا ہمیں امان دیجئے ابن الاشتر نے سب کو امان دی۔ انہوں نے قصر سے باہر آ کر مختار کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

مختار ثقفی کا اہل کوفہ سے خطاب

ابو الاشتر راوی ہے کہ مختار قصر میں آ گیا۔ یہی اس نے شب بسر کی صبح کے وقت تمام عمائد شہر مسجد اعظم اور قصر امارت کے دروازے پر جمع ہوئے مختار نے قصر سے نکل کر پر منبر تقریر کی حمد و ثنا کے بعد کہا اس خدا کی تعریف ہے جس نے اپنے دوست سے ہمیشہ کے لیے نصرت و اعانت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور اپنے دشمن سے ذلت و نا کامی کا اس کا یہ وعدہ ایسا یقینی ہے کہ گویا وہ واقع ہو چکا جس نے اس میں شک کیا وہ محروم رہا تمہارے لیے ایک علم بلند کیا گیا اور مقصد پیش نظر رکھا گیا علم کے متعلق کہا گیا ہے کہ اسے بلند رکھو نیچے نہ گرنے دو مقصد و غایت کے لیے کہا گیا ہے کہ اس کے حصول کے لیے پوری کوشش کرو۔ ہم نے ایک داعی کی دعوت کو سنا اور اسے قبول کیا اب دیکھئے کتنے مرد اور عورتیں مرنے والوں کی خبر مرگ دیتے ہیں۔ وہ ہلاک ہو جس نے سرکشی روگردانی اور نافرمانی کی ہمیں جھٹلایا اور ہماری دعوت سے منہ پھیر لیا، پس اے لوگو آؤ ہدایت کے لیے بیعت کرو اس خدا کی قسم جس نے آسمان و زمین بنائے علی بن ابی طالب اور ان کی آل کی بیعت کے علاوہ اس بیعت سے جس کی میں دعوت دیتا ہوں کوئی بیعت بہتر نہیں۔

مختار ثقفی کی بیعت

اتنی تقریر کرنے کے بعد مختار منبر سے اتر آیا۔ مقصورہ میں چلا گیا ہم اور تمام اشراف اس کے پاس آئے اس نے بیعت کے لیے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔ لوگ بڑھ بڑھ کر بیعت کرنے لگے مختار کہتا جاتا تھا میں بیعت کرتا ہوں کتاب اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت رسول اللہ اہل بیت کے خون کا بدلہ لینے ظالموں سے لڑنے اور کمزوروں کی حفاظت کے لیے نیز اس بات کے لیے کہ جس سے ہم لڑیں گے تم بھی لڑو گے اور جس سے ہم صلح کریں گے تم بھی صلح کرو گے اور ہماری بیعت کو پورا کرو گے نہ ہم تم کو معاف کریں گے نہ تم سے اپنے لیے معافی کے خواستگار ہوں گے۔

منذر بن حسان کی اطاعت و قتل

جو شخص ان باتوں کو تسلیم کر لیتا تھا مختار کے ہاتھ پر بیعت کر لیتا تھا منذر بن حسان بن فرار الضبی کی صورت اس وقت بھی میرے سامنے ہے کہ وہ مختار کے پاس آیا اسے امیر کہہ کر سلام کیا بیعت کی اور واپس چلا گیا۔ جب یہ قصر سے واپس آنے لگا سعید بن منقذ الثوری شیعوں کی ایک جماعت کے ہمراہ دہلیز پر کھڑا ہوا تھا۔ جب ان لوگوں نے اسے اور اس کے ہمراہ اس کے بیٹے حیان بن المنذر کو دیکھا تو ایک سفیہہ نے ان میں سے کہا کہ یہ سرکشوں کے عاید سے ہے اور یہ کہتے ہی انہوں نے حملہ کر کے ان دونوں کو قتل کر دیا اگرچہ سعید بن منقذ نے منع بھی کیا کہ جلدی نہ کرو ان کے بارے میں اپنے امیر کی رائے معلوم کر لینے دو مگر انہوں نے اس کی بات نہ مانی۔ جب مختار کو اس واقعے کا علم ہوا اسے یہ سخت ناگوار گذرا۔ جس کے آثار اس کے چہرے سے نمایاں تھے۔ اب مختار لوگوں کو امیدیں دلاتا رہا ان کی اور عامہ کی دوستی کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا اور اس مقصد کے لیے وہ ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آتا تھا۔

مختار ثقفی کا ابن مطیع سے حسن سلوک

ابن کامل نے مختار سے آکر کہا کہ ابن مطیع ابوموسیٰ کے گھر میں مقیم ہے مختار نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ ابن مالک نے تین مرتبہ یہی کہا اور اس نے کوئی جواب نہیں دیا کامل کو محسوس ہوا کہ یہ بات انہیں گوارا نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مختار اور ابن مطیع اس ہنگامہ سے پہلے باہم مخلص دوست تھے شام کو مختار نے ایک لاکھ درہم ابن مطیع کو بھیجے اور کہا کہ اس روپیہ سے سفر کا انتظام کر کے چلے جاؤ۔ مجھے تمہاری جائے سکونت معلوم تھی اور مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ محض روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے تم اب تک روانگی سے رکے رہے۔

مال غنیمت کی تقسیم

مختار کو کوفے کے خزانے سے نو کروڑ درہم ملے اس میں سے اس نے ان لوگوں کو جو ابن مطیع کو قصر میں محصور کرتے وقت اس کے ہمراہ تھے اور جن کی تعداد تین ہزار آٹھ سو تھی پانچ سو درہم فی کس دیئے۔ اور جو لوگ قصر کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محصور کرنے کے بعد اس کے علم کے نیچے آ گئے۔ اور محاصرہ کی تینوں راتوں میں برابر کے ساتھ رہے۔ انہیں دو دو سو دیئے ان کی تعداد چھ ہزار تھی۔ مختار سب کے ساتھ نیکی سے پیش آتا۔ ان کے ساتھ عدل و انصاف کرتا۔ اس نے شرفاء کو اپنا مصاحب بنایا جو ہر وقت اس کے ساتھ بیٹھتے اور باتیں کرتے عبداللہ بن کامل الشاکری کو کوتوال مقرر کیا عریشہ کے آزاد غلام کیسان ابو عمرو کو اپنی فوج خاصہ کا سردار مقرر کیا۔

مختار ثقفی پر موالی کا اعتراض

ایک دن ابو عمرو مختار کے سرہانے کھڑا تھا اور مختار اشراف کوفہ سے بہت ہی توجہ سے باتیں کر رہا تھا موالیوں میں سے کسی شخص نے اس سے کہا کہ دیکھو ابو اسحٰق (مختار) ہمیشہ عربوں ہی سے ہمکلام رہتا ہے اور ہماری طرف دیکھتا ہی نہیں مختار نے ابو عمرہ کو بلا کر پوچھا کہ یہ شخص جسے میں نے تم سے باتیں کرتے دیکھا ہے تم سے کیا کہہ رہا تھا اس نے کہا کہ اللہ آپ کو نیک ہدایت دے آپ کا ان کی طرف سے منہ پھیر کر عربوں سے متوجہ ہونا انہیں ناگوار اور شاق گذرا مختار نے کہا ان سے کہہ دو کہ اس بات سے تم رنجیدہ نہ ہو ہم تم ایک ہی ہیں اس کے بعد دیر تک خاموش رہنے کے بعد مختار نے کہا (ترجمہ) ہم مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں اس بات کو موالیوں نے بھی اس کی زبانی سن لیا تو انہوں نے آپس میں کہا کہ بشارت ہو اب تم ان سب کو قتل کر دو گے۔

فوجی دستوں کی روانگی

مختار نے سب سے پہلے عبداللہ بن الحارث اشتر کے بھائی کو پرچم (باندھ کر) دیا اور اسے آرمینا بھیجا محمد بن عمر بن عطارد کو آذربیجان روانہ کیا۔ عبدالرحمان بن سعید بن قیس کو موصل اسحٰق بن مسعود کو مدائن اور علاقہ جوخی قدامہ بن ابی عیسیٰ بن ربیعۃ النصری بنی ثقیف کے حلیف کو بہقباذ الاعلیٰ محمد بن کعب بن قرظہ کو بہقباذ الاوسط حبیب بن منقذ الثوری کو بہقباذ الاسفل اور سعد بن حذیفہ بن یمان کو حلوان بھیجا۔ حلوان میں ان کے ہمراہ دو ہزار سوار تھے۔ ایک ہزار ماہانہ اس کی تنخواہ مقرر کی اسے کردوں سے لڑنے کا حکم دیا اور ہدایت کی کہ راستوں کی حفاظت کی جائے نیز مختار نے اپنے علاقہ جبال کے عمال کو حکم دیا کہ وہ اپنے اپنے پرگنوں کے تمام محاصل سعد بن حذیفہ کو حلوان میں دے دیا کریں۔

محمد بن الاشعث بن قیس کی اطاعت

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن الزبیر نے محمد بن الاشعث بن قیس کو موصل کا عامل مقرر کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ اور اسے ہدایت کی تھی کہ وہ تمام سرکاری معاملات میں ابن مطیع کو لکھ کر احکام حاصل کرے۔ اور اس کے احکام کی اطاعت کرے البتہ ابن مطیع کو بغیر ابن الزبیر کے حکم کے محمد بن الاشعث کو برطرف کر دینے کا حق حاصل نہ تھا اس سے پہلے عبداللہ بن یزید اور ابراہیم بن محمد موصل کے بااختیار حاکم تھے ابن زبیرؓ کے سوا کسی اور والی کے ماتحت نہ تھے جب عبدالرحمان بن سعید بن قیس مختار کی جانب سے متعین ہو کر موصل آیا تو محمد بن الاشعث موصل چھوڑ کر عراق روانہ ہوا اور تکریت میں اپنی قوم کے اشراف اور دوسرے عمائد کے ساتھ سب سے الگ تھلگ قیام پذیر ہو گیا اور دیکھنے لگا کہ اس تحریک کے ساتھ لوگوں کا طرز عمل کیا ہوتا ہے اور اسے کہاں تک کامیابی ہوتی ہے پھر یہ بھی مختار کے پاس آ گیا اور جس طرح کوفے کے اور لوگوں نے مختار کا ساتھ دینے کے لیے اس کی بیعت کی تھی اس نے بھی اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

قاضی شریح کی علیحدگی

مسلمہ بن عبداللہ الضبابی راوی ہے کہ جب مختار نے ظہور کیا اس کی طاقت جم گئی ابن مطیع کو نکال دیا اور اپنے عمال بھیج دیئے تو اب یہ صبح و شام دربار عام کرنے لگا۔ پہلے فصل خصومات بھی کرتا تھا بعد میں اس نے کہا کہ مجھے اور ہم امور سرانجام دینا ہیں اس لیے اب میں قضاوت نہیں کروں گا۔ اس کے بعد اس نے شریح کو قاضی مقرر کیا یہ چند روز اس عہدے کا کام کرتے رہے پھر یہ شیعوں سے ڈر کر بیمار بن گئے اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ شیعہ کہا کرتے تھے کہ یہ عثمانؓ کے طرفدار ہیں انہوں نے حجر بن عدی کے خلاف شہادت دی تھی اور انہوں نے ہانی بن عروہ کا وہ پیام نہیں پہنچایا تھا۔ انہیں حضرت علیؓ نے عہدہ قضا سے علیحدہ کر دیا تھا۔ شریح نے جب دیکھا کہ لوگ اس قسم کی چہ میگوئیاں ان کے متعلق کر رہے ہیں وہ بیمار بن گئے مختار نے ان کی جگہ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو قاضی مقرر کیا یہ بیمار پڑے تو ان کی جگہ عبداللہ بن مالک الطائی کو قاضی بنایا۔

عبداللہ بن ہمام کا قصیدہ

یہ راوی بیان کرتا ہے کہ عبداللہ بن ہمام نے ابو عمرہ کو حضرت علیؓ کی طرفداری میں اور حضرت عثمانؓ کی برائی میں باتیں بیان کرتے سنا اس بنا پر ان کے کوڑے لگوائے جب مختار نے ظہور کیا تو یہ گوشہ نشین ہو گیا مگر عبداللہ بن شداد نے مختار سے ان کے لیے امان لے لی۔ اس کے بعد یہ مختار کے پاس آیا۔ اور اس کی شان میں قصیدہ خوانی کی جب یہ قصیدہ سنا چکا تو مختار نے اپنے دوستوں سے کہا کہ آپ لوگوں نے سنا اس نے کیسی عمدہ آپ کی تعریف کی ہے مناسب یہ ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہی عمدہ اس کا صلہ بھی اسے دیا جائے یہ کہہ کر وہ خود اندر اٹھ کر چلا گیا اور اپنے معاصیوں سے کہا کہ تم سب میرے واپس آنے تک یہاں بیٹھے رہو۔

ابن ہبام اور یزید بن انس

عبداللہ بن سخدار الجشمی نے ابن ہبام سے کہا میں تم کو گھوڑا اور شال دوں گا قیس بن طہفۃ النہدی نے جس کی بیوی رباب اشعث کی بیٹی تھی کہا کہ میں بھی تم کو گھوڑا اور شال دوں گا اسے اس بات سے شرم آئی کہ اس کا کوئی ہمسر معاصر ابن ہبام کو ایسی شے دے جو یہ اسے نہ دے سکے اس نے یزید بن انس سے پوچھا تم اسے کیا دو گے۔ اس نے کہا اگر اس کے مدحیہ قصیدہ کی غرض اللہ سے ثواب کا حصول ہے تو وہ اسے ملے گا اور اگر اس نے ہم سے روپیہ وصول کرنے کے لیے یہ قصیدہ کہا ہے تو خدا ہمارے پاس اتنا نہیں ہے کہ ہم اسے دے سکیں میری تنخواہ میں سے جو کچھ بچا تھا وہ میں نے اپنے ساتھیوں کو دے دیا۔ اس تقریر کے بعد قبل اس کے کہ کوئی اور اس قصیدہ سے اس کے متعلق کچھ کہے خود اس نے ابن ہبام کو مخاطب کر کے کہا اگر اس مدح سے تمہارا مقصد اللہ کی خوشنودی ہے تو اسے حاصل کرو اور اگر اس سے تمہارا مقصد لوگوں کی خوشنودی اور ان کے مال کا حصول ہے تو اس میں تم کو کبھی کامیابی نہ ہوگی کیونکہ خدا خدا کے علاوہ اگر کسی نے کسی اور ذات کی تعریف کی تو وہ ہرگز کسی صلے کا مستحق نہیں ہے۔

یزید بن انس اور ابن ہبام میں مسلح لڑائی

ابن ہبام اس پر سے گالی دی یزید بن انس نے اس کے مارنے کے لیے دوا اٹھایا اور ابن شمیط سے کہا کہ یہ فاسق تمہارے متعلق یہ کہہ رہا ہے۔ تم تلوار سے اس کی خبر لو ابن شمیط تلوار اٹھا کر اس پر دوڑا ان دونوں کے طرفدار بھی ابن ہبام پر جھپٹے مگر ابراہیم بن الاشتر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پیچھے کر لیا اور کہا میں اس کا محافظ ہوں تم اس پر کیوں حملہ کرتے ہو۔ بخدا یہ ہمارا دوست ہے ہماری تحریک میں شامل ہے اس نے ہماری بہت اچھی تعریف کی اگر تم اس کی مدح گوئی کا صلہ نہیں دے سکتے تو کم از کم اسے گالیاں تو نہ دو اور مار تو نہ ڈالو۔

ابن ہبام کی امان

بنی مذحج فوراً اس کے اور اس کے حملہ آوروں کے درمیان حائل ہو گئے اور کہا کہ اسے ابراہیم نے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اب کسی کا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ ان کی یہ گفتگو سن کر مختار باہر نکل آیا اور ہاتھ سے سب کو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ جب سب بیٹھ گئے تو ان سے کہا کہ اگر تم سے کوئی اچھی بات کہی جائے تو اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول کرے مگر اس کا کچھ صلہ دے سکتے ہو تو صلہ دو ورنہ خاموش ہو رہو شاعر کی زبان سے کچھ کا کچھ کہہ دے گا وہ ہر جگہ مشہور ہو جائے گا۔ سب نے کہا ہم اسے قتل کیوں نہ کر دیں مختار نے کہا یہ نہیں ہو سکتا ہے ہم نے اسے امان و پناہ دی ہے نیز تمہارے بھائی ابراہیم نے بھی اسے پناہ دی ہے۔

بنی ہوازن کا احتجاج

مختار بھی سب کے ساتھ بیٹھ گیا ابراہیم مجلس سے اٹھ کر اپنے مکان چلا گیا۔ اس نے ابن ہمام کو گھوڑا اور مال دیا یہ اسے لے کر واپس چلا گیا اور کہنے لگا کہ اب میں کبھی ان کے پاس نہ جاؤں گا بنی ہوازن کو جب اس واقعے کا علم ہوا تو انہیں ابن ہمام کی حمایت میں بہت جوش آیا۔ اور وہ سب مسجد میں جمع ہوئے مختار نے اپنے قاصد کے ذریعے سے درخواست کی کہ آپ اس واقعے سے درگذر کیجئے بنی ہوازن نے یہ درخواست منظور کی اور اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے ابن ہمام نے اس واقعے کی بنا پر ابراہیم کی تعریف میں چند شعر کہے۔

ابن شداد اور یزید بن انس میں مصالحت

دوسرے دن عبداللہ بن شداد مسجد میں آ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ تو اس روز احسن ہم پر دوڑ آئے ہم کبھی ان کی اس جرأت سے درگذر نہیں کریں گے مختار کو اس بات کا علم ہوا اس نے اسے اپنے پاس بلا بھیجا اور یزید بن انس اور عمیر بن ضبیط کو بھی بلا لیا اور حمد و ثنا کے بعد مختار نے کہا اے ابن شداد تم نے جو کچھ کیا یہ محض شیطان کی تحریک تھی اب تم اللہ کے سامنے توبہ کرو ابن شداد نے کہا میں نے توبہ کی مختار نے کہا یہ دونوں تمہارے بھائی ہیں تم ان کی جانب بڑھو اور ان کی معذرت کو قبول کرو اور ان کی اس بات کو میری خاطر معاف کر دو ابن شداد نے کہا میں نے معاف کر دیا ابن ہمام نے مختار کی تحریک کے بارے میں ایک اور قصیدہ لکھا۔

اس ستہ میں مختار نے قاتلان حسینؓ اور ان کے طرفداروں پر جو کوفہ میں تھے اچانک حملہ کر دیا اور جس پر اس کی دسترس ہو سکی اسے قتل کر دیا بعض کوفہ سے بھاگ گئے اور مختار کی زد سے نکل گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۶

قاتلین حسینؓ کا انجام

عبداللہ بن زیاد کو احکامات

شام میں مروان بن الحکم کی حکومت جب اچھی طرح قائم ہو گئی۔ اس نے دو بڑی فوجیں ایک جیش بن دلجۃ القینی کی قیادت میں جاز بھیجی اس کا واقعہ اور جیش کی ہلاکت کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ مختصر سے عبداللہ بن زیاد کی قیادت میں عراق روانہ کی مقام عین الوردہ میں اسی فوج اور شیعیان اہل بیت کے گروہ توابین سے جو واقعۂ جنگ پیش آیا اسے بھی ہم بیان کر چکے مروان نے عبداللہ بن زیاد کو عراق روانہ کرتے وقت اس تمام علاقہ کا حاکم مقرر کیا تھا جس پر اس کا تصرف ہو چکا تھا اسے تبرا سے تین دن تک کوفہ کو لوٹنے کا بھی حکم دیا تھا۔

عبداللہ بن زیاد کی روانگی موصل

اسے جزیرے میں پہنچ کر اس وجہ سے رکنا پڑا کہ وہاں قیس عیلان موجود تھے جنہوں نے ابن الزبیر کی بیعت کر لی تھی اور چونکہ مرج راہط کی جنگ میں مروان نے انہیں بری طرح قتل کیا تھا اس وجہ سے یہ اس کی اور اس کے بیٹے عبدالملک کی حکومت کی ضحاک بن قیس کے زیر قیادت برابر مخالفت کرتے رہے اسی وجہ سے عبداللہ بن زیاد ایک سال تک ان کی مخالفت کی وجہ سے عراق نہ جا سکا اس کے بعد یہ موصل کی سمت بڑھا۔

عبدالرحمٰن بن سعید کی مختار ثقفی سے امداد طلبی

عبدالرحمٰن بن سعید بن قیس نے جو حلوان کی جانب سے موصل کا عامل تھا اسے لکھا کہ عبیداللہ بن زیاد علاقۂ موصل میں داخل ہو گیا ہے اس نے اپنی پیدل اور سوار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوج میری طرف بھیج دی ہے۔ میں مقابلہ سے گریز کر کے تلویت آگیا ہوں اور یہاں آپ کی ہدایت کا منتظر ہوں۔

مختار نے جواب دیا کہ جب تک میرا حکم تم کو موصول نہ ہو تم تکریت نہ چھوڑنا۔

یزید بن انس کو موصل جانے کا حکم

جب عبدالرحمان بن سعید کا خط مختار کے پاس آیا مختار نے یزید بن انس کو بلایا اور کہا اے یزید عالم و جاہل برابر نہیں اسی طرح حق و باطل بھی ایک نہیں ہیں عبدالرحمان بن سعید نے جو ایک سچا آدمی ہے دشمنوں کی پیش قدمی کی اطلاع دی ہے تمہارے پاس رسالہ کی زبردست طاقت ہے تم دن و رات منزلیں طے کرتے ہوئے موصل روانہ ہو جاؤ۔ اور اس کی سرحد میں پہنچ کر منزل کر دینا میں تمہاری امداد کے لیے پیدل سپاہ کے دستے یکے بعد دیگرے بھیجتا رہوں گا۔

یزید بن انس کی روانگی

یزید بن انس نے کہا کہ مجھے تین ہزار ایسے شہ سوار دے دیجئے جنہیں میں خود انتخاب کر لوں اس کے بعد آپ اس مہم کو میرے سپرد کر دیجئے میں اسے کامیابی تک پہنچانے کا ذمہ دار ہوں اگر مجھے پیدل سپاہ کی ضرورت ہوئی تو میں آپ کو بعد میں لکھوں گا۔ مختار نے کہا اچھی بات ہے اللہ کا نام لے کر جسے چاہو منتخب کر لو یزید نے تین ہزار سواروں کا انتخاب کیا۔ مدینہ کے دستہ پر نعمان بن عوف بن ابی جابر الازدی کو سردار مقرر کیا۔ تمیم و ہمدان کے دستہ پر عاصم بن قیس بن حبیب الہمدانی کو مذحج اور اسد کے دستہ پر ورقاء بن عازب الاسدی کو اور بنی ربیعہ اور کندہ کے دستہ پر سعر بن ابی سعر الحنفی کو سردار بنایا۔ اب یہ فوج کوفہ سے روانہ ہوئی۔

مختار ثقفی کی ہدایات

مختار اور دوسرے لوگ مشایعت کے لیے ویرا بی موسیٰ تک اس فوج کے ہمراہ آئے یہاں مختار نے اس فوج کو رخصت کیا۔ اور خود واپس پلٹا یہ ہدایت کی کہ دشمن کا سامنے ہوتے ہی حملہ کرنا۔ اگر کوئی موقع ملے تو اس سے فوراً فائدہ اٹھانا مگر اپنی حالت سے مجھے روزانہ مطلع کرتے رہنا اگر مزید امداد کی ضرورت ہو تو مجھے فوراً لکھ دینا اور چاہے تم مدد نہ بھی طلب کرو تب بھی میں تم کو امدادی فوج بھیج دوں گا۔ اس سے تمہاری قوت میں اضافہ ہوگا تمہاری فوج کی ہمت بڑھے گی اور تمہارے دشمن مرعوب ہوں گے یزید نے کہا آپ کی دعا ہی ہمارے لیے سب سے بڑی مدد ہے اور لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس سے کہا کہ اللہ تمہارے ساتھ ہو اور تمہاری تائید کرے پھر اسے خدا حافظ کہا یزید نے اس سے کہا کہ آپ میرے لیے شہادت کی دعا مانگئے۔ خدا اگر دشمن سے میرا مقابلہ ہوا تو چاہے فتح مجھے حاصل نہ ہو سکے مگر شہادت سے محروم نہ رہوں گا انشاء اللہ۔

عبدالرحمان بن سعید کی معزولی

مختار نے عبدالرحمان بن سعید کو لکھ دیا کہ میں یزید کو بھیجتا ہوں اب تمام اس علاقہ کی حکومت تم ان کے سپرد کر دو چنانچہ اس کے ذمہ دار ہیں یزید بن انس کوفہ سے روانہ ہو کر سورا میں رات بسر کی دوسرے دن پھر کوچ شروع کیا۔ سارے دن چل کر عین میں رات بسر کی یہاں لوگوں نے اس سے شدت سفر کی شکایت کی اس لیے یزید نے ایک دن اور رات وہیں قیام کیا پھر روانہ ہو کر جو حی سے گذرے کہ بنات تلی پر فروکش ہو گیا۔

ربیعہ بن المخارق اور عبیداللہ بن حملہ کی روانگی

اس کے کہنے اور مقام کی اطلاع عبداللہ بن زیاد کو ہوئی اس نے اس کی فوج کی تعداد دریافت کی تجربوں نے اسے بتایا کہ یہ کوفہ سے تین ہزار سواروں کے ہمراہ روانہ ہوا تھا۔ عبداللہ نے کہا میں اس کے مقابلہ میں دو چند فوج بھیجے دیتا ہوں۔ اس نے ربیعہ بن المخارق الغنوی اور عبداللہ بن حملۃ الخثعمی کو تین ہزار سواروں کے ہمراہ یزید کے مقابلے پر روانہ کیا۔ پہلے ربیعہ بن المخارق کو روانہ کیا ایک دن خاموش رہا دوسرے دن عبیداللہ بن حملہ کو روانہ کیا اور دونوں کے نام یہ حکم لکھا کہ دشمن کے مقابلہ میں جو پہلے پہنچے وہ پوری فوج کا سپہ سالار رہے اگر دونوں میں ایک ساتھ پہنچیں تو دونوں میں سے جو عمر میں بڑا ہو وہی تمام فوج کا سپہ سالار ہو گا۔

ربیعہ بن المخارق یزید کے مقابلہ پر پہلے پہنچ گیا اور اس کے مقابلہ میں جو بنات تلی پر فروکش تھا۔ مورچہ زن ہو گیا یزید بن انس جو اس وقت صاحب فراش تھا اس کے مقابلہ پر نکلا۔

یزید بن انس کی علالت

ابو سعید العتیقی کہتا ہے کہ یزید اس حالت میں ہمارے پاس آیا کہ وہ مرض کی وجہ سے ایک گدھے پر سوار تھا لوگ اس کے آس پاس پیدل چل رہے تھے اور اسے ہر طرف سے سنبھالے ہوئے تھے کسی نے اس کے دونوں بازو تھام رکھے تھے اور کوئی اس کے دونوں پہلو روکے ہوئے تھا یہ اپنے ہمراہ شدہ فوج کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس آکر ٹھہرتا اور ان سے کہتا۔ اے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سپاہیو ثابت قدم رہو اس کا تم کو اجر ملے گا۔ دشمن کے مقابلہ میں پوری ثابت قدمی دکھاؤ تم کو فتح نصیب ہو گی۔ شیطان کے پیروؤں سے [illegible] شیطان کا مکر بہت ہی کمزور ہے اگر میں ہلاک ہو جاؤں تو ورقا بن عازب الاسدی تمہارے امیر ہوں گے اگر وہ بھی ہلاک ہو جائیں تو عبداللہ بن ضمرۃ العذری تمہارے امیر ہوں گے اگر وہ بھی ہلاک ہو جائیں تو سعر بن ابی سعر الحنفی امیر مقرر کئے جائیں۔ میں اس کے بازو اور ہاتھ کو پکڑے ہوئے ساتھ ساتھ چل رہا تھا میں نے جب اس کے چہرہ پر نظر کی تو مجھے محسوس ہوا کہ اس کی موت کا وقت بالکل قریب آگیا ہے یزید بن انس نے عبداللہ بن ضمرہ العذری کو اپنے میمنہ پر مقرر کیا سعر بن ابی سعر کو اپنے میسرہ پر اور ورقا بن عازب الاسدی کو تمام رسالہ کا افسر مقرر کیا خود یزید سواری سے اتر کر پیدل سپاہ میں بستر پر لیٹا ہوا ساتھ ہوا اور حکم دیا کہ کھلے میدان میں دشمن پر حملہ کرو مجھے پیدل سپاہ کے ساتھ ساتھ آگے رکھو تمہارا جی چاہے تو اپنے امیر کی حمایت میں جانبازی دکھاؤ اور چاہو تو مجھے چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔

جنگ کا آغاز

سنہ ۶۶ ہجری کے ماہ ذی حجہ کے عرفہ کے دن ہم یزید بن انس کو لے کر دشمن کے مقابلہ پر نکلے کبھی کبھی ہم ان کی پیٹ کو سہارا دے دیتے تھے اور وہ ہمیں جنگ کے متعلق ہدایات دینے لگتا تھا۔ مگر پھر درد کی شدت کی وجہ سے وہیں اسے زمین پر لٹا دیا جاتا تھا اور فوج جنگ میں مصروف ہو جاتی جنگ کی یہ کیفیت طلوع آفتاب سے پہلے پو پھٹنے کے وقت تھی دشمن کے میسرہ نے ہمارے میمنہ پر حملہ کیا اور دونوں حریفوں میں شدید جنگ ہوتی رہی ہمارے میسرہ نے ان کے میمنہ پر حملہ کر کے اسے شکست دی اس وقت ورقا بن عازب الاسدی نے رسالہ کے ساتھ دشمن پر حملہ کیا اور ابھی دھوپ بھی اچھی طرح نہیں پھیلی تھی کہ ہم نے انہیں شکست دی اور ان کے پڑاؤ پر قبضہ کر لیا۔

ربیعہ بن المخارق کا قتل

موسیٰ بن عامر العدوی راوی ہے کہ ہم بڑھتے ہوئے اہل شام کے سپہ سالار ربیعہ بن المخارق کے قریب پہنچ گئے اس کے ساتھی اس کا ساتھ چھوڑ چکے تھے اور یہ گھوڑے سے اترا ہوا انہیں بلا رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے حق کے حامیو اے وفادارو اطاعت شعارو میرے پاس آؤ میں ابن المخارق ہوں میں خود چونکہ بالکل نوجوان تھا اس لیے اس سے خوف زدہ ہو کر علیحدہ کھڑا رہا عبداللہ بن ورقا الاسدی اور عبداللہ بن ضمرۃ العذری دونوں نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن مالک کا بیان

عمرو بن مالک ابو کبشۃ القینی راوی ہے کہ میں بالکل نوجوان لڑکا تھا اور اپنے ایک چچا کے ہمراہ شامیوں کے لشکر میں تھا جب ہم کوفیوں کے پڑاؤ پر پہنچے تو ربیعہ بن المخارق نے فوج کی جنگی ترتیب خوش اسلوبی سے قائم کی میمنہ پر اپنے بھانجے کو مقرر کیا میسرہ پر عبد ربہ السلمی کو مقرر کیا اور اب وہ رسالہ اور پیدل لے کر جنگ کے لیے نکلا اس نے شامیوں سے کہا کہ اس وقت تمہارا مقابلہ مفرور غلاموں سے ہے جو اسلام سے خارج ہو گئے ہیں انہیں اللہ کا خوف نہیں رہا اور ان کی زبان بھی عربی نہیں رہی۔

اس وقت میرا بھی یہ خیال تھا کہ ربیعہ نے دشمن کے متعلق جو کچھ کہا ہے وہی درست ہے اب جنگ شروع ہو گئی اسی حالت میں ایک عراقی تلوار لیے ہمارے سامنے آیا اور وہ یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

برئت من دین الحکمینا ۔۔۔ وناک فینا شر دین دینا

میں خارجیوں کے دین سے علیحدہ ہوں اور ہم اسے مذہب کے اعتبار سے بہت برا سمجھتے ہیں۔

عبداللہ بن حملۃ الخثعمی کی آمد

اب ہمارے اور ان کے درمیان کچھ دن نکلے تک نہایت شدید جنگ ہوئی چاشت کے وقت عراقیوں نے ہمیں شکست دی ہمارے امیر کو قتل کر دیا۔ ہمارے پڑاؤ پر قبضہ کر لیا اب ہم نے کامل شکست کھا کر میدان چھوڑ دیا موضع نبات تلی سے ایک گھنٹہ کی مسافت پر عبداللہ بن حملہ ہمارے پاس آ پہنچا ہم پھر اس کے ہمراہ واپس آئے اور وہ یزید بن انس کے مقابل آ جما ساری رات ہم نے پوری نگہبانی سے بسر کی صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اب ہم پھر بڑی عمدہ جنگی ترتیب کے ساتھ میدان کارزار میں مقابلہ کے لیے آئے۔

عبداللہ بن حملہ کی شکست

عبداللہ بن حملہ نے زبیرؓ بن حریمہ الخثعمی کو اپنے میمنہ پر اور ابن القیصر القحافی کو اپنے میسرہ پر متعین کیا اور خود رسالہ اور پیدل کے ہمراہ عین قربان کے دن دشمن کے مقابلہ پر آگے بڑھا ہم نے ان سے نہایت شدید جنگ کی مگر پھر انہوں نے ہمیں بری طرح شکست دی بری طرح قتل کیا ہمارے پڑاؤ پر قبضہ کر لیا ہم بھاگ کر عبداللہ بن زیاد کے پاس آئے اور اپنی سرگزشت اس سے بیان کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن حملہ کا قتل

موسیٰ ابن عامر راوی ہے کہ پہلے عبیداللہ بن حملہ الخثعمی ہمارے سامنے آیا پھر یہاں سے ہٹ کر اس نے ربیعہ بن المخارق الغنوی کی شکست خوردہ فوج کے سامنے آکر اسے روکا اور پھر اسے میدان جنگ واپس لے آیا۔ موضع نبات تلی پر اس نے منزل کی دوسرے دن صبح ہی سے ہمارے اور دشمن کے درمیان رسالہ کی جنگ شروع ہوئی کچھ دیر کے بعد دونوں فریق اپنے اپنے پڑاؤ واپس چلے گئے ظہر کی نماز کے بعد ہم پھر دشمن کے مقابل آئے جنگ شروع ہوئی اور ہم نے شامیوں کو بھگا دیا۔ عبداللہ بن حملہ گھوڑے سے اتر پڑا اپنی فوج کو للکارنے لگا اسے وفادار و اطاعت شعار و بھاگنے کے بعد جوابی حملہ کرو اسی حالت میں عبداللہ بن قراد الخثعمی نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ ہم نے اس کے تمام پڑاؤ پر قبضہ کر لیا۔

یزید بن انس کا انتقال

تین سو قیدی یزید بن انس کے سامنے جب کہ وہ بازار میں قضا پیش کئے گئے اس نے اشارے سے ان کے قتل کر دینے کا حکم دیا اور وہ سب کے سب بلا استثناء قتل کر دیئے گئے۔ یزید بن انس نے کہا اگر میں مر جاؤں تو ورقا بن عازب امیر ہوں اسی شام کو اس نے قضا کی ورقا نے میں کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور دفن کر دیا۔

ورقا بن عازب کا ہمراہیوں سے مشورہ

اس کی موت نے اس کی فوج پر بہت بڑا اثر کیا ان کے دل ٹوٹ گئے جب یہ سب کے سب اس کو دفن کرنے گئے تو ورقا نے ان سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ عبیداللہ بن زیاد کے ہمراہ اسی ہزار شامی فوج ہے اب آپ لوگوں کی کیا رائے ہے یہ سنتے ہی لوگ وہاں سے ایک ایک کر کے جانے لگے ورقا نے اپنے مختلف دستوں کے سرداروں اور دوسرے شہ سواروں کو اپنے پاس مشورے کے لیے بلایا اور کہا کہ جو بات میں نے آپ سے بیان کی ہے اس کے متعلق آپ حضرات کی کیا رائے ہے میں بھی آپ ہی ایسا آدمی ہوں آپ سے کسی طرح افضل نہیں ہوں۔ اس لیے مہربانی کر کے آپ حضرات اس معاملے میں مجھے مشورہ دیجئے واقعہ یہ ہے کہ ابن زیاد شام کی زبردست فوج لے کر جس کے ساتھ شام کے بڑے بڑے بہادر اور شہ سوار ہیں ہمارے مقابلے کے لیے آرہا ہے اس موجودہ حالت میں تو ہم میں اس کے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے ہمارے امیر کا انتقال ہو چکا ہے ان کی موت کی وجہ سے بعض لوگ ہمارا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے ہیں اگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا مقابلہ کرنے اور ان تک پہنچنے سے پہلے ہی ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں تو اس سے صرف یہ سمجھا جائے گا کہ ہم صرف اپنے امیر کی موت کی وجہ سے واپس چلے آئے۔ نیز چونکہ ہم نے ان کی فوج کے امیروں کو قتل کر دیا ہے اس وجہ سے وہ ہم سے ڈرتے رہیں گے۔ ہم آج تو اپنی مراجعت کے لیے اپنے امیر کی موت کا بہانہ بنا سکتے ہیں اور اگر ہم نے ان سے جنگ کی تو گویا ہم نے اپنے آپ کو خطرے میں ڈال دیا اگر ہمیں آج ہزیمت ہوئی تو ہماری وہ فتح جو ہم نے آپ دشمن پر کل حاصل کی ہے ہمارے لیے بالکل بے سود ہوگی۔

ابراہیم بن الاشتر کی روانگی

اس تجویز کو سب نے پسند کیا وہ واپس (روانہ) ہوا اس کی واپسی کی اطلاع مختار اور اہل کوفہ کو معلوم ہوئی اس پر لوگوں نے عجیب و غریب خبریں مشتہر کیں۔ اصل واقعہ تو کسی کو معلوم نہ تھا لوگوں نے مشہور کیا کہ یزید بن انس ہلاک ہو گیا اور فوج کو شکست ہوئی مختار کے عامل نے جو مدائن پر متعین تھا۔ علاقہ سواد کے ایک نبطی کو جو اس کا خبر رساں تھا۔ مختار کے پاس بھیجا اس نے اصل واقعہ سے مختار کو آگاہ اطلاع دی مختار نے ابراہیم بن الاشتر کو سات ہزار فوج دے کر روانہ کیا۔ اور حکم دیا کہ جب تم کو یزید بن انس کی فوج ملے اسے اپنے ساتھ دشمن کے مقابلہ پر واپس لے جانا۔ اور اس مجموعی طاقت کے ساتھ دشمن کی سمت بڑھنا مقابلہ ہوتے ہی جنگ شروع کر دینا۔ ابراہیم اس مہم پر روانہ ہوا اور جابان پر آکر اس نے اپنا پڑاؤ کیا۔

اشراف کوفہ کے مختار ثقفی پر اعتراضات

نضر بن صالح راوی ہے کہ یزید بن انس کے مرنے کے بعد کوفہ کے اشراف ایک جگہ جمع ہوئے اور انہوں نے مختار کی نسبت بڑی بڑی خبریں بیان کیں انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ یزید بن انس اپنی طبعی موت سے مرا بلکہ کہا کہ وہ جنگ میں مارا گیا۔ نیز وہ کہنے لگے کہ مختار نے اسے ہماری مرضی کے بغیر ہماری فوج کا امیر بنایا ہمارے آزاد کردہ غلاموں کو تقرب دیا انہیں سواریاں دیں ہماری مالی گذاری کے روپیہ سے ان کی تنخواہیں دیں اور مختار کی وجہ سے ہمارے غلام بھی ہم سے سرکش ہو گئے۔ جس کی وجہ سے ہمارے شہر کے یتیم اور بیوائیں سخت تکلیف میں مبتلا ہو گئیں ہیں۔ سب لوگوں نے کہا کہ شبث بن ربعی کے مکان میں جمع ہو کر ان معاملات پر گفتگو کریں۔ کیونکہ وہ ہمارے شیخ ہیں شبث نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں پائے تھے یہ سب جمع ہو کر اس کے مکان آئے شبث نے سب کو نماز پڑھائی اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد یہ لوگ اسی قسم کی گفتگو کرتے رہے۔

شبث اور مختار ثقفی کی ملاقات

مختار کے خلاف ان کے غصہ کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی سرکاری مال گذاری میں اس نے موالیوں کو بھی شریک کر لیا تھا اس گفتگو کو سننے کے بعد شبث نے کہا کہ پہلے میں خود مختار سے مل کر ان باتوں کا تذکرہ کرتا ہوں اس نے اس کے پاس آ کر تمام شکایتیں بیان کیں مختار نے ہر بات کے متعلق کہا کہ میں اسے ان کے منشاء کے مطابق کر لوں گا جب اس نے غلاموں کا ذکر کیا تو مختار نے کہا کہ میں ان کو ان کے مالکوں کے پاس واپس بھیج دوں گا اب اس نے موالیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ جس طرح اللہ نے اس ملک کو ہمیں عطا فرمایا ہے اسی طرح موالیوں کو بھی بطور مال غنیمت ہمیں دیا مگر آپ نے یہ غضب کیا کہ ان کو اپنا شریک کار بنایا ہم نے انہیں آزاد کر دیا تا کہ اس کا ہمیں اللہ کے یہاں اجر ملے اور یہ لوگ ہمارے شکر گذار ہیں آپ نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انہیں ہماری آمدنی میں شریک کر لیا۔

موالیوں کی سپردگی کی پیش کش

مختار نے کہا اگر آپ لوگ یہ موثق وعدہ کریں کہ میری حمایت میں آپ بنی امیہ اور ابن زبیر سے لڑیں گے تو میں ان موالیوں کو بھی آپ کے سپرد کئے دیتا ہوں اور آپ کی مال گذاری کی آمدنی آپ ہی پر خرچ کرنے کے لیے آمادہ ہوں مگر آپ لوگ میری حمایت کا ایسا عہد کیجئے جس سے مجھے اطمینان ہو شبث نے کہا میں اپنے دوستوں سے اس کا تذکرہ کروں گا۔ پھر اس کے متعلق آپ کو جواب دوں گا یہ وہاں سے چلا آیا۔ پھر مختار کے پاس نہیں گیا دوسری طرف کوفہ کے اشراف نے باتفاق مختار سے لڑنے کا تصفیہ کیا۔

شبث کا اشرف کوفہ سے مشورہ

قدامہ بن حوشب راوی ہے کہ اس کے بعد شبث بن ربعی شمر بن ذی الجوشن احمد بن الاشعث اور عبدالرحمان بن سعد بن قیس بن کعب بن ابی کعب النخعی کے پاس آئے شبث نے حمد و ثنا کے بعد اس سے کہا کہ ہم سب نے مختار سے لڑنے کا تصفیہ کر لیا ہے۔ آپ بھی اس میں شریک ہوں شبث نے مختار کی شکایت میں بیان کیا کہ اس نے بغیر ہماری مرضی کے ایک شخص کو ہماری فوج کا امیر مقرر کیا۔ اس کا یہ بیان ہے کہ ابن الحنفیہ نے اسے اپنا قائم مقام بنا کر ہمارے پاس بھیجا ہے حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری آمدنی ہمارے موالیوں کو کھلا دی ہمارے غلاموں کو اپنے ساتھ شریک کر کے ہمارے اور ہمارے خاتونوں کو تکلیف و مصیبت میں مبتلا کر دیا اس نے اور اس کے غلام طرف داروں نے ہمارے سلف صالحین سے اپنی برات کا اظہار کیا کعب نے اس تقریر پر مرحبا کہی اور ان کی دعوت کو بخوشی قبول کر لیا۔

عبدالرحمان بن مخنف کی مخالفت

ابو یحییٰ بن سعید ازدی ہے کوفہ کے اشراف عبدالرحمان بن مخنف کے پاس آئے اور مختار سے لڑنے کی اسے دعوت دی۔ عبدالرحمان نے کہا اگر تم لوگوں نے اس کا ارادہ ہی کر لیا ہے تو میں تمہارا ساتھ نہیں چھوڑوں گا۔ مگر میری ذاتی رائے یہ ہے کہ ایسا نہ کرو لوگوں نے پوچھا کیوں، عبدالرحمان نے کہا مجھے یہ ڈر ہے کہ تم میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ ایک دوسرے کا ساتھ چھوڑ دو گے اور متفرق ہو جاؤ گے مختار کے ہمراہ خود تمہارے بڑے بڑے بہادر اور عمائد شریک ہیں دیکھو فلاں فلاں شخص اس کے ہمراہ ہیں۔ اس کے علاوہ تمہارے غلام اور موالی بھی اس کے ہمراہ ہیں یہ آپس میں پوری طرح متحد ہیں تمہارے غلام اور تمہارے موالی دوسرے شخصوں کے مقابلے میں ہم سے بہت زیادہ شدید عداوت و کینہ رکھتے ہیں۔ عرب کی شجاعت اور عجم کی عداوت کے ساتھ وہ تم سے لڑے گا۔ اگر تم لوگ کچھ زمانے تک انتظار کرو تو خود تم کو کوئی کارروائی اس کے خلاف نہ کرنا پڑے گی۔ شام یا بصرہ کی فوجیں آ کر اس سے نبٹ لیں گی خود تم کو اس کے مقابلہ میں کچھ نہ کرنا پڑے گا اور تم کو اپنی قوت اپنے ہی مقابلے میں صرف نہ کرنا پڑے گی۔

مختار ثقفی پر حملہ کا منصوبہ

اس پر سب نے کہا کہ ہم آپ کو خدا کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہماری مخالفت نہ کریں اور اس کام میں روڑے نہ ڈالیں عبدالرحمان نے کہا میں تمہارا ہی آدمی ہوں جب چاہو خروج کرو اب اس معاملہ پر یہ لوگ ایک دوسرے سے ملاقات کرنے لگے اور سب نے کہا کہ ابراہیم بن الاشتر کو مختار کے پاس سے چلے جانے دو چنانچہ ابراہیم بن الاشتر کے ساباط پہنچنے تک یہ لوگ چپ بیٹھے رہے اور پھر مختار پر چڑھ دوڑے۔

عبدالرحمان بن سعید ہمدانی کا خروج

عبدالرحمان بن سعید بن قیس الہمدانی بنی ہمدان کے ساتھ خروج کر کے سبیع سے اہواز یا زرجان قیس [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحضرمی بیان کرتا ہے کہ جبیر الحضرمی ان دونوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آپ ہمارے احاطہ سے چلے جائیے کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ اپنے آپ کو مصیبت میں مبتلا کریں۔ اسحاق بن محمد نے کہا تمہارے اس احاطہ سے، اس نے کہا جی ہاں یہ لوگ وہاں سے پلٹ کر چلے گئے۔

بنی بجیلہ اور بنی ازد کا خروج

کعب بن ابی کعب الخثعمی بشر کے احاطہ میں نکل کر آیا۔ بشیر بن جریر بن عبداللہ بنی بجیلہ کے ہمراہ ان لوگوں کے پاس آیا۔ عبدالرحمان بن مخنف کے احاطہ میں اپنی جمعیت کے ہمراہ آیا اسحاق بن محمد اور نمر بن قیس سبیع کے احاطہ میں عبدالرحمان بن سعید بن قیس کے پاس آئے۔ بجیلہ اور خثعم عبدالرحمان بن مخنف کی طرف روانہ ہوئے جو بنی ازد کے ہمراہ اکادہ تھا۔

سبیع کے احاطہ میں اجتماع

سبیع کے احاطہ میں جو لوگ جمع تھے انہیں معلوم ہوا کہ مختار نے ان کے مقابلہ کے لیے رسالہ تیار کیا ہے انہوں نے یکے بعد دیگرے کئی قاصد ازد، بجیلہ اور خثعم کے پاس دوڑائے انہیں اپنی قرابت کا اور اللہ کا واسطہ دیا کہ فوراً ہماری مدد کو آؤ یہ لوگ ان کی طرف روانہ ہوئے اور اب سب کے سب سبیع کے احاطہ میں جمع ہو گئے جب مختار کو ان کے اجتماع کا علم ہوا تو ان کے ایک جا جمع ہو جانے سے اسے خوشی ہوئی۔

ابراہیم بن الاشتر کی طلبی

شمر بن ذی الجوشن قیس کے ہمراہ سلول کے احاطہ میں آیا شبث بن ربعی حسان بن فائد العبسی اور ربیعہ بن ثروان القینی مضر کے ہمراہ کندہ سے میں جمع ہوئے حجار بن ابجر اور یزید الحارث بن رویم بنی ربیعہ کے ہمراہ تمار ین اور سنبہ کے درمیان آکر ٹھہرے عمرو بن الحجاج الزبیدی اپنے مذحج کے طرف داروں کے ہمراہ مراد کے احاطہ میں آکر ٹھہرا۔ اہل یمن نے اسے اپنے پاس بلایا مگر اس نے جانے سے انکار کیا اور کہلا بھیجا کہ تیار رہو میں خود تمہارے پاس ابھی آتا ہوں۔ مختار نے اسی دن عمر بن توبہ کو ابراہیم بن الاشتر کے پاس روانہ کیا اسے بہت تیز جانے کی ہدایت کی اور ابراہیم کو جو ساباط میں تھا حکم دیا کہ میرے اس خط کے دیکھتے ہی اپنی فوج کے ساتھ میرے پاس چلے آؤ۔

اہل کوفہ کی ناکہ بندی

مختار نے اہل کوفہ سے پیغام بھیجا کہ تم کیا چاہتے ہو انہوں نے کہا تم نے دعا کیا تھا کہ اس کام کے لیے ابن الحنفیہ نے تم کو بھیجا ہے حالانکہ یہ بالکل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط ہے اس لیے تم یہاں سے چلے جاؤ مختار نے کہا تم اور میں دونوں ایک ایک وفد ابن الحنفیہ کے پاس بھیجیں اس سے اصل حقیقت کا تم پر انکشاف ہو جائے گا اس تجویز سے اس کی غرض یہ تھی کہ اس طرح اتنی مہلت مل جائے گی کہ ابراہیم اس کے پاس آجائے اور مختار کے حکم سے اس کے ساتھیوں نے اپنے ہاتھ جنگ سے روک لیے اہل کوفہ نے تمام راستے اس پر مسدود کر دیئے کوئی چیز مختار اور اس کے ساتھیوں کو پہنچ نہ سکتی تھی حتیٰ کہ پانی بھی اگر پانی ان کی غفلت کی وجہ سے کبھی پہنچ بھی جاتا تو وہ بہت ہی تھوڑا ہوتا تھا۔

شمر بن ذی الجوشن کی مراجعت احاطہ سلول

عبداللہ بن سبیع میدان میں آیا شاکر نے اس سے خوب ہی جنگ کی پھر عقبہ بن طارق الجشمی بھی اس کے ساتھ آکر جنگ میں شریک ہوا اور کچھ دیر تک لڑتا رہا پھر خود اس کا حریف ان سے علیحدہ ہو گیا اور یہ دونوں اپنی فوج کے عقب میں اس کو بچاتے ہوئے آگے بڑھے عقبہ بن طارق نفیس کے ہمراہ احاطہ بنی سلول میں ٹھہر گیا اور عبداللہ بن سبیع یمنیوں کے ہمراہ سبیع کے احاطہ میں رک گیا۔ شمر بن ذی الجوشن نے اہل یمن سے آکر کہا بہتر یہ ہے کہ ایسی جگہ جمع ہو جہاں ہم فوج کے دو پہلو مقرر کر سکیں اور صرف ایک طرف سے دشمن سے لڑیں۔ میں تمہارا ہم قبیلہ ہوں۔ اگر چاہتے ہو تو میری رائے پر عمل کرو ورنہ ان تنگ گلیوں میں بغیر کسی رخ کے مجھ سے نہیں لڑا جائے گا۔ اس کے بعد یہ اپنی قوم کے پاس سلول کے احاطہ میں آگیا۔

ابراہیم بن الاشتر کی واپسی

مختار کا قاصد کوفہ سے روانہ ہو کر اسی دن سر شام ابراہیم کے پاس پہنچ گیا اور فوج میں اعلان کر دیا کہ کوفہ واپس چلو ابراہیم اسی وقت روانہ ہو گیا اور جب رات زیادہ بڑھ گئی اس نے قیام کر دیا اس کی فوج نے کھانا کھایا اپنے جانوروں کو برائے نام آرام دینے کے بعد وہ تمام رات برابر چلتا رہا۔ صبح کی نماز سعدا میں پڑھی۔ پھر سارے دن چلنے کے بعد عصر کی نماز کوفہ کے پل کے دروازے پر پڑھی کوفہ آکر ساری رات مسجد میں بسر کی اس کے ہمراہ اس کے بڑے بڑے بہادر اور شجاع طرف دار تھے مختار کے خلاف اہل کوفہ نے جب خروج کیا تو اس کی تیسری صبح کو مختار قصر سے نکل کر مسجد اعظم کے منبر پر چڑھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبث کا مختار ثقفی کو پیغام

ابو جہات الکلبی راوی ہے کہ شبث بن ربعی نے اپنے بیٹے عبدالرحمن کے ذریعے سے مختار سے کہلا بھیجا کہ ہم تمہارے قریب کے رشتہ دار ہیں ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے ہمارے اس وعدے پر تم اعتماد کرو مگر حقیقت اس کے خلاف تھی۔ اس کی نیت لڑائی کی تھی اور یہ اس نے صرف ایک چال چلی تھی۔

رفاعہ بن شداد کی امامت

جب یمنی سبیع کے احاطے میں جمع ہو گئے تو نماز کا وقت آگیا۔ جتنے یمنی سردار تھے وہ اس بات سے پہلوتہی کرنے لگے کہ کسی دوسرے کو امام بنائیں اس پر عبدالرحمان بن مخنف نے کہا کہ یہ اختلاف کی پہلی بات ہے۔ تمہارے شہر کے سب سے بڑے قاری تمہارے ہی قبیلے میں رفاعہ بن شداد البجلی موجود ہیں۔ (یہ قبیلہ بجیلہ سے تھا) انہیں سب پسند بھی کرتے ہیں انہیں امام بناؤ اسے سب نے پسند کیا اور اب جنگ ہونے تک یہ ان کو نماز پڑھانے لگے۔

انس بن عمرو الازدی

انس بن عمرو الازدی نے اہل یمن میں آکر ان کی باتیں سنیں۔ یہ کہہ رہے تھے کہ اگر مختار ہمارے بھائی مضریوں کی طرف بڑھے گا تو ہم ان کی امداد کے لیے جائیں گے اگر وہ ہم پر پیش قدمی کرے گا مضری ہماری مدد کے لیے آئیں گے اس بات کو سن کر ان میں سے ایک شخص دوڑتا ہوا مختار کے پاس گیا۔ مختار اس وقت منبر پر تھا یہ منبر پر چڑھ گیا اور یہ جو اس سے بیان کی مختار نے کہا اہل یمن تو بے شک ایسے صادق القول ہیں کہ اگر میں مضریوں پر حملہ کروں تو یہ ان کی مدد کے لیے ضرور جائیں گے مگر مضری یمنیوں کی مدد کے لیے نہیں آئیں گے اس کے بعد یہ دستور ہو گیا کہ مختار اس شخص کو اپنے پاس اکثر بلاتا تھا اور اس کی تعظیم و تکریم کرتا تھا۔

ابراہیم بن الاشتر کی مضریوں پر فوج کشی

مختار منبر سے اتر آیا اس نے اپنی فوج کو بازار میں ترتیب دیا۔ (اس وقت بازار میں اتنی عمارت نہ تھی جیسی اب ہے) ابراہیم سے پوچھا کہ تم کس جماعت کے مقابلے پر جانا چاہتے ہو۔ اس نے کہا جہاں چاہیں آپ مجھے بھیجیں مگر چونکہ مختار خود ایک بڑا عقل مند ہوشیار آدمی تھا اس نے یہ گوارا نہ کیا کہ ابراہیم کو خود اس کی قوم کے مقابلے پر بھیجے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ ان کے خلاف اپنی پوری شجاعت و تدبیر جنگ سے کام نہ لے سکے اس خیال سے اس نے ابراہیم کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغربیوں کے مقابلے پر بھیجا ہوا تھا سے میں شبث بن ربعی اور محمد بن عمیر بن عطارد کی قیادت میں بھیج تھے۔ اور خود مختار نے اہل یمن کے مقابلے پر جانے کا ارادہ کیا۔

احمر اور عبداللہ بن کامل کی پیش قدمی

مختار کی یہ عادت تھی کہ جب وہ اہل یمن وغیرہ فتح پاتا تھا تو ان کے ساتھ سختی سے پیش آتا اور بہت کم رحم کرتا۔ ابراہیم بن الاشتر کا سے کی طرف چلا اور خود مختار سبیع کے اساطے کی سمت مختار عمرو بن ابی وقاص کے مکان کے پاس آکر ٹھہر گیا۔ اس نے احمر بن شمیط البجلی الاحمسی کو اور عبداللہ بن کامل الشاکری کو اپنے سامنے سے آگے روانہ کیا ابن شمیط سے کہا تم اسی راستے سے بڑھتے ہوئے اپنی قوم کے مکانات میں سے ہو کر دشمن کی فوج تک جو سبیع کے احاطے میں جمع ہے۔ پہنچو عبداللہ بن کامل سے کہا کہ تم اس دوسرے راستے سے بڑھو اور انس بن قرین کی اولاد کے مکان سے ہو کر سبیع کے اساطے پہنچو۔ پھر دونوں کو پاس بلا کر ان سے پیچھے سے کہا کہ بنی شیبام نے مجھ سے کہلا کے بھیجا ہے کہ وہ دشمن کے عقب سے اس پر حملہ آور ہونے والے ہیں۔ اب یہ دونوں سردار اپنے اپنے مقررہ راستے سے روانہ ہو گئے۔

احمر و عبداللہ کے دستوں کی پسپائی

اہل یمن کو ان دونوں کی پیش قدمی کا علم ہوا انہوں نے ان دونوں دستوں کو جس سے ان کی فوجیں بڑھ رہی تھیں مدافعت کے لیے تقسیم کر لیا۔ سبیع احمس کے عقبی راستے پر عبدالرحمٰن بن قیس الہمدانی اسحاق بن الاشعث اور زحر بن قیس ان کے مقابلے کے لیے مستعد ہو گئے اور فرات کے قریب جو راستہ واقع تھا اس پر عبدالرحمان بن مخنف بشر بن عریر بن عبداللہ اور کعب بن ابی کعب مقابلہ کے لیے کھڑے ہو گئے اب حریفوں میں نہایت شدید جنگ ہوئی جس کی نظیر اس سے پہلے نہیں ملتی۔ احمر بن شمیط اور عبداللہ بن کامل کی فوجیں پسپا ہوئیں ان شکست خوردہ جماعتوں کو دیکھ کر مختار خوف زدہ ہو گیا اس نے ان سے واقعہ دریافت کیا، انہوں نے کہا ہمیں ہزیمت ہوئی۔ مختار نے پوچھا احمر بن شمیط نے کیا کیا۔ انہوں نے کہا وہ مسجد قصاص کے پاس سے ایک قبر کے احاطے میں اتر پڑا ہے۔ اس سے ان کی مراد مسجد ابو داؤد تھی (اس زمانے کے لوگ اس احاطے میں جمع ہو کر قصے بیان کیا کرتے تھے، اس کے ہمراہ اس کی قوم کے کچھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لوگ بھی اتر پڑے تھے۔ عبداللہ بن کامل کے ساتھیوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں کہ عبداللہ نے کیا کیا۔

عبداللہ بن قراد الخثعمی کی کمک

مختار نے انہیں فوراً واپس جانے کا حکم دیا بلکہ خود انہیں لے کر ابی عبداللہ الجدلی کے مکان تک آیا عبداللہ بن قراد الخثعمی کو جس کے ماتحت چار سو جنگ جو تھے حکم دیا کہ تم ابن کامل کے پاس جاؤ اگر وہ مارا گیا تو تم اس کی جگہ متعین کئے جاتے ہو اپنی اور اس کی فوج کو لے کر دشمن کا مقابلہ کرو اور اگر وہ زندہ ہو تو خود صرف سو سوار اپنے ساتھ لے لینا۔ بقیہ کو ابن کامل کے سپرد کر دینا اور انہیں ہدایت کرنا کہ وہ نہایت وفاداری اور خلوص نیت کے ساتھ اس کے احکام پر چلیں کیونکہ اس مخلصانہ طرز عمل کا فائدہ مجھے ہو گا اور جو میرے ساتھ اخلاص برتے گا۔ اسے بشارت ہونی چاہیئے خود تم اپنے سواروں کو لے کر دشمن کی احاطۂ سبیع والی جماعت کے مقابلہ پر جاؤ اور حمام اعین کے متصل اس پر حملہ کر دو۔

عبداللہ بن قراد کی احاطہ سبیع کی طرف پیش قدمی

عبداللہ بن قراد روانہ ہو کر ابن کامل کے پاس آیا یہ تنہا تھا اور عمرو بن حریث کے حمام کے پاس اپنے بعض طرفداروں کے ہمراہ جو اس کے ساتھ میدان معرکہ میں پہنچ چکے تھے۔ دشمن سے لڑ رہا تھا۔ عبداللہ نے تین سو آدمی اس کے حوالے کئے اور خود سبیع کے احاطے کی طرف بڑھا پھر انہیں راستوں میں سے ہو کر مسجد عبدالقیس پہنچا اور ٹھہر گیا یہ سوسیا ہی اس کی فوج کے تھے اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کیا رائے دیتے ہو انہوں نے کہا جو آپ کی رائے ہو ہم بھی اس پر عمل کریں گے اس نے کہا بخدا میں دل سے چاہتا ہوں کہ مختار کو کامیابی ہو مگر اسی کے ساتھ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ آج میرے خاندان کے اشراف ہلاک ہو جائیں بلکہ اپنے ہاتھوں ان کی ہلاکت کے بجائے میں خود مر جانا اچھا سمجھتا ہوں بہرحال تھوڑی دیر توقف کرو میں نے سنا ہے کہ بنی شیبام عقب سے ان پر حملہ کرنے والے ہیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو بہتر ہے ہم اس ناخوشگوار فرض کی انجام دہی سے بچ جائیں گے اس کے ساتھیوں نے اس کی رائے پسند کی عبداللہ بن قراد بنی عبدالقیس کی مسجد کے پاس رک گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن شریک کی احمر کو کمک

مختار نے مالک بن عمرو النہدی کو دو سو پیادوں کے ہمراہ دشمن کے مقابلے پر بھیجا یہ ایک نہایت ہی شجاع آدمی تھا۔ نیز مختار نے عبداللہ بن شریک النہدی کو دو سو سواروں کے ہمراہ احمر بن شمیط کی مدد کے لیے روانہ کیا احمر بن شمیط برابر اپنی جگہ جما ہوا تھا۔ یہ امدادی فوج اس وقت اس کے پاس پہنچی جب کہ دشمن نے کثیر تعداد میں اسے آلیا تھا اس بنا پر اس مقام پر طرفین میں نہایت خون ریز معرکہ ہوا۔

حسان بن فائد العبسی کا خاتمہ

ابن الاشتر شبث بن ربعی اور اس کے ہمراہی مضریوں کی کثیر جماعت کے سامنے آیا جس میں حسان بن فائد العبسی بھی تھا ابراہیم نے اس سے کہا کہ میدان سے چلے جاؤ میں نہیں چاہتا کہ کوئی مضری میرے ہاتھوں ہلاک ہو تم اپنے تئیں ہلاک نہ کرو مگر انہوں نے مراجعت سے انکار کیا اور لڑے ابراہیم نے انہیں شکست دی۔ حسان زخمی ہو گیا اور میدان سے اٹھا کر اپنے گھر لایا گیا اور یہاں پہنچ کر مر گیا۔ مرنے سے پہلے اسے بستر مرگ پر کچھ افاقہ ہو گیا تھا اس افاقہ میں اس نے کہا میں اپنے ان زخموں سے اچھا ہونا نہیں چاہتا میری آرزو یہی تھی کہ میں نیزے یا تلوار کے وار سے مروں مضریوں کی شکست کی خوشخبری ابراہیم نے مختار کو بھیجی مختار نے اس خبر کو اپنی طرف سے احمر بن شمیط اور ابن کامل کو بھیجا جو فوجیں راستوں پر متعین تھیں وہ اپنے قریب کے ساتھیوں کی مدد کر رہی تھیں۔

شیخ ابوالقلوص کے دستہ کی احاطہ سبیع میں آمد

اب بنی شیام یکجا ہوئے ابوالقلوص کو اپنا سردار بنایا اور سب کی یہ رائے کہ اہل یمن کے عقب سے ان پر حملہ کیا جائے اس تجویز کے متعلق بعضوں نے کہا اگر تم اپنی کوشش اپنے ان دشمنوں کے مقابلے میں صرف کرو جو تمہاری قوم سے نہیں ہیں تو زیادہ اچھا ہے اس لیے مضر اور ربیعہ سے چل کر لڑو۔

اس گفتگو میں ان کے شیخ ابوالقلوص نے کوئی حصہ نہیں لیا وہ خاموش رہا لوگوں نے اس سے کہا کہ آپ کی کیا رائے ہے اس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وقاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ

(ترجمہ) تم ان کافروں سے لڑو جو تمہارے قریب ہیں اور انہیں ضرور تم میں [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہو جاؤ سب کھڑے ہو گئے تیس انہیں دو یا تین نیزوں کے طول کی مسافت تک لے گیا اور کہا بیٹھ جاؤ سب بیٹھ گئے اس کے بعد پھر انہیں پہلی مرتبہ سے زیادہ مسافت تک لے گیا چلایا اور پھر انہیں بٹھایا۔ اب پھر انہیں کھڑا کر کے تیسری مرتبہ خدا اور زیادہ دور لے کر گیا۔ اور پھر کہا بیٹھ جاؤ اس پر انہوں نے کہا ابو القلوص ہم تم کو عرب کے شجاع ترین لوگوں میں سمجھتے ہیں تم یہ کیا کر رہے ہو اس نے کہا تجربہ کار اور ناتجربہ کار برابر نہیں ہیں میں چاہتا ہوں کہ اس طرح تمہارے دل ٹھکانے ہو جائیں اور تم لڑنے کے لیے پوری طرح آمادہ ہو جاؤ دہشت کی حالت میں تم کو لے کر دشمن پر ٹوٹ پڑنے کو میں نے مناسب خیال نہیں کیا سب نے کہا تم ہی اپنے فعل کو خوب سمجھتے ہو جب بنی شیبام سبیع کے احاطے پہنچے تو راستے کے پرا عسر الشاکری نے ان کا مقابلہ کیا۔

رفاعہ بن شداد کا قتل

جندعی اور ابو الزبیر بن کریب نے اس پر حملہ کر کے زمین پر گرا دیا اور یہ دونوں احاطے میں در آئے اور ان کے پیچھے ایک بڑی جماعت حسینؓ کا بدلہ حسینؓ کا بدلہ کا نعرہ لگاتے ہوئے احاطے میں داخل ہو گئی۔ دوسری جانب سے ابن شمیط کی فوج نے اس نعرے کے جواب میں یہی نعرہ بلند کیا اسے سن کر یزید بن عمیر بن ذی مران الہمدانی نے یا لثارات عثمان کا نعرہ لگایا رفاعہ بن شداد نے اس پر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم ایسے لوگوں کی حمایت میں لڑنے نہیں آئے ہیں جو عثمان کے خون کا بدلہ لینا چاہیں اس کی قوم کے بعض لوگوں نے اس سے کہا تم ہم کو مقابلہ پر لائے ہم نے تمہاری اطاعت کی اب جب کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہماری قوم پر تلواریں پڑ رہی ہیں تم کہتے ہو کہ دشمن کا مقابلہ چھوڑ کر بلٹ جائیں یہ نہیں ہو سکتا رفاعہ بن شداد رجز پڑھتا ہوا مختار کی فوج پر پلٹا لڑا اور مارا گیا۔

یزید بن عمیر کا خاتمہ

اس جنگ میں یزید بن عمیر ذی مران نعمان بن صہبان الجرمی الناسبی جو ایک عابد و زاہد آدمی تھا اور رفاعہ بن شداد بن عوسجہ الغنانی مہران کے حمام کے قریب جو سبخہ میں واقع ہے مارے گئے رفاعہ بھی عابد و زاہد تھا فرات بن زحر بن قیس بجلی بھی مارا گیا زحر بن قیس زخمی میدان سے اٹھایا گیا۔ عبدالرحمان بن سعید بن قیس اور عمرو بن حنتف بھی مارے گئے۔ عبدالرحمان بن مخنف لڑتا ہوا زخمی گر پڑا پیدلوں نے اسے بیہوشی کی حالت میں اپنے ہاتھوں پر اٹھا لیا اور اس کے گرد بعض ازدی لڑی جواں مردی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible] رہے۔

اسیرانِ جنگ کا قتل

وادیین کے مکانات سے پانسو قیدی جن کی مشکیں بندھی تھیں مختار کے سامنے پیش کئے گئے اس پر بنی نہد کے عبداللہ بن شریک نے جو مختار کے سرداروں تھا یہ کیا کہ جو عرب اس کے سامنے پیش کیا گیا اسے چھوڑ دیتا۔ بنی نہد کے آزاد غلام درہم نے مختار سے ان کے طرز عمل کی شکایت کی مختار نے اس سے کہا کہ تمام قیدی میرے سامنے لائے جائیں اور ان میں سے جو جو حسینؓ کے قتل میں موجود تھے وہ مجھے بتائے جائیں چنانچہ جس شخص کے متعلق مختار سے کہا جاتا کہ یہ حسینؓ کے قتل میں موجود تھا یہ اسے قتل کرا دیتا قبل اس کے کہ یہ پوری تعداد ختم ہو ان میں سے دو سو اڑتالیس آدمی مختار نے قتل کر دیئے۔

ان قیدیوں میں سے اس جنگ سے پہلے جس نے مختار کے ساتھیوں کو کوئی تکلیف یا نقصان پہنچایا تھا انہوں نے اسے علیحدہ لے جا کر قتل کر دیا اس طرح انہوں نے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا اور مختار کو اس کا علم بھی نہ ہوا جب بعد میں اسے معلوم ہوا تو اس نے بقیہ قیدیوں کو رہا کر دیا اور یہ وعدہ لے لیا کہ وہ اس کے کسی دشمن کے ساتھ بھی یکجا نہ ہوں گے اور نہ اس کے طرفداروں کے ساتھ کوئی دھوکا یا فریب کریں گے۔ البتہ سراقہ بن مرداس الیارقی کے متعلق اس نے حکم دیا کہ یہ مسجد تک میرے ساتھ گھسیٹ کر لایا جائے۔

مختار نے یہ اعلان کر دیا کہ ان لوگوں کے علاوہ جو آل نبی کے قتل میں شریک رہے ہیں اور جو شخص اپنا دروازہ بند کرے گا وہ مامون ہے۔

یزید بن الحارث اور اس کے ساتھیوں کی مراجعت

یزید بن الحارث بن یزید بن رویم اور حجار بن ابجر نے اپنے دو قاصد نتیجہ جنگ معلوم کرنے کے لیے اہل یمن کی طرف روانہ کئے اور انہیں ہدایت کی کہ تم یمنیوں کی قریب جاؤ اور دیکھو اگر ان کو فتح نصیب ہو تو تم میں سے جو شخص پہلے ہمارے پاس آ جائے وہ لفظ صرفان کہے اور انہیں شکست ہوئی ہو تو لفظ جمزان کہے چونکہ اہل یمن کو شکست ہو چکی تھی اس لیے جو پہلا قاصد خبر لے کر ان کے پاس آیا اس نے جمزان کہا یہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اپنی قوم والوں سے کہا کہ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ یہ سب واپس چلے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن الحجاج کی روپوشی

عمرو بن الحجاج الزبیدی جو حسینؓ کے قتل میں شریک تھا اپنی سواری پر سوار ہو کر شراف اور قصہ کے راستے ہو لیا مگر پھر آج تک اس کی کوئی خبر نہ ملی معلوم نہیں زمین اسے کھا گئی یا آسمان نے اسے اٹھا لیا۔

فرات بن زحر کی تدفین

فرات بن زحر بن قیس جب مارا گیا تو عائشہ بنت خلیفہ بن عبداللہ الحنفیہ نے جو حضرت حسینؓ کی بیوی تھیں مختار سے اس کے دفن کرنے کی اجازت طلب کی مختار نے اجازت دے دی اور عائشہ نے اسے دفن کر دیا۔

مختار نے اپنے غلام زربی کو شمر بن ذی الجوشن کی تلاش میں روانہ کیا۔

زربی پر شمر کا حملہ

مسلم بن عبداللہ الغیابی راوی ہے کہ مختار کے غلام زربی نے ہمارا تعاقب کیا اور ہمیں آ لیا ہم اپنے دبلے پتلے تیز رو گھوڑوں پر کوفے سے نکل چلے تھے ہم نے دیکھا کہ یہ اپنے گھوڑے پر اڑا ہوا چلا آ رہا ہے اس کے قریب آتے ہی شمر نے ہم سے کہا کہ تم اپنے گھوڑوں کو ایڑ دو اور مجھ سے دور چلے جاؤ۔ شاید یہ غلام میری تاک میں آیا ہے ہم نے اپنے گھوڑوں کو ایڑ دی اور خوب تیزی سے بھگایا غلام نے شمر پر حملہ کیا پہلے تو شمر اس کے وار کو بچانے کے لیے گھوڑے کو کاوا دیتا رہا اور جب زربی اپنے ساتھیوں سے علیحدہ ہو گیا شمر نے ایک ہی وار میں اس کی کمر توڑ دی جب یہ مختار کے سامنے لایا گیا اور اس واقعہ کی اسے اطلاع دی گئی اس نے کہا کہ اگر یہ مجھ سے مشورہ لیتا تو میں اسے کبھی شمر پر حملہ آور ہونے کا حکم نہ دیتا۔

شمر بن ذی الجوشن کا خط بنام ابن زبیرؓ

زربی کو قتل کر کے شمر سانبدا پہنچا یہاں سے روانہ ہو کر یہ کلتانیسہ نام ایک گاؤں کے پاس جو دریا کے کنارے واقع تھا ایک ٹیلہ کے پہلو میں فروکش ہوا گاؤں سے ایک کسان کو بلا کر اسے بٹھایا اور مصعب بن الزبیر کے پاس میرا یہ خط لے جا۔ اس خط پر یہ پتہ مرقوم تھا۔

"امیر مصعب بن الزبیر کے نام شمر ذی الجوشن کی طرف سے" یہ کسان اس خط کو لے کر روانہ ہوا ایک ایسے گاؤں میں پہنچا جو زیادہ آباد تھا اور یہاں ابو عمرہ متعین تھا ان دنوں اسے مختار نے اپنے اور اہل بصرہ کے درمیان جنگی چوکی کے فرائض انجام دینے کی غرض سے گاؤں میں متعین کر دیا تھا۔ اس گاؤں کا ایک کسان اس کسان سے ملا اور شمر نے اس کے ساتھ جو زیادتی کی تھی اس کی شکایت کی یہ دونوں کھڑے ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ ابو عمرہ کا ایک سپاہی ان کے پاس سے گذرا اور اس نے اس خط کو اور اس کے پتے کو دیکھا اور اس سے شمر کا مقام پوچھا اس نے بتا دیا جس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے معلوم ہوا کہ وہ ان سے صرف تین فرسخ کے فاصلے پر ہے۔ اب یہ لوگ شمر کی طرف چلے۔

شمر بن ذی الجوشن کا قتل

میں اس شب شمر ہی کے ہمراہ تھا ہم نے اس سے کہا بہتر یہ ہے کہ آپ ہمیں لے کر یہاں سے روانہ ہو جائیں ہمیں یہاں ڈر معلوم ہوتا ہے شمر نے کہا کہ میں اسے مختار کذاب کے خوف پر محمول کرتا ہوں بخدا میں تین دن تک یہاں سے کوچ نہیں کروں گا تم لوگ مرعوب ہو گئے ہو، جس جگہ ہم ٹھہرے ہوئے تھے وہاں ریچھ کثرت سے تھے۔ میں نیم بیدار تھا جب میں نے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سنی میں نے اپنے جی میں کہا کہ یہ ریچھ ہوں گے مگر جب آواز زیادہ تیز آنے لگی تو میں جاگ اٹھا آنکھیں ملیں اور پھر میں نے کہا کہ یہ ہرگز ریچھوں کی آواز نہیں ہے میں اٹھنے لگا کہ اتنے ہی میں وہ لوگ ٹیلے سے اتر کر ہمارے پاس پہنچ گئے انہوں نے تکبیر کہی اور ہماری اور جھونپڑیوں کا احاطہ کر لیا ہم اپنے گھوڑوں کو چھوڑ کر پیدل ہی بھاگے یہ سب شمر پر ٹوٹ پڑے یہ اس وقت ایک پرانی چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ چونکہ یہ مبروص تھا مجھے اس کی کوکھ کی سپیدی چادر پر سے نظر آ رہی تھی یہ نیزے سے ان پر وار کرنے لگا اسے زرہ یا کپڑے پہننے کا بھی موقع ان لوگوں نے نہیں دیا ہم اسے چھوڑ کر چلتے بنے میں تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ میں نے تکبیر کی آواز کے ساتھ یہ سنا کہ خبیث قتل کر دیا گیا۔

عبدالرحمان بن عبید ابوالکنود کہتا ہے کہ میں نے ہی اس کسان کے پاس شمر کا خط دیکھا تھا اسے میں ابوعمرہ کے پاس لایا اور میں نے ہی شمر کو قتل کیا یہ تھوڑی دیر تک ہم پر نیزے سے وار کرتا رہا پھر نیزہ چھوڑ کر اپنی جھونپڑی میں گیا اور تلوار لے کر ہم پر حملہ آور ہوا۔

سراقہ بن مرداس کی دروغ گوئی

یونس بن ابی اسحٰق راوی ہے جب سبیع کے احاطہ سے نکل کر مختار قصر کی طرف روانہ ہوا سراقہ بن مرداس نے نہایت بلند آواز سے ان مصرعوں کو پڑھ کر مختار کو مخاطب کیا۔

اے وہ شخص جو تمام عرب کا بہترین فرد ہے اور جو شجر اور جند کے قیام کرنے والوں میں بہترین ہے اور جو ان سب سے بہتر ہے جنہوں نے اذان دی لبیک کہا یا سجدہ کیا آج تو مجھ پر احسان کر۔

مختار نے اسے جیل خانے بھیج دیا یہ ساری رات قید رہا دوسری صبح کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکالا گیا یہ مختار کی تعریف میں قصیدہ پڑھتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔ جب مختار کے پاس پہنچا تو سراقہ نے کہا اللہ امیر کو نیک ہدایت کرے۔ میں خدائے واحد کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ملائکہ کو ابلق گھوڑوں پر سوار زمین و آسمان کے درمیان اڑتے ہوئے دیکھا ہے مختار نے کہا اچھا منبر پر چڑھ کر سب کو اس کی اطلاع کرو اس نے منبر پر چڑھ کر اس بات کو بیان کر دیا اور اتر آیا مختار نے تخلیے میں بلا کر اس سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تم نے ملائکہ کو نہیں دیکھا ہے اور جس غرض سے تم نے یہ بات بنائی ہے کہ میں تم کو قتل نہ کروں یہ اس سے بھی واقف ہوں اچھا جہاں تمہارا جی چاہے چلے جاؤ۔ مگر میرے طرف داروں کو میرے خلاف نہ ورغلانا۔

سراقہ بن مرداس کی رہائی

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے کبھی ایسی غلیظ قسمیں نہیں کھائی تھیں جیسی کہ اس موقع پر کھائیں کہ میں نے ملائکہ کو لڑتے ہوئے دیکھا ہے مختار نے اسے رہا کر دیا یہ بھاگ کر عبدالرحمان بن مخنف کے ساتھ ہو گیا جو بصرہ میں مصعب بن الزبیر کے پاس تھا کوفہ کے تمام اشراف اور عمائد مصعب بن الزبیر کے پاس بصرہ پہلے آ گئے۔

ایک اور صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب سراقہ البارقی گرفتار کیا گیا تو اس نے اپنے پکڑنے والوں سے کہا بخدا تم نے مجھے گرفتار نہیں کیا مجھے تو ایسے نفوس نے گرفتار کیا ہے جو سفید لباس پہنے ابلق گھوڑوں پر سوار تھے اس پر مختار نے کہا بلاشبہ یہ ملائکہ تھے اس کے بعد مختار نے اسے رہا کر دیا۔

عبدالرحمان بن سعید کا بیان

عمیر بن زیاد بیان کرتا ہے کہ احاطۂ سبیع کے معرکے کے دن عبدالرحمان بن سعید بن قیس الہمدانی نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جو ہمارے عقب سے حملہ کر رہے ہیں لوگوں نے کہا یہ بنی شیبام ہیں عبدالرحمان نے کہا کیسے تعجب کی بات ہے کہ وہ شخص جس کی خود کوئی قوم نہیں ہے وہ ہماری ہی قوم کو ہمارے خلاف لڑا رہا ہے۔

شرجیل بن ذی یقلان کا اظہار افسوس

ابورزق راوی ہے کہ اس معرکہ میں شرجیل بن ذی یقلان (جو ناعطیوں میں سے تھا) مارا گیا۔ ناعطی ہمدان کے قبیلہ کا ایک خاندان ہے اپنے مارے جانے سے پہلے اس نے کہا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جنگ میں جو شخص مارا جائے گا۔ وہ کیسی گمراہی کی موت مرے گا نہ ہمارے ساتھ امام ہے نہ ہمارا کوئی مقصد ہے اور دوستوں کی جدائی کا وقت قریب آپہنچا ہے اگر ہم نے اپنے مقابل کو آج قتل بھی کر دیا۔ تب بھی ہم ان سے بچ نہیں سکتے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن" بخدا میں محض اپنی قوم کی ہمدردی کے لیے لڑنے آیا ہوں تاکہ انہیں کوئی آسیب نہ پہنچے مگر بخدا اس سے نہ میں بچوں گا اور نہ میری قوم بچے گی۔ اور نہ میں نے انہیں کوئی فائدہ پہنچایا اور نہ مجھے ان سے کوئی فائدہ پہنچا۔

شرحبیل کا قتل

ابھی وہ یہ کہہ رہا تھا کہ ہمدان ہی کے فائیشین کے خاندان کے ایک شخص احمد بن ہدیج نے اسے تیر سے ہلاک کر دیا۔ سعد بن ابی سعد الحنفی ابوالزبیر الشیامی اور ایک تیسرے شخص نے عبدالرحمان بن سعید بن قیس الہمدانی کے قتل کا دعوے کیا سعد نے کہا میں نے اس پر نیزے کا وار کیا تھا۔ ابوالزبیر نے کہا مگر میں نے تلوار سے دس سے زیادہ اس پر وار کئے تھے۔ اور میرے بیٹے نے مجھ سے کہا تھا کہ تم اپنے ہی قوم کے سردار کو قتل کر رہے ہو۔ اس پر میں نے یہ جواب دیا تھا۔

لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسول اللہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم واخوانھم او عشیرتھم۔

(ترجمہ) تم ان لوگوں کو جو اللہ اور آخرت پر ایمان لے آئے ہیں ان لوگوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ پاؤ گے۔ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی چاہے وہ ان کے باپ بیٹے بھائی یا خاندان والے ہی کیوں نہ ہوں۔ مختار نے کہا تم سب نے مجھ پر احسان کیا۔

عکرمہ بن ربعی کی شجاعت

نضر بن صالح بیان کرتا ہے کہ اس جنگ میں اہل یمن بہت مارے گئے۔ اور مضریوں کے تو صرف چند آدمی کناسے میں کام آئے تھے۔ کہ اس کے بعد ہی یہ بنی بیعہ کے پاس چلے گئے۔ حجار بن ابجر، یزید بن الحارث بن رویم شداد بن المنذر حصین کا بھائی اور عکرمہ بن ربعی یہ سب کے سب اپنے اپنے ٹھکانوں کو واپس جانے لگے۔ مگر جاتے جاتے عکرمہ دشمن پر ٹوٹ پڑا۔ اور نہایت بے جگری سے لڑتا رہا۔ زخمی ہو کر پلٹا اور اپنے گھر چلا آیا۔ مکان میں اس سے کسی نے کہا کہ رسالہ ہمارے [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مکان کی دیوار پھاند کر دوسرے کے مکان میں کود جائے مگر زخمی ہونے کی وجہ سے پھاند نہ سکا تو اس کے غلام نے سہارا دے کر اسے دیوار پر چڑھایا۔

احاطۂ سبیع کا معرکہ

احاطۂ سبیع کی یہ جنگ ۶۶ھ ہجری میں، جب کہ ماہ ذی الحجہ کے ختم میں ابھی چھ راتیں باقی تھیں۔ بدھ کے دن واقع ہوئی کوفہ کے اشراف بھرے چلے گئے اور اب مختار نے صرف قاتلین حسینؓ کی تلاش شروع کی، مختار نے کہا۔ ہمارا یہ مسلک نہیں ہے کہ ہم قاتلین حسینؓ کو دنیا میں زندہ چلتا پھرتا رہنے دیں۔ اگر میں ایسا کروں تو بخدا میں اہل بیت رسول اللہ کا بڑا حامی و مددگار ثابت ہوں گا اور پھر میں واقعی کذاب کہلانے کا مستحق ہوں جیسا کہ یہ آج مجھے کہتے ہیں میں قاتلان حسینؓ کے خلاف اللہ سے اعانت طلب کرتا ہوں اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اپنے انتقام لینے کا ذریعہ بنایا ہے۔ کہ ان کے خون کا بدلہ لیا جائے ان کے حق کو قائم کیا جائے اور اللہ کے لیے یہ بات سزاوار ہے کہ ان کے قاتلوں کو قتل کرے اور ان لوگوں کو ذلیل کردے جو اہل بیت رسول اللہ کے حقوق کو نہیں سمجھتے مجھے ان سب کے نام بتاؤ پھر میرے حکم سے ان کو تلاش کر کے سب کو فنا کر دو۔

موسیٰ ابن عامر راوی ہے کہ مختار نے کہا قاتلان حسینؓ کو تلاش کر کے میرے سامنے لاؤ بخدا جب تک میں اس شہر اور زمین کو ان کے ناپاک اجسام سے پاک نہ کروں گا مجھے کھانا اور پینا بھلا معلوم نہیں ہوتا۔

عبداللہ جن اسید اور حمل بن مالک کا قتل

مالک بن امین الجہنی راوی ہے کہ عبداللہ بن وہاس نے جس نے محمد بن عمار بن یاسر کو قتل کیا تھا قاتلان حسینؓ میں سے مختار کو چند آدمیوں کے نام بتا دیئے جن میں عبداللہ بن اسید بن المغیرہ الجہنی (اذرقہ) مالک بن النیر البدی اور حمل بن مالک المحاربی تھے مختار نے اپنے سرداروں میں سے ابو عمرہ مالک بن عمرو النہدی کو ان کی گرفتاری کے لیے بھیجا یہ لوگ ساد سبیع میں تھے اس نے انہیں جا کر پکڑ لیا اور مختار کے وقت مختار کے پاس لے آیا۔ مختار نے ان سے کہا اے اللہ اور اس کے رسول اس کی کتاب اور آل رسول کے دشمن حسینؓ ابن علیؓ کہاں ہیں میرے پاس انہیں لاؤ تم نے اس شخص کو قتل کیا جس پر نمازیں درود بھیجنے کا تم کو حکم دیا گیا تھا انہوں نے کہا ہم سے ناپسند کرتے تھے آپ ہم پر احسان کریں اور ہمیں چھوڑ دیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختار نے کہا تم نے بنی ؐ کے نواسے پر احسان نہیں کیا اس پر تم کو رحم نہ آیا اسے تم نے سیراب نہ ہونے دیا۔

مالک بن النیر البدی کا انجام

مختار نے بدی سے کہا تو نے ان کی ٹوپی اتاری تھی عبداللہ بن کامل نے کہا جی ہاں یہی وہ شخص ہے مختار نے حکم دیا کہ اس کے دونوں ہاتھ پاؤں قطع کر کے چھوڑ دیا جائے تاکہ یہ اسی طرح تڑپ تڑپ کر جان دے دے چنانچہ اس حکم پر عمل کیا گیا اور اسی طرح خون نکلتے نکلتے وہ مر گیا جو دو اور تھے ان میں سے عبداللہ الجہنی کو عبداللہ بن کامل نے قتل کر دیا اور حمل بن مالک المحاربی کو سعد بن ابی سعد الحنفی نے قتل کر دیا۔

زیاد بن مالک اور عمران بن خالد کا قتل

ابو سعید الصیقل راوی ہے کہ کثی قاتلان حسینؓ کا پتا مختار کو سعد الحنفی نے دیا مختار نے عبداللہ بن کامل کو ان کی گرفتاری کے لیے بھیجا ہم اس کے ہمراہ روانہ ہوئے یہ بنی ضبیعہ سے گذرا ادھر ان میں سے اس نے زیاد بن مالک کو گرفتار کر لیا۔ پھر بنی عنسر کی طرف آیا ادھر ان میں سے عمران بن خالد کو گرفتار کیا پھر اس نے مجھے اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ جو دبابہ کہلاتے تھے حمر میں ایک مکان کی طرف بھیجا۔ جس میں عبدالرحمان بن ابی خشکارۃ البجلی اور عبداللہ بن قیس الخولانی تھے۔ ہم انہیں مختار کے پاس لے آئے اس نے کہا اے نیک بندوں اور جنت کے نوجوانوں کے سردار کے قاتلو آج اللہ تم سے بدلہ لے گا۔ آج تمہارے پاس ایک کثیر منحوس دن لے کر آئی ہے۔ ان لوگوں نے اس کثیر پر بھی قبضہ کیا تھا جو حسینؓ کے ساتھ تھی مختار نے حکم دیا کہ سر بازار انہیں قتل کر دیا جائے۔ اس حکم کے مطابق وہ قتل کر دیئے گئے یہ کل چار ہوئے۔

عبداللہ اور عبدالرحمان کا قتل

حمید بن مسلم بیان کرتا ہے کہ سائب بن مالک الاشعری مختار کا رسالہ لے کر ہم پر آگیا میں عبدالقیس کی طرف بھاگا عبداللہ اور عبدالرحمان صلعب کے بیٹے بھی میرے پیچھے ہی بھاگے سائب بن مالک الاشعری ان دونوں کے گرفتار کرنے میں مصروف ہو گیا اور اس طرح مجھے بھاگنے کا موقع مل گیا۔ وہ دونوں پکڑے گئے اور سائب انہیں لے کر عبداللہ بن وہب بن عمرو الشیبانی ہمدانی کے پاس [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس لایا مختار نے ان کے قتل کا حکم دے دیا اور انہیں بھی سر بازار قتل کر دیا گیا یہ تین ہوئے حمید بن مسلم نے اپنے بھاگ کر بچ جانے پر دو شعر بھی کہے۔ موسیٰ بن عامر العدوی (از جہنیہ) راوی ہے کہ جب مختار نے۔

عثمان بن خالد اور ابو اسماء بشر کا قتل

عبداللہ بن کامل کو عثمان ابن خالد ابن اسید الاہمانی (از جہنیہ) اور ابو اسماء بشر ابن سوط القابضی کو گرفتار کرنے کے لیے بھیجا۔ یہ دونوں حسینؓ کے قتل میں موجود تھے۔ اور عبدالرحمان بن عقیل بن ابی طالب کے قتل کرنے میں شریک تھے اور ان کے اسلحہ اور لباس پر بھی انہوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ عبداللہ بن کامل نے عصر کے وقت بنی دہمان کی مسجد کو گھیر لیا اور کہا اگر عثمان بن خالد کریز الدہمانی میرے پاس نہ لایا گیا تو آفرینش عالم سے لے کر قیامت تک جتنے گناہ بنی دہمان نے کئے ہیں ان سب کا وبال مجھ پر پڑے اگر میں ان سب کی گردن نہ مار دوں ہم نے کہا آپ ہمیں مہلت دیجئے ہم اسے تلاش کرتے ہیں ہم سب رسالہ کے ہمراہ اس کی تلاش میں روانہ ہوئے ہم نے ان دونوں کو احاطے میں بیٹھا ہوا پایا یہ جزیرے بھاگ جانا چاہتے تھے۔ یہ دونوں عبداللہ بن کامل کے پاس لائے گئے۔ اس نے انہیں دیکھ کر کہا خدا کا شکر ہے کہ اس نے مومنین کو جنگ سے بچایا اگر یہ ابو اسماء اس کے ہمراہ نہ ملتا تو ہم اس کی تلاش میں اس کے مکان جاتے بہر حال خدا کا شکر ہے۔ اس نے تجھ کو ہمارے قبضے میں دے دیا۔

یہ انہیں لے کر روانہ ہوا اور جب جعد کے کنوئیں کے مقام پر آیا ان دونوں کی گردن ماردی اور مختار سے آکر ان کا واقعہ بیان کیا مختار نے اسے حکم دیا کہ واپس جاؤ اور ان کی لاشوں کو جلا ڈالو جب تک لاش جل نہ جائے یہ دفن نہ ہونے پائیں۔

اعشیٰ ہمدانی نے عثمان الجہنی کا مرثیہ لکھا۔

خولی بن یزید الاصبحی کا قتل

مختار نے معاذ بن ہانی بن عدی الکندی حجر کے بھتیجے اور ابو عمرہ اپنے کوتوال کو خولی بن یزید الاصبحی کی گرفتاری کے لیے بھیجا یہ وہ شخص ہے جس نے حضرت حسینؓ کا سر کاٹا تھا ان دونوں نے اس کے مکان کو جا کر گھیر لیا یہ ایک کوٹھی میں جا چھپا معاذ نے ابو عمرہ کو اس کے گھر کی تلاشی کا حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ اس کی بیوی باہر نکل آئی انہوں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا شوہر کہاں ہے اس نے زبان سے تو لاعلمی ظاہر کی مگر ہاتھ کے اشارے سے اس کے چھپنے کا مقام بتا دیا یہ اس جگہ پہنچے اور دیکھا کہ وہ اپنے سر پر ایک ٹوکرا رکھے ہوئے ہے۔ یہ اسے نکال لائے مختار اس وقت کوفے میں سیر کر رہا تھا۔ پھر یہ وفد اپنے ان سرداروں کے پیچھے روانہ ہوا اسی سے پہلے ہی ابو عمرہ نے مختار کے پاس اپنا قاصد بھیج دیا تھا۔ یہ ابی بلال کے مکان کے پاس اس کے پاس پہنچا اس وقت مختار کے ہمراہ ابن کامل بھی تھا۔ اس قاصد نے خولی کی گرفتاری کی خبر اس سے بیان کی مختار انہیں کی طرف چلا آگے بڑھ کر وہ مل گئے۔ مگر مختار کے حکم سے خولی کو اس کے گھر والوں کے سامنے لا کر قتل کر دیا گیا پھر اسے جلا دیا۔ اور جب تک اس کی لاش جل کر راکھ نہ ہو گئی۔ مختار وہاں ٹھہرا رہا اور اس کے بعد چلا آیا۔

اس کی بیوی عیوف بنت مالک بن نہار بن عقرب حضرموت کی رہنے والی تھی جس وقت سے یہ حسینؓ کا سر لایا تھا وہ اس کی دشمن ہو گئی تھی۔

مختار ثقفی کا ابن سعد کے قتل کا ارادہ

ایک دن مختار نے اپنے جلیسوں سے کہا کل میں ایسے شخص کو قتل کروں گا جس کے پاؤں بڑے ہیں جس کی آنکھیں گڑی ہوئی اور بھنویں ابھری ہوئی ہیں اس کے قتل سے تمام مومن اور ملائکہ مقربین خوش ہوں گے۔

ہشیم بن الاسود النخعی اس وقت مختار کے پاس بیٹھا تھا اس بات کو سن کر اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اس سے اس کی مراد عمرو بن سعد بن ابی وقاص ہے۔ مکان آکر اس نے اپنے بیٹے عریان سے کہا کہ آج ہی رات جا کر تم عمرو بن سعد کو اس کی اطلاع کر دو اور کہہ دو کہ تم اپنی حفاظت کا انتظام کر لو وہ تمہیں کو قتل کرنا چاہتا ہے۔

عمرو بن سعد کو مختار کے ارادہ کی اطلاع

عریان نے اس کے پاس آکر تنہائی میں یہ واقعہ بیان کیا عمرو بن سعد نے کہا اللہ تمہارے باپ کو اس کی جزائے خیر دے مگر وعدۂ امان اور عہد و میثاق کے بعد وہ کیونکر میرے ساتھ ایسا سلوک کر سکتا ہے اپنے خروج کے ابتدائی زمانہ میں مختار لوگوں کے ساتھ نہایت ہی اخلاق و مہربانی سے پیش آتا تھا اور عبداللہ بن جعدہ بن ہبیرہ کی حضرت علی سے قرابت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سے سب سے زیادہ تعظیم و تکریم کرتا تھا۔

عمرو بن سعد کو مختار ثقفی کا امان نامہ

عمرو بن سعد نے عبداللہ بن جعدہ سے کہا کہ مجھے مختار کی جانب سے اپنے متعلق خوف ہے آپ مہربانی فرما کر اس سے میرے لیے امان حاصل کیجئے موسیٰ ابن عامر ابوالاشعر اس واقعہ کا راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے اس وعدۂ امان کو خود دیکھا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وعدۂ امان مختار بن ابی عبید کی جانب سے عمرو بن سعد بن ابی وقاص کے لیے لکھا جاتا ہے تمہاری جان تمہارے مال اعزا اقربا اور اولاد کو امان دی جاتی ہے تمہارے سابقہ اعمال کا تم سے اس وقت تک کوئی مواخذہ نہیں کیا جائے گا۔ جب تک تم ہمارے احکام کی اطاعت کرو گے ہمارے فرماں بردار رہو گے اپنے مکان اپنے خاندان اور اپنے شہر میں قیام رکھو گے شیعیان اہل بیت اور ہماری فوج وغیرہ سب کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ عمرو بن سعد کے ساتھ کوئی برائی نہ کریں۔

سائب بن مالک اعمر بن شمیط عبداللہ بن شداد اور عبداللہ بن کامل اس عہد پر شاہد ہے۔ نیز مختار نے اللہ کے سامنے یہ عہد و اثق کیا کہ وہ اس امان کو عمرو بن سعد کے لیے ایفا کرے گا۔ البتہ اگر کوئی نیا واقعہ رونما ہو نیز اس نے کہا کہ میں اللہ کو اس عہد پر شاہد کرتا ہوں اور اسی کی شہادت بالکل کافی ہے۔

ابو جعفر محمد بن علی کہا کرتے تھے کہ مختار نے عمرو بن سعد سے جو وعدۂ امان کیا تھا۔ اس میں یہ استثناء کی تھی کہ ان حدث حدثا اس سے اس کی مراد خروج و بغاوت تھی۔

عمرو بن سعد کا قتل

جب عریان عمرو بن سعد کے پاس آیا یہ اسی رات اپنے گھر سے روانہ ہو کر اپنے حمام آ گیا۔ پھر اس نے اپنے دل میں کہا کہ بہتر یہ ہے کہ میں اپنے ہی مکان چلوں اس خیال سے وہ پلٹا دروازہ سے گذر کر صبح اپنے مکان آیا۔ اس نے اپنے حمام آ کر اپنے آزاد غلام سے کہا تھا کہ مختار نے مجھے یہ وعدۂ امان لکھ کر دیا تھا اور اب مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ نے یہ بڑی غلطی کی کہ اپنے مقام اور گھر کو چھوڑ کر یہاں آ گئے۔ آپ اپنے گھر واپس جائیں اور مختار کو اپنے خلاف کوئی موقع نہ دیں۔ اس مشورہ پر عمل کر کے عمرو بن سعد اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکان آگیا۔

مختار کو معلوم ہوا کہ عمرو بن سعد اپنے مکان سے چلا گیا ہے مختار نے کہا وہ جا نہیں سکتا اس کی گردن میں ایسی زنجیر پڑی ہے کہ اگر وہ بھاگنا بھی چاہے تو بھاگ نہیں سکتا۔ مبع کو مختار نے ابو عمرہ کو عمرو بن سعد کے بلانے کے لیے بھیجا ابو عمرہ اس کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ امیر نے تم کو بلایا ہے چلو عمرو اٹھا اس کا پاؤں اس کے جبہ میں الجھا اور یہ گر پڑا۔ ابو عمرہ نے تلوار سے اس کا کام تمام کر دیا۔ اس کا سر کاٹ کر اپنی قبا کے دامن میں رکھ کر مختار کے پاس آیا اور اسے مختار کے سامنے ڈال دیا۔

حفص بن عمر بن سعد کا قتل

مختار نے عمرو بن سعد کے بیٹے حفص بن عمرو سے جو اس وقت اس کے پاس بیٹھا تھا پوچھا پہچانتے ہو یہ کون ہے اس نے "ان للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا اور کہا ہاں اب ان کے بعد زندگی کا مزا نہیں مختار نے کہا تم نے سچ کہا اور تم زندہ بھی نہ رہو گے مختار نے اسے بھی قتل کرا دیا۔ اور اس کا سر بھی اس کے باپ کے سر کے پاس رکھ دیا گیا مختار کہنے لگا۔ یہ حسینؓ کے عوض اور یہ علیؓ بن حسینؓ کے عوض میں اگرچہ یہ برابر نہیں ہو سکتے بخدا اگر میں قریش کے تین سو بھی قتل کر دوں تب بھی یہ ان انگلیوں کا معاوضہ نہیں ہو سکتے۔

عمرو بن سعد کے قتل کی وجہ

حمیدہ بنت عمرو بن سعد نے اپنے باپ کا مرثیہ لکھا۔ ان دونوں کو قتل کر کے مختار نے ان کے سر مسافر بن سعید بن تمران الناطی اور ظبیان بن عمارۃ التیمی کے ہاتھ محمد بن الحنفیہ کے پاس بھیجے اور اس کے متعلق ایک خط بھی لکھا موسیٰ بن عامر راوی ہے کہ جس شے نے مختار کو عمرو بن سعد کے قتل کی ترغیب دی وہ یہ واقعہ تھا کہ یزید بن شراحیل الانصاری محمد بن الحنفیہ کے پاس آیا السلام علیک کے بعد دونوں میں مختار کے خروج اور اس کی تحریک دعوت کے متعلق جو اہل بیت نبی کے خون کا بدلہ لینے کے بارے میں تھی گفتگو ہونے لگی۔ محمد بن الحنفیہ نے نہایت ہی سنجیدگی سے کہا کہ مختار دعویٰ تو کرتا ہے کہ وہ ہمارے شیعوں میں سے ہے حالانکہ قاتلان حسینؓ اس کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے اس سے باتیں کرتے ہیں۔

مختار ثقفی کا محمد بن الحنفیہ کے نام خط

یزید نے اس بات کو یاد رکھا اور جب یہ کوفے آیا اور مختار سے ملا تو مختار نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے دریافت کیا کیا تم مہدی سے ملے تھے ان سے کیا بات چیت ہوئی یزید نے سارا واقعہ سنایا۔ اسے سنتے ہی مختار نے عمر بن سعد اور اس کے بیٹے کو قتل کر کے ان کے مذکورالصدر دو شخصوں کے ہاتھ محمد بن الحنفیہ کے پاس بھیج دیئے اور ہدیہ خط انہیں لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خط مہدی بن علی کے نام مختار بن ابی عبید کی جانب سے بھیجا جاتا ہے السلام علیک ایہا المہدی خدائے واحد کی حمد کے بعد اللہ نے آپ کے دشمنوں سے بدلہ لینے کے لیے مجھ کو مقرر فرمایا۔ ان میں سے بہت سے قتل ہوئے بہت سے قید ہوئے بہت سے اپنا گھربار چھوڑ کر فرار ہو گئے اس احسان پر خدا کا شکر ہے کہ اس نے آپ کے قاتلوں کو قتل کیا اور آپ کے حامیوں کی اعانت کی میں عمر بن سعد اور اس کے بیٹے کے سر کو آپ کے حامیوں کے پاس بھیجتا ہوں، قاتلان حسینؓ اور اہل بیت میں سے جس پر ہماری دسترس ہوئی ہم نے اسے قتل کر دیا۔ جو باقی رہ گئے ہیں وہ بھی اللہ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے اور جب تک صفحۂ ارض کو میں ان کے سے بالکل پاک نہ کر دوں گا ان کی تلاش سے باز نہ رہوں گا۔ اب اس معاملے میں اے مہدی آپ کی جو رائے ہو اس سے مجھے مطلع کیجئے تاکہ میں اس پر عمل کروں۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حکیم بن طفیل الطائی کی گرفتاری

مختار نے عبداللہ بن کامل کو حکیم بن طفیل الطائی السنبسی کی گرفتاری کے لیے بھیجا اس نے متقل کربلا میں عباس بن علی کے لباس و اسلحہ پر قبضہ کیا تھا۔ اور حضرت حسینؓ کے تیر مارا تھا یہ کہا کرتا تھا کہ میرا تیر ان کے پاجامے میں لگا تھا مگر حسینؓ کو اس سے کوئی ضرر نہ ہوا۔

عبداللہ بن کامل نے جا کر اسے پکڑ لیا اور مختار کے پاس لے چلا اس کے گھر والے عدی بن حاتم کے پاس اس کی فریاد رسی کو گئے کہ وہ اس کے بارے میں مختار سے سفارش کریں عدی انہیں راستہ ہی میں مل گیا اس نے عبداللہ بن کامل سے اس کی سفارش کی اس نے کہا میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ امیر مختار حاکم ہیں۔ عدی نے کہا میں ان کے پاس آتا ہوں عبداللہ نے کہا شوق سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف لے گئے عدی مختار کی طرف روانہ ہوا۔

حکیم بن طفیل الطائی کا قتل

اس سے پہلے یہ واقعہ پیش آ چکا تھا کہ بیچ کے احاطہ کی جنگ میں جو لوگ قید ہوئے ان میں سے کئی کے متعلق عدی نے مختار سے سفارش کی اور محض اس کی سفارش پر ان کو چھوڑ دیا گیا مگر وہ سب ایسے لوگ تھے جن کے متعلق حسینؓ یا اہل بیت حسینؓ کے قتل میں شرکت کی کوئی بات نہیں سنی گئی تھی۔ شیعوں نے ابن کامل سے کہا ہمیں یہ خوف ہے کہ امیر اس خبیث کے متعلق عدی کی سفارش قبول کر لیں گے۔ حالانکہ اس کے جرم سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ بہتر ہے کہ ہم ہی اسے قتل کر دیں ابن کامل نے انہیں اجازت دے دی جب یہ حضرمیین کے مکان پہنچے تو انہوں نے حکیم کو جس کی مشکیں بندھی ہوئی تھیں ایک جگہ نشانہ بنا کر کھڑا کیا اور کہا کہ تو نے ابن علی کے کپڑے اتارے تھے۔ ہم تیری آنکھوں کے سامنے تیری زندگی میں تیرا سارا لباس اتارتے ہیں چنانچہ انہوں نے اسے بالکل برہنہ کر دیا۔ پھر اس سے کہا تو نے حسینؓ کو اپنے تیر کا نشانہ بنایا تھا اور تو کہا کرتا ہے کہ تیرا تیر ان کے پاجامے سے لگ گیا تھا اور اس سے حسینؓ کو کوئی گزند نہیں پہنچا بخدا ہم بھی تیرے اسی طرح تیر مارتے ہیں کہ وہ تیرے جسم کو نہ لگے اور اگرچہ انہوں نے اس کے صرف ایک تیر مارا مگر اسی میں سے بہت سے پیکان نکل کر اسے آ لگے اور وہ مر گیا۔ ایک مبنی شاہد بیان کرتا ہے کہ پیکانوں کی کثرت سے وہ سی معلوم ہوتا ہے۔

حضرت عدیؓ بن حاتم کی سفارش

اب عدی بن حاتم مختار کے پاس آیا مختار نے اسے اپنے پاس بٹھایا عدی نے اپنے آنے کی غرض بیان کی مختار نے کہا اے ابو طریف تم قاتلان حسینؓ کی بھی سفارش کرتے ہو اس نے جواب دیا کہ اس پر جھوٹا الزام لگایا گیا ہے مختار نے کہا تو ہم اسے چھوڑ دیں گے۔ ابھی یہ گفتگو ختم ہوئی تھی کہ ابن کامل بھی آ گیا۔ مختار نے پوچھا اس کے ساتھ کیا کیا ابن کامل نے کہا شیعوں نے اسے قتل کر ڈالا مختار نے کہا میرے پاس لائے بغیر تو نے کیوں اس قدر جلد اسے قتل کر دیا حالانکہ واقعہ یہ تھا اگر ابن کامل اسے قتل نہ کر دیتا تو یہ بات مختار کو بھلی نہ معلوم ہوتی (دیکھو یہ عدی اس کی سفارش کے لیے آئے ہیں اور یہ اس بات کے اہل ہیں کہ ان کی سفارش قبول کی جائے) ابن کامل نے کہا میں مجبور تھا شیعوں نے نہ مانا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عدیؓ بن حاتم کی ابن کامل سے ناراضگی

عدی نے اس سے کہا اے دشمن خدا تو جھوٹ بولتا ہے تجھے یہ گمان تھا کہ وہ شخص جو تجھ سے بہتر ہے وہ اس معاملے میں میری سفارش قبول کرے گا اس لیے میرے آنے سے پہلے تو نے اس کا کام تمام کر دیا اس کے علاوہ اور کوئی خطرہ تجھے نہ تھا۔ ابن کامل عدی کو گالیاں دینا چاہتا تھا مگر مختار نے فوراً اپنی انگلی اپنے منہ پر رکھ کر اسے خاموش رہنے کی ہدایت کر دی عدی مختار سے خوش ہو کر اور ابن کامل سے ناراض ہو کر مختار کی مجلس سے چلا آیا۔ ابن کامل کی قوم میں سے جس شخص سے یہ ملتا اس سے ابن کامل کی شکایت کرتا۔

مرۃ بن منقذ کا فرار

مختار نے ابن کامل کو علیؓ بن الحسینؓ کے قاتل مرۃ بن منقذ بن النعمان العبدی (از قبیلہ عبدالقیس) کی گرفتاری کے لیے بھیجا یہ ایک بہادر آدمی تھا ابن کامل نے اس کے مکان کو گھیر لیا یہ نیزہ لے کر تیز رو گھوڑے پر سوار مقابلہ کے لیے نکلا۔ اور اس نے عبداللہ بن ناجیہ الشیامی کے نیزہ مارا جس سے وہ گر پڑا مگر نیزہ سے اسے کوئی گزند نہ پہنچا ابن کامل نے تلوار سے اس پر وار کئے۔ مگر وہ اپنے بائیں ہاتھ سے روکتا گیا اس طرح تلوار ہاتھ میں اتر گئی مگر گھوڑا اس تیزی سے اسے لے اڑا کہ یہ اسے نہ پا سکے اور وہ مصعب سے جا ملا۔ اس کے بعد اس کا ہاتھ بیکار ہو گیا۔

زید بن رقاد کا انجام

نیز مختار نے عبداللہ الشاکری کو بنی جنب کے زید بن رقاد کو گرفتار کرنے کے لیے روانہ کیا یہ کہا کرتا تھا کہ میں نے حسینؓ کے خاندان کے ایک ایسے نوجوان کے تیر مارا جس نے پیکاں سے اپنی پیشانی کو بچانے کے لیے اس پر اپنا ہاتھ رکھ لیا۔ مگر میرے تیر نے اس ہاتھ کو پیشانی سے ایسا پیوست کر دیا کہ وہ اسے اپنی پیشانی سے ہٹا ہی نہ سکا۔ اس سے اس کی مراد عبداللہ بن مسلم بن عقیل تھے جب ان کا ہاتھ پیشانی سے جدا نہ ہو سکا تو انہوں نے یہ دعا مانگی کہ اسے خدا دنیا میں ایسے دشمنوں سے جیسا حقیر اور ذلیل ہمیں کیا ہے تو بھی ان کو ایسا ہی ذلیل کرا اور جس طرح انہوں نے ہمیں قتل کیا ہے تو انہیں قتل کر اس نے ایک اور تیر سے اس لڑکے کا خاتمہ کر دیا یہ شخص بھی کہا کرتا تھا کہ میں اپنے مقتول کے پاس آیا جس تیر سے ان کی ہلاکت واقع ہوئی تھی وہ تو میں نے آسانی سے اس کے شکم میں سے نکال لیا مگر دوسرے تیر کو جو پیشانی پر لگا تھا۔ نکالنے کی بہت کوشش کی تیر تو نکل آیا مگر پیکان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشانی ہی میں پیوست رہا اور اسے میں نہ نکال سکا جب ابن کامل اس کے مکان پہنچا۔ بہت سے لوگ اس پر ٹوٹ پڑے یہ بھی ایک بڑا بہادر آدمی تھا۔ تلوار لے کر مقابلہ پر آیا۔ ابن کامل نے کہا۔ اسے نیزہ یا تلوار سے ہلاک نہ کرو بلکہ تیر اور پتھر سے اس کا خاتمہ کرو لوگوں نے اس قدر تیر اور پتھر مارے کہ یہ گر پڑا ابن کامل نے کہا دیکھو اگر اس کے جان ہو تو اسے باہر نکال لاؤ چونکہ ابھی اس میں جان تھی لوگ اسے باہر نکال لائے ابھی وہ زندہ ہی تھا کہ ابن کامل نے اسے آگ منگا کر جلا ڈالا۔

سنان بن انس اور عبداللہ بن عقبہ کا فرار

مختار نے سنان بن انس کو جو حضرت امام حسینؓ کے قتل کا مدعی تھا۔ تلاش کیا مگر معلوم ہوا کہ وہ بصرہ بھاگ گیا ہے۔ مختار نے اس کا گھر منہدم کر دیا۔ نیز اس نے عبداللہ بن عقبۃ الغنوی کو تلاش کیا یہ بھی بھاگ کر جزیرے چلا گیا تھا۔ مختار نے اس کے گھر کو بھی منہدم کر دیا۔ اس شخص نے اہل بیت حسینؓ کے ایک لڑکے کو قتل کیا تھا اسی طرح بنی اسد کے ایک اور شخص حرملہ بن کاہل نے آل حسینؓ میں سے کسی کو قتل کیا تھا۔

عبداللہ بن عروۃ الخثعمی کا فرار

مختار نے عبداللہ بن عروۃ الخثعمی کو جو کہا کرتا تھا کہ میں نے آل حسینؓ پر بارہ تیر چلائے مگر وہ سب ضائع گئے۔ تلاش کیا مگر یہ بھی بھاگ کر مصعب کے پاس آگیا تھا۔ مختار نے اس کے مکان کو بھی ڈھا دیا۔

عمر بن صبیح کا قتل

مختار نے بنی مدا کے ایک شخص عمرو بن صبیح کی گرفتاری کا حکم دیا یہ شخص کہا کرتا تھا کہ میں نے حسینؓ کے ساتھیوں کو تیر سے زخمی کیا مگر کسی کو قتل نہیں کیا۔ جب سب لوگ سو گئے۔ تب پولیس اس کی گرفتاری کے لیے اس کے مکان آئی یہ اس وقت اپنی چھت پر بے خبر سو رہا تھا تلوار اس کے سرہانے رکھی تھی۔ پولیس نے اسے پکڑ لیا اور تلوار پر بھی قبضہ کر لیا یہ کہنے لگا اللہ اس تلوار کا برا کرے یہ مجھ سے کس قدر قریب تھی اور کس قدر دور ہو گئی یہ مختار کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت تو مختار نے اسے قید ہی میں قید کر دیا۔ اور صبح کو دربار عام کیا۔ جب بہت سے لوگ جمع ہو گئے تو یہ شخص مقید اس کے سامنے لایا گیا تو نہایت ڈھٹائی سے کہنے لگا اے کافرو فاجرو اگر میرے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو تم کو معلوم ہو جاتا کہ میں اس وقت ٹھنڈا اور بزدل نہیں ہوں یہ میری عین خوشی ہوتی اگر میں تمہارے علاوہ کسی اور کے ہاتھ سے مارا جاتا کیونکہ میں تم کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدترین خلائق سمجھتا ہوں کاش اس وقت تلوار میرے ہاتھ میں ہوتی کہ میں تھوڑی دیر تمہارا مقابلہ کرتا اس کے بعد اس نے ابن کامل کی آنکھ پر طمانچہ مارا ابن کامل ہنسا اور اسے اپنے ہاتھ ہاتھ سے پکڑ کر کہنے لگا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ اس نے آل محمد کو زخمی کیا ہے اور ان پر نیزہ بازی کی ہے اب اس کی بارے میں آپ حکم دیجئے مختار نے کہا نیزے لاؤ نیزے لائے گئے مختار نے حکم دیا کہ نیزوں سے اس کا کام تمام کر دو اس حکم کی تعمیل کر دی گئی۔

ہیاط بن ابی زرعہ اور عبدالرحمان بن عثمان کا قتل

مختار کی طرف دار ابو زرعہ بن مسعود کے بیٹوں کے مکان کے پاس سے گذر رہے تھے انہوں نے مکان پر سے ان کے تیر مارے ان لوگوں نے مکان میں گھس کر ہیاط بن ابی زرعہ الثقفی اور عبدالرحمان بن عثمان بن ابی زرعہ الثقفی کو قتل کر دیا۔ البتہ عبدالملک بن ابی زرعہ سر پر زخم کھا کر ان کی گرفت سے نکل گیا اور بھاگتا ہوا مختار کے پاس آیا۔ مختار نے اپنی بیوی ام ثابت سمرہ بن جندب کی پوتی سے اس کے پٹی باندھنے کو کہا اور پھر اسے اپنے پاس بلایا اور کہا اس میں میرا کیا قصور ہے تم نے ان پر تیر اندازی کی اور اس طرح انہیں جوش انتقام آ گیا۔

محمد بن الاشعث کا فرار

محمد بن الاشعث بن قیس اشعث کے گاؤں میں جو قادسیہ کے پہلو میں واقع تھا۔ مقیم تھا مختار نے جوشب[1] ساون الکرسی کو سو آدمیوں کے ہمراہ اس کی تلاش میں روانہ کیا اور کہا کہ تم اس کے پاس جاؤ تو وہ سیر و شکار میں مزے اڑا رہا ہو گا یا کسی جگہ کھڑا ہو گا یا خوف کی حالت میں جھگڑ رہا ہو گا یا کسی جگہ چھپا ہو گا اگر ہو سکے تو اس کا سر لے آؤ۔ جوشب اس کی جانب روانہ ہوا وہاں پہنچ کر اس نے اس کے قصر کو گھیر لیا مگر یہ اس محاصرے سے پہلے ہی اپنے قصر سے نکل کر مصعب بن الزبیر کے پاس چلا گیا تھا جوشب یہی سمجھتا رہا کہ وہ قصر میں ہے جب اس کی فوج قصر میں داخل ہوئی تو انہیں اس کے نکل جانے کا حال معلوم ہوا یہ مختار کے پاس واپس چلے آئے۔ مختار نے اس کے مکان کو منہدم کرا دیا اور اس کے چونے اور اینٹ سے حجر بن عدی الکندی کا مکان تعمیر کرایا جسے زیاد بن سمیہ نے منہدم کر دیا تھا۔

---

[1] اس مشہور کرسی کے پروہت کو جس کا مختار نے تابوت سکینہ بنا کر جلوس نکالا تھا (مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثنیٰ ابن مخربۃ العبدی

مثنیٰ بن مخربۃ العبدی سلیمان بن صرد کے ساتھ عین الوردہ کی جنگ میں شریک ہوا پھر گروہ توابین میں سے جو لوگ بچ کر کوفہ واپس آئے یہ ان کے ہمراہ کوفے آیا۔ اس وقت مختار قید تھا اب یہ کوفے ہی میں رہا جب مختار قید سے آزاد ہوا تو اس نے پوشیدہ طور پر اس کی بیعت کی مختار نے اس سے کہا کہ تم اپنے شہر بصرہ جاؤ اور میرے لیے چپکے چپکے دعوت دو۔ اس نے بصرہ آکر مختار کے لیے تحریک شروع کی۔ اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے اور بعض دوسرے لوگوں نے بھی اس کی دعوت قبول کر لی۔

مثنیٰ ابن مخربۃ العبدی کا خروج

جب مختار نے ابن مطیع کو کوفے سے نکال دیا۔ اور عمر بن عبدالرحمان بن الحارث بن شام کو فے آنے سے روک دیا تو مثنیٰ بن مخربۃ بصرہ میں خروج کر کے مسجد اعظم آیا اس کی قوم والے اس کے پاس جمع ہو گئے اس نے مختار کے لیے لوگوں کو دعوت دی پھر مسجد سے گنج آیا اور اسی کے قریب اس نے اپنی چھاؤنی قائم کی وہیں انھوں نے سامان خوراک جمع کیا اور قربانی کی۔

عباد بن حصین اور قیس بن الہیثم کے دستوں کی روانگی

قباع نے اپنے کوتوال عباد بن حصین اور قیس بن الہیثم کو پولیس اور فوج کے ہمراہ ان کے مقابلہ کے لیے بھیجا یہ دونوں موالیوں کی گلی سے سبخ کی مسجد آئے اور وہیں ٹھہر گئے تمام لوگ اپنے اپنے مکانات میں ٹھہرے رہے باہر نہیں نکلے عباد دیکھنے لگا کہ کوئی شخص نظر آئے تو اس سے حال دریافت کرے مگر کوئی نظر نہیں آیا اس پر اس نے کہا کیا یہاں بنی تمیم کا کوئی آدمی نہیں ہے خلیفۃ الاعور بنی حدی کے (عدی الرباب) آزاد غلام نے اس سے کہا کہ یہ دراد بنی عبد شمس کے مولیٰ کا مکان ہے عباد نے کہا اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤ خلیفۃ الاعور نے دروازہ کھٹ کھٹایا دراد نکل کر آیا عباد نے اسے گالی دی اور کہا کہ میں یہاں ٹھہرا ہوا ہوں اور تو میرے پاس نہیں آیا اس نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ یہاں کیوں ٹھہرے ہوئے ہیں عباد نے کہا ابھی جاؤ ہتھیار سنبھالو اور گھوڑے پر سوار ہو کر آؤ یہ مسلح ہو کر آگیا اور اب یہ سب وہیں ٹھہرے رہے۔

ابن حصین کی حکمت عملی

دوسری جانب مثنیٰ کے ساتھی سامنے آئے اور وہ بھی ان کے مقابل آکر ٹھہر گئے۔ عباد نے دراد سے کہا تم قیس کے ہمراہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑے رہو قیس بن الہیثم اور راد وہیں ٹھہرے اور خود عباد وہاں سے پلٹ کر قصابوں کے راستے سے ہوتا ہوا کلا آیا گنج کے چار دروازے تھے ایک بصرہ کے متصل تھا ایک خلائین کے محلہ کی طرف ایک مسجد کی طرف اور ایک شمالی رخ تھا۔ عباد اس دروازے سے پر آیا جو نہر کے قریب کباڑیوں کے محلہ کے متصل واقع تھا یہ ایک چھوٹا سا دروازہ تھا۔ عباد ٹھہر گیا اس نے سیڑھی منگائی اسے گنج کی دیوار پر نصب کیا تیس آدمی چڑھ گئے۔ عباد نے انہیں چھتوں پر رہنے کا حکم دیا اور کہا کہ جب تکبیر کی آواز سنو تو تم چھتوں پر تکبیر کہنا۔

عباد کا مثنیٰ کے رسالہ پر حملہ

ان ہدایات کے دینے کے بعد عباد قیس بن الہیثم کے پاس آگیا اس نے وراد سے کہا دشمن کو چھیڑو وراد نے ان پر رسالہ سے حملہ کیا حریفوں میں جنگ شروع ہوگئی۔ مثنیٰ کے چالیس آدمی کام آئے اور عباد کے بھی کچھ آدمی مارے گئے جب ان لوگوں نے جو چھتوں پر تھے جنگ کا شور اور تکبیر کی آواز سنی تو انہوں نے بھی تکبیر کہی۔ اسے سن کر گنج میں جتنے آدمی تھے وہ سب بھاگے مثنیٰ اور اس کی فوج نے جب اپنے عقب میں تکبیر کی آواز سنی تو وہ بھاگے عباد اور قیس بن الہیثم نے ان کے تعاقب سے اپنی فوج کو روک دیا اور پورے گنج پر قبضہ کر لیا۔ مثنیٰ اور اس کے ہمراہی بنی عبدالقیس کے پاس چلے آئے۔

عباد اور قیس اپنے ہمراہیوں کو لے کر قباع کے پاس چلے آئے قباع نے ان کو اب عبدالقیس کی طرف روانہ کیا۔ قیس قویل کی سمت سے اور عباد مربد کے راستے سے ان کے مقابلہ پر آیا اور جنگ شروع ہوئی۔

زیاد بن عمرو العتکی کا قباع سے احتجاج

زیاد بن عمرو العتکی قباع کے پاس آیا جو اس وقت مسجد میں منبر پر بیٹھا ہوا تھا۔ یہ اپنے گھوڑے پر سوار ہی مسجد میں چلا آیا اور اس نے قباع سے کہا کہ یا تو تم اپنے رسالہ کو ہمارے بھائیوں کے مقابلہ سے ہٹا لو ورنہ ہم اس کا مقابلہ کرتے ہیں قباع نے احنف بن قیس اور عمرو بن عبدالرحمان المخزومی کو بھیجا تاکہ یہ لوگوں میں صلح کرا دیں۔ یہ دونوں عبدالقیس کے پاس آئے احنف نے بنی بکر ازد اور تمام لوگوں سے سوال کیا کہ کیا تم ابن الزبیر کی بیعت پر قائم نہیں ہو انہوں نے کہا ہم قائم ہیں۔ مگر ہم اپنے اہل برادری کا ساتھ چھوڑ نہیں سکتے احنف نے کہا تم ان سے علیحدہ ہو جاؤ اس شرط پر انہیں امان دی جاتی ہے کہ وہ اس شہر میں فتنہ و فساد برپا نہ کریں اور یہاں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں چاہیں چلے جائیں۔

مثنیٰ بن مخربۃ العبدی کی مراجعت

مالک بن المسمع اور زیاد بن عمرو اپنے اور سر برآوردہ طرفداروں کے ساتھ مثنیٰ کے پاس آئے اس سے اور اس کے دوستوں سے کہا کہ ہم تمہارے مقصد میں شریک رائے نہیں ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہم اسے بھی برا سمجھتے ہیں کہ تم پر سختی کی جائے بہتر یہ ہے کہ چونکہ تمہارے شرکائے عمل کی تعداد تھوڑی ہے تم اپنے امیر کے پاس چلے جاؤ اور تم کو پوری امان حاصل ہے۔ مثنیٰ نے ان کے مشورہ کو قبول کر لیا اور واپس چلا گیا۔ احنف بھی واپس آ کر کہنے لگا۔ آج کے علاوہ میری رائے نے کبھی غلطی نہیں کی میں ان کے پاس تو گیا مگر میں نے بکر اور ازد کو پس پشت ڈال دیا۔

عباد اور قیس قبائع کے پاس آ گئے مثنیٰ اپنے معدودے چند آدمیوں کے ساتھ کوفہ میں مختار کے پاس چلا آیا۔

اس جنگ میں سوید بن رناب الشنّی اور عقبہ بن عشیرہ الشنّی مارے گئے ایک تمیمی نے ان دونوں کو قتل کیا تھا پھر یہ تمیمی بھی مارا گیا تو عقبہ بن عشیرہ کا بھائی اس کا خون پی گیا اور کہنے لگا کہ میں اپنے بھائی کا بدلہ لے رہا ہوں۔

مختار ثقفی کی مسمع اور زیاد بن عمرو کو دعوت

مثنیٰ نے کوفہ جا کر مختار سے اپنی ساری سرگزشت بیان کی اور کہا کہ مالک بن مسمع اور زیاد بن عمرو میرے پاس آئے اور میری بصرہ سے روانگی تک انہوں نے میری حفاظت کی اس بات سے مختار کے دل میں انہیں ملانے کا لالچ پیدا ہوا۔ اور اس نے ان کو ایک خط لکھا جس میں تحریر تھا تم میری دعوت کو قبول کرو اور میری اطاعت کرو دنیا میں جو تم چاہو گے تم کو دیا جائے گا اور جنت کا تمہارے لیے میں ضامن ہوں، اس خط کے موصول ہونے کے بعد مالک نے زیاد سے کہا اے ابو عمیرہ مختار دین و دنیا تم کو دے رہا ہے زیاد نے مذاقاً جواب دیا اے ابو غسان میں تو وعدہ پر لڑتا نہیں جو مجھے درہم دے گا اس کے ہمراہ لڑوں گا۔

مختار ثقفی کا احنف کے نام خط

مختار نے احنف اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو یہ خط لکھا "السلام علیکم بنی مضر اور ربیعہ کا برا ہو احنف اپنی قوم کو اس طرح دوزخ کی طرف لے جا رہا ہے کہ وہاں سے واپسی ممکن ہی نہیں تقدیر کریں بدل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں سکتا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مجھے کذاب کہتے ہو مجھ سے پہلے انبیاء کو بھی اس طرح جھٹلایا گیا ہے اور میں ان میں سے اکثر سے اچھا نہیں ہوں۔ اس لیے اگر مجھے کاذب سمجھا گیا تو کیا ہوا۔"

شعبی اور احنف بن قیس کی گفتگو

شعبی کہتا ہے میں بصرہ آیا اور ایک جلسہ میں شریک ہوا جس میں احنف بن قیس بھی تھا حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے مجھے دریافت کیا میں نے کہا کوفہ کا باشندہ ہوں اس نے کہا تم ہمارے موالی ہو میں نے کہا کیونکر اس نے کہا ہم نے تم کو مختار کے ساتھیوں سے جو تمہارے غلام ہیں۔ بچا لیا میں نے کہا تم جانتے ہو کہ ہمارے اور تمہارے متعلق ہمدان کے شیخ نے کیا کہا ہے احنف نے پوچھا کیا میں نے اس کے یہ اشعار سنائے کیا تم اس بات پر فخر کرتے ہو کہ تم نے غلاموں کو قتل کیا ہے اور ایک مرتبہ آل عزل کو شکست دی اگر تم اس بات پر فخر کرتے ہو تو یہ بھی یاد کرو کہ جنگ جمل میں ہم نے تمہارے ساتھ کیا کیا تھا۔

احنف بن قیس کا خط بنام مختار ثقفی

یہ سن کر احنف ناراض ہوا اس نے اپنے غلام کو خط لانے کا حکم دیا۔ غلام ایک خط لایا جس میں مرقوم تھا "بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط احنف بن قیس کی جانب لکھا جاتا ہے اما بعد ربیعہ اور مضر ہلاک ہونے والے ہیں کیونکہ احنف اپنی قوم کو اس طرح دوزخ کی جانب لے جا رہا ہے کہ وہاں سے واپسی ممکن نہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مجھ کو جھوٹا کہتے ہو مجھ سے پہلے بہت سے انبیاء کو جھوٹا کہا گیا ہے اور میں ان سے بہتر نہیں ہوں۔" احنف نے کہا بتاؤ مختار تم میں سے ہے یا ہم میں ہے۔"

مسکین بن عامر بن انیف بن شریح بن عمرو بن حدرس بھی مختار سے لڑا ہوا تھا جب سب کو شکست ہوئی تو یہ محمد بن عمیر بن عطارد کے پاس آذربیجان چلا گیا۔

ابن زبیرؓ کے قتل کا منصوبہ

اس سنہ میں مختار نے ایک فوج مدینہ اس غرض سے روانہ کی کہ بہ دھوکہ سے ابن الزبیر کو قتل کر دے علاوہ اس نے ابن الزبیر پر یہ ظاہر کیا کہ میں اس فوج کو آپ کی امداد کے لیے بھیج رہا ہوں تاکہ آپ اس کی مدد سے اس فوج کا مقابلہ کریں جو عبدالملک نے آپ کے مقابلہ پر بھیجی ہے اور جو وادی القریٰ میں آکر خیمہ زن ہوئی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مطیع کا بصرہ میں قیام

موسیٰ بن عامر راوی ہے کہ جب مختار نے ابن مطیع کو کوفہ سے نکال دیا یہ بصرہ آگیا اس نے شکست کھا کر ابن الزبیر کے پاس جانا مناسب نہ سمجھا اور بصرہ ہی میں قیام پذیر ہو گیا اس کے بعد عمر بن عبدالرحمان بن الحارث بن ہشام بھی بصرہ آگیا اور اب یہ دونوں بصرہ میں رہنے لگے۔

مختار ثقفی کی ابن زبیرؓ سے اعانت طلبی

عمر کے بصرہ آنے کی وجہ یہ ہوئی کہ جب مختار نے کوفہ پر تسلط حاصل کر لیا اور اس کی حکومت مضبوطی سے قائم ہو گئی تو اب تک شیعہ سمجھتے تھے کہ یہ ابن الحنفیہ کے لیے دعوت دے رہا ہے اور اس کا مقصد اہل بیت کے خون کا بدلہ لینا ہے۔ مگر اب اس نے ابن الزبیر سے چال چلی اور انہیں لکھا میں نے آپ کی جیسی خیر خواہی کی اور آپ کے دشمن کے مقابلہ میں جو کوشش کی اسے آپ جانتے ہیں۔ آپ نے خود ہی مجھ سے بہت کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ بشرطیکہ آپ کی خیر خواہی میں کامیاب ثابت ہوں میں نے جو عہد کیا تھا وہ پورا کیا مگر آپ نے وعدہ کا ایفا نہیں کیا اب جو کچھ میں نے کیا ہے اس سے آپ واقف ہیں اگر آپ پھر میرے ساتھ تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں تو میں تیار ہوں۔

اس خط کے لکھنے سے اس کا مقصد محض یہ تھا کہ اپنے اقتدار کے پوری طرح قائم ہونے تک ابن زبیر کو اپنی مخالفت سے باز رکھے اس کارروائی سے اس نے شیعوں کو مطلقاً آگاہ نہیں کیا اور اگر اتفاقیہ طور پر اس کے متعلق کوئی بات انہیں معلوم بھی ہوئی تو انہوں نے اسے باور کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔

عمر بن عبدالرحمٰن کو کوفہ جانے کا حکم

اس خط کے موصول ہونے کے بعد ابن الزبیرؓ نے چاہا کہ معلوم کریں کہ آیا مختار صلح کرنا چاہتا ہے یا لڑنا چاہتا ہے۔ اس غرض سے انہوں نے عمر بن عبدالرحمان بن الحارث بن ہشام المخزومی کو بلا کر حکم دیا کہ تم کوفہ جاؤ ہم نے تم کو کوفہ کا والی مقرر کیا۔ اس نے کہا میں وہاں کیسے جاؤں۔ وہاں تو مختار نے قبضہ کر رکھا ہے۔ ابن الزبیر نے کہا جاؤ وہ ہماری اطاعت و فرماں برداری کا مدعی ہے ابن الزبیرؓ نے اسے اخراجات سفر کے لیے تیس چالیس ہزار درہم دیئے عمر اب کوفہ روانہ ہوا۔

مختار کا جاسوس مکہ سے مختار کے پاس آیا مختار نے دریافت کیا کہ ابن الزبیر نے عمر کو کس قدر رقم دی ہے اس نے کہا تیس ہزار اور چالیس ہزار کے درمیان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زائدہ بن قدامہ اور عمر بن عبدالرحمان کی ملاقات

مختار نے زائدہ بن قدامہ کو بلایا اور کہا کہ اپنے ساتھ ستر ہزار لے جاؤ یہ اس رقم سے دوگنی ہے جو ابن الزبیر نے عمر کو کوفہ آنے کے لیے دی ہے اور صحرا میں عمر سے جا کر ملو۔ مسافر بن سعید بن نمران الناعطی کو پانسو نیزہ باز شہسواروں کے ساتھ جو خود و زرہ سے مسلح ہوں اپنے ہمراہ لے جاؤ اور عمر سے کہو کہ جس قدر روپیہ تم کو دیا گیا ہے یہ اس سے دو چند موجود ہے ہم نہیں چاہتے کہ تمہارا نقصان ہو اسے لے لو اور واپس چلے جاؤ اگر وہ اتنا کہنے پر واپس چلا جائے تو بہادر یہ رسالہ دکھا دینا اور کہہ دینا کہ اس کے پیچھے اسی طرح رسالہ کے سوار ستے اور موجود ہیں۔

عمرو بن عبدالرحمن کی مراجعت بصرہ

زائدہ یہ رقم اور رسالہ لے کر عمر سے ملنے روانہ ہوا صحرا میں اس سے ملاقات کی اور کہا یہ روپیہ لو اور واپس چلے جاؤ۔ عمر نے کہا مجھے امیر المومنین نے کوفہ کا والی مقرر کیا ہے ان کے حکم کی بجا آوری ضروری ہے زائدہ نے اسے رسالہ دکھایا جسے اس نے اپنے ایک جانب کمین گاہ میں متعین کر رکھا تھا اسے دیکھ کر عمر نے کہا کہ اب میں مجبور ہوں میں نے اپنا فرض پورا کیا اب وہ مجھ پر کوئی الزام نہیں رکھ سکتے لائیے وہ روپیہ مجھے دیجئے زائدہ نے کہا اگر مختار دوست نہ ہوتا تو وہ کبھی یہ رقم تم کو نہ بھیجتا۔ عمر نے اس روپیہ کو لے کر بصرہ کا رخ کیا اور اب وہ اور ابن مطیع حارث بن عبداللہ ابی ربیعہ کی ولایت میں بصرہ میں جمع ہوئے ابھی تک مثنیٰ بن مخربۃ العبدی نے بصرہ میں وہ فتنہ برپا نہیں کیا تھا جسے ہم بیان کر چکے ہیں۔

مختار ثقفی کی مصالحت کی کوشش

ابو مخنف راوی ہے کہ مختار کو معلوم ہوا کہ شامی عراق کی جانب آ رہے ہیں۔ اس نے ارادہ کیا کہ پہلے ان سے نبٹ لینا چاہیئے مگر اس کے ساتھ اسے یہ بھی خوف ہوا کہ مبادا شامی مغرب سے مجھ پر آجائیں اور مصعب بصرہ سے پیش قدمی کریں اور اس بنا پر اس نے ابن الزبیرؓ سے صلح کر لی اور اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ وقت ٹال دیا جائے اور پھر ان سے بھی نبٹ لیا جائے گا۔ اس وقت عبدالملک نے عبدالملک بن الحارث بن الحکم بن العاص کو وادی القریٰ ابن الزبیرؓ سے مقابلہ کے لیے بھیج دیا تھا۔ اور مختار نے اب ابن الزبیر سے یہ چال چلی کہ صلح کر لی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختار ثقفی کی اعانت و فوج کی پیش کش

مختار نے ابن الزبیرؓ کو یہ خط لکھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ عبدالملک بن مروان نے آپ سے لڑنے کے لیے ایک فوج بھیجی ہے اگر آپ پسند کریں تو میں آپ کی مدد کے لیے امدادی فوج بھیج دوں۔

ابن الزبیرؓ نے اسے لکھا کہ اگر تم میرے مطیع ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم میرے پاس فوج بھیجو اور وہاں میرے لیے بیعت لو جب مجھے معلوم ہو جائے گا کہ تم نے میری بیعت کر لی ہے تو میں تمہاری اس بات کو سچ سمجھوں گا اور تمہارے علاقہ پر اپنی فوجیں روانہ نہیں کروں گا جو فوج تم میری امداد کے لیے بھیجنا چاہتے ہو اسے فوراً بھیج دو اور اسے حکم دو کہ وادی القریٰ میں عبدالملک کی فرستادہ فوج کے مقابلہ پر جا کر لڑے والسلام۔

شرجیل بن درس کی روانگی

مختار نے شرجیل بن درس الہمدانی کو بلایا اور اسے تین ہزار فوج کے ہمراہ جن میں تعداد غالب موالیوں کی تھی اور عرب صرف سات سو تھے۔ مدینہ جانے کا حکم دیا اور ہدایت کی کہ مدینہ پہنچتے ہی اپنی رسید سے مجھے مطلع کرنا۔ اس کے بعد میں آئندہ کے لیے تم کو ہدایت بھیجوں گا۔ مختار اصل میں یہ چاہتا تھا کہ جب یہ مدینہ پہنچ جائے تو اس فوج پر کسی اور شخص کو اپنی طرف سے سپہ سالار مقرر کر کے بھیج دے اور شرجیل کو مکہ جانے کا حکم دے تاکہ یہ وہاں جا کر ابن الزبیرؓ کا محاصرہ کرے اور لڑے۔

عباس بن سہل کی روانگی مدینہ

شرجیل کوفہ سے مدینہ روانہ ہوا ابن الزبیرؓ کو یہ خوف پیدا ہوا کہ مبادا مختار نے میرے ساتھ کوئی فریب کیا ہو اس لیے انہوں نے عباس بن سہل بن سعد کو دو ہزار فوج کے ساتھ مدینہ بھیجا اور ہدایت کی کہ عربوں کو نفرت دلاتے اور اس جماعت کو نظر میں رکھے اگر یہ ان کے مطیع و فرماں بردار رہیں تو خیر ورنہ کسی حیلہ سے ان سب کو تباہ کر دے۔ عراقی بھی آ گئے اور عباس بن سہل رقیم میں ابن الورس سے آ کر ملا۔ ابن درس نے اپنی فوج کی جنگی ترتیب قائم کر دی تھی۔ میمنہ پر سلیمان بن حمیر الثوری الہمدانی کو متعین کیا تھا اور میسرہ پر عباس بن جعدۃ الجدلی کو اس کا سارا رسالہ ان دونوں بازوؤں میں متعین تھا ابن درس نے قریب پہنچ کر عباس کو سلام کیا اور خود وہ پاپیادہ پیدل سپاہ ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرجیل بن درس اور عباس بن سہل کی ملاقات

عباس اس طرح ان کے پاس پہنچا کہ اس کے تمام سپاہی علیحدہ علیحدہ چل رہے تھے کوئی نظام ان میں نہ تھا۔ یہاں آکر اس نے دیکھا کہ ابن درس پانی پر پوری جنگی ترتیب کے ساتھ فروکش ہے۔ عباس نے عراقیوں کے قریب پہنچ کر انہیں سلام کیا اور ابن درس سے کہا کہ تم سے تخلیہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ابن درس تنہائی میں اس سے ملا۔ عباس نے اس سے پوچھا کیا تم ابن الزبیر کی اطاعت میں نہیں ہو۔ اس نے کہا ہاں میں ہوں عباس نے کہا تو وادی القریٰ میں ان کے دشمن فروکش ہیں تم ہمارے ساتھ ان کے مقابلہ پر چلو۔ ابن درس نے کہا مجھے تمہارے احکام بجالانے کی ہدایت نہیں دی گئی مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مدینہ پہنچ کر ٹھہروں۔ اور پھر جو مناسب سمجھوں کروں۔ عباس بن سہل نے کہا اگر تم ابن الزبیر کی اطاعت میں ہو تو انہوں نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تم کو اور تمہاری فوج کو وادی القریٰ اپنے دشمنوں کے مقابلہ پر لے جاؤں۔ ابن درس نے کہا۔ مجھے تمہارا حکم ماننے کا حکم نہیں دیا گیا اور نہ میں تمہارے ساتھ وادی القریٰ جاؤں گا البتہ مدینہ پہنچ کر اپنے حاکم مجاز کو اپنے پہنچنے کی اطلاع دوں گا۔ پھر وہ جو حکم مجھے دیں گے ویسا کروں گا۔

شرجیل بن درس کی فوج کے لیے رسد کی فراہمی

عباس بن سہل نے جب اس کی لجاجت آمیز گفتگو سنی تو اسے معلوم ہو گیا کہ وہ اس کے خلاف ہے مگر اس نے مناسب نہ سمجھا کہ ابن درس اس بات سے آگاہ ہو کہ اس نے اس کے رویہ کو سمجھ لیا ہے۔ اس لیے عباس نے اس سے کہا اچھا تمہیں جو مناسب معلوم ہو وہ کرو میں تو وادی القریٰ جاتا ہوں۔ عباس بن سہل بھی پانی پر آکر فروکش ہوا۔ اس نے کچھ قیمتی اشیاء جو اس کے ساتھ تھیں تحفتہً ابن درس کو بھیجیں۔ نیز آٹا اور چرم کشیدہ بھیڑیں بھیجیں ابن درس اور اس کی فوج بھوکوں مر رہی تھی۔ ابن سہل نے ہر دس آدمی کے لیے ایک بکری بھیج دی۔ ان لوگوں نے انہیں ذبح کیا اور گوشت کے صاف کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اکثر پانی کے کنارے جمع ہو گئے ان میں جنگی ترتیب قائم نہ رہی اور وہ ایک دوسرے سے بے خطر اپنے کاروبار میں مشغول ہو گئے۔

عباس بن سہل کا ابن درس پر حملہ

عباس نے ان کی اس بے خبری کی حالت کا اندازہ کر کے اپنی فوج میں سے ایک ہزار جواں مرد بہادر منتخب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئے اور انہیں لے کر شرجیل ابن درس کے خیمہ کی طرف بڑھا ابن ورس نے انہیں اپنی جانب آتا دیکھ کر اپنی فوج کو للکارا مگر ابھی سو آدمی بھی اس کے پاس جمع نہ ہوئے تھے کہ عباس بن سہل بن کے پاس آگیا۔ اس وقت ابن درس کہہ رہا تھا اے اللہ کے سپاہیو میرے پاس آؤ ان ظالموں سے جو شیطان ملعون کے پیرو ہیں لڑو تم حق اور راہ راست پر ہو اور انہوں نے دھوکہ اور فریب کیا ہے۔

شرجیل بن ورس کا قتل

ابو یوسف راوی ہے کہ عباس رجز پڑھتا ہوا عراقیوں پر ٹوٹ پڑا۔ تھوڑی دیر لڑائی ہونے کے بعد ابن ورس ستر اور جوانمردوں کے ساتھ مارا گیا۔ اس کے مارے جانے کے بعد عباس نے ابن ورس کی فوج کو عام امان دے دی اور اس کے لیے امان کا جھنڈا بلند کر دیا۔ تین سو آدمیوں کے ماسوا جو سلیمان بن جمیر الہمدانی اور عباس بن حمزۃ الجدلی کے ساتھ واپس چلے گئے اور سب کے سب عباس کے پاس چلے آئے عباس نے ان سب کو قتل کرا دیا۔ البتہ دو سو آدمی اس طرح بچ گئے کہ جن لوگوں کے حوالے قتل کرنے کے لیے ان کو کیا گیا ان میں سے کچھ لوگوں نے انہیں قتل کرنا برا سمجھا اور چھوڑ دیا۔ یہ بقیۃ السیف عراق واپس روانہ ہوئے مگر ان میں سے بھی اکثر راستہ ہی میں مر گئے۔

مختار ثقفی کا خط بنام محمد بن الحنفیہ

جب مختار کو ان کے حشر کا علم ہوا اور جب کچھ لوگ واپس آئے اس نے سب کے سامنے تقریر کی اور کہا کہ شریر رفاجیوں نے اچھے پاک بندوں کو قتل کر دیا۔ مگر یہ مقدر ہو چکا تھا اور وہ پورا ہوا۔

مختار نے حسب ذیل خط صالح بن مسعود المخشی کے ہاتھ ابن الحنفیہ کو ارسال کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں نے ایک فوج آپ کے پاس اس غرض سے بھیجی تھی کہ وہ آپ کے دشمنوں کو ذلیل کرے۔ آپ کے لیے ملکوں کو فتح کرے۔ جب یہ لوگ آپ کے پاس آنے کے لیے مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو طلحہ کی ایک فوج ان سے ملی اور باوجود عہد امان کے انہوں نے دھوکہ سے میری فوج پر اچانک حملہ کر کے ان کو قتل کر دیا۔ اب اگر آپ مناسب خیال کریں تو میں اہل مدینہ کی جانب ایک زبردست فوج بھیجتا ہوں۔ اور آپ ان کے پاس اپنے سفرا بھیج دیں تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ میں آپ کا مطیع ہوں اور یہ فوج میں آپ کے حکم سے بھیج رہا ہوں۔ اگر آپ اس غرض کے لیے اپنے سفیر روانہ فرما دیں گے تو آپ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوگا کہ یہ لوگ ملحد ظالم آل زبیر کے مقابلہ میں آپ کے اور اہل بیت نبیؐ کے حق کو زیادہ سمجھنے والے ہیں اور زیادہ نرمی و خلق سے پیش آنے والے ہیں۔

محمد بن الحنفیہ کا خط بنام مختار ثقفی

ابن الحنفیہ نے اسے لکھا تمہارے خط کو میں نے پڑھا اور مجھے معلوم ہے کہ تم کس قدر میرے حق کو سمجھتے ہو اور میری خوشنودی کے لیے تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ نیز یہ بات بھی مجھے معلوم ہوئی کہ جب تک میں اللہ کی اطاعت کرتا رہوں گا۔ تمام امور سیاسی کی باگ میرے ہی ہاتھ میں ہوگی۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے ہر بات میں جسے تم نے علانیہ کیا ہے یا حصہ لیا ہے اللہ کی اطاعت کرو۔ تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر میں لڑائی کا ارادہ کروں تو میرے بہت سے مددگار فوراً میری حمایت کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ مگر میں سب سے الگ تھلگ ہوں اور چپ بیٹھا ہوں۔ اب جو اللہ کرے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

محمد بن الحنفیہ کا مختار ثقفی کو زبانی پیغام

صالح بن مسعود رخصت ہونے کے لیے ابن الحنفیہ کے پاس آیا۔ انہوں نے اسے رخصت کیا۔ دعا دی مختار کے نام خط دیا اور کہا کہ زبانی کہہ دینا کہ اللہ سے ہر وقت ڈرتا رہے اور خون ریزی سے بچے۔ صالح بن مسعود نے ان سے کہا کیا آپ نے یہ باتیں اپنے خط میں انہیں نہیں لکھیں۔ ابن الحنفیہ نے کہا میں نے تم کو اللہ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اللہ کی اطاعت تمام خوبیوں کی جامع اور تمام برائیوں کی مانع ہے۔

جب مختار کو یہ خط ملا۔ اس نے لوگوں سے کہا کہ مجھے ایسی بات کا حکم دیا گیا ہے جس سے نیکی اور فارغ البالی حاصل ہوگی اور کفر و فریب دور ہو جائے گا۔

محمد بن الحنفیہ کی اسیری

ابن الزبیر نے محمد بن الحنفیہ کو ان کے ہمراہیوں اور اہل خاندان کے ساتھ مع کوفے کے سترہ عمائد کے زمزم میں اس وہم سے قید کر دیا کہ چونکہ تمام امت نے ابن الزبیرؓ کی خلافت پر اجماع نہیں کیا تھا۔ اس لیے ان لوگوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔ یہ لوگ بھاگ کر حرم میں پناہ گزین ہوئے۔ ابن الزبیرؓ نے یہ دھمکی دی کہ میں خدا کے سامنے عہد کرتا ہوں کہ اگر تم بیعت نہ کرو گے تو میں سب کو قتل کر کے جلا دوں گا۔ اس کے لیے انہوں نے ایک مہلت مقرر کر دی کہ وہ اس اثنا میں بیعت کر لیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن الحنفیہ کی مختار ثقفی سے امداد طلبی

ابن الحنفیہ کے ساتھیوں میں سے بعضوں نے انہیں یہ مشورہ دیا کہ آپ مختار اور کوفیوں کے پاس قاصد بھیجئے تاکہ وہ ہماری حالت اور ابن الزبیر کی دھمکیوں سے ان کو آگاہ کرے۔ ابن الحنفیہ نے تین کوفیوں کو مختار کے پاس اس غرض سے روانہ کیا۔ جب باب زمزم کے پہرہ دار سو گئے تو یہ تینوں کوفے روانہ ہوئے ان کے ہاتھ انہوں نے مختار اور اہل کوفہ کے نام ایک خط بھیجا جس میں اپنی اور اپنے رفقاء کی حالت اور ابن الزبیر کی انہیں قتل کرنے اور جلا ڈالنے کی دھمکی سے انہیں آگاہ کیا اور درخواست کی کہ وہ اس موقع پر انہیں اس طرح بے یار و مددگار نہ چھوڑ دیں گے۔ جس طرح انہوں نے حسینؓ اور ان کے خاندان کو چھوڑ دیا تھا۔

مختار ثقفی کا اہل کوفہ سے خطاب

یہ قاصد مختار کے پاس آئے اور وہ خط اس کے حوالے کیا مختار نے دربار عام کے لیے منادی کر دی جب سب لوگ جمع ہو گئے تو انہیں وہ خط پڑھ کر سنایا اور کہا کہ یہ تمہارے مہدی کا خط ہے جو تمہارے اہل بیت نبیؐ کے قائم مقام ہیں۔ غضب خدا کا انہیں اس طرح باڑہ میں بند کر دیا گیا ہے جس طرح بھیڑ بکریاں بند کی جاتی ہیں اور یہ اب انتظار کر رہے ہیں رات دن کے کسی وقت میں انہیں قتل کر کے جلا دیا جائے۔ میں ابو اسحاق نہیں اگر میں ان کی پوری مدد نہ کروں اور رسالہ کا ایسا سیلاب اس کے مقابلے پر نہ بھیجدوں جو ابن الکاہلیہ کو برباد و تباہ کر دے۔

مختار ثقفی کے فوجی دستوں کی روانگی

مختار نے ابو عبداللہ الجدلی کو ستر بہادر شہسواروں کے ہمراہ کیے روانہ کیا۔ ظبیان بن عثمان التمیمی کو چار سو آدمیوں کے ساتھ، ابو المعتمر اور ہانی بن قیس سو سو آدمیوں کے ساتھ عمیر بن طارق اور یونس بن عمران کو چالیس چالیس آدمیوں کے ساتھ روانہ کیا۔ مختار نے طفیل بن عامر اور محمد بن قیس کے ہاتھ ابن الحنفیہ کو خط لکھا کہ میں نے آپ کے لیے فوجیں روانہ کر دی ہیں۔ اب یہ سب سردار ایک دوسرے کے پیچھے روانہ ہوئے۔ ابو عبداللہ ستر سواروں کے ساتھ ذات عرق پہنچ گیا۔ پھر عمیر بن طارق بھی چالیس شہسواروں کے ساتھ اس کے پاس پہنچ گیا۔ نیز یونس بن عمران بھی چالیس شہسواروں کے ہمراہ آگیا۔ اس طرح اب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی تعداد ایک سو پچاس ہو گئی۔ ابو عبداللہ اس جماعت کو لے کر وہاں سے روانہ ہوا اور اب یہ حرم میں داخل ہوئے۔ ان کے ہمراہ نوبت و نقارہ بھی تھا۔ اور یہ با آواز بلند حسینؓ پکار رہے تھے۔ اسی طرح یہ زمزم پہنچے وہاں ابن الزبیرؓ نے ابن الحنفیہ وغیرہ کو جلانے کے لیے بہت سی لکڑیاں جمع کر رکھی تھیں اور جو مہلت انہوں نے ان کے لیے مقرر کی تھی اس میں صرف دو دن باقی رہ گئے تھے۔

محمد بن الحنفیہ کی رہائی

عراقیوں نے وہاں پہنچتے ہی پہرہ داروں کو بھگا دیا۔ اور زمزم کے گرد لکڑیوں کے کٹگر کو توڑ دیا اور ابن الحنفیہ کے پاس پہنچ گئے۔ اور ان سے کہا کہ آپ ہمیں دشمن خدا ابن الزبیرؓ سے لڑنے کی اجازت دیجئے۔ ہم ابھی ابھی اس کا قلع قمع کئے دیتے ہیں۔ ابن الحنفیہ نے کہا میں حرم میں لڑنے کی اجازت نہیں دوں گا۔

ابن الزبیرؓ نے ان عراقیوں سے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ابن الحنفیہ اور دوسرے لوگوں سے بیعت لیے بغیر انہیں چھوڑ دوں گا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ابو عبداللہ الجدلی نے کہا ہاں تم کو ایسا کرنا پڑے گا۔ ورنہ بخدا ہم تم سے اس طرح لڑیں گے۔ جس سے باطل پرستوں کے ہوش و حواس جاتے رہیں۔ ابن الزبیرؓ نے کہا یہ کیا کہتا ہے۔ یہ ایک مٹھی بھر جماعت ہے۔ اگر میں اپنی فوج کو حکم دے دوں تو وہ ابھی ابھی ان سب کے سر اتار لے قیس بن ابی مالک نے کہا تمہارا یہ خیال غلط ہے۔ اگر تم نے اس کا ارادہ کیا تو قبل اس کے کہ تم ہمارے ساتھ وہ سلوک کر سکو جو تم چاہتے ہو خود تم پر ایک زبردست فوج آپڑے گی۔ ابن الحنفیہ نے اپنے ساتھیوں کو روکا اور فتنہ و فساد برپا کرنے سے انہیں باز رکھا۔ اس کے بعد ابو معتمر سو سواروں کے ہمراہ ہانی بن قیس سو سواروں کے ساتھ اور طبیانی بن عمارہ دو سو سواروں کے ساتھ پہنچ گئے۔ آخر الذکر کے ہمراہ روپیہ بھی تھا۔ انہوں نے مسجد میں داخل ہو کر یا لثارات حسینؓ کا شور برپا کیا۔ ابن الزبیرؓ انہیں دیکھ کر ڈر گئے۔

محمد بن الحنفیہ کی روانگی شعب علی

محمد بن الحنفیہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ زمزم سے نکل کر شعب علی آ گئے۔ عراقی ابن الزبیر کو گالیاں دیتے جاتے تھے اور ان سے لڑنے کی اجازت مانگتے تھے۔ مگر انہوں نے لڑنے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت نہیں دی۔ اسی گھاٹی میں محمد بن علی کے پاس چار ہزار آدمی جمع ہو گئے۔ انہوں نے وہ روپیہ جو مختار نے بھیجا تھا انہیں لوگوں میں تقسیم کر دیا۔

ابن خازم کا محاصرہ بنی تمیم

اس سنہ میں عبداللہ بن خازم نے اپنے بیٹے محمد کے قاتلوں کا جو بنی تمیم میں سے تھے محاصرہ کر لیا۔

ابن خازم کے دور ولایت خراسان میں جب بنی تمیم متفرق ہو گئے۔ تو ان کے ستر یا اسی شہسوار قصر فرتنا میں آ کر فروکش ہوئے۔ انہوں نے عثمان بن بشر بن المحتضر المزنی کو اپنا امیر بنایا۔ اس کے ہمراہ شعبہ بن ظہیر النہشلی ورد بن الفلق العنبری زہیر بن زویب العدوی حیان بن مشجعۃ الضبی، حجاج بن ناشب العدوی اور رقیہ بن الحر بنی تمیم کے اور شہسواروں کے ساتھ موجود تھے۔

زہیر بن زویب کا عہد

ابن خازم نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ اور ایک مضبوط خندق ان کے گرد بنا لی۔ یہ قصر سے نکل کر اس سے لڑتے اور پھر قلعے میں واپس چلے آتے۔ ایک دن ابن خازم پورے ساز و سامان سے چھ ہزار فوج لے کر اپنی خندق سے لڑنے نکلا۔ عثمان بن بشیر بن المحتضر نے اپنے دوستوں سے کہا کہ واپس چلے چلو۔ میں گمان نہیں کرتا کہ آج تم اس کا مقابلہ کر سکو گے۔ زہیر بن زویب العدوی نے کہا میری بیوی پر طلاق ہے۔ اگر میں ابن خازم کی صفوں کو توڑے بغیر واپس ہو جاؤں۔

زہیر بن زویب کی دلیری

ان کے پہلو ہی میں ایک ایسی ندی تھی جس میں صرف جاڑے کے زمانے میں پانی بہتا تھا اور آج کل یہ خشک تھی۔ زہیر اس ندی کی رہ گذار میں ہو لیا۔ اور بے خبری میں ابن خازم کی فوج پر حملہ آور ہوا۔ اول سے آخر تک ان کی ترتیب درہم برہم کر دی اور وہ گھوم گئے۔ اس نے پلٹتے پلٹتے پھر حملہ کیا۔ ابن خازم کی فوج نے اس کا تعاقب کیا اور ندی کے دونوں کناروں سے اسے للکارتے ہوئے چلے۔ مگر کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی۔ کہ ندی میں اتر کر اس پر حملہ کرتا جب وہ اس موقع پر پہنچا جہاں سے وہ ندی میں اترا تھا تو یہ پھر اس میں سے نکل کر اس پر حملہ آور ہوا یہ لوگ پھٹ گئے۔ اور وہ واپس چلا آیا۔ ابن خازم نے اپنے سپاہیوں سے کہا کہ جب تم زہیر پر نیزہ کا وار کرو تو اپنے نیزوں میں کانٹے لگا لینا اور انہیں اس کی زرہ میں الجھا دینا۔ زہیر ایک دن ان کے مقابلے پر نکلا ابن خازم کے آدمیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اسے گرفتار کرنے کے لیے پہلے ہی سے اپنے نیزوں میں آنکڑے لگا رکھے تھے چنانچہ انہوں نے نیزوں سے اس پر حملہ کیا۔ اور چار نیزے اس کی زرہ میں اٹکا دیئے۔ یہ ان پر حملہ کرنے کے لیے جھپٹا۔ ان کے ہاتھ لڑکھڑا گئے اور نیزے چھوٹ گئے یہ ان چاروں نیزوں کو اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا قلعہ میں پلا آیا۔

ابن خازم کو زہیر کی پیش کش

ابن خازم نے غزوان بن جزا العدوی کو زہیر کے پاس بھیجا اور کہا کہ زہیر سے کہہ دو کہ اگر تم چاہو تو میں تم کو امان دیتا ہوں ایک لاکھ درہم دوں گا۔ اور باسان تمہاری جاگیر میں دے دوں گا۔ بشرطیکہ تم میرے دوست بن جاؤ۔ زہیر نے غزوان سے کہا میں کیونکر ایسے لوگوں کا دوست بن سکتا ہوں جنہوں نے اشعث بن زویب کو قتل کیا ہے۔ غزوان نے یہ بات موسیٰ بن عبداللہ بن خازم سے کہہ دی۔

زہیر کا مصورین کو مشورہ

جب محاصرے کو ایک طویل مدت گذر گئی۔ تو مصورین نے ابن خازم سے درخواست کی کہ تم نکل جانے دو ہم خود ترتیر ہو جائیں گے۔ ابن خازم نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ مگر اس شرط پر کہ تم سب اپنے کو میرے سپرد کر دو۔ یہ لوگ اس کے لیے بھی تیار ہو گئے۔ مگر زہیر نے کہا غضب ہے تم یہ کیا کہتے ہو۔ بخدا یہ سب کو قتل کر دے گا۔ اگر تم مرنا ہی چاہتے ہو تو شریف بہادروں کی موت اختیار کرو۔ ہم سب مقابلے پر چلیں یا تو سب مارے جائیں گے یا بعض بچ جائیں گے اور بعض مارے جائیں گے۔ بلکہ مجھے تو یقین ہے کہ اگر تم پوری شجاعت و بسالت سے ان پر حملہ کرو گے تو وہ تم کو راستہ دے دیں گے۔ اگر تم چاہو تو میں سب کے آگے رہتا ہوں اور اگر چاہو تو سب سے پیچھے رہوں۔

بنی تمیم کی اطاعت

مگر دوسرے لوگوں نے اس کی رائے نہ مانی۔ زہیر نے کہا اچھا میں تم کو دکھا دیتا ہوں یہ اور رقیہ بن الحرمعہ اپنے ترکی غلام کے اور شعبہ بن ظہیر دشمن کے سامنے آئے اور اس دلیری سے ان پر حملہ آور ہوئے کہ دشمن کائی کی طرح پھٹ گئے اور لوگ تو نکل گئے۔ مگر زہیر پھر قلعے میں واپس آ گیا۔ اور ان سے کہا تم نے دیکھا کہ اس حملہ کا کیا نتیجہ ہوا اب تو تم میرا کہنا مانو رقیہ اس کا غلام اور شعبہ نکل گئے۔ مصورین نے کہا ہم میں بعض ایسے لوگ ہیں جو اس قدر جرأت نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتے اور وہ زندگی کے زیادہ شائق ہیں۔ زہیر نے کہا اللہ تم کو دور کر دے۔ تم اپنے دوستوں سے علیحدگی چاہتے ہو۔ بخدا مجھے موت کی کوئی فکر نہیں ہے۔

بنی تمیم کا انجام

محصورین نے قلعے کا دروازہ کھول دیا اور سب نے ہتھیار رکھ دیئے۔ ابن خازم نے سب کے بیڑیاں ڈلوا دیں۔ اور اب ایک ایک شخص اس کے سامنے لایا گیا وہ تو خود چاہتا تھا کہ انہیں چھوڑ دے۔ مگر اس کے بیٹے موسےٰ نے نہ مانا اور کہا اگر آپ نے انہیں معاف کر دیا تو میں خودکشی کر لوں گا۔ ابن خازم نے کہا بخدا میں جانتا ہوں کہ تم مجھے بہت غلط مشورے دے رہے رہو۔ مگر پھر اس نے تین آدمیوں کے علاوہ سب کو قتل کر دیا۔ ان میں سے ایک حجاج بن ناشب العدوی تھا اس نے محاصرے کے وقت ابن خازم کے تیر مارا تھا۔ جس سے اس کا سامنے کا دانت ٹوٹ گیا تھا۔ ابن خازم نے قسم کھائی تھی کہ اگر اس پر میرا قابو ہوا تو میں اسے یا تو ضرور قتل کر دوں گا۔ یا اس کے ہاتھ کٹوا دوں گا۔ یہ بالکل نوجوان تھا۔ اس وجہ سے بنی تمیم کے کئی ایسے شخصوں نے جو عمرو بن حنظلہ سے علیحدہ رہے تھے۔ اور اس کی کارروائی میں شریک نہ تھے۔ ابن خازم سے اس کی سفارش کی۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ میرا چچیرا بھائی ہے یہ بالکل نوعمر ہے آپ اسے میری خاطر معاف کر دیجئے ابن خازم نے اسے چھوڑ دیا اور کہا کہ بھاگ جاؤ اب میں تجھے نہ دیکھ پاؤں۔ اس قتل عام سے جہاں بن مشجعۃ الضبی بھی بچ گیا یہ وہ شخص ہے کہ جس روز ابن خازم کا بیٹا محمد مارا گیا ہے اس نے اسے بچانے کے لیے اپنے آپ کو اس پر ڈال دیا تھا۔ ابن خازم نے کہا کہ اس نیچر کو چھوڑ دو۔ نیز بنی سعد کا ایک شخص بھی بچ گیا۔ جس روز اس کا ابن خازم سے مقابلہ ہوا تھا۔ اس نے کہا تھا۔ کہ شہسوار دو معرکے کے مقابلے سے واپس چلو۔

زہیر بن ذویب اور ابن خازم

اب لوگ زہیر بن ذویب کو ابن خازم کے سامنے لائے پہلے ان لوگوں نے چاہا تھا کہ سواری پر سے سوار کریں مگر اس نے انکار کیا حالانکہ بیڑیاں پہنے ہوئے تھا۔ یہ اسی طرح جھنکارتا ہوا ابن خازم کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔ ابن خازم نے اس سے کہا اگر میں تم کو رہا کر دوں اور بالفرض تمہاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاگیریں دے دوں تو تم میرا کس قدر احسان مانو گے۔ اس نے کہا اگر آپ میری طرف جان ہی بخش دیں تو بھی میں آپ کا شکر گذار رہوں گا۔ اس کے بیٹے موسیٰ نے کہا آپ کیا غضب کرتے ہیں۔ بچوں کو قتل کرتے ہیں اور گرگ کو چھوڑ دیتے ہیں، شیرنی کو قتل کرتے ہیں اور شیر کو آزادی دیتے ہیں۔ ابن خازم نے کہا یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہم زہیر جیسے بہادر کو قتل کر دیں۔ مسلمانوں کے دشمنوں سے کون لڑے گا۔ اور پھر کون غریب عورتوں کی حفاظت کرے گا۔ موسیٰ نے اپنے باپ سے کہا بخدا اگر آپ بھی میرے بھائی کے قتل میں شریک ہوتے تو میں آپ کو بھی قتل کر دیتا۔ اس پر بنی سلیم کے ایک شخص نے ابن خازم سے کہا میں زہیر کے بارے میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اسے قتل نہ کریں۔ موسیٰ نے کہا ہاں اب تم اسے اپنی بیٹیوں کے لیے ایک زرہ بنا کر رکھ لو ابن خازم کو غصہ آگیا اور اس نے زہیر کے قتل کا حکم دے دیا۔

زہیر بن ذویب کا قتل

زہیر نے اس سے کہا میں آپ سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ ابن خازم نے پوچھا کیا اس نے کہا آپ مجھے اور لوگوں سے علیحدہ قتل کریں اور میرے خون کو ان کمینوں کے خون سے نہ ملائیں۔ میں نے ان کو ہتھیار رکھنے سے منع کیا تھا اور کہا تھا کہ تلواریں کھینچ کر تم پر ٹوٹ پڑیں۔ اور عزت کی موت مر جائیں۔ بخدا اگر یہ لوگ میرے مشورے پر عمل کرتے تو پھر نہ تمہارے بیٹے کہنے کی نوبت ہی نہ آتی اور نہ اسے اپنے بھائی کے خون کا بدلہ لینے کا ہی خیال آتا۔ مگر انھوں نے میری رائے نہ مانی۔ اگر یہ میرے مشورہ پر عمل کرتے تو ان میں کا کوئی شخص بغیر تمہارے کئی آدمیوں کے قتل ہوئے قتل نہ ہوتا۔ ابن خازم نے اس کے قتل کا حکم دے دیا۔ اور یہ ایک جانب لے جا کر قتل کر دیا گیا۔

بنی تمیم کے قتل پر ملال

مسلمہ بن محارب راوی ہے کہ جب احنف بن قیس ان لوگوں کو یاد کرتا تو کہا کرتا تھا اللہ ابن خازم کا برا کرے۔ اس نے اپنے ایک احمق بزدل نوعمر لڑکے کے بدلے میں بنی تمیم کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا۔ اگر ایک آدمی کو قتل کر دیتا تو بدلہ پورا ہو جاتا۔

ہشام کہتے ہیں کہ جب ابن خازم کے طرفداروں نے زہیر کو سوار کرنا چاہا۔ تو اس نے انکار کیا اور نیزے پر پورا زور ڈال کر اپنے دونوں پیروں پر جم کر خندق میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دیا۔

حریش بن ہلال کو جب ان کے قتل کی خبر معلوم ہوئی تو اس نے ان کا مرثیہ لکھا۔ اس موقع پر زہیر بن زویب، عثمان بن بشر بن المحتفز المازنی ورد دبن فلق العنبری اور سلیمان بن المحتفز بشر کا بھائی سب کے سب مارے گئے۔

امیر حج ابن زبیر و عمال

اس سنہ میں ابن الزبیر کی امارت میں حج ہوا مصعب بن الزبیر اپنے بھائی کی جانب سے مدینے اور حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بصرے کا والی تھا۔ ہشام بن ہبیرہ بصرہ کے قاضی تھے کوفے پر مختار کا قبضہ تھا اور عبداللہ بن خازم خراسان میں تھا۔

ابراہیم بن الاشتر کی شام پر فوج کشی

اس سنہ میں ابراہیم بن الاشتر عبیداللہ بن زیاد سے لڑنے اس وقت روانہ ہوا جب کے ماہ ذی الحجہ کے ختم میں ابھی آٹھ راتیں باقی تھیں۔

اہل بسیج اور اہل کلاسہ سے فارغ ہونے کے بعد ابراہیم صرف دو دن کوفے میں مقیم رہا۔ اس کے بعد ہی مختار نے اسے اہل شام کے مقابلے کے لیے روانہ کر دیا۔ ۶۶ھ کے ماہ ذی الحجہ کے ختم میں ابھی آٹھ راتیں باقی تھیں کہ ابراہیم سنیچر کے دن اہل شام کے مقابلے کے لیے روانہ ہوا۔ مختار نے اس کے ہمراہ اور کئی جنگ آزمودہ و تجربہ کار اور بہادر و ہوشیار سرداروں کو روانہ کیا۔ اس کے ہمراہ قیس بن طہفۃ النہدی اہل مدینہ کے دستے کے ساتھ عبداللہ ابن جبۃ الاسدی مذحج اور اسد کے دستے کے ساتھ اسود بن جراد الکندی، کندہ اور ربیعہ کے ساتھ حبیب بن منقذ الشوری الہمدانی تیم اور ہمدان کے دستے کے ساتھ روانہ ہوئے۔

کرسی کا جلوس

خود مختار اسے رخصت کرنے کے لیے کوفے سے دیر عبدالرحمان ابن ام الحکم تک آیا۔ یہاں مختار کے پیرو ایک کرسی کو ایک سفید چھتر لگے ہوئے ایک جلوس کی شکل میں اس کے سامنے لائے اس کرسی کو انہوں نے پل پر ٹھہرا دیا۔ اس کرسی کے جلوس کا منتظم اور مرتب جو شبث البرجمی تھا اور وہ کہتا جاتا تھا اے خداوندا تو ہمیں اپنی اطاعت کے لیے ہماری عمروں کو دراز کر۔ ہمیں دشمنوں کے خلاف مدد دے ہمیں یاد رکھ اور نہ بھول اور ہمیں اپنے دشمنوں کے بروے سے ڈھانپ لے۔ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اور ساتھی آمین کہتے جاتے تھے۔

جب مختار اور ابراہیم اس جماعت کے پاس پہنچے تو پل پر ان کا انبوہ بہت زیادہ ہو گیا۔ یہ دونوں راس الجالوت کے پلوں کی طرف جو دیر عبدالرحمان کے پہلو میں واقع تھا چلے گئے۔ مگر یہاں بھی وہ کرسی والے آ پہنچے اور اللہ سے امداد طلب کرتے رہے۔

مختار ثقفی کی ابن الاشتر کو ہدایات

مختار کوفے واپس آنے کے ارادے سے دیر عبدالرحمٰن کے پل اور راس الجالوت کے پلوں کے درمیان پہنچ کر ٹھہر گیا۔ ابن الاشتر سے کہا میری یہ تین نصیحتیں غور سے سن لو اور انہیں یاد رکھو ایک یہ کہ اللہ سے اپنے علانیہ اور خفیہ ہر کام میں ڈرتے رہو۔ تیزی سے سفر طے کرو۔ جس وقت دشمن سے تمہارا سامنا ہو فوراً اس سے جنگ کرنا۔ اگر رات کو دشمن کے پاس پہنچو۔ تو صبح ہونے سے پہلے ہی اس سے جنگ میں مصروف ہو جانا اگر دن میں پہنچو تو رات کا انتظار کئے بغیر اسی وقت دشمن سے نپٹ لینا۔ اس کے بعد مختار نے کہا تم نے میری ہدایتوں کو یاد کر لیا۔ ابراہیم نے کہا۔ جی ہاں۔ مختار نے کہا خدا تمہارے ساتھ ہو اس کے بعد مختار واپس آ گیا۔ ابراہیم کا فوجی پڑاؤ اسی جگہ تھا جہاں حمام اعین واقع ہے۔ اور یہیں سے وہ شامیوں کے مقابلے پر اپنی فوج کو لے گیا۔

کرسی کے متعلق ابن الاشتر کا تاثر

مختار کی واپسی کے بعد ابراہیم اپنے ساتھی سرداروں کے ہمراہ روانہ ہوا۔ جب کرسی والوں کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ اس کے چاروں طرف جمع ہیں۔ اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے دشمنوں کے خلاف مدد مانگ رہے ہیں۔ ابراہیم نے ان کی حالت دیکھ کر کہا اے اللہ تو ان جاہل احمقوں کی حرکت کا ہمیں ذمہ دار قرار نہ دینا۔ بخدا انہوں نے تو بالکل بنی اسرائیل کی نقل اتاری ہے۔ جس طرح کہ بنی اسرائیل گوسالہ کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ یہ کرسی کے گرد جمع ہو گئے ہیں۔

جب ابراہیم اور اس کی فوج پل سے گذر گئی تو یہ کرسی والے واپس چلے آئے۔

کرسی کا واقعہ

طفیل بن جعدۃ بن ہبیرہ راوی ہے۔ کہ ایک مرتبہ میں بالکل قلاش ہو گیا تھا۔ اور بہت ہی تنگ دست تھا کہ ایک دن میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے پڑوسی تیلی کے پاس ایک ایسی کرسی دیکھی جس پر اس قدر تیل جم گیا تھا کہ لکڑی نظر نہ آتی تھی۔ میں نے اپنے جی میں کہا چلو اس کے متعلق مختار سے چل کر کہیں میں نے وہ کرسی تیلی کے یہاں سے منگوائی اور مختار سے آکر کہا۔ میں ایک بات آپ سے کہنا تو نہیں چاہتا تھا۔ مگر پھر مناسب یہی سمجھا کہ بیان کر دوں۔ مختار نے کہا کیا ہے۔ میں نے کہا جس کرسی پر جعدہ بن ہبیرہ بیٹھا کرتا تھا وہ موجود ہے۔ اس کے متعلق خیال ہے کہ اس میں ایک خاص اثر اور تصرف ہے۔ مختار نے کہا۔ سبحان اللہ تم نے آج تک یہ بات بیان نہیں کی تھی۔ اسے ابھی منگاؤ اسے جب دھویا گیا تو بہت عمدہ لکڑی نمایاں ہوئی اور چونکہ اس نے خوب زیتون کا تیل پیا تھا اس لیے وہ چمک رہی تھی یہ کپڑے سے ڈھانپ کر مختار کے پاس لائی گئی۔ مختار نے مجھے بارہ ہزار درہم دلائے پھر سب لوگوں سے کہا کہ نماز میں شرکت کریں۔

کرسی کے متعلق مختار ثقفی کی تقریر

معید بن خالد الجدلی بیان کرتا ہے کہ مختار میرے اسماعیل بن طلحہ بن عبداللہ اور شبث بن ربعی کے ساتھ مسجد آیا۔ تمام لوگ جوق در جوق مسجد میں جمع ہو رہے تھے۔ مختار نے اپنی تقریر میں کہا کہ اقوام گذشتہ میں کوئی بات ایسی نہیں ہوئی ہے جو ہماری قوم میں موجود نہ ہو بنی اسرائیل کے پاس ایک تابوت تھا جس میں آل موسےٰ و آل ہارون کا بقیہ موجود تھا اسی طرح ہمارے پاس بھی ایک چیز موجود ہے۔ مختار نے کرسی برداروں کو حکم دیا کہ اسے کھولا جائے۔ کپڑے کا غلاف ہٹایا گیا۔ اس پر سبائیہ فرقے والے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ہاتھ اٹھا کر تین تکبیریں کہیں شبث بن ربعی نے کھڑے ہو کر کہا اے معشر مضر کافر نہ ہو جاؤ لوگوں نے اسے دھکے دے دے کر مسجد سے نکال دیا۔

کرسی کے متعلق شیعوں کا عقیدہ

اسحاق کہتا ہے کہ مجھے اس خلفشار سے یہ یقین ہوا کہ یہ ضرور شبث ہی ہوگا۔ اس کے کچھ زمانے بعد ہی یہ خبر مشہور ہوئی کہ عبیداللہ بن زیاد شامیوں کے ساتھ باجمیرا پہنچ گیا ہے شیعوں نے ایک رتھ پر اسی کرسی کا جلوس نکالا۔ اس پر غلاف پڑا ہوا تھا۔ سات آدمی داہنی جانب سے اور سات بائیں جانب سے اسے روکے ہوئے تھے۔ چونکہ اس جنگ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل شام اس بری طرح قتل کئے گئے تھے کہ اس سے پہلے انہیں کبھی ایسا روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوا تھا۔ اس وجہ سے اس کرسی پر ان کا اعتقاد اور بھی جم گیا تھا اور اس میں ان کی افراط کفر مریع کی حد تک پہنچ گئی۔ میں اپنے کئے پر بہت نادم ہوا کہ میں نے یہ کیا فتنہ پیدا کر دیا۔ اس کے متعلق لوگوں میں بھی چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ کرسی کہیں چھپا دی گئی اور اس کے بعد میں نے اسے نہیں دیکھا۔

اعشیٰ ہمدان نے اس کرسی کا قصہ اپنے شعروں میں بیان کیا ہے۔ اس کرسی کے متعلق ابو مخنف نے اپنے شیوخ سے اس مذکورہ بالا بیان کے علاوہ حسب ذیل قصہ بیان کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

ام ہانی کی کرسی کے لیے خواہش

مختار نے جعدہ بن ہبیرہ ابی وہب المخزومی کی اولاد سے جس کی ماں ام ہانی رضی اللہ عنہا ابو طالب کی بیٹی اور حضرت علیؓ کی حقیقی بہن تھیں کہا کہ مجھے علیؓ بن ابی طالب کی کرسی لا دو انہوں نے کہا نہ وہ ہمارے پاس ہے اور نہ ہم جانتے ہیں کہ کہاں سے لائیں۔ مختار نے کہا احمق نہ بن جاؤ اور مجھے لا دو۔ اس جواب سے انہوں نے سمجھ لیا کہ وہ جس کرسی کو لا کر دے دیں گے مختار اسے قبول کر لے گا۔ چنانچہ یہ لوگ ایک کرسی مختار کے پاس لائے اور کہا کہ یہ حضرت علیؓ کی کرسی ہے۔ مختار نے اسے قبول کر لیا۔ اب بنی شبام بنی شاکر اور مختار کے اور سرداروں نے اس کرسی پر حریر و دیباج لپیٹ کر اس کا جلوس نکالا۔

کرسی کا متولی حوشب البرسمی

موسیٰ بن عامر ابو اشعر الجہنی بیان کرتا ہے کہ جب اس کرسی کی اطلاع ابن الزبیرؓ کو ہوئی تو کہنے لگے کہ بنی ازد کے ٹھڈے کیوں اس کرسی کے ساتھ نہ ہوئے۔ جب یہ کرسی نکالی گئی تو سب سے پہلے موسیٰ بن ابو موسیٰ الاشعری اس کا محافظ اور متولی بنا اس کا یہ حال تھا کہ صبح کو سب سے پہلے یہی مختار کے پاس آتا تھا۔ اور مختار اس کے ساتھ مہربانی سے پیش آتا تھا۔ کیونکہ اس کی ماں ام کلثوم بنت الفضل بن العباس بن عبد المطلب تھی۔ اس کے بعد جب اس معاملے میں اس پر لعن طعن کی گئی تو اس نے وہ کرسی حوشب البرسمی کے حوالے کر دی اور پھر یہی مختار کی ہلاکت تک اس کرسی کا متولی یا مالک رہا۔

اعشیٰ کہتا ہے کہ اہل سبا میں سے ایک شخص جس کی کنیت ابو اسماء تھی۔ اور

اشتہارات سے محفوظ رہنے کے لئے ہمارا یہ مواد صرف ویب سائٹ www.KitaboSunnat.com پر مفت دستیاب ہے

www.KitaboSunnat.com

حوشب کی مجلس میں شریک ہوا کرتا تھا کہتا تھا کہ آج ہمارے لیے تمہید وحی رکھی گئی ہے۔ جسے کسی نے آج تک نہیں سنا تھا اور یہ ہر واقع ہونے والی بات کی خبر دے دیتی ہے موسیٰ بن عامر کہتا ہے کہ اس قسم کی باتیں عبداللہ بن نوف بتایا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا۔ کہ مختار نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔ حالانکہ مختار اپنے آپ کو اس سے بے تعلق ظاہر کرتا تھا۔

www.KitaboSunnat.com

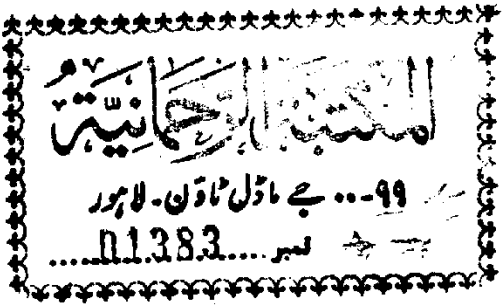

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طبری

جلد چہارم



امیر معاویہؓ سے شہادت حسینؓ تک

تصنیف: ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
مترجم: سید حیدر علی طباطبائی

نفیس اکیڈمی۔ کراچی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ